

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب الملتقطات لافلاطون الحکیم الابی سر ابن طرخان الفارابی الترکی القوی ۱۳۳۶ھ	الحکیم الثانی الحکیم ابن نصر محمد بن محمد بن اوزاع ابن طرخان الفارابی الترکی القوی ۱۳۳۶ھ				
		جودہ وال نمبر ۲۳۲ سے شروع ہوا ہے۔ اس رسالہ میں افلاطون کے اقوال جمع کیے ہیں۔ آغاز نمبر ۲۳۲ سے۔ قال افلاطون الخ حکیم بن طلب الحکیمہ۔ خاتمہ نمبر ۲۳۳ ص ۱۱۹ مشکوٰۃ بالاثبات	جودہ وال نمبر ۲۳۲ سے شروع ہوا ہے۔ اس رسالہ میں افلاطون کے اقوال جمع کیے ہیں۔ آغاز نمبر ۲۳۲ سے۔ قال افلاطون الخ حکیم بن طلب الحکیمہ۔ خاتمہ نمبر ۲۳۳ ص ۱۱۹ مشکوٰۃ بالاثبات				
		رسالہ افلاطون فی الردی من قال بماشی الانسان الحکیمہ	الحکیم افلاطون بن واسطو ایوانی احیاسا طین الحکیمہ				
		پندرہواں نمبر ۲۳۲ سے شروع ہوا ہے۔ پر ختم ہوا ہے۔ مختصر ہے۔ اس رسالہ میں رد ہوا ہے۔ اس شخص کا جو اس بات کا قائل ہو کہ انسان جب اس عالم سے مفارقت کرتا ہے تو وہ جیوانات کی طرح لاشیٰ محض ہو جاتا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۳۵ قال افلاطون یقول من انتحل۔ خاتمہ صفحہ ۲۳۸ موصوفۃ قمت	پندرہواں نمبر ۲۳۲ سے شروع ہوا ہے۔ پر ختم ہوا ہے۔ مختصر ہے۔ اس رسالہ میں رد ہوا ہے۔ اس شخص کا جو اس بات کا قائل ہو کہ انسان جب اس عالم سے مفارقت کرتا ہے تو وہ جیوانات کی طرح لاشیٰ محض ہو جاتا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۳۵ قال افلاطون یقول من انتحل۔ خاتمہ صفحہ ۲۳۸ موصوفۃ قمت				
۱۵۸۳	۲۳۱	لما ذاب لسان	محمد بن زین الدین	مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ	۱۱۹		
		انگریزی کتاب کا ترجمہ عربی عبارت میں کیا گیا ہے۔ یہ کتاب فلسفہ جدیدہ میں ہے۔ قواعد طبعیہ کو مشاہدات ناویہ پر منطبق کیا ہے۔ سوال و جواب کے طور پر مسائل کی تصویر کھینچی ہے۔ سوال کو لفظ (ماذا) اور جواب کو لفظ (لان) سے تعبیر کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی خلق الاسباب والمسببات خاتمہ صفحہ ۱۱۶ فینجذب معہ الطائر (مترجم کتاب نے مانہ حال کے لوگوں میں ہیں)	انگریزی کتاب کا ترجمہ عربی عبارت میں کیا گیا ہے۔ یہ کتاب فلسفہ جدیدہ میں ہے۔ قواعد طبعیہ کو مشاہدات ناویہ پر منطبق کیا ہے۔ سوال و جواب کے طور پر مسائل کی تصویر کھینچی ہے۔ سوال کو لفظ (ماذا) اور جواب کو لفظ (لان) سے تعبیر کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی خلق الاسباب والمسببات خاتمہ صفحہ ۱۱۶ فینجذب معہ الطائر (مترجم کتاب نے مانہ حال کے لوگوں میں ہیں)				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اُن کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ مذکورہ عبارت آغاز صفحہ ۳۰۲۔ المفہومات علمی مراتب مختلفہ خاتمہ صفحہ ۳۰۹ من القصد والحسن۔					
		رسالہ التذاکیر غما یصح المعلم الثانی الحکیم ابو نصر وفیما لا یصح من احکام النجوم محمد بن محمد بن اذلیج بن طرخان الفارابی الترمذی المتوفی ۳۳۹ ہجری					
		گیارہواں نمبر ۳۱۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۲۶ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ کو ابو اسحاق ابراہیم بن عبد اللہ بغدادی نے معلم ثانی سے نقل کیا ہے۔ رسالہ میں اجرام علویہ کا حال اور تاثیرات کو اکب کا ذکر ہے۔ آغاز صفحہ ۳۱۱۔ قال ابو اسحاق ابراہیم بن عبد اللہ البغدادی کنت شدید الحسب خاتمہ صفحہ ۳۲۶۔ ان کل مقول یحذو منہ۔					
		رسالہ التعلیقات	ایضاً				
		بارہواں نمبر ۳۲۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۵۲ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں بعض مسائل حکمیہ کے متعلق تحقیق لکھی ہے آغاز صفحہ ۳۲۰۔ ہذا الموجودات کلھا صاۓرۃ خاتمہ صفحہ ۳۵۲۔ لا یجوز لہ تمت المتخلقات بعنایت فاطمہ السموات۔					
		شرح رسالہ زتیون الکبیر	ایضاً				
		تیرہواں نمبر ۳۵۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۶۳ پر ختم ہوا ہے۔ زتیون کبیر جو ارطو کاشاگرد ہوس کے رسالہ کی شرح ہے۔ ابتداء صفحہ ۳۵۵۔ قال المعلم الثانی ابو نصر الفارابی رایت۔ خاتمہ صفحہ ۳۶۳۔ من عذاب الاخرۃ۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مسائل حکمیہ مذکور ہیں۔ سُرخ میں بجائے فصل۔ لفظ فض مقرر کیا ہو آغاز صفحہ ۲۲۴۔ الاصول التي قبلنا۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۵۔ من تفصیله قد کتاب الفصوص للفارابی۔					
		الرسالہ فی مسائل متفرقہ	المعلم الثانی الحکیم ابو نصر محمد بن محمد بن ادنح بن طرفان الفارابی الترمذی المتوفی ۳۳۹ھ				
		ساقیاں نمبر ۲۳۸ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۶۶ پر ختم ہوا ہو۔ اس رسالہ میں چند مسائل متفرقہ کے جوابات ہیں جو معلم ثانی سے استفسار کیے گئے تھے۔ آغاز صفحہ ۲۳۸ مسئلہ سئل عن الالوان۔ خاتمہ صفحہ ۲۶۶۔ ہوا التمثیل بصنۃ۔					
		مقالہ فی اعراض البعد الطبیعی	ایضاً				
		آئندہ نمبر ۲۶۸ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۸۳ پر ختم ہوا ہو مختصر رسالہ ہو۔ ارسطو کی کتاب ماجید الطبیعیہ کے بعض مسائل کی تحقیق کی ہو۔ آغاز صفحہ ۲۶۸۔ مقالہ شریفۃ للحکیم الفیلسوف۔ خاتمہ صفحہ ۲۸۳۔ اعراض ہذا الكتاب عن اقسامہ۔					
		الرسالہ فی معانی النسل	ایضاً				
		نواں نمبر ۲۸۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۹۹ پر ختم ہوا ہو۔ اس رسالہ میں عقل کے معنی اور جس جس شے پر عقل کا اطلاق ہوتا ہو مفصل طور پر ذکر کیا ہو۔ آغاز صفحہ ۲۸۶۔ اسماء العقل يقال علی الخلاء۔ خاتمہ صفحہ ۲۹۹۔ قد بیئتہ ارسطاطاليس فی کتاب النفس۔					
		الرسالہ فی اثبات المفارقات	ایضاً				
		دسواں نمبر ۳۰۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۰۹ پر ختم ہوا ہو۔ اس رسالہ میں مفارقات کا ثبوت اور جن اشیاء					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الرسالۃ السیاسات المذیتہ	المعلم الثانی بحکیم ابو نصر محمد بن محمد بن اوزاع بن طرخان الفارابی الترمذی المتوفی ۳۲۹ھ				
							دوسرا نمبر جو صفحہ ۳۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۳۰ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں مبادی اجسام وغیرہ کا ذکر ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۶ قال ابو نصر الفارابی المبادی التي خاتمة صفحہ ۱۳۰ فہو فی ذلک کاذب۔
		الرسالۃ التنبیہ علی سبیل السعادت	ایضاً				
							تیسرا نمبر جو صفحہ ۱۳۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۵۸ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں معنی اور غایۃ سعادت کا ذکر ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۳۱ اما ان السعادتۃ ہی غایۃ ما یتشوقہا۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۸ ونجعلہ قال لانا لہذا الکتاب۔
		الرسالۃ بحسب السعادۃ	ایضاً				
							چوتھا نمبر جو صفحہ ۱۶۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۰۹ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں بحسب سعادت کے طرق مذکور ہیں آغاز صفحہ ۱۶۰ الاشیاء الانسانیۃ التي خاتمة صفحہ ۲۰۹ وصحبہ اجمعین۔
		الرسالۃ عیون المسائل	ایضاً				
							پانچواں نمبر جو صفحہ ۲۱۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۲۲ پر ختم ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے بعض مسائل فلسفہ کو تحقیق کے ساتھ لکھا ہے آغاز صفحہ ۲۱۱ العلم ینقسم الی تصور مطلق۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۲ کان الشر جند اکثر۔
		الرسالۃ الفصوص	ایضاً				
							چھٹا نمبر جو صفحہ ۲۲۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۴۵ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں تحقیق ماہیۃ واجب الوجود اور دوسرے

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی سے سند حدیث حاصل ہے۔ اکثر لوگ علم حدیث میں آپ سے مستفیض ہوئے۔ مولانا ابوالخیر معین الدین المشدی الکرؤی بھی حدیث میں آپ کے شاگرد ہیں۔ اس رسالہ کے علاوہ بعض اور رسائل بھی آپ کے مصنفات میں ہیں رسالہ تحفۃ المشتاق فی نکاح والصدوق بزبان الخلافتہ۔ فتاویٰ بربان فارسی وغیرہ۔ تاریخ وفات صاف طور پر معلوم نہیں ہوئی۔ بارہ سو چھپیس (۱۲۶۶) ہجری تک آپ کا زندہ رہنا یقینی ہے نصیر الدین حیدر شاہ کے آخری زمانہ سلطنت میں مرض استقامت لکھنؤ میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔ (تذکرہ علمائے ہند)					
۵۱۳۶	۲۲۰	مجموعہ رسائل خمسہ عشر لابی نصر الفارابی	المعلم النانی الحکیم ابو نصر محمد بن محمد بن ادریس بن طرخان الفارابی الترکی المتوفی ۳۲۹ھ	قتلی	۳۱۳ھ		
		تقطیع کتابت ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱					

نمبر پودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہذیب یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>کاتب مجید شاعرت خاں شیر غران۔ پیوندکاری خیف۔ اثر کرم لیل۔</p> <p>مجلد ہذا صرف قسم اول منطقیات کی شرح ہے۔ کاتب نے اکثر مقام پر کسی قدر عبارت کی جگہ بیاض چھوڑ دی ہے۔ یا تو سرخی سے لکھنے کے خیال سے۔ یا اصل منقول عنہ میں ایسا ہی ہو گا۔ متن کتاب کو بھی شرح سے میسر نہیں کیا ہے۔ ظاہر کتابت کے بعد مقابلہ کی بھی ذہنت نہیں پہنچی ہے۔ یہی وجہ ہے عبارت میں غلطیاں رہ گئی ہیں۔ یہ شرح صفحہ ۳۳۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۳۳ پر تمام ہو گئی ہے۔ صفحہ ۳۳۳ سے صفحہ ۳۴۲ تک اور اس کی دوسری کتاب کے ہیں۔ ظاہر امیر نادر شاہ جلال کے معلوم ہوتے ہیں۔ اس نسخہ میں تو اور ان مذکورہ کی نسبت میرزا نادر سالہ لکھا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ آغاز شرح الاشارات صفحہ ۲ و فقہا لا فتاح المقال۔ خاتمہ صفحہ ۲۳۳۔ فقہا فائز فقط۔ بقلم مجید شاعرت خاں شیر غران۔ شرح الاشارات کے دو نسخے قلمی نمبری ۵۶۲ و ۵۶۳۔ ایک مطبوعہ نمبر ۲۱۴ پر بھی مندرج ہیں۔ (شائع کی نسبت نمبر ۲۱۴ پر لکھا گیا ہے)</p>				
۵۱۳۳	۲۱۴	رسالہ قوس قزح	مولانا میر کمال الدین المدعو حسن علی المعروف بمیرزا محمد رضا اللکھنوی المتوفی بآداب آخر سلطنت نصیر الدین حسید شاہ اودھ	مطبوعہ مصطفائی دہلی	۱۳	
		<p>شرح ہدایہ الحکمت جو میسبندی کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں بحث قوس قزح کو کسی قدر اجمال کے ساتھ لکھا ہے اس رسالہ میں میسبندی کے اسی مقام کی تشریح و تفصیل لکھی گئی ہے یہ رسالہ بطریق شرح بحث خاص ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین۔ خاتمہ صفحہ ۱۴۔ والہ واصحابہ اجمعین۔</p> <p>مولانا حسن علی لکھنؤ کے رہنے والے سادات علوی سے ہیں۔ اپنے آپ کو ہاشمی لکھتے ہیں۔ علم حدیث ہیں</p>				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فی شرح الجواب العالی۔ حاشیہ شرح سلم قاضی مبارک۔ حاشیہ افق المبین۔ حاشیہ تلخیص الشفا۔ المبدیہ السعدیہ۔ رسالہ تحقیق العلم والمعلوم الروح والجود فی تحقیق حقیقۃ الوجود۔ رسالہ تحقیق الاجسام۔ رسالہ تحقیق کمال طبی و تشکیک فی الماہیات۔ تاریخ غدر ہندوستان۔ ہندوستان کے غدر کے زمانہ میں جو ۱۸۵۷ء میں واقع ہوا انگریزوں کو آپ کی جانب سے اشتباہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے جزیرہ انڈیا میں بھیج دیے گئے اور وہیں سال بارہ سو اٹھتر ہجری میں وفات پائی۔ (تذکرہ علمائے ہند۔ فارسی) وغیرہ۔					
۵۱۳۶	۲۱۷	حاشیہ علی شرح ہدایۃ الحکمۃ المعروف بالیسبک	حکیم میر محمد ہاشم الکیلانی المتوفی ۱۲۶۱ھ	قلمی ۱۲۸۰ جلوس عالمگیری		۳۸۰	
		تقطیع کتابت ۴۸ x ۳۸ انچ۔ سطور ۲۰۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کاتب شیخ محمد کتاب پر جا بجا پوست آہی سے پیوند کادی کی گئی ہو۔ تمام اوراق کے حاشیہ ایوانی کاغذ سے جوڑے گئے ہیں ابتداء میں فرست مضامین بھی منضم ہو۔					
		کتاب میندی کا رچون حکمت میں مشہور و متداول کتاب ہے حاشیہ ہے حضرت محشی نے دو نوں فن طبعی و ادبی کا تحشیہ بڑی تفصیل و تحقیق کے ساتھ کیا ہے۔ دو نسخے قلمی اس حاشیہ کے نمبر ۵۵ و نمبر ۵۶ پر درج ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۷، قولہ اللہ ایتہ امر من لدیہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۰ معہہ فی اعلی مقامہ حضرت محشی کا ترجمہ فن کلام عربی نمبر ۳۵ پر لکھا گیا۔					
۵۱۳۹	۲۱۸	شرح الاشارات القسم الاول۔ مع الاجزاء الاحسن	علامہ نصیر الدین محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۷۶۲ھ وفی کشف الطنون ۷۶۹ھ	قلمی		۲۹۳	
		تقطیع کتابت ۴۸ x ۳۸ انچ۔ سطور ۲۰۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ مراد آبادی۔ کتابت سیاہی و مرکب					

نمبر جودت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اوراق پر کر خور و گی کا اثر قلیل ہے۔ تاورد و کمیاب حاشیہ ہے۔ فاضل محشی علیہ الرحمۃ نے بڑی تحقیق و تنقیح کے ساتھ نہایت خوش اسلوبی سے تحشیہ کیا ہے۔ آخر سے ناتمام ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ حضرت محشی نے اسی قدح حاشیہ تالیف کیا ہے یا صرف نسخہ ہذا ہی ناتمام ہے کوئی دوسرا نسخہ اس وقت تک دیکھا نہیں گیا جس سے حقیقت حال منکشف ہوئی۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ ایاک نعبد یا ذا القیام المتین۔ خانہ صفحہ ۳۶۷ الوجود شرح نفس الذات المتقہ ۱۰۰۰۔ یہ نسخہ حضرت محشی علیہ الرحمۃ کے خاندان سے دستیاب ہوا ہے۔					
		حضرت فضل محشی علامہ ہندوستان میں سلم الثبوت فاضل اجل اور عالم اکمل ہیں خیر آباد وطن اصلی فنون حکمیہ میں مرتبہ اجتہادی رکھتے۔ بڑے ادیب بڑے منطقی تھے۔ بارہ سو بارہ ہجری میں عالم ہستی میں قدم رکھا۔ ذکاوت و فطانت آپ کے خمیر میں رکھی گئی تھی۔ علوم درسیہ کو اپنے والد ماجد مولانا فضل امام صاحب متوفی ۱۳۳۷ ہجری سے تیرہ سال کی عمر میں تمام و کمال پڑھا۔ علم حدیث کو حضرت مولانا عبدالقادر صاحب دہلوی کی خدمت میں حاصل کیا۔ قوت حافظہ سجد قوی اور مافوق البیان پائی تھی۔ چارہینے میں پورا قرآن شریف حفظ کر لیا۔ نسباً فاروقی۔ مذہباً حنفی۔ عقیدہ ماتریدی۔ مسلکاً چشتی تھے۔ شاہ دھو من دہلوی کے ساتھ نہایت اخلاص و عقیدہ مندی رکھتے۔ اور انھیں سے خاندان چشتیہ میں بیعت بھی کی تھی۔ اتنے بڑے ذی ہوش تھے کہ ایک ہی وقت میں جتھے فونشی۔ شطرنج بازی۔ تدریس وغیرہ کو بڑی خوبی و شایستگی سے انجام دیتے۔ ان چند اشغال ایک وقتی میں ہر شغل کے متعلق یہی مفہوم ہوتا تھا۔ کہ خاص اسی کی طرف متوجہ ہیں۔ دہلی میں بڑے ذی اقتدار و صاحب اختیار سرشتہ دار اور ہجر میں مشاہیر جلیلہ پر مامور اور وسہ مارن پور و ٹونک میں سب جگہ معزز و موقر رہے۔ فووس مکان اور خلد اشیاں انا اللہ ربنا ہم کو بھی آپ سے تلمذ رہا ہے۔ آپ کے تلامذہ کا شمار حساب سے باہر ہے۔ شعر گوئی کا بھی پورا مذاق تھا۔ نظم عربی میں قصائد وغیرہ آپ کے چارہرا شاخ کے قریب موجود ہیں۔ متعدد کتابیں بھی تالیف کی ہیں جن کے اسماء یہ ہیں۔ التاج العالی					

[illegible]

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ہر جلد ہذا اس کا عربی ترجمہ ہے۔ مترجم نے اصل کتاب کا فرانسیسی زبان سے عربی عبارت میں بحکم وکالت ترجمہ کر دیا ہے۔ عبارت آغاز و ختم حدیث ابن جبر الحکمۃ عینا قائمہ صفحہ ۳۳۳ کان غیور والی۔ (مترجم کتاب اسی زمانہ کے لوگوں میں ہوتا ہے)					
۱۹۰۸	۲۱۰	الکلام المتین فی تحریر البرہین ابو الحسنات مولوی عبدالحی بن محمد اندا عبدالحی انیسوی الفرق میان البرہین			۱۹۰۸ء	۵۲	
		بطلان لاتنا ہی العباد پر حکماء نے جو براہین متعارفہ قائم کیے ہیں اور وہ متفرق طور پر فلسفہ کی کتابوں میں تحریر ہیں مولف نے اس رسالہ میں ان جملہ براہین کو مع مالہ و ماغیبہ کے آسانی کی غرض سے ایکجا کر دیا ہے۔ یہ مفید اور کارآمد رسالہ ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۳ لک الحمد یا منہ والبرہان علیٰ عقل شیء۔ خاتمہ صفحہ ۵۲۔ وخیر من اجاب (مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ اصول حدیث عربی کے فن میں نمبر ۳۶ پر تحریر ہو چکا)					
۲۵۸۳	۲۱۱	کشف الغل عن وجہ الوجوب والا متناع بن مولوی سلیم اندر البجوری من فضلاء	مولوی سلیم محمد عظیم الدہلوی		۱۹۰۸ء	۶۲	
		قرن رابع عشر					
		اس کتاب میں امکان قدرت بارہ بخالی جمیع اشیاء ثابت کیا ہے اور اس دعوے کے ثبوت کی غرض سے جتنی وجوب امتناع امکان وغیرہ کی تحقیق کی ہے اور لائق ہے جس جو حکماء و اہل ان نے تحقیق لکھی ہے اس پر ناقانہ کلام کیا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۲ احسن صلاہ ۲۲ بیکنون بہ اہما طہ الناس۔ خاتمہ					

نمبر پروڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و قیمت	کیفیت
۳۱۰۸۶	۲۰۰	الفلسفۃ العربیۃ والایضاق الجزء الاول والمثنی	سالم بن مہر بن ملی المدرس بمریۃ الملوین النامیۃ	۳۱۰۸۶	مطبوعہ مصر ۱۳۱۳ھ	۳۳۳	نقص

یہ کتاب موافقات بدیدہ ہے جو جو حنفیوں میں تقسیم کی گئی جو بہت یاد دہان ہے۔ غرض ان سے یہ کتاباں جو باقاعدہ
تصریح کے طلبہ کے واسطے اس کی تالیف ہوئی جو پہلے حصہ میں تالیف ہوئی وہاں کے ثمرہ نہایت بڑا ہے۔
حکیمہ لکھنے میں ترتیب بیان میں تو یہ غلام نے غلطی نہیں کی بلکہ مسائل تفسیر و تفسیر کو مندرجہ بہ ترتیب
دوسرے حصہ میں امیر خاندانہ کی تفسیر جو آواز دہندہ اولیٰ حصہ انبساط الیہ و جہتہ نہایت عمدہ ہے۔
۱۸۳۳۔ وغنی الہ و محبہ و سلام۔ ابتداء حصہ دوسرا حصہ اول بتعداد الرحمن الذین ہمیشہ ہوتے۔
دوسرا حصہ من شہر شوال تسمی و عشرہ بن و تلتاۃ و الف۔ شہر پہلے حصہ ہوا ہے۔
زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں)

۳۵۲۳	۲۰۸	خلاصۃ الطبۃ الجزء الاول	القائل میل بنین ایشا انظر مدرستہ المصلحین الخ	۳۵۲۳	مطبوعہ مصر ۱۳۱۳ھ	۳۳۳	نقص
------	-----	----------------------------	--	------	---------------------	-----	-----

یہ کتاب بھی فلسفہ جدیدہ میں لکھی گئی جو مسائل اہمیت جو زمانہ حال کی تحقیق کے لائق ہیں ان کو نہایت
وضاحت کے ساتھ لکھا ہے آلات وغیرہ کی شکلیں بھی عصمت لہ ریہ بنائی گئی ہیں۔ مجلد بہ اصرف پہلا حصہ ہے
عبارت آغاز صفحہ اول الحمد للہ الحمد للہ بحقائق الاشیاء خاتمہ صفحہ ۱۰۳ و کتابۃ الذخیرۃ ۱۰ جم
(فاضل مولف اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں)

۳۲۳	۳۲۳	کتاب الفاسفۃ للقس بو تیسیر	المارکنسیر مترجم	۳۲۳	مطبوعہ بیروت ۱۸۸۳ھ	۳۳۳	نقص
-----	-----	-------------------------------	------------------	-----	-----------------------	-----	-----

یہ کتاب بھی فلسفہ جدیدہ میں ہے۔ اصل کتاب فرانسیسی زبان میں تالیف ہوئی جس کا مولف (لقس بو تیسیر)

نمبر ترتیب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ہاتھ سے لکھا ہے۔ اور اق پر کرم خوردگی کا کسی قدر اثر پایا جاتا ہے۔					
		غنتصر سالہ ہے۔ اس میں مکان مصطلح غذا لکھا کی ماہیت اور تحقیق لکھی گئی ہے۔ مولف نے بحث مکان کو نہایت					
		ربط و مضبوط کے ساتھ لکھا ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۰۰ اللہ احسان اللہ احمد الصمد۔ الخ عبارت ختم صفحہ					
		۲۰۰ واللہ الکرامہ۔ الحقول۔ وسببہ وام بعین من الجبرق۔					
		مولف علام شاہ رفیع الدین صاحب دیوبند کے پوتوں میں ہیں۔ کتب متداولہ اور طب اپنے چچا					
		حکیم اسد علی خاں تلمیذ حکیم میر محمد باثم الخاں طب حکیم محمد الدیوید سید علوی خاں خلف و شاگرد حکیم میر محمد بادی					
		اپنے والد سے پڑھیں۔ ریاضی میں خاص مہارت تھی معقول میں متعدد تصانیف موجود ہیں۔ نواب سید					
		احمد علی خاں صاحب بہادر کے عہد میں۔ دہلی سے رہے۔ اور سورہہ ہماز کے ملازم ہوئے۔ مولوی					
		عبدالعلی خاں ریاضی میں انھیں کے شاگرد ہیں۔ اس وقت رام پور میں ان کے شل کوئی ریاضی داں					
		رہتا تھا۔ فن ریاضی ان کی وجہ سے رام پور میں شائع ہوا۔ طب میں بھی درجہ کمال حاصل تھا۔ حکیم محمد اعظم خاں					
		آپ کے ہی شاگرد و شہید ہیں۔ مولوی عبدالقادر خاں اپنے روزنامہ میں لکھتے ہیں کہ سلامتہ طبع۔					
		رہائے فکر اصابت رائے میں نعمتات روزگار ہیں۔ رام پور میں انتقال فرمایا۔ اور حضرت شاہ					
		بغدادی صاحب کے مزار کے احاطہ میں دفن ہوئے۔ ان کے مولفات میں محلے شیح موطا۔ رسالہ مطرلاب					
		فارسی ۲۸ صفحات کا جس کو نواب نصر اللہ خاں بہادر کے زمانہ نیابت میں۔ من ۱۲۰۹ لغایت ۱۲۱۰					
		تالیف کیا ہے۔ تاریخ ختم تالیف ۲۶۔ ربیع الثانی روز پنجشنبہ بارہ۔ نوپس (۱۲۳۰) ہجری ہے یہ رسالہ قلمی کتب خانہ					
		رام پور میں موجود ہے۔ رسالہ فی تحقیق ہیئت مکان۔ عربی۔ قلمی۔ چوبیس صفحات کا۔ اس کے آخر میں اپنے فلم سے لکھا ہے۔					
		کہ یہ رسالہ ۱۹ ربیع الثانی ۱۲۳۰ ہجری میں ختم ہوا۔ یہ بھی کتب خانہ ریاست میں موجود ہے۔ تاریخ وفات محقق					
		نہیں ہوئی۔ دیکرہ کا ملان رام پور وغیرہ)					

نمبر مؤرخہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نامی	تعداد صفحات	کنفیت
							سورہ پیمہ امانہ پر پھر لازم ہو گئے تھے۔ یہ سلسلہ ملاومت آخر وقت تک قائم رہا۔ پندرہ جلدی الاولیٰ تیرہ سو بیالیس سہری راہپور میں انتقال فرمایا۔ جنازہ میں خاص و عام کا کثیر مجمع تھا۔ مولوی ارشد حسین صاحب مرحوم کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔ اولاد و کوریہ میں دو فرزند چھوڑے۔ ایک مولوی نورالحسین۔ جو علم کی پوری تکمیل کر چکے ہیں۔ اور اپنے والد کی جگہ ریاست سے مقرر فرمائے گئے۔ دوسرے مولوی سراج الحسین محمد اچھر چنگیل علوم میں مصروف ہیں۔ سَلَامُ عَلَیْہِمَا اِنَّ اللہَ فَتَّالِی (تذکرہ کمالان۔ ام پور وغیرہ)
	۲۰۵	حاشی متفرقہ افق البین	مولوی مجربطیب کی نثر الرامغوری۔ المتوفی ۱۳۳۲ھ ہجری	۱۳۳۲ھ	قلی ۱۳۳۲ھ	۸	
							قطیع کتابت ۱۰۷۱ھ۔ ۱۰۷۲ھ۔ ۱۰۷۳ھ۔ ۱۰۷۴ھ۔ ۱۰۷۵ھ۔ ۱۰۷۶ھ۔ ۱۰۷۷ھ۔ ۱۰۷۸ھ۔ ۱۰۷۹ھ۔ ۱۰۸۰ھ۔ ۱۰۸۱ھ۔ ۱۰۸۲ھ۔ ۱۰۸۳ھ۔ ۱۰۸۴ھ۔ ۱۰۸۵ھ۔ ۱۰۸۶ھ۔ ۱۰۸۷ھ۔ ۱۰۸۸ھ۔ ۱۰۸۹ھ۔ ۱۰۹۰ھ۔ ۱۰۹۱ھ۔ ۱۰۹۲ھ۔ ۱۰۹۳ھ۔ ۱۰۹۴ھ۔ ۱۰۹۵ھ۔ ۱۰۹۶ھ۔ ۱۰۹۷ھ۔ ۱۰۹۸ھ۔ ۱۰۹۹ھ۔ ۱۱۰۰ھ۔ ۱۱۰۱ھ۔ ۱۱۰۲ھ۔ ۱۱۰۳ھ۔ ۱۱۰۴ھ۔ ۱۱۰۵ھ۔ ۱۱۰۶ھ۔ ۱۱۰۷ھ۔ ۱۱۰۸ھ۔ ۱۱۰۹ھ۔ ۱۱۱۰ھ۔ ۱۱۱۱ھ۔ ۱۱۱۲ھ۔ ۱۱۱۳ھ۔ ۱۱۱۴ھ۔ ۱۱۱۵ھ۔ ۱۱۱۶ھ۔ ۱۱۱۷ھ۔ ۱۱۱۸ھ۔ ۱۱۱۹ھ۔ ۱۱۲۰ھ۔ ۱۱۲۱ھ۔ ۱۱۲۲ھ۔ ۱۱۲۳ھ۔ ۱۱۲۴ھ۔ ۱۱۲۵ھ۔ ۱۱۲۶ھ۔ ۱۱۲۷ھ۔ ۱۱۲۸ھ۔ ۱۱۲۹ھ۔ ۱۱۳۰ھ۔ ۱۱۳۱ھ۔ ۱۱۳۲ھ۔ ۱۱۳۳ھ۔ ۱۱۳۴ھ۔ ۱۱۳۵ھ۔ ۱۱۳۶ھ۔ ۱۱۳۷ھ۔ ۱۱۳۸ھ۔ ۱۱۳۹ھ۔ ۱۱۴۰ھ۔ ۱۱۴۱ھ۔ ۱۱۴۲ھ۔ ۱۱۴۳ھ۔ ۱۱۴۴ھ۔ ۱۱۴۵ھ۔ ۱۱۴۶ھ۔ ۱۱۴۷ھ۔ ۱۱۴۸ھ۔ ۱۱۴۹ھ۔ ۱۱۵۰ھ۔ ۱۱۵۱ھ۔ ۱۱۵۲ھ۔ ۱۱۵۳ھ۔ ۱۱۵۴ھ۔ ۱۱۵۵ھ۔ ۱۱۵۶ھ۔ ۱۱۵۷ھ۔ ۱۱۵۸ھ۔ ۱۱۵۹ھ۔ ۱۱۶۰ھ۔ ۱۱۶۱ھ۔ ۱۱۶۲ھ۔ ۱۱۶۳ھ۔ ۱۱۶۴ھ۔ ۱۱۶۵ھ۔ ۱۱۶۶ھ۔ ۱۱۶۷ھ۔ ۱۱۶۸ھ۔ ۱۱۶۹ھ۔ ۱۱۷۰ھ۔ ۱۱۷۱ھ۔ ۱۱۷۲ھ۔ ۱۱۷۳ھ۔ ۱۱۷۴ھ۔ ۱۱۷۵ھ۔ ۱۱۷۶ھ۔ ۱۱۷۷ھ۔ ۱۱۷۸ھ۔ ۱۱۷۹ھ۔ ۱۱۸۰ھ۔ ۱۱۸۱ھ۔ ۱۱۸۲ھ۔ ۱۱۸۳ھ۔ ۱۱۸۴ھ۔ ۱۱۸۵ھ۔ ۱۱۸۶ھ۔ ۱۱۸۷ھ۔ ۱۱۸۸ھ۔ ۱۱۸۹ھ۔ ۱۱۹۰ھ۔ ۱۱۹۱ھ۔ ۱۱۹۲ھ۔ ۱۱۹۳ھ۔ ۱۱۹۴ھ۔ ۱۱۹۵ھ۔ ۱۱۹۶ھ۔ ۱۱۹۷ھ۔ ۱۱۹۸ھ۔ ۱۱۹۹ھ۔ ۱۲۰۰ھ۔ ۱۲۰۱ھ۔ ۱۲۰۲ھ۔ ۱۲۰۳ھ۔ ۱۲۰۴ھ۔ ۱۲۰۵ھ۔ ۱۲۰۶ھ۔ ۱۲۰۷ھ۔ ۱۲۰۸ھ۔ ۱۲۰۹ھ۔ ۱۲۱۰ھ۔ ۱۲۱۱ھ۔ ۱۲۱۲ھ۔ ۱۲۱۳ھ۔ ۱۲۱۴ھ۔ ۱۲۱۵ھ۔ ۱۲۱۶ھ۔ ۱۲۱۷ھ۔ ۱۲۱۸ھ۔ ۱۲۱۹ھ۔ ۱۲۲۰ھ۔ ۱۲۲۱ھ۔ ۱۲۲۲ھ۔ ۱۲۲۳ھ۔ ۱۲۲۴ھ۔ ۱۲۲۵ھ۔ ۱۲۲۶ھ۔ ۱۲۲۷ھ۔ ۱۲۲۸ھ۔ ۱۲۲۹ھ۔ ۱۲۳۰ھ۔ ۱۲۳۱ھ۔ ۱۲۳۲ھ۔ ۱۲۳۳ھ۔ ۱۲۳۴ھ۔ ۱۲۳۵ھ۔ ۱۲۳۶ھ۔ ۱۲۳۷ھ۔ ۱۲۳۸ھ۔ ۱۲۳۹ھ۔ ۱۲۴۰ھ۔ ۱۲۴۱ھ۔ ۱۲۴۲ھ۔ ۱۲۴۳ھ۔ ۱۲۴۴ھ۔ ۱۲۴۵ھ۔ ۱۲۴۶ھ۔ ۱۲۴۷ھ۔ ۱۲۴۸ھ۔ ۱۲۴۹ھ۔ ۱۲۵۰ھ۔ ۱۲۵۱ھ۔ ۱۲۵۲ھ۔ ۱۲۵۳ھ۔ ۱۲۵۴ھ۔ ۱۲۵۵ھ۔ ۱۲۵۶ھ۔ ۱۲۵۷ھ۔ ۱۲۵۸ھ۔ ۱۲۵۹ھ۔ ۱۲۶۰ھ۔ ۱۲۶۱ھ۔ ۱۲۶۲ھ۔ ۱۲۶۳ھ۔ ۱۲۶۴ھ۔ ۱۲۶۵ھ۔ ۱۲۶۶ھ۔ ۱۲۶۷ھ۔ ۱۲۶۸ھ۔ ۱۲۶۹ھ۔ ۱۲۷۰ھ۔ ۱۲۷۱ھ۔ ۱۲۷۲ھ۔ ۱۲۷۳ھ۔ ۱۲۷۴ھ۔ ۱۲۷۵ھ۔ ۱۲۷۶ھ۔ ۱۲۷۷ھ۔ ۱۲۷۸ھ۔ ۱۲۷۹ھ۔ ۱۲۸۰ھ۔ ۱۲۸۱ھ۔ ۱۲۸۲ھ۔ ۱۲۸۳ھ۔ ۱۲۸۴ھ۔ ۱۲۸۵ھ۔ ۱۲۸۶ھ۔ ۱۲۸۷ھ۔ ۱۲۸۸ھ۔ ۱۲۸۹ھ۔ ۱۲۹۰ھ۔ ۱۲۹۱ھ۔ ۱۲۹۲ھ۔ ۱۲۹۳ھ۔ ۱۲۹۴ھ۔ ۱۲۹۵ھ۔ ۱۲۹۶ھ۔ ۱۲۹۷ھ۔ ۱۲۹۸ھ۔ ۱۲۹۹ھ۔ ۱۳۰۰ھ۔ ۱۳۰۱ھ۔ ۱۳۰۲ھ۔ ۱۳۰۳ھ۔ ۱۳۰۴ھ۔ ۱۳۰۵ھ۔ ۱۳۰۶ھ۔ ۱۳۰۷ھ۔ ۱۳۰۸ھ۔ ۱۳۰۹ھ۔ ۱۳۱۰ھ۔ ۱۳۱۱ھ۔ ۱۳۱۲ھ۔ ۱۳۱۳ھ۔ ۱۳۱۴ھ۔ ۱۳۱۵ھ۔ ۱۳۱۶ھ۔ ۱۳۱۷ھ۔ ۱۳۱۸ھ۔ ۱۳۱۹ھ۔ ۱۳۲۰ھ۔ ۱۳۲۱ھ۔ ۱۳۲۲ھ۔ ۱۳۲۳ھ۔ ۱۳۲۴ھ۔ ۱۳۲۵ھ۔ ۱۳۲۶ھ۔ ۱۳۲۷ھ۔ ۱۳۲۸ھ۔ ۱۳۲۹ھ۔ ۱۳۳۰ھ۔ ۱۳۳۱ھ۔ ۱۳۳۲ھ۔ ۱۳۳۳ھ۔ ۱۳۳۴ھ۔ ۱۳۳۵ھ۔ ۱۳۳۶ھ۔ ۱۳۳۷ھ۔ ۱۳۳۸ھ۔ ۱۳۳۹ھ۔ ۱۳۴۰ھ۔ ۱۳۴۱ھ۔ ۱۳۴۲ھ۔ ۱۳۴۳ھ۔ ۱۳۴۴ھ۔ ۱۳۴۵ھ۔ ۱۳۴۶ھ۔ ۱۳۴۷ھ۔ ۱۳۴۸ھ۔ ۱۳۴۹ھ۔ ۱۳۵۰ھ۔ ۱۳۵۱ھ۔ ۱۳۵۲ھ۔ ۱۳۵۳ھ۔ ۱۳۵۴ھ۔ ۱۳۵۵ھ۔ ۱۳۵۶ھ۔ ۱۳۵۷ھ۔ ۱۳۵۸ھ۔ ۱۳۵۹ھ۔ ۱۳۶۰ھ۔ ۱۳۶۱ھ۔ ۱۳۶۲ھ۔ ۱۳۶۳ھ۔ ۱۳۶۴ھ۔ ۱۳۶۵ھ۔ ۱۳۶۶ھ۔ ۱۳۶۷ھ۔ ۱۳۶۸ھ۔ ۱۳۶۹ھ۔ ۱۳۷۰ھ۔ ۱۳۷۱ھ۔ ۱۳۷۲ھ۔ ۱۳۷۳ھ۔ ۱۳۷۴ھ۔ ۱۳۷۵ھ۔ ۱۳۷۶ھ۔ ۱۳۷۷ھ۔ ۱۳۷۸ھ۔ ۱۳۷۹ھ۔ ۱۳۸۰ھ۔ ۱۳۸۱ھ۔ ۱۳۸۲ھ۔ ۱۳۸۳ھ۔ ۱۳۸۴ھ۔ ۱۳۸۵ھ۔ ۱۳۸۶ھ۔ ۱۳۸۷ھ۔ ۱۳۸۸ھ۔ ۱۳۸۹ھ۔ ۱۳۹۰ھ۔ ۱۳۹۱ھ۔ ۱۳۹۲ھ۔ ۱۳۹۳ھ۔ ۱۳۹۴ھ۔ ۱۳۹۵ھ۔ ۱۳۹۶ھ۔ ۱۳۹

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ عالمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فیضان النبی صاحب رامپوری سے پڑھیں شمس العلماء مولانا عبدالحی صاحب خیر آبادی جب رامپور شریف لائے تو بلا استیجاب مقول کی کتابیں ان سے تمام کیں کتب وینیات میں مولانا ارشد حسین رامپوری سے استفادہ کیا بعض کتابیں مولانا مفتی سید اللہ صاحب مراد آبادی سے بھی پڑھیں حدیث میں صلاح ستہ وغیرہ کی سند مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی سے حاصل کی۔ مولانا فضل الرحمن کو حضرت شاہ عبدالعزیز سے بلا واسطہ سند ملی تھی کہتے ہیں شمس العلماء خیر آبادی کو آپ پر اس قدر اعتماد تھا کہ بعض اپنے طلباء کو آپ کے سپرد کر دیتے تھے ۱۳۱۹ھ میں شمس العلماء نے اعلیٰ حضرت ہند گان حضور پرنور ہائے اقدس نواب بیہ تحریر جامعہ علیخان صاحب بہادر خلد اللہ ملکہ کے حضور میں مدرسہ عالیہ کے مدرسین کو بغرض امتحان پیش کیا۔ جب صاحب ترجمہ کی اپنی آئی تو آپ نے قاضی مبارک کا یہ مقام الکلیۃ والجزایۃ قیل صفۃ العالم الخ کی پوری عبارت پڑھ کر اس شان سے تقریر تحقیق کی کہ شمس العلماء حضور میں عرض کرنے لگے کہ قاضی پڑھانا اس کو کہتے ہیں شمس العلماء نے ایسے الفاظ غالباً اور کسی کے لیے کبھی نہ کہے ہونگے۔ بیس سال تک مدرسہ عالیہ میں نہایت محنت و خوبی کے ساتھ درس دیا۔ مدرسہ عالیہ کے مدرسین اکثر آپ ہی کے شاگرد ہیں بسلسلہ تدریس میں ہزاروں ہی آپ کے شاگرد ہوئے ہیں۔ تقریباً ہندوستان کے دینی مدارس میں ایسی جگہ کم ہوگی جہاں بالواسطہ یا بلاواسطہ آپ کا کوئی شاگرد نہ ہو ۱۳۲۰ھ میں رئیس اعظم راند پیر ضلع سورت نے آپ کو بڑے اعزاز و اصرار کے ساتھ طلب کیا۔ علماء کی ایک جماعت نے دس ہزار کے مجمع کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ وعظ کا جلسہ ہوا علماء نے اس جلسہ میں شمس العلماء کا خطاب دیا۔ یہ قومی خطاب شاہی خطابوں سے کہیں زیادہ وقعت رکھتا ہے۔ مولانا کو پڑھانے کا اس قدر شوق تھا کہ تصانیف کی طرف مطلق توجہ نہ کی۔ تاہم بعض مختص شاگردوں کے اصرار سے حاشیہ افق المبین شرح قاضی مبارک مع منہیات شرح میرزا ہر سالہ مع منہیات شرح جلال اللہ شرح حکمت البین مثنیٰ بالکریمر کی دو تقریریں۔ ایک مفصل دوسری مختصر تالیف کیں۔ حاشیہ میرزا ہد کے سوا سب کتابیں ناقام ہیں۔ کوئی تالیف طبع بھی نہیں ہوئی ہے۔ انتقال سے تقریباً دو سال قبل ریاست اہم پور میں مبتلا رہ					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	شہ تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
		میں سچی بلیغ کرتے مشہور ہو کر چالیس برس شب کو آرام نہیں کیا۔ مدت العمر میں رات و دن کے فرائض کبھی فوت نہیں ہوئے۔ عقبات عالیہ کی زیارت کو مقررین لے گئے۔ اور وہیں ایک ہزار چالیس سال ہجری میں انتقال ہوا۔ نجف اشرف میں مدفون ہوئے۔ ملا عبد اللہ کربانی نے تاریخ وفات کا مادہ اس طرح لکھا ہے (عروس علم و دین را مرده داماد) اس کتاب کے علاوہ قصبات و جذبات وغیرہ بھی ان کے تصنیفات میں ہیں۔ (تذکرہ نصیر آبادی وغیرہ)					
۲۰۴		الحق المبین فی شرح الافق المبین	مولوی ظہور حسین بن مولوی نیاز اللہ بن مولوی عظمت اللہ بن مولوی رحمت علی جتوئی راہپوری المتوفی ۱۳۲۶ھ	۱۳۳۲ھ	فتلی	۵۱	
		تفصیل کتابت ۱۰۵۰۵۔ اچھے سطور میں خط نستعلیق معمولی۔ کاغذ فلس کیپ۔ موعات نے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا ہے۔					
		افق المبین جو میر باقر داماد متوفی ۱۲۸۵ھ کی مشہور کتاب ہے۔ اس کے صرف نو ورق ابتدائی کی شرح ہے تلمیح استناری سے شروع ہو کر بحسبہ جل کے اس قول تک فی المحاول الاول الی الواحد الحق ہے ایک شرح لکھی ہوئی ہے شرح مغفور و مبرور نے جس قدر بھی لکھا ہے بڑے ربط و ضبط اور تحقیق سے کام کیا ہے عبارت ابتدائی صفحہ اول سبحان اللہ رب العالمین فاطر السموات والافق المبین عبارت ختم صفحہ ۵۱ لیس فیہا شانئۃ اکثرۃ۔					
		مولانا عیسیٰ کی ولادت ۱۲۸۵ھ ہجری راہپور میں ہوئی اپنے والد سے فارسی کی تکمیل کے بعد مولانا امجد حسین صاحب راہپوری سے صرف و نحو اور معقول کی ابتدائی کتابیں مولوی عبد اعلیٰ صاحب راہپوری مولوی					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ عالمی	تعداد صفحات	کیفیت
		چار صفحہ کا رسالہ ہی یہ رسالہ بھی فن تاریخ کے مجموعہ نمبری (۴۴) صفحہ ۲۴۵ پر مجلہ ہی عقل کی ماہیت و حقیقت اور اس کے محل وغیرہ سے بحث کی گئی ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۴۵۔ الحسن للہ الذی تاهب فی بعدلاء المورہیتہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۵۔ وقع الفراق فی وقت الضحیٰ یوم العطار (مؤلف رسالہ کا نام اور حال محقق نہیں ہوا)					
۴۳۸۲	۲۰۳	الافق المبین	علامہ سید محمد باقر الملقب بابا مادی شمس الدین محمد الحسینی المتوفی ۱۰۴۰ھ	۱۰۳۹ھ	۹۳۳		
		تقطیع کتابت لہذا ۱۰۳۹ھ۔ انچھ سطر گیارہ خط متعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ احمد آبادی۔ میر احمد حسن خوشنویس ملازم کتب خانہ ہذا اس کے کاتب ہیں۔ اوراق پر کہیں کہیں کرم خوردگی دیکھی جاتی ہے۔ فرن حکمت کی مشہور مکتبہ اول کتاب ہے دو نسخے خوش خط و غیر خوش خط۔ اس کتاب کے نمبر ۱۲ و نمبر ۱۳ پر بھی درج ہیں نسخہ ہذا کا منقول عنہ بھی قدیمی نسخہ ہے۔ آغاز صفحہ اول تلویح استنساہی عسین ان اثبتک۔ خاتمہ صفحہ ۹۳۳ انا کا لغنی بھذا۔ میر باقر و اماد میر آمد علماء روزبرہ فضلا و برہین النسب۔ شیخ المحققین علی بن عبد العال کے نو اسے۔ استر آباد کے رہنے والے تھے صغر سنی میں مشہد مندس چلے گئے اور اسی ممبرک مقام میں تھوڑے زمانہ میں کتاب علوم سے فراغت حاصل کی۔ اکثر علوم حکمت کلام۔ ریاضی۔ طب۔ فقہ تفسیر۔ حدیث وغیرہ میں۔ فاضل عظیم الشان مانے جاتے ہیں شاہ صفی صفوی کے دربار میں جملہ فضلا سے ممتاز تھے۔ اپنے زمانہ کے اکثر علماء سے مباحثات و مناظرات کا اتفاق رہتا۔ نظم کلام پر بھی بڑی قدرت رکھتے۔ اشراق تخلص تھا۔ بہت سے فارسی اشعار ان کے مشہور اور زبان زد ہیں۔ بڑے عابد و زاہد اور صفات حمیدہ کے ساتھ متصف تھے۔ تصنیف و تہذیب					

نمبر جوت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	نطبع و قلمی	تجدد و صفحت	کیفیت
							اور مسائل صعبہ کو نہایت توضیح و تسہیل کے ساتھ سلجھا دیا ہے کندی نے صد ہا کتابیں بڑی بھونٹی تبتہ علوم و فنون فلسفہ ریاضی ہیئت ہندسہ نجوم ادب منطق علم الہیاء و المناظر اصطلاحات ماہیت علم و اقسام علم وغیرہ میں تالیف و تصنیف کی ہیں جن کا مفصل بیان موصوفہ تطویل ہے اخبار الحکماء میں جامہ مصنفات کی پوری تفصیل لکھی ہے کندی کے یہاں شاگردوں اور کاتبین کی بڑی جماعت تھی تمام شاگردوں میں چار زبردست اور مشہور شاگرد یہ ہیں جثویہ فطویہ سلویہ جثویہ کندی کا سال وفات محقق نہیں ہے۔ (اخبار العلماء یا اخبار الحکماء)
		رسالہ فی بقا النفس	خواجہ نصیر الدین محمد بن محمد حسن الطوسی اشعری	ابتداء فی شرح و قیل	۶۶۹ھ		نکلی
							یہ رسالہ بھی چار صفحات سے کچھ زیادہ ہے فن تاریخ میں مجموعہ نمبری (۴۴۰) صفحہ ۲۳۲ پر مجلد ہے۔ اس مختصر رسالہ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ قار بدن سے نفس ناطقہ قائم نہیں ہوتا ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۳۲ اقوال الموجودات ینقسم الخ خاتمہ صفحہ ۲۳۵ علیہ توکل والیہ انیب محقق طوسی کا ترجمہ فن ارادہ عربی نمبر (۱۶۳) پر تحریر ہے۔
		رسالہ فی النفس	لم اقف				
							تقریباً پانچ صفحہ کا رسالہ ہے فن تاریخ کے مجموعہ نمبری (۴۴۰) صفحہ ۲۳۶ پر مجلد ہے اس رسالہ طالیس کے کا نام کا اختصار ہے نفس ناطقہ کے متعلق بحث کی گئی ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۴۰ جو اصح کتاب اس رسالہ طالیس خاتمہ صفحہ ۲۴۴ اللهم اعط سر و یت جلالک و جلالک (مؤلف نے اپنا نام نہیں لکھا)
		رسالہ فی اہتیل	لم اقف				

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطابق دستخطی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>مختصرات اور عم بزرگوار ملا محمد حسین اور مولانا عبد القدوس مفتی طور اللہ سے بقیہ کتب درسیہ کو تمام کیا۔</p> <p>زارغ تحصیل کے بجا تکمیل تحقیق علوم اور مشغلہ تدریس طلباء میں ساری عمر کو بسر کر دیا۔ تالیف و تصنیف کے ساتھ</p> <p>بھی طبیعت کو پوری مناسبت تھی۔ آپ کے مصنفات کے اسلوب یہ ہیں۔ نفائش الملوک شرح مسلم القنوت تفسیر</p> <p>معدن الجواهر حاشیہ ہدایۃ حاشیہ علی حاشیہ کمالیہ شرح عقائد جلالیہ حاشیہ زوائد ثلثہ۔ حاشیہ صدر</p> <p>حاشیہ نایۃ العلوم۔ تذکرۃ المیزان۔ مکملہ شرح سلم ملا احمد عبد الحق۔ مکملہ شرح سلم ملا حسن۔ رسالہ تشکیک کشف اللام</p> <p>فی خصاص سید الارباب۔ مرآۃ المؤمنین و تنبیہ الغافلین فی مناقب آل سید المرسلین۔ آداب السلاطین</p> <p>رسالہ عمدۃ الوسائل۔ رسالہ اغصان اربعہ۔ و سوین ماہ صفر سال بارہ سو ستر (۱۲۶۰) ہجری۔ میں اس دار پائے</p> <p>سے کوچ فرمایا۔ (تذکرۃ العلما وغیرہ)</p>
	رسالہ فی العقل والنفس	الحکیم ابو یوسف یعقوب	بن اسحاق کندی			
						<p>مختصر رسالہ تقریباً چار صفحات کا ہے۔ فن تاریخ کے مجموعہ نمبر (۲۰) صفحہ ۲۳۳ پر چلے ہے۔ اس رسالہ میں حقیقت نفس</p> <p>اور اہمیت عقل سے فلاسفہ کے طریق پر اجالا بحث کی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۳۳ سودک اللہ لدک</p> <p>الحق عبارت ختم صفحہ ۲۳۹ والصلو علی محمد و آلہ اجمعین۔</p> <p>کندی حکمای اسلام میں ملک عرب کا نامور فیلسوف اور شاہان عرب کی اولاد سے ہے اس کے جد اعلیٰ اشعث</p> <p>بن قیس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی ہیں اشعث بن قیس قبول اسلام سے پہلے کندہ کے بادشاہ</p> <p>تھے اس کا باپ خلیفہ ممدی اور خلیفہ رشید عباسی کے عہد میں کوفہ کا حاکم تھا کندی بصرہ میں پیدا ہوا۔ اور وہیں</p> <p>ابتدائی پرورش پائی تحصیل علم کا شوق بصرہ سے بغداد لے گیا۔ وہاں علم و ادب کے سرچٹوں سے سیراب ہوا۔</p> <p>طب۔ فلسفہ منطوق۔ علم حساب۔ ہندسہ۔ ہیئت۔ نجوم وغیرہ میں پوری پوری مہارت رکھتا تھا۔ اہل اسلام میں</p> <p>بہت بڑا فیلسوف اور کتا و زمانہ مانا گیا ہے حکما کی بہت سی کتابوں کا اس طرح ترجمہ کیا ہے کہ مقامات مشککہ</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	شہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		واجب الوجود کے متعلق دلائل عقلیہ و نقلیہ بیان کیے گئے ہیں۔ چار مقامات پر رسالہ کو مرتب کیا ہے عبارت ابتدائی صفحہ ۲۸۰۔ الحمد للہ اکاخذ الفرد الصمد۔ خاتمہ صفحہ ۳۰۶۔ وسمو غا اعمالہ والحمد للہ سب العالمین۔	امام مروزی۔ شیخ وقت۔ مقدم فقہائے شافعیہ امام کبیر تسلیم کیے گئے ہیں۔ ابی بکر قتال کے نامور اور ممتاز تلامذہ میں اور ابی علی الشیبی کے واد تھے۔ نو خط بہت زیادہ رکھتے۔ علاوہ دیگر علوم کے فن حدیث کے بھی ماہر تھے۔ بہت سے لوگوں نے اُن سے فقہ حاصل کیا۔ مال و ثروت میں بھی بڑے ہوئے تھے۔ خضران کے جد علی کا نام ہے۔ اسی مناسبت سے خضری مشہور ہوئے۔ ابن خلکان میں ان کا سال وفات اس عبارت کے ساتھ لکھا ہے۔ وتوفي في عشرين الثمانين. والثلثائة. جس کا مطلب ظاہر معلوم نہیں ہوا۔ علامہ سبکی نے طبقات الشافعیہ میں ان کا ترجمہ لکھنے کے بعد سال وفات کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔				
۳۶۲۵	۲۰۲	حاشیۃ الصدر	الفاضل المستغنی	عن شہاد الافواه المولوی	مطبوعہ نو لکھنؤ	۳۳۱	۱۸۸۵ء
		ولی اللہ بن ملا حبیب اللہ بن ملا محبوب اللہ لکھنوی المتوفی سنہ ۱۲۰۰ ہجری					
		صدر ارجون حکمت کی مشہور اور وسی کتاب ہے۔ اُس کے فن اول چرب قدر کہ درس میں ہے۔ محشی علامہ نے نہایت خوبی کے ساتھ تحریف کیا ہے۔ متلیں متلیں دونوں کے واسطے بید مفید ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ وفتعابین تفصیلات۔					
		فاضل محشی۔ نامور اور متبر طہار قری محلی میں ہیں۔ گیارہ سو بیسی ہجری میں آپ کا تولد ہوا۔ اپنے والد ماجد سے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مجلد و صفحہ	تقدیر و صفات	کیفیت
							<p>مخطوطات نمبر ۱۰۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۳۵ کے ابتدائی حصہ پر ختم ہو۔ اس رسالہ میں ممکن ہو جب کے متعلق تحقیق کی گئی ہو۔ ابتداء صفحہ ۲۳۵۔ قال الفیلسوف ابی نصر محمد بن محمد الفارابی العالم ینقسم خاتمہ صفحہ ۲۳۵ و نتائج العلوم للشیخ الفیلسوف الفاضل ابی نصر الفارابی قاری کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۱۶۹ پر تحریر ہو چکا۔</p>
		رفع اعلام الہیۃ	لم یصح المؤلف ہامہ				
							<p>شتر ہواں نمبر ۱۰۰ صفحہ ۲۳۵ کے نصف حصہ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۳۵ کے نصف حصہ پر ختم ہو اس رسالہ میں قتل۔ مائل۔ معقول وغیرہ کی تحقیق کی گئی ہو۔ ابتداء صفحہ ۲۳۵ فائدہ فی بیان ان التعلل۔ خاتمہ صفحہ ۲۳۵ من الاسفار الاربعة (مؤلف رسالہ نے اپنے نام کی تصحیح نہیں کی)</p>
		رسالہ کبشی فی الارواح	سلطان الفضلاء ابو الفضائل محمد بن احمد الکبشی				
							<p>آٹھارہواں نمبر ۱۰۰ صفحہ ۲۳۵ کے نصف آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۲۶۹ کے ختم پر ختم ہو۔ اس رسالہ میں اس کی تحقیق کی گئی ہو کہ ارواح بعد مفارقت بدن قابل مخاطبت ہیں یا کیا۔ ابتداء صفحہ ۲۳۵ الحمد للہ علی جنہ فی ذوالہ و صلواتہ علی النبی و آلہ خاتمہ صفحہ ۲۶۹۔ و علی النبی محمد و آلہ السلام۔ قاتل کبشی کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔</p>
		رسالہ خضریٰ فی اثبات واجب الوجود۔	الامام الکبیر ابو عبد اللہ محمد بن احمد خضریٰ الرضوی من اعیان القرن الرابع				
							<p>ایکسواں نمبر ۱۰۰ صفحہ ۲۸۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۶۸ پر ختم ہو۔ یہ اس مجموعہ کا آخری نمبر ہے اس رسالہ میں ثبوت</p>

نمبر مجموعہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ فی وصف العقول	شیخ الاشراق ابوالفتح یحییٰ بن حبش بن امیرک الملقب شہاب الدین السہروردی الحکیم المتوفی ۵۸۷ھ				
		تیسراں نمبروں پر ۱۸۷ صفحہ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۸۱ پر ختم ہوا۔ اس سے قبل مجموعہ نمبر ۲۰۰ پر اس رسالہ کا ایک نمبر کیفیت مضامین و ترجمہ مصنف تحریر ہو چکا ہو۔ فائدہ اٹھاؤ۔					
		رسالہ فی وجہ و کشف	امیر صرح المولف باسمہ				
		چوتھا سوال نمبر ۱۸۷ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۱۳ پر ختم ہوا۔ اس رسالہ میں حقیقت اور وجہ و کشف کی تحقیق فلسفیانہ طور پر کی گئی ہے اسات فصول پر رسالہ منقسم ہوا۔ ابتداءً ۱۸۷ سالہ اسات اسات اللہ بابا عبد اللہ خانہ صفحہ ۲۱۳ حاتم اللہ و مصملیا۔ مولف رسالہ کی تحقیق نہیں ہوئی۔					
		رسالہ فی فوائد متفرقہ	لم اکت				
		پندرہواں نمبر ۱۸۷ صفحہ کے آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۲۱۹ پر ختم ہوا ہو یہ حقیقت کوئی رسالہ وغیرہ نہیں ہو لیکن کے مشابہ شئی کے متعلق کچھ تحقیق لکھی ہو۔ عبارت شروع صفحہ ۱۸۷ عن قولہ تعالیٰ لیس کے مشابہ شئی خانہ صفحہ ۲۱۹۔ والہ الطیب بین الطاہرات (جامع فوائد نے اپنا نام نہیں لکھا۔)					
		رسالہ ابو نصر الفارابی	اسلم الثانی ابیہم ابو نصر محمد بن محمد بن اوزاع بن طرخان الفارابی الترمذی المتوفی ۳۲۹ھ				

نمبر موجد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ملتقطا من رسالۃ ابی الفسج ہندو	لم یصرح بالمنتخب من اسمہ				
		گیارہواں نمبر جو صفحہ ۱۵۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۶۲ کی ابتدائی سطر پر ختم ہو۔ مختصر رسالہ ہے۔ اس میں فضلاء ماہرین کے کلام سے کچھ انتخابات جمع کیے ہیں۔ زیادہ حصہ ابوالفتح علی بن حسین بن ہندو کے کلام سے ملتقط کیا ہے ابتداء کلام صفحہ ۱۵۵۔ ملتقطات من الرسالۃ المشوقۃ لابن الفصح ہند ووفیہ فصول ثمانہ صفحہ ۱۶۲ اما یقولون بالفساد۔					
		رسالہ ثابت بن قرۃ	الحکیم ابو الحسن ثابت بن قرہ بن مروان بن ثابت بن کرباب بن ہاشم المحرافی الصابی المتوفی ۵۲۸ھ				
		بارہواں نمبر جو صفحہ ۱۶۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۷۵ کے سطر اول پر ختم ہو۔ اس رسالہ میں چند مسائل حکمیہ کو ارسطو وغیرہ کے اقوال سے لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۶۲ مسئلہ ما یبال الحرف فی تموز خاتمہ صفحہ ۱۷۵ والہ علیہما السلام مصنف کا ترجمہ اسی فن میں نمبر پودج ہے۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نہ تصنیف	مطبوعہ یا تسلی	تعداد صفحات	کیفیت
		حکامہ متقدمین کے کتب و اقاویل پر پوری پوری نظر و اطلاع رکھتا۔ اسطور کی اکثر کتابوں کی شرح لکھی ہے جالینوس کی کتب طب پر بھی نفیس ترجمیں تحریر کی ہیں تصنیف و تالیف پر بڑی قدرت حاصل تھی۔ تعلیم نفیس کے متعلق خاص ملکہ رکھتا۔ بڑے بڑے نامور ادر معروف لوگ اس کی شاگردی میں داخل ہیں۔ ابن بطلان جس کا نام مختار بن الحسن بن عبدون ہے ابو الفج ہی کا شاگرد ہے چار سو بیس ہجری کے بعد تک اس کا زندہ رہنا بیان کیا گیا ہے بعض کا قول ہے کہ چار سو ^{۳۲۵} ستیس ہجری میں اس کی رحلت ہوئی (اخبار العلماء باخبار الحکماء)					
		الرسالۃ فی سیرۃ الشیخ	علامہ ابو عبیدہ عبد الوہد	البحرانی			
		نواں نمبر جو صفحہ ۱۳۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۳۰ پر ختم ہوا ہے اس رسالہ کا تعلق فن تاریخ سے ہے۔ فن تاریخ میں بعد بشر تحریر کیا گیا					
		رسالۃ الحدود	الشیخ الرئیس ابی علی ابن	بن عبد اللہ الشہیر	ابن سینا المتوفی ۳۲۸ھ		
		دسواں نمبر جو صفحہ ۱۳۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۵۵ کے ابتدائی حصہ پر ختم ہوا ہے اس رسالہ میں اکثر اشیاء مثل عقل نفس صورتہ۔ حیوانی۔ مادہ۔ عناصر۔ طبیعت وغیرہ کے تعریفات بیان کیے ہیں۔ ابتدا صفحہ ۱۳۰ اما بعد فان اصد قائی سالونی۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۵ تعالیٰ عما یقولون الطالمون علواً کبیراً ایک سالہ اسی نام اور اسی مصنف کی تصنیف سے فن متفرق مجموعہ نمبر ۳۱ میں بھی مجملہ ہے جو تقریباً ایک ورق کا ہوگا یہ رسالہ رسالۃ الحدود و مسطورہ بالا کے غیر ہے ظاہراً شیخ الرئیس کے علاوہ کسی اور شخص کا مولفہ ہو غلطی سے کاتب نے شیخ کی طرف منسوب کر دیا ہے (شیخ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۳۱ کے تحت میں تحریر ہے۔)					

نمبر موجد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	میلوی یا قلمی	تقریبات	کیفیت
		رسالہ فی الکمال الخاص بنو ع الاقسام	ابو یلیان محمد بن طاہر بن ہرام السجستانی من اعیان القرن السابع				
		چھٹا نمبر جو صفحہ ۸۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۳۳ کے اقل حصہ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں خصائص انسانی کا ذکر ہے ابتداء صفحہ ۸۹ الحمد لله فائق جب ہم ظلمۃ العدم۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۳ والہ الطاہرین۔ (اسی نمبر کے شروع میں ابی سلیمان سجستانی کا ترجمہ تحریر ہو چکا)					
		الرسالة فی المسائل الطبیۃ	لم یصرح بالمؤلف باسمہ				
		ساتواں نمبر جو صفحہ ۱۳۳ کے نصف حصہ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۷۰ کے تقریباً دو تہ حصہ پر ختم ہو کر مختصر رسالہ ہے۔ بعض مسائل طبیہ کے متعلق مولف رسالہ سے استفسار کیا گیا تھا۔ مولف نے اس رسالہ میں پہلے مسئلہ مستفسرہ کی تقریر لکھ کر جواب شافی لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۰۴۔ اما الجواب عن المسائل التي اثرت خاتمہ صفحہ ۱۷۰ والہ الطیبین الطاہرین۔ (مولف رسالہ کا حال نہیں معلوم ہوا)					
		تعلیق ابی العنبر	فیلسوف عصرہ الفیض عبد اللہ بن الطیب العراقی المتوفی ببغداد				
		اٹھواں نمبر جو صفحہ ۱۷۰ کے آخری حصہ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۷۰ کے ابتدائی حصہ پر ختم ہوا ہے بہت مختصر بیان تقریباً ڈیڑھ صفحہ پر ہے۔ قوت دہرہ کے متعلق اختصار و اجمال کے ساتھ بحث کی ہے۔ آغاز صفحہ ۱۷۰ ان القوا الذہاکۃ علی الاطلاق ضربین۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۰ مفصلۃ مشروحہ آب الفح۔ مذہب اصبہانی۔ مسکن عراقی۔ فن طب کا مشہور ماہر اور فلسفہ میں وسیع العلم شخص مانا جاتا ہے۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ابن الخمار۔ بغداد کا رہنے والا۔ مذہباً عیسائی۔ فن طب کا ماہر۔ اسرار طبیہ کا واقف منطق اور فلسفہ میں فاضل بے بدل۔ یحییٰ بن و ذکی۔ فنون عقلیہ میں سیحی بن عدی کا ممتاز شاگرد تھا۔ مترجم بھی بہت اچھا تھا کئی کتابیں سریانی زبان کی عربی میں اس نے ترجمہ کی ہیں۔ تین سو اکیس (۱۳۲۵ھ) ہجری میں پیدا ہوا۔ سال وفات اس کا معلوم نہیں ہوا۔ فن حکمت وغیرہ میں قابل قدر تصانیف اس کے موجود ہیں۔ کتاب المیوے (ایک مقالہ) کتاب الوفاق بین قول الفلاسفة والنصارے۔ تین مقالہ۔ کتاب تفسیر ایسا غیبی مشروح۔ کتاب تفسیر ایسا غیبی مختصر۔ کتاب الصمدین۔ والصدائق (ایک مقالہ) کتاب سیرۃ الفیلسوف (ایک مقالہ) کتاب فی الآثار الخلیہ فی الجود (ایک مقالہ) جن کتابوں کا سریانی زبان سے عربی میں ترجمہ کیا ہو ان کے اسماریہ ہیں۔ کتاب الآثار العلویہ (ایک مقالہ) کتاب مسائل ساؤ فرطس۔ کتاب فی الاخلاق (ایک مقالہ) وغیرہ ذلک (اخبار العلماء) (اخبار الحكماء)					
		الرسالة للشيخ الرئيس فی جواب ابی ریحان بیرونی	الشیخ الرئيس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا المتوفی ۵۳۶ھ				
		پانچواں نمبر ہے۔ صفحہ ۵۲ کے آخری حصہ سے شروع ہو کر صفحہ ۸۹ کے شروع صفحہ پر تمام ہوا ہے۔ اس رسالہ میں شیخ نے ابو ریحان بیرونی متوفی ۴۴۸ھ کے کچھ سوالات کے جوابات لکھے ہیں۔ پہلے بیرونی کا بعینہ سوال لکھ کر اس کے تحت میں جواب لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۵۲ ہذا رسالۃ الشیخ الرئيس ابی علی الحسین الی قول فی جواب مسائل۔ خاتمہ صفحہ ۸۹۔ والعون وعلیہ التکلان۔ (شیخ کا ترجمہ فقہی عربی ۳۱۸ھ کے تحت میں تحریر ہے)					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>ماہر تھا۔ اس کا سال ولادت اور تاریخ وفات معلوم نہیں ہوئی۔ متی بن یونس نصرانی سے بغداد میں اس نے علوم عقلیہ پڑھے ہیں۔ متی بن یونس ساتویں صدی کے اعیان میں ہی۔ ابو سلیمان۔ ادب و شاعری میں بھی بہرہ وافر رکھتا۔ نظم لطیف کہتا تھا۔ محمد الدولہ فنا خسرو اس کی بجز تحکیم کرتا۔ اس کی آنکھ میں نقصان تھا۔ اسی وجہ سے لوگوں سے ملنا جلتا نہیں تھا۔ اپنے مکان ہی کے گوشہ میں رہتا۔ طالب علموں کے سوا اور لوگ اس کے پاس بہت کم آتے۔ اس کے مصنفات میں چند کتابیں معدود ہیں۔ رسالہ فی مراتب قوی الافسان شرح کتاب ارسطو طالیس۔ رسالہ متعددہ فی فنون مختلفہ۔ مقالہ فی اجرام علویہ۔ (اخبار العلماء باخبار الحکماء)</p>
		رسالہ فی انقسام الصور	لم یصح المؤلف باسمہ				
							<p>تیسرا نمبر ۱۲ صفحہ ۱۳ کے آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۱۸ کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ صور عقلیہ کے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۳ الحمد للہ رب العالمین۔ حمد الشاکرین۔ خاتمہ صفحہ ۱۸۔ واللہ الحمد للہ رب العالمین۔</p>
		مقالہ فی الآثار المتخانیۃ فی الجو	الفاضل المنطقی ابو النخیر الحسن بن سوار بن بابا بن بہرام المعروف بابن النخار بغدادی۔ المولود ۳۳۱ھ				
							<p>چوتھا نمبر ۱۹ صفحہ سے شروع ہو کر صفحہ ۵۲ کے اول حصہ پر ختم ہوا ہے۔ آسمان و زمین کے درمیان (جہیں) انجروہ وادختمہ سے جو اشیاء پیدا ہوتے ہیں جیسے۔ قوس قزح۔ بالہ۔ رعد۔ برق۔ وغیرہ ان تمام اشیاء کی پیدائش کی کیفیت اس رسالہ میں مذکور ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۹ ابو الحارث حسن بن سوار کا کائنات الخ خاتمہ صفحہ ۵۲ واللہ الطیبین الطاہرین۔</p>

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس قول کا نہایت پختہ دلائل سے رد کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۷۵۔ افلاطون بقول ابن تخیل۔ خاتمہ صفحہ ۳۱۲ ذلک الاقلیم واللہ اعلم بالصواب (افلاطون کا ترجمہ نمبر ۱۸۳ پر تحریر ہو چکا۔)					
۳۳۴۵	۲۰۱	مجموعہ رسائل حکیمہ	مصنفین مختلفین	تلمی	۳۷۸		
		تقطع کتابت مع جدول ۱/۴ x ۱/۴ پتہ پتہ بطور ۱۶۔ جدول شجرت و نیکیوں۔ کاغذ کشمیری۔ خط نسخ اوسط درجہ کا کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ تمام اوراق پر کمر خورگی کا اثر ہے کہ کہیں کم کہیں زیادہ پیوند کاری سے بھی کوئی ورق خالی نہیں۔ ابتدائی صفحہ پر (ظفر مہدی موسوی) نام کی ہر چسپاں ہے۔ انیس رسائل مشروحہ تحت کا مجموعہ ہے۔ ابتدائی صفحہ میں۔ ابی سلیمان کے بعد۔ جستانی کی جگہ کاتب نے غلطی سے سجری لکھ دیا ہے۔					
		المقالہ فی الاجرام العلویہ	ابو سلیمان محمد بن طاہر بن برہم البجستانی بن اعیان القرن السابع				
		پہلا نمبر ہے۔ صفحہ ابتدائی سے شروع ہو کر تقریباً ساتویں صفحہ کے نصف پر تمام ہو گیا ہے۔ اس مقابلہ میں ذکر کیا گیا ہے کہ اجرام علویہ کی طبیعت خامسہ ہے۔ اور وہ ذی نفس ہیں۔ ابتدا صفحہ اول۔ مقالہ ابی سلیمان۔ خاتمہ صفحہ محمد واللہ اجمعین۔					
		المقالہ فی المحرک الاول	ایضاً				
		دوسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۷ کے نصف آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۱۳ کے تقریباً دو تہ پر ختم ہوا ہے۔ اس مقالہ میں محرک اور متحرک اول سے بحث کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۷۔ مقالہ ابی سلیمان محمد بن طاہر البجستانی فی المحرک الاول خاتمہ صفحہ ۱۳۔ واللہ اجمعین الطیبین الطاہرین۔					
		ابی سلیمان اصلاً بجستانی اور موطناً بغدادی ہے۔ علوم منطقہ میں بہت بڑا فاضل اور علوم حکمیہ میں زبردست					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ طاہر سہدائی	العارف الصمدانی بابا طاہر اہمدانی المعروف بحریان				
		بارہواں نمبر ہی صفحہ ۱۹۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۱۳ پر ختم ہوا ہے اس رسالہ کا تعلق تصوف سے ہے فن ہلوک عربی میں بعد از سید لکھا گیا۔					
		رسالہ اسول مع الایوبہ	المعلم الاول اربطاطین بن نیقوما جس بن ثناؤن المولود ۳۸۳ قبل مسیح علیہ السلام				
		تیرہواں نمبر ہی صفحہ ۲۱۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۲۵ پر ختم ہوا ہے مختصر رسالہ ہے چند سوال مختلف الشئون لکھے کہ ان کے جوابات لکھے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۱۵ سے۔ لہ صاف ہر صحت مرویتہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۵ والہ اجمعین۔					
		الزبرجد والیا قوت	ایضاً				
		چودھواں نمبر ہی صفحہ ۲۲۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۴۳ پر ختم ہوا ہے اس رسالہ میں فوائد و رہنمائی کیے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۲۵ قال الواحد بدی العدد۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۳ وانصافہ فی الاشیاء۔					
		رسالہ فی الرو علی من قال	الحکیم افلاطون بن ارسطون الیونانی احادیث الحکیمہ				
		پندرہواں نمبر ہی صفحہ ۲۴۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۱۲ پر ختم ہوا ہے یہ اس مجموعہ کا آخری نمبر ہے کچھ لوگ اس کے قائل ہیں کہ انسان دوسرے حیوانات کی طرح مرنے کے بعد لاشی مٹھن ہو جاتا ہے اس رسالہ میں افلاطون نے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ہاتھ امین کے صحیح و سالم پائے۔ ہاتھ میں سوائے رومال کے اور کچھ بھی اُن کو نظر نہ پڑا اس قسم کے بہت سے شعبہ اے اُن کے ذریعے گہیں واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ ان کے نسبت مشہور کیا گیا تھا کہ حکماء متقدمین کے مسلک کے پیرو ہیں ان کے عقائد اہل حق کے خلاف ہیں۔ اسی بنا پر جب یہ حلب گئے ہیں تو عملانے ان کے قتل پر فتویٰ دیا۔ اور اس بارے میں سلطان صلاح الدین کو ایسا مشغل کیا کہ اُس نے اپنے بیٹے ملک انطاہر والی حلب کو دمشق سے فرمان بھیجا کہ شہاب الدین کو فوراً قتل کر دیوے اور اُس کی باتیں سُنانے سے قطعاً احتراز کرے فرمان نہایت تاکید پر اور واجب التعمیل تھا۔ ملک انطاہر کو مجبور ہونا پڑا۔ شیخ کو بھی اس واقعہ کی اطلاع ہو گئی۔ خدا کی مرضی پر راضی ہو کر ملک انطاہر سے استدعا کی کہ میرے واسطے طریقہ یہ ہونا چاہیے کہ مجھ کو سس کیا جاؤں اور آپ سے طعام بند کیا جاوے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ ۵۔ رجب ۷۷۷ ہجری بمطابق ۱۳۷۷ء					
		حالت میں رہا ہی ملک بقا ہوئے۔ ان کے مصنفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔					
		التنیقات فی اصول الفقہ۔ التملیحات۔ الہیکل۔ حکمت الاشراق۔					
		الرسالۃ الغریبۃ المغریبۃ۔ المطارحات۔ الخارج الاول۔ النصاب وغیرہ۔					
		شیخ نظم نہایت بلیغ اور اعلیٰ درجہ کی کہتے۔ ان کے عربی اشعار بہت مشہور ہیں کہتے ہیں کہ جب شیخ کو اپنا مقبول ہونا محقق ہو گیا۔ تو اکثر یہ شعر پڑھا کرتے۔					
		ادی قدیمی اور اراق دی					
		وہاں دعی فہا ندی					
		(این خلکان وغیرہ)					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>بعض نے اسماء بعض نے ابوالفوج نام بتایا ہے صحیح یہ ہے کہ بچی نام شہاب الدین لقب ہے۔ یہ حکیم عادم حکیمہ میں یگانہ۔ فنون فلسفہ میں یگانہ زمانہ تھا۔ اصول فہرہ کا ماہر بر علم و فن میں کامل اعلیٰ درجہ کا فہم و فصیح زبردست عالم۔ عقل سے زیادہ علم رکھتا تھا۔ مباحثہ میں کوئی غصہ برآئے بدسکتا تھا۔ شافعی مذہب کا مقلد تھا۔ حکمت و اصول فقہ کو شہرہ مراۃ میں جو آذربائیجان کے متعلقات سے ہے۔ شیخ محمد الدین حبیلی سے حاصل کیا علم سیمیا (شعبدہ) میں بھی اس کی بڑی شہرت تھی۔ اس علم میں بھی اس کو پوری پوری مہارت تھی عجیب و غریب حکایتیں اس کی مشہور ہیں۔ ایک مرتبہ چند رفیقوں کے ساتھ دمشق سے سفر کیا۔ حبیب (قابول) جو حلب کے راستہ میں ایک قریہ ہے پہنچے کچھ ترکمان چوپان بھیڑوں کا گلہ لیے جاتے تھے۔ ہمارا ہیوں نے بھیڑ کے گوشت کھانے کی خواہش ظاہر کی۔ شیخ نے کہا میکہ پاس صرف دس درہم ہیں اس کی راس خسر پلو۔ رفقا نے ایک بھیڑ خسر کیلی۔ خرید کر ابھی تھوڑی دور چلے تھے کہ دوسرا ترکمان آیا اور کہنے لگا یہ راس بڑی ہے اتنی قیمت میں یہ نہیں مل سکتی اس سے چھوٹی راس لیلی۔ شیخ کے رفقا اور ترکمان ہیں اس بارہ میں تو تو میں میں ہونے لگی شیخ نے جب یہ حالت دیکھی تو ساتھیوں کو اشارہ کیا وہ تو بھیڑ لیکر چلے دیے۔ شیخ ترکمان کو سمجھانے لگے مگر وہ کب ملنے والا تھا۔ آخر شیخ بھی اُسے چھوڑ کر آگے بڑھے وہ بھی ایک ہی ضدی تھا۔ اُن کے پیچھے چھپٹا اور جا کر اس دور سے شیخ کا اُلٹا ہاتھ کھینچا کہ ہاتھ شانہ سے علیحدہ ہو کر ترکمان کے ہاتھ میں رہ گیا۔ خون بہنے لگا مگر شیخ بھاگے چلے گئے ترکمان یہ حالت دیکھ کر مہوٹ ہو گیا اور شیخ کا ہاتھ زمین پر پھینک کر اپنے ہمارا ہیوں میں چلا۔ شیخ نے پیچھے لوٹ کر سیدھے ہاتھ سے وہ ہاتھ پڑا ہوا اٹھا لیا اور رفیقوں کے پاس پہنچ گئے۔ رفیقوں نے شیخ کے ہاتھ پر کسی قسم کا اثر نہیں دیکھا۔ بدستور دونوں</p>

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	تمام مصنف	شمہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		جو میرے پاس موجود بھی ملا کر خندا کھائی اُسے سکتہ کے مہلک مرض سے نجات دلائی۔ اب وہ اچھا ہے۔ آج شام کو تیر کا شور یہ اور پھلکا کھائیگا۔ اور کل کو بدستور اپنی دکان پر بیٹھیںگا۔ اس کے نصایف نہایت عمدہ اور بڑے پایہ کے ہیں۔ تاریخ الحکما میں اس کے مصنفات کے اسناد تقریباً ستر لکھے ہیں۔					
		اس طبیب کے شاگرد کثرت سے تھے۔ تمام شاگردوں میں عیسیٰ بن اسید ممتاز تھا۔ نہ بہا یہ حکیم عیسیٰ تھا۔ سُرانی زبان کی کئی کتابوں کا ترجمہ اس نے اپنے استاد کے سامنے کیا ہے اور خود بھی صاحب تصنیف ہے۔ ثابت ستر سال دینیوی لفظ سے مستفیض ہو کر ۷۷۷ھ میں راہی ملک تھا ہوا۔ ابن خلکان۔ اخبار العلماء و اخبار الحکما،					
		رسالہ فی وصف العقول	شیخ الاشراق				
		ابو المستوح مجری					
		بن حبش بن میرک					
		الملقب شہاب الدین					
		السمرودی المتقول					
		جلب شہ مجری					
		الحکیم					
		گیارہواں نمبر سے صفحہ ۱۸۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۹۰ پر ختم ہوا ہے مختصر رسالہ ہی نہایت اجمال و اختصار کے ساتھ عقول عشرہ کے متعلق تحقیق کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۸۱۔ مرحبا بالاشراق و سبحان اللہ فوراً لاؤا رخا نہ صفحہ ۱۹۰ والہ ذوالعقول والدرا یلا۔ شہاب الدین متقول کے نام کے متعلق اختلاف ہے۔ حکیم ابوالعباس خرنجی نے طبقات الاطباء میں (عمر) نام ذکر کیا ہے					

نمبر پودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>زبان کا اعلیٰ درجہ کا مترجم تھا۔ اس کے تراجم سب ترجموں پر فوقیت رکھتے ہیں۔ اس نے بعض معالجات ایسے عجیب و غریب کیے ہیں جن کو طبی معجزہ کہنا بے موقع نہ ہوگا۔ اس کا ایک مشہور معالجہ یہ ہے کہ ایک دن بازار میں رفل کی آواز سن کر رگ گیا اور بلا دریافت کئے لگا کہ اس دکان کا قصاب مر گیا ہو۔ لوگوں نے کہانی الواقعہ اچانک موت سے فوت ہو گیا۔ ثابت نہ کیا حقیقت میں وہ مرا نہیں ہے۔ بٹھے اس کے گھر بچلو۔ جب قصاب کے گھر گیا دیکھا کہ اس کی بخیر و تکفین کی تیاری ہو رہی ہے۔ اور گھر والے ماتم کر رہے ہیں۔ ثابت نہ کیا گھر والوں کی تسلی کر کے کہا کہ بہت جلد مردہ تیار کریں اور اپنے غلام سے کہا کہ قصاب کے ٹخنوں پر عوب ڈیڑے مار۔ خود اس کی ہض پر پھوڑی دیڑھ تکھڑا کر غلام کو مارنے سے منع کر دیا۔ ایک پیالہ پانی بھر کر اس میں کچھ دوا اپنے پاس سے ڈال کر مریض کے منہ میں ڈالنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ سارا پانی حلق سے اتر گیا۔ دوا حلق سے اترتے ہی مریض نے آنکھیں کھولیں۔ اب کیا تھا ایک غل جگ گیا کہ طبیب نے مردہ کو زندہ کر دیا۔ ثابت نہ کیا اسے وہی مردہ پلا دیا اور خود دربار شاہی کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں مخلوق کا اجوم اس کے ساتھ تھا۔ اور اس کی مسحاتی کی ہر شخص داد دے رہا تھا۔ بالآخر مردہ دربار شاہی میں پہنچا تو خلیفہ نے بھی اس صاحبے کا ذکر کیا۔ اس نے عرض کیا کہ امیر المومنین میں روز اسی راستہ سے آتا ہوا دیکھتا تھا۔ کہ یہ قصاب کلجی کے کچے پارچے تک چھڑک کر کھایا کرتا ہو۔ گو مجھے اس کی یہ ناشائستہ حرکت ناگوار معلوم ہوتی تھی مگر میں دم نہیں مانتا تھا۔ اس کی اس عادت سے میں نے نتیجہ نکالا تھا کہ یہ ضرور سکتے ہیں مریض میں مبتلا ہو کر رہیگا۔ اسی وجہ سے سکتہ کی مجرب دوا ہر وقت میں اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ چنانچہ آج بازار میں شور و غوغا سن کر میں نے کہہ دیا کہ قصاب مر گیا جو لوگ اس جگہ پر موجود تھے انہوں نے میرے قول کی تصدیق کی۔ میں نے اس کے گھر جا کر دیکھا تو وہ مردہ کی طرح پڑا ہوا ہے اور ہض کا پتہ نہیں ہو۔ میں نے اس کے ٹخنہ پر ضرب لگائی تو اس کی ہض حرکت میں آئی۔ اس کو دور</p>

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	مضمین	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		معدود ہیں۔ کتاب الآثار العلویہ (مقالہ واحدہ) کتاب الادب (مقالہ واحدہ) کتاب باب الطبیعیہ (مقالہ واحدہ) اس کو تکیج بن عدی نے نقل کیا ہے۔ کتاب الحس والمخسوس (اربع مقالات)۔ کتاب سب اسباب النبات۔ ان دونوں کتابوں کو ابراہیم بن بکس نے نقل کیا ہے۔ (اخبار العلماء و باخبر الحکماء)					
		رسالہ مشوقہ	الحکیم ابو الحسن ثابتن بن قرقہ بن مروان بن ثابت بن کہ یابن ابراہیم الخرائی الصبانی البتونی				
		وسیلہ نمبر ہے۔ صفحہ ۱۵۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۸۰ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں چند مختلف اور مشکل مسائل کی تصویر کھینچ کر ان کے عمدہ جوابات دیے ہیں۔ نایاب اور بیحد نایاب رسالہ ہے۔ آغاز صفحہ ۱۷۵ بابا مال الحرفی تو زخاتہ صفحہ ۱۸۰ والہ علیہ السلام۔ یہ حکیم نہ بابا صابی اور فن طب کا بیٹا طبیب تھا۔ فلسفہ اور حکمت کی شاخوں میں بھی اس کے زمانہ میں اس کا نظیر نہ تھا۔ حران کا رہنے والا تھا۔ جو جزیرہ کا مشہور اور قیامی شہر ہے۔ اس کو حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے چچا۔ (ہاران) نے آباد کیا تھا۔ پہلے انھیں کے نام سے۔ ہاران مشہور تھا۔ پھر عرب کر کے۔ حران کہنے لگے۔ ثابتن بن قرقہ اسی شہر میں ماہ صفر پنجشنبہ کے روز سالہ ہجری میں پیدا ہوا۔ ابتدا میں اپنے وطن میں صرانی کا کام کرتا۔ جب محمد بن موسیٰ ملک روم سے بغداد آ رہے تھے۔ تو حران میں ثابتہ کو قاضی و قاضی دیکھ کر اپنے ہمراہ لے آئے۔ اسے اور مقصدہ باللہ خلیفہ کے دربار میں زمرہ بنفین میں داخل کر دیا۔ ثابتہ نے اپنی ذہانت اور اعلیٰ درجہ کی لیاقت کے جوہر دکھائے بہت جلد شاہی تقریب حاصل کر لیا اور مہارت علمی میں بہت شہرت پکڑ گیا۔ علاوہ سریانی زبان کے اور کئی زبانیں نہایت عمدہ جانتا تھا۔ عربی					

نمبر وود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>آٹھواں نمبر ہے صفحہ ۹۷ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۱۹ پر تمام ہوا ہے۔ یہ رسالہ چند مسائل طبیعتہ کے بیان میں ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۵۷ مالدلیل علی ان الحرارة خاتمة صفحہ ۱۱۹۔ انما یکون من مرطوبة لرجة الى قول واللہ اعلم بالصواب۔</p> <p>افلیموں فنون طبیعتہ کا بڑا ناضل ہے۔ بقراط کا مبصر تھا۔ فراست و قیافہ شناسی میں بڑا کمال رکھتا جب کسی شخص کو دیکھتا اس کی جسمی ترکیب سے اس کے اخلاق و عادات کی پوری پوری اطلاع دیتا۔ ایک مرتبہ بقراط کے شاگردوں نے امتحاناً بقراط کی تصویر پیش کر کے اس سے حال پوچھا۔ افلیموں نے اس وقت تک بقراط کو نہیں دیکھا تھا۔ اس نے کہا کہ شیخ زنا کاری کو زیادہ تر محبوب رکھتا ہے۔ شاگردوں نے اس کی تکذیب کی اور ظاہر کیا کہ یہ تو بقراط ہے۔ افلیموں نے جواب دیا کہ پہلے اس کی تحقیق کرو پھر تکذیب کرنا۔ بالآخر یہ پورا قصہ بقراط کے سامنے مذکور ہوا۔ بقراط نے اس کی تصدیق کی اور کہا کہ بلاشبہ یہ امر عجیب کو مرغوب ہے مگر میں اپنے نفس کو قابو میں رکھتا ہوں۔ یونانی زبان میں اس کے مصنفات کثیر ہیں جن کا عربی زبان میں ترجمہ ہوا ہے۔ (اخبار العلماء باخبار الحکماء)</p>
		کتاب الآثار العلویہ	ثاؤفرسطس (حکیم)				
			تلمیذ ارسطاطالیس				
							<p>نواں نمبر ہے صفحہ ۱۲۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۵۲ پر ختم ہوا ہے۔ اس کتاب میں تعدد برق۔ صفا سحاب۔ مطر وغیرہ کے اسباب لکھے ہیں۔ عبارت شروع صفحہ ۱۲۱ قول ثاؤفرسطس فی الآثار العلویہ ذکر اسباب الرعد۔ خاتمة صفحہ ۱۵۲۔ موضعا اخر من الارض الى قول واللہ الطیبین الطاہرین۔</p> <p>ثاؤفرسطس۔ ارسطو کا نامور شاگرد اور اس کا چچا زاد بھائی ہے۔ ارسطو کا ونسی اور مسند تد ریں کا بھی بانی نشین ہوا۔ علم حکمت میں بڑی حد اقدت رکھنا۔ اعلیٰ درجہ کا فہم تھا۔ اس کے مصنفات میں یہ کتاب بھی</p>

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صحیفہ السفہاء					
		رسالہ بابال	المسلم الاؤل ارسطو طاليس بن بقویا حسن بن ماخاؤن المودو سختہ ہجری قبل مسیح علیہ السلام				
		پانچواں نمبر ہے۔ صفحہ ۵۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۷۸ کے آخر حصہ پر تمام ہوا ہے۔ اس رسالہ میں مسائل طبیعیہ کے متعلق کینتقد تحقیقات ہیں۔ آغاز صفحہ ۵۹ بابال الحيوان الغیوالناطق یمشی خاتمہ صفحہ ۷۸ المسماة بابال الارسطوطاليس۔					
		آداب ارسطوطاليس	ایضاً				
		چھٹا نمبر ہے صفحہ ۷۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۸۷ پر تمام ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ اس میں کچھ آداب ہیں جن کی اسکندرو کو تعلیم دی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۷۹۔ الحمد للہ رب العالمین۔ خاتمہ صفحہ ۸۷ علی مقالہ ایقاع الزمان۔					
		کتاب النفس	ایضاً				
		ساتواں نمبر ہے صفحہ ۸۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۹۶ کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں نفس ناطقہ کی تحقیق کی ہے عبارت آغاز صفحہ ۸۹ ان کل شیء اما معلوم او محسوس۔ خاتمہ صفحہ ۹۶ والہ الطاہرین۔					
		مقالہ اسلیمون	افلیمون (حکیم)۔ معاصر یقراط				

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نصف تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	اقتداء و ضمیمات	کیفیت
		یہ جگہ جالینوس کا مجموعہ تھا۔ جالینوس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ ۹۰۰ عیسوی میں پیدا ہوا ہی اس نے جالینوس کو دیکھا اور اس سے ملا بھی۔ جالینوس سے اس کی خوب چوٹیں رہی ہیں۔ اس نے جالینوس کا لقب (دراں نفس) رکھا تھا۔ اس لیے کہ مناظرہ کے وقت جالینوس کے سر میں بڑی قوت محسوس ہوتی تھی۔ دوسرے اس لفظ کے معنی (خرد مانع) بھی ہو سکتے ہیں۔ افروڈیسی اعلیٰ درجہ کا فیلسوف اور علم طبیعیات کا بڑا ماہر تھا۔ علوم حکمیہ کا درس اعلیٰ پیمانہ پر لوگوں کو دیتا۔ ارسطو کی بہت سی کتابوں کی نفس شرحیں لکھی ہیں۔ یحییٰ بن عدی فیلسوف لکھتا ہے کہ افروڈیسی نے ارسطو کی کتاب السماع اور کتاب البرہان کی مکمل شرحیں لکھی ہیں اور ان شروع کی نسبت اپنا معائنہ بھی بیان کرتا ہے۔ افروڈیسی کے مصنفات میں یہ کتابیں موجود ہیں۔ کتاب النفس کا ایک مقالہ کتاب الرد علی جالینوس فی الشک۔ ایک مقالہ کتاب الاصول الحالیہ۔ ایک مقالہ کتاب نفس المحفوظات۔ ایک مقالہ کتاب العناية ایک مقالہ کتاب فی الفرق بین الیہود والنجس۔ ایک مقالہ کتاب الرد علی من قال ان لا یكون شیء الا من شیء کتاب الرد علی من یقول ان الابصار لا تكون اشیاءات تتبعہ علی من العیون۔ کتاب الالین۔ ایک مقالہ کتاب الفصل علی رائے ارسطو طالیس۔ ایک مقالہ کتاب التأویلیجیا ایک مقالہ مقالہ فی العقل۔ مقالہ فی المبادی تاریخ وفات کا پتہ نہیں چلا۔ (اخبار العلماء باخبار الحکماء)					
		رسالۃ الرویا	المعلم الاول ارسطوطالیس بن نیقوماح بن ماخاؤن المولود ۳۸۳ قبل مسیح علیہ السلام				
		چوتھا نمبر ہے۔ صفحہ ۵۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۵۸ پر ختم ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ اس میں روایا کی تحقیق کی ہے۔ اور روایا صادق و کاذب میں فرق دکھایا ہے۔ آغاز صفحہ ۵۳۔ قال الرویا حراکۃ غائریہ صفحہ					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مختصر کتاب النفس	المعلم الاول ارسطو فیلسوف بن یقینا جس بن مافاؤن المولود ۸۴۴ قبل مسیح علیہ السلام				
		<p>پہلا نمبر ہے۔ صفحہ ۲۔ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۷ کے آخر پر ختم ہوا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں نفس کے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ مختصر کتاب النفس عن الفیلسوف۔ خاتمہ صفحہ ۱۷ والہ ۵۵</p> <p>ابن صحن الطاہرین۔ ارسطو کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۱۷ پر تحریر ہو چکا۔</p>					
		مقالہ الاسکندر فی الحکمت	الاسکندر الافرو دوسی حکیم				
		<p>دوسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۱۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۰ کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں عقل کا تحقیق اور اس کے اقسام موافق رائے ارسطو بیان کیے گئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۹۔ ارسطو۔ العقل عند ارسطو طالیس علی ثلثہ اضرب۔ عبارت ختم صفحہ ۲۰۔ وحسن توفیق ۵۵۔</p>					
		مقالہ الاسکندر فی المبادی	ایضاً				
		<p>تیسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۲۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۵۱ پر ختم ہوا ہے۔ اس مقالہ میں ارسطو کے قول کے مطابق مبادی کل پر بحث کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۹۔ قال لما تأملت الفصائح خاتمہ صفحہ ۵۱ والحمد لله رب العالمین۔</p> <p>اسکندر افرو دوسی۔ اسکندر اعظم بن فیلیپس کے بعد اس زمانہ میں گذر رہا ہے جو طفولہ الف الملوکی کا زمانہ ہو گیا تھا۔ یعنی اسکندر اعظم کے مفتوحہ ملکوں پر لوگ قابض و متصرف ہو کر اپنی اپنی جگہ بادشاہ بن بیٹھے تھے۔</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کی تردید لکھی ہے عبارت آغاز صفحہ اول حامد اللہ الحمید الاحمد مصلیاً... وبعد یقول العبد الاشیاء خانہ صفحہ ۴۲۔ ظاہراً و باطناً					
		حضرت مولف رامپور کے نامور فضلاء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ نہایت ذہنی استعداد و نیک نہاد شخص تھے۔ اکثر علوم عربیہ مفتی سدر اللہ صاحب مراد آبادی سے پڑھے۔ مفتی صاحب کے علاوہ شہر کے اور بھی نامی فضلاء سے تحصیل علم میں حصہ لیا۔ فن طب میں بھی نامی طبیبوں میں شامل رہے۔ تدریس کی طرف زیادہ توجہ رکھتے۔ شہری اور بیرونی بہت سے طلباء آپ سے فائدہ پایا۔ مولوی نور الدین قادری بھی آپ کے شاگرد تھے۔ مدرسہ عالیہ رامپور میں اس سلسلہ ملازمت کچھ عرصہ تک طلباء کو درس دیا۔ شعر گوئی کی طرف بھی توجہ رکھتے۔ فارسی شاعری میں مولوی شیخ احمد علی خالص۔ احمد رامپوری کے شاگرد تھے مرض استرخاکی وجہ سے آخر میں گویائی میں صفائی نہیں رہی تھی۔ صنائع علیگرہ کے روساء آپ کی قدر و منزلت زیادہ کرتے۔ موضع بھیکم پور ضلع علیگرہ میں انتقال ہوا۔ اور وہیں دفن ہوئے۔ وفات کی تاریخ متحقق نہیں ہوئی۔ اس قدر امر یقینی ہے کہ اپنے بھائی حکیم عبدالرزاق خاں متوفی ۱۳۱۲ھ ہجری سے چھ سات سال قبل آپ کی وفات ہے۔ (تذکرہ کمالان رام پور وغیرہ)					
۳۴۴	۲۰۰۰	مجموعہ ختمہ عشر رسائل	حکمائے آلمی دینان		قلمی	۳۱۲	
		تقطیع کتابت مع جدول ۵۱۴۔ ۳۸۔ انجی۔ سطور گیارہ۔ جدول گوتمہ۔ سنخ۔ نیالگوں۔ خط نسخ معمولی۔ کاغذ کشمیری۔ آخر کا ایک ورق دوسرے خط اور دوسرے کاغذ کا جدول سے سادہ ہے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ ہر ایک ایک ورق کے چاروں طرف حاشیہ پر سفید کاغذ انگریزی کی پٹیاں لگائی گئی ہیں۔ کرمچوردگی کا اثر بہت قلیل ہے۔ صفحہ ابتدائی کے گوشہ پر ظفر مہدی موسوی نام کی سرچسپاں ہے۔ (یہ مجلد پندرہ رسائل مفصلہ دستخط کا مجموعہ ہے)					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فی الترتیب النظری خاتمہ صفحہ ۱۳۶۔ اجتماعات علی غرائب۔ واللہ الموفق (امام رازی رحمہ اللہ کا ترجمہ)					
		رسالہ فی بقا و النفس	خواجہ نصیر الدین محمد بن حسین بن حسن الطوسی		قلمی		
			اشیعی المتوفی ۷۵۲ھ				
			یا ۷۵۹ھ ہجری				
		بہت چھوٹا رسالہ تقریباً دو ورق کا ہوگا۔ فن تالیخ مجموعہ نمبر ۲۳ میں مجلد ہی۔ اس رسالہ میں نفس ناطقہ کا					
		قدم ثابت کیا گیا ہے۔ در نصیر الدین طوسی کا ترجمہ فن اوراد نمبر ۱۶۳ پر تحریر ہے					
۳۳۱۴	۱۹۹	انفختہ احادیث فی تحقیق الحق و ابطال الاقاویل الرویہ	المولوی والحقیم عبد الکریم خاں بن حکیم غلام اکبر خاں عرف حکیم کلہ خاں رامپوری المتوفی ۱۲۰۵ھ		قلمی	۴۲	
		تفصیل کتابت ۱۰۸۳ھ۔ ایچہ سطور ۱۲۔ خط مستطیل معمولی طالب علمانہ۔ کاغذ سفید انگریزی۔ کاتب کا نام اور تالیخ کتابت سے تحریر نہیں۔					
		مولوی حکیم منظر علی صاحب تلمیذ و داماد مفتی سعد اللہ صاحب۔ مراد آبادی شمس الرامپوری نے۔ کتاب ہدیہ سعیدہ مولفہ مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی پر کچھ اعتراضات کیے ہیں۔ حضرت مولانا خیر آبادی کے بعض تلامذہ نے ان اعتراضات کے جوابات بھی دیے ہیں۔ اس کتاب میں مولف نے اصل اعتراضات کی توجیہ اور جوابات					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>بڑے دو تین رسائل مع شرح مختار ہیں۔ اس حصے کے پہلے رسالہ کا نام (رحی بن یقظان) رکھا گیا ہے جو صفحہ ۱۲ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ کے ختم ہونے کے بعد اس کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں چند اوراق پر لکھا ہے۔ دوسرا رسالہ جو (النمط النامن فی البهجة والسعادة) کے نام سے موسوم ہے۔ آٹھ صفحات کا رسالہ ہے۔ دوسرے حصے میں بھی دو تین رسائل مع شرح مختار و ترجمہ فرانسیسی ہیں یہ حصہ ۴۸ صفحات کا ہے تیسرے حصے میں چار رسائل ہیں۔ رسالہ فی العشق۔ رسالہ فی تحفة الصلوة۔ رسالہ فی معنی الزیادۃ و کیفیت تاثیرھا۔ رسالہ فی دفع الغم من الموت۔ یہ حصہ ۵ صفحات کا ہے اس حصے میں بھی شرح و ترجمہ حسب تصریح بالا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول لیسما للہ الرحمن الرحیم دما ز فنی الی قول و بعد فان اصرار کہ خاتمہ صفحہ ۵ و حسبنا و نعم الوکیل و شیخ الریس کا ترجمہ فن تفسیر اسم کے تحت میں تحریر ہے</p>					
۳۲۶۳	۱۹۰	باب الاشارات	الامام الحکیم الحق ابو عبد محمد بن عمر بن الحسن بن الحسن بن علی التیمی الیکری البطرستانی الملقب بفخر الدین الرازی الشافعی المعروف بہ ابن الخطیب الرئی المعروف فی متنہ		مطبوعہ مصر	۱۵۶	
		<p>کتاب انشارات جو شیخ الریس کی مشہور و مقبر کتاب ہے اور قنون نشہ۔ منطقیات۔ طبعیات آلیت پر مشتمل ہے۔ کتاب ہذا اس کا اختصار اور البیان ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ بعد عبارت الحاتی و المنہج الاول</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۲۲۰	۱۹۶	کتاب باب الفتوح لمعرفة احوال الروح مع الفہرست	الفاضل اکمال ہولنا الشیخ اکمال عبدالہادی نجا الالباری		مطبوعہ ۱۳۰۲ھ مصر	۱۹۶ صفحہ	
		<p>اس کتاب میں - روح - نفس ناطقہ - عقل - کی تحقیق اور ان تینوں میں فرق - نہایت خوبی اور تفصیل کے ساتھ لکھا ہے - معاد کے متعلق بھی بڑی پاکیزہ بحث کی ہے - کتاب اس موضوع میں بھی نفیس اور قابل تحسین ہے - آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی خلق الابرار و اجعلہا من عالمہ - امرہ و اودع فیہا و بعد فیقول افقر و احقر الناس (مصنف علیہ الرحمہ کے ترجمہ کے متعلق ماواقفیت رہی ظاہراً نہ مانہ حال کے کبار فضلا و میں معلوم ہوتے ہیں -</p>					
۳۱۸۱	۱۹۷	رسائل الشیخ الریس	الشیخ الریس ابی علی الحسین بن عبداللہ الشہیر ابن سینا - المتوفی ۲۸۰ھ ہجری	مطبوعہ لیدن ۱۸۸۹ء	صفحہ ۲۲ صفحہ ۸ صفحہ ۴۸ صفحہ ۵۷		
		<p>اس محاسبہ میں کتاب اشارات و تنبیہات وغیرہ مولفہ الشیخ الریس سے کچھ منتخبات جمع کیے ہیں - اور پوری مجلد کا تین حصوں پر تقسیم کیا ہے - حصہ اول کو - جزو اول - دوسرے حصہ کو جزو ثانی - تیسرے حصہ کو جزو ثالث سے - مضمون کیا ہے - پہلے حصہ میں پچھوٹے</p>					

نمبر و موضوع	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نمبر ۱۔ رسالہ فی اغراض الحکیمہ فی کل مقالہ من الکتاب الموسوم بالحررۃ۔					
		اس رسالہ میں ارسطو کی کتاب مابعد الطبیعہ کی غرض اور محصل کو بیان کیا ہے۔ صفحہ ۲۸ پر					
		تمام ہوا ہے۔					
		نمبر ۲۔ مقالہ فی معانی العقل۔ اس رسالہ میں عقل کے معنی اُس کی حقیقت۔ اور جن					
		معانی پر عقل کا اطلاق ہوتا ہے اُس کو بیان کیا ہے صفحہ ۴ پر تمام ہوا ہے۔					
		نمبر ۳۔ رسالہ فیما یشیئ ان یقدر مرقل تعلہ الفلسفۃ۔ فلسفہ کے قلم سے پہلے بطریق مبادی					
		نواشیہ کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس رسالہ میں اُن نواشیہ کا ذکر ہے۔ صفحہ ۵۵ پر تمام ہوا ہے					
		نمبر ۴۔ عیون المسائل۔ اس رسالہ میں امکان۔ وجوب وغیرہ کے متعلق مختصر سی بحث کی گئی					
		ہے صفحہ ۶۵ پر تمام ہوا ہے۔					
		نمبر ۵۔ رسالہ فصوص الحکمہ۔ اس رسالہ میں چند مسائل حکیمہ وغیرہ اجمال و اختصار کے ساتھ					
		لکھے ہیں۔ صفحہ ۱۲ پر تمام ہوا ہے۔					
		نمبر ۶۔ رسالہ فی جواب مسائل سئل عنہا۔ اس رسالہ میں چند متفرق سوالوں کے					
		جوابات ہیں۔ صفحہ ۱۰۳ پر تمام ہوا ہے۔					
		نمبر ۷۔ رسالہ فیما یصح و فیما لا یصح من احکام النجوم۔ اس رسالہ میں اجرام					
		علویہ کے اجسام سفلیہ میں موثر ہونے کے متعلق تحقیق کی گئی ہے یہ آخری رسالہ ہے۔ اس رسالہ					
		کے ختم ہونے کے بعد معلم ثانی کا ترجمہ تاریخ الحکماء سے تفصیل کے ساتھ تحریر ہے۔					
		(ترجمہ مولف کا اسی فن کے نمبر ۱۶۹ پر درج ہے)					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مبادی لکھا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ قال ابو نصر الفارابی الاشیاء التي یحتک الى تعلیمها الخ۔ خاتمہ صفحہ ۱۸۔ کان الشر حینئذ اکثر و السلام۔ ابتدا میں معلم ثانی کا تفصیلی ترتیب لکھا ہے۔ آخر میں فہرست مضامین شامل ہے (معلم ثانی کا حال اس سے قبل نمبر ۱۲ پر تحریر ہو چکا ہے)					
۳۱۴۲	۱۹۴	تقریب بشرح بخشہ علیٰ مذہب ڈیون	الدکتور ولیم بخشہ الامانے	مطبوعہ ۱۹۹۳ء اسکندریہ	صفحہ ۲۴ صفحہ ۱		
		اصل کتاب کی تقریب کی گئی ہے۔ تقریب کرنے والے کا نام ترتیب نہیں۔ مسائل حکمیہ فلسفہ جدید کے انداز پر ضبط کیے گئے ہیں۔ ابتدا میں مقدمہ الکتاب معرب کتاب نے تقریباً چوبیس صفحات پر لکھا ہے۔ آغاز صفحہ اول مقدمہ الکتاب للمعرب یدفن بعضنا بعضاً و ہمیشی۔ (اصل مولف اور مرتب اسی زمانہ کے فضلا میں معلوم ہوتے ہیں)۔					
۳۱۴۸	۱۹۵	الثمرۃ المرفیہ فی بعض الرسالات الفارابیہ	المعلم الثانی الحکیم ابو نصر محمد بن محمد بن اوزلج بن طرخان الفارابی التزکی المتوفی ۵۲۰ھ	مطبوعہ ۱۹۹۹ء لیڈن	۱۱۸		
		آٹھ رسائل کا مجموعہ جو اور تمام رسائل فارابی کے مولفہ ہیں۔ نمبر ۱۔ کتاب الجمع بین سرائین افلاطون و ارسطو۔ مشہور ہے کہ ارسطو قدم عالم۔ اور افلاطون حدودہ عالم کا قائل ہے۔ اس رسالہ میں فارابی نے ان دونوں حکیموں کی رائے کو جمع کیا ہے۔ صفحہ ۳۲ پر تمام ہو رہے۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
۳۱۰۶	۱۹۲	مقاصد الفلاسفہ	امام حجتہ الاسلام ابن حامد محمد بن محمد الغزالی - المتوفی ۵۵۵ھ ہجری		مطبوعہ مصر ۱۳۱۳ھ	۳۲۸	
<p>فلاسفہ نے جو علوم عقائیدہ - منطقیات - طبیعیات - ریاضیات - الہیات میں کتب تصنیف کیے ہیں۔ اس کتاب میں بدستثنائاً ریاضیات کے باقی تین قسموں کے مسائل و مباحث لکھ کر فلاسفہ کے مقاصد کی تشریح کی ہے۔ علاوہ تشریح و تنقیح کے۔ کسی طرح کا رد و قبح نہیں کیا گیا ہے۔ تردید و ابطال مذاہب حکماء کے واسطے کتاب تہافت الفلاسفہ مختص ہے۔ اس کتاب کی تین قسموں پر تقسیم ہے۔ پہلی قسم میں منطقیات مذکور ہیں۔ دوسری قسم میں الہیات لکھے ہیں۔ تیسری قسم طبیعیات کے بیان میں ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی عصمنا من الضلال و عرفنا منزلة اقدام الجہال ... اما بعد فانك التمسست کلاما شافیا۔ خاتمہ صفحہ ۳۲۰ محمد والد اجمعین۔ امین۔ دامام غزالی رحمہ اللہ کا ترجمہ فی تفسیر عربی نمبر ۲۶ کے تحت میں تحریر ہے۔</p>							
۲۹۷۲	۱۹۳	مبادی الفلسفۃ القدیمہ	المعلم الثانی الحکیم ابو نصر محمد بن محمد بن اوزع بن طرخان العنار ابی الترکی المتوفی۔ ۳۳۹ھ		مطبوعہ ۱۳۲۸ھ القاہرہ	۱۶ صفحہ ۱۸	
<p>مختصر کتاب ہے۔ تمام فلسفہ سے پہلے جن امور ات کا جاننا ضروری ہے ان کو بطریق</p>							

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تقدیم و صفحہ	کیفیت
		پوری کتاب پر شجرت و نیل سے جدول کہنی ہوئی ہے۔ کہ مخدو روگی کا اثر زیادہ اور پیوند کاری کہنے ابتدائی صفحہ پر پانچ بہریں چپاں ہیں۔ دو مہروں کا صرف نشان اور تین مہروں کے حروف پڑھنے میں آتے ہیں۔ جن میں محمد اسلم۔ محمد صالح وغیرہ نام کندہ ہیں۔					
		شرح ہدایۃ الحکمتہ مولفہ علامہ شمس الدین محمد بن مبادک الشیر بمیرک البخاری کا حاشیہ ہے۔ محشی علامہ نے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ تحشیہ کیا ہے۔ اور ہر موقع و مقام پر تحقیق سے کام لیا ہے					
		آغاز صفحہ ۲ قولہ الحکمتہ صناعة نظریۃ۔ النظری یطلق علی معان۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۱ و وصل الی النہایۃ الی قول۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ حضرت محشی کا حال درختا نہیں ہوا۔					
۲۹۹۹	۱۹۱	ہدیۃ الرئیس الامیر	الشیخ الرئیس ابی علی الحسن بن عبداللہ الشیر بان سیمہ المتوفی سنہ ۵۲۵ھ		مطبوعہ ۱۳۲۵ھ مصر	۸۷	
		شیخ الرئیس نے یہ کتاب ہدیۃ نوح بن منصور سامانی کے اس پیش کی ہے۔ اس کتاب میں نفس ناطقہ اور قوے انسانیہ وغیرہ کے مباحث ہیں۔ کتاب کے اول میں (ادور د فندیہ) مصحح کتاب ہذا نے بڑی مقدّمہ مصحح۔ چند اوراق اس کتاب کی حالت میں لکھے ہیں۔ اس امر کو ظاہر کیا ہے کہ یہ کتاب طبع ہونے سے قبل کہاں کہاں موجود تھی۔ اس کتاب کا دوسری زبان میں مزجم ہونا کہاں کہاں اور کس کس سنہ میں ہوا ہے۔ وغیرہ وغیرہ عبارت آغاز کتاب۔ بعد تین سطر دیباچہ صفحہ ۱۵۔ خلیو المبادی ما زین بالحمد لواءہب القوة علی حمدہ ۵۰۰۰۔ و بعد فلول ان العادۃ۔ (شیخ کا ترجمہ فن تفسیر فی نمبر ۳۱۸) کے تحت میں تحریر ہے۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>تکمیل فین اور فاتحہ فزاع کا اتفاق مولوی غلام نقشبند لکھنوی کے یہاں ہوا۔ مدت اٹھ لکھنؤ ہی میں تدریس و تصنیف کا مشغلہ رہا۔ آپ کے حسن تعلیم و تدریس نے ایسی شہرت و اعتبار پایا کہ دور دراز شہروں کے طلباء آپ کے حلقہ درس میں داخل ہو کر فیض تربیت سے مستفیض ہوتے۔ آج تک ہندوستان میں جس قدر فضلاء اور علماء ہوئے ہیں سب کو نسبت تلمذ یا بلا تلمذ سطرہ آپ ہی کے ساتھ ہے اور یہ نسبت خاص باعث فخر و اعتبار سمجھی جاتی ہے۔ جس کسی فاضل میں یہ نسبت نہیں پائی جاتی وہ نظر اعتبار سے نہیں دیکھا جاتا۔ آپ شیخ عبدالرزاق بانسوی کے مرید تھے۔ میرا سمیل بکرا می خلیفہ شیخ عبدالرزاق بانسوی سے بھی آپ نے طریقہ ارشاد و تلقین حاصل کیا آپ کے مضامات میں یہ کتابیں معدود ہیں۔ حاشیہ صدر۱۔ حاشیہ شمس باز نمہ۔ شرح مسلم الثبوت۔ صبح صادق۔ شرح منار۔ شرح مبارزہ۔ حاشیہ شرح عقائد دوائی۔ ملفوظ شاہ عبدالرزاق صاحب نویں جمادی الاول روز چار شنبہ سال گیارہ سو کھٹھ (۱۱۶۱) ہجری لکھنؤ میں رحلت فرمائی۔ میر غلام علی آزاد نے ان کی تاریخ وفات کو اس طرح نظم کیا ہے ۵ عالم کامل امام عصرؑ اوجاں : طائر روحش بسیرۃ المادوی شتافت سال تاریخ وفات او بطور قیہ : گفتہ شد نظام الدین دل فردوس یافت ۱۰۴۱ھ</p>					
۳۰۲۸	۱۹۰	حاشیہ شرح ہدایہ الحکمتہ	ملا غیاث الدین البحر آبادی		قلمی ۵۷۵	۲۲۲	
		مؤلفہ میرک شمس الدین					
		<p>تقطیع کتابت مع جدول ۲۷۴۷-۲-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							خطبہ کتاب کے آخر میں حضرت مولف رحمہ اللہ نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ اگر تقدیر نے مساعدا کی تو ایک کتاب اخلاق و سیاسیات میں لکھو گا۔ اس صورت میں جلد فزون حکمت کے منضبط ہو جائینگے۔ آغاز صفحہ ۲ سبحان المتفرق بقبو مية الهوية الوجود۔ صفحہ ۲۶۹۔ الفصل الرابع عشر في الحرکة في الاين والوضع خاتمہ صفحہ ۵۷۶۔ فلنخذ الكتاب حامدين الله تعالى ومصلين علیہ محمد۔ دو نسخے قلمی اس کتاب کے نمبر ۳۷۱ و نمبر ۳۷۲ پر بھی درج ہیں۔ دامام رازی رحمہ اللہ کا ترجمہ فی کلام عربی نمبر ۳۷۱ پر لکھا گیا)
۳۰۴۰	۱۸۹	حاشیہ الشمس الباعضاء لانا نظام الدین خاں الصدق ملا قطب الدین شہید سہالوی المتوفی ۱۱۶۱ھ ہجری	قلمی		۱۵۶		
							تفصیل کتابت مع جدول، x نمبر ۱۰۴۔ ۱۰۵ سطور سترہ۔ جدول سرخ و آسمانی کاغذ دہلی۔ حاشیہ کاغذ انگریزی۔ خط نستعلیق۔ کاتب الیشری پرشاد۔ سال کتابت تحریر نہیں۔ اثر کرم و پیوند کاری قلیل کتاب شمس بازغہ مصنفہ لا محمود و جونپوری متوفی ۱۱۶۷ھ کا نفیس حاشیہ ہے۔ یہ حاشیہ کیا باب ہے نسخہ ہذا ایک کاپیستہ کے قلم کا لکھا ہوا ہے۔ اس وجہ سے بہت غلط لکھا گیا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۱۰ لہ الحمد فی الاولی والاخری خاتمہ صفحہ ۱۵۴۔ المتعلقہ بالکتاب المسمی بالشمس الباعضاء الی قول تمام شد۔
							حضرت محشی علیہ الرحمۃ استاد جہاں۔ تخریر زماں۔ وحید عصر فرید و ہر جامع علوم ظاہر و باطن ہانے گئے ہیں۔ ملا قطب الدین شہید کے فرزند اور سہالی کے رہنے والے تھے۔ والد ماجد کی شہادت کے بعد علوم متعارفہ کی تحصیل حافظ امان اللہ بناری۔ مولوی قطب الدین شمس آبادی۔ وغیرہ سے کی۔

نمبر موجودہ کتاب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رضی اللہ عنہ - تمت بالخیر - (علامہ صدر اکا ترجمہ فن کلام عربی نمبر ۳ کے تحت میں تحریر ہو چکا)					
۲۰۳۸	۱۸۸	المباحث المشرفیۃ	الامام الحکیم المحقق ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن ائین بن احسن بن علی الیتی البکری البطرستانی الملقب بفخر الدین الرازی الشافعی المعروف بابن الخلیل الری المتوفی ۵۲۰ھ		قلمی ۲۶۵	۵۷۲	
		تقطیع کتابت ۹ x ۵ ۱/۲ - اچھے سطور ۲۳ - خط نستعلیق اوسط درجہ کا - کاتبین العابدین شیخ حسین الگو ایاری - جدول شجر فی دنیا گوں - باریک انیل سے گنچا ہوا - تمام اوراق پر کم وزباد ذکر خود دگی کا اثر ہے پوری کتاب بیوند کاری سے محفوظ ہے فن حکمت میں بڑے پایہ کی مشہور کتاب ہے - مسائل طبعیہ و آلیہ اس میں مذکور ہیں - حکماء متقدمین کے نتائج اقوال پر بہت سے مناقشات کیے ہیں اور خود ہی ان کے جوابات بھی دیے ہیں - تین کتب پر کتاب کو مرتب کیا ہے - ہر ایک کتاب کو مستقل عنوان سے ہم اللہ کے ساتھ شروع کیا ہے - کتاب اول میں مباحث امور عامہ اور اقسام موجودات بضممتہ اولیٰ مذکور ہیں - دوسری کتاب احکام ممکنات پر مشتمل ہے - تیسری کتاب میں اثبات واجب الوجود اور اس کے صفات - نبوۃ غولی عشرہ وغیرہ کی بحث ہے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
۲۵۳۷	۱۵۶۰	الدروس الاولیہ فی الفلسفہ الطبیعیہ	ابن جکین معلم الفلسفہ	۱۸۸۱ء	مطبوعہ ۱۸۹۲ء بیروت	۵۲۶	
			الطبیعیۃ واللغۃ الانگریزی فی مدستہ النبات السوریہ - الانجلیہ سابقاً				
		<p>کتاب فلسفہ جدید میں بڑی تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ آلات وغیرہ کی تصویریں بھی کچی ہوئی ہیں۔ آغاز صفحہ ۵ الباب الاول فی المادۃ وصفاتها خاتمہ صفحہ ۱۷۴ من قوۃ الاستمرار وكان الفراغ من بیضه فی ۲۴ خبر بیان ۱۸۸۶ء۔</p>					
۲۹۰۵	۱۸۶	تجربہ منقالات ارسطو	علامہ محمد بن ابراہیم		قلمی ۱۲۶۶ء	۵۱۲	
			الملقب بصدر المائۃ والدین الشہید صدر شیرازی المتوفی سنہ ۷۵۰ علی اختلاف الاقوال				
		<p>تقطیع کتابت منجد دل ۲۶ ۱/۲ - ۱۶ - خط نسخ معمولی - کاغذ آسمانی - قدرے لوح طلائی - کاتب کا نام تحریر نہیں۔ یہ کتاب ارسطو حکیم کے اقوال کی تحقیق اور مسائل فلسفہ میں جو اس کا مسلک ہو ان کی تیس میں لکھی گئی ہے یہ مفید کتاب ہے۔ عبارت ابتدا الی صفحہ ۲ - قال الفقیہ القاضی الولید محمد بن صدر الشیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما بعد حمد اللہ مجملع ہما ملک خاتمہ صفحہ ۵۱۲ - من شاف لاولنا</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شام	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تقدیر و صفات	کیفیت
		فیثاغورس۔ رسالۃ الطیر۔ امام غزالی۔ مقالہ مختصرہ ابن العری۔ رسالہ فی المنطق ابن العسال فیہ اور کارآمد مجموعہ عبارات آغاز صفحہ اول۔ کتاب السیاسة لابن سینا صنی بنشرہ ۷۰۰					
		تعلیق حاشیہ حضرت الابلاب دینس معاون الیسوعی عبارت ختم صفحہ ۱۱۶۔ وہی طبیعتہ الناس۔ قیمت۔					
۲۶۸۲	۱۸۵	مابعد الطبیعتہ مع مراتب الموجدات و کتاب الخطابۃ	الفیلسوف ابوالحسن بہمنیار بن المرزبان		مطبوعہ مصر ۱۳۲۹ھ	۳۲	
		تین رسائل کا مجموعہ۔ (۱۔ رسالۃ مابعد الطبیعتہ) اس میں حکمت الہی کے موضوع وغیرہ کی تحقیق ہے بارہ فصائد پر اس رسالہ کو مرتب کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الفصل الاول موضوع العلم المعروف بما بعد الطبیعتہ الموجود ہما هو موجود					
		عبارت آغاز صفحہ ۱۲۔ الفصل الاول المقارنات اربع مراتب۔ (۲۔ کتاب الخطابۃ) یہ رسالہ ارسطو حکیم کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ حکمت عملی کے متعلق کچھ فوائد اس میں لکھے گئے ہیں۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۰۔ ان صناعات الخطابۃ تناسب صناعة الجد۔					
		بہمنار۔ شیخ الریش کا شاگرد ہے۔ اس کی تاریخ ولادت اور سال وفات معلوم نہیں ہوا اور یہ تفصیلی ترجمہ کہیں دیکھا گیا۔ اس کے مولفات میں فن فلسفہ میں مشہور کتاب (تحفیل) ہے فرست کتب عربیہ فلسفہ پیش میوزیم جلد دوم مطبوعہ ۱۳۴۸ھ۔ ریڈ بریان لاطینی میں۔ اس کتاب کا نام (تخصیلات) لکھا ہے۔					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>گھرانوں کے لوگوں میں تھے۔ اس کی ماں (سولن) کے خاندان کی لڑکی تھی یونان کا مشہور قانون ساز ہوا ہے۔ فیساغورث حکیم کا شاگرد تھا۔ جملہ فنون حکمیہ میں ماہر اور یونانی طب کا موجد قرار دیا گیا ہے۔ اسناد عمر میں اس کو شاعری کا شوق تھا۔ اور اس فن میں پوری مہارت بھی حاصل کر چکا تھا۔ ایک دن سقراط کی مجلس میں پہنچ گیا۔ وہ اُس وقت شاعری کی مذمت اور اُس کی خرابیاں بیان کر رہا تھا۔ سقراط کی تقریر کا افلاطون کے قلب پر کچھ ایسا اثر پڑا کہ اسی وقت سے اُس کو شعر گوئی سے قطعی نفرت ہو گئی۔ وہ سقراط کی خدمت میں حاضر رہنے لگا۔ پانچ سال کامل اُس کی صحبت سے فیضیاب رہا۔ افلاطون کے شاگرد و کثرت سے ہوئے ہیں۔ تمام شاگردوں میں نامور اور ممتاز دارسطو حکیم تھا۔ پڑھانے کے وقت اُس کو عادت تھی کہ باغات وغیرہ میں ٹہلتا اور اسی حالت میں تعلیم دیتا۔ اسی وجہ سے اس کے شاگرد مشائیں کہلائے جاتے ہیں۔ تنہائی کو بہت پسند کرتا۔ جنگلوں میں نکل جاتا وہاں دور سے دھاڑ مارتا کر دیا کرتا۔ وسیع میدانوں میں دو میل تک اس کے رونے کی آواز سنائی دیتی۔ بڑا خوش خلق نیک چلن۔ دوستوں و عزیزوں سے اچھا سلوک و احسان کرنے والا۔ مزاج میں نرمی اور سہولیت مٹھی۔ تجمل و صبر کے ساتھ بھی متصف تھا۔ اس کے مصنفات کی تعداد کتاب اخبار العلماء و اخبار مٹھی۔ تجمل و صبر کے ساتھ بھی متصف تھا۔ اس کے مصنفات کی تعداد کتاب اخبار العلماء و اخبار الحکماء میں تقریباً پچاس کتابیں لکھی ہیں۔ آخر عمر میں تعلیم و تدریس کا کام ارسطو وغیرہ کے سپرد کر کے خود گوشہ نشین ہو گیا تھا۔ اکیاسی برس کی عمر پائی۔ جس سال سکندر فیاقوس پیدا ہوا اسی سال میں اُس کی وفات ہوئی۔ (اخبار العلماء و اخبار الحکماء وغیرہ)</p>					
۲۹۱۳	۱۸۴	مقالات فلسفہ قدیمہ	لبعض مشاہیر فلاسفہ		مطبوعہ ۱۹۰۸ء	۱۲۰	
			العرب		بیروت		
		<p>یہ مجملہ مشاہیر حکماء و فضلاء کے چند رسائل و مقالات کا مجموعہ ہے جن کی تفصیل یہ ہے۔ کتاب السیاسة رسالۃ فیطرب ابن سینا۔ رسالۃ فی السیاسة ابنی نصر القاری۔ مقالات ارسطو۔ وصایا افلاطون و</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مشرق و مغرب کے ممالک سے مختلف حیوانات سنگا کر جمع کیے۔ اون کی جسمانی بنا و طبعی خاصیت رنگ و چسامت - امورات ظاہریہ کا ارسطو نے معائنہ کیا اور اس سے بہت سے امور اس سے اُس پر منکشف ہوئے۔ آجتک تمام یورپین اس تحقیق میں ارسطو ہی کے مقلد بنے ہوئے ہیں۔ ارسطو کے بہت سے شاگرد ہوئے اس کے نازدہ میں بڑے بڑے شاہزادے اور عمائد ملک کے فرزند بھی شامل ہیں۔ بلعیات۔ ریاضیات۔ اکبیات۔ ادبیات۔ منطقیات وغیرہ میں اس کے کثیر مضفات ہیں کتاب اخبار العلماء میں اس کے مضفات اموار تقریباً ایک سو تتر ہیں۔ ارسطو۔ حسن اخلاق۔ احسان۔ دوست نوازی۔ غربا پروری۔ ہر دغیر نیکی کی وجہ سے خاص و عام کا محبوب و مقبول بنا ہوا تھا۔ (۶۷) یاد ۸۷ سال زندہ رہ کر اپنے وطن میں اس جہان سے رخصت ہوا۔ ایک خرد سال سچے (مقبول) اور ایک کس لٹکی اپنی یادگار چھوڑی (اخبار العلماء و اخبار الحکماء وغیرہ)					
۲۷۸۶	۱۸۳	کتاب من کلام افلاطون	الکلیمنٹ لاطون بن ارسطو البونانی احد اساطین الحکماء	علمی	۱۸		
		تقطیع کتابت ۵ x ۲ ۱/۲ - ۱ پنجہ۔ سطور آٹھ۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ مہلی۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ اور اوراق پر پیوند کاری ہے۔ مختصر کتاب ہے چند فوائد حکمیہ اس میں لکھے گئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ ہذا کتاب من کلام افلاطون الالہی قال اذا سئل هل للباری قوت مختلفہ او قوت واحد لا خاتمہ صفحہ ۱۔ مکان الاول دفعہ۔ ظاہراً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ افلاطون کی کسی بڑی کتاب سے کچھ کلام اخذ کر کے مختصر نسخہ مرتب کیا گیا ہے۔ افلاطون حکیم۔ اس کا نام (فلاطون) اور (فلاطون) بھی بتایا گیا ہے۔ یونان کے نامور حکماء میں اس کا شمار ہے۔ اس کا خاندان یونان میں شریف نسب مانا گیا ہے۔ اس کے والدین معزز					

نمبر جوتا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ارسطو کی ابتدائی عمر کا حصہ جب خیرونی کے ساتھ پورا ہوا تو آٹھویں سال میں باپ کی وصیت میں دینہ الحکماء پہنچا۔ وہاں مختلف فضا کی خدمت میں۔ علم زبانی۔ فصاحت و بلاغت۔ سلیقہ و نظم و شعر کی تعلیم پائی جب ان قانون میں طاق ہو گیا تو فلسفہ و حکمت کے شوق تحصیل نے افلاطون کے حلقہ درس میں اس کو داخل کیا۔ افلاطون نے اسے ہونہار دیکھ کر۔ علم اخلاق۔ طبیعیات۔ آسمانیات۔ ریاضیات وغیرہ کی تعلیم بڑی توجہ سے کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ارسطو نے تمام علوم حکمیہ اور ذاتی فلسفیہ میں پوری پوری مہارت پیدا کر لی۔ بیس سال پر افلاطون کی خدمت میں گزار دیے۔ افلاطون جب مسائل و دقیقہ کو بیان کرتا تو ارسطو کہہ لایا۔ افلاطون جب (حقابہ) کو گیا ہے تو دارالتعلیم میں ارسطو کو اپنا قائم مقام کر گیا۔ ارسطو پہلا شخص ہے جس نے علم منطق درست کیا۔ اسی کے مرتبہ اصول منطقیہ ابھی تک مروج ہیں۔ یہی وہ شخص ہے جو افلاطون کے بعد اہل و ابلاغ علماء یونان میں تسلیم کیا گیا ہے۔ شاہ خلیس (فیلقس) فرمانروائے مقدونیہ نے اس کو طلب کر کے اپنے فرزند سکندر کا استاد و اتالیق مقرر کیا۔ اس نے بڑی کوشش اور توجہ کے ساتھ فزین حکمیہ اور امور سیاسیہ میں سکندر کو ماہر بنا دیا۔ سکندر کا قول ہے کہ فیلقس میری پیدائش کا سبب ہوا۔ اور ارسطو نے زندگی بسر کرنے کے اعلیٰ طریقے مجھے تعلیم کیے۔ سکندر اس کی بڑی عظمت کرتا۔ ہمیشہ وقت کی نظر سے دیکھتا۔ جب سکندر تخت نشین ہو کر فوجات ممالک میں مشغول ہوا تو ارسطو دشمنی چلا آیا۔ یہاں ایک بڑا دربار سرسبز بنا گیا۔ اس کو باغ و غیرہ میں ٹہلنے کی زیادہ عادت تھی۔ یہاں تک کہ بڑھانے کے وقت میں بھی نہیں بیٹھتا تھا۔ اسی وجہ سے اس کے شاگرد و تابعین مشائخ کہلاتے ہیں۔ اس نے خط و کتابت کا سلسلہ سکندر سے برابر قائم رکھا۔ سکندر نے اسی سلسلے سے بہرے منافع اور فوائد حاصل کیے۔ ارسطو کو موجودات عالم کی تحقیقات کا بھر شوق تھا۔ اس نے علم فلسفہ و حکمت کے علاوہ علم ہیئت و ہندسہ میں بھی کمال پیدا کر کے نہایت مفید مسائل ایجاد کیے۔ ہمیشہ تحقیقات جدیدہ میں منہمک رہا۔ ارسطو کا سب سے اچھا کام علوم طبیعت کے متعلق حیوانات کی تحقیقات تھی۔ سکندر کا شاگرد ہوجانا اس کے لیے اس بارہ میں بڑا کارآمد ہوا اس نے					

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>طبعی اور ذکاوت جمیلی کے ساتھ مصنف تھے۔ اپنے زمانہ کے عالم منہجر اور فاضل یگانہ ہوئے ہیں۔ مولانا بحر العلوم کے تلمیذ خاص تھے۔ کچھ حصہ شرح جنینی وغیرہ کا لاسن سے بھی پڑھ لیا ہے۔ ان کے مصنفات میں چند کتابیں معارف ہیں۔ عقدہ وثیقہ۔ عشرہ کاملہ۔ رسالہ مفیدات عشر۔ حاشیہ صدر الان کی تاریخ ولادت و سال وفات متفق نہیں ہوا۔ لیکن کی نسبت مولوی عبدالشکور ممبر کونسل مقام ریوان اپنی کتاب تذکرہ علماء ہند میں لکھتے ہیں۔ لیکن بفتح لام و سکون بے موجدہ و کاف عربی مفتوح و زون۔ نام و بہیست در ضلع بافس بریلی ملک روہیلا لکھنؤ۔ مولوی خدابخش خاں صاحب فرست (محبوبہ الالباب فی تعریف الکتاب و الکتاب) میں اس کے خلاف تحریر کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ (لیکن) قریہ است در ملک پنجاب والہاء الحقیقی عند اللہ القوی۔</p>
۲۵۹۳	۱۸۱	حاشیہ شرح حکمۃ العین	الفاضل اکمال علامہ محمد بن غلام مصطفیٰ بن محمد مصطفیٰ جالسی	قلمی	۶۳	
						<p>قطع کتابت ۵ x ۹۔ ۱۲۵۔ سطر ایکس خط نستعلیق۔ کاغذ انگریزی۔ سال کتابت و نام کاتب تحریر نہیں صفحہ ابتدائی پر ایک چھوٹی مہر چپاں ہو جس پر کندہ ہے (برا عدلے میں شہ منظر حسین)</p> <p>شرح حکمۃ العین۔ مولفہ شمس الدین بن مبارک شاہ (الشہیر بمیرک البحاری کا مختصر حاشیہ ہے۔ اس مجاہدین صرف مقالہ اولی کے بحث اول و بحث ثانی کا تحشیہ معلوم ہوتا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ سبحانک اللہم نور قلبی بنور الحکمت والمعرفة وثبت قدمی علی طریق الصواب وبعد</p> <p>فیقول العبد۔ ختم صفحہ ۶۳۔ اسی کا یہی اصل من انضمام۔ تمت۔ تمام شدہ حاشیہ جالسی کا محمد باقر علی شرح حکمۃ العین (فاضل جالسی کا ترجمہ در یافتہ نہیں ہوا)</p>

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ تصنیف	مطبوعہ محل	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب المدخل الى الهندسة الیهیئة - کتاب بحیون المسائل علیاء ارسطوطالیس - رسالہ فی مایئۃ النفس - کتاب مراتب العلوم - کتاب الرویا - کتاب فی احصاء القضا یا - کتاب القیاسات الی - تستعمل الموسیقی - کتاب فلسفۃ افلاطون و ارسطو - جوامع کتب المنطق - کتاب فی النوامیس - کتاب الفلسفتین لافلاطون و ارسطوطالیس - کتاب البیادى الانسانیہ - کتاب الرد علی جالینوس - کتاب الخیر و المفہار - کتاب فی اسباب السعاده - کتاب فی اسم الفلسفہ و سبب ظهورہا - کتاب السياسات المدینہ - کتاب فی ضائقہ الکتابۃ - کتاب فی الشعر و القوافی - کلام فی احضار الحيوان کتاب فی اللغات - کتاب الکبر - کتاب الاجتماعات المدینہ - الفصول المنترعہ من الاخبار و غیر ذلک - انشی سال کی عمر میں نین سو اتالیس (۳۳۹) سال ہجری میں دمشق میں وفات پائی اور یہیں مدفون ہوا۔					(ابن خلیکان وغیرہ)
۲۴۶۰	۱۸۰	حاشیہ علی شرح ہایۃ المسکنۃ المعروفہ بالصدر	الفصل الاکمل ملاعاد الدین عثمانی اللبکینی - من اعیان القرن الثالث عشر		قلمی	۳۲۶	
		تقطیع کتابتہ x ۴ - ۸ - انچ - بطور سترہ - کاغذ دلی - بعض جگہ لفظ قولہ کو سرخی سے لکھا ہے - بعض مقام پر اس لفظ کی جگہ بیاض ہے - باقی تمام عبارت سیاہی سے لکھی گئی ہے - کاتب کا نام او - تیغ کتابت تحریر نہیں - تمام اور افی پر کمر خورگی اور پیوند کاری - زیادہ ہے - صرف فن اول کا حاشیہ ہے اسی قدر صدر اودس میں رکھا گیا ہے - فن ثانی کو کسی قدر شروع کر کے چھوڑ دیا ہے - محشی علام نے مباحث مختلفہ کا تشبیہ کیا ہے - عبارت آغاز صفحہ اول - الحمد لله الذی شرح صدرنا لهذا یختلج حکمة العلم والایمان عبارت ختم - ورق (۱۶۳) صفحہ ۲ - ما سیجی من الغصنیات فتدہ - ایک نسخہ اس حاشیہ کا نمبر پر بھی درج ہے - فاضل لبکینی شیخ عثمانی سے ہیں					

تجزیہ و تفسیر	غیر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تقدیر و صفات	کیفیت
							<p>لکھا تھا کہ اس کو میں نے ایک سو مرتبہ پڑھا ہے۔ اسی طرح در کتاب السماع (طبعی) کی نسبت جو اوسط کے مصنفات میں ہے فارابی کا چالیس مرتبہ پڑھا نقل کیا گیا ہے۔ اس کے شمار شاگرد ہوئے ہیں۔</p> <p>کتاب منطقہ متقدمین کو بڑے شرح و بسط کے ساتھ واضح کیا ہے۔ فون حکمہ میں بھی اس کی مصنفات کثیر ہیں۔ علم موسیقی میں بڑی قدرت رکھتا۔ اس علم میں بہت سی نادر چیزیں ایجاد کیں ہیں۔ کسی نے اس سے دریافت کیا کہ احلام انت اور اوسط جو بہت دیر لگا کر لکھتا تھا کہ کتاب الاکبر قدامت قد سیم الدولہ ابی الحسن علی بن الہیجاء عبد اللہ بن حمدان القلی والی حلب اس کی بڑی قدر و منزلت کرتا۔ اس کو تنہائی مرغوب تھی۔ لوگوں کے اختلاط سے احتراز کچھ۔ دمشق کے قیام کے زمانہ میں اکثر دیباکے قریب بیٹھ کر بابا غ میں جا کر تصنیف کا شغل کرتا۔ اس کے مصنفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔</p> <p>کتاب البرہان۔ کتاب القیاس الصغیر۔ کتاب الاوسط۔ کتاب الجہل۔ کتاب المختصر الکبیر۔ کتاب المختصر الصغیر۔ علی طریقۃ المتکلمین۔ کتاب المختصر الاوسط فی القیاس۔ کتاب شروط القیاس۔ کتاب شرائط البرہان۔ کتاب النجوم۔ کتاب فی القوة۔ کتاب الیواحده والوحده۔ کتاب اراد اہل المدیۃ الفاضلہ۔ کتاب ما یمنی۔ ان یتقدم الفلسفہ۔ کتاب المستقل من کلامہ فی فانیور یاس۔ کتاب فی اغراض ارسطوطالیس۔ کتاب فی الجبر۔ کتاب فی الحفل۔ کتاب المواضع المنعزۃ من الجہل۔ کتاب شرح المستقل فی المصادرة الادبی والثانیہ۔ کتاب تعلیق ایسا غوجی علی فرغیوس۔ کتاب احصاء العلوم۔ کتاب الکلیات۔ کتاب الرد علی النحوی۔ کتاب الرد علی جالینوس۔ کتاب فی ادب الجہل۔ کتاب الرد علی الراوندی۔ کتاب فی السعادة الموجدہ۔ کتاب التیظۃ فی المنطق۔ کتاب المقایس۔ مختصر کتاب الفرد۔ شرح کتاب النجفی۔ کتاب شرح البرہان۔ شرح الاوسط۔ شرح الخطایہ۔ کتاب المناظرة۔ کتاب شرح المقولات۔ کتاب شرح باری میناس کتاب الرد علی الراوندی۔ کتاب العلم الاکبر۔ کتاب اتفاق ارسطو و فلاطون فی الجن و حال وجودہم۔ کتاب فی الجبر۔ کتاب فی المنطق۔ کتاب السبب الی ضاعۃ المنطق۔ کتاب السیاسة المریئہ۔</p>

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							لیک آپ کے فیض علمی سے مستفیض ہوئے۔ میرزا اسکندر تاریخ عالم آرائے عباسی میں لکھتے ہیں کہ فاضل شایع ادیب با فردا ماد کے مابین اکثر مذاکرہ اور مباحثہ علمی رہتا تھا۔ سال وفات آپ کا دریافت نہیں ہوا۔ آپ گیارہویں صدی کے فضلاء و مجتہدین۔ (عالم آرائے عباسی)
۲۲۲۵	۱۷۹	کتاب آراء اہل المذنبۃ العلم الثانی الحکیم الفاضل	ابن اوزاع بن طرخان الفارابی الترمذی اتونی	۳۵۰ ہجری	مطبوعہ مصر	۱۴۸	
							حکمت کی مشہور کتاب ہے۔ اس کتاب میں مسائل طبعیہ و آسمانیہ کے علاوہ اخلاقی مباحث بھی لکھے ہیں۔ کتاب کے اول میں پندرہ صفحات تک فرست مضامین و تفصیلی ترجمہ مولف علیحدہ تحریر کیا ہے عبارت آغاز صفحہ اول۔ القول فی الموجد والاول الموجد والاول هو السبب الاول خاتمہ صفحہ ۱۲۴۔ ولا تجعل شیئاً محلاً اصلاً۔
							معلم ثانی اکبر فلاسفہ مسلمین میں شمار کیا جاتا ہے۔ حکماء اسلام میں دوسرا کوئی اس کا ہم پایہ نہیں ہوا۔ شیخ الرئیس نے اسی کے کلام اور کتبوں سے اشعار حاصل کیا ہے (فارابی) میں اس کا تولد ہوا۔ یہ شہر ترکی آبادی میں ماہور النہر کے متعلق بلاد فارس کے اطراف ارض خراسان میں واقع ہے۔ معلم ثانی نے پرورش اپنے ہی شہر میں پائی۔ پھر یہاں سے اطراف و اکناف میں بہت سے سفر کا اتفاق رہا۔ زیادہ تر بغداد و دمشق میں قیام رکھا۔ یوحنا نصرانی حکیم اور ابو بشر مسمیٰ حکیم سے فلسفہ اور منطق کو حاصل کیا۔ یہ دونوں شخص مشاہیر حکماء میں ہیں۔ سب سے زیادہ ارسطو طالیس حکیم کی کتابیں پڑھیں اور انہیں کو دیکھا۔ کہتے ہیں کہ ارسطو کی ایک کتاب پر جو کتاب النفس کے ساتھ موسوم ہے۔ فارابی نے اپنے ہاتھ سے

نمبر چوتھا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبع و محل	تعداد صفحات	کیفیت
		پچھٹا نمبر ہے۔ صفحہ ۷۸ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۷۴ پر ختم ہوا ہے۔ فن نیو الہیہ عربی میں بتا نمبر ۱ لکھا گیا					
		رسالہ فی الفحل والافعال	الشیخ الرئیس علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بن سینا المتوفی ۷۲۸ھ				
		یہ رسالہ فن اور ادبی مجموعہ نمبر ۱۳ میں مجلد ہے۔ اس رسالہ کی کیفیت اس سے پیشتر نمبر ۱۷۳ فن حکمت عربی میں تحریر ہو چکی۔ (یہ نسخہ کے متعلق اس سے قبل نمبر (۱۷۵) پر تحریر ہو چکا)					
۲۱۶۰	۱۷۸	حاشیہ فخر علی البیہدی	علامہ محمد بن الحسین المدعو بہ فخر الدین الحسنی السہاکی استرآبادی من اعیان القرن الحادی عشر۔		مطبوعہ مطبع کنز العاوم	۲۰۷	
		شرح ہدایۃ الحکمہ مشہور (مبذی) کا حاشیہ ہے۔ شایع علام نے اس جلد میں صرف مایعہ الاجسام اور فلکیات کا تحشیہ کیا ہے۔ اس حاشیہ میں زیادہ تفصیل و تطویل نہیں ہے۔ ضروری قدر پر اکتفا کیا گیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ العلی الحکیمہ والصلوٰۃ علی محمد الماخوت بالآئین العظیم۔ المبعوث لاقامۃ الدین فبقول احقر خاق ادلہ اللغنی۔ خاتمہ صفحہ ۳۸۸۔ انہ الطوفی والمعن۔ فاضل شایع فضلا زمانہ شاہ اسماعیل صفوی اور ہم عصر میر باقر و اما د استرآبادی ہیں۔ ورگاہ معل شاہی کے منظور نظر تھے۔ ہمیشہ طلباء کا ازدحام و طالبین کی کثرت آپس کے یہاں رہتی۔ بہت سے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تقدیر و صفحہ شمار	کیفیت
							حصہ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں نفس ناطقہ کے بقا پر اولہ قائم کیے ہیں۔ عبارت ابتدا فی صفحہ اول سال بعض الر وساء بعدہ العلیۃ خاتمہ صفحہ ۱۳ والسلام علی محمد وآلہ تمت بالرسالة بعون اللہ المنان بالحنین
		رسالہ کتبہ الی الکلیا ابی جعفر	الشیخ الرئیس الی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بن سینا المتوفی ۳۸۰ھ				
							دوسرا نمبر صفحہ ۱۳ کے ثلث سے شروع ہو کر صفحہ ۸۸ کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ بعض مسائل طبیعہ کی تحقیق میں کیا ابی جعفر کو بطریق مکتوب لکھا ہے۔ ابتدا کیا یا، سبدا ی و مولائی و کباری و خلیا اطال اللہ بقائك خاتمہ۔ وحسن توفیقہ تمت الرسالة بعون اللہ۔
		رسالہ فی حفظ الصحة	ایضاً				
							تیسرا نمبر صفحہ ۱۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۴ پر ختم ہوا ہے۔ طبی رسالہ ہونے میں طب میں بعد نمبر (۳۵۵) لکھا
		رسالہ فی النبض	ایضاً				
							چوتھا نمبر صفحہ ۳۵ سے ابتدا ہے اور صفحہ ۵۶ کے نصف پر ختم۔ فارسی رسالہ ہونے میں طب کے متعلق فہرست فارسی فن طب میں بعد نمبر ۳۵۹ لکھا گیا۔
		رسالہ الفصد	ایضاً				
							پانچواں نمبر صفحہ ۵۶ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ۷۷ کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ یہ رسالہ بھی طب کے متعلق ہے۔ فن طب میں بعد نمبر (۳۵۹) لکھا گیا۔
		تعبیر الرویا	ایضاً				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		(شیخ رئیس کے متعلق نمبر ۱۷۳ کے تحت میں تحریر ہو چکا)					
۱۳۲۷	۱۷۶	ہدیۃ الہدیۃ علی الہدیۃ السعیۃ	الفاضل الاجل والمحقق الاكمل شمس العلماء مولانا محمد عبدالحق العمري الخیر آبادی المتوفی ۱۳۱۷ھ ہجری	مطبوعہ ۱۳۱۷ھ مطبع احمدی راپور	۲۷۰		
		یہ کتاب بطریق تحشیہ ہے۔ حضرت مولف علیہ الرحمہ نے اپنے والد ماجد سلطان الفضل اور رئیس الحکماء مولانا فضل بن صاحب خیر آبادی کی کتاب ہدیۃ السعیۃ کے مشکل و مجمل مقامات کی تشریح و تفصیل کی غرض سے تالیف کی ہے یہ حاشیہ صرف بحث (تلازم بین الحيولى والصورة) کے ختم تک لکھا گیا ہے۔ کتاب کو حضور پر نور آب خلد اشیاں نور اللہ مرقدہ کے نام نامی پر موزون کیا ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله الذی تنطق بحکمته بالبالغة خاتمہ صفحہ ۲۷۹ والہ المہج والمآب رحمت مولف علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن کلام عربی، تحت نمبر ۱۲۷ تحریر ہو چکا)					
۱۳۷۷	۱۷۷	مجموعۃ الرسائل	الشیخ الرئيس ابی علی بن عبد اللہ الشہیر بابن سینا المتوفی ۱۳۷۷ھ ہجری	علمی	۲۴۳		
		تقطیع کتابت ۱۷ x ۲۳۔ انچ۔ سطور پندرہ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی کاتب کا نام تحریر نہیں کر مخدوگی کا اثر قلیل و پیوند کاری زیادہ ہے۔ پچھ رسائل مفصلہ تحت کا مجموعہ ہے۔ پہلا نمبر رسالہ بقاء النفس ہے صفحہ اول سے شروع ہو کر صفحہ ۱۳ کے ثالث					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		پانچواں نمبر جو صفحہ ۲۱۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۲۵ کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ حروف کی حقیقت اور ان کے پیدا ہونے کا طریقہ لکھا گیا ہے۔ ابتدا۔ الحمد للہ حمداً ایستحقہ۔ خاتمہ والحمد للہ حق حمداً					
		رسالہ فی تحقیق المابد الاول	اشیخ الرئيس ابی علی ابن عبد اللہ الشیر	ابن سینا المتوفی	سنہ ۵۰۰ ہجری		
		چھٹا نمبر ہے مخضر سالہ تقریباً تین صفحہ کا صفحہ ۲۲۵ کے نصف آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۲۳۰ کے نصف اول پر ختم ہوا ہے۔ عبارت آغاز قال رضی اللہ عنہ سبحان الملائک القہار القاۃ					
		علی صاحب الشریعۃ وسلم					
		المقالة فی حج الشینین	ایضاً				
		للماضی عبداللہ زانیہ					
		ساتواں نمبر جو صفحہ ۲۳۰ کے نصف آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۲۵۳ کے ختم پر تمام ہوا ہے۔ یہ رسالہ گیارہ فصل پر مرتب ہے۔ عبارت آغاز قال الشیخ الرئيس ابو علی الحسین بن عبد اللہ بن سینا					
		هذه رسالۃ عملیہا فیما تقرر خاتمہ۔ هذا النمط من الشبهة تمت المقالة والحمد للہ					
		وحدة					
		رسالہ فی النفس - ناتمام	ایضاً				
		آٹھواں نمبر ہے صفحہ ۲۵۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۸۳ تک ہے جو اس جلد کا آخری صفحہ ہے۔ یہ رسالہ آخر سے ناتمام ہے۔ تحقیق نفس میں لکھا گیا ہے۔ چند فصول پر منقسم ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۵۴ - ہذا					
		رسالۃ النفس للشیخ الرئيس خیر المیادھی مازن بن باحمد۔ عبارت صفحہ آخر میں یقال علی وجود					

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف مطبوعہ یا قلمی تعداد صفحات کیفیت
				الامنائیۃ والمعاد الحقیقیۃ عبارت آغاز صفحہ ۲۰ کتاب البدع والمعاد تالیف الشیخ الرئيس الی قول - الحمد لله رب العالمین وصلوۃ علی نبیہ سیدنا محمد قال الشیخ الرئيس خاتمہ صفحہ ۱۲۷ - فیما تری ویفعل الی قول - وصحبہ الاجیاد
		رسالہ فی حال النفس وبقائہا	الشیخ الرئيس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر بن سینا المتوفی سنہ ۳۸۰ ہجری	
				دوسرا نمبر صفحہ ۱۲۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۸۵ کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں نفس و طاقت کی تعریف اور اس کے نامی حالات مذکور ہیں۔ ابتدا صفحہ ۱۲۶ - الحمد لله اهل كل حمد - ختم و صلوات علی المصطفین الی قول ونعم الوکیل
		رسالہ طبی	ایضاً	
				تیسرا نمبر صفحہ ۱۸۵ کے آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۱۹۵ کے ختم پر ختم ہوا ہے۔ یہ ایک طبی رسالہ ہے فن طب میں بہت مفید لکھا گیا۔
		رسالہ فی تحقیق الاجسام بطبیعیہ	ایضاً	
				چوتھا نمبر صفحہ ۱۹۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۶۲ کے شروع پر ختم ہوا ہے۔ جسم طبی کی تحقیق و تقسیم میں یہ رسالہ تالیف ہوا ہے۔ ابتدا رسالہ الشیخ الرئيس ابی علی الحسین بن عبد اللہ بن سینا خاتمہ وھو حبیبنا ونعم الوکیل۔
		رسالہ فی تحقیق ہیۃ الحرف	ایضاً	

نمبر مجموعہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ عالم کیمیا میں جدید نمبر ۲ لکھا گیا۔					
		رسالہ فی العقول	الشیخ رئیس ابی علی بن عبداللہ الشہیر ابن سینا المتوفی ۳۷۰ھ ہجری				
		گیارہواں نمبر ہے ورق شتر کے ابتدا سے شروع ہو کر ورق اسی کے آخر صفحہ پر تمام ہوا ہے عقل کے معنی اور اس کی تحقیق فلاسفہ اور متکلمین کے موافق بیان کی ہے ابتدا ہذا رسالہ فی العقول نزعہما ان الباری تعالیٰ ختم۔ نسبی صوراً کمالیۃ۔					
		رسالہ فی تزکیۃ النفس	ایضاً				
		یہ اس مجموعہ کا آخر نمبر ہے۔ ورق اسی سے شروع ہو کر ورق اکیاسی کے دوسرے صفحہ پر تمام ہوا ہے تزکیۃ نفس کے معنی اور اس کا طریقہ مذکور ہے۔ آغاز ہذا عہد فی تزکیۃ النفس۔ ختم والسلام علی من لا نبی بعدہ (شیخ کا ترجمہ فی تفسیر فیہ) کے تحت میں لکھا گیا۔					
۱۳۳۰	۱۶۴	عین الحکمۃ علی راس وجہ حسن	مولانا محمد حکیم بن عبداللہ اباخیس الشہیر		قلمی	۱۳۸	
		تقطیع کتابت مع جدول ۴ × ۲ - اچھے سطور اٹھارہ خط نسخ پختہ کتاب کا نام تحریر نہیں پوری کتاب پر جدول نشن سے کپتھی لگی ہوئی۔ کر مخور لگی کا اثر خفیف ہے۔ گوشہ اوراق پر آبرسیدگی کے دہبے ہیں۔ کتاب کے خاتمہ پر ایک چھوٹی سی ہر چپاں ہے جو صاف طور پر پڑھی نہیں گئی۔					
		اس کتاب میں زیادہ تر مسائل طبعیہ مذکور ہیں۔ آخر میں تشریح اعضاء انسانی کا بھی بیان ہے۔ کتاب کو ایک مقدمہ۔ پانچ بیون۔ سات بلا۔ خاتمہ پر غرتب کیا ہے۔ ہر مین میں چند انہار اور ہر بلہ میں متعدد					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ختم ہو گیا ہے یہ رسالہ فن منطق میں بعد نمبر ۳۲۲ لکھا گیا۔					
		الرسالۃ العرشیہ	شیخ الرشید ابی علی الحسین بن عبداللہ الشیراز بن سنان المتوفی ۳۲۲ھ				
		چھٹا نمبر ورق اٹھائیس کے دوسرے صفحے سے شروع ہو کر ورق اکتالیس کے ثانی صفحے کے نصف پر تمام ہوا ہے۔ اس رسالہ میں واجبہ تعالیٰ کے ذات و صفات سے بحث کی گئی ہے۔ اَوَّلُ عِلَالَتِ الْحَمْدِ وَالْحَمْدُ مِنْ نَعْمَةٍ خَتْمٌ وَانْتِصَاوَةٌ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَیْمَانِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ					
		رسالہ فی الحج	ایضاً				
		ساتواں نمبر ورق اکتالیس کے دوسرے صفحے سے شروع ہو کر ورق ستاون کے پہلے صفحے کی تالی پر تمام ہوا ہے۔ اس رسالہ نیز فن طہرہ کی تحقیق میں دس دلائل قائم کیے ہیں ابتدا ورسالۃ الشیخ الوکیس الی فیض الخا فی السعاده والحج العشرۃ۔ انتہا۔ واللہ الطیبین الطاہرین۔					
		رسالہ فی الذکر	ایضاً				
		آٹھواں نمبر بہت مختصر رسالہ ہے۔ تقریباً ڈیڑھ صفحہ کا ہو گا۔ ذکر الہی کی حقیقت بیان کی ہے۔ آغاز ابابند فان من شئتم ختم۔ علی سیدنا محمد واللہ الطیبین الطاہرین					
		رسالہ فی الموسیقی	ایضاً				
		نواں نمبر ہے۔ ورق اٹھاون کے دوسرے صفحے سے شروع ہو کر ورق ستر سٹھ کے ابتدائی صفحے کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ یہ رسالہ فن موسیقی میں بعد نمبر ۳۲۲ لکھا گیا۔					
		رسالہ فی الشکیس	ایضاً				
		دسواں نمبر ورق ہتر سٹھ کے صفحہ اول کے نصف سے شروع ہو کر ورق چہتر کے ختم پر تمام ہوا ہے					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عبارت آغاز ورق اول صفحہ ابتدائی ہذا رسالۃ فی الفعل والافعال واقسامہا۔ عبارت ختم ورق صفحہ اول والحمد للہ الواہب العقل۔					
		رسالہ فی ذکر اسباب الرد	الشیخ الرئيس ابی علی الحسین بن عبد اللہ الشہیر ابن سینا المتوفی ۳۲۰ھ				
		دوسرا نمبر ہی ورق نو کے ابتدائی صفحہ سے شروع ہو کر ورق گیارہ کے دوسرے صفحہ کے نصف پر ختم ہو گیا ہے اس رسالہ میں شیخ نے رد۔ برق صاعقہ کے عقلی اسباب لکھے ہیں۔ عبارت ابتدائی ہذا رسالۃ فی ذکر اسباب الرد وغیرہ الخ۔ عبارت ختم ومن اللہ التوفیق					
		رسالہ فی سر العتدر	ایضاً				
		تیسرا نمبر ہی ورق گیارہ کے صفحہ ثانی کے نصف سے شروع ہو کر ورق تیرہ کے دوسرے صفحہ کے نصف پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں سر القدر جو مصطلح صوفیہ ہے اس کے عقلی معنی وضاحت کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ آغاز۔ سأل بعض الناس الشیخ ختم واللہ اعلم واحکم الحاكمین					
		رسالہ فی تحقیق النبوة	ایضاً				
		چوتھا نمبر ہے۔ ورق تیرہ کے صفحہ ثانی کے نصف سے شروع ہو کر ورق بیس کے دوسرے صفحہ کے ابتدائی حصہ پر ختم ہے۔ اس رسالہ میں نبوت کے معنی اور تصدیق نبوت بہت تفصیل کے ساتھ مذکور ہے ابتدا۔ سالت اهلک اللہ ان اجعلہ ختم فی جواب السائل۔					
		الارجوزہ	ایضاً				
		پانچواں نمبر ہے۔ ورق بیس کے صفحہ ثانی سے شروع ہو کر ورق اٹھائیس کے پہلے صفحہ کے ختم پر					

المجلد الثانی فہرست کتب غریبہ بعد نمبر (۱۶۱) فہرست اول فن حکمت

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۱۴۵	۱۴۲	حاشیۃ الکفوی علی حاشیۃ اللاری	السید محمد الکفوی ابن الحاج حمید	۱۱۶۳ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۰۹ھ	۳۵۶	
		<p>شیخ ہدایت الحکیمہ - جو دہلوی کے نام سے مشہور و منداول ہے - مولفہ قاضی میر حسین بن مجیب الدین مہندی جو آخریوں صدی کے فضلاء میں ہیں - اس شرح کے صرف طبعیت پر مولینا مصنف الدین مجیب بن صالح اللاری متوفی ۱۱۵۷ھ نے مبسوط حاشیہ لکھا ہے - نسخہ ہذا اس حاشیہ کا حاشیہ ہے - اس میں اصل حاشیہ لاری کا حل اور انکشاف ہے - مباحث و مناقشات سے بحث نہیں - حاشی کتاب پر جا بجا منہیات بھی تحریر ہیں عبارت آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ وعلی آلہ وصحبہ وبعد ذبقول خاتمہ صفحہ ۳۵۶ - ہذا آخر ما قیاسی تحریر فی ہذا المقام الی قول - المولیٰ الکریم العلی - اس حاشیہ کا ایک نسخہ مطبوعہ تھہر سے نا تمام نمبر ۲ پر بھی درج ہے - غافل محشی بارہویں صدی کے خفلا دیں ہیں - ان کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا</p>					
۱۲۷۶	۱۶۳	مجموعہ رسائل الشیخ اولیٰ الرسالہ الفعل و الانفعال	الشیخ رئیس ابی علی ابن عبداللہ الشہید بابن سینا المتوفی		قلمی ۱۲۵۶ھ	۱۶۲	
		<p>تقطیع کتابت ۶ x ۳ - اونچے - سطور ۵۵ خط لتعلیق اوسط درجہ کا - کاتب کا نام تحریر نہیں تھا مگر ان کے حاشی پر رقمہ دوزی موجود - کر محمد روگی کا اثر قایل ہے - پہلا صفحہ جو تقریباً چار سطر کا ہے - نو خط سے تحریر ہے - بارہ رسائل مفصلہ تحت کا مجموعہ ہے - ایل نمبر اس مجموعہ کا در سالہ فعل و انفعال ہی جو درنی اول سے شروع ہو کر درنی ۱۲ کے آغا پر ختم ہوا ہے اس رسالہ میں فعل و انفعال کے اصطلاحی معنی تفصیل و نتیجہ کے ساتھ لکھے ہیں</p>					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							مگر تکمیل اس خط کی یا قوت مستحکم سے ہوئی۔ ترسم قلم۔ ریحاں۔ نکتہ تعلیق۔ رقع۔ نسخ۔ قوٹح۔ وغیرہ میں ہے۔ شخص تھے۔ مستصم باندہ کے (جو آخری خلفاء عباسیہ سے ہی خدام میں منسلک رہے سال چھ سو اٹھانوے ہجری میں اس جہان سے رخصت ہوئے) (شذرات الذہب۔ تذکرہ خوشنویسان فارسی وغیرہ)
۵۲۱۸	۸۷	فرائض السلطان	لم یصرح المؤلف باسمه	قلمی	۳۰		
							تقطیع کتابت ۳۰۵-۱۵۔ خط نسخ۔ معمولی عنوان شجرہ۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کتاب کے تمام اوراق کمر خوردہ ہیں کہیں زیادہ کہیں کم پیوندکاری قلیل ہو۔ مختصر کتاب ہو سلطان ابایزید خاں کے واسطے تالیف ہوئی ہو۔ پوری کتاب میں سلطان موصوف کے واسطے مواضع سو مند لکھے ہیں۔ کتاب کا نام محقق نہیں ہوا۔ ابتدائی ورق پر کئی نام لکھے ہیں بعض قلم زد کر دیئے گئے۔ بعض کو قائم رکھا۔ فرائض انسانی جو کتاب کا نام قرار دیا تھا قلم زد کیا گیا۔ باقی دو نام (فصل برای سلطان بایزید فرائض السلطان) پستور لکھے رہے۔ محقق نہ ہوا کہ کتاب کا واقعی کیا نام ہے۔ مصنف کی نسبت بھی شروع کتاب میں یہ عبارت تحریر ہو۔ قال سیدنا الشیخ الامام العالم الفاضل العالم العلامة القدر والقدرة الفہام تبحر جمال الدین حجة الناظرین لسان المتکلمین شیخ المحدث سید مفتی المسلمین بقیۃ المجتہدین بقیۃ الاصلاء والسادۃ الطام بقیۃ الاحباب والخلف الکرام کفر العالمین مبین جواہر الاسلام تغد ۱۴ بر حمتہ۔ اس عبارت میں صرف لفظ (جمال الدین) مصنف کتاب محتمل ہو سکتا ہو۔

نمبر دستاویز	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
							ابن بکر احمد بن علی خلیب بغدادی کا اختصار ہے۔ اس مختصر میں اہل حدیث کے واسطے خصوصاً اور عام مسلمین کے لیے عمومی نفع کے لیے ہیں۔ آغاز صفحہ ۱۱۱۱ اقبال الشیخ الامام الحافظ خاتمہ صفحہ ۱۵۰ قطع شہدہ ابداء۔
۲۵۶۵	۸۴	ادب الاسلام	مولانا صالح حمادی	حماد	مطبوعہ مصر	۲۰۳	
					۱۱۳۲ھ		
							اس کتاب کا بعینہ ایک نسخہ نمبر ۷۸ پر مخ تفصیل مضامین کتاب و کیفیت مولف تحریر ہو چکا۔
۵۲۸۱	۸۵	اسرار الحکماء	جمال الدین ابو الریاض	بن یاقوت بن عبد اللہ	المستعصمی المتوفی ۵۹۸ھ	مطبوعہ قسطنطنیہ	۱۸۸ صفحہ ۱۳۰
					۵۹۸ھ	۱۳۰۰ صفحہ	
							قسطنطنیہ میں تین رسائل بمثال العرب اسرار الحکماء الامثال الحکیمہ کا مجموعہ ۳۰۰ میں طبع ہوا کسی شخص نے ان تینوں رسائل کی علیحدہ علیحدہ جلد بندی کی ہے۔ اوّل کا رسالہ تو کتب خانہ میں آیا نہیں۔ پچھلے دو رسالے لائے ہیں۔ یہ دو سر رسالہ ہیں اس میں طلب نادہ اور مواضع باہرہ ہیں جن کو یاقوت مستعصمی نے حکماء و عقلاء کے کلام سے ۵۹۸ھ ہجری میں انتخاب کیا ہے عبارت آغاز صفحہ ۱۱۱۱ قال رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم لا یسلمہ الا من یسلمہ الی قول ما خیر الخیرۃ
۵۲۸۰	۸۶	الامثال الحکیمہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۳۱ صفحہ ۱۶۵	
							مجموعہ رسائل مرقومہ بالا کے تیسرا رسالہ ہے افلاطون وغیرہ کے کلام سے حکمت اور آداب اخلاقیہ کو منتخب کیا ہے ابتدا صفحہ ۱۴۲ قال افلاطون لا یصلح الا لشئ واحد خاتمہ صفحہ ۱۶۵ و منتخب الاماخذ الی قول افضل السلاسل الخیرۃ
							یاقوت مستعصمی بہت بڑے خطاط مشہور ہیں بابت ابواب کی روش پر لکھتے تھے خط نسخ کا موجد اگرچہ ابن مقلہ ہوا ہے

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تاریخ و صفحہ	کیفیت
		فی عقوبۃ الناسخۃ۔ الباب الثامن فی عقوبۃ مائع الکاذبۃ الباب التاسع فی عقوبۃ قاتل النفس بغير حق۔ الباب العاشر فی حقوق المرأة علی نزوجها و غیرہا۔ ہر باب ایک یا دو غنائم سے بسم اللہ کے ساتھ شروع کیا ہے عبارت صفحہ ابتدائی قدر تبتہ علی عشرۃ ابواب۔ عبارت ختم صفحہ ۱۸۵ والحمد للہ رب العالمین۔ الی قول وصحبہ وسلم۔					
۳۷۹	۸۲	ریاض الخضر علیہ فی سیاستہ الانسانیۃ الجزء الاول والثانی	الشیخ خزعل خان معز السلطنۃ۔ سردار ارفع۔	۱۳۱۵ھ (۵) ۱۳۱۹ھ	مطبوعہ ۱۳۲۱ھ مصر	صفحہ ۳۳۶ صفحہ ۳۰۳	
		یہ کتاب کلمات حکیمہ اور مباحث اخلاقیہ کا مجموعہ۔ فوائد کثیرہ اور نواد عجیبہ کا ذخیرہ ہے۔ پوری کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ دونوں حصے اسی جلد میں مجلد ہیں۔ ابتداء حصہ اول صفحہ ۳۱۰ احسن مایہ شرح بہ صور الکلام خاتمہ حصہ اول صفحہ ۳۲۷ مسدوداً مظلماً الی قول۔ افضل الصلاۃ والتحبۃ۔ آغاز حصہ دوم صفحہ ۳۲۷ المقام الثانی فی الخمر والاحتیاط خاتمہ صفحہ ۳۳۰ جمیعاً وسطاً۔ الی قول صلی اللہ علیہ وسلم۔ دونوں حصوں کی فہرست مضامین۔ ہر حصہ کے آخرین منضم ہے حصہ اول کی ابتداء میں مولف کا نوٹ بھی ہے۔ مولف کتاب اسی آخر و رکے علماء متاخرین میں ہیں۔					
		اختصار کتاب النصیحہ	الشیخ العالمہ علامہ الدین ابن الحسن علی بن ابراہیم بن اود بن العطار الشافعی لمیۃ الامام ابن زکریا النووی				
		مختصر رسالہ ہے فن فقہ میں نمبر ۳ پر کتاب تحریر لایا ہے کے ساتھ مجلد ہے۔ یہ رسالہ کتاب النصیحہ مولف حافظ					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب کے کئی حصے کیے گئے ہیں۔ مجلہ ہذا دو سراسر حصہ ہے۔ پہلا حصہ سالہ عیسوی میں تالیف ہوا اس کتاب کا موضوع اجتماعی و انفرادی اخلاق کے نتائج میں ہے۔ آغاز صفحہ ۱۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین وبعد فقد ظهر البحر الاول من الحياة القومية خاتمہ صفحہ ۵۴ ونبذ اس السلام (مؤلف کتاب اس زمانہ کے مؤلفین میں ہیں)					
۲۲۸۵	۸۱	الناشئة	مترجم حافظ نجیب	۱۳۳۳ھ (مطابق ۱۹۱۵ء)	مطبوعہ مصر	۱۶۱	
		شارل دینیرا کی۔ کتاب کا ترجمہ ہے۔ اس کتاب کا لب لباب اصلاح حال اور تہذیب اخلاق کے بیان میں ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۵۔ کلمۃ للمترجم الناشئ الاول عہدہ بالحیاء النسخ خاتمہ صفحہ ۱۶۱۔ ویرقب منہ الاثناس۔ (مترجم کتاب۔ موجودہ زمانہ کے مؤلفین میں ہیں)					
۲۲۲۱	۸۲	رسالہ فی العقوبات ناقص	لہ اقف	قلمی		۱۰۶	
		تقطیع کتابت ۸۴۸۔ ۱۳۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ مراد آبادی عنوان شجرہ۔ کتاب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ پوری کتاب پر کمر خورگی کا اثر ہے کہیں کم کہیں زیادہ بعض اوراق پر پونہ کاری بھی ہے۔ فیخہ اول سے کسی قدر ناقص ہے۔ ابتدائی خطبہ وغیرہ کا اوراق موجود نہیں۔ اسی وجہ سے کتاب اور مصنف کا نام محقق نہیں ہوا اس کتاب میں تاریکین و فرائض و مرتبین منہیات کے واسطے تربیاتی عقوبات مذکور ہیں پوری کتاب دس ابواب پر منقسم ہے۔ الباب الاول فی عقوبۃ فادک الصالح الخنس الباب الثانی فی عقوبۃ بخان والدیہ۔ الباب الثالث فی عقوبۃ شارب الخمر۔ الباب الرابع فی عقوبۃ الزانی۔ الباب الخامس فی عقوبۃ فاعل لواط۔ الباب السادس فی عقوبۃ اکل الربا۔ الباب السابع					

تبرجودت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		دواعی الحیاة: ۲۶۶ صفحہ تسعوانی مصلیة البشر (مؤلف کتاب اسی زمانہ کے فنما میں ہیں)					
۳۵۳۶	۷۸	الهدیة الاولى الاسلامیة للملوك و الامراء فی الدار والمدراء	السید صفی بن اسماعیل المصری مولدہ الاباخی مذہباً		مطبوعہ مصر	۲۰۰	
		<p>اس کتاب کا موضوع امور استخیرہ کی تعلیم ہے تمام اہل اسلام کے واسطے عموماً۔ اور مالک و امراء کے واسطے خصوصاً اس موضوع خاص کے ضمن میں دوسرے فوائد بھی مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ ان اسرید الاصلاح.... ماہیة الخلافة۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۰۔ الحمد للہ رب العالمین۔ ابتداء میں فرست مضامین بھی شامل ہو سال طبع اس کتاب کا تحریر نہیں۔ حضرت مولف مصر کے رہنے والے۔ امام عبداللہ بن اباض رضی اللہ عنہما کے متبعین میں ہیں کتاب بذلکے طبع کے وقت تک مسند حیات پر ممکن تھی۔</p>					
۳۳۹۷	۷۹	غایۃ الانسان	مترتب وسیلۃ محمد		مطبوعہ مصر	۱۶۰	
		<p>آپ کتاب کے مولف (فیلسوف چان قینوت) ہیں۔ یہ کتاب بھی کتب جدیدہ میں معدود ہے۔ اس کتاب میں حصول سعادت و غایت انسانی ہے۔ اس کے مبادی و اسباب مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۵۔ الباب الاول۔ البحث الاول۔ این السعادة بكل شیء غرض منہ او غایۃ یری الیہا۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۰۔ وہی السعادة۔ انتہی (آل مؤلف و مترتب اسی زمانہ کے اہل علم ہیں)</p>					
۳۳۹۵	۸۰	الحیاء القومیۃ المجر الشانی	ابن حمزہ	۳۳۲ (مطابق) ۱۳۱۹ھ	مطبوعہ مصر	۵۳	

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ پائی	تعداد صفحات	کیفیت
		(الاعانۃ العادۃ) (مؤلف علوم اسی زمانہ کے اہل علوم میں ہیں)					
۳۵۰	۵	الارۃ الجدیدین	مولانا قاسم امین بک	۱۳۱۵ھ مطابقی ۱۹۰۰ء	مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ مطابقی ۱۹۱۱ء	۲۲۹	
		اس کتاب میں عورتوں کی تربیت، حجاب، حریت، طریقہ معیشت، توازن زمان، فہم و جدیدہ، تہذیب و تمدن، فیم و مہبان جو ابتدائی چار و اوراق میں بطور مقدمہ کچھ فوائد لکھ کر کتاب کو شروع کیا ہے۔ آغاز بعد مقدمہ صفحہ اول۔ لکھنؤ فی حکم الناصرین لا یمکن معر فہ خاتمہ صفحہ ۲۲۹۔ توصل الی المقصد انھے اس کتاب کے مؤلف بھی اسی زمانہ کے لوگوں میں ہیں					
۳۵۳۰	۱	الذی والیہ اقیوت فی محاسن السکوت	علی طریف الاعظمی	۱۳۲۵ھ مطابقی ۱۹۰۸ء	مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ بغداد	۳۱	
		اس کتاب میں کلام اللہ نبی سے کف لسان کے منافع، امر بخلق مفید و حکمت آمیز کے فوائد مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد، وبعد فالذی ساقی خاتمہ صفحہ ۳۔ وكان الفراغ من اتمامہ الی قول فضل الصلوٰۃ والخیر (مؤلف زمانہ حال کے اہل علم ہیں)					
۳۵۳۵	۲	کتاب البنین	مغربی عبد الغنی	۱۳۲۹ھ بیروت	۲۸۳		
		فرانسیسی کتاب کی تعریب کی گئی ہے۔ اصل مؤلف (بول دومر) ہیں۔ اس کتاب میں تہذیب و اخلاق و فہم و جدیدہ کے فوائد کا اچھے عنوان سے انضباط کیا ہے۔ تعریب مضامین سے پہلے مغرب نے ایک مقدمہ لکھا ہے جس میں کتاب کا خلاصہ تحریر ہے۔ ابتدائی اوراق میں مغرب کا فو تو بھی دیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۷ مقدمہ مؤلف و خلاصہ الکتاب ان ما تہذی بہ الکتابیب والمدارس ... فن لم یستغلہ					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا فلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۵۱۰	۷۲	این انسان	طنطاوی جوہری		مطبوعہ مصر	۲۷۲	
		<p>یہ کتاب بھی مولفات جدیدہ میں ہے۔ تقریباً ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹۱۰ء میں تالیف ہوئی ہے۔ میں فضول پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ اخلاق انسانی فضائل علوم معارف وغیرہ کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ ابتداء میں مولف نے چند مراسلات نقل کیے ہیں جو علماء اور بانی اس کتاب کی تصنیف و تعریف میں لکھی ہیں۔</p> <p>انوار صفحہ ۱۳ الحمد لله والصلوٰۃ والسلام علی سول الله اما بعد فان الحکومت الکبریٰ الی الخ</p> <p>خاتمہ صفحہ ۲۷ علیہا التحیۃ والسلام</p>					
۳۵۰۶	۷۳	ایک	مغرب۔ ابراہیم رمزی	۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۲ء	مطبوعہ مصر	۵۶	
		<p>انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں آداب ماکول مشروب۔ ملبوس عادات وغیرہ کی تعلیم ہو رہے موضوع کے متعلق چھوٹے چھوٹے فقرے لکھے ہیں۔ اور لفظ (ایک) کو ہر جگہ کا عنوان کیا ہے۔ اس کتاب کا بھی یہی نام ہوا۔ انوار صفحہ ۳ نواہ عامہ (۱) ایانک ان تیج ابناءک اوخا دمباک</p> <p>یجب حفظہا خاتمہ صفحہ ۵۹ لا تتم الفضیلۃ الا بها (۲۰-۱) اپریل ۱۹۱۲ء کو کتاب کی تقریب سے فرغت ہوئی</p>					
۳۵۲۱	۷۴	مناہج الادب (جز اول والثانی)	مولانا امین پناصف		مطبوعہ مصر	۱۴۶	
		<p>اس کتاب کے کئی حصے کیے گئے ہیں۔ اس مجلد میں صرف دو حصے۔ اول و دوم ہیں۔ ادب و اخلاق کے قواعد کو معلم و معلم کی گفتگو کے ضمن میں ضبط کیا ہے۔ مولفات جدیدہ میں مفید کتاب ہے۔ علماء مدرس ابتدائیہ کے واسطے اہمیت ہوئی ہے۔ انوار صفحہ ۳ بسم الله الرحمن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی جمیع انبیاء و صفاۃ</p> <p>مقدمہ اساس السعادة نظام الحباۃ۔ خاتمہ صفحہ ۳۷ تم الحجۃ الثانی و یلیہ الثالث واولہ</p>					

نمبر ترتیب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							یہ کتاب عورتوں کی تعلیم و تہذیب میں لکھی گئی ہے۔ تدبیر منزل کے متعلق مناسب امور کی نصیحت کی ہے۔ اس کے علاوہ زوجین کے باہمی حقوق بھی بیان کیے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۳۰ اذع الی سبیل ربک بالحکمة والوعظۃ الحسنۃ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ..... و بعد فلما کانت الاکلکۃ خاتمہ صفحہ ۱۱۰ الان وظیفہا غیر ذلک (حضرت مولف کے اترام و نگرانی میں کتاب ہر طبع ہوئی ہے۔)
۳۵۱۱	۵۰	الاحتجاب	مترجم۔ صہبی افندی	۱۳۱۵ھ	مطبوعہ ۱۳۱۵ھ	۵۵	مصر
							ترکی کتاب کا ترجمہ ہے جس کے مولف اسید عبداللہ جمال الدین افندی قاضی قضاۃ مصر ہیں۔ مولف نے ۱۶۔ محرم الحرام ۱۳۱۵ھ ہجری میں تالیف سے فراغت پائی۔ مترجم نے یکم ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ کو عرب کیا۔ اس کتاب میں عورتوں کی بے پردگی کی خرابیاں اور پردہ کے منافع اور احکام شریعی طور پر تحریر کیے ہیں۔ آغاز صفحہ ۳ مقدمۃ المعرب بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ..... اما بعد فانہ لما ظہر خاتمہ صفحہ ۵۵ یوم الخمیس بمصر (اصل مولف اور مترجم زمانہ حال کے فضلا ہیں۔)
۳۵۰۹	۶۱	الجامعۃ الاسلامیۃ واروہا	فیق باب العظم		مطبوعہ ۱۳۲۵ھ مطبعۃ ہندیۃ (بابا بک) مطابق ۱۹۰۶ھ	۵۸	
							یہ کتاب مولف استبدیدہ میں ہے۔ اجتماع و اتفاق کے منافع لکھے ہیں۔ ابتدا صفحہ ۲۰ باسم اللہ نسبتی و باسم النحن... و بعد فقد کثر۔ خاتمہ صفحہ ۵۵ لما فی ثنایا الا لایام والسلام۔ اس کتاب کے مولف بھی اسی زمانہ کے علماء میں ہیں۔)

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد و قیمت	کیفیت
		اس کتاب کے دو حصے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ احکام شرعیہ اور اخلاق حسنہ کا لب لباب۔ چوتھے چھوٹے فقروں میں وعظ و نصیحت کے پیرایہ میں انتخاب و اختصار کے ساتھ جمع کیا ہے۔ آغاز حصہ اول ص ۱۔ اول احمد لک و نماذ ایفی فریضہ محمد لک الحمد وک و اشکر لک... و بعد فی ذلک کلمات۔ تا حصہ اول صفحہ ۹۵۔ الی هنا انقضى القسم الاول۔ ابتدا حصہ دوم صفحہ ۹۵۔ المقالة الخامسة فی الانسان۔ تا حصہ دوم صفحہ ۶۹۔ و عفی عنه امین					
۲۵۱۲	۶۸	ادب الاسلام	مولانا صالح حمادی ابن المرحوم۔ حماد باشا		مطبوعہ مصر ۱۳۲۲ھ	۳۰۳	
		اس کتاب میں ادب اسلام کی تعلیم ہے۔ اعتقادات۔ عبادات۔ معاملات۔ طریقہ معاشرت۔ انتظام حاکم حقوق زوجین و ذوی القربی وغیرہ۔ آغاز صفحہ ۵۔ الحمد لله الذی منحن الانسان نعمة العزل۔ اما بعد فی ذلک رسالة فی ادب الانسان خاتمة صفحہ ۲۸۲ و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وسلم۔ آخر میں بہت مضامین حروف تہجی کی ترتیب پر منظم ہے۔ (مولف زمانہ حال کے قاتل ہیں)					
۳۵۱۱	۶۹	عقبات النساء	مولانا علی فکری		مطبوعہ مصر ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۵ء	۱۱۰	

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	شہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عورتوں اور خادومات سے ہو۔ مہمان داری کے طریقہ جو مصر وغیرہ میں مروج ہیں ان کی تصویر کھینچی ہو بعض ظروف ضروری اسباب کے فوٹو بھی دیئے ہیں۔ اس موضوع میں یہ کتاب بچہ مفید اور نافع ہو۔ پوری کتاب کا یہ پہلا حصہ ہے ابتداً صفحہ ۳۰ مقدّمہ الحمد للہ وحدہ وبعد ان اکمال العظیم ختم صفحہ ۲۰۳۔ تمہ الجزء الاول فی آخر ارجستس سنہ (۱۹۱۳) ویلیہ الجزء الثانی۔					
۳۳۵۲	۶۵	التدبیر المنزلی الحریثا مع امتثال الجزء الثانی	فریس میخائیل	مطبوعہ ۱۱۹۱	۱۸۳		
		یہ دو سرائحتہ جو آغاز صفحہ ۳۰ بسم اللہ الفتاح العظیم ان اکمال العظیم الباهر الذی صبتہ ... علی نشرہ و تصبیحہ خاتمہ صفحہ ۱۰۰ سار فی طرق الرشاد (مؤلف کے اہتمام خاص سے کتاب طبع ہوئی ہے)۔					
۳۳۵۱	۶۶	ترتیب النفس بالنفس	مولانا صالح حمادی مترجم	۱۳۲۳ھ	مطبع القاہرہ ۱۳۲۳ھ	۱۷۱	
		فرانسیسی کتاب کا ترجمہ ہے اصل مصنف کا نام (جون استیوارت ہلاکی) ہے۔ اس کتاب میں بہت سے مفید امور کی تعلیم کی گئی ہے۔ فائدہ دینی و دنیوی کو تربیت و ہدایت کے عمدہ پیرایہ بن لکھا ہے۔ بچہ نافع کتاب ہے۔ آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ رب العالمین۔ صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔ اب بعد ہذا ہر سالۃ فی الترتیب الصیحۃ خاتمہ صفحہ ۱۶۰ حقیقۃ تحیۃ من نفوسنا۔					
۳۳۵۰	۶۷	انتظام (ہر دو حصہ)	مولانا محمد جمال الدین بن المرحوم العالم ربی الخیر بن المرحوم العالمۃ الشیخ عبد القادر الخلیف الجلیلی	۱۳۱۳ھ	مطبوعہ ۱۳۱۳ھ دار السعادة	صفحہ ۹۵ صفحہ ۷۹	

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		میں ہیں۔					
۳۲۰۷	۶۲	الدولة والجماعة مترجم من اللثة اکستریة	مترجم - نجیب الدین الخطیب محمد فی المؤید	۳۲۲	مطبع ۱۳۳۰ قاهرہ مطابق ۱۹۱۲ء	۶۰	
		ایک ترکی کتاب کو مترجم کیا ہے۔ اس کتاب میں جماعت کے فائدہ و دولت کے منافع کے علاوہ دیگر امور بھی مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۳ علیہ الجماعة فی الشرق بقلم العلامة الموصوف رفیق بک الحکم قل من عنہ... لیس ذلک لضعف فطری قائمہ صفحہ ۶۵ التسلطنیہ نشریں الثانی (۱۳۲۲) احمد شعیب۔					
۳۳۹۳	۶۳	ارشاد المحتاج لحقوق الازواج	الشیخ محمد امین الکریدی الدبلی الشافعی مذہباً ونقشبندی مشرباً	۱۳۲۶	مطبع مصر	۳۸	
		اس کتاب میں عورتوں کے واسطے تہذیب اخلاق - تائبہ حجاب حقوق زوج - وغیرہ کی تعلیم جو آغاز صفحہ ۳ الحمد لله الذی جعل النکاح معیناً علی الدین ومذکراً للشیاطین..... اما بعد فاعلموا ایہا الاخوان - قائمہ صفحہ ۳۸ وأولئک هم المؤمنون اکاب بڑا کی طبع کے وقت جھڑت میرف موجود تھے۔					
۳۳۵۲	۶۴	التدبیر المنزلی الحدیث مع التمثال الحجز الاول	فریس میمنٹیل		مطبع ۱۹۱۱ مطابق ۱۳۳۰ مصر	۲۰۸	
		اس کتاب میں تدبیر منزل کے معاملات مذکور ہیں۔ زیادہ تر ان خانگی امور کی تعلیم جو جن کا تعلق گھر کی					

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ علمی	تعاریف	کیفیت
							<p>بھی عبارت تن کی تشبیہ و تمثیل میں کوتاہی نہیں کی اس میں موضوع خاص میں مختصر کتاب بھی مفید ہے عبارت آغاز صفحہ ۲ نال الفقیر الی رحمة الرب الغفار محمد المحارف بلاؤ زہار الی قول الحمد لله کما ینبغی للہ خاتمہ صفحہ ۲۱ ناب اللہ علیہم املین حضرت شارجہ جو وہوین ندی کے فضلاء ہیں۔</p>
۳۵۳۱	۵۹	طبلخ الاستبداد ومصارع الاستعداد	السید عبدالرحمن الکوہی الملقب بالسید الفرانی		مطبوعہ مصر ۱۲۰۰		
							<p>یہ کتاب مولفات جدیدہ میں ہے۔ بحث استبداد کو تفصلاً بیان کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی نبینا محمد وعلی سائرہ۔۔۔ وبعد فاقول وانما خاتمہ صفحہ ۱۲ بل الناس هم انفسہم لظالمون رحمت مولانا زمانہ حال کے اکابرین میں ہیں۔</p>
۳۹۲۶	۶۰	المیشتہ والاسلام	محمد فرید وحیدی		مطبوعہ مصر ۱۳۰۰ مطابعیۃ اسلام		
							<p>یہ کتاب تالیفات جدیدہ میں ہے۔ تہذیب نفس اور تمدنی امورات کو بڑی خوبی کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱ اول الحمد لله الذی هدانا لهذا کنا۔۔۔ اما بعد فانہ لا ینفخ فی خاتمہ صفحہ ۱۳۸ وسلم تسلیماً کثیراً (مولف زمانہ حال کے علماء میں معدود ہیں۔</p>
۴۲۰۴	۶۱	آداب وعوائد فرنگیہ حسنی بک یکن			مطبوعہ مصر ۹۶		
							<p>یہ کتاب بھی کتب متقدمہ کے ہر رنگ ہے۔ تمام ضروریات انسانی کی اس میں تعلیم و تہذیب ہے۔ صفائی مکان لمبوس مظلوم صحبت اصحاب معاملات ماہیں لازم و آفا۔ ادب مکاتبت۔ طریقہ ضیافت۔ وغیرہ وغیرہ کو زمانہ حال کے موافق بتایا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ تقدمتہ الكتاب۔ هذا کتاب اقدم من خدمتہ (ابناء الوطن العصر) خاتمہ صفحہ ۹۶ عظیم الکنتراخ بتامہ الاشرار۔ مولف کتاب اسی زمانہ کے لوگوں</p>

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		علم لکھا ہو۔ پہلے باب میں وہ وصایا ہیں جو قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ دوسرے باب میں وصایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو تیسرے باب میں ان نسلخ اور وصایا کو قلب بند کیا ہو جن کو شیخ اکبر قدس سر نے فتوحات مکہ میں لکھا ہو۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی اوصی عبادہ فی کتابہ العزیز بوصایا... و بعد فہذا رسالہ مختصرۃ فاصفہ ۵۲ و ہذا الخیر الکتاب الی قول۔ الحجریۃ القدسیۃ مولف کتاب۔ فتوحات صدیق حسن خاں رئیس بھوپال کے دوسرے فرزند ہیں۔ پچھلے ریح الآخر شب جمہ بارہ سو ترسی (۱۲۸۳ھ) ہجری میں بھوپال میں آپ کا قولہ ہوا۔ بڑی ذکی الطبع و فہیم شخص ہیں۔ تمام کتب درستی سے محوڑے سن میں فراغت حاصل کر لی۔ تالیفات کا بہت شوق ہو۔ ایک مدت سے لکھنؤ قیام پذیر ہیں۔ سلمۃ اللہ تعالیٰ۔					
۳۹۶۶	۵۷	حیاتنا الابدیہ	مولف صاحب حمیدی حامد	۱۳۲۵ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۳۱ھ	۲۵۴	
		تین رسائل کا مجموعہ ہے۔ تینوں رسائل کا موضوع واحد۔ اور مولف ایک ہی شخص ہیں۔ تہذیب اخلاق۔ سیاست مدنیہ۔ تربیت نفس کے متعلق۔ امور واجبہ کو قلب بند کیا ہو۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی جل الجلال۔ صوفاء النفوس و غذاہ الارواح... اما بعد فہذا رسالۃ علی طریقۃ۔ خاتمہ رسالہ آخرین صفحہ ۲۵۲۔ مولف کتاب الحیاۃ البسیطۃ۔ مولف اسی زمانہ کے فضلاء ہیں۔ سے ہیں۔					
۳۹۵۵	۵۸	حقو الخمین فی بیان حقو الزوین	الفاضل الشیخ محمد بن عمر بن عربی بن علی ذوری	۱۲۹۳ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۳۱ھ	۲۴	
		یہ کتاب ایک رسالہ کی شرح ہے جس کا مولف دائرۃ خفا میں مدفون ہے۔ اس رسالہ کے مولف نے حقو زوجین کی شرعی مراعات کے ساتھ تصویر دکھائی ہے۔ زوجین کے باہمی تعلقات۔ اور معاملات کو تجربہ صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے موافق۔ بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ شائع نے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۱۳	۵۲	عیون الاخبار	الشیخ ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبة الدینوری المردزی۔ المتوفی ۲۷۲ھ		مطبوعہ ۱۳۲۳ء مصر	۹۳	

یہ کتاب پوری تو بڑی ضخیم اور مجلد کبیر ہے۔ ابواب کثیرہ۔ اور دس کتب پر اس کو منقسم کیا ہے
 الاول کتاب السلطان۔ الثانی الحرب۔ الثالث السوء۔ الرابع الطباع والاخلاق۔ الخامس
 السادس الزہد۔ السابع الاخوان۔ الثامن الحوائج۔ التاسع الطعام۔ العاشر النار مجلد ہذا صرف
 کتاب السلطان ہی اس میں سلاطین و سلاطنت کے متعلق ضروری امور کی تعلیم کی گئی ہے عدل و ظلم
 وغیرہ کا حسن قبح۔ عمال وغیرہ کی ماموری اور ان کے کام کی نگہداشت کا طریقہ۔ سیاسی کاموں کا
 نظم و نسق بڑی وضاحت و خوبی سے لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۷۲ عبارت الخاقی۔ الحمد للہ
 الذی یجری بلاؤہ صفحتہ الواصفین وتوفت الائمہ ۱۰۰ ما بعد فان لم فی کل
 نعمۃ خاتمہ صفحہ ۹۳ بات یکون احد اشکرہ منک را بن قتیبة کا ترجمہ فی حدیث عربی نمبر ۵۱۰
 کے تحت میں لکھا گیا،

۲۹۸۰	۵۳	معنی الحیات	مغرب۔ دیوبند افندی الہستانی	۱۹۰۹ء مطابق ۱۳۲۷ھ	مطبوعہ ۱۹۱۲ء مصر	۱۵۳	
------	----	-------------	--------------------------------	-------------------------	---------------------	-----	--

انگریزی کتاب مولفہ (اللورد دافنبری) کو مغرب کیا ہے۔ اس کتاب میں معاش و معاد کے
 متعلق ضروری ہدایتیں لکھی ہیں آغاز صفحہ ۱۲۔ الفصل الاول المسئلة العظمیٰ شی احب
 للانسان وان الدین یبحثون۔ خاتمہ صفحہ ۵۳ معنی الحیات و حب اللہ والبشر۔ کتاب کے
 اول میں۔ مولفہ۔ مغرب دونوں کے نوڈ لیے ہیں (مولفہ مغرب دونوں وجود زمانہ کے ممانا تھا عربی میں نسخہ ہذا کے طبع کے
 وقت دونوں فقیر حیات تھے)

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ابن حبان۔ امام حلیل العنبر حافظ حدیث خیر البشر۔ عالم بیحدیل۔ صاحب تصانیف انواع و تقایم و جرح و تعذیل افضل و اقصین۔ اکمل فقہاء دین ہیں۔ علم حدیث میں ان کے شیخ ابی حزمیتہ ہیں۔ ابی حزمیتہ کے علاوہ کثیر مشائخ سے سماعت کی ہے۔ جن کا عدد ایک ہزار تک بیان کیا گیا ہے۔ اجل فضلاء اور اکمل فقہاء آپ کے تلامذہ میں ہیں۔ علوم دینیہ کے علاوہ طب۔ نجوم۔ تاریخ وغیرہ میں بھی آپ کو کامل و سترس اور پوری مہارت ہے۔ بہت سے مقامات کا معمر اور اطراف و اکناف عالم کی سیاحت کی۔ نیشاپور بھی کئی مرتبہ آمد و رفت کا اتفاق ہوا۔ ایک زمانہ تک سمرقند میں جو ان کا اصلی وطن ہے عہدہ قضا پر مامور رہے۔ شافعی مذہب تھا۔ ماہ شوال میں تین سو چوں (۳۵۰) ہجری میں رحلت فرمائی۔ (طبقات الشافعیہ لاسبکی، دوائر المتعارفین)					
۲۹۸۸	۵۰	النظام والا سلام	الشیخ طنطاوی جوہری		مطبوعہ ۱۳۲۱ھ	۲۳۲	مصر
		اس کتاب میں مضامین متنوع مذکور ہیں۔ نظام عالم۔ کیفیت فہم۔ قصص قرآن۔ ذکر امورات ضروری متعلق۔ ملوک۔ روساء حکام۔ علماء وغیرہ۔ آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ابابعد فان بھجۃ العلماء..... داول داع۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۹۔ وآلہ وصحبہ وسلم۔ تولدت نے اس کتاب میں اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔ ٹائپل تیج پر، اسم کتاب کے بعد صرف اس قدر لکھا ہے تالیف الشیخ طنطاوی جوہری۔ طنطہ مصر اسفل میں قاہرہ سے ۹۸ کیلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا نقلی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۹۵	۳۷	التربیت مترجم	محمد السباعی		مطبوعہ مشرق مطبع جرین	۱۳۳	
		انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے۔ اصل کتاب ہربٹ اسپنسر متوفی ۱۹۰۳ء کی تالیف ہے جس میں قومیت کے متعلق تعلیم کی ہے۔ محمد السباعی نے عربی زبان میں اس کا ترجمہ کیا آغاز صفحہ ۳۔ افسس المعارف کمانڈ الریہہ اسبق عہد ا خاتمہ صفحہ ۴۳ و ثبت لمودیۃ الثواب۔					
۲۹۰۰	۳۸	عنفۃ الاولاد	سلیم خوری		مطبوعہ مشرق مطبع جرین	۱۳۰	
		یہ کتاب انگریزی کتاب سے معرب کی گئی ہے۔ اصل کتاب کے مولف دسلفاؤں استاول ہیں اس کتاب میں اولاد و والدین کے متعلق مناسب امور بتائے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۵ الی والدین قلیل ہم الا باء و الامہات خاتمہ صفحہ ۴۰ یا ذن مسجل من عو افہا۔ مولف و معرب زمانہ حال کے ہیں۔					
۲۹۰۱	۳۹	روضۃ العتلاء و نزیہۃ الفضلاء	ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن معاذ بن یحییٰ السبکی المتوفی ۵۴۵ھ		مطبوعہ مشرق مصر	۲۶۷	
		فن اخلاق میں اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ جس قدر کتب اس فن میں مدون ہیں۔ ان میں اعظم الکاتب یہ کتاب آداب دینی و ادب سعادت اخروی کے واسطے مجسم معلم ہے۔ اس کے مضامین اخبارہ صحیحہ اور آثار مستندہ سے مرتب کیے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ اول بعد عبارت الحاقی الحمد للہ المتقدیر و حمد للہ الاموال و ہدیہ المتعززا اما بعد فان الزمان خاتمہ صفحہ ۲۶۷ و الحمد للہ رب العالمین					

نمبر مرتبہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب الادب فی الدین	امام حجت الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ ہجری				
		کتاب مرقیۃ بالاکے حاشیہ پر۔ اس کتاب میں تہذیب اخلاق۔ تہذیب منزل کے آداب کی شرعی پیرایہ میں تعلیم ہو۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلقنا واکمل خلقنا۔ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۷۲ النبی الامین۔ امین۔					
۲۶۷۳	۴۲	میزان العمل	ایضاً		مطبوعہ مصر	۲۳۰	
		یہ کتاب اخلاقی تعلیم کے واسطے کافی دوائی ہے شروع میں سعادت اخرویہ کے فوائد۔ اُس کے حصول کی ترغیب لکھا۔ اُس کے موقوف ملایہ علم و عمل کے حاصل کرنے کے طریقہ نہایت سہولیت کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ قال الشیخ الامام الہمام حجت الاسلام ... لما کانت السعادت الخ خاتمہ صفحہ ۲۱۸ اللہ سمیع مجیب آخر میں۔ غلطنامہ۔ اور فرست ابواب بھی منظم ہے مصنف کا ترجمہ اس کی نمبر ۳ پر ہے					
۲۶۱۰	۴۳	التبر المنسک فی تہذیب الملک	الشیخ العالم علی بن الابوازی الحنفی		مطبوعہ ۱۳۱۵ھ مصر مطابق ۱۹۰۰ء	۵۲	
		اس کتاب میں اُن اخلاق و اوصاف کا ذکر ہے جو سلطانین و ولایہ کے واسطے ضروری ہیں۔ آغاز صفحہ صفحہ ۳۔ الحمد للہ العلی الکبیر السمع البصیر ... و بعد فقد استخرت اللہ تعالیٰ فی جمع هذا الكتاب رمولف کا حال معلوم نہیں ہوا۔					

نمبر موبودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۸	۹	ہیں اور حقوق رعیت جو سلطان پر واجب ہیں اُن کو افسیہ نگار نے آغاز کتاب بعد عبارت الحاقی صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ارسل رسدہ بالبینات وارسل... واستبدان لا الہ الا اللہ خاتمہ صفحہ ۱۰ دامت الیوم والذی مولف کا ترجمہ فن فقہ عربی نمبر ۵۸ پر درج ہے۔					
۳۶۸۳	۳۰	مداواة النفوس	علامہ ابو محمد حسن بن احمد المعروف بابن الحزم الظاہری الاندلسی المتوفی ۵۴۶ھ ہجری		مطبوعہ مصر	۷۸	
		اس کتاب میں الکتاب فضائل اور مجتہد زرائع کے طریقے بڑی خوبی کے ساتھ لکھے ہیں۔ آغاز صفحہ ۱ بعد عبارت الحاقی۔ الحمد للہ علی عظیمہ منتمہ و صلی اللہ... اما بعد غانی جمعہ خاتمہ صفحہ ۷۸ ابد الیوم والذین۔ مصنف کا ترجمہ فن کلام عربی میں نمبر ۳۲ پر لکھا گیا۔					
۲۶۷۸	۳۱	تہذیب الاخلاق مع کتاب الابواب فی الدین	الشیخ امام الحکیم ابی علی اسماء بن محمد بن یعقوب بن مسکویہ المتوفی ۴۳۲ھ		مطبوعہ مصر	۷۲	
		اس کتاب میں درستی اخلاق جمیلہ اور اقراء افعال ذمہ کے وجوہ و اسباب لکھے گئے ہیں ابتداء صفحہ ۲۔ اللہم انا نوجه البک ونسحق نخوک خاتمہ صفحہ ۷۲۔ وحبنا اللہ ونغمہ للعین۔ مصنف کا ترجمہ فن کلام عربی نمبر ۳۶ پر تحریر ہے۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							ان الانسان من بین خاتمة صفیہ . ۶ خاتمة القول بتہذیب الاخلاق الی قول محمد والدہ وصحبہ مصنف کا ترجمہ فرنس لوک عربی کے نمبر ۳۴۰ پر درج ہے۔
۲۶۹۴	۳۸	التبر المسبوک فی نصائح الملوک	امام حجتہ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ		مطبوعہ ۱۳۱۷ھ مصر	۱۳۳	
							اصل کتاب فارسی زبان میں ہے امام غزالی رحمۃ اللہ نے یہ کتاب سلطان محمد بن ملک شاہ سلجوقی کے تالیف کی ہے اور اس میں بہت سے نصائح سلاطین کے واسطے لکھے۔ کسی شخص نے دجونا لبا امام رحمۃ اللہ کے شاگرد ہوں گے، اس کو معرب کیا ہے۔ یہ کتاب ترکی زبان میں بھی مترجم ہو گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی انعامہ وافضہ الجہود والصلاۃ والسلام وبعد فافہ سالتی۔ خاتمة صفحہ ۱۳۳۔ عدد الاوقات والساعات۔ امام غزالی کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۲۶ پر درج ہے۔
۲۶۸۱	۳۹	السیاسة الشرعیہ فی الزاعی والزعمیہ	امام تقی الدین شیخ الاسلام ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن الحضر بن علی بن عبد اللہ بن یتیمہ الحرانی المتوفی ۶۲۵ھ ہجری		مطبوعہ ۱۳۲۲ھ مصر	۸۰	
							اس کتاب میں سیاست مدنیہ کو موافق سیاست شرعیہ کے لکھا ہے۔ حقوق سلطان جو رعیت پر ضروری

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	تہ نشیبت
		کتاب متذکرہ بالا کے حاشیہ پر ہے۔ اس کتاب کا ایک نسخہ مطبوعہ مستشرقین تاریخ عربی نمبر ۱۴۵ ہے۔ درج ہے اس لحاظ سے نسخہ نہایت ہی تاریخ کے فن میں۔ بعد نسبت بہا کے لکھا گیا ہے۔					
۱۹۸۱	۳۶	ہدایۃ السدایہ	امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ	قلمی	۲۲۲		
		تقطیع کتب ۱/۲ ۳/۴ ۵/۶ ۷/۸ ۹/۱۰ ۱۱/۱۲ ۱۳/۱۴ ۱۵/۱۶ ۱۷/۱۸ ۱۹/۲۰ ۲۱/۲۲ ۲۳/۲۴ ۲۵/۲۶ ۲۷/۲۸ ۲۹/۳۰ ۳۱/۳۲ ۳۳/۳۴ ۳۵/۳۶ ۳۷/۳۸ ۳۹/۴۰ ۴۱/۴۲ ۴۳/۴۴ ۴۵/۴۶ ۴۷/۴۸ ۴۹/۵۰ ۵۱/۵۲ ۵۳/۵۴ ۵۵/۵۶ ۵۷/۵۸ ۵۹/۶۰ ۶۱/۶۲ ۶۳/۶۴ ۶۵/۶۶ ۶۷/۶۸ ۶۹/۷۰ ۷۱/۷۲ ۷۳/۷۴ ۷۵/۷۶ ۷۷/۷۸ ۷۹/۸۰ ۸۱/۸۲ ۸۳/۸۴ ۸۵/۸۶ ۸۷/۸۸ ۸۹/۹۰ ۹۱/۹۲ ۹۳/۹۴ ۹۵/۹۶ ۹۷/۹۸ ۹۹/۱۰۰ ۱۰۱/۱۰۲ ۱۰۳/۱۰۴ ۱۰۵/۱۰۶ ۱۰۷/۱۰۸ ۱۰۹/۱۱۰ ۱۱۱/۱۱۲ ۱۱۳/۱۱۴ ۱۱۵/۱۱۶ ۱۱۷/۱۱۸ ۱۱۹/۱۲۰ ۱۲۱/۱۲۲ ۱۲۳/۱۲۴ ۱۲۵/۱۲۶ ۱۲۷/۱۲۸ ۱۲۹/۱۳۰ ۱۳۱/۱۳۲ ۱۳۳/۱۳۴ ۱۳۵/۱۳۶ ۱۳۷/۱۳۸ ۱۳۹/۱۴۰ ۱۴۱/۱۴۲ ۱۴۳/۱۴۴ ۱۴۵/۱۴۶ ۱۴۷/۱۴۸ ۱۴۹/۱۵۰ ۱۵۱/۱۵۲ ۱۵۳/۱۵۴ ۱۵۵/۱۵۶ ۱۵۷/۱۵۸ ۱۵۹/۱۶۰ ۱۶۱/۱۶۲ ۱۶۳/۱۶۴ ۱۶۵/۱۶۶ ۱۶۷/۱۶۸ ۱۶۹/۱۷۰ ۱۷۱/۱۷۲ ۱۷۳/۱۷۴ ۱۷۵/۱۷۶ ۱۷۷/۱۷۸ ۱۷۹/۱۸۰ ۱۸۱/۱۸۲ ۱۸۳/۱۸۴ ۱۸۵/۱۸۶ ۱۸۷/۱۸۸ ۱۸۹/۱۹۰ ۱۹۱/۱۹۲ ۱۹۳/۱۹۴ ۱۹۵/۱۹۶ ۱۹۷/۱۹۸ ۱۹۹/۲۰۰ ۲۰۱/۲۰۲ ۲۰۳/۲۰۴ ۲۰۵/۲۰۶ ۲۰۷/۲۰۸ ۲۰۹/۲۱۰ ۲۱۱/۲۱۲ ۲۱۳/۲۱۴ ۲۱۵/۲۱۶ ۲۱۷/۲۱۸ ۲۱۹/۲۲۰ ۲۲۱/۲۲۲ ۲۲۳/۲۲۴ ۲۲۵/۲۲۶ ۲۲۷/۲۲۸ ۲۲۹/۲۳۰ ۲۳۱/۲۳۲ ۲۳۳/۲۳۴ ۲۳۵/۲۳۶ ۲۳۷/۲۳۸ ۲۳۹/۲۴۰ ۲۴۱/۲۴۲ ۲۴۳/۲۴۴ ۲۴۵/۲۴۶ ۲۴۷/۲۴۸ ۲۴۹/۲۵۰ ۲۵۱/۲۵۲ ۲۵۳/۲۵۴ ۲۵۵/۲۵۶ ۲۵۷/۲۵۸ ۲۵۹/۲۶۰ ۲۶۱/۲۶۲ ۲۶۳/۲۶۴ ۲۶۵/۲۶۶ ۲۶۷/۲۶۸ ۲۶۹/۲۷۰ ۲۷۱/۲۷۲ ۲۷۳/۲۷۴ ۲۷۵/۲۷۶ ۲۷۷/۲۷۸ ۲۷۹/۲۸۰ ۲۸۱/۲۸۲ ۲۸۳/۲۸۴ ۲۸۵/۲۸۶ ۲۸۷/۲۸۸ ۲۸۹/۲۹۰ ۲۹۱/۲۹۲ ۲۹۳/۲۹۴ ۲۹۵/۲۹۶ ۲۹۷/۲۹۸ ۲۹۹/۳۰۰ ۳۰۱/۳۰۲ ۳۰۳/۳۰۴ ۳۰۵/۳۰۶ ۳۰۷/۳۰۸ ۳۰۹/۳۱۰ ۳۱۱/۳۱۲ ۳۱۳/۳۱۴ ۳۱۵/۳۱۶ ۳۱۷/۳۱۸ ۳۱۹/۳۲۰ ۳۲۱/۳۲۲ ۳۲۳/۳۲۴ ۳۲۵/۳۲۶ ۳۲۷/۳۲۸ ۳۲۹/۳۳۰ ۳۳۱/۳۳۲ ۳۳۳/۳۳۴ ۳۳۵/۳۳۶ ۳۳۷/۳۳۸ ۳۳۹/۳۴۰ ۳۴۱/۳۴۲ ۳۴۳/۳۴۴ ۳۴۵/۳۴۶ ۳۴۷/۳۴۸ ۳۴۹/۳۵۰ ۳۵۱/۳۵۲ ۳۵۳/۳۵۴ ۳۵۵/۳۵۶ ۳۵۷/۳۵۸ ۳۵۹/۳۶۰ ۳۶۱/۳۶۲ ۳۶۳/۳۶۴ ۳۶۵/۳۶۶ ۳۶۷/۳۶۸ ۳۶۹/۳۷۰ ۳۷۱/۳۷۲ ۳۷۳/۳۷۴ ۳۷۵/۳۷۶ ۳۷۷/۳۷۸ ۳۷۹/۳۸۰ ۳۸۱/۳۸۲ ۳۸۳/۳۸۴ ۳۸۵/۳۸۶ ۳۸۷/۳۸۸ ۳۸۹/۳۹۰ ۳۹۱/۳۹۲ ۳۹۳/۳۹۴ ۳۹۵/۳۹۶ ۳۹۷/۳۹۸ ۳۹۹/۴۰۰ ۴۰۱/۴۰۲ ۴۰۳/۴۰۴ ۴۰۵/۴۰۶ ۴۰۷/۴۰۸ ۴۰۹/۴۱۰ ۴۱۱/۴۱۲ ۴۱۳/۴۱۴ ۴۱۵/۴۱۶ ۴۱۷/۴۱۸ ۴۱۹/۴۲۰ ۴۲۱/۴۲۲ ۴۲۳/۴۲۴ ۴۲۵/۴۲۶ ۴۲۷/۴۲۸ ۴۲۹/۴۳۰ ۴۳۱/۴۳۲ ۴۳۳/۴۳۴ ۴۳۵/۴۳۶ ۴۳۷/۴۳۸ ۴۳۹/۴۴۰ ۴۴۱/۴۴۲ ۴۴۳/۴۴۴ ۴۴۵/۴۴۶ ۴۴۷/۴۴۸ ۴۴۹/۴۵۰ ۴۵۱/۴۵۲ ۴۵۳/۴۵۴ ۴۵۵/۴۵۶ ۴۵۷/۴۵۸ ۴۵۹/۴۶۰ ۴۶۱/۴۶۲ ۴۶۳/۴۶۴ ۴۶۵/۴۶۶ ۴۶۷/۴۶۸ ۴۶۹/۴۷۰ ۴۷۱/۴۷۲ ۴۷۳/۴۷۴ ۴۷۵/۴۷۶ ۴۷۷/۴۷۸ ۴۷۹/۴۸۰ ۴۸۱/۴۸۲ ۴۸۳/۴۸۴ ۴۸۵/۴۸۶ ۴۸۷/۴۸۸ ۴۸۹/۴۹۰ ۴۹۱/۴۹۲ ۴۹۳/۴۹۴ ۴۹۵/۴۹۶ ۴۹۷/۴۹۸ ۴۹۹/۵۰۰ ۵۰۱/۵۰۲ ۵۰۳/۵۰۴ ۵۰۵/۵۰۶ ۵۰۷/۵۰۸ ۵۰۹/۵۱۰ ۵۱۱/۵۱۲ ۵۱۳/۵۱۴ ۵۱۵/۵۱۶ ۵۱۷/۵۱۸ ۵۱۹/۵۲۰ ۵۲۱/۵۲۲ ۵۲۳/۵۲۴ ۵۲۵/۵۲۶ ۵۲۷/۵۲۸ ۵۲۹/۵۳۰ ۵۳۱/۵۳۲ ۵۳۳/۵۳۴ ۵۳۵/۵۳۶ ۵۳۷/۵۳۸ ۵۳۹/۵۴۰ ۵۴۱/۵۴۲ ۵۴۳/۵۴۴ ۵۴۵/۵۴۶ ۵۴۷/۵۴۸ ۵۴۹/۵۵۰ ۵۵۱/۵۵۲ ۵۵۳/۵۵۴ ۵۵۵/۵۵۶ ۵۵۷/۵۵۸ ۵۵۹/۵۶۰ ۵۶۱/۵۶۲ ۵۶۳/۵۶۴ ۵۶۵/۵۶۶ ۵۶۷/۵۶۸ ۵۶۹/۵۷۰ ۵۷۱/۵۷۲ ۵۷۳/۵۷۴ ۵۷۵/۵۷۶ ۵۷۷/۵۷۸ ۵۷۹/۵۸۰ ۵۸۱/۵۸۲ ۵۸۳/۵۸۴ ۵۸۵/۵۸۶ ۵۸۷/۵۸۸ ۵۸۹/۵۹۰ ۵۹۱/۵۹۲ ۵۹۳/۵۹۴ ۵۹۵/۵۹۶ ۵۹۷/۵۹۸ ۵۹۹/۶۰۰ ۶۰۱/۶۰۲ ۶۰۳/۶۰۴ ۶۰۵/۶۰۶ ۶۰۷/۶۰۸ ۶۰۹/۶۱۰ ۶۱۱/۶۱۲ ۶۱۳/۶۱۴ ۶۱۵/۶۱۶ ۶۱۷/۶۱۸ ۶۱۹/۶۲۰ ۶۲۱/۶۲۲ ۶۲۳/۶۲۴ ۶۲۵/۶۲۶ ۶۲۷/۶۲۸ ۶۲۹/۶۳۰ ۶۳۱/۶۳۲ ۶۳۳/۶۳۴ ۶۳۵/۶۳۶ ۶۳۷/۶۳۸ ۶۳۹/۶۴۰ ۶۴۱/۶۴۲ ۶۴۳/۶۴۴ ۶۴۵/۶۴۶ ۶۴۷/۶۴۸ ۶۴۹/۶۵۰ ۶۵۱/۶۵۲ ۶۵۳/۶۵۴ ۶۵۵/۶۵۶ ۶۵۷/۶۵۸ ۶۵۹/۶۶۰ ۶۶۱/۶۶۲ ۶۶۳/۶۶۴ ۶۶۵/۶۶۶ ۶۶۷/۶۶۸ ۶۶۹/۶۷۰ ۶۷۱/۶۷۲ ۶۷۳/۶۷۴ ۶۷۵/۶۷۶ ۶۷۷/۶۷۸ ۶۷۹/۶۸۰ ۶۸۱/۶۸۲ ۶۸۳/۶۸۴ ۶۸۵/۶۸۶ ۶۸۷/۶۸۸ ۶۸۹/۶۹۰ ۶۹۱/۶۹۲ ۶۹۳/۶۹۴ ۶۹۵/۶۹۶ ۶۹۷/۶۹۸ ۶۹۹/۷۰۰ ۷۰۱/۷۰۲ ۷۰۳/۷۰۴ ۷۰۵/۷۰۶ ۷۰۷/۷۰۸ ۷۰۹/۷۱۰ ۷۱۱/۷۱۲ ۷۱۳/۷۱۴ ۷۱۵/۷۱۶ ۷۱۷/۷۱۸ ۷۱۹/۷۲۰ ۷۲۱/۷۲۲ ۷۲۳/۷۲۴ ۷۲۵/۷۲۶ ۷۲۷/۷۲۸ ۷۲۹/۷۳۰ ۷۳۱/۷۳۲ ۷۳۳/۷۳۴ ۷۳۵/۷۳۶ ۷۳۷/۷۳۸ ۷۳۹/۷۴۰ ۷۴۱/۷۴۲ ۷۴۳/۷۴۴ ۷۴۵/۷۴۶ ۷۴۷/۷۴۸ ۷۴۹/۷۵۰ ۷۵۱/۷۵۲ ۷۵۳/۷۵۴ ۷۵۵/۷۵۶ ۷۵۷/۷۵۸ ۷۵۹/۷۶۰ ۷۶۱/۷۶۲ ۷۶۳/۷۶۴ ۷۶۵/۷۶۶ ۷۶۷/۷۶۸ ۷۶۹/۷۷۰ ۷۷۱/۷۷۲ ۷۷۳/۷۷۴ ۷۷۵/۷۷۶ ۷۷۷/۷۷۸ ۷۷۹/۷۸۰ ۷۸۱/۷۸۲ ۷۸۳/۷۸۴ ۷۸۵/۷۸۶ ۷۸۷/۷۸۸ ۷۸۹/۷۹۰ ۷۹۱/۷۹۲ ۷۹۳/۷۹۴ ۷۹۵/۷۹۶ ۷۹۷/۷۹۸ ۷۹۹/۸۰۰ ۸۰۱/۸۰۲ ۸۰۳/۸۰۴ ۸۰۵/۸۰۶ ۸۰۷/۸۰۸ ۸۰۹/۸۱۰ ۸۱۱/۸۱۲ ۸۱۳/۸۱۴ ۸۱۵/۸۱۶ ۸۱۷/۸۱۸ ۸۱۹/۸۲۰ ۸۲۱/۸۲۲ ۸۲۳/۸۲۴ ۸۲۵/۸۲۶ ۸۲۷/۸۲۸ ۸۲۹/۸۳۰ ۸۳۱/۸۳۲ ۸۳۳/۸۳۴ ۸۳۵/۸۳۶ ۸۳۷/۸۳۸ ۸۳۹/۸۴۰ ۸۴۱/۸۴۲ ۸۴۳/۸۴۴ ۸۴۵/۸۴۶ ۸۴۷/۸۴۸ ۸۴۹/۸۵۰ ۸۵۱/۸۵۲ ۸۵۳/۸۵۴ ۸۵۵/۸۵۶ ۸۵۷/۸۵۸ ۸۵۹/۸۶۰ ۸۶۱/۸۶۲ ۸۶۳/۸۶۴ ۸۶۵/۸۶۶ ۸۶۷/۸۶۸ ۸۶۹/۸۷۰ ۸۷۱/۸۷۲ ۸۷۳/۸۷۴ ۸۷۵/۸۷۶ ۸۷۷/۸۷۸ ۸۷۹/۸۸۰ ۸۸۱/۸۸۲ ۸۸۳/۸۸۴ ۸۸۵/۸۸۶ ۸۸۷/۸۸۸ ۸۸۹/۸۹۰ ۸۹۱/۸۹۲ ۸۹۳/۸۹۴ ۸۹۵/۸۹۶ ۸۹۷/۸۹۸ ۸۹۹/۹۰۰ ۹۰۱/۹۰۲ ۹۰۳/۹۰۴ ۹۰۵/۹۰۶ ۹۰۷/۹۰۸ ۹۰۹/۹۱۰ ۹۱۱/۹۱۲ ۹۱۳/۹۱۴ ۹۱۵/۹۱۶ ۹۱۷/۹۱۸ ۹۱۹/۹۲۰ ۹۲۱/۹۲۲ ۹۲۳/۹۲۴ ۹۲۵/۹۲۶ ۹۲۷/۹۲۸ ۹۲۹/۹۳۰ ۹۳۱/۹۳۲ ۹۳۳/۹۳۴ ۹۳۵/۹۳۶ ۹۳۷/۹۳۸ ۹۳۹/۹۴۰ ۹۴۱/۹۴۲ ۹۴۳/۹۴۴ ۹۴۵/۹۴۶ ۹۴۷/۹۴۸ ۹۴۹/۹۵۰ ۹۵۱/۹۵۲ ۹۵۳/۹۵۴ ۹۵۵/۹۵۶ ۹۵۷/۹۵۸ ۹۵۹/۹۶۰ ۹۶۱/۹۶۲ ۹۶۳/۹۶۴ ۹۶۵/۹۶۶ ۹۶۷/۹۶۸ ۹۶۹/۹۷۰ ۹۷۱/۹۷۲ ۹۷۳/۹۷۴ ۹۷۵/۹۷۶ ۹۷۷/۹۷۸ ۹۷۹/۹۸۰ ۹۸۱/۹۸۲ ۹۸۳/۹۸۴ ۹۸۵/۹۸۶ ۹۸۷/۹۸۸ ۹۸۹/۹۹۰ ۹۹۱/۹۹۲ ۹۹۳/۹۹۴ ۹۹۵/۹۹۶ ۹۹۷/۹۹۸ ۹۹۹/۱۰۰۰ ۱۰۰۱/۱۰۰۲ ۱۰۰۳/۱۰۰۴ ۱۰۰۵/۱۰۰۶ ۱۰۰۷/۱۰۰۸ ۱۰۰۹/۱۰۱۰ ۱۰۱۱/۱۰۱۲ ۱۰۱۳/۱۰۱۴ ۱۰۱۵/۱۰۱۶ ۱۰۱۷/۱۰۱۸ ۱۰۱۹/۱۰۲۰ ۱۰۲۱/۱۰۲۲ ۱۰۲۳/۱۰۲۴ ۱۰۲۵/۱۰۲۶ ۱۰۲۷/۱۰۲۸ ۱۰۲۹/۱۰۳۰ ۱۰۳۱/۱۰۳۲ ۱۰۳۳/۱۰۳۴ ۱۰۳۵/۱۰۳۶ ۱۰۳۷/۱۰۳۸ ۱۰۳۹/۱۰۴۰ ۱۰۴۱/۱۰۴۲ ۱۰۴۳/۱۰۴۴ ۱۰۴۵/۱۰۴۶ ۱۰۴۷/۱۰۴۸ ۱۰۴۹/۱۰۵۰ ۱۰۵۱/۱۰۵۲ ۱۰۵۳/۱۰۵۴ ۱۰۵۵/۱۰۵۶ ۱۰۵۷/۱۰۵۸ ۱۰۵۹/۱۰۶۰ ۱۰۶۱/۱۰۶۲ ۱۰۶۳/۱۰۶۴ ۱۰۶۵/۱۰۶۶ ۱۰۶۷/۱۰۶۸ ۱۰۶۹/۱۰۷۰ ۱۰۷۱/۱۰۷۲ ۱۰۷۳/۱۰۷۴ ۱۰۷۵/۱۰۷۶ ۱۰۷۷/۱۰۷۸ ۱۰۷۹/۱۰۸۰ ۱۰۸۱/۱۰۸۲ ۱۰۸۳/۱۰۸۴ ۱۰۸۵/۱۰۸۶ ۱۰۸۷/۱۰۸۸ ۱۰۸۹/۱۰۹۰ ۱۰۹۱/۱۰۹۲ ۱۰۹۳/۱۰۹۴ ۱۰۹۵/۱۰۹۶ ۱۰۹۷/۱۰۹۸ ۱۰۹۹/۱۱۰۰ ۱۱۰۱/۱۱۰۲ ۱۱۰۳/۱۱۰۴ ۱۱۰۵/۱۱۰۶ ۱۱۰۷/۱۱۰۸ ۱۱۰۹/۱۱۱۰ ۱۱۱۱/۱۱۱۲ ۱۱۱۳/۱۱۱۴ ۱۱۱۵/۱۱۱۶ ۱۱۱۷/۱۱۱۸ ۱۱۱۹/۱۱۲۰ ۱۱۲۱/۱۱۲۲ ۱۱۲۳/۱۱۲۴ ۱۱۲۵/۱۱۲۶ ۱۱۲۷/۱۱۲۸ ۱۱۲۹/۱۱۳۰ ۱۱۳۱/۱۱۳۲ ۱۱۳۳/۱۱۳۴ ۱۱۳۵/۱۱۳۶ ۱۱۳۷/۱۱۳۸ ۱۱۳۹/۱۱۴۰ ۱۱۴۱/۱۱۴۲ ۱۱۴۳/۱۱۴۴ ۱۱۴۵/۱۱۴۶ ۱۱۴۷/۱۱۴۸ ۱۱۴۹/۱۱۵۰ ۱۱۵۱/۱۱۵۲ ۱۱۵۳/۱۱۵۴ ۱۱۵۵/۱۱۵۶ ۱۱۵۷/۱۱۵۸ ۱۱۵۹/۱۱۶۰ ۱۱۶۱/۱۱۶۲ ۱۱۶۳/۱۱۶۴ ۱۱۶۵/۱۱۶۶ ۱۱۶۷/۱۱۶۸ ۱۱۶۹/۱۱۷۰ ۱۱۷۱/۱۱۷۲ ۱۱۷۳/۱۱۷۴ ۱۱۷۵/۱۱۷۶ ۱۱۷۷/۱۱۷۸ ۱۱۷۹/۱۱۸۰ ۱۱۸۱/۱۱۸۲ ۱۱۸۳/۱۱۸۴ ۱۱۸۵/۱۱۸۶ ۱۱۸۷/۱۱۸۸ ۱۱۸۹/۱۱۹۰ ۱۱۹۱/۱۱۹۲ ۱۱۹۳/۱۱۹۴ ۱۱۹۵/۱۱۹۶ ۱۱۹۷/۱۱۹۸ ۱۱۹۹/۱۲۰۰ ۱۲۰۱/۱۲۰۲ ۱۲۰۳/۱۲۰۴ ۱۲۰۵/۱۲۰۶ ۱۲۰۷/۱۲۰۸ ۱۲۰۹/۱۲۱۰ ۱۲۱۱/۱۲۱۲ ۱۲۱۳/۱۲۱۴ ۱۲۱۵/۱۲۱۶ ۱۲۱۷/۱۲۱۸ ۱۲۱۹/۱۲۲۰ ۱۲۲۱/۱۲۲۲ ۱۲۲۳/۱۲۲۴ ۱۲۲۵/۱۲۲۶ ۱۲۲۷/۱۲۲۸ ۱۲۲۹/۱۲۳۰ ۱۲۳۱/۱۲۳۲ ۱۲۳۳/۱۲۳۴ ۱۲۳۵/۱۲۳۶ ۱۲۳۷/۱۲۳۸ ۱۲۳۹/۱۲۴۰ ۱۲۴۱/۱۲۴۲ ۱۲۴۳/۱۲۴۴ ۱۲۴۵/۱۲۴۶ ۱۲۴۷/۱۲۴۸ ۱۲۴۹/۱۲۵۰ ۱۲۵۱/۱۲۵۲ ۱۲۵۳/۱۲۵۴ ۱۲۵۵/۱۲۵۶ ۱۲۵۷/۱۲۵۸ ۱۲۵۹/۱۲۶۰ ۱۲۶۱/۱۲۶۲ ۱۲۶۳/۱۲۶۴ ۱۲۶۵/۱۲۶۶ ۱۲۶۷/۱۲۶۸ ۱۲۶۹/۱۲۷۰ ۱۲۷۱/۱۲۷۲ ۱۲۷۳/۱۲۷۴ ۱۲۷۵/۱۲۷۶ ۱۲۷۷/۱۲۷۸ ۱۲۷۹/۱۲۸۰ ۱۲۸۱/۱۲۸۲ ۱۲۸۳/۱۲۸۴ ۱۲۸۵/۱۲۸۶ ۱۲۸۷/۱۲۸۸ ۱۲۸۹/۱۲۹۰ ۱۲۹۱/۱۲۹۲ ۱۲۹۳/۱۲۹۴ ۱۲۹۵/۱۲۹۶ ۱۲۹۷/۱۲۹۸ ۱۲۹۹/۱۳۰۰ ۱۳۰۱/۱۳۰۲ ۱۳۰۳/۱۳۰۴ ۱۳۰۵/۱۳۰۶ ۱۳۰۷/۱۳۰۸ ۱۳۰۹/۱۳۱۰ ۱۳۱۱/۱۳۱۲ ۱۳۱۳/۱۳۱۴ ۱۳۱۵/۱۳۱۶ ۱۳۱۷/۱۳۱۸ ۱۳۱۹/۱۳۲۰ ۱۳۲۱/۱۳۲۲ ۱۳۲۳/۱۳۲۴ ۱۳۲۵/۱۳۲۶ ۱۳۲۷/۱۳۲۸ ۱۳۲۹/۱۳۳۰ ۱۳۳۱/۱۳۳۲ ۱۳۳۳/۱۳۳۴ ۱۳۳۵/۱۳۳۶ ۱۳۳۷/۱۳۳۸ ۱۳۳۹/۱۳۴۰ ۱۳۴۱/۱۳۴۲ ۱۳۴۳/۱۳۴۴ ۱۳۴۵/۱۳۴۶ ۱۳۴۷/۱۳۴۸ ۱۳۴۹/۱۳۵۰ ۱۳۵۱/۱۳۵۲ ۱۳۵۳/۱۳۵۴ ۱۳۵۵/۱۳۵۶ ۱۳۵۷/۱۳۵۸ ۱۳۵۹/۱۳۶۰ ۱۳۶۱/۱۳۶۲ ۱۳۶۳/۱۳۶۴ ۱۳۶۵/۱۳۶۶ ۱۳۶۷/۱۳۶۸ ۱۳۶۹/۱۳۷۰ ۱۳۷۱/۱۳۷۲ ۱۳۷۳/۱۳۷۴ ۱۳۷۵/۱۳۷۶ ۱۳۷۷/۱۳۷۸ ۱۳۷۹/۱۳۸۰ ۱۳۸۱/۱۳۸۲ ۱۳۸۳/۱۳۸۴ ۱۳۸۵/۱۳۸۶ ۱۳۸۷/۱۳۸۸ ۱۳۸۹/۱۳۹۰ ۱۳۹۱/۱۳۹۲ ۱۳۹۳/۱۳۹۴ ۱۳۹۵/۱۳۹۶ ۱۳۹۷/۱۳۹۸ ۱۳۹۹/۱۴۰۰ ۱۴۰۱/۱۴۰۲ ۱۴۰۳/۱۴۰۴ ۱۴۰۵/۱۴۰۶ ۱۴۰۷/۱۴۰۸ ۱۴۰۹/۱۴۱۰ ۱۴۱۱/۱۴۱۲ ۱۴۱۳/۱۴۱۴ ۱۴۱۵/۱۴۱۶ ۱۴۱۷/۱۴۱۸ ۱۴۱۹/۱۴۲۰ ۱۴۲۱/۱۴۲۲ ۱۴۲۳/۱۴۲۴ ۱۴۲۵/۱۴۲۶ ۱۴۲۷/۱۴۲۸ ۱۴۲۹/۱۴۳۰ ۱۴۳۱/۱۴۳۲ ۱۴۳۳/۱۴۳۴ ۱۴۳۵/۱۴۳۶ ۱۴۳۷/۱۴۳۸ ۱۴۳۹/۱۴۴۰ ۱۴۴۱/۱۴۴۲ ۱۴۴۳/۱۴۴۴ ۱۴۴۵/۱۴۴۶ ۱۴۴۷/۱۴۴۸ ۱۴۴۹/۱۴۵۰ ۱۴۵۱/۱۴۵۲ ۱۴۵۳/۱۴۵۴ ۱۴۵۵/۱۴۵۶ ۱۴۵۷/۱۴۵۸ ۱۴۵۹/۱۴۶۰ ۱۴۶۱/۱۴۶۲ ۱۴۶۳/۱۴۶۴ ۱۴۶۵/۱۴۶۶ ۱۴۶۷/۱۴۶۸ ۱۴۶۹/۱۴۷۰ ۱۴۷۱/۱۴۷۲ ۱۴۷۳/۱۴۷۴ ۱۴۷۵/۱۴۷۶ ۱۴۷۷/۱۴۷۸ ۱۴۷۹/۱۴۸۰ ۱۴۸۱/۱۴۸۲ ۱۴۸۳/۱۴۸۴ ۱۴۸۵/۱۴۸۶ ۱۴۸۷/۱۴۸۸ ۱۴۸۹/۱۴۹۰ ۱۴۹۱/۱۴۹۲ ۱۴۹۳/۱۴۹۴ ۱۴۹۵/۱۴۹۶ ۱۴۹۷/۱۴۹۸ ۱۴۹۹/۱۵۰۰ ۱۵۰۱/۱۵۰۲ ۱۵۰۳/۱۵۰۴ ۱۵۰۵/۱۵۰۶ ۱۵۰۷/۱۵۰۸ ۱۵۰۹/۱۵۱۰ ۱۵۱۱/۱۵۱۲ ۱۵۱۳/۱۵۱۴ ۱۵۱۵/۱۵۱۶ ۱۵۱۷/۱۵۱۸ ۱۵۱۹/۱۵۲۰ ۱۵۲۱/۱۵۲۲ ۱۵۲۳/۱۵۲۴ ۱۵۲۵/۱۵۲۶ ۱۵۲۷/۱۵۲۸ ۱۵۲۹/۱۵۳۰ ۱۵۳۱/۱۵۳۲ ۱۵۳۳/۱۵۳۴ ۱۵۳۵/۱۵۳۶ ۱۵۳۷/۱۵۳۸ ۱۵۳۹/۱۵۴۰ ۱۵۴۱/۱۵۴۲ ۱۵۴۳/۱۵۴۴ ۱۵۴۵/۱۵۴۶ ۱۵۴۷/۱۵۴۸ ۱۵۴۹/۱۵۵۰ ۱۵۵۱/۱۵۵۲ ۱۵۵۳/۱۵۵۴ ۱۵۵۵/۱۵۵۶ ۱۵۵۷/۱۵۵۸ ۱۵۵۹/۱۵۶۰ ۱۵۶۱/۱۵۶۲ ۱۵۶۳/۱۵۶۴ ۱۵۶۵/۱۵۶۶ ۱۵۶۷/۱۵۶۸ ۱۵۶۹/۱۵۷۰ ۱۵۷۱/۱۵۷۲ ۱۵۷۳/۱۵۷۴ ۱۵۷۵/۱۵۷۶ ۱۵۷۷/۱۵۷۸ ۱۵۷۹/۱۵۸۰ ۱۵۸۱/۱۵۸۲ ۱۵۸۳/۱۵۸۴ ۱۵۸۵/۱۵۸۶ ۱					

نمبر موجودہ	نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							ہیں۔ خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ اس کتاب کے علاوہ بہت بڑا دیوان الفیہ بنی میں مفتاح الطب۔ المقالة المشوقہ فی المدخل الی علم الفلسفۃ ان کے تالیفات میں ہیں (عین الانباء فی تاریخ الاطباء) نسخہ ہذا کے شروع میں ان کا سال وفات ۸۲۵ھ کشف الظنون کے حوالہ سے لکھا ہے۔ اس کتاب میں کشف الظنون کے دو نسخے موجود ہیں۔ مصری۔ اور مطبوعہ لندن۔ ان دونوں نسخوں میں مفتاح الطب کے تحت ہیں سال وفات چار سو دس ۸۴۰ھ) تحریر ہیں جو ظاہراً ٹھیک معلوم ہوتے ہیں۔
۱۸۲۲	۳۵	کتاب الخلاۃ مع کتاب سکران السلطان	الشیخ بہار الدین محمد بن الحسن بن عبد الصمد العالی۔ المتوفی ۸۰۳ھ	مطبوعہ ۱۳۱۴ھ مصر	۲۹۲	.	
							کتاب الخلاۃ۔ کسکول کے۔ انداز پر ہے۔ علوم مختلفہ سے نوادرات کو اخذ کر کے جمع کیا جس تالیف جمع سے غرض و غنط و نصیحت ہے۔ آغاز صفحہ ۲ و بے نستعین الحمد للہ رب العالمین والعاجۃ للمتفین ولا عدوان الا علی الظلمین۔ والصلاۃ والسلام۔ . . . اما بعد فقد قال ما ذین جبل عبارۃ خاتمہ صفحہ ۲۹۲ صدف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرلف کا ترجمہ فن تفسیر عربی نمبر ۲۹۲ پر درج ہے۔
		سکران السلطان	الشیخ شہاب الدین ابن العباس احمد بن یحییٰ بن ابی بکر الشہیر بن حبلہ المغربی التلمسانی الحنفی۔ المولود بالمغرب ۱۲۵ھ	۱۲۵ھ			

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہذیب مطبعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بجہد جہید عن التواضع المتاخر بن نامہ اجد احدا منهم ذکر ترجمۃ للناس رحمۃ اللہ - دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔ دکان معاصر اللعلا مۃ الما حونی وقد وقتت له معہ قصایا ولطائف۔ بعض قضایا کو دجن میں مولف کتاب سے گفتگو ہوئی۔ لکھکر تحریر کرتے ہیں ذک وک وسط الحرم سنۃ ۱۲۰۰ ربح ومانین والفت۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ناظم شروع تیرہویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ آغاز عبارت جلد اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل الادب اشرف حلیۃ واکمل زینۃ خاتمہ جلد اول صفحہ ۲۹۳ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔ ابتدا جلد دوم صفحہ ۲۔ باب آداب المدارس خاتمہ جلد دوم صفحہ ۲۲۷۔ کمل نور السراج دونوں جلدوں کے اول میں فرست ابواب منقسم ہے۔ شارح اسی زمانہ کے فضلاء میں سے ہیں۔				
۱۳۶۷	۳۴۳	الحکم الروحانیۃ فی الحکم الیونانیۃ	استاذ ابو الفرج علی بن الحسین بن ہند المتوفی ۱۱۸۵ھ	مطبع ۱۳۱۸ھ مصر مطابق سنۃ ۱۲۸		
		اس کتاب میں تہذیب اخلاق۔ طرق سیاست۔ ادب اور نصائح وغیرہ لکھے ہیں جن کو بڑے بڑے حکماء اور فضلاء کے کلام سے اخذ کیا ہے۔ بچہ مفید کتاب ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۸۔ قال الاستاذ ابو الفرج علی بن الحسین بن ہند ورحمۃ اللہ علیہ سأل الصمد بن الانبر والنخیب الخطیب ... کما وصل بالادب۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۷۔ فان سکت ولم یسندہ۔ عاودہما۔ حکیم ابو الفرج۔ علوم حکمیہ کے بڑے فاضل اور فہم طبیب کے اعلیٰ درجہ کے طبیب۔ اشعار عربیہ میں مشاہیر شعرا سے فائق اور مضامین ادبیہ میں۔ اُدبار کا ملین سے رائق۔ بلاغت میں فرید وھر۔ براعت میں یکتا۔ زمانہ ہیں۔ کتابت کے کام میں بھی یدِ طولیٰ حاصل تھا صنعت طب اور علم حکمت میں۔ شیخ ابی النیر الحسن۔ المشہور باب النحر کے شاگرد ہیں۔ شیخ کے جملہ تلامذہ اور عام طلبہ				

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر ۳۳، فہرست ادب اخلاق

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۸۶۸۰	۳۲	اویسۃ الفاخرہ فی سلطنتہ الدنیا والآخرہ	الشیخ علی بن حسام الدین بن عبدالملک بن قاضی		قلمی	۱۳	
		تفطیح کتابت مع باریکا ۸۱۰ ش ۷۰ - پنجم - سطر ۱۵ - خط و کاغذ عرب - عنوان شجرہ اول صفحہ پر وارد زنگین - جدول و باریکا رنگین نام کتاب تحریر نہیں ہے - سلاطین و دالیان یکس کے واسطے نصائح اور آداب ملکیت بہت خوبی سے مضبوط کیے ہیں - آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ رب العالمین اما بعد ہذہ رسالۃ فی نصائح الملوک - خاتمہ صفحہ ۱۳ - والحمد للہ رب العالمین مصنف کا ترجمہ قرآن حدیث عربی نمبر ۳۶۲ پر درج ہے					
۱۳۷۲	۳۳	الاستیعاج یوزر السراج الجزء الاول والثانی	السید احمد بن المامول الحسنی العلوی البلیغی	۱۳۱۳ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۹ھ	صفحہ ۹۳ ۱۳۱۳ھ	
		سراج طلب العلم کی شرح، جس کو ابی حامد السید العربی بن عبدالقادر بن ابی یحییٰ مساری نے نظم میں تالیف کیا ہے۔ یہ کتاب بہت فوائد اور مباحث کا ذخیرہ ہے۔ حالات تاریخیہ - مقالات ادبیہ مسائل فقہیہ - آداب اخلاقیہ وغیرہ اس کتاب میں جمع کیے گئے ہیں۔ بہت مفید اور نافع کتاب ہے کتاب ہذا کا مجموعی حیثیت سے توفیق اخلاق میں ہونا زیادہ موزوں نہیں کہ بعض بیانات اس میں ضروریہ ہیں جن کو اخلاق سے مناسبت ہے۔ اسی وجہ سے یہ کتاب اس فن میں رکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ قریباً چوبیس کتب خانہ میں یہ کتاب فن اخلاق میں رکھی گئی ہے۔ اس اشکال کی وجہ سے بھی اس کتاب کو اخلاق ہی میں رکھا حضرت شایع ذہن کتاب کی شرح تفصیل و تشریح کے ساتھ لکھی ہے۔ پہلا اصل فن نظم کی فطرت تھیں کرتے ہیں۔ طلبہ کے لئے آسان بیان و اکتے کتاب کو دو حصوں پر منقسم کیا ہے۔ اس مجلد میں دونوں حصے علیحدہ علیحدہ موجود ہیں۔ فاضل شایع کو باقی و ناظم کتاب کی تفصیلی تحقیق میں ہوئی خطبہ میں لکھتے ہیں :- انی فحسنت الفحص النہد					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب الشیخ ابوسعید ابوالنجیر الی الشیخ ابوعلی سینا مع الجواب					
		<p>یہ رسالہ بھی فن کلام عربی مجموعہ نمبری ۳۸۶ میں جلد ہے۔ دو مکتوبوں کا مجموعہ ہے۔ پہلا مکتوب ابوسعید نے شیخ ابوعلی سینا کو تصفیہ قلب وغیرہ کے باب میں لکھا ہے۔ دوسرا مکتوب اس کا جواب ہے شیخ ابوعلی سینا کی طرف سے آناؤ مکتوب ایہا العالم و فقاۃ اللہ خاتمہ صفحہ ۱۱۳ وَالسَّلَامُ عَلٰی فُحْمٰہِ۔</p>					

نمبر سیک	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>کچھ کلام کیا ہے۔ مولف نے اس کتاب میں اس کے ذہان شکن جملات لکھے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۴</p> <p>حسن الظن انا وبصائر العارفین۔ عبارت ختم صفحہ ۱۰ فی سراج الزور لیلۃ المولد النبی ص ۲۱۲</p> <p>ہوتا کتاب میں فہرست مضامین۔ آخر میں تقابیط لکھی ہیں۔ فاقول مولف زمانہ حال کے فضلاء میں منتہات سے ہیں۔ آپ کو علوم عقیدہ و نقلیہ میں پوری دستگاہ حاصل ہے۔ شیخ مستبرین اور فضلاء محققین سے کسب علوم کیا ہے۔ تقریباً پچاس علماء تونس، حرین، شریفین، مصر، وغیرہ نے جملہ فہون میں آپ کو اجازت عطا کی ہے۔ اس کتاب کے علاوہ۔ توحید و تجوید تفسیر قرآن۔ تصوف فقہ۔ اصول تہنیت۔ ادب۔ وغیرہ ہیں۔ بڑی چھوٹی تیس کتابوں کے قریب آپ کے تالیفات ہیں۔ اس کتاب کے طبع ہونے کے وقت تک آپ ہند نہیں وارشاد جلد کر گئے۔ فسأل الله ان یطیل عمری جلد ہذا کے اول میں حضرت مولف کا ترجمہ کئی شخص نے لکھا ہے۔ مختصر حال اسی سے ماخوذ ہے۔</p>
		رسالہ طاہر سہامانی	العارف الصہبانی	بابا طاہر السہبانی			
				المشہور بصریاں			
							<p>یہ رسالہ فن حکمت عربی مجموعہ نمبر ۲۲ میں جلد ہے۔ اس رسالہ میں کچھ اقوال صدیقیانہ لکھے ہیں۔ عبارت آغاز</p> <p>قال رحمه الله ليس لكاتبى هذا الخاتمة خاتمة۔ والله الطيبين الطاهر بن دريا طاہر کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا</p>
		کلمات ذوقیہ	لم یصرح بمولف نامہ				
							<p>یہ رسالہ فن کلام عربی مجموعہ نمبر ۲۸۶ میں جلد ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ تجرید کے فوائد اور قطع تعلقات کے منافع لکھے ہیں آغاز صفحہ ۱۱۰ کلمات ذوقیہ و نکات شوقیہ خاتمہ صفحہ ۱۱۰۔ تم بحسن الله و توقیفہ</p>

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الحمد لله على ما انخفض وعلمه خاتمه حاشية صفحہ ۵۲ وسلم تسليماً والحمد لله رب العالمين					
		احياء العلوم امام حجة الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي المتوفى ۵۰۵ ھ					
		یہ کتاب اتحاد السادة المتقين کے جلد اول کے آخر حصہ حاشیہ صفحہ ۵۳ سے شروع ہو کر دسویں جلد کے حاشیہ صفحہ ۵۶ پر ختم ہوئی ہے۔ مولانا رفیع حسینی زبیدی شاہ اجیار العارم نے شرح میں عبارت متن کی تکمیل نہیں کی تھی۔ اس ضرورت سے شرح مذکور کے حاشی جلد است پر یہ کتاب تمام و کمال چڑھائی گئی ہے۔					
۵۳۵۸	۴۲۶	کتاب التكاثر الاعتبار	ایضاً	فاسی	۸۲		
		تقطیع کتابت ۵۴۰ھ - ۵۴۱ھ - ۵۴۲ھ - ۵۴۳ھ - ۵۴۴ھ - ۵۴۵ھ - ۵۴۶ھ - ۵۴۷ھ - ۵۴۸ھ - ۵۴۹ھ - ۵۵۰ھ - ۵۵۱ھ - ۵۵۲ھ - ۵۵۳ھ - ۵۵۴ھ - ۵۵۵ھ - ۵۵۶ھ - ۵۵۷ھ - ۵۵۸ھ - ۵۵۹ھ - ۵۶۰ھ - ۵۶۱ھ - ۵۶۲ھ - ۵۶۳ھ - ۵۶۴ھ - ۵۶۵ھ - ۵۶۶ھ - ۵۶۷ھ - ۵۶۸ھ - ۵۶۹ھ - ۵۷۰ھ - ۵۷۱ھ - ۵۷۲ھ - ۵۷۳ھ - ۵۷۴ھ - ۵۷۵ھ - ۵۷۶ھ - ۵۷۷ھ - ۵۷۸ھ - ۵۷۹ھ - ۵۸۰ھ - ۵۸۱ھ - ۵۸۲ھ - ۵۸۳ھ - ۵۸۴ھ - ۵۸۵ھ - ۵۸۶ھ - ۵۸۷ھ - ۵۸۸ھ - ۵۸۹ھ - ۵۹۰ھ - ۵۹۱ھ - ۵۹۲ھ - ۵۹۳ھ - ۵۹۴ھ - ۵۹۵ھ - ۵۹۶ھ - ۵۹۷ھ - ۵۹۸ھ - ۵۹۹ھ - ۶۰۰ھ - ۶۰۱ھ - ۶۰۲ھ - ۶۰۳ھ - ۶۰۴ھ - ۶۰۵ھ - ۶۰۶ھ - ۶۰۷ھ - ۶۰۸ھ - ۶۰۹ھ - ۶۱۰ھ - ۶۱۱ھ - ۶۱۲ھ - ۶۱۳ھ - ۶۱۴ھ - ۶۱۵ھ - ۶۱۶ھ - ۶۱۷ھ - ۶۱۸ھ - ۶۱۹ھ - ۶۲۰ھ - ۶۲۱ھ - ۶۲۲ھ - ۶۲۳ھ - ۶۲۴ھ - ۶۲۵ھ - ۶۲۶ھ - ۶۲۷ھ - ۶۲۸ھ - ۶۲۹ھ - ۶۳۰ھ - ۶۳۱ھ - ۶۳۲ھ - ۶۳۳ھ - ۶۳۴ھ - ۶۳۵ھ - ۶۳۶ھ - ۶۳۷ھ - ۶۳۸ھ - ۶۳۹ھ - ۶۴۰ھ - ۶۴۱ھ - ۶۴۲ھ - ۶۴۳ھ - ۶۴۴ھ - ۶۴۵ھ - ۶۴۶ھ - ۶۴۷ھ - ۶۴۸ھ - ۶۴۹ھ - ۶۵۰ھ - ۶۵۱ھ - ۶۵۲ھ - ۶۵۳ھ - ۶۵۴ھ - ۶۵۵ھ - ۶۵۶ھ - ۶۵۷ھ - ۶۵۸ھ - ۶۵۹ھ - ۶۶۰ھ - ۶۶۱ھ - ۶۶۲ھ - ۶۶۳ھ - ۶۶۴ھ - ۶۶۵ھ - ۶۶۶ھ - ۶۶۷ھ - ۶۶۸ھ - ۶۶۹ھ - ۶۷۰ھ - ۶۷۱ھ - ۶۷۲ھ - ۶۷۳ھ - ۶۷۴ھ - ۶۷۵ھ - ۶۷۶ھ - ۶۷۷ھ - ۶۷۸ھ - ۶۷۹ھ - ۶۸۰ھ - ۶۸۱ھ - ۶۸۲ھ - ۶۸۳ھ - ۶۸۴ھ - ۶۸۵ھ - ۶۸۶ھ - ۶۸۷ھ - ۶۸۸ھ - ۶۸۹ھ - ۶۹۰ھ - ۶۹۱ھ - ۶۹۲ھ - ۶۹۳ھ - ۶۹۴ھ - ۶۹۵ھ - ۶۹۶ھ - ۶۹۷ھ - ۶۹۸ھ - ۶۹۹ھ - ۷۰۰ھ					
۵۳۹۹	۴۲۶	السيف الرباني في حق المعتر الشیخ السید محمد الکی بن علی الغوث الجیلانی	سید مصطفی بن عذور	۱۳۰۹ھ	مطبوعہ ۱۳۱۱ھ فی المطبعة التوسیة	۱۸۶	
		بعض معاندین نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے کلام اور ان کے مناقب وغیرہ کے متعلق بطریق اعتراض					

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نوع تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تعریف الاحیاء بعض اہل الاحیاء	القاضی السیاحی عبد القادر بن شیخ عبد اللہ بن شیخ عبد اللہ العیدروس با علوی				
		یہ رسالہ کتاب اتحاف السادة المتقين - مرقومہ بالا کے جلد اول کے جانبہ صفحہ ۲ سے شروع ہو کر پانچواں صفحہ ۴۰ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں احیاء العلوم کے فضائل - اہم غنائی کا ترجمہ بعض طاعنین کے جوابات لکھے گئے ہیں۔ مقدمہ ایک مقصد و خاتمہ پر۔ رسالہ کو منقسم کیا ہے۔ المصنف نے عنوان کتاب المقصد فی فضائلہ و بعض المداخع والثناء من الابرار علیہ و الجواب عما استشكل منه و طعن یسببه فیہ الخاتمہ فی ترویجہ المصنف رحمہ اللہ عنہ عبارت آغاز حاشیہ صفحہ ۲ الحمد لله الذی وفق لنا لکتاب الحسان خاتمہ حاشیہ صفحہ ۴۰ بن تھوی اویدک فانزل (مؤلف رسالہ کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا)					
		الامارات فی اشکالات الاحیاء	امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی (۵۰۵ھ)				
		یہ کتاب اتحاف السادة المتقين کے جلد اول کے حاشیہ صفحہ ۴۱ سے شروع ہو کر حاشیہ صفحہ ۲۰ پر ختم ہوئی ہے۔ اس کتاب میں امام غزالی رحمہ اللہ نے طاعنین کی کتاب الاحیاء سے خطاب کیا ہے اور ان لوگوں کی کم فہمی و کوتاہی علم پر تنبیہ کی ہے۔ اور جن عبادات کے متعلق معترضین نے قرآن و مطالعہ سے مانعت کی تھی۔ نہایت تحقیق و تفصیل کی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ کتاب احیاء عیوب سے بہتر ہے۔ عبارت آغاز حاشیہ صفحہ ۴۱					

نمبر جوت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۱۶۳	۳۲	اتحاف السادة المتقين (شرح) اسرار الاحیاء علوم الدین (مع) الاحیاء الجزء التاسع الزبدی الحنفی المتوفی ۱۲۰۵ھ	شیخ ابو الفیض الیومدی بن محمد بن محمد بن عبد البر زاق اشہیر تفسیر الحنفی الزبدی الحنفی المتوفی ۱۲۰۵ھ	۱۲۰۵ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۱ھ	۶۹۸	
		<p>نوٹاں حصہ ہو۔ اس میں پانچ کتب کی شرح کی گئی ہے۔ کتاب الصبر والشکر۔ کتاب الرجاء والخوف۔ کتاب الفقر والزهد۔ کتاب التوہید والتوکل۔ کتاب المحبة والشوق والانس والرضا۔ آغاز صفحہ ۲ بعد قول صلی اللہ علیہ وسلم صابون الحمد للہ الذی جعل الحمد مفتاحاً للذکر ختم صفحہ ۲ افتتاح سنہ ۱۲۰۵ھ</p> <p>اسے قول ومصلیاً ومسلماً۔</p>					
ایضاً	۳۲۵	اتحاف السادة المتقين (شرح) اسرار الاحیاء علوم الدین (مع) الاحیاء والجزء العاشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۷۲	
		<p>دسواں حصہ ہو۔ اس میں چار کتب کی شرح لکھی کہ کتاب کو ختم کیا ہے۔ کتاب النیۃ والاخلاص۔ کتاب المراقبہ والمحابہ۔ کتاب التفکر والاعتبار۔ کتاب ذکر الموت وما بعده۔ آغاز صفحہ ۲ بعد قول صلی اللہ علیہ وسلم صابون الحمد للہ الذی انس بذکر المخلصون خاتمہ صفحہ ۵۷۲ مشہور سنہ ۱۲۰۵ھ بعد التابین</p> <p>والف لے قول وآلہ الکرام وسلم حضرت تاج رحمہ اللہ کا ترجمہ فن اصول حدیث تحت کتاب نمبر ۳۲ تحریر ہے۔</p>					

نمبر جو دست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیسٹ
۵۱۶۳	۳۲۲	اتحاف السادة المتقين شرح اسرار احیاء علوم الدین (مع) احیاء العلوم الجبر الساج	الشیخ ابو الفیض السید محمد بن محمد بن محمد بن عبد الرحمن الشیرازی قصہ الحسینی الربیبی الحنفی المتوفی	۱۲۰۰ھ ۱۲۰۵ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۱ھ	۵۸۲	
		<p>سائنسوں حصہ ہو اس میں پانچ کتب کی شرح ہے کتاب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر کتاب آداب العیشتہ و اخلاق النبوة کتاب ریاضۃ النفس و تہذیب الاخلاق و معارجت امراض القلب کتاب کسر الشہوتین شہوة البطن و الفج کتاب آفات اللسان آغاز صفحہ ۲ بعد قول و علی اللہ الی قول کل صابر الحمد للہ الذی لا یستفتح ختم صفحہ ۵۸۲ من شہوی ستۃ الف و مائتین الی قول آمین۔</p>					
ایضاً	۳۲۳	اتحاف السادة المتقين شرح اسرار احیاء علوم الدین (مع) الاحیاء الجبر الثامن	ایضاً	۱۲۰۲ھ	ایضاً	۶۳۴	
		<p>آٹھواں حصہ ہو اس میں سات کتب کی شرح لکھی گئی ہے کتاب ذم الغضب و الحق و الحمد کتاب ذم الدنیا کتاب بخل و ذم حب المال کتاب ذم الجاہ و الریاء کتاب ذم الکبر و العجب کتاب ذم الغرور کتاب التبتہ آغاز صفحہ ۲ بعد قول و علی اللہ الی تسلیما الحمد للہ القدر الصمد ختم صفحہ ۶۳۴ من رجب القدر الحرام سنہ ۱۲۰۳ھ الی قول الحلۃ العظیم۔</p>					

نمبر جوت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیسٹ
		چوتھا حصہ ہو اس میں کتاب اسرار الزکاة۔ کتاب اسرار الصمیم۔ کتاب اسرار الحج و مہاجر۔ کتاب آداب تلاوة القرآن کی شرح ہے۔ عبارت ابتدا و منہ بعد قول و علی اللہ۔ الی قول سبحانہ۔ الحمد للہ الذی انزل۔ عبارت ختم صفحہ ۵۷۷ من شہور سنہ (۱۱۹۸) الی قول۔ ونعم الوکیل۔					
۵۱۶۳	۴۲۰	اتحاف السادة المتقين (شرح) اسرار احوار بن محمد بن محمد بن عبد الرزاق علیم الدین (مع) الشیر بقرضی الحسینی احیاء العلوم البحر والشمس الزبیدی الخفی المتوفی ۱۲۰۵ھ	الشیخ ابو الفیض السید محمد	۱۱۹۹ھ	مطبوعہ مصر	۵۱۷	
		پانچواں حصہ ہو اس حصہ میں کتاب الاذکار والدعوات۔ کتاب ترتیب الاوراد و تفضیل احیاء الیسئل کتاب آداب النواح۔ کتاب آداب الکسب والمعاش کی شرح بسط کے ساتھ کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ بعد قول و علی اللہ۔ الی قول کل صابر۔ الحمد للہ مستحق الحمد ختم صفحہ ۵۷۷ من شہور سنہ ۱۱۹۹ الی قول۔ آمین۔					
ایضاً	۴۲۱	اتحاف السادة المتقين شرح اسرار احوار علوم الدین (مع) احیاء العلوم الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۷۴	
		چھٹا حصہ ہو اس میں ان کتب کی شرح ہے۔ کتاب الحلال والحرام۔ کتاب آداب الآخرة والجمعة والمعاشرۃ مع اصناف الخلق کتاب آداب الغزلت کتاب آداب السفر۔ کتاب آداب السماع۔ آغاز صفحہ ۱ الحمد للہ الوہب الخفی ختم صفحہ ۵۷۴ من شہور سنہ (۱۱۹۹) الی قول العلی العظیم۔					

نمبر پروجیکٹ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	رقصیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
۵۱۶۳	۳۱۷	اتحاف السادة المتقين شرح اسرار احیاء علوم الدین (مع) احیاء العلوم الجوز الثانی	الشیخ ابوالفتح السید محمد بن محمد بن محمد بن عبدالرزاق الشیر برقنی الحسینی الزبیری الحنفی المتوفی ۱۲۰۵ھ	۱۱۹۷ھ	مطبوعہ ۱۱۳۳ھ	۳۲۹	
		وہ سراجہ ہے۔ کتاب قواعد القناء۔ کتاب اسرار الطہارۃ۔ کی شرح بڑی تحقیق و خوبی کے ساتھ لکھی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم۔ عبارت ختم صفحہ ۳۲۹ وکان الفصل من تسويدا سكر ليله الاسر بقاء سابع شهر رمضان (۱۱۹۷) لے قول۔ ونعم الكوئل۔					
۵۱۶۳	۳۱۸	اتحاف السادة المتقين شرح اسرار احیاء علوم الدین (مع) احیاء العلوم الجوز الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۸۶	
		تیسرے حصہ ہے۔ اس میں صرف کتاب اسرار الصلوٰۃ و مہانتہ کی شرح کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم الله ناصر كل صابو ختم صفحہ ۳۸۶۔ ختام عام سبع وتسعين ومائة ولف الى قول ونعم الكوئل۔					
ایضاً	۳۱۹	اتحاف السادة المتقين شرح اسرار احیاء علوم الدین (مع) الجوز الرابع	ایضاً	۱۱۹۸ھ	ایضاً	۵۵۷	•

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نوع کیفیت	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>شرح علام نے چاروں مجلدوں کی اگرچہ تمام و کمال عبارت کا استیعاب نہیں کیا۔ مگر اکثر کلام کی شرح بسطہ و تفصیل کے ساتھ لکھی ہے۔ متن کے غموض و رموز کی وضاحت نہایت خوبی سے کی ہے۔ احادیث جو متن میں مذکور ہیں۔ ان کا ترجمہ حافظ محدثین کے طریق پر کیا ہے۔ اقوال علماء و عارفین کے اسانید بہم پہنچائے ہیں اس ربط و ضبط اور حسن و بی کے ساتھ اس متن کی دوسری شرح غالباً اس وقت تک تالیف نہیں ہوئی۔ تقریباً گیارہ سال کی مدت میں پوری شرح کی تالیف سے فراغت پائی۔ کما قال فی آخر الکتاب۔ وکانت مدۃ املائہ مع شواغل اللہ وابلوائہ احدى عشر عاماً الا اياماً اخرها فی الخامسة من نهار الاحد خامس جمادی الثانیہ من شہور سنة احدى جدد المائین والف من ہجرة من لہ العز والشراف۔ اس شرح کو شرح علام نے دس حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ جلد ہذا پہلا حصہ ہے جس میں ابتداً امام غزالی رحمہ اللہ کی سوانح عمری بڑی تفصیل و تشریح کے ساتھ لکھی ہے۔ امام کے حالات مفصلہ لکھنے کے بعد شرح کی ابتدا کی ہے۔ اس پہلے حصہ کے حاشیہ صفحہ ۳۴ تک (کتاب تعریف الاحیاء) ہے۔ حاشیہ صفحہ ۴۱ سے صفحہ ۲۵۲ کے حاشیہ تک۔ (کتاب الامار فی اشکالات الاحیاء) کو حاشیہ کے اول حصہ میں لکھا ہے۔ اور نشان دیکر آخری حصہ میں (احیاء العلوم) کو شروع کیا ہے۔ جو تمام حصص کے حاشیہ پر برابر چلی گئی ہے۔ اس پہلے حصہ میں صرف کتاب العلم کی شرح ہے۔ آغاز حصہ اول صفحہ ۲ الحمد للہ الذی احیانا کثر قلوب عبادة العارفين خاتمة حصہ اول صفحہ ۴۴ بخیر ذلک فی یوم الجمعة بعد الصلوة الخمس نقب من محرم الحرام افتتاح سنة ثلاث وتسعين ومائة والف مجلد ہذا اور جملہ حصص کے آخر میں فرست ابواب بھی منضم ہے۔</p>

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		لذاتہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۹۵۔ قدس اللہ اسرارہ۔					
		الدرۃ العنقہ	العارف الربانی و محقق الضمیانی مولانا عبدالحسن بن احمد الجامی المتوفی ۸۹۷ھ ہجری		مطبوعہ ۱۳۳۸ھ		
		یہ دوسرا نسخہ ہے۔ یہ بھی کتاب اساس التقدیس (مکرر) کے ساتھ فن کلام ۳۶۳ پر درج ہے۔ اس رسالہ کے دو قلمی نسخے نمبر ۱۹ اور نمبر ۲۰ فن کلام میں۔ اور بھی ہیں۔ مولانا جامی قدس سرہ کے آبا و اجداد کا اصلی وطن اصفہان ہے۔ مولانا کا تولد (قریب ۱۰۹۰ھ) میں۔ آٹھ سو سترہ ہجری (۱۷۱۱ھ) کو ہوا۔ سلسلہ نسب آپ کا۔ امام محمد شیبانی۔ شاگرد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ملتا ہے۔ آپ کا فضل و کمال آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہے۔ ایک عالم آپ کے کیف کلام سے مسرور ہو رہا ہے۔ آپ اُستاد اساتذہ۔ اور امام ائمہ فن ہیں۔ لہٰذا کہیں ہی سے بزرگی و رشید کے انار آپ میں نمایاں تھے جنہو زسن بلوغ کو پہنچنے نہیں پائے تھے کہ بہت سے ضروری علوم سے واقف ہو گئے ہرات میں۔ خواجہ علی سمرقندی کے درس میں داخل ہو کر تمام علوم ظاہری کی تکمیل کی۔ رسمی علوم کے کسب کے بعد سمرقند تشریف لائے۔ خواجہ سعد الدین کاشغری کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت سے میسر ہوئے انہی تعلیم کے موافق بیدریافت و مجاہدہ کیا۔ اس کے بعد حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کی فیض صحبت سے کمال ظاہری و باطنی کی تکمیل کی۔ حرمین شریفین۔ بغداد۔ کربلا۔ معلیٰ نجف اشرف۔ وغیرہ کا سفر کیا۔ اور ایک معتبر زمانہ اس مبارک سفر میں صرف کیا۔ اس سفر میں علاوہ زیارات اکابرین کے بہت سے اہل کمال کی صحبت سے بھی خیر و برکت حاصل کی سلطان حسین میر علی شیر آپ کے خاص معتقدین میں ہیں۔ تصنیفات آپ کے چوبیس۔ موافق عہد و لفظ جام بیان کیے گئے ہیں بعض نے مولفات کی تعداد چوں بھی لکھی ہے۔ شرح کافیہ سلسلہ الازہب تہذیب الاحرار بتحہ الابراہیم یوسف زلیخا۔ کلیات۔ وغیرہ۔ شاہ مصنفات میں ہیں۔ خواجہ عبید اللہ رحمہ اللہ کے وصال کے تین سال بعد					

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ بریلی	تعداد صفحات	کیفیت
		در النواص علی فتاویٰ سیدی علی النواص	الشیخ العالم عبدالہاب بن احمد الشمرانی المتوفی ۹۶۳ھ	۹۵۵ھ			
		یہ نسخہ مسطورہ الا کتاب کے حاشیہ پر ہو۔ حاشیہ صفحہ ۲ سے شروع ہو کر حاشیہ صفحہ ۱۰۵ پر ختم ہوا ہے۔ اس کتاب میں حضرت مولف نے ان فوائد و مطالب کو جمع کیا ہو جو سیدی علی النواص اپنے شیخ سے وقتاً فوقتاً استقاہ کیے ہیں یہ افادات طالبین کے واسطے بجز مفید ہیں۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲ اللہ لا سہل الا ما جلتہ سہلاً خاتمہ حاشیہ صفحہ ۱۰۵ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایک تلمیذی نسخہ اس کتاب کا نمبر ۱۱۲ پر اس فن میں تحریر ہو۔					
		الجواهر والدرر	ایضاً	۹۳۴ھ			
		یہ کتاب بھی نسخہ حرقومہ والا۔ کے حاشیہ پر صفحہ ۱۰۵ سے صفحہ ۳۱۹ تک ہو اس کتاب کے مضامین بھی سابق الذکر کتاب کے قریب قریب ہیں۔ عبارت آغاز حاشیہ صفحہ ۱۰۵۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین خاتمہ حاشیہ صفحہ ۳۱۹ لے یوم الدین آمین آمین۔ اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ بھی نمبر ۱۱۲ پر اس فن میں درج ہو (شیخ عبدالوہاب شمرانی کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۳۲۳ پر لکھا گیا)					
		الدرة السخرة	العارف الربانی المحقق الضمدانی مولانا عبدالرحمن بن احمد الجامی المتوفی ۸۹۸ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۸ھ		
		یہ رسالہ کتاب اساس التقویٰ فن کلام مندرجہ نمبر ۳۴۳ کے ساتھ مجلد ہو۔ اس رسالہ میں وجود واجب تعالیٰ کی تحقیق۔ مذہب صوفیہ متکلمین حکماً کے موافق لکھی ہو عبارت آغاز صفحہ ۲۴۸ الحمد للہ الذی تجلی بذاتہ					

نمبر چوت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>تفصیل و تطویل کو دخل نہیں دیا۔ صرف متن کے مطالب کی ضروری قدر تشریح کر دی ہے۔ عبارت آغاز حاشیہ جلد اول صفحہ الحمد للہ رب العالمین۔ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم عبارت خاتمہ جلد دوم صفحہ ۹۹ فقر العباد الى الله عبد الله الشرفاوى الخلق وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم۔ شیخ الجامع الازہر علامہ شرفاوى۔ کا۔ بلدہ (طریڈ) میں۔ جو قرین کے قریب ہو تقریباً گیارہ سو پچاس ہجری میں تولد ہوا۔ تین تیز تک قرین میں مقیم رہے۔ یہاں حفظ قرآن شریف وابتدائی تعلیم سے فراغت پائی جب ہوشیار و جوان ہوئے۔ جامع ازہر کا رخ کیا۔ اس جگہ پہنچ کر علوم ظاہری کی تکمیل میں مصروف ہوئے۔ علامہ مخنی۔ جوہری عطیۃ الابروری۔ محمد الفاسی۔ عمر الطلاوی۔ علی بن عربی مشہور بسقاط۔ وغیرہم۔ آپ کے اساتذہ ہیں۔ علم ظاہر کی تکمیل کے بعد سلوک و طریقت میں شیخ محمود الکروى متوفی ۹۵۰ھ ہجری کی تعلیم سے شریاب ہوئے ابتدائی زمانہ عسرت کے ساتھ بسر ہوا۔ آخر میں خوشحالی و یسر کا حصہ حاصل ہو گیا۔ اس شیخ کے علاوہ آپ کے مصنفات میں۔ یہ کتابیں بھی مدد و ہیں۔ حاشیہ علی التخریر بشرح نظم کیمی العمری۔ القائد المشرق مع الشرح شیخ مختصر شرح رسالہ بالفتح العادلی فی القائد مختصر التمثال مع الشرح۔ رسالہ فی لا الہ الا اللہ۔ شرح الحکم و الوصایا الکروى مختصر المعنی فی النہو۔ وغیر ذلک۔ بارہ سو ستائیس (۱۲۲۶ھ) ہجری میں۔ رحلت فرمائی ریاض الباقی فی التزجیم والاخبار</p>			
۴۵۵۹	۴۱۴	الابریر۔ مع کتابین آخرین علی الحاشیہ	الجامع۔ شیخ احمد بن مبارک المطی السجلماسی	۱۲۹۹ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۰۶ھ	۳۲۰	
		<p>اس کتاب میں۔ شیخ احمد جامع کتاب ہذا نے ملفوظات اپنے شیخ کے جمع کیے ہیں۔ جن کا نام سید عبد العزیز بن مسعود بن احمد ہے۔ یہ بزرگ سیدنا حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد امجاد میں ہیں۔ اس کتاب میں بہت سے نکات معرفت اور فوائد طریقت جمع ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی فتح لاولیائہ طریق الوسائل خاتمہ صفحہ ۱۹۰۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم</p>					

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۹۶۱	۴۱۳	غیت الموبیہ العلیہ شرح الحکم العطائیہ للشرفاوی المجلد الاول والثانی	علامہ الامام الشیخ محمد بن ابراہیم المعروف بابن عباد النفری الزنی المتوفی	۱۲۰۳ھ	مطبوعہ مصر	صفحہ ۹۸ صفحہ ۹۵	
		الحکم العطائیہ کی شرح ہے جس کے مولف علامہ ابوالعباس احمد بن محمد بن عبد الکریم بن عطار المدلسکندری متوفی ۱۲۰۳ھ ہجری ہیں۔ اس کتاب میں حضرت مولف رحمہ اللہ نے اپنے مریدین و معتقدین خاص سے چند نصائح کے ساتھ خطاب کیا ہے۔ شراح علیہ الرحمہ نے اجمالی مطالب کی تفصیل کی ہے اصل کتاب کو دو حصوں پر تقسیم کر کے جلد اول جلد ثانی سے نامزد کیا ہے۔ جلد اول کو صفحات ۹۸-۱۰۱ اور جلد ثانی کو صفحات ۹۵ میں تمام کیا ہے۔ ابتدا جلد اول صفحہ ۱ قال العبد الفقیر الی اللہ تعالیٰ المعتمد فی غفرلہ ذنوب علی اللہ محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ بن ابراہیم خاتمہ جلد اول صفحہ ۹۸ بظہر ہر البشریۃ۔ آغاز جلد دوم صفحہ ۱ سبحان من لم یحبل الدلیل علی اولیائہ خاتمہ جلد دوم صفحہ ۹۷۔ والحمد للہ رب العالمین شراح رحمہ اللہ ۱۲۰۳ھ ہجری بلکہ زندہ میں متولد ہوئے چوتھی رجب ۱۲۰۳ھ ہجری میں قاس میں انتقال فرمایا۔ (فہرست کتب خانہ خدیوہ مصر)					
		شرح الحکم العطائیہ للشرفاوی	شیخ الاسلام الشیخ عبد اللہ بن حجازی بن ابراہیم الشافعی الشہیر بالشرفاوی المتوفی	۱۲۰۳ھ			
		الحکم العطائیہ کی دوسری شرح ہے۔ کتاب متذکرۃ بالاکی دو نوجواؤں کے حاشیہ پر تحریر ہے۔ اس شرح میں زیادہ					

نمبر خود کتاب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
							<p>سے تشریح کی ہے۔ شارح علام کو اس فن خاص سے بڑی مناسبت معلوم ہوتی ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ اول الحمد لله الذی فاق بقدرتہ صبح الوجود عن غسق العداۃ فجعلہ آیتہ مبصرۃ۔ عبارت ورق آخر صفحہ ۸ فاوہمت الخ (حضرت شارح علیہ الرحمہ کا ترجمہ ہی فن کے نمبر ۳۱ پر تحریر ہو چکا ہے)</p>
۳۲۶۸	۳۱۲	ہدایۃ السالکین للصلوٰۃ صراط رب العالمین	مولانا محمد خواجہ ابن عربین القنوجی الرسول دار عالمگیر بادشاہ	مسنون باسم عالمگیر بادشاہ	قلمی	۲۲۲	
				غازی			
							<p>تقطیع کتابت مع جدول ۱/۶ × ۳/۴۔ اچھے سیلور ۱۳۔ خط تعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ مختصر لوح طلائی و رنگین پہلے اور دوسرے صفحہ پر جدول طلائی۔ شجر فی۔ آسمانی۔ باقی تمام صفحات پر۔ صرف سرخ و آسمانی جدول ہے۔ کتابت سرخی و سماہی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تقریباً تمام اوراق پر۔ پیوند کاری۔ آب پیدگی کا اثر ہے۔ کرم خوردگی خفیف۔</p> <p>یہ کتاب خلوص عبادت۔ ترک ہوا۔ اہتمام احکام شرعیہ کے بیان میں ہے۔ سالک بندی کے واسطے مفید و نافع ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲ کیف نحمدک یا من اعترف سید انبیاءک بالجہنم عن ذنائبک الخ بحجاب قدسک ... اما بعد فیقول العبد المذنب۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۲ ولا تضیق علی نفسك بقیفک بل یستعمل الاقتصاد۔ مولف رحمہ اللہ۔ بادشاہ عالمگیر غازی کے زمانہ کے فضلا میں ہیں۔ اس کتاب کو بھی اسی بادشاہ کے نام پر معنون کیا ہے۔ آپ کا وطن اہلی قنوج ہے۔ سادات رسول کے ساتھ مشہر ہیں۔ بڑے فاضل۔ عارف۔ جمال۔ اخلاق حمیدہ۔ فضائل جزیلہ کے ساتھ متصف ہیں۔ حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ وہاں کے مشائخ کبار کے فیض صحبت سے مستفیض ہو کر قنوج واپس تشریف لائے۔ اور وہیں قنوج میں وفات پائی۔ سال رحلت معلوم نہیں ہوا۔ مولوی عبدالشکور عرف رحمان علی نے اپنے تذکرہ میں حضرت مولف کا نام خواجہ محمد لکھا ہے۔ اور اس کتاب کے دیباچہ میں خود مولف نے اپنا اسم محمد خواجہ تحریر کیا ہے (تذکرہ علمائے ہند۔ فارسی)</p>

نمبر جو دست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
۴۶۷۵	۴۰۹	شرح فصوص الحکم	مولانا کمال الدین عبدالرزاق الکاشی بن ابی الغائم بن احمد المتوی ۷۳۰ھ		قلمی ۱۳۱۵ھ	۱۲۵۰	
		<p>تقطیع کتابت ۴۷۷۵-۱۳۰۰ھ بطور ۱۳۰۰ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کتابت سرخی و سیاہی۔ سے کتاب حافظ بشیر احمد دہلوی ملازم کتب خانہ ہذا۔ نسخہ منقول عنہا کی عبارت جہاں کاتب کے پڑھنے میں نہیں آئی ہو اس نسخہ منقول میں ان مقامات پر سفیدی چھوڑ دی گئی ہے۔</p> <p>اس کتاب کا قدیمی و پُرانا نسخہ جو اسی فن کے نمبر ۱۹۱ پر مندرج ہو۔ نسخہ ہذا اُس سے منقول ہوا ہے۔ فصوص الحکم مولانا شیخ اکبر کی نافع اور عمدہ شرح ہو۔ شارح علامہ نے مشکل مقامات کا حل بڑی خوبی سے کیا ہو۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الاحد بذاتہ وکبریاۃ خاتمہ صفحہ ۲۵۵ الطیبین الطاہرین نوشتہ شدت ۱۳۱۵ھ۔ شارح علامہ بہت بڑے فاضل۔ علوم ظاہری و باطنی کے جامع۔ شیخ نور الدین عبدالصمد نظری کے مرید ہیں نظری فتح فون و فتح ظاہر و کسر زائجہ اس شرح کے علاوہ آپ کی تصنیفات میں تفسیر تائویات۔ کتاب اصطلاحات صوفیہ شرح منازل السائرین وغیرہ بھی ہیں۔ آپ شیخ رکن الدین علاؤ الدین ولہ قبریں التذکرائے روح کے معاصر ہیں مسئلہ وحدت وجود میں اُن کے ساتھ تحریری مکالمہ و مباحثہ ہوا ہو۔ جانبین کے مکاتیب بجنسہ نفحات الانس میں مولوی جامی علیہ الرحمہ نے نقل کیے ہیں کشف الطنون میں آپ کا سال وفات سات سو تیس تحریر ہو (نفحات الانس)</p>					
۱۲۷۳	۴۱۰	الشجرۃ الکرسیہ فی احوال القدسیۃ	الم یصرح المؤلف باسمہ		قلمی	۶۲	
		<p>تقطیع کتابت ۴۷۷۵-۱۳۰۰ھ بطور ۱۳۰۰ خط نسخ۔ کاغذ کشمیری۔ دو اور سرخی سے بنائے گئے ہیں۔ اُن کے اندر عبارت</p>					

نمبر جوت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>(جو شہر فاس بلا و مغربیہ کے قیام کے بعد ہی) آپ کا قولہ ہوا مختصر ہی ہے آپ کو کسب علوم کا شوق ہو گیا آپ کا نفس زکیہ تحصیل کمالات انسانیہ کے واسطے مجبول تھا۔ علوم ربمہ اور فنون ظاہریہ کی اکابرین زمانہ سے تھوڑے ہی زمانہ میں تکمیل کر لی۔ جوانی کا آغاز تھا کہ چلہ فنون میں آپ کی عام شہرت پھیل گئی۔ مشاہیر علماء کے پہلو پہلو ہو گئے تفسیر و حدیث وانی میں خاص ملکہ حاصل تھا۔ کتاب و سنت سے مسائل کا استنباط و استخراج قوت استدلال کے ساتھ فرماتے۔ اختلافی امور اہل کابڑے خوض و تفکر سے فیصلہ کرتے۔ ۱۲۱۲ھ ہجری میں مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ چودہ سال حرمین محترمین میں قیام رہا۔ یہاں کے قیام کے زمانہ میں فضلاء مجتہدین اور اکابرین کاملین سے مذاکرہ علمی کا اقبال ہوا۔ مگر آپ جو ت فکر و محنت فہم۔ استحضار مسائل کی وجہ سے۔ کبھی مغلوب نہیں ہوئے۔ طریقت میں۔ آپ کو سید عبدالوہاب نازی اور سید ابی القاسم الزری سے امتساب بلا و مغربیہ کے علماء و فضلاء اور دیگر عوام ہمیشہ آپ کی صحبت بابرکت میں حاضر رہتے۔ بہت سی کرامات و خوارق کا ظہور آپ سے ہوا ہے۔ بیس رجب شب شنبہ بارہ سو پینسٹھ ۱۲۵۵ھ ہجری قمریہ صبیہ میں (بین کی زمین میں۔ ایک گاؤں کا نام ہے) وفات پائی۔ اکیس رجب کی صبح کو مدفون ہوئے۔ اس کتاب کے آخر میں مفصل ترجمہ ان کا تحریر ہے۔ مختصر حال وہیں سے مستقیماً ہے۔</p>			
۳۳۲۳	۴۰۸	السمط الحبیہ	الشیخ صفی الدین احمد بن محمد بن بوس المدعو عبد النبی محمد بن المدنی الدجانی الشہیر بالقاشی المتوفی ۷۸۵ھ		مطبع ۱۳۲۶ھ حیدر آباد دکن	۱۸۴	
		اس سے قبل اس کتاب کا نسخہ نمبر ۳۷۹ پر تفصیل مضامین۔ و ترجمہ مولف و راج ہو چکا ہے۔					

نمبر پورا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>کیا ہے۔ اس رسالہ میں مولف نے تصنیف اور سب اوبلی سے کام لیا ہے۔ جناب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی نسبت ضعیف وسیع بنیاد روایات نقل کی ہیں جن سے جناب سجاد محمد روح کی تحقیق نشان مفہوم ہوتی ہے نسخہ ہذا میں ان تمام روایات کی تنقید کی گئی ہے۔ اور رسالہ مذکورہ کے ہر جملہ کا ثانی جواب دیا گیا ہے جس سے مولف رسالہ کے مبلغ علم کا پتہ چلتا ہے۔ آغاز صفحہ اول وصلى الله على سيدنا. الى قول حمد المنانا ر بصائر العارفين (حضرت مولف زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں)</p>
۴۵۳۱	۴۰۶	موعظۃ المؤمنین من احیاء علوم الدین البحر والاثقل والثانی	الشیخ محمد جمال الدین بن محمد سعید بن قاسم بن صالح القاسمی الدمشقی	۱۳۲۳ھ	مطبوعہ ۱۳۳۱ھ مصر	صفحہ ۲۵۶ صفحہ ۲۵۰	
							<p>آجیاد العلوم مولفہ امام غزالی رحمہ اللہ کا اختصار و انتخاب ہے۔ پوری کتاب کے دو حصے کیے گئے ہیں حصہ اول صفحہ ۲ سے صفحہ ۵۶ تک حصہ دوم صفحہ ۲ سے صفحہ ۲۴۰ تک۔ آغاز حصہ اول۔ فحمدک یاذا الجلال اکرام علی ما اکلک لنا... اما بعد فان موعظۃ العامة ابتداء حصہ دوم صفحہ ۲ کتاب سر یا صۃ النفس (حضرت مولف اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں)</p>
۴۵۳۱	۴۰۶	العقد النفیس فی نظم چار التدبیریں	السید احمد بن ادریس الحسینی المغربی المتوفی ۱۲۵۳ھ		مطبوعہ ۱۳۱۵ھ مصر	۲۶۶	
							<p>اس کتاب میں حضرت مولف کے ملفوظات ہیں۔ جن کو ان کے ایک خادم خاص اور مرید با اختصاص نے جمع کیا ہے۔ ابتدا میں بطریق مقدمہ تقریباً ڈیڑھ صفحہ پر اپنی طرف سے عبارت بھی لکھی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۳۔ الحمد لله رب العالمین وصلى الله وسلم على رسوله الامين والاله الطاهرين وصحبہ اجمعین و بعد فهذا ابتداء الكلام حضرت مصنف علیہ الرحمہ نباحسنی سادات اور سنیہ امام اور سنی بن عبد اللہ کی اولاد میں ہیں۔ قرطبہ میں</p>

نمبر مجوزہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نگلی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>لکھے گئے ہیں جس سے مصنف کی قابلیت اعلیٰ و زجہ کی پائی جاتی ہو۔</p> <p>مختصر کتاب ہو۔ بعض مسائل تصوف میں غلو ت۔ غرالت۔ قناعت کے منافع بیان کیے ہیں مقصد علمی محبت و معرفت الہی کے اسباب۔ اور حب دنیا سے بیزاری کے طریقے بیان کرنا ہی حضرت مصنف نے اس کتاب کو ہدیہ بادشاہ قزخ میر کے حضور میں پیش کیا ہو۔ اور انھیں کے نام نامی سے معنون بھی کیا ہو۔ آغاز صفحہ ۲</p> <p>الحمد لله الاخذ بذاتہ و کبریاۃ۔ حضرت مصنف بارہویں صدی کے اکابرین میں ہیں۔ کتاب ہذا کے ویبا جہ میں۔ جلال الدین محمد فرخ سیر کی مدح سرائی کی ہو فرخ سیر کا سال وفات ۷۳۱ھ ہجری ہو۔ ان کا تفصیلی ترجمہ کہیں دیکھا نہیں گیا۔</p>					
۴۰۹	۴۰۴	المنہج الماخذ فی ترجمۃ الشیخ العلامة علی الاہل	السید العلامة محمد بن احمد بن عبد الباری الاہل من علماء القرن الثالث عشر	۱۲۹۶ھ	مطبوعہ ۱۲۸۶ھ بمبئی	۴۸	
		<p>اس کتاب میں حضرت شیخ علی الاہل الیمینی متوفی ۷۳۱ھ ہجری تقریباً۔ کا مفصل تذکرہ ہو نسب۔ حال اخذ طریق ذکر کرامات۔ مناقب۔ تاریخ ولادت۔ تاریخ وفات۔ وغیرہ ضمیمہ بعض اولاد و خاص۔ اور اصحاب غصہ و عین کا بھی بحال تحریر ہو آغاز صفحہ ۲ الحمد لله الذی نور قلوب اولیائہ و تطول علیہم۔ و بعد فافول (مصنف علامہ سی زمانہ کے فضلاء میں ہیں)</p>					
۴۰۹	۴۰۵	السیف الربانی علی عتق من اعتراض علی الجیالی	الفاضل محمد الکی بن معطف بن غرور	۱۳۰۹ھ	مطبوعہ فی الملبع شہابی الواقع فی الملبائی	۱۲۸	
		<p>یہ کتاب تردید و تکذیب (رسالۃ الحق) الظاہر فی شرح حال الشیخ عبدالقادر ہیں جو جس کو علی بن محمد القرمانی الحنفی نے تالیف</p>					

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہذیب	مبدا یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
		آس کتاب میں مناقب و تراجم اکابرین سلسلہ نقشبندیہ کوثر کیا ہو۔ آخر میں تحقیق و اذکیفیت و ذریعہ طریقت توبہ وغیرہ کا بھی تذکرہ لکھا ہے۔ آغاز کتاب صغیر الحمد للہ الذی اذاعہ تہووس الحقیقۃ فی مروج حقائق قلوب اهل العرفان۔ خاتمہ کمال الفضل والتهنیت و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم حضرت مولف چودھویں صدی کے فنکار ہیں۔ شیخ محمد عمر متین (ز ۱۰۰۰) متوفی (۱۳۰۰ ہجری) سے تلمذ بہت۔ کا تعلق رکھتے ہیں۔ نسخہ ہذا بھی آپ کے زیر اہتمام طبع ہوا ہے تفصیلی ترجمہ آپ کا کہیں منعبط و کجی نہیں کیا۔					
۴۵۹۰	۴۰۲	شرف الثقلین العادریہ	مولانا محمد حسین بن محمد صادق	قلمی	۳۰		
		تقیح کتابت مع جدول ۵ × ۳ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴					
۴۴۱۲	۴۰۳	نافع السالکین	مولانا محمد امین کسائی بن ابی الفتح عبد الصبور الکشمیری	معنون باسم سلطان مشرخ سیر	قلمی	۶۲	
		تقیح کتابت مع جدول ۵ × ۳ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴					
		طلائی کتابت صرف سیاہی سے مصنفہ ترجمہ القدر نے فتح ہذا کی کتابت و تہذیب اپنے ہاتھ سے کی ہے اس کتاب کی کتابت کئی خطوط میں کی گئی ہے نسخہ تعلیق شفیقا ثلث چاروں خط ہدایت پاکیزگی و خوشنویسی					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۳۷	۳۹۹	الفتح المبین فیما شتلق بترایق الحبیین	العلامة ابی الطاهر طہیر الدین القادری الحنفی الحنفی الحنفی	معنون باسم سلطان عبد الحمید خاں	مطبوعہ مصر ۱۳۳۷ھ	۱۳۳	
		یہ کتاب ترویج میں۔ تریاق الحبیین کے۔ جو شیخ تقی الدین عبد المحسن الواسطی کی۔ مولفہ ہو۔ تالیف ہوئی تو تریاق الحبیین کے مولف نے طریقہ رفاعیہ کی نسبت تو بہت کچھ تعصب و عناد سے کام لیا ہے۔ باقی اور طرق عالیہ خصوصاً طریقہ قادریہ کی زیادہ تحقیر و تنقیص کی ہو ابتداً صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین والہاقبۃ للمتقین ولاعدوان الا علی الظالمین۔ اما بعد فیقول العبد الفقیر اللہ الخفی (حضرت مولف زمانہ حال کے فضل میں ہیں)۔					
۳۲۶۰	۴۰۰	شرح فصوص الحکم	الشیخ ابی افندی خلیفۃ الصوفیہ ذوی المتوفی ۹۶۰ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۰۹ھ فی المطبوعۃ الثمانیہ	۳۳۳	
		کتاب فصوص الحکم کی وافی و کافی شرح ہو شایع علیہ الرحمہ نے حل رموز اور کشف مشکلات اصل کتاب میں بڑی کوشش سے کام کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ علی دین الاسلام و علی توفیق الامان والصلوات علی محمد علیہ السلام۔ الحمد للہ منزل الحاکم خاتمہ صفحہ ۳۴۱ واللہ یقول الحق وھو ھدی السبیل۔ کشف الطون میں شایع رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت تحریر ہو الشیخ ابی خلیفۃ الصوفیہ ذوی المتوفی ستین دسجائزہ (سنہ ۹۶۰ھ) ان کا مفصل ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔					
۳۳۴۵	۴۰۱	المواہب السعدیہ فی مناقب النقشبندیہ	الشیخ محمد امین الکرونی الطائی الشافعی النقشبندی من العلماء القرن الرابع عشر	۱۳۲۹ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۹ھ	۳۳۶	

نمبر جو ۱۰	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ترجمہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
		کینے گئے ہیں۔ ابتدا صفحہ ۱۵۳ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما الحمد للہ اہل الحق صید					
		خاتمہ صفحہ ۱۶۰ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما الحمد للہ اہل الحق صید					
		پر تحریر ہے					
		رسالہ معانی	حافظ عنایت اللہ	فلسفی			
		یہ رسالہ بھی فن الفیہ عربی نمبر ۳۳ کے نسخہ میں مجلد ہے تقریباً۔ ڈیڑھ صفحہ کا رسالہ ہے ثبوت عینیہ صفات واجب					
		تلائے اجل مجاہد میں ابتدا صفحہ ۱۶۱ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما الحمد للہ اہل الحق صید					
		یا اشرحہ الزاجین ڈ۔ مولف رسالہ کا حال معلوم نہیں ہوا۔ خاتمہ پر صرف اس قدر تحریر ہے رسالہ صفاتیہ					
		من تصنیف حافظ عنایت اللہ۔					
۳۲۳۱	۳۹۶	الصوفیہ والفقرۃ	الامام تقی الدین شیخ الاسلام ابو الباس احمد بن علیہ بن عبد التام بن عبد اللہ بن النضر بن محمد بن النضر بن علی بن عبد اللہ بن تمیم الحمرانی المتوفی ۶۲۸ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ	۲۲	
		شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا فتویٰ ہے جو ابوصوفی فقیر کے معنی کی تحقیق اور اقسام تحقیقی طور پر ضبط کیے ہیں۔					
		آغاز صفحہ ۲ مسئلہ عن الصوفیۃ وانہما قسام۔ خاتمہ صفحہ ۲۲ لم یتسرخ لہ هذا الموضع۔ واللہ اعلم					
		(ابن تیمیہ کا ترجمہ فن الفیہ عربی نمبر ۶۵ پر تحریر ہے۔)					

نمبر چودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ تیسرا رسالہ مختصر ہے۔ اس کا بھی کوئی نام نہیں لکھا ہے۔ ۱۳۸ سے ۱۵۷ تک۔ نام حقیقی کی باعتبار تخریب کے دو قسمن لکھا اس کی تفسیر کی ہے۔ آغاز۔ الحمد للہ منقح المفہوم۔ خاتمہ۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم					
		بلغۃ الخواص فی الاکیان لے مدن الانصلاص	شیخ الاکبر محمد الیدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ المعروف بابن عربی المتوفی ۶۳۵ ہجری		قلمی		
		یہ چوتھا رسالہ ۱۵۸ سے شروع ہوا کہ آخر کتاب صفحہ ۳۵۰ پر ختم ہے۔ یہ رسالہ معرفت انسان اور بیان نبوت خلافت۔ امامت۔ میں تالیف ہوا ہے عبارت آغاز الحمد للہ وسلا علی عبادہ الذین اصطفی الی قول۔ سبحانک اللہم وبحمدک الخ۔ خاتمہ۔ یا نصیحة من هذا اللسان۔ الی قول۔ وصحبہ وسلم					
		حلیۃ الابدال	ایضاً	۵۹۹ھ	قلمی		
		یہ رسالہ فن تاریخ عربی نمبر ۴ کی کتاب میں مجلد ہے۔ یہ رسالہ طائف میں تالیف کیا گیا ہے۔ ویبا جہ میں لکھا ہے کہ۔ ابی محمد عبد اللہ الجبشی۔ محمد بن خالد التلسانی۔ اس کتاب کی تالیف کے باعث ہوئے۔ اس رسالہ میں بیان کیا ہے کہ ابدال ہونے کے واسطے چار صفات سے متصف ہونا ضروری ہے صیبت غزلہ جوئے۔ ستر۔ ان چاروں کے فوائد و نتائج علیحدہ علیحدہ فصل میں تحریر کیے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۴۹ صلی اللہ علی سیدنا محمد خاتمہ صفحہ ۱۵۲ واللہ العلیم المستعان					
		رسالۃ الانوار	ایضاً	۶۰۲ھ	قلمی		
		یہ رسالہ بھی مجلد سابق نمبر ۴ بری فن تاریخ میں ہے۔ یہ رسالہ (قونیس) میں تالیف کیا ہے۔ یہ نسخہ چوتھے نمبر میں حضرت شیخ رحمہ اللہ کے اصل نسخہ سے منقول ہے۔ اس رسالہ میں۔ وصول الی الحق کے طرق بیان					

نمبر جو دستا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	بشہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مولفہ چودھویں صدی کے فنکار ہیں۔ ان کا تفصیلی ترجمہ کہیں دیکھا نہیں گیا					
۴۱۷۱	۲۹۵	مجموعہ تذکرۃ النخاس و عقیدۃ اہل الاختصاص وغیرہ	الشیخ الاکبر محی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبداللہ المعروف بابن عربی المتوفی ۶۳۸ھ	قلمی	۲۵۲		
		تقطیع کتابت ۳۷۷۷۔ پانچویں صدی کے خط نویس نے یہ کتاب تالیف کی۔ کتابت سیاہی و سرخی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ پوری کتاب پر رقمہ دینی ہے کہیں کم کہیں زیادہ۔ اثر کرم سے بھی کوئی ورق محفوظ نہیں ابتدائی صفحہ پر امانت رسول بلع کتاب کے دستخط ثبت ہیں۔					
		اس مجموعہ میں چار رسائل ہیں سب حضرت شیخ اکبر کے مولفہ ہیں۔ پہلا رسالہ (تذکرۃ النخاس) صفحہ ۲ سے صفحہ ۱۳۸ کے ختم تک۔ اس رسالہ میں حضرت شیخ محمد وح نے اپنے خاص عقیدہ کا بیان کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ بھی ثابت کیا ہے کہ ہر موجود و مضعی میں صانع باکمالی کا اثر موجود ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ الحمد للہ					
		رسالہ الشیخ الاکبر	ایضاً	قلمی			
		یہ دو رسالہ رسالہ جو نہایت مختصر ہے اس رسالہ میں اس کے نام کی کوئی تصریح نہیں۔ صفحہ ۱۳۹ سے صفحہ ۱۴۷ کے ختم تک اس رسالہ میں نبوت و اوصاف جو واجب تامل کے ساتھ مخصوص ہیں ان کی تصریح عبارت ابتدائی۔ قال سیدنا و امامنا الی قول الحمد للہ الواحد من اللات الواحدة خاتمہ و مناجاة الرحمن					
		رسالہ الشیخ الاکبر	ایضاً	قلمی			

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۸۹۹	۳۹۴	ترجمہ رشحات عین الحیات المسمی بالباقيات الصالحات فی التعریب الرشحات مع نفائس السانحات فی تذیل الباقیات الصالحات	الفاضل اکمال شیخ محمد مراد بن عبد اللہ القزانی		مطبوعہ ۱۳۷۶ھ	۲۶۰	
		<p>رشحات عین الحیات تصوف فارسی کی مشہور کتاب ہے جس کو مولانا فخر الدین علی مشہور صفی بن مولانا حسین واعظ کاشفی ہروی جو دسویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ اپنے پیروں میں حضرت خواجہ عبید اللہ احرار متوفی ۷۹۵ھ کے حالات و مناقب میں ۷۹۵ھ ہجری میں تالیف کیا ہے۔ اور اس کتاب میں صفحا مشائخ نقشبندیہ کا بھی کسی قدر ذکر کیا ہے۔ کتاب ہذا اسی کا عربی ترجمہ ہے۔ ترکی میں بھی ۱۲۳۷ھ میں اس کتاب کا ترجمہ ہوا ہے۔ حضرت مترجم نے عبارت نشر کو نشر میں اور نظم کو نظم میں معرب کیا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲ الحمد للہ الذی خلوق الخلق فی الظلمۃ ثم من علیہ من رشحات نورۃ عبارت خاتمہ صفحہ ۲۶۹ الی قلوب المستعین ماریہ</p>					
		نفائس السانحات فی تذیل الباقیات الصالحات	ایضاً	۱۳۰۳ھ	مطبوع		
		<p>یہ کتاب نسخہ متذکرہ بالا کے حاشیہ پر اسی مولف کی تالیف ہے۔ اس کتاب میں اُن اکابرین نقشبندیہ کا تذکرہ ہے جو مولف رشحات کی وفات کے بعد اس سلسلہ میں مشہور نامور ہوئے ہیں۔ عبارت ابتدائی حاشیہ صفحہ ۲ سمجھ کر اللہ تعالیٰ سے بندہ تہم الصالحات خاتمہ حاشیہ صفحہ ۲۵۹ بکوں میں الزمیر ابرو صالح حضرت</p>					

نمبر پوسٹ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	موضوع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>حضرت مولانا رحمہ اللہ چودھویں صدی کے اکابرین میں ہیں۔ ان کے اجداد شام کے رہنے والے ہیں۔ ان کے دادا شیخ حامی بلدہ (بالکبک) میں جو مصر کے اطراف میں ہے متوطن ہوئے۔ اور اسی مقام میں حضرت مولف کا تولد ۱۲۳۹ھ میں ہوا۔ صغیر ہی میں آپ کے والد نے ولایت فرمائی۔ والدہ ماجدہ کی اغوش تربیت میں سن تمیز کو پہنچے تعلیم و تہذیب کی غرض سے ان کی والدہ (مصر) میں لے آئیں۔ اور انہر شریف میں ان کی تحصیل و تربیت کا اہتمام کیا۔ ان کی خواہش تھی کہ اپنی اجداد باکمال کی طرح یہ بھی فضل و کمال سے بہرہ ور ہو جاویں۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے ان کی آرزو پوری کی۔ سترہ سال کی عمر میں جملہ علوم و فنون سے فارغ ہو کر اساتذہ و مشائخین سے تدریس کی اجازت حاصل کی۔ اور کوشش بلیغ کے ساتھ اس کام میں مشغول ہوئے۔ اس کے ساتھ تصنیف و تکریر کی طرف بھی متوجہ رہے۔ ایک مدت کی ریاضت و عبادت کے بعد اس طریقہ سے بھی پوری واقفیت حاصل کی۔ حج بیت اللہ اور زیارت قبر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مشرف ہوئے۔ حج سے فارغ ہو کر وطن مالوف میں قیام گزریں ہوئے۔ آپ کے فیض ظاہری باطنی سے ایک عالم نے فائدہ اٹھایا۔ بہت سی کرامات و خوارق آپ سے ظہور میں آئے۔ راستہ دان تعلیم و تہذیب وغیرہ میں متفرق رہتے۔ تمام لوگ ان کا جید احترام و اکرام کرتے و مساکین و یتیموں پر غایت شفقت فرماتے۔ ہر شخص سے نرمی و محبت سے پیش آتے۔ متابعت سنت کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے۔ آخر عمر میں تنہائی و غزلت اختیار کی۔ آپ کے تالیفات بھی کثیرہ التعداد ہیں۔ شیخ محمد ابوالفتح فرزند مولف نے اس کتاب کی ابتداء میں اپنے والد مولف کتاب ہذا کا حال تفصیل و تطویل کے ساتھ مستقل رسالہ کی صورت میں قلمبند کیا۔ جو مختصر بیان اُسی سے ماخوذ ہے۔</p> <p>من شاء التفصیل فلیرجع الیہ</p>

نمبر جوت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ اقلیمی	تعداد صفحات	کیفیت
							بجائے (عبد الضریر) عبد الغزالی تحریر ہو گیا ہے۔ اکتفاع النوع باہو مطبوعہ میں مصنف کتاب ہر کا نام اس طرح لکھا ہے عبد الضریر و هو توفی الدین عبد الملت انبای الخلد، لہ نہیہ الناظرین فی الکتاب اللیبان۔ طبع فی القاہرہ سنہ ۱۳۳۵ھ وہی تصوف و فیہا تفسیر و حدیث و مواعظ و طبع علی ہا میں ہا مختصر احواء العاوم للغزالی حضرت مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ مفصل معلوم نہیں ہوا
		مختصر احیاء علوم الدین	امام حجة الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی۔ المتوفی ۵۰۵ھ		مطبوعہ		
							کتاب مذکورہ بالا کے حاشیہ پر ہے۔ احیاء علوم کا اختصار ہے حضرت معنف رحمہ اللہ نے خود اس کا اختصار کر کے چالیس ابواب پر اس کتاب کو مرتب کیا ہے عجائبات آغاز حاشیہ صفحہ ۲ بد عبارت الحاقی الحمد للہ علی جمیع نعمہ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۳۳۲ والحمد لله وحده والصلاوة علی بنیہ حضرت مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ فن فہمہ صفحہ ۶۸ پر لکھا گیا
۳۹۶۱	۳۹۳	مطرۃ النفوس روض القلوب (منظوم)	العالم العال الشیخ الکید بن الشیخ رضوان الحسینی الرفاعی المتوفی ۱۳۱۰ھ	سنہ ۱۲۰۳ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۲ھ	۵۰۰	
							اس کتاب میں مطالب تصوف اور مقامات سلوک کو نہایت حسن و خوبی کے ساتھ نظم میں مفصل اور مشحون کیا گیا ہے۔ تا لکین راہ حق کے واسطے مفید کتاب ہے۔ ابتدا میں ابن مولف نے ناظم کتاب کے حالات مقامات، کرامات، نشر میں تقریباً آٹھ ورق پر لکھے ہیں۔ اور مضامین کتاب کی فہرست بھی تفصیل کے ساتھ بارہ ورقوں پر تحریر ہے۔ اس کے بعد اصل کتاب کا آغاز ہے۔ ابتدا کتاب صفحہ اول حمد لمن بعلم ذائقہ انفراد و ما بہ ملیق من حمد وجد۔ خاتمہ صفحہ ۸۴ سید الرجال والذی علیہ الحب۔

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۷۳۴	۳۹۱	الفیوضات الربانیۃ فی المآثر السوریہ	الجامع شیخ اسماعیل بن محمد عبد القادر اللکھنوی من علماء القرن الثالث عشر		مطبوعہ مصر ۱۳۰۰ھ	صفحہ ۳۰۰	صفحہ ۸

اس کتاب میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اقوال منشورہ و منظومہ متعلق علم سلوک اور اوراد و خاندان قادریہ جمع کیے ہیں مقصد بیان کرنے سے قبل کچھ عبارت حضرت جامع نے اپنی طرف سے بھی لکھی ہے جس کا آغاز یہ ہے صفحہ ۲ حمد اہلن اور احبابہ موارد انس عبارت ابتدائی اصل کتاب صفحہ ۶ الحمد للہ کاشف الغفہ والصلوات علی خیر البریۃ اما بعد قال الغوث الاعظم المنحش عن غیر اللہ خاتمہ صفحہ ۳۰۰ والحمد للہ رب العالمین اربع مواد۔ (حضرت جامع تیرہویں صدی کے اکابرین میں ہیں ان کا تفصیلی ترجمہ کہیں دیکھا نہیں گیا۔)

۳۸۹۶	۳۹۲	نزہۃ الناظرین مع مختصر احیاء علوم الدین	الشیخ تقی الدین عبد الملک بن ابی المنی الباقی الخلیلی خلیب جامع الکبیر الاموی و امامہ علب الشیخ شیخ عبد الضریر		مطبوعہ مصر ۱۳۰۰ھ	صفحہ ۳۳۲	صفحہ ۱۲
------	-----	--	--	--	------------------	----------	---------

اس کتاب کے مضامین احیاء علوم کے انداز پر ہیں۔ چار ارباع پر پوری کتاب کا انقسام ہے۔
الرابع الاول فی العبادات الرابع الثانی فی العادات الرابع الثالث فی المہلکات الرابع الرابع فی المنجیات
عبارت ابتدائی صفحہ ۲ الحمد للہ الذی احیا علوب العارفین باساع رحمہ خاتمہ صفحہ ۳۳۱ و اللہ
علی سجدنا محمد والہ و صحبہ والحمد للہ رب العالمین کشف الطنون مطبوعہ مصر جلد ثانی صفحہ ۳۸۹
میں اس کتاب کے تحت میں مصنف کا نام (الشیخ تقی الدین عبد العزیز) تحریر ہے غالباً کاتب کے ہوا قلم سے

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>کی تعداد پچاس کے قریب بیان کی گئی ہے۔ بعض مصنفات کے اسماء یہ ہیں:-</p> <p>حاشیہ علی المواہب اللدنیہ (للمسطلانی) حاشیہ علی الانسان الکامل (للجلی) حاشیہ علی الکلمات الالہیہ۔ شرح عقیدۃ ابن عقیف۔ کتاب النصوص۔ الكنز الاسنی فی الصلوۃ والسلام علی الذات المکملۃ الحسنی۔ عقیدۃ منظومہ۔ دیوان فی اشعر وغیر ذلک۔ اونیس ذی الحجہ دو شنبہ کے روز ۱۰۸۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔ بقیع میں حضرت حلیمہ سعدیہ کے قبہ کے جانب شرقی میں مدفون ہوئے۔ (خلاصہ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر)</p>					
۳۴۲۱	۳۹۰	الدرار السنیہ فی المواظظہ الکیلیانیہ	السلامۃ محمد سعید الدین بن السید الشریف محمد مر قنوی المنفی بحماتہ الحمیتہ و شیخ الحسرة والسجادة العتاوریہ العلیہ	۳۰۰	مطبوعہ مکتبہ استانبول	۵۲	
		<p>مختصر کتاب ہے۔ اس میں بعض کتب حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے کچھ مواظظہ و نصائح منتخب کر کے چوبیس ابواب و خاتمہ پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۔ الحمد للہ الذی اوردا احبابہ مواظظہ و السبیل و امدادہم اما بعد فیقول العبد الفقیر۔ خاتمہ صفحہ ۲۔ ولجین لنا الختام۔ حضرت مصنف زمانہ حال کے فضلا میں ہیں۔</p>					

نمبر مرتبہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
------------	-----------	----------	----------	-------	----------------	-------------	-------

خلوت۔ اسناد و شجرہ مشائخ۔ شروط و خرقہ وغیرہ مفصل طور سے مذکور ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۰۔ ف
صلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وسلم و علی جمیع الانبیاء.... الحمد للہ رافع
منشور و لایتنہ خاتمہ صفحہ ۱۸۰۔ و سلا م علی المرسلین و الحمد للہ رب العالمین۔
حضرت مولانا رحمہ اللہ اربع الاویسے فوسو اکیا و ن ۹۵۱ ہجری میں پیدا ہوئے۔ مقدسی
اور مدنی المولود ہیں۔ آپ کے جد اعلیٰ شیخ یونس (دو جانہ) سے ربیت المقدس کا ایک
متر یہ ہے، ان کر مدینہ طیبہ میں اقامت گزریں ہوئے۔ آپ کا علی العقل اعلیٰ مرتبہ
کے شخص۔ سبباً و نسباً اشرف خاندان میں تھے۔ سلسلہ نسب آپ کا سیدنا حضرت علی
کرم اللہ وجہہ پر ممتدی ہوتا ہے۔ آپ اپنے نسب ظاہر کیا ہمیشہ انفا کرتے۔ آپ کی نظر میں اعلیٰ نسب
پر ہیز گاری و تقیہ نہ تھا۔ اسی کو بڑی چیز سمجھتے۔ آپ کے والد ماجد نے آپ کی پرورش کی۔
ابن دانی تعلیم میں بعض مقدمات فقہیت مالکیہ پڑھائے۔ ایک ہزار گیارہ ہجری میں اپنے والد کے
ہمراہ مین میں آئے یہاں کے نامی فضلاء اور اپنے والد کے شیوخ سے تمام و کمال علوم
ظاہری و باطنی کی تکمیل کی۔ مین سے کہ مکرمہ مراجعت فرمائی۔ یہاں بھی اکابرین کے فیض
علی سے مستفید ہوئے۔ پھر حضرت شیخ کبیر احمد بن علی الشناوی ثم المدنی متوفی ۷۷۷ھ
کی صحبت بابرکت میں رہنے کا التزام کیا۔ اور انھیں کے مذہب اور طریقے کے پابند ہوئے۔ علم
حدیث و غیرہ بھی انھیں سے پڑھا۔ ان کے ساتھ خصوصیت خاص پیدا ہو گئی۔ اسی خصوصیت
کی بنا پر ان کی صاحبزادی سے نکاح کیا۔ اور خرقہ وغیرہ بھی پہنیں۔ ان کے وصال کے بعد تمام
نوائے کے حرج بن گئے۔ شیوخ کبار آپ کے مریدین و معتقدین میں داخل ہیں۔ علاوہ اور عبادت
دریاضت کے معمولاً زائل کثرت سے پڑھتے۔ روزے بہت رکھتے۔ علم باطنی کی ترویج و تعلیم کے
ساتھ ظاہری علوم کی طرف بھی متوجہ تھے۔ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا تھا۔ جملہ مصنفات

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالة النعمة النبوية لايل الطريقة الشاذلية	الفاضل الفاسم الشيخ مصطفى بن اسماعيل حبش المدني الحنفى بالشاذلى الفاسى	۱۳۰۵ھ	مطبوعہ ۱۳۱۶ھ مصر		
		<p>یہ رسالہ کتاب مذکورہ بالا کے حاشیہ پر ہے۔ مولف علام لکھتے ہیں کہ بعض بلاد سے ایک سوال اس معنون کا ہمارے پاس آیا کہ ذکر الہی اعلان و جہر کے ساتھ ناجائز اور طریقہ شاذلیہ بالکل باطل ہے اس طریقے میں جو لوگ داخل ہیں ان کے پیچھے نماز صحیح نہیں۔ ان امور کے قائلین کی تردید میں یہ کتاب تالیف کی گئی اور سند صحیح سے طریقہ شاذلیہ کا حق ہونا۔ اور ذکر الہی بھر اور سر اور دست ہونا ثابت کیا گیا ہے آخر صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی شرح صد در اولیائہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۱۲ دکان الفراغ من جمیع هذه الرسالة المباحة الى قول۔ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم (مولف علام زمانہ حال کے فضلا میں ہیں)</p>					
۳۳۰۲۲	۳۸۹	السمط الحبيب	الشيخ صفى الدين احمد بن محمد بن يونس المدعو عبد النبي الحسين المدني الرجائي الشهير بالقشاشي المتوفي سنة ١٠٠٠		مطبوعہ ۱۳۲۶ھ حیدر آباد دکن	۱۸۱	
		اس کتاب میں فضیلت اور طریقہ آداب اقامہ ذکر۔ کیفیت بیعت۔ شرائط شیخ کامل۔ قواعد					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							یہ چوتھا نمبر ہے۔ اس رسالہ میں لطائف سبع کے تحصیل کا طریقہ لکھا ہے۔ ہر ہر لطیفہ کے متعلق مختصر بحث کی ہے۔ صفحہ ۲۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۶ پر ختم ہو گیا ہے۔ الحمد للہ وحدۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ خاتمہ صاحب الخلق العظیم والسلام علیہ وعلیٰ آلہ اجمعین۔ امین حضرت شیخ اکبر ترجمہ اس سے قبل نمبر ۳ پر تحریر ہو چکا ہے۔
۳۱۹۳	۳۸۸	شرح قصیدۃ الراحۃ (مع)	الشیخ الامام العارف بالله ابی اسماعیل احمد بن یوسف	۱۰۱۵ھ	مطبوعہ لاہور مصر	۲۱۳	
							رسالۃ النصرة النبویۃ بن محمد بن یوسف القاسی
							قصیدہ راویہ کی شرح ہے۔ جو انوار السرائر و سائر الانوار کے نام سے مسمیٰ کیا گیا ہے۔ اس قصیدہ کو عارف کامل۔ زاہد عامل۔ ابی العباس تاج الدین احمد بن محمد الیکبری المعروف بالشیشی المتوفی ۸۵۵ھ یا ۸۵۶ھ ہجری نے۔ مہات سلوک میں منظوم کیا ہے۔ شایع رحمہ اللہ نے تحقیق الفاظ و اصباح معانی میں کوشش بلین کی ہے۔ عبارت آغاز کتاب صفحہ ۲۔ بقول العبد المعتوف مذنبہ الماحجہ عفور بہ احمد بن یوسف۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۴۔ قال مولفہ العبد الفقیر الی قول۔ وحمدہ و سلامہ نسایم۔ کتاب کے ختم کے بعد۔ قصیدہ راویہ بھی بالفاظہ تام و کمال تحریر ہے۔ (شایع رحمہ اللہ کے ترجمہ پر گاہی نہیں ہوئی)

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الرسالۃ الوجوبیہ	الشیخ الاکبر ابو بکر محمد الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الحاتمی المعروف بابن عربی المتوفی ۶۳۸ھ		قلمی ۶۳۸ھ		
		یہ دوسرے نمبر پر۔ یہ رسالہ بھی غالباً شیخ اکبر کے مصنفات میں ہی۔ اس میں انضمام الوجود بالماہیۃ کے متعلق کسی قدر تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ صفحہ کے نصف سے شروع ہو کر صفحہ ۱۲ کے ختم پر ختم ہو گیا ہے عبارت ابتدائی الحمد للہ الواجب الوجود خاتمہ کی پہلی جوتنا۔					
		کتاب الکسۃ	ایضاً	ایضاً	ایضاً		
		یہ تیسرا نمبر ہے۔ اس رسالہ میں مریدین کی تعلیم کے واسطے جلابدسی امور ہیں ان کا ذکر کیا ہے۔ اس رسالہ کا ایک قلمی نسخہ مجموعہ منسبہ میں بھی موجود ہے۔ یہ رسالہ آخر کسی قدر نا تمام ہے۔ صفحہ ۱۳ سے اس کی ابتدا۔ اور صفحہ ۲۲ پر انتہا ہے۔ عبارت ابتدائی الحمد للہ رب العالمین۔ والعاقبة للمتین عبارت انتہائی۔ لا تنال منها الا ما قدرت لک۔					
		الرسالۃ القدسیہ	الشیخ الاکبر محمد الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الحاتمی المعروف بابن عربی المتوفی ۶۳۸ھ		قلمی		

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							حسن سلوک سے پیش آتے۔ اس شرح کے علاوہ اور بھی آپ کے مصنفات ہیں۔ اور جزء۔ اس میں عقائد توحید کو نظم کیا ہے۔ حاشیہ علی رسالہ صغیرہ مولانا الشیخ الباجوری رنی العقائد تصوف میں بھی الدہلوی تصیدۃ الاستغفار۔ کی شرح لکھی ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی مصنفات ہیں۔ شد الی الکرم سنہ ۱۳۵۵ ہجری میں وفات پائی۔ کتاب ہذا کی ابتدا میں۔ مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ تفصیل کے ساتھ تحریر ہے۔ یہ مختصر حال اُسی کا خود ہے۔
۸۶۳۶	۳۸۷	مجموعہ رسائل حلیۃ الابدال وغیرہ	الشیخ اکبر ابو بکر محمد الدین محمد بن علی بن محمد بن عبد اللہ الحنفی المعروف بہ ابن عربی المتوفی ۷۴۸ھ	۵۹۹ھ	قلمی ۱۱۶۳ھ	۳۶	
							تعلیق کتابت ۴۰۶۔ انچہ سطور ۷۲۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سیاحی و سرخی کاتب کا نام خسر نہیں۔ تمام اوراق پر پیوند کاری ہے بعض صفحات پر رقبہ دوزی اس قدر زیادہ ہے جس سے اصل عبارت بھی ناقص ہو گئی ہے۔ کہ جو روگی کا اثر ہے مگر زیادہ نہیں۔
							اس مجموعہ میں چار نمبر ہیں۔ نمبر ۱ اس رسالہ کا نام حلیۃ الابدال ہے ۵۹۹ھ ہجری میں تالیف ہوا اس میں متوفین کے واسطے عزت و سحر وغیرہ کے فوائد لکھے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک نسخہ مجموعہ نمبر ۲۹ میں بھی مجاہد ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی ما الہمہر علینا ما لکن نعلم ختم صفحہ ۸ و علی آلہ اجمعین الی قولی قد اس اللہ لبیرہ الا نرہر۔

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		المجوع الفائق من حدیث خاتمہ رسل الخلائق - کنز الخائق فی حدیث خیر الخلائق شرح علی ابن ابی نعیم النووی - کتاب الدعویۃ الماثورہ بالا احادیث الماثورہ - تیسرے الوقوف علی غوامض احکام الوقوف احسان التقریر بشرح التحریر وغیرہ تیسرے عنقریب شنبہ کے روز ایک تراویک تیسرے سنیہ ہجری میں وفات پائی۔ مات شافعی الزمان۔ آپ کے انتقال کی تاریخ ہے۔ (خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر)					
۳۰۰۳	۳۰۰۶	اغاثۃ الملوہ فی من الامۃ المحمدیہ فی حل القضاۃ الاستغناء علی الکی الخلو فی البونۃ	العارف باشر - العلامة السید علی الکی الخلو فی الحفاوی - المذنی	۳۰۵ھ ہجری	مطبوعہ ۳۱۰ھ مصر	تفہیم ۲۲۳	
		مطلوبہ احمد بن ابی کی شرح جو بطریق مناہج و غیرہ نقل لکھی ہے۔ ناظم قدس اللہ سرہ کے کلام میں جن امور کی طرف اجمالاً اشارہ کیا گیا ہے۔ شاہ رحمہ اللہ نے اُن کا بیان و تشریح کے ساتھ مفصلاً بیان کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۶۔ الحمد للہ الذی جعل المتوسل باحبابہ من اعظم اسباب الوصل الی حبابہ۔۔۔۔۔ اس بعد فقول العد الفعبد خاتمہ صفحہ ۲۲۳ والا ملائک والصل حضرت شاہ رحمہ اللہ کا تولد تیرہویں صدی کے اوائل میں ہوا۔ اہلی وطن آپ کا ترقی (بلیس) ہوا۔ لیکن کا زمانہ عیش و عشرت کے ساتھ گذرا حق سبحانہ و تعالیٰ کے فضل و عنایت سے علوم ظاہریہ کی نہایت تحقیق و محنت کے ساتھ اہل فہم و زمانہ سے تکمیل کر کے اعیان زمانہ میں بکمال زمانہ مانے گئے۔ تحصیل علوم کے بعد جذرِ آملی کی تہہ سہری سے اسرار حقیقت اور طریقہ معرفت سے بھی سہرا کمال حاصل ہوا۔ آپ کے فیض ظاہری اور کمال باطنی کے برکات سے خاص و عام مستفید و منتفع ہوئے۔ بہت سے خرق عادات و کرامات کا صدور بھی آپ سے ہوا۔ اوقات شبانہ روز کو تدریس علم منامہ و تلقین علم کا شغف میں صرف کرتے۔ مریدین و معتقدین کے ساتھ رفیق و نرمی کا برتاؤ رکھتے۔ مساکین و مفقرین سے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>کے بعد نفس کی حالت کا ذکر وغیرہ وغیرہ۔ شایع نے اس کی شرح میں اطباء و ایجاز کو نظر انداز کر کے نفس مطلب کو نہایت وضاحت سے ادا کیا ہے۔ لغات کے معنی اور اعراب کی تحقیق کے بعد معنی مقصودہ کو بہت خوبی کے ساتھ لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی یلیق الروح من امرہ علی من یشاء من عباده والصلاۃ والسلام۔ ہ۔ بیلل فیہذا التالیق نفیس خاتمہ صفحہ ۱۱۹</p> <p>یکون اور احاً۔ واللہ احمہ۔ بالصواب۔ علامہ منادی مولف کتاب ہذا کا سال ولادت نوسو و ۵۲۰</p> <p>پوری ہے۔ آپ فاضل اجل جامع علوم و معارف۔ زاہد۔ متاہل۔ مہیو ذاکر۔ صابر۔ صادق۔ خاشع شمس ہیں۔ اپنے والد بزرگوار کے سایہ عاطفت میں پرورش ہوئے۔ قبل بلوغ حفظ کلام مجید سے طریغ پور بعض متون حدیث و فقہ شافعیہ کو۔ مثل الفیۃ الحدیث۔ بحیۃ الموروثہ وغیرہ ازہر کیے۔ اور علوم عربیہ کو اپنے والد سے پڑھا۔ اس کے بعد اکابرین زمانہ سے جملہ علوم کی تحصیل و تکمیل کی۔ علم فقہ میں علامہ شمس آملی سے آپ کو تلمذ ہے۔ تفسیر و حدیث و ادب و غیرہ میں فاضل نور علی بن خاتم مقدسی۔ استاد محمد بکر سی۔ النجم لعلی۔ شیخ حمدان الفقیہ۔ شیخ عبدلادی وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ قیام ذکر وغیرہ میں۔ شیخ عبدالوہاب شمرادی۔ آپ کے مرشد و ملقن ہیں۔ طریقہ خادیمہ۔ شافلیہ۔ نقشبندیہ وغیرہ میں مشاہیر مشائخین زمانہ سے آپ کو استناد ہے۔ ایک مدت تک مدرسہ صالحیہ میں نہایت مستعدی کے ساتھ تدریس کا کام کیا۔ بڑے فاضل و کمال آپ کے تلامذہ میں ہوئے ہیں۔ بعض حامدین کے بجا حلوں سے آپ کو ہدفی نقصان بھی پہنچا ہے۔ عمر کے آخری دور میں مخاطبت و بالست سے محترز ہو کر گوشہ نشینی اختیار کی۔ ہمیشہ ایک وقت کھانا کھانا کا التزام کیا۔ تلخیص و تصنیف پر بجا حریص تھے۔ کثرت سے مصنفات ہیں۔ بعض مصنفات کے نام یہ ہیں۔ تفسیر علی سورۃ الفاتحہ و بعض سورۃ البقرۃ غایتہ الامانی علی شرح العقائد لرحمۃ اللہ علیہ۔ سراج علی الفن الاول من کتاب النقایہ للجلال السیوطی۔ اعلام الاعلام باصول فنی المنطق و الکلام۔ شرحین صغیر و کبیر علی انجیہ۔ شرح علی انجیہ سادہ الیہ اقیات واللہ۔ تفسیر علی الجامع الصغیر الجامع للانہ من حدیث ابی</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	رابطہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ فی کتہ مالا بد للمریضہ	الشیخ الاکبر ابو بکر محی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الحاتمی المعروف بابن عربی المتوفی ۳۳۵ھ				
		مجلد سابق کا دوسرا رسالہ ہی جو صفحہ ۳۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۶۰ پر ختم ہوا ہے۔ اس رسالہ میں وہ امور مذکور ہیں جو مرید مستر شہ کے واسطے ضروری ہیں۔ ابتدا صفحہ ۳۹۔ الحمد للہ رب العالمین دالعاقبۃ للمتقین دالاعداد ان الاعلی الطالین۔ خاتمہ صفحہ ۶۰۔ ان اللہ یحب المحسنین۔					
۲۸۰۱	۳۸۵	شرح قصیدۃ البغیثہ لابن سینا	السلامہ زین الدین محمد المدنی عبدالروہ بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الجردی ثم المنادی القاضی الشافعی۔ المتوفی سلسلہ ہجری		مطبوعہ ۱۳۱۸ھ مصر	صفحہ ۱۱۹	
		شیخ ابو علی حسین بن عبداللہ بن سینا متوفی ۳۲۰ھ ہجری۔ کہ قصیدہ غیبیہ کا شرح ہے۔ شیخ نے اس قصیدہ میں۔ نفس ناطقہ۔ روح کی حقیقت سے بحث کی ہے۔ اور یہ امر بھی تفصیل کے ساتھ ظاہر کیا ہے کہ نفس ناطقہ کا تعلق بدن کے سانچے کس طریق پر ہے۔ ۱۔ مفارقت بدن سے کس طور پر ہوتی ہے۔ مفارقت					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				علامہ بہت سے فوائد و مواعظ کا مجموعہ ہے۔ مرشد و مستر شد۔ دونوں کے واسطے نافع کتاب ہے پوری کتاب یکسو گیارہ ابواب پر منقسم کیا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی احسن تدوین الکائنات وخلق الارضین وبعث فہذا کتاب اختصار تہ۔ عبارت انتہائی صفحہ ۴۵۰ دکن ہذا اخر ما اقدرنا اللہ علیہ الی قول والحمد للہ رب العالمین۔			
				حضرت لمحض رحمہ اللہ نے کسی مصاحبت سے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ دوسرے کتب خانوں کی فارسی میں بھی اس کتاب کے تحت میں لمحض رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت بھی عذر تحریر ہے			
۲۸۴۳	۳۸۴۳	الرسالۃ اللدنیۃ (مع) رسالہ فی کتبہ اللہ للبریۃ الفہرۃ الی المتوفی ۵۰۰ ہجری	الامام محمد بن حاتم ابو حامد محمد بن محمد بن محمد ۵۰۰ ہجری	مطبوعہ ۱۳۲۸ھ مصر	۶۴۲		
				اس رسالہ میں علم لدنی کا ثبوت ہو جو بلا اکتساب و تعلیم صرف بالہام الہی مخصوصین کو عطا ہوتا ہے۔ بعض علماء جو اس علم کے منکر ہیں ان کی تردید بھی نقلی و عقلی طور پر بہت وضاحت سے کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی نزل فی قلوب خاص عبادہ بنور الولاۃ و سر لجب ارواحہم۔ اعلیٰ امن اصد قائی۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۳۸ فی کل ان وحین والحمد للہ رب العالمین۔			

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہذیب	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۷۱۹	۳۸۲	مجموع الرسائل اللطیف	الشیخ الاکبر ابوبکر محمد الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الحاتم المعروف بابن عربی المتوفی ۳۶۳ھ		مطبوعہ ۱۳۲۵ھ مصر	۱۰۷	
		چار رسائل کا مجموعہ ہے۔ پہلے رسالہ کا نام (کتاب الالف) ہے صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۶ پر ختم ہو گیا ہے۔ دوسرے رسالہ کا نام (کتاب القرۃ) ہے صفحہ ۱۷ سے صفحہ ۲۷ تک ۱۰ تینترے رسالہ کا نام (کتاب المحجب) ہے صفحہ ۲۸ سے صفحہ ۵۱ تک۔ چوتھے رسالہ کا نام (کتاب شق الحجب) ہے۔ صفحہ ۵۲ سے صفحہ ۸۴ تک۔ ان چاروں رسالوں میں اسرار و دقائق تصوف مذکور ہیں۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ بعد چند سطور الحاقیہ الحمد للہ الواحد فی وحدانیتہ خاتمہ مجموعہ رسائل صفحہ ۸۴ واللہ الموفق بمنہ وکرمہ۔ (شیخ اکبر کا ترجمہ نمبر پراسی سلوک میں درج ہے۔					
۲۸۲۶	۳۸۳	مکاشفۃ القلوب المعترب الی حضرت علامہ الغیوب (مع الفہرست)	لہ یصح المؤلف بأسمہ		مطبوعہ ۱۳۲۳ھ مصر	۱۵۵ صفحہ	
		حضرت امام غزالی رحمہ اللہ کی کتاب (مکاشفۃ القلوب) کا تلخیص ہے۔ بعد تلخیص بھی دہی اصلی نام قائم رکھا گیا ہے۔ یہ کتاب طالب دین کے واسطے نہایت مفید ہے۔ ریاضت، عبادت، وغیرہ کے طریقے قرآن و حدیث سے سلیس عبارت میں لکھے ہیں۔ ریاضت، وغیرہ کی تعلیم کے					

نمبر جدول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مفصل ترجمہ اسی کتاب کے صفحہ ۳۷ پر تحریر ہے۔					
۲۰۵۲	۱۷۸۰	تجسس الکون	الشیخ الاکبر ابوبکر محی الدین محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبداللہ الجانی المعروف بـ ابن عربی المتوفی ۷۳۸ھ		مطبوعہ ۱۳۱۸ھ استانبول	۱۹	
		مختصر رسالہ ہی متصوفانہ رنگ ہیں۔ کون و تکوین کی کیفیت لکھی ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ احدی الذات الفردی الصفات وبعد فانی فظرت۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۔ والحمد للہ رب العالمین۔					
۲۲۸۶	۳۸۶	مواقع النجوم ومطالع اباۃ الاسرار والعلوم	ایضاً		مطبوعہ ۱۳۲۵ھ مصر	۲۰۷	
		دقیق کتاب ہے۔ تین مراتب پر مرتب کی گئی ہے۔ المرتبۃ الاولیٰ فی العنایۃ وہی التوفیق المرتبۃ الثانیۃ فی الہدایۃ وہی علو التحقیق۔ المرتبۃ الثالثۃ فی الولائیۃ وہی العمل الموصل الی مقام الصلۃ۔ آغاز کتاب صفحہ ۲ بعد عبارت الخاقی۔ الحمد للہ الخاقیہ المقسمہ بمواقع العلوم۔ احباب الحکم الربانیۃ اما بعد فباذ العفل السلیم۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۷۔ والتقریرین لموارد التضاء والحمد للہ رب العالمین۔					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۳۹	۳۷۹	طبقات الخواص من اہل الصدق والاطلاص	الشیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد بن احمد بن عبد اللطیف الشرجی المتوفی ۵۸۹۳ھ	۸۶۷ھ	مطبوعہ ۱۳۲۱ھ مصر	۱۹۶	

یہ کتاب مشائخ و صالحین اہل یمن کے حالات میں ہے۔ یمن کے جس قدر اولیاء کرام مولف کو معلوم ہو سکے ان کی سوانح حیات و کرامات بہ ترتیب حروف تہجی ضبط کیے ہیں۔ اس سے پہلے کوئی مستقل کتاب اولیاء یمن کے ذکر میں تالیف نہیں ہوئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المتفضل بحزبیل المواہب والعطایع عبارت خاتمہ صفحہ ۱۹۶ دھو حسبنا ودفعہ الوکیل۔ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم۔ ضرر الامع میں سخاوی نے لکھا ہے کہ ۱۲۔ رمضان ۱۲۸۵ھ ہجری میں مدینہ میں مولف کی ولادت ہوئی۔ اور ۹ یا ۱۰ یا ۱۱ ربیع الثانی ۱۲۸۵ھ میں انتقال ہوا۔ علاوہ اس کتاب کے مولف نے بخاری شریف کا بھی انتخاب کیا ہے اور اشعار و عبارات کا مجموعہ (ذریعۃ الاحیاء) کے نام سے بھی چھوڑا ہے۔ یمن کا مشہور مورخ داہن الضیق اپنے تذکرہ میں مولف کو ایسا استاد لکھتا ہے۔ اس کتاب کے خاتمہ پر سال ختم تالیف ماہ شوال ۱۲۸۵ھ ہجری لکھے ہیں اور سبب تصنیف اس پر تحریر کیا میں سال تالیف کتاب ہذا ۱۲۸۵ھ تحریر ہیں۔ نیمیمہ فرست کتب عربیہ قلمیہ پرنس موریم مدرسہ میں ایک قلمی نسخہ اس کتاب کا موجود ہے۔ نسخہ ہذا کے آخر میں لکھا ہے کہ ماہ رجب ۱۲۸۵ھ ہجری میں مولف کی وفات ہوئی اور شیخ اسمعیل بن ابراہیم الجبیتی کے قریب میں مدفون ہوئے۔ شیخ اسمعیل جب جرتی مشائخ یمن میں بہت بڑے شخص شمار کیے جاتے ہیں۔ مولد او منشأ زبیدی ہیں سال ۱۲۸۵ھ (دست) میں شہر مدینہ میں ان کا وصال ہوا۔ اور مقبرہ باب سہام زبیدی مدفون ہوئے۔ ان کے

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>صفحہ پر ایسی عبارت مسطور ہے جس کو اصل کتاب سے کچھ ربط نہیں۔ تیسرے صفحہ سے اصل کتاب کی عبارت معلوم ہوتی ہے۔ کتاب کا نام شواہد مودودی یہ بھی قابل وثوق نہیں۔ یہ نام اس کتاب کے گوشہ پر کسی نے لکھ دیا ہے جو لائق اعتبار نہیں۔ کتاب کی عبارت پیشتر عربی۔ کتب فارسی ہے۔ مضامین۔ توحید حالی۔ توحید قالی۔ وجد۔ حال۔ کشف۔ ذوق۔ وغیرہ کے متعلق ہیں اکثر جگہ شیخ اکبر کے اقوال۔ فصوص الحکم۔ فتوحات مکیہ۔ وغیرہ سے استشادات نقل کیے ہیں۔ کہیں شیخ محب اللہ آبادی وغیرہ کا۔ کلام بھی منقول ہے۔ کہیں اپنے اکابرین کا کچھ حال سننا پیش کیا ہے۔ عبارت ابتدائی ورق اول صفحہ ۲۔ فی تفسیر الشیخ انکب بصدہ الملة والدست دد من الله سرکہ۔ ورق دوم صفحہ اول قال شیخ الشیخ لحيه الکلام مع المناهضة عبارت خاتمہ صفحہ ۱۰۶۔ والله الموفق والمعين وایاہ تعید وعلہ نستعين۔</p> <p>کتاب کے ناقص ہونے کی وجہ سے مولف کا نام معلوم نہیں ہوا۔ اس نام کی کتاب دوسرے کتاب خانہ کی فرستوں میں بھی نہیں دیکھی گئی۔ مولف نے اس کتاب میں ایک مقام پر خواجہ قذوب الدین مودودی چشتی متوفی ۷۵۸ھ ہجری کی اولاد میں اپنے کو شمار کیا ہے چنانچہ صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں۔ انی قد كنت فی مجلس عمر جدنا واما منا و مولانا قطب الملة والدین مودودی الحسنى رضی اللہ عنہ۔ اس کتاب کے بعض مقام سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت مولف نے آخر زمانہ کے شخص ہیں۔ صفحہ ۱۰ پر یہ عبارت تحریر ہے۔ روزے باجمع کثیر در مجلس شریف حاضر بودم مد ظلہ العالی نواب اللہ یار خاں بن حافظ الملک الشہید التماس نمود کہ اخوندرویزہ نوشتہ است نواب اللہ یار خاں کی وفات ۱۱۷۸ھ ہجری میں ہے۔ اس عبارت سے مولف تیسری صدی کے مشائخین میں معدود ہو سکتے ہیں۔</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۶۲	۳۷۷	شرح نظم السلوک المشہور بقصیدہ نائبہ ابن الفارض (نام تمام)	الشیخ غلام نقشبند لکھنوی بن شیخ عطاء اللہ المتوفی ۱۲۶ھ ہجری		قلمی	۶۸	
		<p>تقطیع کتابت ۴×۴- انچہ۔ سطور ۲۳۔ خط نستعلیق پنجہ۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سیاہی و سرخی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ پوری کتاب پیوند کاری اور دیک کے اثر سے خالی نہیں۔</p> <p>اس کتاب میں قصیدہ نائبہ منظومہ ابن فارض متوفی ۷۳۳ھ ہجری کے مضامین کو نہایت وقت و متانت سے لکھا ہے۔ ابن فارض نے حقائق و معارف کو نظماً ادا کیا تھا۔ اس مولف نے شرائع کی صراحت کی ہے۔ کتاب آخر سے نام تمام ہے۔ اس وقت تک اس کتاب کا کوئی دوسرا نسخہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ اس لیے صحیح اندازہ نہیں ہوا۔ کہ نسخہ ہذا آخر سے کس قدر کم ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد لله شاعر قصائد العلوم ولا سار عن حجب الاستار عبارت و ورق آخر صفحہ ۶۳۔ فیوم یکشف اشراقاً یوم یکشف۔ رمولت علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن تفسیر عربی نمبر ۲۹ کے تحت میں تحریر ہے)</p>					
۲۷۳۸	۳۷۸	شواہد مودودی لہ یصرح المؤلف باسمہ			قلمی	۱۲۶	
		<p>تقطیع کتابت ۸×۳- انچہ۔ سطور مختلف ۱۳ سے ۵۵ تک۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر کچر خوردگی اور پیوند کاری کثیر ہے۔ رکابیں ٹھیک نہیں ہیں۔</p> <p>یہ کتاب اول سے ناقص ہے۔ یہ پتہ بھی نہیں چلتا کہ کس قدر نقصان ہے۔ ورق اول کے دوسرے</p>					

نمبر ۱۰۰	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الاصحاب - آغاز شرح صفحہ ۵ - الحمد للہ رب العالمین - والصلوة علی نبیہ محمد وآلہ اجمعین قول الشیخ الحمد للہ منزل الحکمہ شایح کی عبارت میں لفظ (والصلوة) تحریر سے رہ گیا ہے صفحہ ۲۰۲ واعلم ان الالہ اسم الذات من حیث ہی ہی - عبارت خاتمہ شرح صفحہ ۵۵ و منہ للمبدیۃ والیہ المعاد - و ہذا اخر ما اردنا بیانہ - الخی قل وحسن توفیقہ - اس کتاب کے چار نسخے اور دو کمال - دو صرف مقدمہ نمبر ۱۰۰ سے نمبر ۱۰۱ تک اس فی فن میں تحریر ہیں - شایح رحمہ اللہ کے مفصل ترجمہ پراگئی نہیں ہوئی - سند و قات کشف الظنون سے معلوم ہوا -					
۲۰۱	۳۷۶	توضیح البیان شرح فصوص الحکم	العالم العال السید یعقوب خاں المتاشکندی بن السید نظام الدین خاں	۱۲۸۵ھ	مطبوعہ ۱۲۸۹ھ دہلی	۲۰۰	
		فصوص الحکم کی مختصر حائل بہ متن شرح ہی - شرح سے پہلے کچھ اجزاء مہطلیات تصوف میں - فارسی و عربی عبارت میں شایح نے بطریق مقدمہ مستقل رسالہ کی صورت میں لکھے ہیں - جو ناظرین کے واسطے مفید و معین ہیں شرح میں ضروری قدر بیان پر اکتفا کیا گیا ہے - تفصیل طلب مقامات میں زیادہ تطویل نہیں ہے - بہار آغاز مقدمہ صفحہ ۱ ابتدائی الحمد للہ الذی تجلی بذاتہ لذاتہ - خاتمہ مقدمہ صفحہ ۴۰ - والسلامہ بار ابتداء شرح صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی نزل خاتمہ الکلام بزیینۃ دھنوں الحاء و قس فصوص ہلہ اما بعد فیقول عبارت ختم صفحہ ۳۰ و علی آلہ و صحبہ و شرف و کرم آخر میں کچھ تقریبات بھی ہیں شایح علامہ متاشکند کے رہنے والے ہیں - جب باوروم کے سفر اور حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہو کر ہندوستان کے راستے کشمیر پہنچے تو وہاں یہ شرح لکھی - ان کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا -					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ترجمہ	زبان	تقریباً وضع شد	کیفیت
۲۴۷۲	۳۷۵	مطلع خصوص الکلم فی معانی نصوص الحکم	العلامہ شرف الدین داؤد بن محمد بن محمد الرومی القیصری المتوفی ۷۵۱ھ ہجری		تلمی	۵۵۸	

تفلیح کتابت ۸ x ۴ - اچھے مطبوعہ ۲۱ - کچھ مذہبی - خط نستعلیق معمولی - کتابت سرقی و سیاہی سے کتاب کی آخری عبارت کے ربط و ضبط سے احتمال قوی ہے کہ شایع نے خود اس کو لکھا ہے - تمام اوراق میں پیوند کاری کثیر اور کچھ روگی زیادہ ہے - اکثر جگہ کثرت میں ہندکاری کی وجہ سے عبارت کتاب میں نقصان آگیا ہے -

فصوص الحکم مولفہ شیخ اکبر کی شیعہ ہے - حضرت شایع علیہ الرحمہ نے ابتداءً صفحہ ۲ سے صفحہ ۶ تک علم تصوف کے چند قواعد و اصول جو اس فن کے دقائق و بسرار کے موقوف غایہ ہیں - بطریق مقدمہ ذکر کیے ہیں - صورتہ مستقل کتاب کی ہمشکل ہیں - اس مقدمہ کو بارہ فصلوں پر منقسم کیا ہے فی الوجود - فی اسماء و صفاتہ تعالیٰ - فی اعیان ثابۃ - فی الجواہر و العرض - فی بیانات العوالم المکیۃ - فیما یتعلق بالعالم المثال - فی مراتب الکشف - فی ان العالم ہو صورتہ الحقیقۃ الانسانیہ فی بیان خلافتہ الحقیقت المحمدیۃ - فی بیان الروح الاعظم - فی عود الروح - فی النبوة و الرسالۃ و الولاۃ -

ان تمام امور کے ذکر کرنے کے بعد اصل کتاب کی شرح خطبہ کتاب سے مستقل بیان سے شروع کی ہے - اس شرح میں گو زیادہ تفصیل نہیں ہے - مگر ضروری قدر بیان اس منہج کے ساتھ ہے کہ متن کے مشکوٰات واضح ہو جاتے ہیں - ابتداً مقدمہ کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ الہی عین ہلاعیان فیضہ الاقدس الاقدم - خاتمہ مقدمہ صفحہ ۵۶ - و علی آلہ و اصحابہ خیراً لآل

نمبر موجودہ شمار	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		خاتمہ میں طریقہ دعا کے دس انوزع مذکور ہیں۔ نسخہ ہذا میں کتاب کے اول اور اوراق نہیں ہیں۔ چوتھے مقام کے نصف۔ یا ٹمٹ یا اس سے کم و بیش عبارت سے ابتدائی صفحہ کی ابتدا ہے۔ آغاز عبارت یہ سبب: ابین وجه الصواب ایہا الرایس الحاضر۔ خاتمہ صفحہ ۳۳۶ و نسأل اللہ حسن الختام الی قول والحمد للہ وحده۔ آمین۔					
۸۲۹۸	۳۷۳	تقریر الخیر الکثیر	مولانا محمد عاشق	تلمیذ شاہ ولی اللہ دہلوی	قلمی	۸۸	
		تقطیع کتابت ۸۰ x ۳۷ - انچ سطر ۱۹ - خط نستعلیق پختہ و عمدہ کاغذ مہملی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب کا نام اور سال کتابت تحریر نہیں۔ اثر کم و پیوند کار قی خفیت					
		رسالہ نمبر کشمیر مولفہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی مشرفی علیہ السلام ہجری کا حاشیہ: ۵۰ - محشی علام اس کتاب کے خطبہ میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت مصنف رحمہ اللہ اس رسالہ کو مسودہ کی صورت میں فرما چکے تو مجھ سے اس کی تہیض و تحریر کی نسبت ارشاد فرمایا حسب ارشاد میں نے اس رسالہ کو لکھ کر حضرت مہدی سے نہایت تحقیق کے ساتھ پڑھا۔ انوار قرأت میں مقالات صعبہ کے متعلق جو تفصیل و تفسیر حضرت مصنف فرماتے فائدہ عام و فہم کی غرض سے تحریر کرتا۔ یہاں تک کہ مجبوراً تقریرات کو جمع کر کے کتاب کی صورت میں مرتب اور اصل کتاب کا حاشیہ اس کو قرار دیا۔ اس کتاب میں حق سبحانہ و تعالیٰ کی صفات - علم ارادہ وغیرہ - متصوفانہ انداز پر مذکور ہیں۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی ہدانا لهذا - خاتمہ صفحہ ۷۰ - متبیین انی تفتیش الحقائق - (فائل محشی کا اس قدر تو پتہ ملتا ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کے سرگروہ ہیں۔ اس سے زیادہ تفصیل ان کے حالات کی معلوم نہیں ہوئی۔					

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>جس شخص کو اخروی امور کی طرف توجہ اور دنیوی لذائذ سے اعراض ہو۔ اُس کے واسطے اس کا مطالعہ بھی مفید ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کتاب امام غزالی کی آخری تصنیف ہے۔ سات عبات پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔</p> <p>الاولی عقبة العلم۔ الثانیة عقبة السویة۔ الثالثة عقبة العوائق الی اربعة عقبة العوارض الخامسة عقبة البواصت السادسة عقبة القواح السابعة عقبة الحمد والشکر۔ الثامنة عقبة العوائق۔</p> <p>کے حواشی پر الفاظ صعبہ اور لغات غریبہ کے معنی وغیرہ تحریر ہیں۔ عبارت آنا ز صغہ ۲۔ بعد چھ مسطر عبارت الحاقی۔ الحمد لله الملك الحکیم الجواد الکریم الخیر الرحیم الذی فطر... اعلو العوائق صغہ ۹۷۔</p> <p>الاصول الاول قوله تعالى۔ یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُور۔ خاتمہ صفحہ ۳۰۰ کا غایت لہذا ولا انتہا ہے۔ کتاب منہاج العابدین۔ اس کا فارسی میں ترجمہ شیخ یوسف بدہ ساکن ایرج متوفی ۸۳۳ھ نے کیا ہے جو ہندوستان میں چھپ چکا ہے۔</p>			
۱۹۰۶	۳۷۳	مقامات	الشیخ الاکبر ابو بکر محمد بن محمد بن محمد بن عبد اللہ الحاکمی المعروف بابن عربی المتوفی ۶۳۸ھ	قلمی	۱۱۲۱ھ	۲۳۶	
			<p>تقطیع کتابت ۴۷۲ ۳۸۔ انجھ۔ مسطور۔ ۱۵۔ خط وکاند عرب۔ کتابت سیاہی و سرخی سے۔ کاتب حسن بن علی بن منصور شافعی۔ پیوندکاری سے محفوظ۔ کرمخبر و گنگی کافی الجملہ اثر ہے۔ کتاب اول سے ناقص ہے۔</p> <p>اس کتاب کو پچیس مقام پر مرتب کیا ہے۔ ہر مقام میں جدا جدا مسائل و دقائق کی تحقیق ہے</p>				

نمبر جدول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مربوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۳۷۹	۳۷۱	مشکاۃ الانوار	امام حجتہ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ ہجری		قلمی ۱۱۰۹ھ	۵۸	
		<p>تقطیع کتابت ۵ × ۲ ۱/۲ - ۱۰۰ سطور ۱۰ - خط نستعلیق پختہ - کاغذ دہلی - کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں - تمام اوراق پر کرخوردگی پائی جاتی ہے - پیوند کاری سے محفوظ ہے - اس رسالہ میں آیہ اللہ ذوالسموات والارض - اور قول جناب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ سبوحیت جباراً - میں - تطبیق و تاویل - مذکور ہے - اور اسرار انوار کو مفصلاً بیان کیا ہے رسالہ میں فصول پر منقسم ہے - الفصل الاول فی بیان آت النور الحق - الفصل الثانی فی بیان مثال المشکوۃ والمضبح والزجاجة والشجرة الفصل الثالث فی معرفۃ قلبہ صلی اللہ علیہ وسلمہ - ان اللہ تعالیٰ سبعین جہاً یا صفحہ ۲۶ پر فصل ثانی کی جگہ بیاض ہے - عبارت آغاز صفحہ اول - الحمد للہ فائض الانوار وفاتح الابصار عبارت خاتمہ صفحہ ۵۸ - من ذرآء الحجاب البشری عسیر غیث کسیر الی قول - یم الجمعۃ (مولا کا حال فی فقہ عربی نمبر پر تحریر ہے)</p>					
۱۹۲۵	۳۷۲	منہاج العابدین	ایضاً		قلمی	۳۰۶	
		<p>تقطیع کتابت مع جدول ۶ × ۲ ۱/۲ - ۱۰۰ سطور ۱۹ - خط نسخ عمدہ بہ استناد صفحہ نم و م کاغذ دہلی - کتابت سرخی و سیاہی سے - جدول شجرہ - و آسمانی - کرخوردگی قلیل - پیوند کاری کثیر ہے جلد بندی میں اوراق تراشے میں بعض جگہ کسی قدر حواشی میں نقصان آگیا ہے - کاتب نے اپنا نام اور سال کتابت نہیں لکھا - اس کتاب میں عبادت و ریاضت کے طرق - شرع شریعت کے مطابق - محققانہ انداز پر لکھے گئے ہیں</p>					

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ	کیفیت
					<p>خراسان وغیرہ سے آکر حلقہ درس میں داخل ہوئے اور کمالات علمیہ سے سادت بخشی۔ چال کرتے تدریس و تعلیم کے علاوہ فقہاء شریعہ کا فیض ماہ بھی آپ کے متعلق تھا۔ تصنیف و تالیف کا کام بھی فرماتے۔ زمانہ وسط حیات میں شرح تخرید فوشی پر کمال وقت و متانت سے حاشیہ لکھا جو جدید کے لقب سے مشہور ہے یہ حاشیہ جب شایع کی نظر سے گزرا۔ مجدد تعریف و توصیف کی۔ اسی زمانہ میں امیر صدر الدین شیرازی نے بھی اسی شرح کا حاشیہ تالیف کیا۔ اور محقق و دانی کے حاشیہ پر بہت سے اعتراضات و مواخذات کیے محقق و دانی نے ان مواخذات کے رد اور اعتراضات کے جواب میں - دو سہادتیں جو پہلے سے بھی بدرجہا بہتر ہے۔ تالیف کیا۔ اس حاشیہ کو جدیدہ کہا جاتا ہے ان دونوں ناموں میں اکثر مبالغہات رہا کرتے۔ قدیمہ اور جدیدہ کے علاوہ اور بھی مصنفات مشہورہ ہیں مثلاً سالہ زور اوہ رار جس کو نجف اشرف میں تالیف کیا اور خود ہی اس کی شرح بھی لکھی، شرح ہیاکل - رسالہ اثبات واجب اخلاق جلالی - شرح تہذیب - حاشیہ مطالع - رسالہ فی ایمان فرعون شرح تعداد لجات سلم العلوم وغیرہ میزونی طبع کے سبب کبھی کبھی نظم کلام کی طرف بھی توجہ فرماتے۔ کلام منظوم میں کہیں جلال کہیں دوانی تخلص کرتے ہیں۔ یہ رباعی آپ ہی کے طبع نقاد کا نتیجہ ہے۔</p>
					<p>رباعی</p> <p>اے مصحف آیات الہی رتبہ دے سلسلہ اہل ولایت موت</p> <p>حیرتہ زندگی لب و لہجہ حیرتہ نماز عاشقان ابر ویت</p> <p>اکھڑ سال کی عمر میں - نوسو آٹھ ہجری ۱۲۹۹ء میں وفات پائی۔ (حبیب السیر جلد سوم ہر چارم تذکرہ روز روشن)</p>

نمبر پیرچہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شرح رسالۃ الحوراء والزواہ ناقص	لاحبال الدین محمد بن سعد بن عبد الصمد بن علی الدؤانی المتوفی سنہ ۷۹۵ ہجری	قلمی			
		<p>گیا رہواں نمبر ۳۰۰ صفحہ ۳۴۴ سے صفحہ ۳۴۴ تک۔ اول و آخر کی قدر ناقص و ناتمام ہے ایک پورا نسخہ اس کا مجموعہ رسالۃ الحوراء نمبر ۲۸۵ کا نام پر تحریر ہے۔ ماتن نے خود اس رسالہ کی شرح لکھی ہے۔ یہ رسالہ ذائق علم تصوف میں فلسفی رنگ کا ہے۔ ماتن نے اصل رسالہ کی دشواریاں اور مشکلات کو۔ شرح کے ساتھ مشرح کیا ہے۔ اصل رسالہ اور شرح دونوں اشکال سے خالی نہیں عبارت ابتدائی صفحہ ۳۰۰ الحواشی علی منوال الاصل۔ اخیر صفحہ ۳۴۴ کی عبارت اذ اجد علی الناس هذا فاخلع نعلک لما جال۔ وہ ان کے رہنے والے ہیں اعمال کا ذرون میں قریہ کا نام ہے، علوم مقول و منقول میں غایت تجرید اور مہارت تام حاصل تھی۔ کمال علمی میں فضلاء زمانہ پر ان کو فضیلت ہی۔ تحقیق مسائل کے میدان میں اقران و امثال سے ان کا قدم بہت اگے جاتا ہے۔ مسائل مشککہ اور مباحث صعبہ کی تحقیق ہی تو صنیع کے ساتھ کرتے ہیں۔ وقت فہم۔ رسائی ذہن۔ ان میں اعلیٰ درجہ کی پائی جاتی ہے</p> <p>سپر علم را بود آفتاب، فزون فضل را جامع کتابے، ابتدا اپنے والد ماجد سے کسب علوم کیا۔ پھر ستیزا میں۔ مولنا حمی الدین کو شکست دے۔ اور غواجہ حسن شاہ کے فیض علمی سے۔ بہرہ مند ہوئے۔ یہ دونوں فضلاء اجل۔ سید شریف کے شاگرد ہیں۔ مولنا ہام گلباری شایع طوابع الانوار کے درس میں بھی متعدد اولیاء کا مطالعہ کیا۔ سماعت حدیث شریف میں شیخ صفی الدین سے تلمذ کا تعلق ہے۔ تحصیل علوم کے بعد مدرسین کا سلسلہ جاری کیا۔ بڑے بڑے دانشمند طلباء ان کے تبحر کا شہرہ سن کر۔ آذربایجان۔ کرمان طبرستان</p>					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>بہت سے کالمین اور ابدال کے تصحیح رہے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی۔ اور آپ کی برکت و صحبت سے بہت سے راز باطن اور علوم طریقت کا انکشاف ہوا۔ علوم ظاہری کی تحصیل و تکمیل بغداد میں فرمائی اور اسی شہر کو موطن و مسکن قرار دیا۔ بغداد کے شیخ الشیوخ کہ جاتے ہیں حضرت خوش اعظم نے آپ کی نسبت فرمایا تھا۔ دانت آخر اللشہورین مال العراق۔ بڑے تابع سنت تھے بہت سچ و ادلیکے۔ آپ کے ملاحظہ کے قوی اثر سے بیشتر لوگ متاثر ہوئے۔ مریدین کی تربیت و تعلیم میں ہمیشہ مصروف و متوجہ رہتے۔ ارباب طریقت کو آپ پر بڑا اعتماد تھا۔ قرب و بعد کے اکثر اہل با حال۔ امورات مشککہ میں آپ سے تحقیق فرماتے۔ اور آپ کے شافی جواب سے تشنگی پاتے۔ منور و کتابیں آپ کے مصنفات میں ہیں۔ عوارف المعارف آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ مگر مکر میں اس کتاب کی تالیف فرمائی۔ اس کتاب کی تالیف کے زمانہ میں کسی مشکل مسئلہ کے حل کرنے میں مترو ہوئے تو خانہ کعبہ کا طواف فرماتے۔ اور حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے۔ تمام مشکلات منکشف ہو جانے۔</p> <p>رشف النصائح۔ اعلام النقی۔ بھی آپ کی مصنفات مشہور ہیں۔ چھ سو تیس ہجری (۱۶۳۳ء) میں بغداد میں رحلت فرمائی اور یہیں مزار پر انوار تیار ہوا۔ سرور دین اسی لقب سے۔ شیخ شہاب الدین مقتول سرور دی بھی مشہور ہیں۔ ان کا نام یحییٰ بن حبش ہے۔ حکمت منائیہ و اشراقیہ کے مہر ہیں۔ علم حکمت میں ان کے بہت سے مصنفات ہیں۔ علما حلیب نے الحاد و زندقہ کے ساتھ ان کو متهم کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پانسو ستاسی (۱۷۸۵ء) ہجری میں۔ حلیب میں۔ مقتول ہوئے۔ (نفحات الانس) شذرات الذی</p> <p>تاریخ یا فنی</p>

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ مقام صالحیہ کے نام سے مشہور ہے۔ بَیِّنَاتٌ وَبَيِّنَاتٌ لِّکَیۡفَہَا۔ آپ کے مزار پر عظیم الشان عمارت بنی ہے۔ (وفات الوفیات شذرات الذہب وغیرہما)					
		رسالۃ الابراج	الشیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عمرو السیمی البکری السہروردی المتوفی ۶۳۲ھ		قلمی		
		دسواں نمبر ہے۔ صفحہ ۳۰۰۔ سے صفحہ ۳۰۶ تک مختصر رسالہ تقریباً چھ صفحات کا ہے۔ اس رسالہ میں وطن اصلی کی طرف متوجہ ہونے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اور حدیث (حب الوطن من الایمان) سے یہی معنی مراد لیے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۰۰۔ کلمات ذودیدہ و نکات شوقیہ خاتمہ صفحہ ۳۰۶ و لا یسأل عن الخیر الی ذل۔ بقدر الطاقة ایضاً۔					
		حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی۔ استاد شیوخ الاکابر۔ جامع علم باطن و ظاہر۔ دلیل طریقت۔ ترجمان حقیقت پیشوائے عارفین۔ مقدم سالکین۔ نسباً صدیقی ہیں۔ بارہویں پشت میں سلسلہ نسب آپ کا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ برہنہ ہوتا ہے۔ او آخر حبیب یا اوائل شعبان۔ بانسوا تاسیر ہجری میں سہروردیوں میں عراقی عجم میں شہر کا نام ہے آپ نے عالم شہود میں ظہور فرمایا۔ طریقت میں آپ کو انتساب اپنے حقیقی چچا۔ شیخ ضیاء الدین ابونجیب سہروردی سے ہے۔ صغریٰ سے انھیں کے سائے عاطفت میں پرورش پائی اور انھیں کی برکت صحبت اور فیض ترمیمت سے فقر کے اعلیٰ درجہ پر پہنچے۔ حضرت شیخ الشیوخ۔ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فیض صحبت سے بھی فائدہ عظیم پایا۔					

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ پشینی	تعداد نسخہ	کیفیت
		<p>امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ الجنان میں لکھتے ہیں، فخمہ وہ تفحیمًا عظیمًا ومدحًا کلامہ مدحًا لزمًا دوصفہ کے بجائے المقامات داخروا عنہ بما یطول ذکرہ من الکرامات۔ البتہ بعض علمائے ظاہر نے تنہ طعنہ زنی کی ہے اور تکفیر تک بھی نوبت پہنچا دی ہے۔ ان تمام مطاعن و تشنیعات کا نشانہ زیادہ تر کتاب فصوص الحکم ہے۔ جس کے مطالب و قیقہ پر علماء کرام نے پوری توجہ نہیں فرمائی۔ اور شیخ کے اشارات و تلخیصات کو نظر غور سے معائنہ نہیں کیا۔ تصوف میں صرف ایک واسطہ سے حضرت شیخ الشیوخ سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے ساتھ آپ کا سلسلہ ہے۔ نفحات الانس میں مولوی جائی لکھتے ہیں۔ (نسبت خرقہ دے در تصوف بیک واسطہ پر شیخ محی الدین عبدالقادر گیلانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ میر۔ و نسبت دے دیگر در خرقہ بخضر علیہ السلام میر سدید بیک واسطہ) آپ کثیر التعمیلات ہیں۔ بعض مشائخ کبار بغداد کی روایت سے تمام مصنفات کی تعداد پانسیس سے زیادہ معلوم ہوتی ہے کما صرح الجاہلی فی نفحات الانس۔ اشر مصنفات کے اسماء (جو فوات الوفيات) سے ماخوذ ہیں یہ ہیں۔ الفتوحات المکیہ عشرون مجلد۔ التذکیرات الالکیہ۔ التذکرات الموصلیہ۔ فصوص الحکم شرح خلع النعین۔ الاجوبۃ المسکنۃ عن سوالات الحکیم الترمذی۔ تاج الرسائل و منهاج الوسائل۔ کتاب العلمہ کتاب السبعہ۔ مفاتیح الغیب۔ کتاب الحق۔ مراتب علوم الوہب۔ والاعلام باشارات اہل الالہام العبادۃ و الخلوۃ۔ حلیۃ الابرار۔ بحقائق مغرب فتم الاولیاء۔ رسالۃ الانتصار۔ مواقع النجوم۔ المواعظ الحسنہ مشاکات الانوار فیما روی عن اللہ عز وجل من الاخبار شرح الفاظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و غیر ذلک حضرت شیخ اکبر نے مستقل فرست اپنے مصنفات کی ایک رسالہ میں لکھی ہے۔ وہ رسالہ اس کتابخانہ میں مجموعۃ الفتاویٰ۔ فن تصوف شاعری۔ کہ نمبر ۳۹۹ میں مجلد ہے۔ بائیس بیع الآخر شب جمعہ چھ سو اسی ہجری دمشق میں وفات پائی۔ جنازہ میں شہر کے تمام اعیان و اشراف و وزراء۔ امراء و علماء۔ فقرا شریک ہوئے۔ تین روز تک شہر میں بازار بند رہا۔ جبل قاسمیین کے قریب میں دفن کیے گئے</p>				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ فی مصطلحات الصوفیہ	لاشیخ الاکبر				
		<p>نواں نمبر صفحہ ۲۷۸ سے صفحہ ۲۹۸ تک اس رسالہ میں ان الفاظ کی تشریح ہے۔ جو صوفیہ کرام کے یہاں مستعمل ہوتے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۷۷۔ الحمد للہ و سلامہ علی عباد الذین اصطفیٰ عیالرت خاتمہ صفحہ ۲۹۸۔ وارنر قنا اجتنابہ۔</p> <p>حضرت شیخ اکبر قدس سرہ کا فضائل ظاہری اور کمالات باطنی میں اعلیٰ مقام ہے۔ قائلین وحدت وجود میں ان کا قدم سب سے آگے ہے۔ سترہ رمضان المبارک شب دوشنبہ پانسو ساٹھ ہجری میں مدینہ میں (بلاد اندلس میں مشہور شہر) پیدا ہوئے۔ اور اسی مقام میں پرورش پائی۔ پھر اشبیلیہ دبیہ مقام بھی بلاد اندلس کے تحت میں ہے چلے آئے۔ اشبیلیہ میں آپ کے والد عمدہ وزارت پر مامور تھے۔ ۹۷۵ھ تک یہیں قیام رہا۔ پھر اکثر بلاد مشرق میں سیرو سیاحت فرماتے رہے۔ چند سال تک مکہ مکرمہ کی بھی مجاورت فرمائی۔ کتاب فتوحات مکیہ اسی متبرک مقام میں تصنیف کی۔ کچھ زمانہ بلاد روم میں قیام رہا۔ تونیہ میں شیخ صدر الدین محمد بن اسحاق تونی کی والدہ سے نکاح کیا۔ جو صدر الدین کے صغر سنی کے زمانہ میں بیوہ ہو گئی تھیں۔ سیرو سیاحت اور کسب کمالات کے بعد دمشق میں قیام فرمایا اور آخر عمر تک یہیں مقیم رہے۔ آپ کی ذات بابرگات فضائل جزیلیہ اور شمائل جمیلیہ کا مجموعہ ہے۔ جلیہ علوم میں و مستغایہ کامل عامل تھی۔ علی الخصوص تصوف میں تو اس قدر توغل و توسع ہے۔ جس کی تحدید متعسر ہے۔ جن اعلیٰ مقام تک آپ کی فہم عالی کی رسائی ہو۔ بڑے بڑے افہام اُس سے قاصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اوصاف حسنہ عطا فرمائے۔ مرتبہ ولایت و رع و تقویٰ۔ استغنائی۔ وقت نظر۔ قوت حافظہ۔ ذکاوت۔ وغیرہ وغیرہ آپ کے آثار کرامات کا مفصل بیان احاطہ تحریر سے زیادہ ہے۔ صوفیہ کرام آپ کی عظمت شان اور اعلیٰ مقام کے معترف ہیں۔</p>					

نمبر موجودا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
					رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجا ہی۔ اس رسالہ میں امام رازی کو نصائح و اقوال سودمند تحریر کیے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۲۲ بعد عبارت الحاقی الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی عبارت خاتمہ صفحہ ۱۲۷۔ ان لم یکن الا یمان بہ الی قول لستہ ۴۱ من جلوس عالمگیری۔
	رسالہ سر الخلوۃ	لشیح الاکبر			
					یہ پانچواں نمبر ہے صفحہ ۱۲۸ سے صفحہ ۴۴ تک اس رسالہ میں۔ خلیات کا طریقہ اور اس کا فائدہ ہ۔ اور اس کے اول و آخر میں عبارت بسم اللہ الحمد للہ الذی الہم الصفوۃ من عبادہ بانفاذ الخلوۃ عبارت خاتمہ صفحہ ۴۴۔ ویکفی ہذا القدر الی قول والہ اجمعین۔ ایک قلمی نسخہ نمبر ۱۳۹ پر بھی اس فن میں رسالہ خلوۃ کے نام سے درج ہے۔
	رسالہ طلیۃ الابدال	لشیح الاکبر	۹۹ قلمی		
					یہ چھٹا نمبر ہے صفحہ ۴۴ سے صفحہ ۵۵ تک۔ اس رسالہ میں ابدال ہونے کے شرائط اور اس کے اسباب وغیرہ ذکر ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۴۴۔ الحمد للہ والصلوۃ علی رسول اللہ عبارت خاتمہ صفحہ ۵۵۔ اندہ ہوالولی المناں۔
	رسالہ فاتحۃ الفاتحہ	لشیح الاکبر			
					یہ ساتواں نمبر ہے صفحہ ۱۴۰ سے صفحہ ۱۹۰ تک اس رسالہ میں بسم اللہ کی تحقیق و تشریح ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۴۰ بسم اللہ فاتحۃ الفاتحہ حمد خاتمہ صفحہ ۱۹۰۔ یجد ان شاء اللہ تعالیٰ۔
	رسالۃ الحروف	لشیح الاکبر	۱۰۱ قلمی		
					یہ آٹھواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۹۰ سے صفحہ ۲۷۵ تک۔ یہ رسالہ کسی قدر ضخیم ہے۔ مسائل صعبہ عقلیہ۔ جن کا تعاقب تصوف کے ساتھ ہی۔ ذکر کیے ہیں۔ معرفت حروف و حرکات کے متعلق بھی گفتگو کی گئی ہے۔ ابتدا صفحہ ۱۹۴ الحمد للہ محید العقول فی نتائج الہم خاتمہ صفحہ ۲۷۵۔ جامعۃ ابدان الاینتھی۔

نمبر چوتھا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	تعداد صفحات	کیفیت
					یہ دوسرا نمبر ہے۔ اس کے آخر پر تمام ہوا۔ عبارت ابتدائی رَافِعٌ وَفَّقَ لَا تَمَامُ هَذِهِ رِسَالَةٌ فِي الصَّلَاةِ عِبَارَتِ خَاتَمَ صَفْحِهِ ۱۱۱ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ مُحَمَّدٌ وَاللَّهُ أَجْمَعِينَ۔
	رسالہ تاویل بعض الآیات	للشیخ الاکبر			
					یہ دوسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۱۱۱ سے صفحہ ۱۹۱ تک۔ اس رسالہ میں سورہ یوسف کی اکثر آیات۔ اور پوری کلام مجید میں سے بعض آیات کا انتخاب کر کے اُن کی تفسیر معنی ظاہری سے جدا لکھی ہوئی تیار کیا گیا ہے کہ ان کلمات سے حقیقہً دوسرے معنی مراد ہیں اور ان حقیقی معنی کو ظاہر الفاظ سے مستنبط کر کے تصوفی رنگ میں لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۵۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ مُحَمَّدٍ وَاللَّهُ أَجْمَعِينَ۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۱۔ وَاللَّهُ لِلرَّشَدِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔
	رسالہ الحجب	للشیخ الاکبر			
					یہ تیسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۱۹۱ سے صفحہ ۱۱۹ تک۔ یہ رسالہ تجلیات کے بیان میں ہو۔ سالک اور عابد کے واسطے جو عاشق یا حاجب و مانع ہیں ان کا شمار کیا گیا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۱۹۱۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنَا مِنْ غَيْرِهِ لَنْ يَحْفَظَنَا۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۱۱۹۔ لَا مِنْ جِهَةِ عَدَمِهِ إِلَى قَوْلٍ۔ سَلِّحْ شَهْرَ رَجَبِ الْمَرْحَبِ سَلِّحْ۔
	رسالہ فی فخر الدین الازہری	للشیخ الاکبر			
					یہ چوتھا نمبر ہے۔ صفحہ ۱۲۲ سے صفحہ ۱۲۷ تک۔ تقریباً چھ صفحات کا رسالہ ہے۔ اس رسالہ کا پہلا صفحہ دوسرے قلم سے جدید لکھا ہوا ہے۔ یہ رسالہ خط کے انداز پر ہے۔ جو اہم روزی

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	بیت اللہ سے بھی مشرف ہوئے۔ تصنیف و تالیف کا کام بھی فرماتے۔ تیسری فی علم التفسیر اعلیٰ درجہ کی تفسیر لکھی ہے۔ اس کے علاوہ۔ الرسالہ فی رجال الطریقہ۔ التحریر فی التذکیر۔ آداب انصوفیہ و لطائف الاشارات۔ کتاب الجواہر عیون الاجوبہ فی اصول الاسلام۔ کتاب المناجاة۔ اور بین۔ احکام السجاد وغیرہ بھی ان کے مولفات میں ہیں۔ شعر گوئی کا بھی مذاق تھا۔ بہت سے عربی اشعار ان کے مشور ہیں۔ مولد بیچ الآخر روزیکث بنہ طلوع آفتاب سے قبل۔ چار سو پینسٹھ ہجری میں (۱۱۶۵ھ) عیساپور میں وفات پائی۔ اور وہیں حضرت ابی علی الدقاق کے قرب میں مدفون ہوئے۔ قشیری۔ بضم قاف و فتح شین و سکون یا و کسر او سکون یا۔ قشیرین کعب کی طرف نسبت ہے۔ بہت بڑا قبیلہ ہے و بن خلکان۔ الکوکب الدریہ) شایع کتاب ہذا قاضی زکریا بن محمد الانصاری کا ترجمہ فی فقہ فی نمبر ۷۸ کے تحت میں تحریر ہے۔					
۱۱۷۸	نفحات القرب والاتصال بأشباس التضرع لاولیا اللہ بعد الانتقال	السلامۃ الشیخ احمد بن محمد الحنفی الحموی	قلمی	۱۱۲ھ	۲۲	
	تقطیع کتابت بنا ۵۲۸۔ انچہ سطور ۲۱ خط و کاغذ عجب کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب عبد الدائم۔ کر محو۔ وگی خفیف اور پیوند کاری قلیل ہے۔ مختصر رسالہ ہے اس امر کے ثبوت میں کہ اولیا اللہ سے طرح زمانہ حیات میں خوارق و کرامات صادر ہوتے ہیں۔ اسی طرح ممات کے بعد بھی ان کے تصرفات جاری رہتے ہیں۔ بخلاف معجزات انبیاء علیہم السلام کے کہ صرف زمانہ حیات تک محدود ہوتے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی شرف اولیاءہ ما ذاع الکبر۔ و بعد فقہ جری فی مجلس العالی جمع المناخر والمعالی۔ عبارت ختم صفحہ ۲۲ واللہ ما حال اولیاءہ اعلم وصالی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وسلم۔ مولف کے مفصل ترجمہ پر اطلاع					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>بھی ہیں جو اسی کی شرح (احکام الدلالة علی تحریر الرسائل) مولفہ قاضی زکریا بن محمد الانصاری متوفی ۷۲۵ھ سے منتخب ہیں۔ صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں کہ یہ کتاب چونکہ ابواب اور تین فصول پر مرتب ہو چکا ہے اس لیے اسے اس مطبوعہ نسخہ میں علاوہ ابواب کے سترہ فصائیں ہیں۔ اس کتاب کے چار نسخے اور بھی۔ ایک مطبوعہ تین قلمی نمبر ۴۷۲ تا ۴۷۴ تک تحریر میں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی تضرع بجلال ملکوتہ و توحید جلال جبروتہ۔</p> <p>حضرت مولف رحمہ اللہ تعالیٰ اصلاً استوا کے رہنے والے ہیں۔ (ناحیہ نیساپور میں ایک مقام) بیچ الاول تین سو چتر (۳۵۰) ہجری میں پیدا ہوئے۔ ان کا بچپن اسی تھا کہ والد نے انتقال کیا۔ علوم شریعت و حقیقت میں عالی مرتبہ کے شخص ہیں۔ لڑکپن میں علوم ادبیہ سے فارغ ہو کر نیساپور میں شیخ ابی علی الحسن دقاق کی خدمت میں پہنچے۔ ان کے فیض صحبت سے ایسے متاثر ہوئے کہ تمامی خیالات سے دست کش ہو کر معتقد خاص اور مرید بااختصاص ہو گئے ان کے۔ ایمان سے اولاً علوم ظاہر کی تکمیل کا خیال پیدا ہوا۔ استاد ابی بکر بن فورک اور استاد ابی اسحاق اسفراینی وغیرہما کے درس میں داخل ہوئے۔ تھوڑے زمانہ میں تفسیر حدیث۔ فقہ۔ اصول۔ ادب۔ شعر۔ کتابت وغیرہ تمام علوم مروجہ میں مہارت تامہ حاصل کی۔ علم تصوف میں بھی اعلیٰ درجہ کا توکل پیدا کیا۔ طالب علمی کے زمانہ میں بھی حضرت شیخ دقاق کے فیض صحبت سے مستفیض ہوتے رہے۔ شیخ کو بھی ان کی نجابت۔ لیاقت۔ فطانت۔ ذکاوت۔ مجاہدہ و محنت کی وجہ سے خاص تعلق رہا۔ اسی خصوصیت کی بنا پر حضرت شیخ و دقاق کی صاحبزادی بھی ان کے نکاح میں آئیں۔ ابو علی الدقاق کا سلسلہ ہجری میں وصال ہوا۔ ان کے انتقال کے بعد اشغال علوم ظاہری کے علاوہ علم باطن کے نشر و تعلیم کی طرف ہمہ تن متوجہ رہتے۔ علم ظاہر و باطن دونوں کی تعلیم سے بیشتر لوگ فیض یافتہ ہوئے۔ وعظ و تذکیر میں بہت بڑا ملکہ رکھتے۔ اہل حدیث کے واسطے مجلس خاص مقرر کی تھی۔ شرب رُؤ اُمت محمدیہ کے عقائد و اخلاق و معاشرت کی اصلاح میں مصروف رہتے۔ چند رفقاء خاص کے ساتھ حج</p>

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		انکا کلام منظوم - معارف و حقائق سے بھرا ہوا ہے۔ دوسرے شعرا کے انداز پر خیالی مضامین نہیں بلکہ سراسر جذبات ہیں جو نہایت وقت و مناسبت کے ساتھ ادا کیے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ نظم لکھنے کے بعد ہفتہ عشرہ تک خاموش رہتے۔ پھر دفعہ تیس چالیس شعر کہہ جاتے تھے اُن کے بیٹے راوی ہیں کہ میرے باپ فرماتے تھے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا۔ فرمایا اے عمر تم نے اپنے قصیدہ تائبہ کا کیا نام رکھا۔ میں نے عرض کیا۔ لوائح الجنان و روح الجنان۔ فرمایا نہیں۔ بلکہ نظم السلوک نام رکھو۔ میں نے یہی نام اُس قصیدہ کا رکھ دیا۔ دوسری جمادی الاول چھ سو تیس ہجری میں ۳۳۲ھ جامع ازہر میں انتقال فرمایا۔ دوسرے دن قرافہ میں دفن کیے گئے۔ آپ کی قبر مشہور و زیارت گاہ ہے۔ (دائرة المعارف)					
۱۱۸۳	۳۶۶	الرسالة القشيرية مع الحواشی	الامام قطب الصوفیہ ابن القا عبد الکریم بن ہوازن بن عبد الملک بن طلحة بن محمد القشیری الفقیہ - الشافعی المتوفی ۳۶۵ھ ہجری	۳۶۶ھ	مطبوعہ مصر	۲۴۴	
		علم تصوف میں یہ کتاب بڑے پایہ کی ہے۔ اس علم کے اصول۔ مصطلحات صوفیہ۔ اسامی مشائخ طریقت طریقت تزکیہ و مجاہدہ۔ بیان توحید و معرفت حق سبحانہ و تعالیٰ۔ عیوب و آفات نفس۔ تحقیق لفظ ولّٰی۔ کرامات اولیا۔ آداب مریدین۔ وغیرہ وغیرہ کو بڑے شاندار بیان سے ادا کیا ہے۔ پوری کتاب پر حواشی					

نمبر جو دستا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>بھی درج ہے۔ برٹش میوزیم کی فرسٹ عربی مولفہ ریوین نسخہ ۱۶۹۰ء میں مصنف کے نواسے علی کا دیباچہ ہے اور نسخہ ۱۰۶۹ء میں مصنف کے پوتے کا دیباچہ ہے۔ اس کی شرح البورینی اور النابلسی کی ماریلز میں ۱۸۵۳ء میں اور مکرر قاہرہ میں ۱۲۴۹ء اور بلاق میں ۱۲۸۹ء میں طبع ہوئی۔ ایک نسخہ پتھر کے چھاپہ کا بغیر دیباچہ بیروت میں ۱۲۳۵ء میں اور قاہرہ میں ۱۲۸۵ء اور ۱۲۸۶ء میں طبع ہوا۔ ایک شرح امین الحزری نے لکھی ہے جو بیروت میں ۱۲۸۵ء میں چھپی اور اس کا ترجمہ زبان اطالی فلازنس میں ۱۷۷۵ء میں شائع ہوا ہے۔ یہ قلمی نسخہ مطبوعہ نسخے سے آخر میں کسی قدر کم ہے۔ اس قلمی نسخہ میں بعض اشعار ایسے بھی ہیں جو مطبوعہ میں نہیں پائے گئے آغاز صفحہ ۳۔ سائق الاطغان یطوی البیدلی، منعاً عرج علی کتاب طی خاتمہ صفحہ ۱۵۷۔ اصل اُستات یبحری الکری و خفا الوری۔ درای المحبۃ دینہ فتدینا۔ الی دل۔ ولجميع المسلمين آمین امین امن۔ ابن الفارض کی کنیت ابوالقاسم اور ابوحنس بھی ہے۔ اصلاً حموی۔ مولداً۔ و داراً و وفاء مصری ہیں۔ ان کے والد حاد سے آکر مصر میں قیام گزریں ہوئے۔ ابن الفارض ماہ ذی قعدہ میں ۵۶۷ھ یا ۵۶۸ھ یا ۵۶۹ھ باختلاف روایات مصر میں پیدا ہوئے قد و قامت میں موزوں۔ شکل و صورت میں سرخ و سفید۔ حسن ظاہری کے علاوہ کمالات معنوی اور معارف ربانی سے مالا مال۔ باپ کے سایہ عاطفت میں پرورش پائی۔ ورع و تقویٰ۔ زہد و عبادت۔ غنا و صیانت۔ عبادت و قناعت کی چاشنی ان کی گھٹی میں پڑی تھی۔ نو عمری سے تجرید و سیاحت کا شوق تھا۔ باپ سے اجازت لیکر مہینوں پہاڑوں میں رہتے۔ اور عبادت اُکھی کرتے۔ والد کی زیارت کی غرض سے شہر میں آتے۔ جب وحشت غلبہ کرتی۔ شہر چھوڑ کر پہاڑوں کی طرف چلے آتے۔ برسوں تک یہی حالت رہی۔ ایک مدت تک جبال و وادی مکہ مکرمہ کی بھی سیاحت کی۔ حدیث میں ابن عساکر کے شاگرد ہیں۔ فقہ شافعی میں پوری مہارت رکھتے مذہباً شافعی تھے۔ سلوک اور تصوف میں بڑے پایے کے شخص ہیں۔ دنیوی سامان پاس نہیں رکھتے۔ جو کچھ ہوتا راہ خدا میں دے دیتے۔ کسی کے عطیہ کو قبول نہیں کیا کرتے۔ بادشاہ وقت نے مقول رقم بھیجی۔ واپس کر دی۔</p>

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تسمیہ مصنف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
۱۰۵۳	۳۶۵	دیوان ابن الفارض	ابوالقاسم شرف الدین عمر بن ابی الحسن علی بن المرشد بن علی الجموی المعروف بابن الفارض الملتینی ۵۹۳۲ھ		تقلی ۱۱۶۱ھ	۱۵۸	
		<p>تفطیح کتابت مختلف - طولاً ۵ - انچ سے - ۶ - انچ تک - عرضاً ۴ - انچ - سطور ۱۳ - خط و کاغذ خوب - کتابت صرف سیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں - اثر کرم ورقہ دو ذی خنیف - اول صفحے سے ۳۲ صفحہ تک - صفحات کے آخری حصص میں روغن بیزی کا مختصر سادہ صہہ ہے - باقی صفحات اس صہہ سے محفوظ ہیں - ابتدا میں تقریباً اڑھائی صفحات پر کلام ابن حاجر متوفی فی حد ۵۹۵ھ - ہجری کا منقول ہے -</p> <p>یہ دیوان ابن الفارض کے پوتے دعلی اکا جمع کیا ہوا ہے - بڑا ادق و مشکل کلام ہے - رموز حقیقت اور نکات معرفت سے پُر - ناظم علیہ الرحمہ نے اپنے جذبات کو اشار میں ظاہر کیا ہے - جس کے سمجھنے کے واسطے بڑے غور و فکر کی حاجت ہے - اس دیوان کے متعدد و مشروح بھی لکھے گئے ہیں - ایک مطبعہ سنہ ۱۲۴۴ھ پر</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		خالص پوری۔ مولوی واجد علی صاحب کاکوروی۔ مولوی محمد تقی صاحب قلندر۔ مولوی عبید اللہ صاحب بایں وغیرہم سے آپ کو تلمذ ہے۔ شاہ علی اکبر صاحب قلندر سجادہ نشین خانقاہ کانیہ کاکوروی سے بھی کچھ کتابیں آپ نے پڑھی ہیں اور آپ ہی سے طریقت کا خرقہ خلافت پایا۔ مولانا شاہ سید عبدالسلام صاحب ہسوی سے بھی آپ کو اجازت و خلافت ملی ہے۔ آپ کو حجاز غایوم میں مہارت کا حاصل ہے متعدد کتابیں بھی تصنیف کی ہیں جن کے اسماء یہ ہیں۔ صمیغہ معشوق۔ معیار البیانہ۔ تہذیب المسائل۔ تہذیب العلماء وغیرہ۔ شعر گوئی کا بھی اچھا مذاق رکھتے ہیں۔ ۱۳۲۳ ہجری میں مدرسہ اسمیہ مرین لید میں آپ کا تعلق تھا۔ اس وقت کہ ۱۳۲۳ ہجری میں۔ آپ کی حیات و وفات کے متعلق تحقیق نہیں کی گئی۔ مگر یہ حال وغیرہ					
۲۶۰۹	۴۸۴	التحقیق المطلق علی مسلک عبدالحق	مولوی عطاء اللہ لکھنوی	۱۳۲۳	مطبوعہ گوپکپو	۲۸	
		اس رسالہ میں مولوی فضل حق صاحب راپوری کے اعتراضات کے جوابات ہیں۔ جو صاحب موصوف نے حضرت شمس العلماء مولوی عبدالحق صاحب خیر آبادی کے بعض کلام پر وار دیے ہیں۔ عبارت شروع صفحہ ۲۔ ختمہ ۲۸۔ خاتمہ صفحہ ۲۸۔ واذا لبس فلبس فتأمل فقط۔					
۲۶۱۴	۴۸۵	التحقیق الحق لمانی تحقیق المطلق	مولوی عطاء اللہ لکھنوی	۱۳۲۳	مطبوعہ گوپکپو	۷۶	
		یہ کتاب بھی کتاب اول کے ہمزگ ہے۔ اس کتاب میں مضامین کتاب سابق کچھ تغیر و تبدل کے ساتھ درج کیے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ علی ماہد انا الی سبیل الصواب خاتمہ صفحہ ۷۴۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔					
		حضرت مولف مولوی ہدایت اللہ خاں راپوری مدرسہ جوپور کے شاگرد خاص ہیں۔ ان کی تصنیف کیفیت سے آگاہی نہیں ہوئی					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تقریباً طبعی	تعداد صفحات	کیفیت
		یار اخال ولد زین خاں نام کی ثبت ہیں۔ سال کتابت تحریر نہیں۔ کتاب اکثر جگہ پیوند کار و کر محذور ہے				
		شرح عقائد نسفی کی مختصر شرح ہے۔ فقہاء حنفیہ کے عقیدہ کے موافق عقائد کی تفصیل اور اوقاف سال				
		کلامیہ سے اخترازا کیا ہے۔ عقائد نسفی کی یہ شرح اس طرز خاص میں مناسب اور اچھی ہے۔ عبارت				
		آغاز ورق اول الحمد للہ العلی العظیم خاتمہ ورق ۹۷ صفحہ اولیں اولہ و آخرہ ا۔ الی قول۔ محمد و				
		الہ اجمعین (حضرت شایح کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا)				
۵۲۴۲	۴۸۳	تحفۃ العلماء	عماد عالمان وزبدہ عارفان مولوی بنجا سکندر علی شاہ واصل بن محمد عبدالرحیم خالص پوری المولود ۱۲۶۳ ہجری	۱۳۰۷ھ ۱۳۱۰ھ	۷۲	
		اس کتاب میں حضرت مولف نے اُن لوگوں کے اقوال کی تردید کی ہے جو امکان کذب				
		باری تعالیٰ عزائمہ کے قائل ہیں۔ کتاب کے آخر میں متعدد علمائے حرمین محترمین زاد ہما اللہ شرفا و تکریم				
		اور بعض فضلاء ہندوستان کی بہت سی تقریظیں لکھی ہیں۔ مولف سلمہ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ				
		کی تردید کتب کلامیہ وغیرہ سے شاید یہ طور پر کی ہے۔ ابتدا میں ایک فارسی قصیدہ مولف کتاب کا				
		جو مضامین نصیحت سے لبریز ہے منضم کیا گیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱ الحمد لمن من علینا و صلت				
		منین الطغیان خاتمہ صفحہ ۲۸۔ فقہ احقر البشر۔ الی قول۔ واللہ علیہ حکیم۔				
		مولف کتاب کی ولادت۔ لکھنؤ محلہ قندھاری بازار میں۔ تاریخ ۵۔ رجب ۱۲۷۷ھ ہجری میں ہوئی				
		خالص پور تحصیل یلچ آباد ضلع لکھنؤ آپ کا وطن ہے۔ متعدد اساتذہ کرام۔ مولوی سید احمد یار صاحب				

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>علامہ میں بڑے بڑے فضلاء مشہور و معدود ہیں۔ آپ کے مصنفات کثیر المتداویہ ہیں۔ چند کتب مصنفہ کے اسماء یہ ہیں۔ شرح الارشاد فی الفقہ۔ شرح الفیہ۔ مختصر۔ متوسط۔ مطول۔ شرح اللہ شرح الشرائع۔ کتاب مسالک۔ فوالد ملیہ۔ حاشیہ فتویٰ خلافت الراج۔ حاشیہ القواعد تہذیب التوا۔ رسالہ فی اسرار الصلوٰۃ۔ رسالہ فی صفوۃ الجمعۃ۔ رسالہ فی آداب الجمعۃ۔ رسالہ فی احکام الحیوۃ۔ رسالہ فی میراث الزوجہ۔ رسالہ فی طلاق الغائب۔ کشف الریبہ فی احکام الغیبہ۔ غنیۃ القاصدین فی اصطلاحات الحدیث۔ رسالہ فی ان الصلوٰۃ لا تقبل الا بالولایۃ۔ کتاب الاجازات۔ مختصر الخلاصہ۔ رسالہ فی تحقیق الخدالۃ۔ جواب المسائل الخراسانیہ۔ جواب المباحث البنغیہ۔ گیارہ سو چھیاسٹہ بھری فی شہنشاہیہ میں آپ شہید ہوئے۔ (دل الال)</p>
۵۳۶۲	۴۸۱	الحاشیۃ لرمضان آفندی علی شرح العقائد النفتازانی	مولانا رمضان آفندی		مطبوعہ مجتہائی دہلی ۱۳۲۷ھ	۳۲۰	
							<p>شرح عقائد نسفی مولفہ علامہ نفتازانی کا بسوط حاشیہ ہے۔ حضرت محشی نے بڑے بسط و تفصیل سے پوری شرح کا تحشیہ کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی توحد بال عظمتہ والکبریا۔ خاتمہ صفحہ ۳۲۰۔ والہ للرجح والمآب۔ حضرت محشی کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔ ظاہر اُزمانہ حال کے فضلاء میں ہیں۔</p>
۵۳۰۹	۴۸۲	شرح العقائد النسفیہ	مولینا عبد الغفار بن خیر الدین محمد اللہاوری		قلمی	۱۶۰	
							<p>تقطیع کتابت ۱/۴ x ۳۸۔ انچہ سطور ۱۵۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ کشمیری۔ کتابت سرخی و سیاہی سے شایع نے اپنے ہاتھ سے کتابت کی ہے۔ ابتدائی و انتہائی ورق پر دو مہر ہیں۔ ملاً</p>

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اسرار الصلوٰۃ	الشیخ الاجل زین الدین بن علی بن محمد بن محمد بن جمال الدین بن تقی الدین بن صالح الحجی الشہید الثانی المتوفی ۹۶۶ھ		مطبوعہ طراک ۱۳۰۵ھ	۵۸	
		تیسرا نمبر ہے۔ فن فقہ میں بعد نمبر ۸۴۱ لکھا گیا۔					
		کشف الریبر فی احکام الغیب	ایضاً		ایضاً	۴۰	
		چوتھا نمبر ہے۔ فن فقہ میں بعد نمبر ۸۴۱ تحریر ہے۔ مذمبہ شہید ثانی۔ فضلاء اہل تشیع میں بڑے مرتبہ کے شخص ہیں۔ ان کا علم و فضل۔ زہد و عبادت دع و تقویٰ۔ تحقیق و تجسس۔ محاسن و اوصاف۔ حیطہ بیان سے زیادہ ہیں۔ ۱۳۔ سوال ۹۱۱ میں آپ کا تولد ہوا۔ نو سال کی عمر میں قرآن شریف کو ختم کیا۔ فزون عربیہ و علم فقہ اپنے والد سے پڑھا ۹۲۵ھ ہجری میں والد کی رحلت ہوئی۔ والد کے انتقال کے بعد تکمیل علوم و فنون کی غرض سے سفر کیا۔ میں۔ کرک۔ مصر۔ دمشق۔ وغیرہ کے مشاہیر فضلاء سے۔ جملہ علوم کی تکمیل کی۔ اور ثقافت و مشاہیر سے سند حدیث و علم حاصل ہوئی۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے وطن (جج) کو مراجعت فرمائی۔ یہاں کچھ مدت قیام کرنے کے بعد زیارت امہ اطہار کی غرض سے عراق کا سفر کیا۔ متعز جج بھی ادا کیے۔ کچھ زمانہ قسطنطنیہ میں بھی آپ کا قیام رہا ہے۔ بلبلیک میں (مدرسہ نورین) بھی آپ کی توفیض میں رہا۔ مدت دراز تک فیض تدریس سے ایک عالم فیضیاب ہوا۔ آپ کے					

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
۵۲۷۳	۴۸۰	مجموعہ کشف الفوائد فی شرح قواعد العقائد وغیرہ	جمال الدین ابی المنصور الحسن بن یوسف بن علی بن سطر الحلّی۔ المتوفی ۶۲۶ ہجری		مطبوعہ طران ۱۳۰۵ھ	صفحہ ۹۷	
		چار کتابوں کا مجموعہ ہے۔ نمبر اول۔ کشف الفوائد۔ یہ قواعد العقائد کی شرح ہے جس کو نصیر الملتہ والدین محقق طوسی متوفی ۶۷۲ یا ۶۷۹ ہجری نے مسائل کلامیہ میں موافق اصول شیعہ تالیف کیا ہے علامہ حلی نے اس کی شرح مفصل و مشح لکھی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی تواتر دعائہ و تطانہ الامتہ خاتمہ صفحہ ۹۷ وسلم تسلیما کثیرا۔					
		(علامہ حلی کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۶۴۰) کے تحت میں لکھا گیا					
		حقائق الایمان	الشیخ الاجل زین الدین بن علی بن احمد بن محمد بن جمال الدین بن نقی الدین بن صالح النجفی الشہید الثانی المتوفی ۹۶۶ھ	۵۹۵ھ	ایضاً	۶۷	
		یہ دوسرا نمبر ہے۔ اس کتاب میں ایمان کے معنی۔ ایمان کی حقیقت۔ حقیقت ایمان کے متعلق۔ اختلافات ایمان و اسلام میں فرق وغیرہ وغیرہ۔ مذہب اہل تشیع کی بنا پر بڑے بسط و تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول الحمد للہ الذی شرح صد درنا للاسلام خاتمہ صفحہ ۶۷ والہ الطاہرین امین رب العالمین۔					

نمبر پوچھا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کے تحت میں تحریر ہے۔					
۵۳۳۳	۴۶۹	العقود الاربع مع حل العقود مولوی احمد علی عباسی چریاکوٹی۔ المتوفی ۱۲۶۲ھ			قلمی	۱۰	
		<p>تقطیع کتابت ۱/۴ x ۲ ۱/۴ پچھ سو رسولہ۔ کاغذ انگریزی۔ خط نستعلیق و قدرے نسخ۔ کتابت سیاہی و کسی قدر سُرخی سے۔ کاتب کا نام دس سال کتابت تحریر نہیں۔</p> <p>یہ رسالہ چار سوالات کے جواب میں جن کا تعلق علم کلام وغیرہ سے ہو تالیف ہوا ہے۔ حضرت مولف نے تھوڑی سی عبارت میں بہت سے مطلب کو ادا کیا ہے اور بڑے ربط و ضبط کے ساتھ رسالہ کی ترتیب دی ہے عبارت آغاز صفحہ اول الحمد لمن حل عقوداً علینا۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَبَحَ الْهَلْدٰی۔</p> <p>حضرت مولف مشاہیر علماء اور اجلہ فضلاء ہندوستان سے ہیں۔ تمام علوم عقلیہ و تعلیمیہ میں عموماً آپ کو پوری دستگاہ تھی۔ اصول فقہ و فلسفہ میں علی الخصوص یدِ طولیٰ اور مہارت تام رکھتے۔ ابتدائی تعلیم کا سلسلہ حافظ غلام علی عباسی چریاکوٹی سے شروع ہو کر انتہائی تحصیل مشاہیر علماء ہندوستان پر ختم ہوئی ہے۔ سنہ ۱۲۶۲ ہجری میں آپ کا تولد ہوا۔ اور بارہ سو بہتر (۱۲۶۲) ہجری میں سامانِ ہستی سے ہاتھ اٹھایا آپ کو تعلیم و تدریس کی طرف زیادہ توجہ تھی۔ تصنیف کا سلسلہ بہت کم ہے۔ تاہم مختلف حواشی و شرح آپ کی طرف منسوب ہیں۔ انوار احمدی۔ علم منطق میں۔ نور النواظر۔ علم مناظر میں۔ شرح سلم العلوم ناتمام۔ وغیرہ۔ (تذکرہ علماء ہند)</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۹۱۳	۴۷۷	الحاشیہ علی حاشیہ مرزا جان علی الشرح الجید والحادیہ القدیمہ نوائساری المتوفی فی عشرۃ ثامن من قرن حادی عشر	الفاضل الاحبل آقا حسین بن ماجال الدین	قلمی	۱۲۵۱ھ	۵۶۸	
		تقطیع کتابت ۱۰ x ۴ - انچہ - سطور پچیس - خط نستعلیق اوسط درجہ کا - کاغذ - لمبی - کتابت سیاہی و قدر سرخی سے - کتابت ایشری پر شاد - اثر کر خوردگی و پیوند کاری زیادہ - ایک نسخہ اس حاشیہ کا نمبر ۳۲۵ پر مع کیفیت کتاب در ترجمہ محشی تحریر ہو چکا -					
۵۳۵۲	۴۷۸	الرسالۃ للدوائی فی ایمان فرعون	ماجلال الدین محمد بن اسعد الصائغی الدوائی المتوفی ۹۰۰ھ	قلمی	۸		
		تقطیع کتابت ۱۰ x ۵ - انچہ سطور ۲۱ خط نسخ اوسط درجہ کا - کاغذ انگریزی - کتابت سیاہی سے بعض جگہ خطوط سرخی سے کچھ ہوئے ہیں - کتابت نے اپنا نام اور سال کتابت تحریر نہیں کیا - شیخ محی الدین ابن عربی کے بعض صفحات سے پتہ ملتا ہے کہ صاحب موصوف ایمان فرعون کے قائل ہیں - آپ کا مسکاک یہ ہے کہ فرعون غرق ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا - دوسرے علمائے محققین نے اس کے خلاف پر دلائل قائم کیے ہیں اور شیخ کے اس قول کو بڑے قوی براہیں سے رد کیا ہے - مختصر رسالہ عالمہ دوائی نے شیخ کی تائید میں تالیف کیا ہے اور دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا ہے کہ فرعون غرق ہونے سے قبل ایمان لے آیا تھا - عبارت آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ قائل توبہ صبا دہ ناتمہ صفحہ ۷ - لا اله الا الله و لا نعبد الا الله و لا نستعین الا الله - (عالمہ دوائی کا ترجمہ فن سلوک نمبر ۳۷۲)					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
۵۲۸۵	۴۷۵	معراج النقول شرح وعاء المشلول الجلد الاول والثانی مع تصنیف و کتاب درة الانوار وخاتمة الطبع	الفاضل المحقق اسید تضی بن اسید بن العابد الغازی پوری نونہری	سنة ۱۳۱۵ھ	مطبوعہ ۱۳۲۹ھ کامپور	صفحہ ۷۹۶ صفحہ ۷ صفحہ ۳۰ صفحہ ۱۲	
		<p>دعاء مشاوی کی بسوط و شرح شرح ہی۔ اس شرح میں حضرت شایح سلمہ اللہ نے۔ تدقیقات فلسفہ۔ اور مسائل کلامیہ کو بسط و تفصیل کے ساتھ محققانہ انداز پر لکھا ہے۔ اس مجلد میں صرف دو جلدیں۔ پہلی۔ دوسری ہیں۔ خاتمة الطبع کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شایح کا خیال ہے کہ پوری کتاب دس جلدوں میں ختم کی جاوے۔ دونوں جلدوں کے آخر میں ایک مختصر کتاب (درة الانوار) شایح علامہ کی اور بھی طبع ہوئی ہے۔ جو علامہ فخر الدین الغزالی کی کتاب کی شرح کے طور پر تالیف کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الحمد لله المشرق بنورہ الباہر علی سواہر الماہیات۔ دفاصل شایح اسی زمانہ کے فضلاء اور محدثین عبدالحمید صاحب لکھنوی کے تلامذہ میں ہیں۔)</p>					
۱۸۳۹	۴۷۶	الاصول الحامدیہ علی الحکمیۃ الاستبصار دبیہ الرافعہ فی المتوفی	الحکیم المحقق مولانا محمد بن محمد صالح المکی ثم الرافعہ فی المتوفی		مطبوع مطبع حسنی رام پور	۶۲	
		<p>ایک نسخہ اس کتاب کا نمبر ۳۴۴ پر مع کیفیت تحریر ہو چکا ہے۔</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تتمہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۲۶۶	۴۷۳	حاشیہ ام البراہین مع الحاشیۃ الخاشیۃ للشمس الانبائی	الشیخ السلامہ ابراہیم بن محمد الباجوری المتوفی ۱۲۷۶ ہجری	۱۲۲۴ھ	مطبوعہ سنہ ۱۳۰۱ھ	۸۹	
		<p>کتاب ام البراہین کا حاشیہ ہے جس کو شیخ محمد بن یوسف بن الحسین السنوسی - متوفی ۳۹۵ھ نے جملہ عقائد توحید میں تالیف کیا ہے۔ مصنف نے خود بھی اس متن کی شرح لکھی ہے۔ محشی علام نے نہایت خوبی و عمدگی کے ساتھ اس کتاب پر تحشیہ کیا ہے جو بمنزلہ شرح کے ہے۔ اس حاشیہ کے ساتھ ہی حاشیۃ الخاشیۃ علامہ شمس انبائی کا بھی ہے۔ اصل متن بھی تمام و کمال حاشیہ پر موجود عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی وحد فی ذاتہ رحمشی علام کے متعلق فن فرائض نمبر ۱۱ پر تحریر ہو چکا ہے۔</p>					
۵۲۹۰	۴۷۴	تقد فلسفہ دارون - الجزء الاول والثانی مع الفہرست وجڈل اغلاط وغیرہ	العلامة الفاضل ابو المجد الشیخ نجی رضا آل العلامة التقی - الاصبہا فی مقیم فی کربلا المعلا		مطبوعہ بغداد ۱۳۳۱ھ	صفحہ ۱۰۴۳ صفحہ ۲۴۳	
		<p>یہ کتاب مصنفات جدیدہ میں ہے۔ معطلین اور ملحدین کا رد قوی دلائل سے کیا گیا ہے۔ پوری کتاب کے دو حصے کیے ہیں۔ اس نسخے میں دونوں حصے مجتمعاً مجلد ہیں۔ ابتدا میں چار ورق کی عبارت مقدمہ کے طور پر لکھی ہے۔ ابتدا حصہ اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ والصلوة علی محمد وآلہ حضرت مصنف زمانہ حال کے فضلاء اور اہل تشیع کے علماء میں ہیں۔</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب و فضائل کسی قدر تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲ الحمد للہ الذی اوجب علی الکافۃ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۱۵، الی یم الدین آمین۔ (ابن حجر ہیتمی کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۸۰، پیچیدہ ہے)
۵۳-۴	۴۷۱	ماہیب علی العبد من معشرۃ اتحول التوحید	آل یسع علی بن سلیمان		مطبوعہ ممبئی ۱۳۳۳ھ	۱۶	
							مختصر رسالہ ہے۔ ا طریق سوال و جواب وہ ضروری باتیں جن کا تعلق ایمان و اسلام سے ہی۔ مختصر طریق پر لکھی ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق الجن والانس للعلیۃ (مولف، سلام اسی زمانہ کے محققین میں ہیں۔)
۵۴-۵۱	۴۷۲	قطر الغیث فی شرح مسائل ابی الیث	الشیخ نجیب بن نوی الجادی من علماء القرن الرابع عشر		مطبوعہ مصر ۱۳۲۹ھ	۱۶	
							مسائل ابی الیث السمرقندی متوفی ۳۹۲ھ ہجری کی مختصر شرح ہے۔ کتاب کے اول حصہ صفحات پر اصل متن بھی لکھا ہے۔ صفحات کے نیچے حصہ میں خط جنلی کے فاصلہ ہے شرح ہے۔ متن میں صرف توحید و ایمان کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ شارح نے بھی ضروری قدر شرح لکھی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۴ الحمد للہ الذی ہدانا لاسلام خاتمہ صفحہ ۱۶ والحمد للہ رب العالمین۔ (حضرت شارح زماؤ سال کے فقہاء میں ہیں)

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ حاشیہ مجلد بالا کے صفحہ ۱۱۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۶۲ پر تمام ہوا ہے۔ شرح عقائد عضدی۔ مؤلفہ جلال الدین دوانی منوفی نسخہ ہجری کا مبسوط و مستند حاشیہ ہے۔ علامہ حسین خلیلی منوفی سکاہ ہجری نے بھی اسی شرح پر حاشیہ لکھا ہے۔ اس حاشیہ میں خلیلی نے فاضل محشی کے حاشیہ میں فاضلانہ بحث کی ہے جس کے جواب میں فاضل قزلباغی نے بطریقہ نیابت دوسرا حاشیہ تالیف کیا ہے جو اسی فن کے نمبر ۳۳۹ پر بح کیفیت تفصیلی درج ہے عبارت ابتداء صفحہ ۱۱۶۔ کیف کا احمد و کیف احمد خاتمہ صفحہ ۳۶۲۔ علی آخر ما صنفہ الدوانی (فاضل محشی کا ترجمہ نمبر ۳۳۹ پر لکھا گیا)					
۳۰۳	۴۰۳	الصواعق المحرقة فی الرد علی اہل البدع والزندقة مع کتاب آخر	السلامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن علی بن حجر المکی البیتہ المتوفی ۷۷۳ھ ہجری و قبل ۷۷۵ھ و قبل ۷۷۵ھ	السلامہ	مطبوع مصر ۱۹۱۲ھ	۱۰۰	
		مشہور کتاب ہواہل تشیع وغیرہ کے رد میں۔ اس کتاب میں حقیقت خلافت خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کا بیان بھی تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ اس کتاب کے قلمی نسخے متعدد و نمبر ۲۳۹ سے نمبر ۲۴۱ تک اور بھی موجود ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اختص نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بأصحابہ کالنجیم خاتمہ ۱۵، الحواد الرحمن الرحیم۔					
		تطہیر الجنان واللسان	ایضاً				
		یہ کتاب بھی ابن حجر ہیتمی کی تصنیف ہے۔ کتاب متذکرہ بالا کے حاشیہ پر ہے اس کتاب میں					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		امابعد الحین مستأهلہ					
		علامہ خیالی کا سال ولادت معلوم نہیں ہوا۔ مبانی علوم کی تحصیل اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں کی پھر مدرسہ سلطانیہ بروس میں مولیٰ اختر بیگ کے فیض علمی سے مستفیض ہو کر بعض مدارس کے مدرس مقرر ہوئے ابن الخلیب کی وفات کے بعد محمود یا شاد وزیر نے سلمان محمد خانی سے علامہ خیالی کے واسطے ان کے منصب کی خواستگاری کی۔ سلطان نے دریافت کیا اسید ہی تھیں جس جنہوں نے عقائد نسفی پر حاشیہ لکھا اور اس میں غبارا نام اور تعریف بھی درج کی ہے۔ وزیر نے انباتاً جواب عرض کیا: بادشاہ قے منظور فرمایا۔ علامہ موصوف اس زمانہ میں ریح کے ارادہ سے قسطنطنیہ تک پہنچ چکے تھے۔ وزیر کی اطلاع دی پر جو ابالکھا کہ اس وقت اگر آپ وزارت اور سلطنت بھی عطا فرماویں تب بھی اس سفر مبارک کو چھوڑ نہیں سکتا جب ریح سے فارغ ہو کر واپس آئے۔ اسی عہدہ اور منصب پر مقرر ہوئے۔ رات و دن مشاغل علمیہ اور عبادت میں گزارتے۔ وفات میں صرف ایک مرتبہ کھانا کھاتے۔ غایت درجہ کے نحیف الجسم تھے۔ کہتے ہیں کہ جب سبابہ و ابہام کا حلقہ باندھ کر اس میں ہاتھ ڈالتے تو بازو تک داخل ہو جاتا۔ ان کے مشاہیر تلامذہ میں۔ مولیٰ غیاث الدین باشا چلی اور علامہ کمال الدین فرد کمال بیان کیے جاتے ہیں۔ اس حاشیہ کے علاوہ حواشی علی ادائل شرح التجرید۔ شرح نظم العقائد۔ استاذہ خضر۔ ان کے مولفات میں محد و وہیں۔ ان کے سال وفات کے مغلط حاجی خلیفہ کشف الطنون میں۔ حواشی شرح التجرید کے تحت میں سنہ ہجری اور حاشیہ شرح عقائد النسفی کے موقع پر بعد ستین و ثمان مائتہ (۱۸۷۰ء) لکھتے ہیں۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والقوائد البینۃ فی ترجمہ الخفیہ					
		حاشیہ علی شرح العقائد	علامہ یوسف کوچین				
		العصید	محمد جاں محمد الشاہ القاری				
			المتوفی فی سنۃ ۱۲۸۰ھ				

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۲۱۶	۴۶۹	حاشیۃ الحیالی علی شرح عقائد النسفی مع الحاشیۃ الآخر	الفاضل المحقق ملا احمد بن موسی بن شمس الدین الشیر بالخیالی - المتوفی سنہ ہجری وقبل بعد سنہ ۵۰۰	۵۸۶۲	قلمی	۳۶۲	

تقطیع کتابت - ۳۰x۵ - اچھے - سطور پندرہ - خط نسخ پاکیزہ - کتابت سرخی و سیاہی سے کاغذ کشمیری - کاتب مولانا محمد مراد بن محمد عالم - تمام اوراق پر پیوند کاری اور اثر کرم موجود - مگر عبارت کتاب پر یہ اثر متعدی نہیں ہے - ابتدا سے انتہا تک قلمی کتاب کی عبارت صحت ہے - کتاب کے تیسرے صفحہ پر ایک مرہ صحت نہیں ہے اور آخر صفحہ پر چھ مہر چسپاں ہیں -

نقیس اور مشہور حاشیہ ہے - شرح عقائد النسفی مولفہ علامہ سعد الدین قفازانی متوفی ۷۹۱ھ ہجری کا محشی علام نے اس حاشیہ میں نو اندوزیہ مختصر الفاظ میں جو معانی لطیفہ پر مشتمل ہیں - نہایت حسن و خوبی و دربط و ضبط کے ساتھ لکھی ہیں - علما زمانہ نے اس حاشیہ کو درس و تدریس میں داخل کیا ہے - بعض نقلانے اس حاشیہ کے تحشیہ میں ضخیم کتابیں تالیف کی ہیں - کہا گیا ہے کہ حضرت محشی نے ہر سر قلم میں تدریس کے وقت اس حاشیہ کی تالیف کی ہے - محمود بادشاہ زیر سلطان محمد خاں کے حضور میں ہدیہ اس کتاب کو پیش کیا اور انھیں کے نام نامی پر کتاب کو مضمون بھی کیا ہے - صاحب کشف الطنون اس کا سال تالیف ۸۶۲ھ لکھتے ہیں - متعدد نسخے قلمی و مطبوع اور بھی اس حاشیہ کے نمبر ۵۰۰ سے نمبر ۹۰۰ تک درج ہیں -

عبارت آغاز صفحہ ۲ مال الشارح الخیر عالمہ اللہ بلطفہ الخیر - خاتمہ صفحہ ۴۱۱ - واللہ ذو الفضل العظیم - نسخہ عبارت خطبہ سے مٹا ہے - مطبوعہ نسخے میں خطبہ کی عبارت اس کلمہ سے شروع ہے

نمبر شمار	نام کتاب	جامع مسند	تصنیف	مطبوعہ	تاریخ	تفصیل
	بہر ذلک ابتدا صفحہ ۱۰۔ الحمد للہ وسلم علی عبادہ الذین اصطفیٰ ختم صفحہ ۳۰۔ محمد وآلہ وصحبہ وسلم					
	رسالہ آخری فی تفسیر قول و جمعت لہ صلی اللہ علیہ وسلم والحقیقہ	ابو الفضل جلال الدین عبدالرحمن بن الکمال السید علی المتوفی ۹۱۱ھ ہجری				
	تیسرا رسالہ اس قول کی تفسیر و جمعت لہ صلی اللہ علیہ وسلم الشریعۃ والحقیقۃ) بیان کیا ہے کہ شریعت سے کلم ظاہری اور حقیقت سے حاکم باطنی مراد ہے۔ رسالہ صفحہ ۳۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۰ پر ختم ہوا ہے۔ آغاز صفحہ ۳۳۔ الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ خاتمہ صفحہ ۴۰۔ وصحبہ وسلم					
	تتمیم المملک فی امکان روایۃ النبی والملک ناقص	ایضاً				
	چوتھا رسالہ ہے اول سے بقدر تین ورق کے کم ہے۔ صفحہ ۴۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۳ پر ختم ہوا ہے اس رسالہ کے دو کمال قلمی نسخے اسی فن کے نمبر ۳ و نمبر ۳ پر درج ہیں۔ اس رسالہ میں اس اختلافی مسئلہ کی تصویر کھینچی ہے کہ حالت بیداری میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور ملائکہ کرام کے دیدار سے شرف ہو سکتا ہے یا کیا۔ عبارت شروع صفحہ ۴۲ القلب و قلع العلائق۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۴۳ وصحبہ وسلم یاد اللہ سید علی کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۳ پر تحریر ہے۔					

اس کتاب میں سب سے پہلے انقطاع اجتہاد کی بحث ہو جس کا محصل یہ ہو کہ تقریباً ایک ہزار
پیرس نے اجتہاد فی المسائل منقطع ہو۔ بلکہ بعض اصولیین کا مسلک یہ ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ایک نسخہ اس کتاب کا بیسنہ نمبر ۳۰۴ پر مع کیفیت تحریر ہو چکا۔					
		الدرۃ الفاسدہ	العارف الربانی مولانا عبدالرحمن الجامی المتوفی ۵۸۹۸ھ				۱
		یہ کتاب فن سادک میں نسبتاً سہ کے بعد لکھی گئی ہے۔					
۵۰۰۶	۴۶۵	نجوم المستدین درجوم المعتدین	الفاضل الکامل شیخ یوسف بن یحییٰ البنہانی رئیس حکومتہ المتوفی فی بیروت	۱۳۲۲ھ	مطبوع مصر	۶۰۸	
<p>اس کتاب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اثبات قرآن شریف کی حقیقت کو دلائل و حجج سے بڑی خوبی و خوش مقالی سے ثابت کیا ہے۔ مخالفین کے اقوال لایعنی اور شبہات جہنمی کے نہایت پر زور جوابات دیے ہیں۔ پوری کتاب دو قسموں پر منقسم ہے۔ القسم الاول فی اثبات النبوة صلی اللہ علیہ وسلم والدلائل الظاہرة الباہرة۔ القسم الثاني فی اثبات القرآن کلام اللہ تعالیٰ المجید عبارت آغاز صفحہ ۶۔ الحمد لله الواحد للحد العز الصمد۔ ابتدا میں فہرست ابواب و فصول بھی شامل ہے۔ (مولف کتاب زمانہ حال کے اجلہ فضلاء میں ہیں۔)</p>							

نمبر جودا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	نمبر ۱۱۔ اس رسالہ کا نام (رسالہ فی السماع والقص) ہے اس رسالہ میں سماع کے اقسام اور ہر قسم کے علانیہ علمیہ احکام مجذور و مکروہ۔ مباح۔ آیات و احادیث اور اقوال ائمہ سے بیان کیے ہیں۔ اس کی ابتدا صفحہ ۲۷۰ سے۔ انتہا صفحہ ۳۱۴ پر ہے۔					
	نمبر ۱۲۔ اس رسالہ کا نام (رسالہ فی الکلام علی الفطرۃ) ہے اس رسالہ میں نقطہ فطرۃ کی تحقیق ہے جو آیات و احادیث میں وارد ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ فطرۃ اللہ الی فطر الناس علیہا۔					
	وفی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ کل مولود یولد علی الفطرۃ۔ یہ رسالہ صفحہ ۲۱۵ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۴۲ پر ختم ہو گیا۔ نمبر ۱۳۔ اس رسالہ کا نام (رسالہ فی الکلام علی القصاص) ہے اس میں چند متفرق سوالات کے جوابات ہیں۔ اس کی ابتدا۔ صفحہ ۳۳۶ سے اور ختم صفحہ ۳۴۴ پر ہے۔ نمبر ۱۴۔ اس رسالہ کا نام (رسالہ فی مناسک الحج) ہے اس رسالہ سے قبل اس سوال کا جواب لکھا ہے کہ حنفی شخص نے جماعت سے نماز پڑھی اور ہر تکبیر پر رفع یدین کیا۔ آیا یہ نماز اس کی صحیح ہے یا کیا۔ اس سوال کا مفصل جواب لکھا کہ مناسک حج کا تفصیلی بیان ہے۔ یہ رسالہ اس جلد کا آخری نمبر ہے صفحہ ۳۴۴ سے صفحہ ۴۰۰ تک (ابن تیمیہ کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۵ پر تحریر ہے)					
۵۰۰۹	اساس التقدریں	الامام الحکیم المحقق ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی الیمینی البکری الطبرستانی الملقب بفخر الدین رازی الشافعی المعروف بابن الخطیب الرئی المتوفی ۷۰۶ھ	س ۳۲۵ھ	مطبوعہ مصر	۲۹۶	

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تمام مشہدات کے اوجہ نہایت خوبی کے ساتھ لکھے ہیں۔ اس رسالہ کا آغاز صفحہ ۴۷ سے اور اختتام صفحہ ۹۷ پر ہے۔ نمبر ۵ یہ رسالہ القضاء والقدر کے نام سے ہے۔ اس میں اُن لوگوں کی غلط فہمی کا جواب دیا گیا ہے جو اعمال و افعال میں۔ قدر الہی کو حجت لاتے ہیں۔ اور قد قضی الامر کو پیش نظر رکھ کر بھلائی اور برائی کی نسبت قضا و قدر کی طرف کرتے ہیں۔ اس رسالہ کا شروع صفحہ ۸۰ سے اور ختم صفحہ ۸۶ پر ہے۔ نمبر ۶ اس رسالہ کا نام (الاجتاج بالقدر) ہے اس میں اس حدیث کے متعلق تحقیق کی ہے۔ دراجت آدم و موسیٰ علیہ السلام اس کا آغاز صفحہ ۸۷ سے اور ختم صفحہ ۱۲۵ پر ہے۔ اس رسالہ کا نام (درجات الیقین) ہے۔ اس میں عالم الیقین عین الیقین۔ حق الیقین کے معنی میں فرق بتایا گیا ہے اور ان تیزوں میں جو رتبہ اعلیٰ ہے اُس کی تعیین کی ہے۔ آغاز صفحہ ۱۲۷ سے ختم صفحہ ۱۵۱ پر ہے۔ نمبر ۷ اس رسالہ کا نام (بیان الہی من الفضائل) ہے۔ اس رسالہ میں روایت ہلال رمضان وغیرہ کے متعلق بحث کی ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ رویت ہلال میں حساب وغیرہ اور قول حاسب۔ قابل اعتبار نہیں بلکہ شرعی حجت ہونا چاہیے۔ آغاز صفحہ ۱۵۲ سے ختم صفحہ ۱۶۶ پر ہے۔ نمبر ۸ اس رسالہ کا نام (رسالہ فی منہ الجمع) ہے۔ اس میں اس سوال کا تفصیلی جواب ہے کہ جمعہ کے روز اذان اول کے بعد اذان و صلاۃ منصوص ہے یا کیا آغاز صفحہ ۱۶۷ سے ختم صفحہ ۱۷۹ پر ہے۔ نمبر ۹ اس رسالہ کا نام (تفسیر المعوذتین) ہے اس رسالہ میں اذان و دو قیل سورتوں کی تفسیر بسط کے ساتھ۔ اور الفاظ۔ قلق۔ غاسق۔ غاسق وغیرہ کی تحقیق کافی طور پر کی گئی ہے۔ اس کی ابتدا صفحہ ۱۸۰ سے اور انتہا صفحہ ۲۰۲ پر ہے۔ نمبر ۱۰ اس رسالہ کا نام (الحقوق المحترقہ) ہے اس رسالہ میں عقود و مشروعہ کی حرمت کے مواقع بتائے گئے ہیں۔ جیسے طلاق حیض کی حالت میں۔ یا خرید و فروخت اذان خطیہ کے وقت میں وغیرہ وغیرہ۔ اس کا آغاز صفحہ ۲۰۳ سے ختم صفحہ ۲۱۶ پر ہے۔ نمبر ۱۱ اس رسالہ کا نام ہے (رسالہ فی معنی القیاس) اس میں قیاس صحیح۔ قیاس فاسد کا فرق بیان کیا گیا ہے۔ اور بعض امور متشابهہ بالنص کے مقابلہ میں۔ فقہاء کا یہ قول۔ ہذا خلاف القیاس۔ اس کی ماہیت بتائی ہے اس رسالہ کی ابتدا صفحہ ۲۱۷ سے اور انتہا صفحہ ۲۴۷ پر ہے۔					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							ختم ہو گیا ہے۔ نمبر ۱۵ رسالہ کا نام الاستغاثہ ہے اس رسالہ میں توسل و شفاعت کے متعلق بحث کی گئی ہے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا شافع - مشفع ہونا۔ اور ذات اقدس کے ساتھ توسل کا جواز ثابت کیا گیا اس مجلد کا یہ آخری نمبر ہے۔ صفحہ ۷۷۰ سے صفحہ ۷۷۵ تک۔
۲۷۰۸	۳۶۳	مجموعہ رسائل کبرے الجزء الثانی	شیخ الاسلام تقی الدین ابنی العباس احمد بن عبد الجلیل ابن عبد السلام تبتیہ المحرانی المتوفی ۷۲۵ھ	مطبوعہ ۲۲۳ھ منصر	۳۰۵		
							دوسری جلد ہے۔ اس میں سولہ رسائل حسب تفصیل تحت ہیں۔ نمبر (۱) اس رسالہ کا نام (الاکلیل) ہے اس میں مشابہات کے معنی اور لفظ تاویل کی تحقیق کی گئی ہے۔ یہ رسالہ صفحہ ۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۵ پر ختم ہوا ہے نمبر ۲۔ اس رسالہ کا نام الحلال ہے۔ یہ رسالہ اس اشتباہ کے جواب میں ہے کہ راکل حلال اس زمانہ میں معتذر ہے مولف رحمہ اللہ نے اس شبہ کا تخیلہ و تغلیط ٹری تحقیق سے کی ہے۔ اس کا آغاز صفحہ ۳۶ سے ہے اور ختم صفحہ ۵۲ پر۔ نمبر ۳۔ اس رسالہ کا نام (رسالہ فی زیارت بیت المقدس) ہے اس امر کا بیان ہے کہ بیت المقدس کی طرف سفر کرنا۔ بغرض زیارت واداء عبادت یا بہ نظر و فائدہ مشروع ہو یا کیا۔ اس رسالہ کی ابتدا صفحہ ۵۲ سے اور انتہا صفحہ ۶۳ پر ہے۔ نمبر ۴۔ اس رسالہ کا نام (مراتب الارادہ) ہے۔ یہ رسالہ چند شبہات کے جواب میں تالیف ہوا ہے۔ منجملہ تمام شبہات کے ایک شبہ یہ کیا گیا ہے کہ اس آیت شریفہ میں۔ (انما امرنا لمشی إذا اردنا ذہا أن نقول لہ کئی فیکون) مخاطب موجود ہے یا معدوم۔ دونوں صورتیں محذور سے خالی نہیں۔ پہلی صورت میں تحصیل حاصل۔ دوسری شق پر خطابت محال۔ مولف نے اس رسالہ میں متعرض کیے

نمبر و کتاب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی انوار و صفحہ	کیفیت
		یہ رسالہ صفحہ ۲۱۸ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۳۰ کے ختم تک ہے۔ نمبر اس رسالہ کا نام (الوصیۃ الصغریٰ) ہے اس رسالہ میں حضرت مولف رحمہ اللہ نے اپنے ایک متوسل قاسم بن یوسف کی استنداعیہ کچھ مخصوص وصایا (جن کا ماخذ قرآن و حدیث ہی لکھے ہیں۔ یہ رسالہ صفحہ ۲۳۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۴۰ پر ختم ہوا ہے) نمبر ۵ اس رسالہ کا نام (النیت) ہے اس رسالہ کی تالیف ۵۲۵ ہجری میں مجوسی کی حالت میں ہوئی ہے یہ رسالہ اس امر کی تحقیق پر ہے کہ اعمال و عبادت میں صرف نیت فلی مقبرہ یا قلبی و لسانی دونوں کا ہونا ضروری ہے اس باب میں ائمہ کے خلاف اور اس کے ساتھ ہی قول فضیل اور ارجح حق مذکور ہے۔ یہ رسالہ صفحہ ۲۴۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۵۰ پر ختم ہوا ہے۔ نمبر ۶ اس رسالہ کا نام (العرشہ) ہے۔ عرشہ عظیم کے کروی یا غیر کروی شکل اور کیا استقامت کیا تھا جس کا تفصیلی جواب دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ۲۵۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۶۱ کے ختم پر ختم ہے۔ نمبر ۷ اس رسالہ کا نام (الوصیۃ الکبریٰ) ہے اس میں تمام مسلمانوں کے واسطے اصول دینی و فروع فنی کی تعلیم ہے۔ یہ رسالہ صفحہ ۲۶۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۷۰ پر ختم ہے۔ نمبر ۸ اس رسالہ کا نام (الارادۃ والاہری) اس رسالہ میں ایک مسئلہ مہتمم بالمشائخ کا جواب ہے مسئلہ میں دیا ہے مصریہ سے استفسار کیا گیا تھا کہ خلق اور مخلوق دو را نشانہ و نام دو جدا جدا الہی ہے اس کے واسطے کوئی سبب اور علت بھی ہے یا نہیں۔ اثبات اور نفی پر جو قبح لازم آتے ہیں۔ ان کو ذکر کر کے حل شبہ کی درخواست کی۔ حضرت مولف رحمہ اللہ نے اس اشکال کا جواب تہایت خوبی و خوش بیانی کے ساتھ لکھا ہے۔ اس رسالہ کا شروع صفحہ ۳۱۰ سے اور ختم صفحہ ۳۸۰ پر ہے۔ نمبر ۹ اس رسالہ کا نام (العقیدۃ الواسیعہ) اس میں عقائد متفقہ علیہا اہل سنت و جماعت مذکور ہیں۔ اس کی ابتدا صفحہ ۳۸۰ سے ہوئی اور تمامی صفحہ ۴۰۰ کے ختم پر۔ نمبر ۱۰ اس رسالہ کا نام (المنظرۃ فی العقیدۃ الہیہ) ہے۔ رسالہ نمبر ۹ کے بعض مضامین پر بحث لکھنے نے کچھ مواخذات کیے تھے۔ اس رسالہ میں ان کے جوابات دیے گئے ہیں۔ صفحہ ۴۰۰ سے اس رسالہ کی ابتدا اور صفحہ ۴۱۳ کے ختم پر۔ انتہا ہے۔ نمبر ۱۱ اس رسالہ کا نام (العقیدۃ الحماہ یا الکبریٰ) ہے۔ اس رسالہ میں آیات متشابہات کے متعلق ذکر ہے۔ یہ رسالہ صفحہ ۴۱۴ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۱۹ پر				

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							لوگ آپ سے مستفیض ہوئے۔ علاوہ ہندوستان کے۔ پنجاب۔ افغانستان۔ بنگالہ وغیرہ میں۔ نامی گرامی علماء آپ کے نالائذ ہیں۔ سید اللہ تعالیٰ۔ اس حاشیہ کے علاوہ۔ منطق۔ بلاغت۔ کلام وغیرہ میں بھی مستقل آپ کے مصنفات ہیں۔ اس حاشیہ کے آخر میں آپ کے ایک شاگرد مولوی علی ظفر افضل گڑھی مرحوم نے عربی میں آپ کا حال لکھا ہے۔ یہ بیان اسی سے ماخوذ ہے۔
۲۰۰۸	۴۶۲	مجموعہ رسائل کبریٰ الجزء الاول	شیخ الاسلام تقی الدین ابن العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بنیمہ الحسینی المتوفی ۷۲۵ھ		مطبوعہ مصر	۳۲۳	۳۷۵
							پوری کتاب کی دو جلدیں ہیں۔ یہ پہلی جلد ہے۔ اس میں بارہ رسائل مشحون تحت ہیں۔ نمبر۔ اس رسالہ کا نام (فرقان) ہے۔ قلعہ دمشق میں مجوسی کی حالت میں تصنیف کیا ہے۔ اس رسالہ کا موضوع امور حقہ کا اثبات اور امور باطلہ کا ابطال ہے۔ غایت مقصود یہ ہے کہ قرآن و حدیث ہی تمسک کے قابل ہیں۔ جو بات اسے علیحدہ ہے وہ دائرہ حقیقت سے خارج ہے۔ صنفاً اور بھی بہت سے مسائل کی تحقیق کر دی ہے۔ یہ رسالہ صفحہ ۱۷۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۷۹ کے ختم پر ختم ہو گیا۔ نمبر ۲۔ اس رسالہ کا نام (مواہج اصول) ہے اس کی تصنیف بھی حالت مجوسی میں ہوئی ہے۔ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضور سرور کائنات علیہ افضل التحیۃ نے دین اسلام کا ظاہر و باطن۔ علماء عملا اور اُس کے تمامی اصول و فروع۔ بیان فرما دیے ہیں۔ کسی قسم کا خلاباتی نہیں رہا۔ یہ رسالہ صفحہ ۱۸۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۱۷ کے ابتدائی حصہ میں ختم ہو گیا ہے۔ نمبر ۳۔ اس رسالہ کا نام اقبیان ہے۔ یہ رسالہ لفظ نزول قرآن کی تحقیق میں پہلے لفظ نزول کے لغوی و شرعی معنی بیان کر کے نزول قرآن کے متعلق تفصیلی بیان کیا ہے اور نزول اتیان۔ محی۔ ہیں۔ تو احد و تثنیٰ کی نسبت بحث کی ہے

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیسبیت
		ایک فخر النہد (فضل حق) دنیائے تشریف لے گئے۔ اسی سال دوسرے اہل الفضل (فضل حق) اُن کے قائم مقام رونق افروز ہوئے۔ یہ معاملہ بعینہ ایسا ہی ہوا جیسے حضرت امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ کا سنہ وفات اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سال پیدائش ایک ہی ہی۔ خالق بیچوں نے ذکاوت و فراست کا مادہ پہلے ہی سے آپ کی خلقت میں دو بخت فرما دیا تھا۔ دس سال کی عمر میں پورا کلام مجید حفظ کر کے ماہ صیام کی تراویح میں مجمعِ امام میں پڑھ دیا۔ حفظ کلام اللہ شریف کے بعد بخیر ازماتہ کتب فارسیہ وغیرہ کے تعلیم میں صرف کیا۔ پھر علوم عربیہ کی طرف توجہ فرمائی۔ ایک سال کی مدت میں مولوی عبدالرحمن قذھاری سے صرف : سخن کی تمام کتابیں اور منطق کے ابتدائی رسائل ختم کیے۔ اس کے بعد قطبی کے تصورات اور ہدیہ سعید کے کچھ اجزاء مولوی عبدالغفران سہارنپوری سے پڑھے۔ بھر تعمیلِ علوم کی غرض سے سفر کیا۔ قصبہ بمبئی پر ضلع علی گڑھ میں مولوی وحید الدین علی خاں بہار پوری سے شرح سلم احسن و شرح وقایہ وغیرہ کو ختم کیا۔ تھوڑے زمانے کے بعد استاد اللہ حضرت مولوی لطف اللہ علی گڑھ کی خدمت میں پہنچ کر اکثر کتب درسیہ معقولی و منقولی تمام کیں اور بقیہ کتب کی تکمیل مولوی ہدایت علی صاحب بریلوی سے فرمائی۔ بیس سال کی عمر میں تمام علوم و فنون فروغت ہو گئی۔ پھر منصب تدریس پر جلوہ افروز ہو کر پہلے مدرسہ طالبیہ بیلی میں بڑی محنت و کوشش سے طلباء دور و دراز کو درس دینا شروع کیا۔ وہاں بہت سے طالبین آپ کے فیضِ تعلیم سے کامیاب ہوئے اور فضل و کمال کا شعروہ دور تک منتشر ہو گیا۔ چند سال تک اس مدرسہ میں قیام رہا۔ اس کے بعد باسٹاپور کے مدرسہ عالیہ میں تقرر ہو گیا۔ جس زمانہ میں حضرت شمس العلماء مولوی عبدالحنی صاحب خیر آبادی مدرسہ عالیہ راہپور کے حاکم تھے تو صاحب ترجمہ نے جناب موصوف سے اُن کے بعض مصنفات بھی سبقاً سبقاً پڑھے حضرت شمس العلماء آپ کی حُسنِ لیاقت اور ذہن و ذکاوت کے بے بداح اور معجز تھے تیس سال سے زیادہ ہو گئے کہ آپ مدرسہ عالیہ میں تدریس کا کام کر رہے ہیں اور تقریباً چوبیس برس سے اس مدرسہ کے مستقل اہتمام پر چمک رہے ہیں۔ ابتداً زمانہ تدریس سے اس وقت تک کہ مدرسہ میں کثیر تعداد					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>مشہور قصیدہ ہی۔ مسائل اعتقاد یہ اور اصول کلامیہ میں۔ حاشیہ پر خشبہ کے انداز پر شرح بھی ہے۔ جس کو مولوی منور علی صاحب محدث رام پوری نے ۱۳۰۹ھ میں لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۔ مول العبد فی بدء الامالی المتوحید بنظر کمال لالی۔ خاتمہ صفحہ ۱۶ دانی الدہر اذ عوکنہ دسعی لمن بالخیر یوہ اقد دعالی ناظم عالمہ علیہ الرحمۃ کا مفصل ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔ برٹش میوزیم کی فرسٹ عربی میں صفحہ ۹۶ پر ایک نسخہ ہے اور مولف کا نام ابوالحسن علی بن عثمان الاوشی لکھا ہے۔ برٹش میوزیم کی عربی فرسٹ مولفہ ریواس کی شرح ہدایہ من الاعتقاد نمٹا میں لکھتے ہیں کہ یہ قصیدہ بدء الامالی اور یقول العبد کے نام سے مشہور ہے مولف قصیدہ کی وفات ۱۳۰۹ھ لکھی ہے۔</p>
۴۹۶۳	۴۶۱	الظفر الحامدی علی الجیب المکی والجیب المحتفی	مولوی فضل جن بن افضل القراء الحافظ عبد المجتبیٰ رامپوری المولود ۱۲۶۸ھ	۱۳۲۳ھ مطبوعہ رام پور	۱۴۰	
						<p>یہ کتاب مولوی طبیب صاحب کی متوفی ۱۳۲۳ھ ہجری کے کتاب کی تردید و تمقیض میں تالیف ہوئی ہے مولوی مکی صاحب نے حضرت مولف کے تشبہ نہج مواظفہ پر جو محققانہ انداز پر لکھا گیا تھا۔ اور مشاہیر علماء کے کلام پر نفاذ نہ بحث کی تھی۔ چنانچہ پیغام اخذات بلا تدبر و تفکر خیر مہذبانہ انداز پر لکھ کر کتاب کی صورت میں شائع کیے۔ محشی علام نے اس کتاب میں دندان شکن جواب اور مسائل بحوث عنہا کی تحقیق بڑی ہی خوش اسلوبی سے کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ اللہم بک استنصر و بک استنظر و بک استعین خاتمہ صفحہ ۱۳ من شہ ما خاق۔</p> <p>حضرت مولف کا وطن اصلی ریاست رامپور ہے ۱۲۶۸ھ ہجری میں آپ کا قولہ ہوا۔ یہ وہ سال ہے کہ حضرت خاتم الحکماء مولوی فضل حق صاحب خیر آبادی نے انتقال فرمایا۔ عجیب اتفاق ہے کہ</p>

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس قدر کثیر رقم کا دیکھا گیا۔ لکھنؤ اور دوسری جگہ کے اکثر لوگوں کو آپ سے عقیدت ہے۔ بہت سے لوگ آپ کے مرید ہیں۔ تیسری رجب بخت نہ کے روز سال تیرہ سو تینتالیس ہجری مطابق ۲۹ جنوری ۱۹۰۶ء میں لکھنؤ میں رحلت فرمائی اور وہیں مدفون ہوئے (جامع الادواق)					
۴۹۶۷	۴۵۹	نایۃ المامول فی تمتہ منہج الوصول فی تحقیق علم عینہ الرسول	شیخ العلماء سید احمد حسینی برزخی۔ مدنی۔ مفتی شافیہ	۱۳۲۴ھ	مطبوعہ رامپور	۳۸	
		یہ رسالہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی کے رسالہ غیب کی تردید میں تالیف ہوا ہے۔ مولوی صاحب نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ حضور سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحمیات کو جمع ماکان و مایکون کا سہم حاصل نہ اور حضور کا عالم بھی ایسا ہی محیط ہے۔ جیسے حق سبحانہ و تعالیٰ کا ذوق صرف بالذات و بالواسطہ کا ہے۔ مولف رسالہ ہذا نے مولوی صاحب بریلوی کے اقوال کی تردید اور اس محبت کی تحقیق میں یہ اور اقوال کیے ہیں۔ آخر میں بہت سے علمائے گرامی مدینہ طیبہ کے تعاریض بھی تحریر ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ العلیٰ التکدیر۔ الحلب الماطیٹ الحنبلہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۲۔ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین مولف علام زادہ حال کے مشاہیر فضلاء ہیں۔)					
۴۹۶۸	۴۶۰	قصیدہ بدرا لامالی مع الشرح المسی بعقدہ اللالی فی جیب الامالی	علامہ سراج الدین علی بن عثمان الاوشی الفرغانی الخنفی من اعیان الفران الساکر	۱۳۵۹ھ	مطبوعہ رامپور	۲۳	

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۷۶۶	۴۵۷	ابرار المکنون فی مبحث العلم بما کان وبما یكون	مولانا عین القضاة بن الحلج السید محمد الدکنی المحید رآبادی المتوفی ۱۳۴۳ھ	۱۳۵۲ھ	۱۳۲۲ھ مطبوعہ لکھنؤ	۱۲۴	
		اس کتاب میں علم غیب کے معنی کی تحقیق اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اس باب میں جو علم کے اقوال ہیں ان کی تفسیر پھر قول محقق کا بیان۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی نفر دبعلم الغیب بوجوب وجودہ خاتمہ صفحہ ۲۴۱ والحمد للہ رب العالمین۔					
۳۳۱۸	۴۵۸	البيان الصائب فی تفسیر علم الغائب	ایضاً	ایضاً	۲۴		
		<p>پر رسالہ بھی کتاب مابین کا تتمہ اور مکملہ ہو آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ عالم کل حاضر۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۔</p> <p>فی البدایۃ والنهاية</p> <p>حضرت مولانا مولانا راجید رآبادی۔ مولانا لکھنوی۔ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم فرنگی محلی کے مخصوص و مشہور تلامذہ ہیں۔ تھے تحصیل علوم کے بعد مدت تک تدریس کا کام کیا۔ آپ کے مشاہیر تلامذہ میں مولانا افہام اللہ فرنگی محلی وغیرہ ہیں۔ کئی کتابیں آپ کی تالیفات سے ہیں۔ میندی کا حاشیہ بھی بڑی تحقیق و بسط کے ساتھ لکھا ہے جو طبع ہو گیا ہے۔ ہمیشہ سے توکل پر گزران رہی۔ پھر ظاہری علوم کا مشغلہ کم کر دیا۔ سلوک و تصوف کی طرف توجہ بڑھا دی۔ خلوت و خانہ نشینی کو زیادہ پسند کیا۔ طالب علمی کے زمانہ سے رعات کے وقت لکھنوی قیام رہا۔ وہاں ایک عربی مدرسہ بھی اپنے ذاتی صرف سے جاری کیا جو اس وقت تک بحال جاری ہے۔ ثقات سے معلوم ہوا کہ تقریباً ایک ہزار و بیسٹھ اس مدرسہ کا صرف ہو۔ تمامی مصارف کے بغیر نفیس کفیل ریسہ تختہ استیجاب ہے کہ ظاہری آمدنی کسی قسم کی محسوس نہیں ہوئی اور صرف</p>					

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فہمذہلہ برآئو کتابی صورت میں ہے۔ حقیقہ قابل انتفاع نہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۰۱ الحمد مامن عبارت آخر صفحہ ۲۰۱۔ الذہن۔ کتاب کا موضوع بعض مسائل کلامیہ ہیں۔ دامن و شراح دونوں کی تحقیق نہیں ہوئی					
		الجمال النافعہ فی صفۃ علو اللہ الشاہدۃ عبد الجبار العرفوری	العلامہ ابو محمد عبدالستار المدعو بحسن بن الشیخ عبد الجبار العرفوری	مطبوع			
		یہ رسالہ فن حدیث نمبر ۵۵ کی کتاب کے ساتھ جلد ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ تقریباً ۷۰ صفحہ کا۔ اس رسالہ میں ادلہ آیات و احادیث کو جمع کیا ہے۔ جن سے حق جل و علا کا دلوں جیسے آسمان و عرش میں ہونا ثابت ہوا ہے مولف نے ظواہر نصوص و احادیث سے جو مفہوم ہوتا ہے اسی پر اکتفا کیا ہے۔ تحقیق و تنقیح کی طرف توجہ نہیں کی۔ تحقیق محثین و علمائے اس باب میں مسلک دوسرا ہے جو اپنے موقع پر دلائل و حجج کے ساتھ ثابت ہوا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۹ قال النبی العلامۃ ابو محمد الی قول الحمد للہ و کفی و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ خاتمہ و الحمد للہ رب العالمین۔					
۲۳۱۳	۴۵۶	دلائل التقریب علی نفی علم الغیب للانبیاء والاولیاء	مولوی عبدالقادر بن التماضی احمد	۳۰۰ھ قلمی	۷۶		
		تطبیح کتابت ۷۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۶۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۸۔ ۱۴۹۹۔ ۱۵۰۰۔ ۱۵۰۱۔ ۱۵۰۲۔ ۱۵۰۳۔ ۱۵۰۴۔ ۱۵۰۵۔ ۱۵۰۶۔ ۱۵۰۷۔ ۱۵۰۸۔ ۱۵۰۹۔ ۱۵۱۰۔ ۱۵۱۱۔ ۱۵۱۲۔ ۱۵۱۳۔ ۱۵۱۴۔ ۱۵۱۵۔ ۱۵۱۶۔ ۱۵۱۷۔ ۱۵۱۸۔ ۱۵۱۹۔ ۱۵۲۰۔ ۱۵۲۱۔ ۱۵۲۲۔ ۱۵۲۳۔ ۱۵۲۴۔ ۱۵۲۵۔ ۱۵۲۶۔ ۱۵۲۷۔ ۱۵۲۸۔ ۱۵۲۹۔ ۱۵۳۰۔ ۱۵۳۱۔ ۱۵۳۲۔ ۱۵۳۳۔ ۱۵۳۴۔ ۱۵۳۵۔ ۱۵۳۶۔ ۱۵۳۷۔ ۱۵۳۸۔ ۱۵۳۹۔ ۱۵۴۰۔ ۱۵۴۱۔ ۱۵۴۲۔ ۱۵۴۳۔ ۱۵۴۴۔ ۱۵۴۵۔ ۱۵۴۶۔ ۱۵۴۷۔ ۱۵۴۸۔ ۱۵۴۹۔ ۱۵۵۰۔ ۱۵۵۱۔ ۱۵۵۲۔ ۱۵۵۳۔ ۱۵۵۴۔ ۱۵۵۵۔ ۱۵۵۶۔ ۱۵۵۷۔ ۱۵۵۸۔ ۱۵۵۹۔ ۱۵۶۰۔ ۱۵۶۱۔ ۱۵۶۲۔ ۱۵۶۳۔ ۱۵۶۴۔ ۱۵۶۵۔ ۱۵۶۶۔ ۱۵۶۷۔ ۱۵۶۸۔ ۱۵۶۹۔ ۱۵۷۰۔ ۱۵۷۱۔ ۱۵۷۲۔ ۱۵۷۳۔ ۱۵۷۴۔ ۱۵۷۵۔ ۱۵۷۶۔ ۱۵۷۷۔ ۱۵۷۸۔ ۱۵۷۹۔ ۱۵۸۰۔ ۱۵۸۱۔ ۱۵۸۲۔ ۱۵۸۳۔ ۱۵۸۴۔ ۱۵۸۵۔ ۱۵۸۶۔ ۱۵۸۷۔ ۱۵۸۸۔ ۱۵۸۹۔ ۱۵۹۰۔ ۱۵۹۱۔ ۱۵۹۲۔ ۱۵۹۳۔ ۱۵۹۴۔ ۱۵۹۵۔ ۱۵۹۶۔					

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۵۳۲	۴۵۳	البيان والمنیر شرح انس الوحید ونزہتہ المرید	الشیخ شہاب الدین احمد بن عبد القادر المعروف بباعشن		۳۰۶ مطبوع مصر	۶۴	
		کتاب انس الوحید مولفہ شیخ ابی مدین کی شرح ہے۔ تنزیہ و توحید حق سبحانہ و تعالیٰ عز اسمہ کو بہت صاف و مدلل بیان سے ظاہر کیا ہے۔ شرح میں مطالب اجمالیہ تن کی تفصیل و تحقیق بڑی خوبی سے کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله العلیتہ ذاتہ المجید صفاتہ خاتمہ صفحہ ۶۴ والحمد لله رب العالمین۔ (دائن و تساریح کی مفصل حالت معلوم نہیں ہوئی۔)					
		رسالہ فی الکلام	لم یصرح المولف باسمہ		قلمی		
		یہ مختصر سالہ چار ورق کا ہے۔ فن فقہ میں نمبر ۶۳۲ پر کتاب التذائق کے ساتھ مجلد ہے۔ اس رسالہ میں بعض مسائل کلامیہ کا بیان ہے۔ رسالہ میں کتاب اور مولف کا کوئی نام تحریر نہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۳۳۔ الحمد لله والصلوٰۃ والسلام علی الرسول اللہ خاتمہ صفحہ ۴۰ والحمد لله رب العالمین۔					
	۴۵۸	شرح خلاصۃ التوحید المسماۃ بفتح العلی المجید بنعم خلاصۃ التوحید	مولانا عبد المومن الوفائی		قلمی	۲۶	
		تقطیع کتاب ۶ x ۳ ۱/۲۔ پانچہ سطور ۱۱۔ کاغذ احمد آبادی۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب سید ابو القاسم ملازم کتب خانہ۔ کمر خور دگی و پیوند کاری سے محفوظ۔ یہ نسخہ اصل کتاب سے جو نمبر ۵۲ پر درج ہے منقول ہے۔ منقول عنہ نہایت پوسیدگی و کنگلی کی حالت میں ہے۔ کاتب سے جہاں جہاں پڑھا گیا ہے اُس قدر عبارت نقل کر دی ہے باقی کی جگہ بیاض چھوڑی گئی ہے۔					

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حضرت جنید بغدادی کے مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ یہ ترجمہ اسی کتاب کے ابتدائی اوراق سے اخذ کیا گیا ہے۔					
۴۳۱۳	۴۵۲	کتاب السنۃ	الامام ابی عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی المروزی المتوفی ۲۴۱ھ		مطبوعہ	۳۲	
		مختصر کتاب ہے۔ اہل سنت و جماعت۔ علماء متقدمین۔ فضلاء حجاز و شام کے متفق علیہ عقائد کے باب میں آغاز صفحہ ۲۔ اخبار الشیخان المسندان المعمران القاضی نظام الدین خاتمہ صفحہ ۳۱۔ وانیع ۱۸۱ ندو منساک بالسلفہ۔ امام احمد حنبل رحمہ اللہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۴۹۵ کے تحت میں درج ہے۔					
۴۳۱۵	۴۵۳	جزئی الاعتقاد	الامام ابی جعفر محمد بن محمد المعروف بابن جریر بن یزید بن خالد الطبری المتوفی ۳۱۰ھ		مطبوعہ بہمی	۱۶	
		اس رسالہ میں بہت اختصار و اجمال کے ساتھ ضروری عقائد اہل سنت و جماعت کو لکھا ہے۔ بعض مسائل کلامیہ جو مختلف فیہ ہیں ان میں بھی قول فیصل کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ احبونا الشیخ ابو الفضل احمد خاتمہ صفحہ ۱۰۔ بفضحہ فی بیتہ۔ صفحہ ۱۰ کے آخری حصہ سے صفحہ ۱۱ کے اختتام تک بعض قواعد متعلق مسائل کلامیہ اور ترجمہ مولف رحمہ اللہ تحریر ہے۔					
		امام طبری رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۶۷۴ کے تحت میں لکھا گیا۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۴۰۰	۴۵۱	نثر الدلی سے تنظیم الامالی	غلام الفاضل ایسید عبد الحمید مدرس المدرستہ النجیبیہ بغداد ابن اسید عبد اللہ الاولیٰ البغدادی المتوفی ۳۲۴ھ	۳۲۴ھ	مطبوعہ بغداد ۱۳۳۰ھ	۳۱۹	

قصیدہ بدالامالی کی شرح ہے۔ جس کو علامہ سراج الدین علی بن عثمان الاوشی الفرغانی الحنفی من علماء القرن السادس نے
سلسلہ ہجری میں اصول عقائد میں منظوم کیا۔ شارح نے کھلے لفظوں میں متن کے محل مطالب کی تشریح
کی ہے۔ لغات کی تحقیق اور اجنبی الفاظ کے معنی بہت سہولیت سے لکھے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ ان اہل
ما تعذب بہ بلادہم الا قلام فی رباحض الکلام خاتمہ صفحہ ۲۹۲۔ ۱۰۰ مدین یا رب العالمین شارح فاضل
۳۲۴ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ ولادت کو ابھی پورا سال نہیں ہوا تھا کہ چچیک کی بیماری میں آنکھیں
جاتی رہیں چھٹے سال کی عمر میں قرآن شریف کی تعلیم پوری ہو گئی۔ صغریٰ میں صرف و نحو اور دیگر علوم کی ابتدائی
کتابیں اپنے والد سے ختم کیں ۳۲۴ھ میں والد کا انتقال ہو گیا۔ ان کی وفات کے بعد مشاہیر علماء بغداد اور
اپنے بھائی شہاب الوسی سے علوم مروجہ کا اختتام کیا اور انھیں سے ۳۲۶ھ ہجری میں سند اور اجازہ حاصل ہوا
ذکات و فطانت میں علماء زمانہ سے بہت لے گئے۔ حفظ و ذکا۔ حسن تقریر۔ فصاحت لسان۔ وسعت اطلاع
بین حملیوں میں بگائے شمار کیے جاتے۔ فضل و کمال کا شروع عام و خاص میں پھیل گیا۔ مدرسہ نجیبیہ بغداد میں
مدرسی کام نہایت خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ عمر کے آخری حصے میں خانہ نشینی اختیار کر لی۔ خواص و عام حصول برکت
کی غرض سے ہمیشہ حاضر ہوتے۔ اول انعام قدسیہ سے فیض پاتے۔ ۳۲۶ھ ہجری میں بغداد میں انتقال فرمایا

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	باقی	کیفیت
۴۴۵	۴۴۹	سعادة الدارين في الرد على الفرقين الجرد الاول	الحائز المحقق الشيخ ابراهيم المنصوري المشهور بالسمودي	۱۳۱۵ھ	مطبع مصر	۳۸۲	
		<p>اس کتاب میں فرقہ واپار کی ابتدا۔ ان کے عقائد خاصہ کی تعریف قبل کج کا بیان عقائد فاسدہ کا ابطال۔ تفصیل و تشریح کے ساتھ لکھا ہے۔ ان بیانات کے ضمن میں بہت سے مسائل و فوائد مذکور ہیں۔ ابتدا کتاب میں بلکہ منصوبہ کے رجوع مولف کا مسکن ہے، تاہم حلی حالات ذکر کیے ہیں۔ پوری کتاب میں علاوہ مقدمہ و خاتمہ کے پچیس ابواب ہیں۔ یہ پہلی جلد ہے جس میں مقدمہ اور پانچ ابواب مضبوط کیے گئے ہیں۔ عبارت آغاز جلد اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی فوج الامرین بالمعروف۔ خاتمہ صفحہ ۴۸۲۔ واما یا کل الذنوب من العین التائبہ۔ اول میں فہرست ابواب بھی منضم ہے۔</p>					
ایضاً	۴۵۰	سعادة الدارين في الرد على الفرقين الجرد الثاني	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۵۰	
		<p>یہ دوسری جلد ہے چھٹے باب سے خاتمہ کتاب تک۔ اس جلد کے اول میں بھی فہرست مضامین ہے ابتدا صفحہ ۲۔ الباب السادس منع الوباب بطلب الشاع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ خاتمہ صفحہ ۳۵۰۔ علی آلہ وصحبہ وسلم۔</p> <p>حضرت مولف چودھویں صدی کے فضلا و میں ہیں۔ کتاب ہذا کے طبع کا کام ان کے زیر اہتمام ہوا ہے۔</p>					

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							چار چار ابواب ہیں۔ غالباً دو باب تیسری جلد میں ہونگے۔ جو ہنوز دیکھی نہیں گئی۔ عبارت آغاز جلد اول صفحہ ۲ الحمد للہ المحمود علی کل حال۔ خاتمہ جلد اول صفحہ ۳۸۸ کا مختص لہ فیہا الاما شاء اللہ اس جلد کی ابتدا میں فہرست مضامین وغیرہ کے متعلق چند اور اق منضمہ ہیں۔
۴۲۸۶	۴۲۸	الاعتصام بالحج الثانی	الامام ابی اسحاق ابراہیم بن موسیٰ بن محمد النعمی الشاطبی ثم الشراطی المتوفی ۶۶۹ھ		مطبوع مصر ۱۳۳۶ھ	۳۵۶	
							دوسری جلد ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الباب الخامس فی احکام البدع۔ خاتمہ صفحہ ۷۳۵ والحمد للہ الذی تتم منجمتہ الصالحات۔ اس جلد کے اول میں بھی فہرست ابواب ہے۔ مولف علیہ الرحمہ کا پایہ فنون دینیہ۔ حدیث۔ تفسیر فقہ۔ اصول۔ وغیرہ میں بہت بڑھا ہوا ہے۔ علم لنت۔ و بیان میں بھی اچھی دستگاہ حاصل ہو گئی المذہب۔ اور امام مطلق ہیں تحقیق و تدقیق رفنون و استنباط مسائل میں خاص ملکہ پیدا کیا تھا۔ اتباع سنت و اجتناب بدعت۔ ہمیشہ ملحوظ رکھتے۔ ایک بڑی جماعت ائمہ اور اکابرین کو آپ سے تلمذ ہے۔ از انجملہ امام ابی یحییٰ بن عاصم۔ اون کے بھائی قاضی ابی بکر بن عاصم۔ شیخ ابی عبداللہ البیانی۔ وغیرہم۔ تلامذہ میں ہیں۔ کتاب المواعظ فی اصول الفقہ۔ کتاب المجالس۔ الآفاوات والانشادات۔ عنوان الاتفاق فی علم الاشتقاق۔ کتاب اصول النحو۔ وغیرہ۔ آپ کے مولفات میں معدود ہیں۔ ایک کتاب جس کا نام عنوان التعلیل یا سر التکلیف ہے۔ برٹش میوزیم کی فہرست عربی میں صفحہ ۱۲۰ پر آپ کی مولفہ لکھی ہے۔ آٹھ شعبان منگل کے روز سات سو نوے ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔ ان کا ترجمہ اسی کتاب کے ابتدا میں۔ نیل الابہاج بطریق الدبیاج سے نقل کیا گیا ہے۔ یہ مختصر حال اُسی سے ماخوذ ہے۔

نمبر چوتھا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>اس باب میں افراط کے ساتھ کام کیا ہو۔ تقریباً نصف کتاب علماء حرمین کے تقریبات سے پر ہو۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ سلام منا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علی ساداتنا علماء البلد الامین۔</p> <p>مولف کتاب و سوین شوال بارہ سو بہتر ہجری میں بیلی میں پیدا ہوئے۔ قرآن شریف پڑھنے کے بعد تمام علوم عقلی و نقلی اپنے والد سے پڑھے۔ ۱۲۰۸ھ ہجری میں کتب و رسمہ تمام ہو گئیں۔ درس علم کے بعد ستوے نویسی کا کام دست تک کیا۔ ۱۲۱۲ھ ہجری میں یہ شاہ آل رسول صاحب مارہروی سے شرف بیعت و حصول خلافت و اجازت کا اتفاق ہوا۔ ۱۲۱۹ھ ہجری میں والد ماجد کے ہمراہ حج بیت اللہ و زیارت مدینہ منورہ سے شرف یابی ہوئی وہاں کے اکابر علماء حنفیہ و شافعیہ سے سند حدیث تفسیر فقہ اصول حاصل کی۔ تدریس کی طرف توجہ بہت کم رہی۔ ہمیشہ تالیف و تصنیف کا مشغلہ رہتا۔ چھوٹے بڑے رسائل عربی فارسی۔ اردو و ستر پچتر تک تالیف ہیں۔ ۲ ربیع الاول کے چھتنبہ کے روز ۱۲۳۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی (تذکرہ علماء ہند وغیرہ)</p>			
۱۲۰۵ھ	۱۲۴۷ھ	الاختصام الحجز الاول	الامام ابی اسحاق ابراہیم بن موسیٰ بن محمد اللخمی الشافعی ثم الخراطی المتوفی ۱۲۱۹ھ ہجری		مطبوعہ ۱۲۳۲ھ مطابق ۱۹۱۳ء	۳۸۸	
				<p>اس کتاب میں بدعت کے متعلق بحث ہے۔ بدعت کی تشریف اور اس کے منہ۔ بدعت کی بُرائی۔ بدعت کے اقسام حقیقیہ و اضافیہ۔ اور ان دونوں میں فرق۔ اور دونوں کے احکام۔ بدعت اور مصالح اور استحسان میں فرق۔ اہل بدعت اور صدور حینات کا بیان۔ وغیرہ۔ یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بے نظیر ہو۔ پوری کتاب کی تقسیم و اس ابواب پر ہو۔ اس وقت دو جلدیں موجود ہیں ہر ایک جلد میں</p>			

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>تائید و حمایت میں عیسائیوں سے تحریر اور تقریر اڑے بڑے مقابلے کیے عیسائی مذہب کی اصلیت سے بخوبی واقف تھے۔ اس لیے ہمیشہ کامیاب ہوتے رہے۔ اس کتاب کے شروع میں انھوں نے کسی قدر اپنا حال بھی تحریر کیا ہوا ان کے حیات و ممات کے متعلق تحقیق نہیں ہوئی کہ ہنوز زندہ ہیں یا راہی ملک بقا ہو گئے۔</p>			
۳۰۳۱	۴۴۵	حسن عقائد الاسلام فی ابطال العینۃ والاوامام	المولوی الفاضل زبدۃ الحکماء المولوی الحکیم غلام مصطفیٰ ایم۔ اے۔ ایل۔ المدرس الاعلیٰ مدرسہ لاہور	۱۳۲۸ھ مطبع لاہور مطابع ۱۹۱۰ء			
			<p>اس کتاب کا موضوع چند مسائل کلامیہ ہیں تحقیق حدود و قدم غلو فی الدین مسئلہ تقلید تحقیق علم غیب وغیرہ۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الواحد القہار الستار الغفار۔ (مؤلف چودھوی صدیقی کے فضلا ہیں)</p>				
۳۰۳۱	۴۴۶	حسام الحرمین علی منہر الکفر والمبین	الفاضل الاجل مولانا احمد رضا خاں خلف مولوی علی نقی خاں بریلوی المولود ۱۳۶۲ھ والماتوفی ۱۳۸۰ھ	۱۳۲۴ھ مطبع بریلی	۶۳		
			<p>اس رسالہ میں چند علماء دیوبند اور میرزا قادیانی کے بعض مصنفات پر سخت مداخلات کیے گئے ہیں اور ان کے کلام کا محل ناگوار الفاظ میں ظاہر کیا ہوا ان لوگوں کو تحفہ تفسیق سے نکال کر حکیم کفر میں ٹھادیا ہے۔</p>				

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>یہ رسالہ ایک استفسار کے جواب میں تالیف ہوا ہے۔ مستفسر مولانا محمد شاکر دشتی ہیں۔ سوال کی تقریر یہ ہے کہ توراہ و انجیل جو اس وقت یہود و نصارا کے پاس ہیں محرفہ ہیں۔ یا پہلی حالت پر۔ بر تقدیر تحریف و تبدل۔ یہ تغیر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے قبل ہو یا بعد۔ آیات قرآنیہ سے تحریف و عدم تحریف دونوں کا پتہ چلتا ہے۔ مولف رسالہ نے مفصل جواب دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ ان دونوں کتابوں میں تبدل قبل بعثت ہی ہو چکی تھی۔ باقی آیات قرآنیہ میں حقیقت کوئی تعارض نہیں ہے۔ غور کرنے سے صاف مطلب مفہوم ہوتا ہے۔ آغاز صفحہ ۳ الحمد للہ الذی ایدٰ ہذا الدین بالناہد ان التقلید والعتلیہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۳ الا باللہ العلی العظیم (مولف رسالہ زمانہ حال کے مولفین میں ہیں۔)</p>
۴۲۱۲	۴۲۴	کشف الظلمۃ	الحاج حسین علی	۲۲۳۷	مطبوعہ ۱۸۲	۱۸۲	<p>جدید الاسلام دہشتانی ثم البغدادی</p>
							<p>یہ کتاب فرقہ بابیہ کے معتقدات کے بیان و تردید میں تالیف ہوئی ہے۔ عیسائیوں کے مذہب کی تفصیل اور ان کے تاویلات کا ابطال بہت خوبی کے ساتھ کیا ہے۔ اسلام کی حقیقت کا ثبوت اور دین مجہری کی شوکت کا اظہار اعلیٰ عنوان سے لکھا ہے عبارت آغاز صفحہ ۱۶ الحمد للہ سرب العالمین فاطر السموات والارضین۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۸ والحمد للہ سرب العالمین آمین۔ کتاب کے اختتام پر بعض علماء و فضلاء کے تقریظات بھی لکھے ہیں۔ مولف کتاب نو مسلم شخص ہیں۔ داغستان کے رہنے والے۔ پہلے عیسائی مذہب رکھتے۔ دین نصارے کے سخت موافق و معتقد تھے پھر توفیق الہی کی تہری سے اُس مذہب کو چھوڑ کر دین اسلام میں داخل ہوئے تیس سال کی عمر میں وطن اہلی چھوڑا۔ بغداد کو وطن مسکن بنایا وہاں علماء عرب و عجم کی فیض صحبت سے علوم دینیہ میں ترقی کی۔ اسلام کی</p>

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت	
				خاتمہ صفحہ ۶۰۸ وغفل عن ذکرہ الخافلون اللہ آمین۔ (مؤلف کتاب چھ وچھویں صدی کے علماء میں ہیں)				
۴۳۳	۴۳۱	الحقیدۃ الاسلامیہ	مغرب مجرب	۱۳۱۵ھ مطبوع مصر ۱۸۹۷ء	۱۶۷			
				عربی ترجمہ ہے۔ انگریزی کتاب کا جس کو شیخ الاسلام جزالہ بریطانیہ شیخ عبد اللہ کویلیام نے ۱۸۹۰ء مسیحی میں تالیف کیا۔ اس کتاب میں تمام اصول اسلام کا قواعد عقلیہ اور اصول فلسفہ کے مطابق ہونا ثابت کیا ہے عبارت ابتدائی صفحہ ۶ الحمد للہ الذی لم یلد فیکون مولودا۔ مؤلف کتاب کا ۱۸۵۶ء مسیحی میں تولد ہوا ۱۸۸۵ء عیسوی میں اپنا مذہب چھوڑ کر شرف اسلام حاصل کیا۔ ۱۸۹۰ء میں یہ کتاب تالیف کی۔ اس کتاب کے آغاز میں مولف کی شبیہ بھی دکھائی گئی ہے۔ مولف کتاب کی اجازت سے ۱۸۹۰ء مسیحی میں محمد ضیاء نے عربی میں اصل کتاب کا ترجمہ کیا۔				
۴۳۴	۴۳۲	المجہد الفرید فی تثلیث الہ و توحید	الغزل ایوب بابک صبری بن عبد اللہ	۱۳۱۳ھ مطبوع مصر ۱۸۹۵ء	۱۷۶			
				کتاب (القول الصریح فی تثلیث الہ و توحید) جو ایک پادری صاحب کی تالیف ہے۔ یہ کتاب اس کا روئے تثلیث کا ابطال۔ توحید کا اثبات نہایت خوبی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الواحد الاحد فی ذاتہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۷، علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والسلام۔ (مؤلف کتاب اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔)				
۴۳۵	۴۳۳	البرہان الجلیل علی قابل فی تحریف الانجیل	الشیخ ابن السادات محمد راغب الدمشقی تمیز مولوی رحمت اللہ ہندی سہارن پوری شرم المکی	۱۸۹۳ء مطبوع مصر	۲۳۳			

نمبر چوت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							حیث شریف میں جو ایمان کے باب میں آیا ہے کہ الایمان بضع وسبعون شعبۃ۔ اس کتاب میں ہر ایک شعبہ کا مفصلاً ذکر کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۰۱ وال الحمد لله حمد ارضیہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۱ وصحب کل اجمعین والحمد لله رب العالمین۔ (مولف کتاب زمانہ حال کے اکابرین میں ہیں)
۴۳۵۰	۴۳۹	علم یقین فی الرد علی المتنصر عماد الدین	اب یحییٰ افندی احسنی الفاطمی		مطبوع مصر ۱۱۳۵ھ	۷۶	
							یہ کتاب عماد الدین مرتد کے رسالہ کی تردید میں ہے۔ قصہ یہ ہے کہ ایک شخص عماد الدین نام۔ دین اسلام سے مرتد ہو کر نصرانی ہو گیا۔ حالت نصرانیت میں دین اسلام کی تنقیص اور انکار نبوت وغیرہ میں ایک رسالہ شایع کیا۔ مولف کتاب نے اس کتاب میں مضامین رسالہ مذکورہ کا عمدہ عنوان سے رد کیا ہے عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد لله الواحد الاحد الفرد الصمد۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۱ والی علی آلہ وصحبہ اجمعین (مولف کتاب طبع کتاب کے زمانہ تک بقید حیات تھے۔)
۴۳۴۳	۴۴۰	نجوم المہتدین فی رد الملحدین فی دلائل نبوة سیامرسلین بن اسماعیل البہنانی رئیس محکمۃ الحقوق فی ہند	الفاضل الشیخ یوسف	۲۲ ۱۳ بیچہ الثانی	مطبوع مصر	۶۰۸	
							کسی بے دین نے ایک کتاب تالیف کی تھی جس کا نام (الہدایہ) رکھا۔ اس کتاب میں اس شخص نے اسلام اور صاحب اسلام علیہ السلام پر بیجا حملوں کے وار کیے اور سخت ضلالت اور گمراہی کی باتیں لکھیں۔ یہ کتاب اُس کے رد میں تالیف ہوئی ہے۔ مولف علام نے احقاق حق میں پیچیدگی کی ہے اور حقیقت دین اسلام نبوت صاحب اسلام کو دلائل پاکیزہ سے میر ہن کیا ہے۔ اس کتاب کے اول میں غزشت مضامین بھی منظم ہو عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد لله الواحد الاحد الفرد الصمد۔ لحدیث لم یولد

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مانع الترقی الی الدرجات العلیٰ عبارت ختم تصنیف اخیر ما یشاء من الخیوب (مولف غیر شاہیر)					
۳۳۳۰	۳۳۲۶	مفتاح اسعادہ فی سہل العمر والرزق والزیادہ مع التقینات	الشیخ محمد ضیاء الدین افندی بن الشیخ یحییٰ افندی القادری الحاتمی المصطفیٰ الحنفی	۱۳۰۹ھ	مطبوعہ ۱۳۰۹ھ قطنینہ	صفحہ ۱۰۸ صفحہ ۱۲	
		یہ کتاب سلطان عبدالحمید خاں کے عہد میں تالیف ہوئی ہے۔ اہم مسائل کلامیہ کی تحقیق کی گئی ہے۔ وسعت رزق۔ زیادتی عمر مفصل بیان ایمان۔ کہ زیادتی و نقصان قبول کرتا ہے یا نہیں مسئلہ خالق افعال ثواب تحقیق مسئلہ قضاء و قدر تعریف علم وغیرہ نافع اور مفید کتاب ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ بحمد اللہ استغفرہ انتفال الاسرار خاتمہ صفحہ ۱۰۸ کل واحد منها بالاشارة الحسیۃ۔ کتاب کے آخر میں بہت فضلاء کے تقریبات ہیں۔ (حضرت مولف اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں)					
۳۳۱۹	۳۳۲۷	نبدہ وجیزہ	مولانا محمد بن مصطفیٰ	۱۳۲۳ھ	مطبوعہ جزائر ۱۳۲۳ھ	۳۰	
		مختصر کتاب ہے۔ دین و اسلام کے معنی کی تشریح اور لفظ فہم کا مفہوم لتوی اور مراد شرعی تفصیلاً مذکور ہے اس ضمن میں دوسرے مباحث کا بھی تذکرہ ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ بحمد اللہ العظیم الحکیم خاتمہ صفحہ ۳۹ فتح منہ ۱۲ من ذی القعدہ سنہ ۱۳۲۲ھ الفقیر محمد بن مصطفیٰ (مولف علامہ چودھویں صدی کے فضلاء میں ہیں)					
۳۳۱۵	۳۳۲۸	الحقیقۃ الباہرہ فی اسرار الشریعۃ الطاہرۃ	السید محمد ابوالحسن بن الحسین وادی المکنی بابی البرکات سال خرم الصیادی الرفاعی		مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ	۱۲۸	

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مختصر الاجوبۃ الجلیۃ لدھن الدعوات النصرانیۃ	شیخ محمد بن المرحوم الشیخ علی الطیبی الشافعی الدستی	۱۲۷۹ھ ہجری			
		یہ رسالہ حصہ دوم کے حاشیہ صفحہ ۱۶۲ سے صفحہ ۲۲ کے حاشیہ تک ہے۔ یہ رسالہ بھی شیخ زیادہ کی کتاب (الاجوبۃ الجلیۃ لدھن الدعوات النصرانیۃ) کا اختصار ہے عبارت شریف و حملا المرفوع قدر من تواضع لربوبیتہ (مولف کتاب اطہار الحق اور مولفین رسالہ تائید تیرہویں چودھویں صدی کے فضلا میں ہیں)					
۴۷۶۴	۴۳۴	بحر الکلام	العلامة میمون بن محمد بن محمد بن محمد بن محمول المعروف بابی المبین السنفی المتوفی ۵۵۸ھ	قلمی	۱۵۲		
		تقطیع کتابت مختلف طوولاً ۵۔ اچھے سے ۵۔ اچھے تک۔ عرضاً ۱۰۰ سطور گیارہ سے تیرہ تک۔ کاغذ انگریزی نیلگوں خط مایقر طالب علمانہ کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ پیوند کاری۔ و اثر گرم سے محفوظ ہے۔ اس کتاب کا ایک مطبوعہ نسخہ نمبر ۳۷ پر تحریر ہو چکا مضامین کتاب کی کیفیت اور حضرت مولف رحمہ کا ترجمہ بھی اسی نمبر کے تحت میں تحریر ہے۔					
۴۷۶۲	۴۳۵	رد و ہابیہ مستخرج الکلام	مولوی فصیح اللہ	قلمی	۱۱۶		
		یہ کتاب تقطیعاً کتابتہ۔ اور باعتبار کاغذ وغیرہ کے نسخہ سابق التحریر کے مشابہ ہے۔ غالباً مجتہاد و نو فسخہ مجلد ہوں گے۔ جو علیحدہ کر دیئے گئے ہیں۔ آخر سے نام تمام ہے۔ یہ کتاب اس زمانہ کے مذاق کے مطابق فرقہ و ہابیہ کے رویں لکھی گئی ہو مسئلہ علم غیب کا بھی ذکر ہے اس مسئلہ میں زیادہ غلو کیا ہے۔ اور افراط سے کام لیا ہے۔ علامہ محمد رحمہ اللہ علیہ طہ قلب جیبہ عن					

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ابتداء حصہ دوم صفحہ ۱۲۰ الفصل الثانی فی ابطال التثلیث باقوال المسیح علیہ السلام					
		رسالہ الخولی	ایشخ دفاعی الخولی				
		یہ اول رسالہ ہے صفحہ ۲ کے حاشیہ سے صفحہ ۲۳۰ کے حاشیہ تک۔ یہ رسالہ مترجم عربی۔ رسالہ اردو۔ مولفہ سید عبداللہ ہندی کا ہے۔ سید عبداللہ نے مناظرہ مذکورہ کو اردو زبان میں غلبند کیا تھا جس کا عربی میں ترجمہ کیا گیا۔ عبارت آغاز الحمد لله الواحد الاحد۔					
		التنبیہات	مولوی رحمت اللہ بن خلیل الرحمن سہارنپوری ثم انبی من علماء القرن الرابع عشر	۱۲۸۱ھ			
		یہ دوسرا رسالہ ہے حصہ دوم کے صفحہ ۲ کے حاشیہ سے صفحہ ۶۳ کے حاشیہ تک۔ یہ رسالہ مولف نے دارالسلطنۃ اسلامبول میں تالیف کیا ہے۔ اس میں رد ہے۔ براہمہ صابئیہ۔ تباہیتہ کا جو بعثت اور حشر کے منکر ہیں۔ آن دونوں امروں کے ثبوت کو براہین قاطع سے خوب مدلل کیا ہے۔ عبارت آغاز الحمد لله الذی تلاقواک انوار سلطانہ القاہر علی صفحات۔ الموعودات					
		خلاصۃ التزیج للدین الاصحیح	الشیخ محمد بن المرحوم الشیخ علی الطیبی الشافعی الممشقی	۱۲۶۶ھ			
		یہ رسالہ حصہ دوم کے صفحہ ۶۳ کے حاشیہ سے صفحہ ۱۶۲ کے حاشیہ تک ہے۔ کتاب البحت الاصحیح کا ملخص ہے جس کو شیخ زیادہ نے نصارے کے رد میں تالیف کیا ہے عبارت ابتدائی صمد المؤمن الیدین سید الخلق۔					

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نہیں ملا					
۳۲۱۶	۳۲۲	المنہب الروحانی	عبداللہ راجی جالروہی الشیشین		مطبوع	۳۶۱	
		آس کتاب میں مذاہب قدیمہ۔ نصاریٰ۔ یونانیین۔ مصریین۔ عبرانیین۔ ہنود۔ وغیرہم کو تائیدی انداز پر تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ اجسام۔ ارواح۔ نفوس۔ وغیرہ کے متعلق بھی گفتگو کی ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۳۰ المقدمہ حمد الرب البریہ اما بعد فلیس من ینکر۔					
۳۲۲۲	۳۲۳	اطہار الحق حصتین مع اربع رسائل علی الحاشیہ ثم الملکی من علماء القرن الرابع عشر	مولوی حسرت الدین خلیل الرحمن ہارنپوری	۱۲۷۰ھ	مطبوع مصر ۱۳۱۵ھ	صفحہ ۳۳۰ صفحہ ۲۲۸	
		آس کتاب میں مبحث عنہا پانچ مسائل ہیں۔ تحریف۔ نسخ۔ تکلیف۔ حقیقت قرآن۔ نبوۃ حضور سرور کائنات۔ علیہ السلام جو قدیم سے صحیحین۔ مسلمین۔ کے مابین متنازع فیہا ہیں۔ کتاب کامل موضوع یہ ہے کہ ایک بڑے پادری سے مولف کتاب کا مسائل مشروح بالا میں غلطیوں والا شہاد منظرہ ہوا۔ اور جانبین سے دلائل بجا الکتب مسلمہ متنازعین پیش ہوئے۔ انجام کار پادری ثبوت دعوے میں لاجواب رہا۔ اور مولف امر حق کے اثبات میں ہر طرح سے اسبق واقدم رہے۔ اس کتاب میں اس منظرہ کی تفصیلی حالت دکھائی گئی ہے۔ پوری کتاب کے دو حصے رکھے گئے ہیں۔ ایک مقدمہ اور چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں دو مسئلے نسخ۔ تحریف مذکور ہیں۔ دوسرے حصے میں تین مسئلے ایضا از تکلیف۔ مبحث حقیقت قرآن۔ اثبات نبوۃ حضور سرور عالم علیہ السلام۔ آغاز صفحہ اول صفحہ ۲ الحمد لله الذی لم یخذلنا۔ خاتمہ صفحہ اول صفحہ ۲۳۰ ھدایہم اللہ الی الصراط المستقیم۔					

نمبر خودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تقریباً آٹھ صفحہ کا مختصر رسالہ ہے۔ فن متفرق عربی ۱۳ پر المکتوب اللطیف کے ساتھ مجلد ہے۔ کلمۃ التوحید کی تحقیق و تفسیر اور مخالفین کی تردید میں لکھا گیا ہے۔ عبارت آغاز الحمد للہ و کفر و سلاہ علی عبادہ الذین اصطفیٰ (مؤلف رسالہ کی تحقیق نہیں ہوئی)					
۳۲۰۸	۳۲۹	الصلب الفدا محمد رشید رضا مفتی المنار و ناظر دارالرحمۃ والاثرین بمصر		۱۳۳۲ھ	مطبوعہ مصر	۱۶۸	
		آس کتاب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصائب و مقبول ہونے کی نفی۔ آیات قرآنیہ و غیرہ سے ثابت کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی هدانا لاسلام الذی ہو دین جمیع الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام					
۳۳۳۳	۳۳۰	نجات الموحدين فی بیان اصول الدین	مولانا احمد بن عوض الصغیدی القومینی	۱۳۲۴ھ	مطبوع مصر	۳۸	
		مختصر رسالہ ہے۔ بیان توحید رسالت اور دوسری ضروری عقائد و اسلام کے ذکر میں۔ ابتدا صفحہ ۲ الحمد للہ المفسر بلا لایجاد و لا اعداء خاتمہ صفحہ ۴۸ افضل الصلوٰۃ وازک التبعیہ۔ (مؤلف نامہ حال کے علماء میں ہیں)					
۳۰۶۳	۳۳۱	تذکرۃ المذہب مترجم علامہ ابن السراج الحنفی اردو			مطبوعہ ۱۳۳۲ھ شمس المطالع دہلی	۱۶	
		چھوٹا سا رسالہ ہے۔ اسلام کے تشریف فرما قول کے نام اور ان کے اعتقاد کے بیان میں حاشیہ پر مولانا ابوالقاسم محمد عبد الرحمن مدرس مدرسہ تاسعہ العلوم کا لفظی ترجمہ بھی اردو میں ہے۔ عبارت آغاز الحمد للہ الہادی للیقین خاتمہ صفحہ ۱۵ سہارنہ الحجب و الباطل باطلاد۔ (مؤلف کتاب اور محشی مترجم کا ترجمہ					

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>مجلۃ المنار (جو مصر سے نکلتا ہے) اس میں کچھ مضامین نضارے کے رد میں شائع ہوئے تھے۔ ان مضامین پر نشرہ کو پکا کر کے کتاب کی صورت میں جمع کر دیا ہے آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم۔ خاتمہ صفحہ ۲۲ فی المنار و فی غیرہ کتاب کے اول میں فہرست ابواب۔ اور آخر میں غلام امیر تحریر ہے (مولف کتاب سی زمانہ کے اہل علم میں معدود ہیں)</p>
۳۱۹۰	۳۲۷	محاورات المصلح والمقلد	الحسید بہشتی چٹا	فتی مجلۃ المنار	۱۳۲۳ھ مطبوعہ مصر	۱۳۳	
							<p>یہ کتاب بھی مضامین متفرقہ کا مجموعہ مولف اساتید جدیدہ میں ہے۔ سابق الذکر کتاب کی طرح مضامین منتشرہ پکا کر دیے گئے ہیں۔ اس کتاب کا موضوع بطلان تقلید اور وحدت اسلامی مسائل دینیہ و سیاسیہ۔ و قضایہ ہیں۔ ہر بحث کو عنوان محاورات سے ضبط کیا ہے۔ اصل مقصد کے ضمن میں بہت سے مسائل مذکور ہیں۔ گیارہ محاورات پر کتاب کی ترتیب رکھی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ فی شریعت اہل اللہ یسامعون القول خاتمہ ۱۳۰ نقول محمد رشید رضا اے قول والحمد للہ رب العالمین (مولف کتاب مجلۃ المنار اخبار مصری کے اڈیٹر ہیں)</p>
۳۱۹۱	۳۲۸	العقائد الاثنی عشریۃ فی الدیاتہ النصرانیۃ	محمد طاہر التنبیر		مطبوعہ بیروت ۱۳۳۰ھ	۱۶۸	
							<p>یہ کتاب بھی مولف اساتید جدیدہ میں ہے۔ نضارے وغیرہ کے عقائد باطلہ کے ذکر میں آغاز صفحہ ۵ الحمد للہ المتفرد بوجود الوجود خاتمہ صفحہ ۶۷ و ما شاکل ذلک من الاسماء والاہنام (اس کتاب کے مولف بھی زمانہ موجود کے فاضل ہیں)</p>
		شیخ الوہاب فی رد شبہ المرتاب	الشیخ عبد اللطیف بن الشیخ عبد الرحمن حسن		مطبوعہ مطبع انصاری دہلی	۱۳۱۳ھ	

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>اس مجموعہ میں تین نمبر ہیں۔ اور تینوں ابن تیمیہ کے مولفات سے ہیں۔ اس کتاب میں مسیحیہ بالتسعیہ ہر حجۃ ۶۸۸ صفحات ہیں۔ اس کتاب کا نام السبعینہ ہے۔ ۱۲۰ صفحات کی کتاب ہے۔ شرح العقیدۃ الاصفہانیہ ۵۲ صفحے کی کتاب ہے۔ العقیدۃ الاصفہانیہ۔ شیخ شمس الدین محمد بن محمود اصفہانی متوفی ۷۸۸ھ کا مولفہ ہے۔ یہ تینوں کتابیں۔ مذاہب باطلہ۔ ملاحدہ۔ زنا و فہم۔ معتزلہ۔ شیعہ۔ جہمیہ۔ وغیرہ ذلک کے ابطال و تردید میں ہیں۔ علامہ ابن تیمیہ نے بڑی آنادی کے ساتھ ان تمام طوائف کا رد کیا ہے اور مذہب حق کے احقاق میں مدلل ثبوت پیش کیا ہے۔ آغاز کتاب اول صفحہ ۲ بعد سطر الحاقی الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ (ابن تیمیہ کا ترجمہ فن فقہ شیعہ کے تحت میں درج ہے)</p>			
۲۹۳۷	۴۲۵	الفضول المہمہ فی تالیف الامۃ	العلامہ عبد الحسین بن الشریف یوسف الموسوی السامی	۱۳۳۰ھ	مطبوعہ العرفان	۲۳۸	
				<p>ہرچند کہ اس کتاب کے مولف مذہب شیعہ ہیں۔ مگر یہ کتاب بہت بے تعصبی کے ساتھ لکھی ہے۔ ابتدائیں اہل اسلام کے باہم اتفاق و اتحاد پر زور دیا ہے اور آیات و احادیث سے اس مضمون کی تقویت کی ہے پھر ایمان و اسلام کے معنی کی تشریح۔ موحدین کے دخول جنت کا ثبوت۔ سنی و شیعہ کے باہم منازعات کا قول فیصل۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ کتاب اہل تشیع اور اہل تسنن کے ملاحظہ کے قابل ہے۔ آغاز صفحہ ۳ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ الیہامین۔ خاتمہ صفحہ ۲۳۳ تمت والحمد للہ بقلم مولفہا اے قول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (مولف کتاب اسی وقت کے فضلاء میں ہیں)</p>			
۴۱۹۵	۴۲۶	دین اللہ	الیکتور محمد توفیق صدیقی افندی صاحب مجلۃ المنار	۱۳۳۰ھ	مطبوعہ مصر	۲۳۲	

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا محل	تعداد صفحات	کیفیت
		یہیں ختم کیا۔ شیخ عبدالغنی نابلسی۔ علامہ عبدالقادر طنبلی ماوردیگر مشاہیر فضلاء ان کے اساتذہ میں ہیں۔ رسائی ذہن۔ جو دقت فہم کی یہ حالت تھی کہ معاصرین و مشارکین ان کے ہم پلہ نہ ہو سکے۔ فارغ التحصیل ہونے پر وطن کو مراجعت کی۔ خاص نابلس میں توطن کا اتفاق ہوا۔ رات دن۔ درس۔ افتاء۔ تالیف۔ وغیرہ میں مشغول رہتے۔ علمی خدمات سے مشہور آفاق ہو گئے۔ حنبلی مذہب کے پابند تھے مولفات کثیرہ کے مولف ہیں۔ چند مصنفات کے اسماء یہ ہیں: شرح ثلاثیات مسند الامام احمد متاخر انوار فی سیرۃ النبی المختار۔ تجیر الوفا فی سیرۃ المصطفیٰ۔ غذاء الاباب فی شرح منظومۃ الآداب النجور النذیرہ فی علوم الآخرہ کشف اللثام فی شرح عمدة الاحکام۔ نتائج الافکار فی شرح حدیث سید الاستغفار۔ النجواب المحرر فی الکشف عن حال النضر والاسکندر۔ عرف الزین فی شرح السیرۃ نہیب۔ القول العلی فی شرح اثر امیر المؤمنین علی۔ التحقیق فی بطلان التلفیق۔ تحفۃ النساء فی فضل السواک۔ اللعۃ فی فضائل الجمعة۔ الأجوبة النجدیة عن الاسئلة النجدیة۔ الأجوبة الوہیة عن الاسئلة الرغبیة۔ وغیر ذلک۔ کتب مصنفہ کے علاوہ آپ کا منظوم کلام بھی ہے۔ مراسلات۔ وعطیات۔ مرثیات۔ کثیر ہیں۔ تاریخی علوم میں بھی آپ کو یدر طولی حاصل ہے۔ عرب و مولدین کے اشعار کثرت سے حفظ تھے۔ اہ شوال ۱۸۸۵ھ ہجری میں نابلس میں وفات ہوئی۔ اور یہیں مدفون ہوئے۔ اس کتاب کی پہلی جلد کی ابتدا میں مصنف کتاب کا ترجمہ بھی لکھا ہے۔ (سکال الدہر فی اعیان القرن الثانی عشر					
۴۳۳۳	۴۳۳۳	مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ المجلد الحاس	شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد المنذر بن النضر بن بن النضر بن علی بن عبد اللہ تیمیہ الحرانی المتوفی ۷۲۸ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۹ھ	صفحہ ۲۸۸ صفحہ ۱۳۰ صفحہ ۱۵۲	

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>الدرة المضية فی عقد اهل الفرق المرضیة کی شرح ہے جو منظومہ اور مولفہ اسی ۱۰ لغت کی ہواں کتاب میں ۱۰ مہات مسائل اعتقاد یہ کو ضبط کیا ہے۔ اصل کتاب چونکہ نظم میں ہے اور نظم کی قیود کی وجہ سے تنگی و اختصار لازم جو فہم مطالب کے واسطے مغل ہوا کرتا ہے اس ضرورت سے شرح لکھی گئی اس شرح میں اصل متن کے اجمال و ابہام کو نہایت خوبی کے ساتھ مفصل کر دیا ہے کتاب کے دو حصے رکھے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ اس کے مطالب کی فہرست بھی ہے جس کو محمد رشید رضا صاحب مجلۃ المنار الاسلامیہ نے حروف محجمہ پر مرتب کیا ہے۔ کتاب کے اول میں منضم ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی قد سہل من الاشباہ ذاتہ ختم صفحہ ۳۸۸ فی مختصر الموضوعات وباللہ التوفیق۔</p>			
۳۸۸۵	۳۲۳	لوائح الانوار البہیۃ وسواع الاسرار الاثریۃ شرح الدرة المضية فی عقد الفرق المرضیۃ الجزء الثانی	المالم الفاضل صاحب البرهان الجلی شیخ محبین احمد السفارینی الثری النجلی المتی فی ۱۱۸۸ھ	۱۱۸۳ھ	مطبوع مصر ۱۳۲۲ھ	۲۲۸	
				<p>یہ دوسرا حصہ ہے۔ الباب الرابع فی ذکر بعض السمعیات سے۔ آخر کتاب تک۔ آغاز صفحہ ۲ اعلان الملام بالسمعیات خاتمہ صفحہ ۳۸۸ من دعا لنا بخیر یارب العالمین۔</p> <p>علامہ سفارینی رحمہ اللہ ہجری۔ سفارین میں (نابلس میں) ایک قریہ کا نام ہے پیدا ہوئے ہیں تربیت پائی صغریٰ میں کلام مجید ختم کیا تحصیل علوم کے خیال سے دمشق چلے گئے۔ علوم متداولہ کا پورا نصاب</p>			

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
				الخلاق منهم نبیاً خاتمہ صفحہ ۴۸ واولی الامر منکم (مولف قائل اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں)			
۳۹۵۱	۴۲۰	آثار الانظار وبتکرات الافکار	العلامۃ المحقق السیاحہ الشریف	مطبوعہ مصر ۱۳۲	۱۹	۱۳۲	
		اس کتاب میں کئی امر کا ذکر ہے۔ اسلام کی فتح و تشریف و سناں کے ساتھ ہوئی۔ یا حج و براہین عقلیہ سے قرآن شریف کو معجزہ مانا جاتا ہے۔ اور توراۃ و انجیل کا اس درجہ میں شمار نہیں۔ حالانکہ آسمانی کتب ہونے میں سب مساوی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برأت پر دلیل عقلی کیا ہے۔ وغیرہ لکھا۔ آغاز صفحہ ۲۸۱ البصر فی تناء علیک انت کما انتبت خاتمہ صفحہ ۴۲۲ و تبحرنا لدیہ من المقربان آمین انصرم طبع کتاب کے زمانہ میں حضرت مولف موجود تھے۔					
۳۹۲۶	۴۲۱	روح الامران	محمد فرج الاحمد الازہری المیناوی	مطبوعہ مصر ۱۳۲	۱۳۲	۱۳۲	
		یہ کتاب اخلاق حسنہ۔ اور بعض مسائل کلامیہ کا مجموعہ ہے۔ متعدد بیانات مختلف عنوانات سے لکھے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۸۱ اللہ نور السموات و الارض۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۷ و ادخلنی برحمتک فی عبادک الصالحین ابتداء کتاب میں غدیو مصر اور مولف کتاب کی شبیہ کا فوٹو لیا گیا ہے (اس کتاب کے مولف بھی اسی وقت کے فضلاء میں ہیں)۔					
۳۸۸۵	۴۲۲	لوائح الانوار البہیہ سواطع الاسرار الاثریہ شرح الدتہ المضییۃ عقد الفرق المضریۃ البحر الادلی مع التہنئۃ	العالم القائل جلالہ الخلی الشیخ محمد بن احمد السفارینی الاثری الحنبلی المتوفی ۱۱۸۸ھ	مطبوعہ مصر صفحہ ۲۰	۱۳۲	۳۸۸	

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>مولف نے کتاب الدین والاسلام متذکرہ بالا کو فاضل امین ریجانی کی خدمت میں اظہار رائے کے واسطے بھیجا تھا فاضل مذکور نے اس کتاب کے بعض مقامات پر مواخذات کر کے کتاب واپس بھیج دی۔ مولف مسطور الصدر نے ان خدشات و مواخذات کے مقبول جواب لکھ کر نظر ثانی کی غرض سے دوسری مرتبہ اصل کتاب کو امین ریجانی کے پاس پھر بھیجا۔ امین ریجانی نے اس مرتبہ ان جوابات کو تسلیم کرنے کے بعد تحمیں و آفریں کے ساتھ کتاب کو واپس بھیجا۔ کتاب ہذا ان امور اس کے تفصیلی بیان میں ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للستحق والصلوہ علی صفوۃ من خلقہ خاتمہ صفحہ ۱۳۰ واللہ ولی التوفیق للجمع و ردہ المستعان۔ (فاضل مولف موجودہ زمانہ کے علماء میں ہیں)</p>
۳۹۴۵	۴۱۸	خلاصۃ التفتیق فی فضلیۃ الصدیق	الفاضل الجاہل شیخ محمد عبد الجواد القاہاتی	۱۳۱۲ھ	مطبوع مصر ۱۳۱۸ھ	۳۸	
							<p>اس کتاب میں ماموں بن ہارون رشید کے معتقدات کا رد اور فضلیت صدیق اکبر کا ثبوت ہے۔ یہ ہے کہ ماموں نے اپنے یہاں کے علماء و فقہاء کے اس عقیدہ کو مسترد کیا تھا کہ سیدنا حضرت ابو بکر صدیق سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہما سے افضل ہیں۔ بلکہ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے افضل فاضل بالخلافہ ہونے پر اپنی طرف سے بہت سے دلائل و حجج پیش کیے تھے۔ مولف کتاب ہذا نے یہ مختصر کتاب اس باب میں بہت خوبی کے ساتھ لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ فحمد للہم حمدا توستد ثابہ لے الصواب خاتمہ صفحہ ۳۵ والحمد للہ رب العالمین آمین۔ مولف کتاب بھی اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔ کتاب کے طبع کے وقت تک بقید حیات تھے۔</p>
۳۹۴۵	۴۱۹	حب العرب	الشیخ عبد الحمید الشافعی من علماء اسکندریہ	۱۳۱۲ھ	مطبوع اسکندریہ	۴۸	
							<p>یہ کتاب محبت عرب کی ترغیب و تحریر میں ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ حمدا لمن شرف العرب ببعثہ افضل</p>

نمبر پروجکٹ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							خاتمہ صفحہ ۳۵ والحمد لله رب العالمین لے قول وعلیہ التکلیل منسبہ گمنام رسالہ ہے۔ آرٹھی سطر میں شکست خط میں لکھا ہوا آخر سے بھی ناتمام وغیرہ لکھا ہے مصنف کا نام بھی تحریر نہیں۔ اثبات وجود و صفات واجب تعالیٰ عرسمہ میں صفحہ ۲۶ کے آخری حصہ سے صفحہ ۲۷ تک ابتداء بسم اللہ الرحمن الرحیم ومنہ الاغاثہ فی التعمیم عبارت ختم عارضہ لکھا الجواہر (فیروز صوفی کا پتہ نہیں چلا کہ یہ کون بزرگوار ہیں)
۳۹۴۱	۳۱۵	الدین والاسلام مع الفہرست الجبر الاول آل کاشف النطا النجفی اشعی	مولانا محمد حسین		مطبوعہ ۱۳۳۰ مطبوعۃ العرفان	صفحہ ۲۲۲ صفحہ	
							یہ کتاب امامیہ مذہب کی ہے مسائل کلامیہ میں۔ پوری کتاب کے دو حصے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے عبارت شروع صفحہ ۲۸ اللہم الیک دعوتی توجدا اس سے پہلے اور اوراق پر کتاب کے ہایف کے دو اعلیٰ مذکور ہیں۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۲ اوکلا و آخر او باطنا وظاہرا۔
ایضاً	۳۱۶	الدین والاسلام مع الفہرست الجبر الثانی	ایضاً		ایضاً	۲۲۶	
							دوسرا جز ہے۔ ابتدا صفحہ ۱ قبل الحمد لله رب العالمین وکفی۔ اس جز کے اول میں مولف کے رسم خط کی تھوڑی سی عبارت کا بھی چرہ بنا ہوا ہے اور شبیہ کا نوٹ بھی لیا گیا ہے عبارت خاتمہ صفحہ ۲۲۶ والیہ انبنا والیہ المصیو۔ مولف کتاب اسی زمانہ کے فضلاور میں ہیں۔ اس کتاب کے طبع کا اہتمام ان کی موجودگی میں ہوا۔
۳۹۴۲	۳۱۷	المراجعات الریحانیہ	ایضاً	۱۳۳۱ھ	مطبوعہ بیروت	۱۳۰	

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		او تحقیقات علمیہ سے پوری کتاب پر بحثی علام نے فاضلانہ انداز پر مقاصد شرح کی تفصیل کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ قولہ عند القائل۔ یرید ان الحکماء حاملون بان الواجب۔ صفحہ ۶۴۔ واعلم ان الاشترک اللفظی فی الوجود علی تقدیر ان یکون الواجب خاتمہ صفحہ ۳۶۶۔ اذا وجدنا لاکثر ما شاهدنا۔					
		فاضل محشی کی تفصیلی تحقیق نہیں ہوئی صاحب کشف الطنون نے۔ موقوف فی العلم الکلام کے ذکر میں۔ صرف اس قدر لکھا ہے۔ وعلق الفاضل مسعود الشروانی علی الھیات شرح المواقف للسید حاشیہ مقبولہ۔ دوسرے مقامات سے بھی کچھ پتہ نہیں چلا۔ غالباً یہ کمال الدین مسعود الشروانی الرومی ہیں۔ علم الھیات کے بڑے عالم ہیں سلطان حسین بایقرا متوفی ۹۱۱ھ کے عہد میں تھے اور در رسہ ہرات میں پڑھاتے تھے ۹۵۵ھ میں ہرات میں انتقال ہوا (جیب السیر) ان کی کتاب شرح آداب البحت عربی بڑی میوزیم میں ۱۳۳۶ھ پر ہے۔ آداب البحت شمس الدین محمد بن اشرف سمرقندی المتوفی ۸۵۵ھ کی مولفہ ہے۔					
۳۸۳۲	۴۱۴	الرسائل الثلاثہ	الشیخ فیشرز	۱۰۳۱ھ	قلمی	۴۰	
			صوفی وغیرہ				
		تقطیع کتابت ۱۰۷۱ھ تا ۱۰۸۱ھ۔ انچھ سطروں مختلف۔ دس سے انیس تک خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کہ مخور وگی۔ اور کثرت سے پیوند کاری ہے بعض جگہ پوری سطر کہیں سطر کا اکثر حصہ۔ رقعہ دوزی سے چھپا ہوا ہے۔ آخر کا رسالہ آری سطروں میں تحریر ہے۔					
		اس جلد میں تین نمبر ہیں نمبر ۱ رسالہ عقائد صوفیہ مختصر رسالہ ہے صفحہ ۲ سے صفحہ ۷ تک اس رسالہ میں ذات واجب سبحانہ تعالیٰ کے متعلق صوفیانہ انداز پر عقائد لکھے ہیں بعض صورتہ موزون اور موافق شرح مظهر بعض ظاہر نادری اور خلاف شرح شریف معلوم ہوتے ہیں عبارت ابتدائی الحمد للہ الذی وسع قلب الانسان خاتمہ تمت بحمد اللہ حسن توفیقہ نمبر ۲ رسالہ علامہ جلال دوانی متوفی ۱۰۸۵ھ مصنفہ ۱۰۸۶ھ امور عامہ وغیرہ کے بیان میں ۱۰۸۵ھ سے صفحہ ۴ تک۔ آغاز الحمد للہ الذی وسع قلبہ بذاتہ۔					

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		لکھا ہوا صفحہ ۳۸ کے پچھلے حصے سے شروع ہو کر صفحہ ۴۴ کے اول حصہ میں ختم ہو گیا۔ عبارت آغاز مدالک در احوال اختیاری عبادہ خاتمہ صفحہ ۴۴۔ در مسئلہ شریعت و انسدہ شدہ مسئلہ حقیقت ملک و جن یہ مسئلہ گوہر مراد مصنفہ عبدالرزاق بن علی بن الحسینی اللہاجی۔ سے عبارت فارسی میں منقول ہو۔ صفحہ ۴۴ شروع ہو کر صفحہ ۴۴ کے آخر حصہ تک ختم ہو عبارت ابتدائی در بیان حقیقت ملک و جن و شیاطین ختم نقل کردہ شد۔ تا قول الحسین اللہاجی نمبر مسئلہ حرمت و اباحتہ۔ یہ مسئلہ کتاب تلویح بحث قیاس سے ماخوذ ہو۔ اس بحث کی تحقیق میں کہ اشیا میں اباحتہ آں ہو یا کیدہ اور اباحتہ صلیہ حکم شرعی ہو یا نہیں صفحہ ۴۴ کے پچھلے حصے سے شروع ہو کر صفحہ ۵۲ کے آخری حصہ پر ختم ہو گیا۔ عبارت ابتدائی اذا و رد نصیبین احدا ہا صحروہ والاخر مبیح۔ عبارت خاتمہ علی ما فہرہا ملا توقف اس کے بعد ایک دوسرا رسالہ شروع ہو صرف دو ہی سطر خطبہ کی تحریریں آگے کے اور باقی بالکل گئے ہوئے ہیں۔ نمبر ۱۰۔ سر اجی۔ علم فرائض کی مستند و معتبر کتاب ہو صفحہ ۵۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۵۹ پر ختم ہو گئی۔ صفحہ ۵۸ پر چٹائیں میراث کی لکھی ہیں صفحہ ۵۸ سادہ ہو صفحہ ۵۹ پر مختصر فارسی عبارت جس کا تعلق امامت و خلافت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہ سے ہو۔ تحریر ہو نمبر ۱۱ مستند و حدیثیں مترجم زبان فارسی۔ اربعین۔ سے لکھی ہیں۔ صفحہ ۵۳۔ سے ابتدا اور آخرین صفحہ ۱۲ پر خاتمہ ہو۔ عبارت آغاز صفحہ ۵۳ حدیث الثانی من الاربعاں و عسے ن اعیں حریری۔					
۳۸۳۹	۳۱۳	حاشیہ شرح مواقف	الفاضل مسعود الشروانی	قلمی	۳۲۶		
		تقطیع کتابت طوالت ۵۵ x عرضاً مختلف۔ تین چار انچہ کے درمیان۔ بطور ۲۳ سے ۲۵ تک خط طبعی پختہ کتابت سیاہی و سرخی سے کاغذ مٹی۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کرم خوردگی و پیوند کاری کثیر کتاب آخر سے نام نام پہلے صفحہ پر پانچ چھٹی مہرین معصوم نام وغیرہ کی ثبت ہیں۔ شرح مواقف سید جرجانی کا حاشیہ ہو۔ آخر سے نام اور اول میں خطبہ وغیرہ سے معراہرہ تدقیقات فلسفیہ					

نمبر جو کتاب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کاغذ و ملی کر مخور و گی و پیوند کاری کثیر و اسمانی صفحہ پر ایک مہر بھی ثبت ہو۔ جو پڑھنے میں نہیں آتی۔ یہ مجموعہ کشکول کے انداز پر ہو۔ آٹھ نمبر اس میں ہیں۔ ۱۔ الدرة الثمينة عربی۔ مولفہ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی۔ یہ رسالہ تحقیق واجب الوجود جل مجدہ۔ میں شاہجہاں بادشاہ کے حکم سے (جنو اب سعد اللہ خاں کی وساطت سے) تحریر کیا بھیجا گیا تھا۔ تالیف ہوا ہے حضرت مولف نے اس رسالہ میں مسئلہ علم باری تعالیٰ عز اسمہ اور معجبت قدم عالم کو بہت خوبی کے ساتھ لکھا ہے۔ یہ رسالہ صفحہ ۱۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۵ کے نصف اول میں ختم ہو گیا۔ عبارت آغاز۔ اللهم باسمک ابتدی و بنور قدسک اہتدی عبارت خاتمہ۔ ولکن ہذا آخر ما قصدنا الی قول عبد الحکیم سیالکوٹی۔ نوشتہ ۱۰۵۷ نمبر مکتوب نواب سعد اللہ خاں۔ فارسی۔ یہ اس خط کی نقل ہے جنو اب سعد اللہ خاں نے شاہجہاں بادشاہ کے حکم سے فاضل سیالکوٹی کی خدمت میں رسالہ کی تالیف کی غرض سے بھیجا ہے۔ یہ مکتوب تقریباً ۱۰۷۷ صفحہ پر ۲۵ صفحہ ۲۵ کے نصف آخر سے شروع ہو کر صفحہ ۲۶ کے ختم ہو رہا۔ ختم ہو گیا۔ عبارت آغاز۔ مفاوضہ جملۃ الملکی مدارا لہا ہی۔ ۳۰ رسالہ کلمی طبعی مولفہ مولانا غلام مصطفیٰ بن محمد مصطفیٰ الجایسی الحسینی۔ اس رسالہ میں اس امر کی تحقیق کی گئی ہے کہ کلمی طبعی خارج میں موجود نہیں ہے۔ صفحہ ۲۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۲ کے پہلے حصہ میں ختم ہو گیا ہے۔ ابتداء۔ وبعد فیقول العبد الفقیر الی رحمة اللہ العفی۔ خاتمہ میں شہر المحرم الحرام ۱۰۸۷ ۱۰۸۷ نمبر ۳۲ صفحہ ۳۲ کے پچھلے حصہ میں مسئلہ جل مجدہ فارسی عبارت میں بڑے اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔ نمبر ۳۳ صفحہ ۳۳ کے پچھلے حصہ سے مسئلہ غسل و مسح جلین کی تحقیق عربی عبارت میں مختصر طور پر کی گئی ہے۔ (جو صفحہ ۳۴ کے) آخر میں ختم ہو گئی۔ ۱۔ مناظر بین الفاسلین و الماسحین چھوٹا سا عربی رسالہ ہے۔ اس میں فریقین۔ ماسحین و فاسلین کے دلائل نقل کر کے مسح جلین کی ترجیح ثابت کی ہے۔ یہ بحث کتاب اربعین مولفہ شیخ بہار الدین محمد عالمی سے ماخوذ ہے۔ صفحہ ۳۴ کے آخری حصہ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۵ کے نصف اول میں اس کا خاتمہ ہے عبارت آغاز۔ مناظر بین الفاسلین و الماسحین نمبر ۳۵ مسئلہ اختیار۔ فارسی جبر و قدر کے بیان میں اس بحث میں۔ اشاعرہ معتزلہ۔ امامیہ۔ کا جو مسلک ہے۔ اس کو					

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		۵ نصر اللہ نجیفہ بیت اللہ صفحہ ۹۰ سے صفحہ ۱۰۷ تک الحمد للہ فلاحمد لغیر اللہ۔					
۳۶۰۱	۳۱۰	کتاب الخنیف	مولوی نور الدین بر اسماعیل ام پوری	۱۲۶۹ھ	قلمی	۸۲	
		اس مجلد میں صرف یہی کتاب ہے۔ ابتداء صفحہ ۲ الحمد للہ جل دین الاسلام لنا اماناً یہ تجلید بھی موافق شرح سابق ہے۔					
۳۶۰۲	۳۱۱	رسالہ ذبح مع اربع رسائل آخر	ایضاً	۱۲۶۷ھ	قلمی	۱۸۰	
		اس مجلد میں پانچ نمبر ہیں۔ ۱۔ رسالہ ذبح مصنفہ ۱۲۶۵ھ سے صفحہ ۲ تک۔ ابتداء الحمد للہ فیما للہ ۲۔ توبۃ النصوح صفحہ ۱۸ سے صفحہ ۲۸ تک مصنفہ ۱۲۶۷ھ آغاز الحمد للہ ہو سلام مؤمن ۲۷ بدیہی فی اللہ رب الحق صفحہ ۲۸ تک آغاز الحمد للہ لانه مؤمن ۲۷ ایمان الدائم مصنفہ ۱۲۶۵ھ یہ رسالہ مکہ معظمہ میں تالیف کیا ہے صفحہ ۷۷ سے صفحہ ۱۱۲ تک۔ عبارت ابتدائی الحمد للہ لانه واجب الوجود۔ اس کتاب کے دو دیباچے ہیں صفحہ ۷۸ سے دوسرا دیباچہ لکھا ہے جس کا آغاز یہ ہے الحمد للہ رب العالمین والعاہلۃ للتعین نمبر ۵ بیتۃ الرضوان صفحہ ۱۱۳ سے صفحہ ۸۰ تک عبارت آغاز الحمد للہ رب العالمین و هذا اخبار اللہ۔ مجلدات متذکرہ بالا میں۔ رسائل کر رہے ہیں جن میں تھوڑا تھوڑا سا تغیر کر دیا گیا ہے۔					
۳۵۰۸	۳۱۲	مجموعۃ الدرۃ الثمینہ ومن الرسائل العربیۃ والفارسیۃ المتوفی ۱۰۶۸ھ والمصنفین الآخرين	العلامہ مولوی عبد الحکیم بن شمس الدین السیالکوٹی	۱۰۵۷ھ	قلمی ۱۱۳۰ھ	۱۳۲	
		تقطیع کتابت ۱۰۶۸ھ۔ انچھ سطور مختلفہ ۱۵ سے ۹ تک مختلف الخطوط تعلیق و نسخ۔ کتابت سرغی و سیاہی					

نمبر کتاب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۵۹۸	۴۰۷	کن فیکون مع رسالہ فوج	مولوی نور الدین بن اسماعیل رام پوری	در عماد القلوب خود وں مکان	قلمی ۱۷۷۵ء	صفحہ ۲۳۸ صفحہ ۱۰	
		تقطیع کتابت ۳۷۶-۱۰۰ سطورہ کاغذ سفید انگریزی۔ کتابت سیاہی و سُرخ سی۔ خط بصورت نسخ طالب علمانہ ظاہر مولف کا مسودہ معلوم ہوتا ہے۔ کرمخوردگی کا اثر خفیف اور پیونہ کاری بالکل نہیں ہے۔ یہ مجلد اور اس کے بعد چار جلدیں اور بیہینہ وہی رسائل ہیں جو مجموعہ نمبر ۳۷۶ پر تفصیل کیفیت کے ساتھ تحریر ہو چکے۔ اس مجلد میں دو کتابیں ہیں پہلی کتاب کا آغاز صفحہ ۱۷۷۵ الحمد للہ ہو مومن۔ آغاز دوسری کتاب صفحہ ۲۳۳ الحمد للہ جعل الحلال عن الحرام مفصل۔					
۳۵۹۹	۴۰۸	توبۃ النصیح نمبر ۱ رسائل اخر	ایضاً	۱۲۷۸ء	قلمی	۱۷۷	
		یہ مجلد بھی باعتبار تقطیع و کتابت و کاغذ وغیرہ۔ جلد اول کی طرح ہے۔ اس مجلد میں چھ رسائل ہیں۔ آغاز رسالہ اول صفحہ ۱ الحمد للہ ہو مومن و ذانہ یقتضی وجود آخر صفحہ رسالہ آخریں صفحہ ۱۷۷۵ من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ۔					
۳۶۰۰	۴۰۹	کتاب اللہ الوہاب مع أربع رسائل اخر	مولوی نور الدین بن اسماعیل رام پوری	۱۲۷۸ء	قلمی	۱۰۸	
		یہ مجلد بھی بہ طور سابق ہے۔ اس میں پانچ نمبر ہیں۔ کتاب اللہ الوہاب مولفہ ۱۲۷۸ء صفحہ ۲ سے صفحہ ۷۷ تک۔ عبارت آغاز الحمد للہ الذی وہب الخ ۲ میزان لفضل مصنفہ ۱۲۷۸ء زمانہ حکومت سلطان عبدالعزیز خاں صفحہ ۸ سے صفحہ ۱۷۷۸ تک۔ ابتداء کلام الحمد للہ ہو مومن ۲ توبۃ نصیح مولفہ ۱۲۷۸ء صفحہ ۳۴ سے صفحہ ۷۷ تک یہ رسالہ توبۃ نصیح۔ مذکورہ بالا توبۃ نصیح سے مغائر ہے۔ عبارت مشروع الحمد للہ ہو مومن بنفسہ الخ ۲ بیۃ الرحمن صفحہ ۷۷ سے صفحہ ۸۸ تک۔ عبارت ابتدائی الحمد للہ ہو مومن وانزل القرآن۔					

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>کے ساتھ کم نکلے گی۔ اس مطبع میں کتاب کے تین حصے کیے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی جعل الجنة الفردوس لعبادة المومنین ختم حصہ اول صفحہ ۳۹۲ علاحد لا تجدد فی غیر هذا الكتاب۔</p>
۳۸۳	۳۰۳	حاوی الارواح الے بلاد الانسلاج مع اعلام الموقعین عن رب العالمین الجزء الثاني مع الفہرست	مولانا تمس الدین ابن عبد المحمد بن ابی بکر المعروف بابن اقيم الجوزیہ المتوفی ۱۵۵۰ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ	صفحہ ۴۴۰ صفحہ ۸	
							<p>یہ دوسرا حصہ ہے اس حصہ میں صفحہ ۲۶۲ تک بدستور سابق دونوں کتابیں ہیں۔ اس صفحہ کے نصف اول میں پہلی کتاب ختم ہو گئی۔ اب یہاں سے صرف دوسری کتاب تنہا آخر تک ہے عبارت آغاز کتاب اول صفحہ ۲ الباب السابع والخمسون فی ذکر سماع الجنة۔ خاتمہ کتاب اول صفحہ ۲۶۲۔ فہو لا یلیق بحالہم واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔</p>
ایضاً	۳۰۴	اعلام الموقعین عن رب العالمین مع الفہرست	ایضاً		مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	صفحہ ۵۶۸ صفحہ ۲۲	
							<p>اس تیسرے حصہ میں صرف اعلام الموقعین کا آخری حصہ ہے عبارت ابتدائی صفحہ ۲ غصلا و اشال الاعمال وتحیین الاماکن۔ خاتمہ صفحہ ۵۶۸ و یصلح بالکمہ ذکرہ احمد۔ اس حصہ کے شروع میں مصنف کا ترجمہ بھی مرقوم ہے۔ اس کتاب کے تینوں حصوں کے متعلق فن فقہ میں نمبر ۸۳۳ کے بعد کیفیت تحریر ہے۔ امام جوزی</p>

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		موضوع بھی واحد ہو مسائل علم الہی بحث عناہیں مباحث ذات و صفات واجب سجانہ اور دیگر امور معاد وغیرہ سے بڑی تدقیق و تحقیق کے ساتھ بحث کی گئی ہو۔ آغاز کتاب اول صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی اما بعد حمد اللہ شمیم محامدہ والصاوتہ علی محمد عبدہ المطہر المصطفیٰ ورسولہ خاتمہ کتاب اول صفحہ ۲۲ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ ابتدا کتاب دوم صفحہ ۲۲ بعد عبارت الحاقی وبعد حمد اللہ الذی اختص من ببناء حکمتہ خاتمہ کتاب دوم صفحہ ۱۰۲ او الکفیل بالاثواب بمنہ ورحمتہ (ابن رشد کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۶ وہ کے تحت میں لکھا گیا۔)					
۳۳۳۳۳۳	۳۰۲	حادی الارواح الی بلاد الاخری مع اعلام الموقنین عن رب العالمین الجزء الاول	مولانا شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر المعروف بابن الیقظ الجوزیہ المتوفی ۷۵۵ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۲۰۰	
		دونوں کتابیں مرقومہ بالا ساتھ ہی طبع ہوئی ہیں تصنیف بھی ان دونوں کے ایک ہی ہیں صفحہ کتاب کے پہلے نصف میں پہلی۔ اور دوسرے نصف میں دوسری کتاب ہو۔ مقدمہ ذکر کا تعلق علم کلام اور موخر ذکر کو مناسبت علم فقہ سے ہو۔ اسی بنا پر دونوں کتابیں دو فنون میں رکھی گئیں۔ اول کتاب میں مسائل کلامیہ سے صرف (جنت) کے بحث پر اکتفا کیا گیا ہو۔ وجوہ جنت بالفعل۔ ووقدیریہ ومرتزلہ کہ جنت ہنوز مخلوق نہیں ہوئی۔ عدد ابواب جنت۔ اوصاف ابواب جنت۔ فاصلہ وبعدا بین ابواب جنت وغیرہ وغیرہ پوری کتاب نثر ابواب پر مشتمل ہو۔ اور ہیئت مجموعی شے واحد ہی کے حالات سے پُر ہو۔ تمام کتاب میں شرح و تفصیل سے جنت اور اس کے مشغلات کا ذکر ہو۔ اس موضوع میں مستقل کتاب ایسے شرح و بسط					

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		جو اصول عقائد کے خلاف نہیں۔ اس کتاب میں وہی خلائی مسائل جمع کیے گئے ہیں۔ مولف نے خلائی مسائل لکھ کر تطبیق تحقیق کی ہے۔ جس سے باہمی نزاع ظاہری مرتفع ہو جاتا ہے عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الملک المنان واضح المیزان لرفع الطغیان خاتمہ صفحہ ۱۷۱ لے اعلاہ و اخبار بما ثبت واللہ تعالیٰ اعلم۔ ایک مقدمہ۔ دو فصل۔ خاتمہ پر۔ پوری کتاب کی تقسیم ہے (حضرت مولف بارہویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ تفصیلی ترجمہ ان کا معلوم نہیں ہوا)					
۳۲۵۹	۳۰۰	مقاصد فی التوحید والعبادۃ و اصول التصوف	محی الدین ابو زکریا عیسیٰ بن شرف المشہور بالامام النووی المتوفی ۶۷۶ھ		مطبع ۱۳۲۲ھ بیروت	۱۶	
		مختصر اور مفید رسالہ ہے۔ اس میں عقائد اسلام اور ضروری احکام لکھے ہیں۔ آخر میں کسی قدر اصول تصوف کا بھی بیان ہے۔ سات مقاصد اور ایک خاتمہ پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ اول الحمد للہ سربت العالمین والعاقبۃ للمتقین۔ ولا عدوان الا علی الظالمین۔ خاتمہ صفحہ ۱۶ ونعم الوکیل آمین۔ (امام نووی کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۰۵ پر تحریر ہے)					
۳۳۹۱	۳۰۱	فصل المقال فیما بین الحکمة والیسیر من الاتصال مع اکشف عن منہج الادلۃ وفی وفاتہ اقوال آخر ایضا	القاصنی ابی الولید محمد بن احمد بن محمد الاندلسی الشہیر بابن الرشید المتوفی ۵۹۵ھ		مطبع مصر ۱۳۱۹ھ	۱۰۲	
		آس مجلد میں دو مستقل کتابیں ہیں۔ فصل المقال کے مختلف۔ دونوں کے حذفت ایک ہی ہیں اور					

نمبر نمونہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اس مذہب میں ایسا غلو کیا کہ امام معتزلین مشہور ہو گئے پھر توفیق الہی نے رہبری کی وجہ سے اس مذہب سے نائب ہو کر مذہب حق اہل سنت و جماعت کا اختیار کیا۔ اس مذہب میں داخل ہوتے ہی نصرت دین اور ترویج مطلقین بڑی سرگرمی کے ساتھ کی۔ براہین عقلیہ و نقلیہ سے اس مذہب کی حقانیت کو ایسا صاف روشن دکھایا کہ مخالفین کو حجال دم زدن نہ رہی۔ ملاحظہ مقررہ شیعہ جہمتیہ اور دیگر مذاہب کے رویوں بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں۔ دو سو سے تین سو تک مصنوعات بیان کیے گئے ہیں بعض مصنفات کے اسماء یہ ہیں کتاب الملح۔ کتاب الموجز۔ کتاب الاصلاح البرہان۔ کتاب التبيين عن اصول الدين۔ کتاب الشرح والتفصيل فی الرد علی اهل الافاک والتضلیل۔ امانۃ الصدیق خلق الاعمال۔ الرد علی المجتمعة الملح الاصغیر الملح الکبیر النقض علی الجبائی۔ النقض علی البخی۔ وغیر ذلک۔ بصرہ میں وفات پائی۔ اور مقبرہ باب البصرہ میں دفن ہوئے۔ سال وفات میں تین قول ہیں سنۃ اربع وعشرین وثلثمائة سنۃ ثلثین وثلثمائة سنۃ نیف وثلثمائین وثلثمائة اشعری۔ بفتح ہمزه سکون شین منقوطہ وفتح عین مہملہ وبعداں ما مہملہ اشعر کی طرف نسبت ہے جن کا نام بنت بن ادو۔ بن زید بن یثجب ہے۔ بنت جب پیدا ہوئے تو ان کے تمام بن پر بال تھے۔ اس وجہ سے اشعر مشہور ہو گئے (طبقات الکبریٰ للسیکی۔ وفيات الاعیان لابن خلکان)
۳۲۵	۴۹	الروضة البهیة فیما بین الاشاعرة والماتریدیة	العلامة الحسن بن عبدالحسن المشهور بابی عذبة من علماء القرن الثالث عشر	۲۵	مطبعة ۱۳۲۶ هـ حیدرآباد دکن	۷۸	
							تمام اہل سنت و جماعت باب عقائد میں۔ امام ابو الحسن اشعری متوفی ۳۲۳ھ۔ اور امام ابو منصور ماتریدی متوفی ۳۲۰ھ ہجری کے متبع ہیں۔ یہ دونوں قطبین اصول عقائد میں تفوق ہیں۔ اہل عقیدہ اہل سنت و جماعت میں ان دونوں اماموں میں باہم خلاف نہیں البتہ بعض مسائل میں۔ بادی النظر میں فی الجملة مخالفت منہوم ہوتی ہے

نمبر مجموعہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۱۲۲	۳۹۸	الابانۃ عن اصول الدیانتۃ صمیمتین و رسالۃ فی الذب عن الاشعری	امام المتکلمین الشیخ ابی الحسن علی بن اسماعیل الاشعری البصری الشافعی المتوفی ۳۳۳ھ على الخلاف		مطبوع ۱۳۲۱ھ حیدرآباد	۱۸۷	

اس کتاب میں عقائد اہل سنت و جماعت اس طرح مذکور ہیں کہ اولاً جملہ عقائد اہل سنت و جماعت اور مجموعہ عقائد باطلہ اہل بدعت کا اجمالاً تذکرہ ثانیاً ایک ایک عقیدہ خاصہ کا تفصیلی بیان۔ اس موضوع خاص میں یہ جید کتاب ہے۔ کتاب کے آخر و ضمیمہ اور ایک مختصر رسالہ بھی منضم ہیں۔ دونوں ضمیموں کے مولف مولوی عثمان علی بن مولوی کریم علی دہلوی ثم الحیدرآبادی مولود ۱۲۷۲ھ ہیں۔ پہلا ضمیمہ اصل کتاب کے صفحہ ۳۵ کے متعلق ہے جہاں قرآن کا غیر مخلوق ہونا ثابت کیا ہے۔ دوسرا ضمیمہ صفحہ ۳۹ سے شروع ہے۔ یہ پہلے ضمیمہ کا تتمہ ہے۔ دونوں ضمیموں کے درمیان ایک مختصر رسالہ ہے۔ مولانا ابی القاسم عبدالملک بن عیسیٰ اس کے مولف ہیں۔ اس رسالہ میں امام ابو الحسن اشعری کے متعلق جو شبہات ہوئے ہیں ان کا دفع ہے۔

آغاز کتاب ابانۃ ص ۲۔ بعد سطر الحاقی الحمد لله الواحد العزيز المجد المنفرد بالتوحيد خاتمة کتاب ابانۃ ص ۲۸ و تصیر الکلمۃ واحدۃ الحمد لله رب العالمین وهو حسبنا و نعم الوکیل۔

امام ابو الحسن اشعری امام المتکلمین ناصر سنت سید المرسلین شیخ طریقہ اہل سنت و جماعت ہیں۔ خائفہ اشعریہ کا انتساب انہیں کی طرف کیا جاتا ہے حضرت ابی موسیٰ اشعری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں ہیں۔ آپ کے کمالات و مناقب کا احصاء متعسر ہے۔ حافظ ابو القاسم بن عساکر نے ضخیم کتاب آپ کے فضائل میں تالیف کی ہے۔ دو سو ساٹھ یا ستر ہجری میں کتب مردم سے شہر بصرہ میں ظہور فرمایا۔ ابتداء ابی علی جانی سے استفادہ کیا۔ اور اعتراضات میں اس کے تابع ہوئے تقریباً چالیس سال تک اس مذہب کے مؤید و ناصر رہے۔

نمبر شمار	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نصفہ کیفیت	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شیخ ابو منصور ماتریدی امام المتکلمین اور شرح عقائد المسلمین ہیں۔ احمد جوزجانی جو ایک واسطے سے امام محمد رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ ان کے استاد ہیں۔ بہت سے اکابر علماء علم فقہ میں آپ سے مستفید ہوئے۔ تلامذہ خاص میں تین شخص زیادہ مشہور ہیں۔ قاضی اسحاق بن محمد السمرقندی، علی الرستغنی، ابو محمد عبد الکریم بن موسیٰ البرزوی۔ آپ کی تصانیف جلیلہ اور رد احوال اصحاب عقائد باطلہ کثیرہ ہیں۔					
		بعض مصنفات کے اسماریہ ہیں۔ کتاب التوحید۔ کتاب المقالات۔ کتاب اوہام المحتملہ۔ رد الاصول الخمسة لابن محمد الباہلی۔ رد الامامة لبعض الروافض الروافضی افرامطہ۔ أخذ الشرائع فی الفقہ النجاشی فی اصول الفقہ نین تینتیس ہجری میں وفات پائی۔ ماترید جس کو ماتریت بھی کہتے ہیں۔ سمرقند میں ایک مقام کا نام ہے۔ جو مصنف کی بود و باش کی جگہ ہو۔ لا تنساب اسمعانی۔ آلفوانا البہیت					
		شرح الفقہ الاکبر	الشیخ ابو المنثہی احمد بن محمد المنیسادی الرستغنی				
		مجموعہ مسطورہ بالالکی دوسری کتاب ہے۔ ایک نسخہ اس کا نمبر ۹۳ پر تحریر ہو چکا ہے۔ کتاب و مصنف کی حالت وہاں لکھی گئی ہے۔					
		الجمہرۃ المنیقم فی شرح ویمۃ الانام ابو حنیفہ	العلامة حسین بن اسکندر الحنفی				
		مجموعہ مرقومہ بالالکی تیسری کتاب ہے۔ کتاب الوصیۃ مولفہ امام اعظم رحمہ اللہ کی شرح ہے۔ یہ کتاب گنج مختصر ہے۔ مگر تمام عقائد ضروریہ اور مسائل کلامیہ کی جامع ہے۔ شرح نے اس کی شرح میں بھی زیادہ تطویل نہیں کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ المتوحد بوجوب الوجود والبقاء خاتمہ صفحہ ۵۵ و الحمد للہ رب العالمین حضرت شارح کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔					

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صفحہ ۲ الحمد للہ الذی ہدانا للتوحید بانہ لا الہ الا اللہ خاتمہ نمبر ۱۵۰۰ والذین اتبعواہم باحسان الی یوم الدین۔ ابتدا میں تقاریط و فہرست کتاب منضم ہو۔					
		اس مجموعہ کے اول میں مولف نے خود اپنا ترجیحہ تحریر کیا ہے، لخص اس کا یہ ہے ۱۲۳۲ھ اوائل ذی الحجہ میں قریہ تیموریہ میں ولادت ہوئی گیارہ سال کی عمر تک یہیں قیام رہا۔ اس زمانہ میں کلام مجید ختم کر کے علم تجوید پڑھا ۱۲۳۳ھ ہجری میں بلدہ اسکیشہر آکر مقیم ہوئے۔ سات سال یہاں رہتے کا اتفاق ہوا صرف و نحو اور کسی قدر کتب منطقہ کو یہاں پڑھا۔ ۱۲۵۰ھ کے آخر میں اسلامبول کا رخ کیا۔ وہاں فحول علماء کے فیوض سے مستفیض ہوئے۔ علی الخصوص مولانا مرزا احمد افندی کی خدمت سے زیادہ استفادہ حاصل کیا۔ علم حدیث میں شیخ الحدیث شیخ حسن بن سید احمد علوی ان کے شیخ ہیں۔ اسلامبول سے مراجعت کے بعد اسکیشہر میں شب و روز تدریس و افکار کے کام میں مشغول رہتے۔ تصنیف و تالیف کا بھی شوق تھا۔ اس مجموعہ کے علاوہ خلاصۃ النصاب للطیفہ اسرار الحسنی منظوم۔ وغیرہ۔ آپ کے مولفات ہیں۔					
۳۲۳۳	۳۹۶	مجموعہ شرح فقہ اکبر وغیرہ	امام متکلمین ابو منصور محمد بن محمد بن المجاہد الحنفی البغدادی	السرمدی التتوی ۳۳۳ھ	مطبوعہ ۱۲۳۳ھ	صفحہ ۳۲	کیفیت
			بن محمد بن المجاہد الحنفی البغدادی	السرمدی التتوی ۳۳۳ھ	مطبوعہ ۱۲۳۳ھ	صفحہ ۳۹	کیفیت
			السرمدی التتوی ۳۳۳ھ	مطبوعہ ۱۲۳۳ھ	مطبوعہ ۱۲۳۳ھ	صفحہ ۳۵	کیفیت
		اس جلد میں تین کتابیں ہیں پہلی کتاب شرح فقہ اکبر تدریسی۔ دو جز کی کتاب ہے اس کتاب میں عبارت متن کو جس طرز کے ساتھ لکھا ہے وہ انداز اصل کتاب مروجہ قلمی و مطبوع میں نہیں پایا جاتا۔ اور نہ اس قدر عبارت اس شرح میں لکھی گئی ہے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو نسخہ فقہ اکبر شرح کی پہنچا ہے وہ نسخہ مروجہ کے خلاف ہے۔ بہر کیف یہ شرح بڑی تحقیق و تدقیق کے ساتھ لکھی ہے۔ نہاہب باطلہ کا ابطال اور بدعت و ضلالت کا استیصال بہت خوبی کے ساتھ اولہ و براہین سے کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ قال ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً خاتمہ صفحہ ۳۲ معدودہ فی الحروف و باللہ التذوق۔					

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۳۳	۳۹۵	الاجوتہ الحزاقیہ	مولنا ابی الثنا شہاب الدین السیوطی افندی المفتی الآلوسی البغدادی	۱۲۰۶ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۰۶ھ	۲۹۸	
		<p>اس کتاب میں آٹھ مختلف سوالوں کے جوابات ہیں۔ زیادہ حصہ کتاب کا مسائل کلامیہ کے متعلق ہی آغاز صفحہ ۲ فہمک یا من شرح بالجواب صدور السائلان (مؤلف علام زمانہ حال کے فضلا ہیں)</p>					
۳۳۲۰۰	۳۹۶	مجموعہ شرح کلمۃ التوحید وغیرہ	مولنا سلیمان حقی بن محمد المفتی الحنفی من اعیان القرن الرابع عشر	۱۲۹۳ھ	مطبوعہ المطبعة العثمانیہ ۱۳۰۶ھ	۱۵۹	
		<p>اس مجموعہ میں چار نمبر ہیں پورا مجموعہ مولفہ اسی مولف کا ہی ملاحظہ فرمائیے کلمۃ التوحید مختصر التوحید مختصۃ المراد فی علم الکلام بتلخیص التجارید لتلخیص التوحید نمبر اول کی کتاب ایک مقدمہ۔ دو مقصد خاتمہ پر منقسم ہو۔ مقدمہ میں علم توحید کی تعریف۔ موضوع۔ غایۃ کا بیان ہو مقصد اول میں کلمہ لا الہ الا اللہ کی شرح فاضلانہ طور پر پیریل و توضیح کے ساتھ لکھی ہو۔ دوسرے مقصد میں کلمہ محمد الرسول اللہ کو مشروحاً جدید عنوان کے ساتھ بیان کیا ہو۔ دوسرے نمبر کی کتاب منظوم اور مختصر تقریباً پانچ صفحات کے قدر ہے اس میں مسائل کلامیہ کو بہت اختصار کے ساتھ نظم کیا ہو۔ تیسرے نمبر کی کتاب بہت ہی اختصار کے ساتھ لکھی ہو۔ دو صفحہ سے کچھ زیادہ زیادہ ہیں۔ دو بابوں پر کتاب کو مرتب کیا ہو۔ پہلا باب توحید میں۔ دوسرا باب نبوت کے ذکر میں۔ چوتھے نمبر کی کتاب تلخیص التوحید نمبر دوم کی شرح ہے۔ یہ پورا مجموعہ حیثیت مجموعی سے نہایت مفید اور کارآمد ہے۔ آغاز نمبر اول</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۶۵۴۴	۳۹۳	رسالہ التہلیلہ	امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ ابن شیخ عبداللہ سمرندی المتقی	قلمی ۲۵۵ھ	۱۸		
							یہ رسالہ اعتبار قطع و کتابت و کاغذ وغیرہ کے رسالہ سابق کے مثل ہی کا تب ہے اس رسالہ کو در سالہ و تحقیق کلمہ کے نام سے مسمی کیا ہے حقیقتہ اس رسالہ کا نام رسالہ التہلیلہ ہی یہ رسالہ بھی حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمہ نہ کو الصد کی تالیف ہے۔ اولاً کلمہ طیبہ کی تحقیق لفظ اور معنی دونوں اعتبار سے کی ہے اس کلمہ میں لافعی جنس کی خبریں جو مشہور اشکال ہے وہ اشکال مع جوابات کے لکھے اس کے بعد اس کلمہ کے فضائل جو احادیث ثابت ہو بیان کیے ہیں عبارت آغاز صفحہ ۲۱ لا اله الا الله فان قلت لا بد من نقد عبارت خاتمہ صفحہ ۱۰۱ ولله الحکم والیہ نرجعون
۳۱۶۹	۳۹۴	شرح فقہ الاکبر	مولانا ابوالمنشی احمد بن محمد بن عیسیٰ الحنفلی لسان القرن المجادی عشر	۳۸۸ھ	مطبوعہ ۱۲۹۹ھ	۳۲	
							کتاب فقہ اکبر مولفہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ متوفی ۲۵۰ھ کی مختصر شرح ہے شایح رحمہ اللہ نے ضروری قدر شرح لکھی ہے آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی ہدانا الى طریق السنۃ والجماعۃ بفضلہ العظیم والصلوۃ والسلام علی رسولہ الخ خاتمہ صفحہ ۳۲ قد مر شرح ہذا الکتاب الی قول خزان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ ایک نسخہ ناقص قلمی اس کتاب کا فن مفرق نمبر ۷ کے مجموعہ میں بھی درج ہے۔ فائل شایح نے خطبہ کتاب میں اپنا نام ابو المنشی لکھا ہے جیسا قال۔ اما بعد فیقول العبد الضعیف المذنب ابو المذنبی عصمہ اللہ اکبیر الکریم عن الخطایا والمعاصی۔ اور رسالہ تالیف شتمہ تحریر کیا ہے۔ کما قال فی آخر الکتاب قد مر شرح ہذا الکتاب بعون الملک الوہاب فی الیوم السابع والعشرین من شہر رجب المرجب سنہ ثمانین بعد الالف من الهجرة النبویہ۔ اس مطبوعہ کتاب میں کتاب کا نام فقہ الاکبر شیخ علی البرزوی۔ لکھا ہے۔ اس خطا پر دوطح سے غلطی کی گئی ہے اولاً توفیق اکبر کی شرح نہ کہ فقہ اکبر۔ دوسرے اس کے مولف مولانا منتہی ہیں۔ علی برزوی نہیں۔ علی برزوی کی وفات ۸۲ھ تک تھی ہے۔ یہ کتاب میں تالیف ہوئی ثانی الذکر غلطی کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ شایح نے اس کتاب کے خطبہ میں ایک ضرورت سے علی برزوی کا نام لکھا ہے۔ اسی سے ان کا مولف ہونا سمجھا گیا ہوگا۔ (مولانا ابوالمنشی کا مفصل ترجمہ دریافت نہیں ہوا)۔

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		امجد اللہ الدی ارسل رسولہ بالہدی خاتمہ صفحہ ۵۲۔ النصیر الحاصل من مہارستہ علومہ و مطالعۃ کتبہم۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ جامع علوم ظاہریہ و باطنیہ۔ امام طریقہ نقشبندیہ مجددیہ۔ موطنا سہروردی۔					
		نسباً فاروقی ہیں۔ سلسلہ نسب آپ کا اٹھائیس واسطہ سے جناب امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ سند میں آپ کا قولہ ہوا۔ صغریٰ میں حفظ قرآن شریف سے فارغ ہو کر اپنے والد ماجد سے کچھ علمی کتابیں پڑھیں۔ پھر بزرگ تکیل علوم سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ وہاں مولینا کمال الدین کشمیری سے نہایت دقیق و تدبر سے کتب معقول پڑھیں۔ اور مولینا یعقوب کشمیری اور مولینا عیاض الرحمن محدث سے علم تفسیر و حدیث کی سند حاصل کی۔ سترہ سال کی عمر میں علیم ظاہری کی تحصیل پوری ہو گئی۔ کسب علوم سے فارغ ہونے کے بعد علاوہ مشغلہ درس و تصنیف طریقہ سلوک کی طرف بھی توجہ فرمائی۔ خاندان شیعہ و سہروردیہ میں والد ماجد سے خلافت حاصل ہوئی طریقہ تہادویہ میں شیخ سکنہ رکتلی سے اجازت پائی۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں۔ حضرت خواجہ بلاتی باللہ سے مجاز ہوئے۔ آپ کے فضل و کمال کا آوازہ ایسا بلند ہوا کہ دور دور سے جوق جوق لوگ آستانہ مبارک پر وارد و صادر ہونے لگے۔ علماء دور و نزدیک اور مشائخ ترک و تاجیک حاضر خدمت بابرکت ہو کر فیض صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ ہمارے گرامی بادشاہ کے دربار میں مجدد تہمت سے آپ نے انکار فرمایا جس سے مزاج شاہی میں برہمی پیدا ہوئی۔ ادھر بعض معاندین اور معاصرین نے بھی بعض کلمات کے معنی جو کسی خاص موقع پر لکھے گئے تھے دوسرے پیرایہ میں بادشاہ کے سامنے بیان کیے۔ جس سے شاہی غیظ کو ترقی ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دو یا تین سال کے واسطے مجبور کئے گئے۔ آپ کے مصنفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔ الرسالۃ التہلیاتیہ رسالۃ اثبات النبوة۔ رسالۃ مبدیہ و المعاد۔ رسالۃ الکائنات انہیہ۔ رسالۃ الادب الہدیین۔ رسالۃ المعارف اللہنیہ۔ رسالۃ التعلیقۃ العارفہ۔ شرح الرباعیات الخواجه عبدالباقی۔ مکتوبات۔ ۲۸۰ صفحہ ششہ شبہ سترہ میں سرمد میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے رفیع المراتب مادۃ تاجیہ ہی۔ سرمد کے سین اہل و سکون ہوا و کسر اور سکون نون و وال تامل۔ دہلی اور لاہور کے درمیان ایک شہر غلیم تھا۔ اس قصبہ کی صورت میں ہوا اور سرمد زبان زد ہو گیا ہے۔ سچا ارجان فی آثار مہندستان وغیرہ					

نمبر جوا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد جلدیں	کیفیت
				کاتب نے بڑی طلاہا کی ہیں۔ آخر کے صفحہ کا کاغذ باوامی اور خط بھی غیر بری۔ یہ مختصر رسالہ تقریباً تین صفحہ کا ہے۔ اس رسالہ میں نہایت اختصار کے ساتھ وہ اصول و عقائد مذکور ہیں جن کا لحاظ ہر ایک مسلمان کے واسطے ضروری ہے۔ مکمل ایمان بغیر ان امورات کے سمجھ اور اقرار کیے نہیں ہو سکتی۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا خانہ النبیین نعم صفحہ ۴ والسلام علی محمد وآلہ			
		تعلیقات	لم یصح المؤلف				
				یہ کتاب رسالہ سابق کے ساتھ جملہ ہے۔ تقریباً ۹ صفحات کی کتاب ہے۔ ابتدائی عنوان سے معلوم ہوتا ہے کہ پوری کتاب کا کچھ حصہ کسی شیعی فاضل صاحب نے خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کے باب میں مخالفانہ اس کتاب میں خامہ فرسائی کی ہے اس مخالفت کا جواب بھی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کی طرف سے کتاب کے ختم ہونے کے بعد صفحہ ۴۴ سے صفحہ ۳۵ تک مرقوم ہے عبارت آناز صفحہ ۴۴ علین قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجمع امتی علی خطاۃ حاتمہ صفحہ ۴۴ الحاصل الدہب فی اربعۃ کما لا یخفی ہذا اثمہذا عبارت آناز جواب شاہ عبدالعزیز صاحب صفحہ ۴۴ سیم اللہ الرحمن الرحیم تعلیمات شیعیہ و مسئلہ خلافت۔ اس جواب میں اول کی چند سطریں فارسی میں ہیں۔ باقی پوری کتاب عربی عبارت میں لکھی گئی ہے۔ ختم صفحہ ۳۵ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔			
۶۵ ۳۳	۳۹۲	رسالہ اثبات النبوة	امام ربانی مجدد الفانی	ابن السیاح	قلمی	۲۵۵	۵۲
				تقطیع کتابت ۴۴ ۴۴ ۴۴۔ اچھے بطورہ خط۔ تفسیق معوی۔ کتابت سرخ و سیاہی سے کاتب حسین شاہ بخاری ثم الامپوری پیوند کاری اور اثر کرم و محفوظ ہے۔ کاتب نے اکثر جگہ غلط کتابت کی ہے۔ غالباً منقول غنہ کی عبارت ٹھیک طور پر پڑھی نہیں گئی۔ چھوٹی کتاب ہے۔ اس میں اصل بحث نبوت نبی کے معنی کی تحقیق۔ اثبات نبوت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبی کے ساتھ مذکور ہے۔ ایک مقدمہ اور دو مقالہ پر کتاب کو مرتب کیا ہے ایک مقدمہ دو بحث پر مشتمل ہے پہلی بحث تحقیق معنی نبی میں دوسری بحث معجزات کے بیان مقالہ اول تحقیق حقیقت نبوت میں۔ دوسرا مقالہ۔ اثبات نبوت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میں آغاز صفحہ ۲			

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	مستند مصنف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	۳۸۹	رد شرح رسالہ تسویہ	لم یصح المولف	مطبوعہ قلمی	۳۵		
		<p>تقطیع کتابت ۵ x ۳ ۱/۲ - انچہ - سطور گیارہ - خط نستعلیق پچھنہ - کاغذ سفید انگریزی - کتابت صرف سیاہی کاتب کا نام تحریر نہیں - کرخوردگی و پیوندکاری سے محفوظ ہے - پڑانے نسخہ کی جدید نقل ہے - کاتب نے بہت نلط تحریر کیا ہے - مقابلہ کی بھی نوبت نہیں آئی ہے یہ محقق کتاب شرح رسالہ تسویہ کے - وہیں لکھی گئی ہے - شارح تسویہ نے جس کو اس کتاب میں خواجہ غور و لکھا ہے مصنف رسالہ تسویہ کے کلام پر مواخذہ کیا ہے - مولف کتاب ہذا نے مواخذات شارح کے اس کتاب میں جوابات لکھے ہیں اور مصنف کے کلام کی توجیہ کی ہے آغاز صفحہ بعد الحمد والصلوة اذلی خاتمہ صفحہ ۴۵ - محی الحق دکن الصادقین - مولف نے اس کتاب میں اپنے نام کی تصریح نہیں کی - مگر اکثر جگہ اسی کتاب میں مصنف رسالہ تسویہ کو اپنا مرشد لکھا ہے -</p>					
۸۹۸۹	۳۹۰	رد شرح رسالہ تسویہ	لم یصح المولف	قلمی	۳۸		
		<p>تقطیع کتابت مختلف - طولا ۱۱ انچہ سے ۸ انچہ - عرضاً ۳ انچہ اور چار انچہ کے درمیان - سطور چودہ سے ۱۹ انچہ - کاغذ خاشہ - کتابت صرف سیاہی سے - کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا - کرخوردگی و پیوندکاری کثیر بعض عنفات پر آب رزی کا بھی اثر ہے دو ورق زوالہ حرز الایمان کے بھی منقذ ہیں - (یہ کتاب نسخہ سابق کا منقول عنہ ہے - جس کی کیفیت تحریر ہو چکی)</p>					
۸۲۶۵	۳۹۱	حسن العقیدہ مع تعلیقات	حضرت شاہ ولی اللہ شاہ عبدالرحیم دہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ	قلمی	۳۵		
		<p>تقطیع کتابت مختلف - طولا ۱۱ اور ۸ - انچہ کے درمیان - عرضاً ۵ - انچہ کے مابین سطور ۲۱ - کاغذ ملی خط نستعلیق اوسط درجہ کا کتابت صرف سیاہی سے - پیوندکاری - اثر کم قلیل ہے - کاتب کا نام تحریر نہیں - کتابت</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>مولفات ہیں۔ میر غلام علی آزاد نے لکھا ہے کہ فن نایکا مجید میں بھی ایک فارسی رسالہ ان کا ہی ٹری بنجیدگی اور نمیدگی کے ساتھ تکلم کرتے۔ مدۃ العمر میں کسی قول سے رجوع نہیں کیا۔ مسائل کے سوال کے وقت اگر طبیعت متوجہ ہوتی۔ جواب شافی دیتے ورنہ صاف کہہ دیتے کہ اس وقت خاطر ملقت نہیں ہوا وقتاً گرامی کو سوا تدریس کے دوسرے مشغلہ میں مشغول نہیں کرتے۔ شاہ شجاع بن صاقر ان شاہ جہان کو بھی آپسے تلمذ ہے۔ شاہ جہاں بادشاہ کو رصد کی تیاری کے واسطے راغب کر لیا تھا۔ مگر وزیر نے بعض وجہ سے شاہی ارادہ کو اس کام کی طرف پھیر دیا۔</p> <p>نویں بیچ الاول سنہ ۱۰۶۲ھ کو رحلت فرمائی۔ ان کے انتقال سے ملا محمد افضل۔ ان کے استاد کو بیحد تعلق و صدمہ ہوا۔ چالیس روز تک ان کو کسی نے قسم کرتے نہیں دیکھا۔ آخر چالیس روز کے بعد استاد بھی شاگرد کے مجلس ہی گئے۔ یہ تاریخی مصرعہ ان دونوں کی وفات کے متعلق کہا گیا ہے۔ ۶</p> <p>زحمہ و فضل گبو آہ آہ۔ (ماثر الکرام وغیرہ)</p> <p>سنہ ۱۰۶۲ھ</p>
		شرح رسالہ نسویہ	مولینا معزالدین	المشتر بمحمد امان اللہ		
						<p>یہ کتاب بادامی کاغذ کی رسالہ مسطورہ نمبر ۳۸۷ کے ساتھ مجلد ہے۔ کرم خور و گی و پیوند کاری پہلی کتاب کی نسبت اس میں کم ہو۔ نسویہ مصنفہ شیخ محب اللہ آبادی متوفی ۱۰۵۷ھ کی شرح ہے۔ شاح نے متن کی عبارت تشریح طلب کی تفصیل کی ہے۔ اور اقوال مجملہ مصنف کو مفصل کر دیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۲ بعد سطر الحاقی۔ الحمد لمن نطق افضل الناطقین بالحکمة وفصل الخطاب خاتمہ صفحہ ۳۸ وھذا انا الی الصراط المستقیم آمین۔ شاح رحمہ اللہ کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔</p>

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبع یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اکثر صوفیہ کرام کے خلاف اس مسئلہ کو بڑے زور و شور کے ساتھ لکھا ہے۔ ماحمود نے اس کے رد میں یہ کتاب موافق تحقیق محققین لکھی اور مولف تسویہ پر صرف تفسیق اور تکفیر پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اتحاد اور زندگی کی حد تک پہنچا دیا ہے۔ اگرچہ شیخ موصوف کے مریدین و معتقدین نے شیخ کی توجیہ کلام اور مقابلین کے الزامات کے جوابات میں بہت کوشش کی ہے۔ متعدد رسائل و رسالوں کے طریق پر لکھے ہیں مگر انصاف یہ ہے کہ جس قوت شوکت کے ساتھ ماحمود نے تردید کی ہے اس کا جواب آسان نہیں آغاز صفحہ ۲۔ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ صَفْحَةٍ ۲۔ سَيِّدُ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحَابِهِ۔
۳۸۸	رسالہ حرز الایمان	الفضل الاجل	الفضل الاجل	الفضل الاجل	قلمی ۱۳۱۴ھ	۳۰	
		ماجمود جو فوری	المتوفی ۱۲۶۲ھ				
							تطبیع کتابت ۱۸ x ۵۔ اپنچہ۔ مسطور ۱۹۔ خط نستعلیق پختہ۔ کاغذ۔ دہلی۔ کتابت سرخی دسیا ہی کاتب نظیر الدین خاں لازم کتب خانہ ہذا۔ یہ نسخہ رسالہ مسطور سابق سے منقول ہی۔ کاتب نے صحت کا زیادہ اہتمام نہیں کیا۔ جو مقام منقول عنہ میں۔ بوجہ پیوند کاری پڑھنے میں نہیں آیا۔ اس کی جگہ کہیں تو بیاض ہے اور کہیں اپنے فہم کے مطابق عبارت غیر صحیح لکھ دی ہے۔ ماحمود بن شیخ محمد بن شاہ محمد نسب فاروقی۔ وطناً جو بیوری ہیں۔ فنون عقلی و نقلی علی الخصوص علم حکمت میں اکابر علماء ہندوستان اور سرآمد افضل زمان میں عدد ہیں۔ ابتدائی تعلیم کلسیہ بیلیا شاہ محمد اپنے دادا سے شروع کیا۔ پھر استاد الملک شیخ محمد افضل جو بیوری متوفی سنہ ہجری سے سترہ سال کی عمر میں درس علوم درسیہ کی تکمیل کی۔ فن حکمت میں۔ شمس بازغہ۔ بلاغت میں فرائد دونوں ہمیشہ کتابیں تالیف کیں۔ ان کے علاوہ اور بھی

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۹	۳۸۶	لقد النصائح الکافیہ	الشیخ محمد جمال الدین بن محمد سعید بن قاسم بن صالح القاسمی الدمشقی	۱۳۲۴ھ	۱۳۲۸ھ مطبوعہ دمشق	۴۸	
		<p>یہ کتاب النصائح الکافیہ۔ مولفہ سید محمد بن یحییٰ بن عقیل کی تصنیف میں لکھی گئی ہے۔ مولفہ نصائح کافیہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر باغی اور مخطی ہو نیکا الزام قائم کیا اور اس کے متعلق بہت سے شواہد اور دلائل پیش کیے ہیں۔ مولفہ کتاب ہذا نے تنقید اور تردید آیہ کتاب تالیف کی۔ اور اس باب میں جمہور اہل سنت و جماعت کے اقوال فیصل شدہ نقل کیے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ وحدہ و صلی اللہ وسلم علی من لا نبی بعدہ کا خاتمہ صفحہ ۴۴ والحمد للہ رب العالمین فی ۲۱ رمضان ۱۳۲۴ھ بدمشق الشام الی قول القاسمی الدمشقی۔ مولفہ سلمہ جو دسویں صدی کے فضلاء دمشق کے رہنے والے۔ متعدد تالیفات کے۔ مولفہ ہیں۔</p>					
۸۹۸۹	۳۸۷	رسالہ حرز الایمان مع شرح رسالہ تسویہ	الفاضل الاحسب آغا محمود جو نفوری المتوفی ۱۰۶۲ھ	۱۰۶۵ھ	قلمی	۴۲	
		<p>تقریب کتابت ۱۰۶۵ھ X ۳۰ - اچھڑ - سطور ۱۹ - خط نستعلیق اور وسط و ربہ کا۔ کاغذ دہلی کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب شیخ غلام علی۔ اول سے آخر تک پوری کتاب رکر خور دگی اس قدر کثیر ہے کہ کتاب از کار رفتہ ہو کر تابل قروت نہیں رہی۔ چابکار فقہ دوزی اس کثرت سے ہو کہ سطور کے سطور پڑھنے میں نہیں آتے۔ یہ مختصر کتاب رسالہ تسویہ مولفہ شیخ محب اللہ آبادی متوفی ۱۰۶۵ھ کے رد میں تالیف ہوئی ہے۔ مولفہ رسالہ تسویہ نے حقیقتاً جو دیں حدیر تحقیق کی ہے۔ جمہور حکماء اور</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
		اس کتاب میں تمام مسائل کلامیہ کو (عموماً) بہت غریبی کے ساتھ ضبط کیا ہے اور مسائل جبر و قدر کو (خصوصاً) نہایت تحقیق کے ساتھ لکھا ہے۔ مفید کتاب ہے۔ آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ رب العالمین لکل الحمد علی جمیع ہدایاتہ و معادفہ۔ خاتمہ صفحہ ۴۲ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ آئن الوزیر مولف کتاب ہذا کا ترجمہ فن اصول حدیث نمبر ۴۴ میں تحریر ہو چکا۔					
۲۹۹۶	۳۸۳	آثار الانظار و مبتکرات الافکار	السید احمد افندی الشریف الحسنی		مطبوعہ مصر ۱۳۱۹ھ	۱۲۲	
		یہ کتاب گوجند مسائل متفرقہ کا مجموعہ ہے۔ مگر مسائل کلامیہ کا حصہ اس میں زیادہ مذکور ہے۔ منجملہ دیگر مسائل کے قرآن کریم کے معجزہ ہونے کو دلیل عقلی سے بہت وضاحت کے ساتھ لکھا ہے۔ اس کی بھی وجہ بیان کی کہ تورۃ انجیل۔ آسمانی کتب اور کلام الہی ہونے میں قرآن شریف کے ساتھ مشترک ہیں یا اینہم ان کو معجزہ نہیں کہا جاتا۔ آغاز صفحہ ۲۔ اللہم لا تخصنی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسك خاتمہ صفحہ ۱۳۲۔ من المقربین آمین۔ حضرت مولف اسی زمانہ کے فضلا دیں ہیں۔					
۲۹۸۶	۳۸۵	سفیر السلام لے سائر الاقوام	محمد فرید وحیدی		مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ	۸۰	
		فرامیسی زبان کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام قدیمی دین ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام اسی کی تعلیم کے واسطے مبعوث ہوئے۔ مگر ان کے اتباع نے اس میں تخریفات کر کے دوسری صورت پیدا کر دی۔ تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تو اسی دین اسلام کی اشاعت فرمائی۔ اسلام ہی سچا دین اور قابل اتقیا ہے اس کے سوا تمام ادیان باطل ہیں۔ آغاز صفحہ ۳۔ الحمد للہ الذی ہدانا لاسلامہ خاتمہ صفحہ ۶۴۔ وان کانت خیالیہ کتاب ہذا کے طبع ہونے کے زمانہ میں حضرت مولف زندہ اور قائم تھے۔ سلمہ اللہ					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							مختصر منظم ہی۔ ضروری مسائل کلامیہ کو اجمال و اختصار کے ساتھ نظم کیا ہے۔ اس فن میں ابتدائی تعلیم میں ضبط و حفظ کرنے کے واسطے نہایت موزوں کتاب ہی۔ اس کتاب کا نام صلاحیہ بھی ہی۔ آغاز صفحہ ۲۔ افتح المجال بسم الله خاتمہ صفحہ ۲۳۔ وحسبنا الله ونعم الوكيل۔
							مولف رحمہ اللہ نے اس کتاب کو سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب صاحب الدیار المحریہ والبلد الشامیہ والعراق والیمینیہ۔ متوفی ۵۸۹ھ ہجری کے واسطے نالیف کیا ہے۔ مولف کے تفصیلی ترجمہ پر نگاہی نہیں ہوئی۔
۳۱۲۰	۳۸۲	الثمار الیافیۃ فی الریاض البدیۃ	العالم الفاضل الشیخ محمد زیدی الجاوی	۱۳۲۹ھ	مطبوعہ مصر	۹۵	
							الریاض البدیۃ فی اصول الدین۔ مولفہ شیخ محمد حسب اللہ بن سلیمان بن علما القرن الثالث عشر کی مختصر شرح اس متن میں حضرت مصنف نے ابتدائے اصول دینیہ اور عقائد ضروریہ لکھے ہیں۔ پھر مسائل فروعیہ کو امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کے موافق۔ کتاب الحج۔ والیمین والتذرتک۔ ضروری قدر بیان کیا، شارح علام نے بھی شرح میں زیادہ تطویل و تفصیل نہیں کی ہے۔ صرف متن کے اجمال و اختصار کی۔ فیجہ کر دیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله الذی وفق من شاء من عبادہ لحد منہ۔ خاتمہ صفحہ ۹۳۔ الی یوم الدین والحمد لله رب العالمین آمین۔ حضرت ماتن اور شارح۔ اسی زمانہ کے کلام ہیں۔
۲۹۵۳	۳۸۳	ایثار الحق علی الخلق	ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن علی بن المرتضی بن الفضل الحسنی البہادی الیمینی المعروف بابن الزبیر المتوفی ۵۳۸ھ	۱۳۱۸ھ	مطبوعہ مصر	۲۸۳	

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				وہذا تخیص ماحررناہ فی رہا علمنا من منفتح التوحید وکلمہ الحق وجہد المقل۔ ان یتوں کتابوں میں سے صرف جہد المقل فن فقہ میں پائی گئی۔ جس میں مولف نے اپنا نام عبد اللہ بن محمد بن فروع بن عبد الحسین الرومی الخفی لکھا ہے۔ اس بنا پر اس رسالہ کا مولف بھی انھیں کوٹھرایا گیا۔ اس سے زیادہ تحقیق نہ ہو سکی۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔			
۲۹۸۹	۳۸۰	اتحاج المصنع بجواہر القلوان والعلوم الجزء الاول	الشیخ طنطاوی جوہری	۱۹۰۵ء	مطبوعہ مصر	۱۹۱	
				یہ کتاب مسائل کلامیہ میں اس زمانہ کے مذاق کے موافق لکھی گئی۔ لغت اروپا۔ اور ترکی زبان میں بھی اس کا ترجمہ ہو گیا ہے۔ ہنوز پہلا ہی حصہ اس کا طبع ہوا ہے۔ آغاز صفحہ ۵۔ احمدك اللهم واصلی واسلم علی نبیک خاتمہ صفحہ ۱۸۶ علی هذا الغلط الذی الی قول سببنا محمد وآلہ۔ مولف سلمہ اللہ اسی زبان کے فضلاء میں ہیں۔ آپ مدرسہ خدیویہ مصریہ میں مدرس لغت عربیہ مقرر ہیں۔ مفصلہ تحت مولفات آپ کے مطبوع و شتر ہو چکے ہیں۔			
				کتاب نظام العالم والاہم۔ میزان الجواہر۔ جواہر العلوم۔ جمال العالم۔ النظام والاسلام۔ المقالات الاصلیۃ۔ العقد الثمین۔ المقالات الرازیہ۔ الزہرۃ۔ المقالات الجوہریہ۔ الفرائد الجوہریہ۔ التلج المصنع۔			
۳۱۲۲	۳۸۱	حدائق الفصول وجواہر الحقول منظوم	علامہ الزینیہ النوری محمد بن حبیبہ الملکی من اعیان نستر السادس	۱۹۰۵ء	مطبوعہ مصر	۲۳	

نمبر خود نوشتہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							یہ کتاب مہمل کے حواشی پر ہے۔ پانچ انواع پر کتاب منقسم ہے۔ الاول علم اصول الدین۔ الثانی علم اصول الفقہ الثالث علم الفقہ۔ الرابع اصول معتبرہ فی الخلاف۔ الخامس اصول فی آداب النظر والجدل۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲ الحمد للہ خالق الاصباح وخالق الاسراح والاشیاء۔ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۱۸۲۔ ولکن مہملنا آخر علم الکلام وباللہ التوفیق۔
۲۷۸۳	۳۷۹	کاسرۃ الاسنان	العلامة عبد الله بن محمد المكي بن فرسخ بن عبد المحسن الرومي الحنفی		قلمی	۵۴	
							تقطیع کتابت جلد ۱ x ۳ - ۱ پنچہ - سطور ۱۹ - خط نستعلیق معمولی - کاغذ ملی - کتابت سیارہی و سرخی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کہیں پیوند کاری نہیں پائی جاتی۔ کرخوردگی بہت خفیف سی ہے۔
							مختصر رسالہ کی صورت میں ہے۔ کسی بڑی کتاب کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ ابتدائی کلام سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے لکھتے ہیں۔ داتا قلنا اعد۔ لانا خدا ذکرنا فی تحقیق الامان۔ رنج۔ حمد و نعت سے بھی خالی ہے۔ علاوہ دکا سرۃ الاسنان کے عدیم المثل بھی اس رسالہ کا نام ہے۔ آخر کتاب کی عبارت سے اس کی تصریح ہوتی ہے۔ دھو ہذا۔ ولما کانت ہذا الرسالۃ والۃ علی توحید عدم المثل غرضنا نہ دکا سرۃ الاسنان المنکر مینا ہا عدم المثل عرف بے نظیر۔ دکا سرۃ الاسنان عرف دندا شکنت یہ رسالہ اثبات توحید اور بطلان تعدد وجہا میں لکھا گیا ہے۔ مولف نے اپنی قوت علمی اور فہم و استعداد کے لائق اس سلاطین بہت زور دیا ہے اور براہین قاطعہ سے اثبات درعا کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۷۸۳ اعد ذکر الامان لانا ذکرہ خاتمہ صفحہ ۵۴۔ فمت بالحدید اللهم اغفر لاصنہ وکامہم ورحمتک بأرحم الراحمین مولف رحمہ اللہ نے اس رسالہ میں اول و آخر پیا نام نہیں لکھا۔ آخر میں صرف یہ عبارت تحریر ہے

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الاعراض والجواهر خاتمہ صفحہ ۲۸۲ خالوا انما خلاہ تفتیہ - امام رازی کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۳۶۱ پر مرقوم ہو چکا۔					
		تلخیص لمحصل	ابو جعفر خواجہ نصیر الدین محمد بن محمد بن حسن الطوسی المشہور بمحقق طوسی المتوفی سنة ۶۶۹ ہجری	۵۶۹			
		محصل اور یہ کتاب دو نوایک ہی صفحات میں ہیں۔ اول کتاب صفحہ کے پہلے حصہ میں۔ دوسری کتاب صفحہ کے پچھلے حصہ میں اس کتاب میں محصل کی تلخیص و تفتیہ ہے۔ جابجا امام کے کلام کی تزیین و تغلیط کی ہے۔ محصل کی عبارت کو لفظ قول سے لٹکر اقول سے پنا بیان شروع کیا ہے۔ چھ سو اوہتر ہجری میں کتاب کی تالیف سے فراغت ہوئی۔ آغاز کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ الدی مدل اقتقار کل موجود فی الوجود الید۔ خاتمہ صفحہ ۱۸۲ مآ لا یرضی اللہ سبحانہ بہ۔ - محقق طوسی کا ترجمہ فن اور او نمبر ۶۶۲ پر مذکور ہوا۔					
		مالم فی اصول الدین	الامام النجاشی المحقق ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسن بن علی ایتھی البکری البطرسا الملقب بفتح الدین الرازی المعروف بابن خلیب الرئی المتوفی ۶۰۶ ہجری				

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							ابو المنظر یعقوب بن حسن بن علی بن عثمان کے حضور میں یہ کتاب پیش کی ہو۔ اس بادشاہ کا تفصیلی حال اور مقام سلطنت معلوم نہیں ہوا۔ عبارت آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الہی اطہر طوابع الانار من مطابع الافکار عبارت آخر صفحہ ۷۹۵ فان اللہ تعالیٰ اشئ علیہم فی۔ شایع علیہ الرحمہ کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔
۲۸۵۸	۳۷۷	التقید لاحکام التقلید	میرزا ابوطالب محمد بن ابی القاسم الموسوی	مکتوبہ	مکتوبہ	۲۰۷	
							امامیہ مذہب کی کتاب ہے۔ وجہ تصنیف کو براہین اثباتیہ و نقلیہ سے ثابت کیا ہے ابتداء صفحہ ۲ الحمد للہ کما اذاض وافصالح۔ (مولف کتاب زمانہ حال کے فقہاء میں ہیں)
۲۸۵۹	۳۷۸	مجموعہ مختصرہ افکار المتقین والماخربین من العلماء والحکماء والمسکین	امام الحکیم المحقق ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی التیمی السبکی الطبرستانی الملقب بفخر الدین الرازی المعروف بابن الخطیب الرئی المتوفی ۷۲۰ھ		مکتوبہ مختصرہ	۱۸۳	
							اس مجموعہ میں تین کتابیں ہیں۔ محصل تلخیص المحصل۔ معالم فی اصول الدین۔ محصل ہیں۔ احکام اصولیہ۔ ۱ اور مسائل کلامیہ مذکور ہیں۔ چار ارکان پر اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ الاول فی التقدمات۔ الثانی فی تقسیم المعلومات۔ الثالث فی الاکلیات۔ الرابع فی السمعیات۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المتعالی بجلال احد بنہ عن مشاہدتہ

نمبر درجہ اول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		احمد رضا السیخ ابو الفضل احمد د اوالد البرکات الحسن علامہ طبری کا ترجمہ فقہ نمبر ۶۷ پر تحریر ہو چکا					
۲۹۲۶	۳۷۵	الحاشیہ علی حاشیہ میرزا جان علی الشیخ الحبیب والحاشیہ القدیمہ	الفاضل الاجل آقا حسین خوانساری المتوفی فی عشرۃ ثامن من الثمر حاوی عشر	قلمی	۱۹۰۷ھ	۴۸۶	
		تفصیل کتابت مع جدول ۱۶ x ۲۴ - انچہ - سطور ۲۷ - خط نستعلیق پختہ - کاغذ کشمیری - کاغذ حاشی سفید انگریزی - کتابت سیاہی و سرخی سے - کاتب نجم الدین علی - جدول بجدول ہرتالی - اول و آخر صفحہ پر دو طبری مہرین - مولانا شرف الدین عثمانی نام کی چسپاں ہیں - پوری کتاب اثر کرم اور پیوند کاری سے محفوظ ہے - اس سے پیشتر نمبر ۲۲ پر ایک نسخہ اسی کتاب کا درج ہے - کتاب کی کیفیت اور مولف کی حالت - وہاں تحریر ہو چکی -					
۳۹۰۴	۳۷۶	شرح طوابع الانوار نام	امام الشیخ المولف باسمہ	قلمی	۷۹۵		
		تفصیل کتابت مع جدول ۱۶ x ۳۰ - انچہ - خط نسخ عمدہ و پختہ - سطور ۲۱ - کاغذ کشمیری قدرے لوح و جڈل طلائی - کتابت سیاہی سے - صرف عبارت متن پر خطوط شرح کشیدہ ہیں - تمام اوراق پر آب رسیدگی کا اثر کرم خوردگی اور پیوند کاری قلیل ہے - آخر سے کتاب کسی قدر ناتمام ہے - تقریباً دو تین ورق کا نقصان معلوم ہوتا ہے - درمیان میں بھی صفحہ ۱۳ کے بعد کئی ورق گئے ہوئے ہیں - طوابع الانوار من مطالع الانظار کی شرح ہے - اصل متن کے مولف علامہ قاضی بیضاوی متوفی ۱۰۵۷ھ ہجری ہیں یہ شرح بہت خوبی اور پاکیزگی کے ساتھ لکھی گئی ہے - مقامات تفصیل طلب کے موقع پر بہت اچھی تفصیل و تبیح کی ہے - شایع نے خطبہ کتاب میں نہ کوئی نام شرح کا لکھا ہے اور نہ اپنے متعلق کوئی تبیح کی ہے - سلطان					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا فہمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب میں حق سبحانہ کا تشریح اور تقدس حمید اور تہجد اور جوارح اور دیگر نقصانی صفات سے وجہ عقلی و نقلی سے ثابت کیا ہے اور نظائر آیات کا جواب دیا ہے۔ اور وجہ وغیرہما کا ثبوت ہوتا ہے۔ نہایت خوبی کے ساتھ دیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الواجب وجودہ و فناءہ۔ خاتمہ ۲۰۴۔ ان ذلک لیس سر طالاجان الی قولہ الحمد للہ رب العالمین۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کتاب کا نام تاسیس التقدیس تحریر کیا ہے۔ امام رازی رحمہ اللہ کا ترجمہ اس سے پیشتر نمبر ۱۳ پر مذکور ہوا۔					
		الدرۃ الفاخرہ	العارف الربانی والحق الصمدانی مولنا عبد الرحمن بن احمد الجامی المتوفی سنہ ۹۰۰ ہجری				
		یہ کتاب فن سلوک میں بعد نمبر ۱۳ لکھی گئی۔ کتاب مذکورہ بالا کے بعد صفحہ ۲۳۸ سے شروع ہوئی ہے۔					
۲۶۶۲	۳۶۴	دارالرسالہ فی الاعتقاد	الامام ابی جعفر محمد بن محمد المعروف بابن جریر بن زید بن خالد الطبری المتوفی سنہ ۲۵۰ ہجری		مطبوعہ بمبئی سنہ ۱۲۷۵	۱۶	
		مختصر رسالہ ہے جس کو دس صفحات میں تمام کیا ہے۔ چند امور کے متعلق ضروری قدر بیان ہے۔ بحث ایمان۔ بحث قرآن۔ بحث رویت حق سبحانہ تعالیٰ۔ بحث امامت و خلافت۔ بحث اعمال عباد وغیرہ۔ اس رسالہ کے تمام ہونے کے بعد ایک فائدہ چھتہ جس میں افعال عباد کے متعلق کسی قدر کلام۔ اور مصنف رحمہ اللہ کا ترجمہ تحریر ہے۔ رسالہ اولیٰ کے نامی کے بعد سال طبع (۱۲۷۵) لکھے ہیں اور آخر صفحہ پر ۱۳۱۵ ہجری سنہ طبع تحریر ہیں۔ آغاز صفحہ ۲					

نمبر خود کتاب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							و عطا کوئی بس بھی اسی کی مشائی بہت بڑی ہوئی تھی۔ فارسی۔ عربی دونوں زبانوں میں وعظ فرمائے ان کے پرانے وعظ سے سامعین پر وجہ کی حالت پیدا ہو جاتی۔ ان کی پرزور تقریر سے بہت سے کرامیہ مذہب سنت و الجماعہ میں داخل ہو گئے خراسان میں خوارزم شاہ بادشاہ بجای کریم و تعظیم سے پیش آتا اس کے اکرام و انعام سے بہت سا غنا حاصل ہو گیا یہی ایک مالدار طبیب کی لڑکیوں سے ان کے لڑکوں کی ناسادی ہوئی تھی اس کے مرنے کے بعد اس کے متروکہ سے ان کے تعلقین کو بہت سادہ پیری سامان مل گیا۔ ہرۃ میں شیخ الاسلام کے لقب مشہور تھے دو غنبد و زریعہ الفطر سے ہیں ہر ات میں تعال فرمایا آخر دن میں کہ مرغانِ خاں میں (ہرۃ کے قریب ایک قریہ کا نام ہے) مدفون ہوئے (ابن خلکان)
۲۸۲۱	۳۷۲	بحر الکلام	العلامی بن محمد مجاہد بن عبد بن محمد بن کمال الحروف بابی طبع النسخۃ الثانی ۵۰۸ھ	۱۳۲۹ھ مطبوعہ مصر طبع ۱۹۱۱ء	۱۱۲		
							اس کتاب میں عقائد اہل سنت جماعت اور ضروری مسائل کلامیہ کو ضبط کیا ہے۔ اس فن میں ابتدائی تعلیم کے واسطے یہ کتاب مفید ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ ذی الجلال واکرام خاتمہ صفحہ ۱۱۰ واللہ الہادی الى الرشاد آخرین فرست مضامین بھی منضم ہے۔ مولانا ابوالحسن امام زمانہ فاضل یگانہ جامع مقبول و منقول ہیں۔ ان کے جد علی کچھ لکھی فقہ میں ابی سلیمان موسیٰ الجوزجانی لمیز محمد بن حسن متوفی ۴۳۵ھ کے شاگرد ہیں۔ کچھ شخص ہیں جو امام ابی حنیفہ سے یہ روایت بیان کرتے ہیں مندرجہ بالا عند الکعب و عند الرفح فسدت صلوتہ۔ حالانکہ فقہاء محققین کے نزدیک یہ قول معتبر نہیں اس کتاب کے علاوہ المناجیح شرح الجامع البکیر بھی مولف احمد اللہ کے مصنوعات میں ہے۔ علامہ علاء الدین ابو بکر مجد السمرقندی فقہ میں ان کے شاگرد ہیں پانسواٹھ ہجری (۵۰۸) میں ان کی وفات ہے۔ طبقات الحنفیۃ، الخواصر البیہتہ،
۲۸۸۰	۳۷۳	اساس التقدیس مع الدرۃ الفاخرہ	الامام نجم الحق ابو عبد اللہ محمد بن الحسن بن ابی البرکتانی الملقب بشجر الدین الرازی المتوفی ۶۰۸ھ	۱۳۲۵ھ مطبوعہ مصر	۲۹۶		

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>کی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قائل کو اعلیٰ درجہ کی قوت علمیہ حاصل ہے۔ کتاب کی ترتیب تین اقسام پر رکھی ہے پہلی قسم مبادی و مقدمات کے بیان میں۔ دوسری قسم مقاصد و غایات کے ذکر میں۔ تیسری قسم لواحق و نعمات میں آغاز کتاب صفحہ ۲ بعد عبارت الجاتی۔ الحمد للہ الذی حارث الافکار فی مبادی انی مرکب یا نعم و صمد یتہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۶۶ فكان هذا الخیر الکتاب الی قول وصحبہ اجمعین۔ آخر میں فہرست ابواب بھی منضم ہے۔</p> <p>امام رازی رحمہ اللہ کی ولادت ۲۵۵ھ۔ رمضان المبارک ۳۲۵ھ یا ۳۲۶ھ ہجری میں (درے) میں ہوئی۔ تمام علوم غلطیہ و تعلیمیہ میں بکاؤ و ہر اور فرید عصر مسلم ہیں۔ تمام مخالف و موافق ان کے تبحر اور قوت علمیہ کے قائل ہیں۔ علم اصول اپنے والد ماجد ضیاء الدین عمر سے (جن کا سلسلہ اس علم میں ابی علی جہانی پر منتہی ہوتا ہے) حاصل کیا۔ علم فقہ بھی انہیں سے پڑھا اس علم میں ان کا سلسلہ تعلیم۔ امام شافعی رحمہ اللہ پر پہنچتا ہے۔ ان دونوں علموں کی تحصیل کی کیفیت صاحب ترجمہ نے خود اپنی کتاب۔ تحصیل الحق میں لکھی ہے والد کے انتقال کے بعد کمال سماعی اور مجاہد جلیلی سے استفادہ کیا۔ قریب قریب تمام علوم میں ان کے مصنفات مقبولہ ہیں۔ علم تفسیر میں۔ تفسیر کبیر مشہور کتاب ہے۔ اس کے علاوہ شرح سورہ فاتحہ۔ علم کلام میں المطالب العالیہ۔ نہایت العقول۔ کتاب الاربعین۔ المحصل۔ کتاب البیان والبرہان فی الرد علی اہل الزيغ والطحیان۔ کتاب المباحث العبادیہ فی المطالب المعادیہ۔ کتاب تہذیب الدلائل و عیون المسائل۔ کتاب ارشاد النظر الی لطائف الاسرار۔ کتاب تحصیل الحق۔ کتاب الزبدۃ والمعالم الی غیر ذلک اصول فقہ میں الحصول والمعالم۔ عالم حکمت میں۔ الملخص۔ شرح الاشارات۔ شرح عیون الحکمۃ۔ طلبات میں البسر المکنون۔ شرح اسماء اللہ الحسنى۔ فقہ میں۔ شرح الوجیز للخرالی۔ طب میں۔ شرح کلیات قانون وغیر ذلک مناقب امام شافعی میں بھی کچھ مصنفات ہیں۔ ان کے مصنفات ان کی حیات میں ہی مشہور و منتشر ہو گئے تھے۔ تمام مصنفات کو اس قدر مقبولیت ہوئی کہ لوگ کتب متقدمین کی جگہ بھی پڑھنے پڑھانے لگے</p>

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بصدا سالدین شیرازی المتوفی سنہ الف و خمسين۔ فرست خدیوہ مصر میں بھی اسی طرح اکتفارا القنوع میں لکھا ہے محمد بن ابراہیم الشیرازی المعروف بصدا سالدین المتوفی سنہ مطابق سنہ ۳۷۷ھ کی فرست میں صدر الدین شیرازی کے ترجمہ میں لکھا ہے۔ در صبح روز جمعہ دواز دہم ماہ مبارک رمضان سنہ ۳۷۷ھ بر دست ظلمہ طائفہ ترکمان مقتول شد۔ بعض دوسرے مقامات سے معلوم ہوتا ہے کہ فاضل صدر الدین۔ علامہ دوانی کے ہم عصر ہیں اور علامہ موصوف کی وفات حسب تصریح حاجی خلیفہ سنہ ۷۹۰ ہجری میں ہے۔ اس اعتبار سے فرست پٹنہ کی تحریر قابل وثوق والعلم الحقیقی عند اللہ۔					
۲۸۲۵	۳۷۱	لوامع البینات فی الاسماء والصفات	الامام الحکیم المحقق ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسن بن علی التیمی البکری الطبرستانی الملقب بفخر الدین الرازی الشافعی المعروف باب الخطیب الرئی المتوفی سنہ ۴۰۵ھ		مطبوع مصر ۳۲۳ھ	۲۶۷	
		اس کتاب میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے اسماء و صفات کی شرح بڑی تفصیل و تطویل سے لکھی ہے اسم اور مسمی کی حقیقت میں جو متکلمین کا اختلاف ہے مفصل طور پر اس کا بیان کیا ہے۔ حقیقت پیش کتاب فوائد عجیبہ اور نکات غریبہ سے لبا لب ہے۔ اس خوش بیانی سے مطالبہ کی تحقیق					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>غرض اصلی وجود واجب تعالیٰ جل مجدہ اور اُس کی صفات حقیقیہ و دیگر مسائل کلامیہ کا اثبات بدلائل عقلیہ ہے مگر عنوان بیان رسالہ اولیٰ کا اس طرز پر ہے کہ پہلے ماہیت وجود کی تحقیق اور مالہ و مالملیہ کی تفصیل بڑی شرح و بسط کے ساتھ کی گئی ہے۔ پھر اصلی مدعا کا ثبوت۔ دونوں رسالے اس موضوع خاص میں اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ حاشیہ کتاب پر ان دونوں رسالوں کے مستقل حواشی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک مختصر رسالہ فی علم اللہ تعالیٰ والکسبی محقق طوسی کا موافق ہے۔ آغاز عبارت رسالہ مشاعر صفحہ ۲۔ بحمد اللہ ونستعین بقوتہ التي اقام بها خاتمة صفحہ ۱۰۹ دلائل الوجود دتہ بعون الملک الودود الذی هو مفیض الخیر والحدیث ابتداء رسالہ عشر شیعہ صفحہ ۱۱۰ الحمد للہ الذی جعلنا من شرح صدرہ راۃ الاسلام۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۴ والہ الطاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین۔ علامہ صدر شیرازی کو صاحب حبیب السیر نسباً حسینی لکھتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ مولینا قوام الدین کلباری کے شاگرد ہیں۔ جو دست طبع اور رسائی ذہن کی وجہ سے علماء و متبحرین اور فضلا و متاخرین سے مستثنیٰ و ممتاز تھے۔ ہمیشہ خاص و عام کی خیر خواہی پر کمر بستہ رہتے۔ اسی خیر سگالی کی بدولت تمام اعیان و اشراف کے مرجع بنے ہوئے تھے۔ شیرازی میں مدرسہ وسیع بنا کیا تھا۔ روزانہ اُس میں طلباء کو درس دیتے۔ تالیف و تصنیف کا بھی ہمیشہ مشغلہ رہتا۔ رسالہ تحقیق علم در اثبات واجب۔ حاشیہ شمسیہ۔ حاشیہ شرح مطالع۔ حاشیہ تجرید وغیرہ۔ مولفات ہیں ان کی وفات کے متعلق۔ کتاب حبیب السیر میں اس طرح تحریر ہے۔ وفات امیر صدر الدین محمد بعد از وفات یعقوب میرزا بانہ زما نے اتفاق افتادہ و چون تاریخ آں ماہ و سال را قم حروف را معلوم نبود۔ خامہ بتقریر آں زباں نکشاد۔ دوسری کتابوں میں سال وفات کو بڑے اختلاف کے ساتھ لکھا ہے۔ کشف الحجب میں المشاعر کے تحت میں لکھتے ہیں۔ لصدرا الدین محمد بن ابراہیم الشاہد المتوفی سنہ بضع واربعمین بعد المائة والالف۔ شرح ہدایۃ الحکمۃ معروف بصدرا مطبوعہ سلسلہ علی بخش خاں کے۔ آخر میں مولوی حسین علی فچوری لکھتے ہیں۔ محمد بن ابراہیم الشہید</p>

نمبر درجہ اول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>مؤلف رحمہ اللہ علیہ نے اس کتاب کے دیباچہ میں حضرت مولانا محمد حیات - ہندی - مدنی - حنفی - متوفی ۱۲۳۰ھ کو اپنا شیخ و استاد بتایا ہے۔ مشائخ میں آپ کا سلسلہ چشتیہ نظامیہ ابو العلاءؒ ہے۔ ذکاوت و فطانت کا بہت بڑا حصہ آپ کی حامل تھا۔ غوامض علیہ کا بہت سرعیت کے ساتھ حل کرتے۔ شریعت مطہرہ کی پابندی کو ہر وقت مد نظر رکھتے۔ فیاضی و نفع رسانی کا مادہ آپ کی ذات کمال الصفات میں بڑھا ہوا تھا۔ مؤلف انوار العارفین کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ گیارہ ذوالحجہ روز یکشنبہ ۱۲۳۰ھ میں برہانپور میں آپ کی وفات ہوئی۔</p>
۲۸۲۰	۳۶۹	المساعرہ بشرح المسائرہ	الشیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن ابی السمریث القدسی الشافعی المتوفی ۹۰۵ھ (رکشف الظنون)		مطبوعہ مصر ۱۳۱۵ھ	صفحہ ۲۸۴ صفحہ ۶۰	
							<p>ایک نسخہ اسی کتاب کا نمبر ۳۴۲ پر لکھا گیا ہے۔ یہ کتاب بیحد ہی ہے۔ کتاب کی حالت اور ترجمہ مصنف کے متعلق کیفیت نمبر ۳۴۲ پر تحریر ہو چکی۔</p>
۲۸۲۲	۳۷۰	مجموعہ رسالہ مشاعر وغیرہ	علامہ محمد بن ابراہیم الملقب بصدر الملت والیدین الشہیر بصدر شیرازی المتوفی ۷۳۰ھ علی الاختلاف		مطبوعہ طران ۱۳۱۵ھ	۲۱۰	
							<p>اس مجموعہ میں دو رسالے (مشاعر) (عرشہ) صدر راد شیرازی کی تالیف ہیں۔ ان دونوں رسالوں میں</p>

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		وانواع النعماء والالاء خاتمہ صفحہ ۳۸۰ قد حصل الفراغ من تصنیف هذه الرسالة النافعة الى قلوب من هجر سید البرقة -					
		حضرت مصنف بجنور کے رہنے والے ہیں۔ علوم عقلیہ و نقلیہ میں آپ کو مہارت تامہ حاصل ہے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے مخصوص تلامذہ میں ہیں۔ زمانہ دراز تک رامپور بھی آپ کا قیام کیا فن طب کی تکمیل حکیم براہیم خاں صاحب لکھنوی سے کی اور حکیم صاحب موصوف کے زمانہ قیام میں رامپور میں مدت مدید تک شریک مطب رہے۔ اب بہت ست سے اپنے یہاں بجنور میں قیام کریں ہیں اور وہیں مطب کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔ دور و دراز سے لوگ علاج کی غرض سے آپ کے مطب میں آتے ہیں۔ اس فن خاص میں آپ کی زیادہ شہرت ہے۔ بڑے عابد و زاہد اور پرہیزگار شخص ہیں۔ اعمال اللہ تعالیٰ الی الثمان الطویل (جامع اوراق)					
۲۶۵۲	۳۶۸	درة التحقيق في نصرۃ الصبیق	المولوی محمد خضر الال آبادی المتوفی ۱۲۴۳ھ	۱۵۰ھ	قلمی	۸۳	
		تقطیع کتابت ۱۰، ۱۲، ۱۴، ۱۶، ۱۸، ۲۰، ۲۲، ۲۴، ۲۶، ۲۸، ۳۰، ۳۲، ۳۴، ۳۶، ۳۸، ۴۰، ۴۲، ۴۴، ۴۶، ۴۸، ۵۰، ۵۲، ۵۴، ۵۶، ۵۸، ۶۰، ۶۲، ۶۴، ۶۶، ۶۸، ۷۰، ۷۲، ۷۴، ۷۶، ۷۸، ۸۰، ۸۲، ۸۴، ۸۶، ۸۸، ۹۰، ۹۲، ۹۴، ۹۶، ۹۸، ۱۰۰، ۱۰۲، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۰۸، ۱۱۰، ۱۱۲، ۱۱۴، ۱۱۶، ۱۱۸، ۱۲۰، ۱۲۲، ۱۲۴، ۱۲۶، ۱۲۸، ۱۳۰، ۱۳۲، ۱۳۴، ۱۳۶، ۱۳۸، ۱۴۰، ۱۴۲، ۱۴۴، ۱۴۶، ۱۴۸، ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۵۴، ۱۵۶، ۱۵۸، ۱۶۰، ۱۶۲، ۱۶۴، ۱۶۶، ۱۶۸، ۱۷۰، ۱۷۲، ۱۷۴، ۱۷۶، ۱۷۸، ۱۸۰، ۱۸۲، ۱۸۴، ۱۸۶، ۱۸۸، ۱۹۰، ۱۹۲، ۱۹۴، ۱۹۶، ۱۹۸، ۲۰۰، ۲۰۲، ۲۰۴، ۲۰۶، ۲۰۸، ۲۱۰، ۲۱۲، ۲۱۴، ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۲۰، ۲۲۲، ۲۲۴، ۲۲۶، ۲۲۸، ۲۳۰، ۲۳۲، ۲۳۴، ۲۳۶، ۲۳۸، ۲۴۰، ۲۴۲، ۲۴۴، ۲۴۶، ۲۴۸، ۲۵۰، ۲۵۲، ۲۵۴، ۲۵۶، ۲۵۸، ۲۶۰، ۲۶۲، ۲۶۴، ۲۶۶، ۲۶۸، ۲۷۰، ۲۷۲، ۲۷۴، ۲۷۶، ۲۷۸، ۲۸۰، ۲۸۲، ۲۸۴، ۲۸۶، ۲۸۸، ۲۹۰، ۲۹۲، ۲۹۴، ۲۹۶، ۲۹۸، ۳۰۰، ۳۰۲، ۳۰۴، ۳۰۶، ۳۰۸، ۳۱۰، ۳۱۲، ۳۱۴، ۳۱۶، ۳۱۸، ۳۲۰، ۳۲۲، ۳۲۴، ۳۲۶، ۳۲۸، ۳۳۰، ۳۳۲، ۳۳۴، ۳۳۶، ۳۳۸، ۳۴۰، ۳۴۲، ۳۴۴، ۳۴۶، ۳۴۸، ۳۵۰، ۳۵۲، ۳۵۴، ۳۵۶، ۳۵۸، ۳۶۰، ۳۶۲، ۳۶۴، ۳۶۶، ۳۶۸، ۳۷۰، ۳۷۲، ۳۷۴، ۳۷۶، ۳۷۸، ۳۸۰، ۳۸۲، ۳۸۴، ۳۸۶، ۳۸۸، ۳۹۰، ۳۹۲، ۳۹۴، ۳۹۶، ۳۹۸، ۴۰۰، ۴۰۲، ۴۰۴، ۴۰۶، ۴۰۸، ۴۱۰، ۴۱۲، ۴۱۴، ۴۱۶، ۴۱۸، ۴۲۰، ۴۲۲، ۴۲۴، ۴۲۶، ۴۲۸، ۴۳۰، ۴۳۲، ۴۳۴، ۴۳۶، ۴۳۸، ۴۴۰، ۴۴۲، ۴۴۴، ۴۴۶، ۴۴۸، ۴۵۰، ۴۵۲، ۴۵۴، ۴۵۶، ۴۵۸، ۴۶۰، ۴۶۲، ۴۶۴، ۴۶۶، ۴۶۸، ۴۷۰، ۴۷۲، ۴۷۴، ۴۷۶، ۴۷۸، ۴۸۰، ۴۸۲، ۴۸۴، ۴۸۶، ۴۸۸، ۴۹۰، ۴۹۲، ۴۹۴، ۴۹۶، ۴۹۸، ۵۰۰، ۵۰۲، ۵۰۴، ۵۰۶، ۵۰۸، ۵۱۰، ۵۱۲، ۵۱۴، ۵۱۶، ۵۱۸، ۵۲۰، ۵۲۲، ۵۲۴، ۵۲۶، ۵۲۸، ۵۳۰، ۵۳۲، ۵۳۴، ۵۳۶، ۵۳۸، ۵۴۰، ۵۴۲، ۵۴۴، ۵۴۶، ۵۴۸، ۵۵۰، ۵۵۲، ۵۵۴، ۵۵۶، ۵۵۸، ۵۶۰، ۵۶۲، ۵۶۴، ۵۶۶، ۵۶۸، ۵۷۰، ۵۷۲، ۵۷۴، ۵۷۶، ۵۷۸، ۵۸۰، ۵۸۲، ۵۸۴، ۵۸۶، ۵۸۸، ۵۹۰، ۵۹۲، ۵۹۴، ۵۹۶، ۵۹۸، ۶۰۰، ۶۰۲، ۶۰۴، ۶۰۶، ۶۰۸، ۶۱۰، ۶۱۲، ۶۱۴، ۶۱۶، ۶۱۸، ۶۲۰، ۶۲۲، ۶۲۴، ۶۲۶، ۶۲۸، ۶۳۰، ۶۳۲، ۶۳۴، ۶۳۶، ۶۳۸، ۶۴۰، ۶۴۲، ۶۴۴، ۶۴۶، ۶۴۸، ۶۵۰، ۶۵۲، ۶۵۴، ۶۵۶، ۶۵۸، ۶۶۰، ۶۶۲، ۶۶۴، ۶۶۶، ۶۶۸، ۶۷۰، ۶۷۲، ۶۷۴، ۶۷۶، ۶۷۸، ۶۸۰، ۶۸۲، ۶۸۴، ۶۸۶، ۶۸۸، ۶۹۰، ۶۹۲، ۶۹۴، ۶۹۶، ۶۹۸، ۷۰۰، ۷۰۲، ۷۰۴، ۷۰۶، ۷۰۸، ۷۱۰، ۷۱۲، ۷۱۴، ۷۱۶، ۷۱۸، ۷۲۰، ۷۲۲، ۷۲۴، ۷۲۶، ۷۲۸، ۷۳۰، ۷۳۲، ۷۳۴، ۷۳۶، ۷۳۸، ۷۴۰، ۷۴۲، ۷۴۴، ۷۴۶، ۷۴۸، ۷۵۰، ۷۵۲، ۷۵۴، ۷۵۶، ۷۵۸، ۷۶۰، ۷۶۲، ۷۶۴، ۷۶۶، ۷۶۸، ۷۷۰، ۷۷۲، ۷۷۴، ۷۷۶، ۷۷۸، ۷۸۰، ۷۸۲، ۷۸۴، ۷۸۶، ۷۸۸، ۷۹۰، ۷۹۲، ۷۹۴، ۷۹۶، ۷۹۸، ۸۰۰، ۸۰۲، ۸۰۴، ۸۰۶، ۸۰۸، ۸۱۰، ۸۱۲، ۸۱۴، ۸۱۶، ۸۱۸، ۸۲۰، ۸۲۲، ۸۲۴، ۸۲۶، ۸۲۸، ۸۳۰، ۸۳۲، ۸۳۴، ۸۳۶، ۸۳۸، ۸۴۰، ۸۴۲، ۸۴۴، ۸۴۶، ۸۴۸، ۸۵۰، ۸۵۲، ۸۵۴، ۸۵۶، ۸۵۸، ۸۶۰، ۸۶۲، ۸۶۴، ۸۶۶، ۸۶۸، ۸۷۰، ۸۷۲، ۸۷۴، ۸۷۶، ۸۷۸، ۸۸۰، ۸۸۲، ۸۸۴، ۸۸۶، ۸۸۸، ۸۹۰، ۸۹۲، ۸۹۴، ۸۹۶، ۸۹۸، ۹۰۰، ۹۰۲، ۹۰۴، ۹۰۶، ۹۰۸، ۹۱۰، ۹۱۲، ۹۱۴، ۹۱۶، ۹۱۸، ۹۲۰، ۹۲۲، ۹۲۴، ۹۲۶، ۹۲۸، ۹۳۰، ۹۳۲، ۹۳۴، ۹۳۶، ۹۳۸، ۹۴۰، ۹۴۲، ۹۴۴، ۹۴۶، ۹۴۸، ۹۵۰، ۹۵۲، ۹۵۴، ۹۵۶، ۹۵۸، ۹۶۰، ۹۶۲، ۹۶۴، ۹۶۶، ۹۶۸، ۹۷۰، ۹۷۲، ۹۷۴، ۹۷۶، ۹۷۸، ۹۸۰، ۹۸۲، ۹۸۴، ۹۸۶، ۹۸۸، ۹۹۰، ۹۹۲، ۹۹۴، ۹۹۶، ۹۹۸، ۱۰۰۰، ۱۰۰۲، ۱۰۰۴، ۱۰۰۶، ۱۰۰۸، ۱۰۱۰، ۱۰۱۲، ۱۰۱۴، ۱۰۱۶، ۱۰۱۸، ۱۰۲۰، ۱۰۲۲، ۱۰۲۴، ۱۰۲۶، ۱۰۲۸، ۱۰۳۰، ۱۰۳۲، ۱۰۳۴، ۱۰۳۶، ۱۰۳۸، ۱۰۴۰، ۱۰۴۲، ۱۰۴۴، ۱۰۴۶، ۱۰۴۸، ۱۰۵۰، ۱۰۵۲، ۱۰۵۴، ۱۰۵۶، ۱۰۵۸، ۱۰۶۰، ۱۰۶۲، ۱۰۶۴، ۱۰۶۶، ۱۰۶۸، ۱۰۷۰، ۱۰۷۲، ۱۰۷۴، ۱۰۷۶، ۱۰۷۸، ۱۰۸۰، ۱۰۸۲، ۱۰۸۴، ۱۰۸۶، ۱۰۸۸، ۱۰۹۰، ۱۰۹۲، ۱۰۹۴، ۱۰۹۶، ۱۰۹۸، ۱۱۰۰، ۱۱۰۲، ۱۱۰۴، ۱۱۰۶، ۱۱۰۸، ۱۱۱۰، ۱۱۱۲، ۱۱۱۴، ۱۱۱۶، ۱۱۱۸، ۱۱۲۰، ۱۱۲۲، ۱۱۲۴، ۱۱۲۶، ۱۱۲۸، ۱۱۳۰، ۱۱۳۲، ۱۱۳۴، ۱۱۳۶، ۱۱۳۸، ۱۱۴۰، ۱۱۴۲، ۱۱۴۴، ۱۱۴۶، ۱۱۴۸، ۱۱۵۰، ۱۱۵۲، ۱۱۵۴، ۱۱۵۶، ۱۱۵۸، ۱۱۶۰، ۱۱۶۲، ۱۱۶۴، ۱۱۶۶، ۱۱۶۸، ۱۱۷۰، ۱۱۷۲، ۱۱۷۴، ۱۱۷۶، ۱۱۷۸، ۱۱۸۰، ۱۱۸۲، ۱۱۸۴، ۱۱۸۶، ۱۱۸۸، ۱۱۹۰، ۱۱۹۲، ۱۱۹۴، ۱۱۹۶، ۱۱۹۸، ۱۲۰۰، ۱۲۰۲، ۱۲۰۴، ۱۲۰۶، ۱۲۰۸، ۱۲۱۰، ۱۲۱۲، ۱۲۱۴، ۱۲۱۶، ۱۲۱۸، ۱۲۲۰، ۱۲۲۲، ۱۲۲۴، ۱۲۲۶، ۱۲۲۸، ۱۲۳۰، ۱۲۳۲، ۱۲۳۴، ۱۲۳۶، ۱۲۳۸، ۱۲۴۰، ۱۲۴۲، ۱۲۴۴، ۱۲۴۶، ۱۲۴۸، ۱۲۵۰، ۱۲۵۲، ۱۲۵۴، ۱۲۵۶، ۱۲۵۸، ۱۲۶۰، ۱۲۶۲، ۱۲۶۴، ۱۲۶۶، ۱۲۶۸، ۱۲۷۰، ۱۲۷۲، ۱۲۷۴، ۱۲۷۶، ۱۲۷۸، ۱۲۸۰، ۱۲۸۲، ۱۲۸۴، ۱۲۸۶، ۱۲۸۸، ۱۲۹۰، ۱۲۹۲، ۱۲۹۴، ۱۲۹۶، ۱۲۹۸، ۱۳۰۰، ۱۳۰۲، ۱۳۰۴، ۱۳۰۶، ۱۳۰۸، ۱۳۱۰، ۱۳۱۲، ۱۳۱۴، ۱۳۱۶، ۱۳۱۸، ۱۳۲۰، ۱۳۲۲، ۱۳۲۴، ۱۳۲۶، ۱۳۲۸، ۱۳۳۰، ۱۳۳۲، ۱۳۳۴، ۱۳۳۶، ۱۳۳۸، ۱۳۴۰، ۱۳۴۲، ۱۳۴۴، ۱۳۴۶، ۱۳۴۸، ۱۳۵۰، ۱۳۵۲، ۱۳۵۴، ۱۳۵۶، ۱۳۵۸، ۱۳۶۰، ۱۳۶۲، ۱۳۶۴، ۱۳۶۶، ۱۳۶۸، ۱۳۷۰، ۱۳۷۲، ۱۳۷۴، ۱۳۷۶، ۱۳۷۸، ۱۳۸۰، ۱۳۸۲، ۱۳۸۴، ۱۳۸۶، ۱۳۸۸، ۱۳۹۰، ۱۳۹۲، ۱۳۹۴، ۱۳۹۶، ۱۳۹۸، ۱۴۰۰، ۱۴۰۲، ۱۴۰۴، ۱۴۰۶، ۱۴۰۸، ۱۴۱۰، ۱۴۱۲، ۱۴۱۴، ۱۴۱۶، ۱۴۱۸، ۱۴۲۰، ۱۴۲۲، ۱۴۲۴، ۱۴۲۶، ۱۴۲۸، ۱۴۳۰، ۱۴۳۲، ۱۴۳۴، ۱۴۳۶، ۱۴۳۸، ۱۴۴۰، ۱۴۴۲، ۱۴۴۴، ۱۴۴۶، ۱۴۴۸، ۱۴۵۰، ۱۴۵۲، ۱۴۵۴، ۱۴۵۶، ۱۴۵۸، ۱۴۶۰، ۱۴۶۲، ۱۴۶۴، ۱۴۶۶، ۱۴۶۸، ۱۴۷۰، ۱۴۷۲، ۱۴۷۴، ۱۴۷۶، ۱۴۷۸، ۱۴۸۰، ۱۴۸۲، ۱۴۸۴، ۱۴۸۶، ۱۴۸۸، ۱۴۹۰، ۱۴۹۲، ۱۴۹۴، ۱۴۹۶، ۱۴۹۸، ۱۵۰۰، ۱۵۰۲، ۱۵۰۴، ۱۵۰۶، ۱۵۰۸، ۱۵۱۰، ۱۵۱۲، ۱۵۱۴، ۱۵۱۶، ۱۵۱۸، ۱۵۲۰، ۱۵۲۲، ۱۵۲۴، ۱۵۲۶، ۱۵۲۸، ۱۵۳۰، ۱۵۳۲، ۱۵۳۴، ۱۵۳۶، ۱۵۳۸، ۱۵۴۰، ۱۵۴۲، ۱۵۴۴، ۱۵۴۶، ۱۵۴۸، ۱۵۵۰، ۱۵۵۲، ۱۵۵۴، ۱۵۵۶، ۱۵۵۸، ۱۵۶۰، ۱۵۶۲، ۱۵۶۴، ۱۵۶۶، ۱۵۶۸، ۱۵۷۰، ۱۵۷۲، ۱۵۷۴، ۱۵۷۶، ۱۵۷۸، ۱۵۸۰، ۱۵۸۲، ۱۵۸۴، ۱۵۸۶، ۱۵۸۸، ۱۵۹۰، ۱۵۹۲، ۱۵۹۴، ۱۵۹۶، ۱۵۹۸، ۱۶۰۰، ۱۶۰۲، ۱۶۰۴، ۱۶۰۶، ۱۶۰۸، ۱۶۱۰، ۱۶۱۲، ۱۶۱۴، ۱۶۱۶، ۱۶۱۸، ۱۶۲۰، ۱۶۲۲، ۱۶۲۴، ۱۶۲۶، ۱۶۲۸، ۱۶۳۰، ۱۶۳۲، ۱۶۳۴، ۱۶۳۶، ۱۶۳۸، ۱۶۴۰، ۱۶۴۲، ۱۶۴۴، ۱۶۴۶، ۱۶۴۸، ۱۶۵۰، ۱۶۵۲، ۱۶۵۴، ۱۶۵۶، ۱۶۵۸، ۱۶۶۰، ۱۶۶۲، ۱۶۶۴، ۱۶۶۶، ۱۶۶۸، ۱۶۷۰، ۱۶۷۲، ۱۶۷۴، ۱۶۷۶، ۱۶۷۸، ۱۶۸۰، ۱۶۸۲، ۱۶۸۴، ۱۶۸۶، ۱۶۸۸، ۱۶۹۰، ۱۶۹۲، ۱۶۹۴، ۱۶۹۶، ۱۶۹۸، ۱۷۰۰، ۱۷۰۲، ۱۷۰۴، ۱۷۰۶، ۱۷۰۸، ۱۷۱۰، ۱۷۱۲، ۱۷۱۴، ۱۷۱۶، ۱۷۱۸، ۱۷۲۰، ۱۷۲۲، ۱۷۲۴، ۱۷۲۶، ۱۷۲۸، ۱۷۳۰، ۱۷۳۲، ۱۷۳۴، ۱۷۳۶، ۱۷۳۸، ۱۷۴۰، ۱۷۴۲، ۱۷۴۴، ۱۷۴۶، ۱۷۴۸، ۱۷۵۰، ۱۷۵۲، ۱۷۵۴، ۱۷۵۶، ۱۷۵۸، ۱۷۶۰، ۱۷۶۲، ۱۷۶۴، ۱۷۶۶، ۱۷۶۸، ۱۷۷۰، ۱۷۷۲، ۱۷۷۴، ۱۷۷۶، ۱۷۷۸، ۱۷۸۰، ۱۷۸۲، ۱۷۸۴، ۱۷۸۶، ۱۷۸۸، ۱۷۹۰، ۱۷۹۲، ۱۷۹۴، ۱۷۹۶، ۱۷۹۸، ۱۸۰۰، ۱۸۰۲، ۱۸۰۴، ۱۸۰۶، ۱۸۰۸، ۱۸۱۰، ۱۸۱۲، ۱۸۱۴، ۱۸۱۶، ۱۸۱۸، ۱۸۲۰، ۱۸۲۲، ۱۸۲۴، ۱۸۲۶، ۱۸۲۸، ۱۸۳۰، ۱۸۳۲، ۱۸۳۴، ۱۸۳۶، ۱۸۳۸، ۱۸۴۰، ۱۸۴۲، ۱۸۴۴، ۱۸۴۶، ۱۸۴۸، ۱۸۵۰، ۱۸۵۲، ۱۸۵۴، ۱۸۵۶، ۱۸۵۸، ۱۸۶۰، ۱۸۶۲، ۱۸۶۴، ۱۸۶۶، ۱۸۶۸، ۱۸۷۰، ۱۸۷۲، ۱۸۷۴، ۱۸۷۶، ۱۸۷۸، ۱۸۸۰، ۱۸۸۲، ۱۸۸۴، ۱۸۸۶، ۱۸۸۸، ۱۸۹۰، ۱۸۹۲، ۱۸۹۴، ۱۸۹۶، ۱۸۹۸، ۱۹۰۰، ۱۹۰۲، ۱۹۰۴، ۱۹۰۶، ۱۹۰۸، ۱۹۱۰، ۱۹۱۲، ۱۹۱۴، ۱۹۱۶، ۱۹۱۸، ۱۹۲۰، ۱۹۲۲، ۱۹۲۴، ۱۹۲۶، ۱۹۲۸، ۱۹۳۰، ۱۹۳۲، ۱۹۳۴، ۱۹۳۶، ۱۹۳۸، ۱۹۴۰، ۱۹۴۲، ۱۹۴۴، ۱۹۴۶، ۱۹۴۸، ۱۹۵۰، ۱۹۵۲، ۱۹۵۴، ۱۹۵۶، ۱۹۵۸، ۱۹۶۰، ۱۹۶۲، ۱۹۶۴، ۱۹۶۶، ۱۹۶۸، ۱۹۷۰، ۱۹۷۲، ۱۹۷۴، ۱۹۷۶، ۱۹۷۸، ۱۹۸۰، ۱۹۸۲، ۱۹۸۴، ۱۹۸۶، ۱۹۸۸، ۱۹۹۰، ۱۹۹۲، ۱۹۹۴، ۱۹۹۶، ۱۹۹۸، ۲۰۰۰، ۲۰۰۲، ۲۰۰۴، ۲۰۰۶، ۲۰۰۸، ۲۰۱۰، ۲۰۱۲، ۲۰۱۴، ۲۰۱۶، ۲۰۱۸، ۲۰۲۰، ۲۰۲۲، ۲۰۲۴، ۲۰۲۶، ۲۰۲۸، ۲۰۳۰، ۲۰۳۲، ۲۰۳۴، ۲۰۳۶، ۲۰۳۸، ۲۰۴۰، ۲۰۴۲، ۲۰۴۴، ۲۰۴۶، ۲۰۴۸، ۲۰۵۰، ۲۰۵۲، ۲۰۵۴، ۲۰۵۶، ۲۰۵۸، ۲۰۶۰، ۲۰۶۲، ۲۰۶۴، ۲۰۶۶، ۲۰۶۸، ۲۰۷۰، ۲۰۷۲، ۲۰۷۴، ۲۰۷۶، ۲۰۷۸، ۲۰۸۰، ۲۰۸۲، ۲۰۸۴، ۲۰۸۶، ۲۰۸۸، ۲۰۹۰، ۲۰۹۲، ۲۰۹۴، ۲۰۹۶، ۲۰۹۸، ۲۱۰۰، ۲۱۰۲، ۲۱۰۴، ۲۱۰۶، ۲۱۰۸، ۲۱۱۰، ۲۱۱۲، ۲۱۱۴، ۲۱۱۶، ۲۱۱۸، ۲۱۲۰، ۲۱۲۲، ۲۱۲۴، ۲۱۲۶، ۲۱۲۸، ۲۱۳۰، ۲۱۳۲، ۲۱۳۴، ۲۱۳۶، ۲۱۳۸، ۲۱۴۰، ۲۱۴۲، ۲۱۴۴، ۲۱۴۶، ۲۱۴۸، ۲۱۵۰، ۲۱۵۲، ۲۱۵۴، ۲۱۵۶، ۲۱۵۸، ۲۱۶۰، ۲۱۶۲، ۲۱۶۴، ۲۱۶۶، ۲۱۶۸، ۲۱۷۰، ۲۱۷۲، ۲۱۷۴، ۲۱۷۶، ۲۱۷۸، ۲۱۸۰، ۲۱۸۲، ۲۱۸۴، ۲۱۸۶، ۲۱۸۸، ۲۱۹۰، ۲۱۹۲، ۲۱۹۴، ۲۱۹۶، ۲۱۹۸، ۲۲۰۰، ۲۲۰۲، ۲۲۰۴، ۲۲۰۶، ۲۲۰۸، ۲۲۱۰، ۲۲۱۲، ۲۲۱۴، ۲۲۱۶، ۲۲۱۸، ۲۲۲۰، ۲۲۲۲، ۲۲۲۴، ۲۲۲۶، ۲۲۲۸، ۲۲۳۰، ۲۲۳۲، ۲۲۳۴، ۲۲۳۶، ۲۲۳۸، ۲۲۴۰، ۲۲۴۲، ۲۲۴۴، ۲۲۴۶، ۲۲۴۸، ۲۲۵۰، ۲۲۵۲، ۲۲۵۴، ۲۲۵۶، ۲۲۵۸، ۲۲۶۰، ۲۲۶۲، ۲۲۶۴، ۲۲۶۶، ۲۲۶۸، ۲۲۷۰، ۲۲۷۲، ۲۲۷۴، ۲۲۷۶، ۲۲۷۸، ۲۲۸۰، ۲۲۸۲، ۲۲۸۴، ۲۲۸۶، ۲۲۸۸، ۲۲۹۰، ۲۲۹۲، ۲۲۹۴، ۲۲۹۶، ۲۲۹۸، ۲۳۰۰، ۲۳۰۲، ۲۳۰۴، ۲۳۰۶، ۲۳۰۸، ۲۳۱۰، ۲۳۱۲، ۲۳۱۴، ۲۳۱۶، ۲۳۱۸، ۲۳۲۰، ۲۳۲۲، ۲۳۲۴، ۲۳۲۶، ۲۳۲۸، ۲۳۳۰، ۲۳۳۲، ۲۳۳۴، ۲۳۳۶، ۲۳۳۸، ۲۳۴۰، ۲۳۴۲، ۲۳۴۴، ۲۳۴۶، ۲۳۴۸، ۲۳۵۰، ۲۳۵۲، ۲۳۵۴، ۲۳۵۶، ۲۳۵۸، ۲۳۶۰، ۲۳۶۲، ۲۳۶۴، ۲۳۶۶، ۲۳۶۸، ۲۳۷۰، ۲۳۷۲، ۲۳۷۴، ۲۳۷۶، ۲۳۷۸، ۲۳۸۰، ۲۳۸۲، ۲۳۸۴، ۲۳۸۶، ۲۳۸۸، ۲۳۹۰، ۲۳۹۲، ۲۳۹۴، ۲۳۹۶، ۲۳۹۸، ۲۴۰۰، ۲۴۰۲، ۲۴۰۴، ۲۴۰۶، ۲۴۰۸، ۲۴۱۰، ۲۴۱۲، ۲۴۱۴، ۲۴۱۶، ۲۴۱۸، ۲۴۲۰، ۲۴۲۲، ۲۴۲۴، ۲۴۲۶، ۲۴۲۸، ۲۴۳۰، ۲۴۳۲، ۲۴۳۴، ۲۴۳۶، ۲۴۳۸، ۲۴۴۰، ۲۴۴۲، ۲۴۴۴، ۲۴۴۶، ۲۴۴۸، ۲۴۵۰، ۲۴۵۲، ۲۴۵۴، ۲۴۵۶، ۲۴۵۸، ۲۴۶۰، ۲۴۶۲، ۲۴۶۴، ۲۴۶۶، ۲۴۶۸، ۲۴۷۰، ۲۴۷۲، ۲۴۷۴، ۲۴۷۶، ۲۴۷۸، ۲۴۸۰، ۲۴۸۲، ۲۴۸۴، ۲۴۸۶، ۲۴۸۸، ۲۴۹۰، ۲۴۹۲، ۲۴۹۴، ۲۴۹۶، ۲۴۹۸، ۲۵۰۰، ۲۵۰۲، ۲۵۰۴، ۲۵۰۶، ۲۵۰۸، ۲۵۱۰، ۲۵۱۲، ۲۵۱۴، ۲۵۱۶، ۲۵۱۸، ۲۵۲۰، ۲۵۲۲، ۲۵۲۴، ۲۵۲۶، ۲۵۲۸، ۲۵۳۰، ۲۵۳۲، ۲۵۳۴، ۲۵۳۶، ۲۵۳۸، ۲۵۴۰، ۲۵۴۲، ۲۵۴۴، ۲۵۴۶، ۲۵۴۸، ۲۵۵۰، ۲۵۵۲، ۲۵۵۴، ۲۵۵۶، ۲۵۵۸، ۲۵۶۰، ۲۵۶۲، ۲۵۶۴، ۲۵					

نمبر سورت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۷۲	۳۶۶	ارشاد الحیاری فی رؤع من ارے مع السوال العجیب منظوم	العلامة عبدالدين عبدالعزيز بن محمد الدیسری	۱	۱۳۲۲ھ مطبوع مصر	۲۸	
		مختصر رسالہ ہی۔ اثبات توحید اور تردید تلبیث میں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله الذی لم یزل فی انلیتہ۔ ختم صفحہ ۱۵۔ افضل الصلوٰۃ والتسلیم					
		السوال العجیب فی الرد علی اہل الصلیب منظوم	الفاضل الشیخ احمد علی الملیحی الکتبی الشیر				
		یہ منظوم رسالہ ہی۔ عیسائیوں کے رد میں۔					
		السهم المصیب لافئدة اہل الصلیب	الشیخ حسن بن برفیاء خطیب جامع انصر بنابلس				
		یہ رسالہ بھی رسالہ مابقی کی روش پر ہی۔ ان رسائل کے مصنفین اسی زمانہ کے فضلا ہیں۔					
۲۶۷۷	۳۶۷	الکافی للاعتقاد الصافی	المولوی حکیم محمد رحیم بن مولانا محمد علیم اللہ البنجوری	۱۳۲۶ھ	مطبوع بجنور	۳۸	
		مختصر رسالہ ہی۔ اصول عقائد اہل تشیع کی تردید میں۔ زیادہ تر اس رسالہ میں کتاب اصول الکافی الکلبینی کے مضامین پر مواخذہ کیا گیا ہے۔ آغاز صفحہ اول الحمد لله الذی انعم علینا بحسن العائذ					

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مؤلف علام۔ علوم حکمیہ اور فنون طبیہ میں مشاہیر قضا میں ہیں۔ عقلی علوم میں متقدمین کے دو شریک و شہرہ دار تھے۔ شیخ ابو علی سینا نے بھی اپنی بعض تصانیف میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور غالباً ملاتاً بھی کی ہے۔ سلطان عضد الدولہ بن بویہ کے مغرب خاص تھے۔ ان کے مؤلفات طبیہ۔ فلسفیہ۔ ادبیہ۔ کثیرہ ہیں۔ اس کتاب کے علاوہ چند مولفات کے نام یہ ہیں۔				
		تجارب الامم و تعاقب الائمم فی التاریخ۔ کتاب الاشربہ۔ کتاب البطیخ۔ تہذیب الاخلاق۔ الفوز الکبیر۔				
		۳۰۰ مسیحی مطابق ۸۰۰ھ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ اکتفاء الفتوۃ۔ عیون الالبنا۔ فی تاریخ الاطباء۔ کشف الطنون۔				
۲۶۰۲	۳۶۵	الاربعین فی اصول الدین	امام حجتہ الاسلام ابن حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ	۳۲۰ھ	۳۶۸	
		یہ کتاب جو اہل القرآن کا رجو حضرت مصنف علیہ الرحمہ کا مصنفہ ہے، ایک حصہ ہے جس کو صاحب کشف الطنون لکھتے ہیں۔ ہوتا ہے من کتابہ المسمی بجواہر القرآن۔ مصنف علیہ الرحمہ نے اس حصہ کو مستقل کتاب کی صورت میں لانے کی بھی اجازت دی ہے۔ کما قال فی خطبہ ہذا الکتاب۔ فمن شاع ان یکتبہ مضردا فلیکتب ہر چند کہ یہ کتاب مختلف مسائل اور تنوع فوائد کا ذخیرہ ہے۔ مگر مہتمم بالشان۔ اور غرض اصلی اس سے اصول دین کی تعلیم ہے۔ اسی مناسبت سے یہ کتاب اس فن میں داخل ہوئی ورنہ بجائے خود ایک واعظ ناظر ہے جو تمام دینی علوم و اعمال کی تعلیم دے رہا ہے اور ان کے حسن و جہ اور جزا و سزا کو بتا رہا ہے۔ وللاذکر المصنف آغاز کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی محمد وآلہ اجمعہ من خاتمہ صفحہ ۲۵۶۔ وایاک بفضلہ وجودہ وکرمہ۔ امام غزالی رحمہ اللہ ترجمہ فن ختمہ نمبر ۶۷ کے تحت میں لکھا گیا۔				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یا قوتہ الموعظۃ والمواعظ	الشیخ ابی العزیز عبد الرحمن بن ابی الحسن علی بن محمد الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ ہجری				
		کتاب مذکور بالا کے حاشیہ پر ہے۔ اس کتاب میں بھی حکایات مذکور ہیں۔ مقصود ان کے بیان سے اسلامی اصول و فروع کی تعلیم ہے۔ عبارت آغاز حاشیہ صفحہ ۲ و صلی اللہ علیہ وسلم محمد و علی اللہ و صحبہ اجمعین ختم حاشیہ صفحہ ۵۴ و حسن صدقہا و اللہ اعلم۔ امام جوزی رحمہ اللہ کا حال فن حاشیہ نمبر ۵ کے تحت میں لکھا گیا۔					
۲۶۷۶	۳۶۴	الفوز الاصفی	الشیخ الامام الحکیم ابی علی احمد بن محمد بن یعقوب بن مسکویہ المتوفی ۴۲۱ھ		مطبوعہ بیروت	۱۲۰	
		یہ کتاب مباحث کلامیہ میں کتب فلسفہ کے انداز پر لکھی گئی ہے۔ زیادہ تر عقلی و لائل سے کام لیا ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ کے ثبوت۔ تجرد۔ وحدانیت وغیرہ گوشائستہ بیان سے ادا کیا ہے۔ تین مسان پر کتاب کی ترتیب رکھی ہو۔ ہر ایک مسئلہ کی دس صلوں پر تقسیم ہے۔ پوری کتاب میں تیس فصلیں قائم کی ہیں پہلا مسئلہ اثبات صانع کے بیان میں۔ دوسرا مسئلہ نفس و احوال نفس کی تحقیق میں۔ تیسرا مسئلہ بحث نبوت میں۔ افتتاح کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ موجداً للکون بغیر استدلال ختم صفحہ ۱۲۰ محمد سید اللہ حسین داکر المبعوثین۔					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>مذہب اشافی ہیں۔ ان کا تخریظ نے زمانہ کے فضلا سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ تمام علوم کی جامعیت کے ساتھ فن حدیث میں ید طولانی ہے۔ حافظ حدیث کا لقب ان کے واسطے ناموزوں نہیں۔ میں ہزار احادیث از بر تھیں۔ اس کے ساتھ در واقعہ کے حالات پر بھی پوری واقفیت رکھتے۔ اپنے ہی خاندان میں کسب علم کیا۔ باپ اور چچا کی شاگردی کا فخر پایا۔ بعض بعض فنون میں شہر کے دوسرے علماء مقبرین سے بھی استفادہ کیا۔ فاضل اجل ہونے کے علاوہ آپ کی ذات میں اور بہت سی خوبیاں جمع تھیں۔ فصیح و بلیغ اعلیٰ درجہ کے۔ واعظ بمثل۔ خوش تقریر۔ حلیم و بردبار۔ وسیع الخلق۔ مسکین نواز وغیرہ وغیرہ اس کتاب کے سوا ایک رسالہ فی انخصاب اور شرح المناوی الصغیر بھی آپ کی تالیف ہے۔ ماہِ حجب کی ۲۷ تاریخ شبِ پنجشنبہ بارہ سو سینتیس ہجری میں وفات پائی۔ اسی کتاب کے رتدائی ورق پر ان کا حال عربی عبارت میں تحریر ہے۔ یہ مختصر ترجمہ اُسی سے ماخوذ ہے۔</p>
۲۸۵۰	۳۶۳	مختصر رونق المجالس مع کتاب الیاقوتہ	الامام العلامة عثمان بن یحییٰ بن عبد الوہاب المیری		مطبوع مصر	۵۴	
							<p>یہ کتاب رونق المجالس کا انتخاب ہے۔ اصل کتاب کو امام ہمام شیخ ابی خص عمر بن حسن نیشاپوری نے تالیف کیا۔ جو بایں ابواب پر شامل ہے۔ ہر باب میں دس حکایتیں لکھی ہیں۔ علامہ میری انتخاب کنندہ نے بجائے دس حکایتوں کے چھ حکایتوں پر جو بدیع اور اثر بخش تھیں، ہر باب میں اختصار کیا۔ اس کتاب کے اگرچہ فن کلام سے چنداں مناسبت نہیں۔ مگر مقصود بیان حکایات سے اثباتِ الوہیت و وحدانیت و بیانِ معجزات وغیرہ وغیرہ ہے۔ اس لحاظ سے اس فن میں آجنا زیادہ ناموزوں نہیں ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ سرب اختہ بخندیا صریح۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۵۴ و علیٰ آلہ و صحبہ (جمعین)۔ علامہ میری کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔</p>

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۵۴	۳۶۱	کتاب الحکمۃ فی مخلوقات اللہ عزوجل	حجتہ الاسلام زین الدین ابن حاتم محمد بن محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ ہجری		مطبوعہ مصر ۱۳۲۱ھ	۶۴	
		<p>اس کتاب میں مضامین برہان الہی کے طریق پر لکھے ہیں مصنوعات کے وجود سے صانع بیچوں کے وجود ذاتی پر استدلال کیا گیا ہے۔ آفرینش خلق میں جو مصالح اور حکم رکھے گئے ہیں مجملًا اُن کا ذکر کیا گیا ہے۔ اثبات وحدانیت اور طریقہ معرفت حق سبحانہ تعالیٰ کو بہت سلیس بیان سے ادا کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱ الحمد للہ الذی جعل نعمہ فی ریاض جنان المقربین الخ خاتمہ صفحہ ۶۴ و علی الہ و صاحبہ وسلم امام غزالی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۶۸ پر لکھا گیا۔</p>					
۲۸۴۳	۳۶۲	التحاریر فی بیان مسائل الدین	الشیخ الفاضل علی بن الشیخ ابی السعود محمد العباسی الشافعی الشہیر بالسویدی المتوفی ۳۵۱ھ	۱۲۱۳ ہجری	مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۲۲۶	
		<p>یہ کتاب اصول اعتقاد یہ اور مسائل دینیہ میں لکھی گئی ہے صفحات کے حصہ تحت میں خط جدید ولی کے فاصلہ سے حواشی بھی تحریر ہیں جو ظاہر اُمنیات معلوم ہوتے ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی الحمد للہ رب العالمین مالک دین الدین الخ خاتمہ صفحہ ۲۶۶ وقد وقع الفراغ الی قول ولہد اُمنین۔ مولف علام حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نسل میں ہیں۔ مسکن بستان داوی</p>					

نمبر پودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بن حسن نجدی ایضاً صفحہ ۲۴۷۔ مولفہ ابن تیمیہ ایضاً صفحہ ۲۸۸۔ مولفہ ابن تیمیہ۔ ایضاً صفحہ ۳۶۴۔ حزب المقبول۔ من احادیث الرسول۔ مولفہ ابی سعید محمد بن الفیض الانصاری۔ یہ کل کے کل بہ استثناء دو ایک رسالہ کے تقریباً موضوع واحد پر لکھے گئے ہیں۔ (ابن تیمیہ کا ترجمہ فن فقہ نمبر ۶۵ پر اور علامہ نجدی کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۰۵ پر لکھا گیا۔					
۲۸۹۹	۳۶۰	الکافیۃ الشافیہ فی الانتصار للفرقۃ الناجیۃ منظوم	امام ابی عبداللہ محمد بن ابی بکر المعروف بجافظہ ابن قیم الجوزی الحنبلی المتوفی ۷۵۱ھ		مطبوعہ ملبرہ آگرہ ۱۳۰۶ھ	۲۸۰	
		اس کتاب میں توحید ذاتی و صفاتی حق جل و علا کا اثبات۔ فرقہ باطلہ کے مزعومات لائینی کا ابطال فرقہ ناجیہ کے ضروری عقائد کا ذکر بدعات وغیرہ سے اجتناب کا طریقہ۔ بڑی خوش اسلوبی سے بتایا گیا ہے اس فن میں بہت مفید کتاب ہے یہ کتاب قصیدہ نوینیہ ابن قیم کے نام سے مشہور ہے۔ حاجی خلیفہ لکھتے ہیں کہ چھ ہزار اشعار اس کتاب میں ہیں۔ کشف الظنون مطبوعہ مصر جلد ثانی صفحہ ۱۲۷ میں اس قصیدہ کو قصیدہ میمیہ لکھا ہے۔ غنا ہر غلطی ناخن کی ہوگی شروع کتاب میں تقریباً پانچ درقوں میں عربی عبارت بطریقہ دیباجہ نثر میں لکھی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی شہدت لہ برہوتہ و جمیع مخلوقاتہ۔ ابتداء قصیدہ حکم الحبۃ ثامت الاسرکان۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۲۷۷۔ تبعوہم من یعد بالاحسان۔ ابن قیم کا ترجمہ فن حدیث تحت نمبر ۵۰۵ میں لکھا گیا۔					

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب کا اصل موضوع ایمان و اسلام کی تفسیر اور ان دونوں میں حورق ہو اس کی تفصیل دکھانا مقصود ہے بگراں بحث کے ذکر میں اہم مسائل و مینیہ بھی نہایت تحقیق و نتیجہ کے ساتھ مذکور ہیں۔ جس قدر مباحث و مسائل اس میں لکھے گئے ہیں ان سے واقفیت امر ضروری ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ نستعینہ و نستغفرہ واخوانہ باللہ الخ عبارت خاتمہ صفحہ ۲۳۸ فی مواضع کثیرہ بلا استثناء واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلہ۔ والحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و سلم۔					
		مجموعۃ التوحید۔	شیخ الاسلام ابن نیمہ و الشیخ محمد بن عبد الوہاب النجدی وغیرہما				
		اس مجموعہ میں چھوٹے بڑے ۲۸ رسالے مفصلہ تحت ہیں۔ رسالہ صفحہ ۲۔ ایضاً صفحہ ۵۔ ایضاً صفحہ ۵۔ ایضاً صفحہ ۷۔ ایضاً صفحہ ۹۔ ایضاً صفحہ ۱۲۔ پھر ۶ رسالے ابن تیمیہ کی تالیف ہیں۔ ان تمام رسائل میں توحید۔ اصول دین۔ قواعد دین کا بیان ہے۔ رسالہ صفحہ ۱۳۔ ایضاً صفحہ ۱۸۔ ایضاً صفحہ ۲۱۔ پھر تین رسائل شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی متوفی ۷۸۰ھ کے تالیف ہیں۔ مضموناً رسائل مابقی کے قریب ہیں۔ ایضاً صفحہ ۲۶۔ مولفہ عبد الرحمن بن حسن۔ ایضاً صفحہ ۳۱۔ مولفہ شیخ سلیمان بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نجدی ایضاً صفحہ ۳۳۔ ایضاً صفحہ ۳۶۔ ایضاً صفحہ ۳۸۔ مولفہ شیخ محمد بن نجدی۔ ایضاً صفحہ ۴۰۔ مولفہ شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی۔ ایضاً صفحہ ۶۰۔ مولفہ ابن تیمیہ۔ ایضاً صفحہ ۷۲۔ مولفہ ابن تیمیہ ایضاً صفحہ ۷۵۔ مولفہ سلیمان بن عبد اللہ۔ ایضاً صفحہ ۸۶۔ مولفہ عبد اللہ بن عبد الرحمن المعروف بابی بطین ایضاً صفحہ ۹۴۔ ایضاً صفحہ ۱۰۳۔ ایضاً ۲۲ صفحہ ۱۰۵۔ کتاب التوحید مولفہ شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی۔ ایضاً صفحہ ۱۳۹۔ ایضاً صفحہ ۱۴۱۔ مولفہ شیخ احمد بن علی بن عتیق نجدی ایضاً صفحہ ۱۹۹۔ مولفہ شیخ عبد الرحمن					

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>تقطیع کتابت مختلف - طولاً ۵ سے ۶ - اونچے تک - عرضاً ۲ سے ۴ - اونچے تک - سطور ۲۱ سے ۵۲ تک</p> <p>خط و کاغذ عرب کتابت سرخی و سیاہی سے - کاتب کا نام نہیں لکھا تمام اوراق پر رقعہ دوزی ہے</p> <p>کیس کم کہیں بیش پہلے ورق کے دوسرے صفحے پر پیوند کا - سی زیادہ ہے - اس صفحہ کی ساری سطور پر پیوند کاری کے سبب سے ناقص ہو رہی ہیں - پڑھنے میں زیادہ کوشش کرنے سے بھی ٹھیک عبارت پتہ نہیں چلتا -</p> <p>اس کتاب میں توحید باری تعالیٰ عز اسمہ کی معرفت کے طرق بیان کیے گئے ہیں اور اس معرفت کو اہمات مطالب قرار دیا ہے - جسے پہلے عقل و روح کے متعلق بحث ہے - اُس کے بعد دوسرے مسائل کلامیہ کی تفصیل ہے - کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت کار آمد و مفید ہے - عبارت آغاز ورق اول صفحہ پہلا - الحمد للہ ذالمن و لا اذع عبارت ورق ۵۰ صفحہ اول القول فی ان کلاماً بنظم القرآن عبارت خاتمہ ورق ۵۰ صفحہ دوم فھو محدث و مخلوق و اللہ اجل و اعظم الی قول - تم الکتاب بھون الملائک الوھاب الموسوم بالتمہید من کلام ابو شکر السالمی رحمہ اللہ -</p> <p>مصنف رحمہ اللہ کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا -</p>
۲۸ ۹۱	۳۵۹	کتاب الایمان مع مجموعۃ التوحید	الامام شیخ الاسلام تقی الدین ابوالعباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن الخضر بن علی بن عبد اللہ بن نعمۃ الخثرانی المتوفی ۵۶۲ھ		الاسلام مطبوعہ مطبع النصار دہلی	صفحہ ۲۴۰ صفحہ ۳۹۹	

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۵۹۳	۳۵۷	نقد المحصل المعروف بتلخیص المحصل	علامہ نصیر الدین محمد بن محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۵۶۷ھ	۶۶۹ھ	قلمی ۱۲۷۱ھ	۱۷۲	
<p>تقطیع کتابت $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2}$ - ۱ پنجم - بطور ۲۳ - خط نستعلیق اوسط درجہ کا - کاغذ دہلی کتابت سرخی و سیاہی سے - کاتب کا نام تحریر نہیں - پوری کتاب پیوند کاری اور اثر کرم سے محفوظ ہے - اول و آخر دو مہرین چسپاں ہیں - جن میں یہ عبارت کندہ ہے ۵۷۷ ہجری کے واسطے میں شد منظر حسین ۵۷۷ ہجری یہ کتاب مصر میں بھی طبع ہو چکی ہے -</p> <p>کتاب المحصل مؤلفہ امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی متوفی ۶۰۵ھ ہجری کا تلخیص ہے - اصل کتاب چار ارکان پر مرتب ہے - الاول فی المقدمات - الثانی فی تقسیم المعلومات - الثالث فی الالہیات - الرابع فی السمعیات - محقق طوسی نے اس کتاب کی تلخیص کی ہے - انداز بیان یہ رکھا ہے کہ پہلے محصل کی عبارت کو لفظ (قال) کے ساتھ لکھتے ہیں - پھر اس کلام پر جو شبہات و خدشات وارد کرتے ہیں اُس کو لفظ (داقول) سے تحریر کیا ہے -</p> <p>عبارت آغاز ورق اول صفحہ ۲ - الحمد لله الذی یدلّ افتقار کل موجود فی الوجود الیہ ورق ۳۱ صفحہ اول قال مسئلہ من القداماء من تراجم ان هذہ المحسوسات - آخر خاتمہ کتاب ورق ۱۶ صفحہ اول ہماجرى علی الساننا فیما لا یضی بہ اللہ نعالی الی قول ۱۲۷۱ھ ہجری -</p> <p>محقق طوسی کا ترجمہ فقہ تحت نمبر ۶۴۱ پر تحریر ہو چکا -</p>							
۲۶۶۱	۳۵۸	التمہید فی بیان التوحید علامہ ابو شکر محمد بن عبد الباقی بن شعیب الکشی السالمی الحنفی	۵۷۵ھ	قلمی ۱۲۷۱ھ	۳۰۰		

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
		اس کتاب میں۔ اثبات توحید۔ نفی تشبیہ۔ نفی جبر وغیرہ۔ تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔ کتاب کے شروع سے پہلے مولانا علی محمد کشمیری نساخ کتاب ہذا نے دو صفحوں پر اس کتاب کی توصیف و مدح لکھی ہے۔ آغاز اصل کتاب صفحہ ۴۴ الحمد للہ الواحد الاحد الذی لا شریک لہ۔ خاتمہ صفحہ ۴۹۔ لا تخصمہ الا من ضاق بما فی صدرہ۔ مولف کتاب کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۴ پر لکھا گیا۔					
		رسالہ فی الاعتقادات	مولینا محمد باقر بن محمد تقی الحجابی التونی	مسئلہ ہجری۔			
		یہ رسالہ کتاب مرقومۃ الصدر کے آخر میں ہے۔ اصول عقائد کا بیان ہے۔ ابتدا صفحہ ۸۰ الحمد للہ الذی سہل لنا سلوک شرائع الدین خاتمہ صفحہ ۱۹ والسلام علی النبی الصدی والہ الختام۔ (مولف کتاب کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا)					
۲۵ ۴۹	۳۵ ۶	فرقان القلوب	مولانا محمد ابوالہدیٰ بن السید ابی البرکات حسن دادی الصیادی الرفاعی	۱۳۲۳ھ	۱۳۲۳ھ	۴۴	مطبوع مصر
		مختصر رسالہ ہے۔ ارکان خمسہ اور ان کے اسرار و دقائق کے بیان میں۔ ابتدا صفحہ اول الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی عبدہ ونبیہ					
		مولف کتاب زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں۔ رسالہ ہذا کی تحریر و طبع انھیں کے اہتمام سے ہوئی ہے۔					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>سند رواں کے انقضاء پر کتاب وصول ہو سکے گی اس لیے ایک عدد کا زائد ہو جانا لطف سے خالی نہیں ہے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کتاب کے نام میں دو طرح کی تصریح کیا ہے۔ اولاً نوافض بے الف و لام لکھا ہے۔ جس سے اکتیس عدد کم ہو گئے۔ ثانیاً نوافض کے بعد لفظ علی الزوافض زیادہ کیا ہے۔ جس کو مولف نے نہیں لکھا۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ محمد ك اللہم لا الہ الا انت وحدك لا شریك لك صفحہ ۸، الامام اذالم یكن عدلا جازا لحكام وحكامہ لا الصحابۃ رضی اللہ عنہم یقلدوا الاعمال من معاویۃ انتہی۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۳۰ اِنَّهُ مَيَّسِرُ الْاِمَالِ وَلَا مَانِي الْاِیْ قَوْلٍ لِجَمِیعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔</p> <p>مؤلف رحمہ اللہ نسباً سید شریف جرجانی کی اولاد میں ہیں۔ اسی وجہ سے سادات شریفیہ کہے جاتے ہیں۔ سلطان مراد خاں کے عہد میں یہ کتاب تالیف کی ہے۔ اس کتاب کے علاوہ اور بھی مؤلفات ہیں۔ اسی کتاب میں جہاں اپنا حال اور نسب وغیرہ لکھا ہے۔ اپنے مؤلفات میں یہ کتابیں مشہور کی ہیں۔ حاشیہ علی شرح المختصر للعلامة اللانجی فی الاصول۔ حاشیہ علی التبیات شرح التجرید للعلامہ قوشچی۔ حاشیہ علی بعض انوار الفقہ فی مذہب الامام الشافعی۔ ذخیرۃ العقبی فی ذم الدنیا۔ متن جامع فی علم احکام النجوم۔ رسالہ فی بیان حرمتہ المتقہ۔ رسالہ فی آداب الوزراء رسالہ فی مناسک الحج علی مذاہب الاربعہ۔ صاحب کشف الظنون۔ مؤلف کی وفات کی نسبت لکھتے ہیں۔ المتوفی فی حد و دسٹھ خمس و تسعین و تسعمائة ملة المشرفة۔</p>					
۲۵۳۵	۳۵۵	کتاب التوحید۔ مع رسالہ للعلامة المحلبی	الشیخ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسی بن بابویہ القسسی الملقب بابصدق المتوفی	۱۲۱۱ھ	مطبوعہ	۵۱۹	

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا فلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۸۵	۳۵۴	النواقض	مولانا معین الدین شرف الشہیر میسر زاحمد دوم الحسنی الحسینی الشریف المتوفی فی ۱۰۹۵ھ	۹۸۷ھ ہجری قلمی ۱۰۷۷ھ	قلمی ۱۰۷۷ھ	۳۰۶	

تقطیع کتابت مع جدول ۳۷ × ۳۰ - ۳۰ - ۱۹ - جدول سرخ و سبز قدر سے لوح طلائی خط نسخ متوسط کاغذ کشمیری کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کتاب کا نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر چونڈ کاری کثیر کر مخور دگی قلیل ہے۔ اول صفحہ پر چھوٹی سی مہر امام الدین اور آخرین صفحہ پر مہر میرزا علیم الدین نام کی چسپان ہے۔

یہ کتاب اہل تشیع کے عقائد کے ابطال میں ہے۔ مؤلف نے اس باب میں کتاب و سنت و اقوال علماء و تائخین سے احتجاج کیا ہے۔ کتاب کی ترتیب اس عنوان پر رکھی ہے۔ مقدمہ فصیل ثلثہ کشف مقال۔ خاتمہ ذیل۔ احتمال مقدمہ میں ایمان و اسلام کی تحقیق اور ان دونوں میں مفہومات تغایر و مصداقاں اتحاد کا تفصیلی بیان فضول ثلثہ میں فضائل اصحاب رضی اللہ عنہم کا عموماً و خصوصاً تذکرہ اور خلافت خلفاء راشدین کی حقیقت مذکور ہے کشف المقال میں اہل تشیع کے عقائد و خیالات کا ابطال کیا ہے۔ خاتمہ میں لحن و طعن کی مذمت و ممانعت۔ اقوال فقہاء و غیر ہم سے ثابت کی ہو۔ ذیل میں اجمالی طور پر ایسے عقیدہ کا ذکر ہے جو صائب و منجی ہو سکے اِکمال میں۔ اپنا نسب اور اپنے شیوخ کا حال اختصار کے ساتھ لکھا ہے کہ کتاب کا نام تاریخی ہے۔ دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ ۱۰۷۷ھ میں اس کتاب کی تالیف ہوئی اور النواقض کے عدد نو سو اٹھاسی ہوتے ہیں۔ نواقض کے معنی سکگی کے ہیں۔ ظاہر ہے کہ مخالفین کی شکستگی اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ اُن کے پاس پہنچ جائے۔ اور عادیۃً و غیرہ کے اعتبار سے

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مصرفات پر جو بیونڈکاری ہے وہ بہت زیادہ ہے جس سے اہل عبارت کتاب میں تین نقصان آگیا ہے صفحہ ابتدائی و انتہائی پر امام الدین نام کی دو چھوٹی مہریں چسپاں ہیں۔ شرح مواقف مولفہ سید جرجانی متوفی ۸۱۰ھ کا کل حاشیہ ہے۔ اہل فن اس حاشیہ کو بڑی فخر و قست سے دیکھتے ہیں اس شرح پر متعدد حواشی لکھے گئے ہیں۔ لیکن جن تحقیقات و تدقیقات سے اس حاشیہ میں کام کیا گیا ہے۔ وہ دوسرے حواشی میں نہیں پایا جاتا۔ آفاذ کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ الذی لوہٹ الافہام فی کبریاء ذاتہ و تحیرت الاولہام فی عظمۃ صفانہ عبارت خاتمہ صفحہ ۶۷۹ وان ینفع المخلصین و یحعلہ ذخرا لیوم الدین و الحمد للہ رب العالمین۔ محشی علام کی ولادت سنہ ۱۰۰۰ ہجری میں۔ سلطان محمد خاں کے عہد میں بلا دروم میں ہوئی۔ اور وہیں تربیت پائی۔ ملا فتح الدین۔ ملا طوسی۔ ملا خسرو۔ الہ کے اساتذہ میں ہیں۔ تمام علوم و فنون کے جامع محقق۔ مدق۔ مانے جاتے ہیں۔ علم کلام۔ معانی۔ عربیت۔ معقول۔ اصول فقہ وغیرہ میں بصیرت تامہ حاصل تھی۔ کمال علمی کے ساتھ صلاح و تقویٰ سے بھی آراستہ تھے بہت سے مصنفات کے مصنف ہیں سلطان محمد خاں کی حیات میں تلمیذ کا حاشیہ بایزید خاں اُن کے بیٹے کے نام پر لکھا یہ امر سلطان محمد خاں کو سخت گراں گزرا اور باعث برہمی مزاج سلطانی ہوا ان کے چچا زاد بھائی علی فناری اُس وقت میں لشکر سلطانی کے قاضی تھے اُن کی وساطت سے بغرض درس کتاب منہی اللیب مصر جانے کی سلطان سے اجازت حاصل کی مصر پہنچ کر ایک فاضل مغربی سے منہی اللیب کو پڑھا اور بعض تلامذہ ابن حجر عسقلانی سے صحیح البخاری کی سند حاصل کی۔ سنہ ۱۰۰۰ ہجری میں شامی قافلہ کے ہمراہ زیارت حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ ان کے مؤلفات مشہورہ یہ ہیں حاشیہ تلویج۔ حاشیہ شرح تلخیص المعانی حاشیہ تلویج حاشیہ شرح الاواقف۔ حواشی تفسیر البیضاوی۔ وغیرہم زمانہ حکومت سلطان بایزید خاں میں ماہ جمادی الآخرہ ۱۰۰۰ ہجری مقام بروسا میں وفات پائی۔ (الفوائد البہیہ فی تراجم الحقیہ)					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۳۱۹	۳۵۲	بستر اختلاف	میرزا غلام احمد قادیانی المتوفی ۱۳۲۲ھ	۱۳۱۲ھ	مطبوعہ اقدس ۱۳۱۲ھ	۹۲	

اس کتاب میں حقیقت خلافت خلفاء راشدین۔ رضی اللہ عنہم۔ کا اثبات۔ اور منکرین خلافت کی تکذیب
بہر تحقیق و دلائل کے ساتھ کی گئی ہے۔ کتاب کی تمامی پر ایک عربی قصیدہ حضرات شیخین اور دیگر احباب
کی مدح میں۔ اور دو اشتہار مولوی محمد حسن بٹالوی کی یادہ گوئی کے اظہار۔ اور ان کے علمی دعاوی کے
ابطال میں ہے۔ اس کے بعد عربی عبادت میں کچھ متفرق امور لکھے گئے ہیں۔ افتتاح کتاب صفحہ اول۔
یا معطی الکماں والعقل والفکر خاتمہ صفحہ ۲۲ یا عدل رسول اللہ والخمسہ المطہرۃ۔

مؤلف کتاب پنجاب ضلع گرداسپور کے رہنے والے ہیں۔ قادیان جو ایک مختصر قصبہ امرتسر سے دور
بٹالہ سے قریب ہے۔ ان کا مسکن خاص ہے۔ یہی وہ شخص ہیں جنہوں نے تیرہویں صدی کے آخر میں
سیح موعود اور ممدی مسعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ ان کے اس دعوے کے مکتدہ بین کشیر مصدقین اقل قلیل
ہوئے متعدد کتابیں۔ عربی۔ فارسی۔ اردو منظوم۔ منثور مختصر مطوّل۔ ان کی مولفہ ہیں۔ تمام موافقات کی۔
علت غائی واحد ہے۔ وہ یہ کہ دعویٰ مسیحیت میں یہ سچے۔ اور مکتدہ بین جھوٹے ہیں قادیان میں ۱۳۲۲ھ
میں وفات پائی۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ (جامع الاوراق)

۲۳۸۴	۳۵۳	حاشیہ شرح المواقف	المولوی حسن چلی بن محمد شاہ بن شمس الدین بن محمد حمزہ انصاری المتوفی ۸۷۶ھ	قلمی	۶۰۰		
------	-----	-------------------	--	------	-----	--	--

تقطیع کتابت ۴۰ x ۳۰۔ انچہ سطور ۳۰۔ خط تعلیق منوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کتاب ۱۰ حرفہ سبھی
سے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا تقریباً کل اور ان کے منجورہ ویتہ مذکور ہیں۔ آخر کے پتہ ساکت اور غول کے

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	قیمت
۲۴۶۱	۳۵۱	حاشیہ علی شرح العقائد الحلالی	میر محمد ہاشم گیلانی المتوفی ۱۰۶۱ھ		قلمی	۴۲۲	

تقطیع کتابت ۶ x ۳ - ۱۳ - ۲۱ - خط تعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی کتابت سیاہی و سرخی سے۔ کتاب کا نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر کمر خورگی کا اثر زیادہ اور پیوند کاری قلیل ہے صفحہ ۱۰۷ سے صفحہ ۷۶ تک مسلسل صفحات کے ایک ہی حصہ خاص پر پیوند کاری ہے جس سے اصل عبارت مخفی ہو گئی ہے بہت کوشش اور ماقبل و مابعد کے ربط سے کچھ پڑھی جاسکتی ہے۔ خاتمہ کتاب کی آخری سطر کا خط غیر ہے۔

شرح عقائد جلالیہ کا مبسوط حاشیہ ہو۔ فاضل محشی نے اس حاشیہ میں بسط و تفصیل سے کام لیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ بعد بسم اللہ محمد و نصیلة علی محمد و آلہ فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم و هو انسان عبارت ختم اللہم ثبت فابنا علی اکا اسلام برسولات سید اکا نام علیہ و علی آلہ و اصحابہ الصلوٰۃ والسلام

محشی علام کا نام اس نسخہ کے ابتدائی صفحہ پر میر محمد ہاشم تحریر ہو۔ ظاہر یہ وہی فاضل اہل ہیں جنکی نسبت جام جہاں نما میں لکھا ہے کہ گیلانی الاصل ہیں۔ عقل و دانش اور قوت حافظہ و حدت ذہن کے اعتبار سے امتیاز و تفوق رکھتے۔ بارہ سال حرمین محترمین زاوہا اللہ شرفاً و تکریماً۔ میں تحصیل و کسب علوم میں مشغول رہے شاہ جہاں بادشاہ دہلی کے عہد میں ہندوستان آئے فن طب اور علم ریاضی وغیرہ حکیم علی گیلانی سے پڑھا۔ جب ان کی فضیلت و کمال کا چرچا فردوس آشتیاں کے کان تک پہنچا۔ معزز ملازمین کے زمرہ میں داخل کیے گئے۔ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کی تعلیم ان کے متعلق ہوئی جس وقت عالمگیر صوبہ دکن کے نظم و نسق کے واسطے گئے ہیں۔ صاحب ترجمہ بھی ان کے ذمہ خاص تھے۔ انہی سال کی عمر میں اورنگ آباد دکن میں سہ ایک ہزار اکٹھ ہجری میں اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔

نام کتاب	نام مؤلف	تتمہ نویض	مطبوعہ یا قلمی	تقدیر و صفحہ	کیفیت
حاشیہ علیہ عہد الیکم	الفاضل الکامل مولانا علی شہ	الفاضل الکامل مولانا علی شہ	الفاضل الکامل مولانا علی شہ	الفاضل الکامل مولانا علی شہ	الفاضل الکامل مولانا علی شہ
عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم
عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم
عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم
عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم
عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم
عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم
عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم
عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم	عہد الیکم

عہد الیکم سے اس حاشیہ کی ابتدا اور صفحہ ۱۰۰ پر ختم ہے۔ اس حاشیہ کے متن نے قلمی اور بھی
 اور اور عہد الیکم سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے
 عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے
 عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے

عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے
 عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے

عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے
 عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے
 عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے
 عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے

عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے
 عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے

عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے عہد الیکم کی طرف سے

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		امام حجتہ الاسلام رحمہ اللہ کا ترجمہ فقہ تحت کتاب اسرار کج نمبر ۶۸ کے تحت میں لکھا گیا۔					
۲۳۱۱	۳۴۹	حاشیہ علی شرح العقائد الجلالی نام تمام مع الحاشیہ عبدالحکیم کامل	الفاضل المد تق میر محمد باقر الجالیسی	قلمی	۱۱۰		
		تفلیح کتابت طو لانیہ ، عرضاً مختلف ۰۳۔ ایچ سے ۰۴۔ انچ کتاب۔ سطور۔ ۲۵۔ خط نستعلیق معمولی۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب محمد حقیف۔ طالب علم۔ کرخوردگی و پیوند کاری زیادہ ہے۔ اول ورق کے دوسرے صفحہ پر پیوند کاری کے اثر سے سطور کے آخری کلمات پڑھے نہیں جاسکتے۔ اکثر جگہ لفظ قولہ کو سرخی سے لکھا ہے۔ بہت سے عقائد پر اس سرخی کی حکہ خالی چھوڑ دی گئی ہیں۔ صفحہ ۱۰۶ اور صفحہ ۱۰۷ کی تقریباً ایک ثلث کے قریب عبارت پیوند کاری کی وجہ سے محو ہو گئی ہے۔					
		اس مجاہدین شرح عقائد جلالی کے دو حاشیہ ہیں۔ پہلے کی نسبت صفحہ اولی کے گوشے پر تحریر ہے۔ الجزء الاول من الحاشیة للفاضل المد تق میر محمد باقر الجالیسی علی شرح العقائد للحق الدوانی۔					
		یہ حاشیہ آخر سے ناتمام ہے۔ صفحہ ۲ سے صفحہ ۳۳۔ تک یہی حاشیہ ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۳۵ سادہ چھوڑا گیا ہے۔ صفحہ ۳۶ کے بعض حصہ پر کچھ مختلف عبارتیں تحریر ہیں۔ صفحہ ۳۷ سے دوسرا حاشیہ شروع کیا گیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ قولہ هو انسان الضمیر راجع الی لفظ الذی المذکور صریحاً۔ ختم صفحہ ۳۳ فی علمہ بحویتہ فتمی لم یکن الا قریب۔ دفاضل جالیسی کا۔ مفصل حال دریافت نہیں ہوا۔					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							امپوری نے باقرا نہ کچھ کلام کیا ہے۔ مولف کتاب ہذا نے اس تنقید کے متعلق چند مواخذات لکھے ہیں۔ کتاب ہذا بھی مضموناً کتاب اول ہی کے قریب ہے آغاز صفحہ ۳۔ اما بعد حمد اللہ احکم الحاکمین خاتمہ صفحہ ۶۲۔ والحمد لله رب العالمین۔
۲۲۸۸	۳۴۴	التحفة الحادیہ	مولوی محمد طیب لکھی ثم الرا مغوری المتوفی ۱۳۳۲ ہجری		مطبوعہ حسنی اٹوچہ	۱۶	
							اس کتاب میں بھی مضامین دونوں کتابوں سابق الذکر کی طرح ہیں۔ اس کتاب میں فاضل مقابل کے اسم گرامی کی بھی تصریح ہے۔ مولف کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۳۲۹ کے تحت میں تحریر ہو چکا۔
۲۳۲۴	۳۴۸	درۃ الفایز فی کشف علوم الآخرہ	امام حجۃ الاسلام ابن حناہ محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ		قلی	۲۴	
							تقطیع کتابت تقریباً ۸ x ۴۔ انچ۔ سطور مختلف تیئیس سے اکتیس تک۔ خط نسخ بطرز عرب طالب علم کتابت سیاہی و قدرے سرخی سے۔ کاغذ ہلی کاتب کا نام۔ سنہ کتابت تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر پیوند کاری کثیر اور جا بجا کر مخور و گی کا اثر ہے۔ مختصر سالہی۔ معاملات آخر وی کا ذکر ہے۔ مرنے کے بعد سے دخول جنت یا نارتک کے حالات لکھے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ قال الامام الاجل حنظلہ الاسلام الی قول الحمد لله الذی خص نفسه بالادام۔ خاتمہ صفحہ ۲۳ من شياطين سعال الله تعالى الی قول واصحابہ اجمعین کتبہ

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تقریباً سال	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۲	۳۳۳	تقریب المرام فی شرح تہذیب الکلام المجلد الثانی مع الحواشی	العالم الفاضل شیخ عبدالقادر بسندجی الکراچی	تقریباً ۱۳۱۹ھ	مطبوع مصر	۳۳۵	
		دوسرا جز ۱- ابتدہ صفحہ ۲- الباب الرابع فی الجہا ہر قد سبق تفسیر الجہا ہر ختم صفحہ ۳۳۵ وعلى بنیہ الصلوٰۃ والسلام۔ الا تمان باطناً وظاہراً دونوں حصوں کے صفحات کی صلیب میں علامہ محمد وسیم الدین برادر حقیقی شایع علام کا اسی شرح کا مستقل حاشیہ بھی ہے۔ اس حاشیہ کے علاوہ کچھ متفرق حواشی بعض اناضل کے اور بھی لکھے ہیں۔ فاضل شایع تیرہویں صدی کے علماء میں ہیں۔					
۲۲۹۰	۳۳۵	الصّارم القرعنات نام تمام	مولوی محمد طیب کی ثم الرا مפורی المتوفی ۱۳۳۴ھ	مطبوع مطبع حسن راہپور	۹۲		
		یہ کتاب آخر سے کسی قدر نام تمام ہے۔ اس کتاب میں تلخیص بعض افاضل کے کلام کی تردید و جو مباحث امور عامہ کے متعلق ہے) کی گئی ہے۔ ابتدہ کتاب صفحہ ۲- اللهم انی احملک ان سوختنی حمی المعارف۔ ختم صفحہ ۹۲- ثم قلت المفہومات اعم۔					
۲۲۸۹	۳۳۶	الصّلوٰۃ الحامیہ علی الجملة الاستبدادیہ	ایضاً	ایضاً	۶۲		
		رئیس المحققین شمس العلماء مولوی عبداللہ صاحب مرحوم خیر آبادی متوفی ۱۳۱۹ھ ہجری نے دالحاشیہ الزاہدیۃ علی الامور العامہ کی شرح میں مزید اہد کے اس قول کے تحت میں قولہ وقد یقال فیہ ان المراد بقولہ مع ما یقالہ، المحققانہ تحقیق کی ہے۔ اس تحقیق پر فاضل اجل مولوی فضل حق صاحب					

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا تسلی	تعداد صفحات	کیفیت
		شرح و رہنما تجارب احادیث الاختیار۔ شرح معانی الآثار للماہوی۔ تخریج احادیث المسند و فی الاصول۔ تخریج احادیث شرح القندوری۔ شرح فرائض الجمع۔ حاشیہ علی التلویح۔ شرح منظومہ ابن الجزری وغیر ذلک۔ ستر سال کی عمر میں ماہ ربیع الآخر میں وفات پائی۔ اکتفاء القنیع۔					
		شذرات الذهب میں سال وفات ۸۶۹ھ تحریر ہیں۔ صاحب کشف الطنون ۸۶۸ھ لکھتے ہیں۔					
		(شذرات الذهب وغیرہ)					
۲۲۳۲	۳۳۳	تقریب المرام فی شرح تہذیب الکلام المجلد الاول مع الجاشی	العالم الفضل الشیخ عبد القادر السندجی الکدستانی	تقریباً ۱۲۴۳ھ	۱۳۱۸ھ مطبوع مصر	۲۸۰	
		تہذیب الکلام کی شرح ہو۔ مولانا علامہ سعد الدین مسعود بن عمر نقاشا زانی متوفی ۱۲۹۲ھ مصنف نے اس کتاب کے دو حصے رکھے ہیں۔ پہلا حصہ مسائل منطقیہ میں۔ دوسرا حصہ مقاصد کلامیہ میں۔ نسخہ پہلا دوسرے حصہ کی شرح جو اس حصے کو چھ ابواب پر منقسم کیا ہے۔ شارح علامہ نے اختصار و انضباط کے ساتھ ضروری القادری شرح لکھی ہے۔ مسائل کلامیہ میں زیادہ تفصیل و تحقیق سے احتراز کیا ہے۔ اس مطبع میں اس کتاب کے دو جزو کیے گئے ہیں۔ ہر جزو میں تین تین ابواب مذکور ہیں۔ پہلے جزو کی ابتدا آغاز کتاب سے مباحث اعراض تک۔ دوسرے جزو کی ابتدا بحث جو اہر سے ختم خاتمہ کتاب پر یہ پہلا جزو ہے۔ افتتاح کتاب صفحہ ۲۰۔ فہد من ہدانا الی طریق الاسلاہ ختم صفحہ ۲۰۰۔ وغیر ذلک من الاعراض۔					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>حمد المن رسمہ علی صفحات الکائنات دلائل توحیدہ خاتمہ حصہ اول صفحہ ۲۸۰ ہذا تمام الارکان الاربعۃ الحاقیۃ للاصول الاربعین واللہ سبحانہ ولی التوفیق۔ ابتداء حصہ دوم صفحہ اول الخاتمہ فی بحث الایمان والنظریہ فی مواضع۔ خاتمہ حصہ دوم صفحہ ۶۰۰ عن ائمۃ سلفنا الصالحین والحمد للہ رب العالمین۔ شارح رحمہ اللہ کے تفصیلی ترجمہ پروا تھیت نہیں ہئی</p>
		شرح المسائرۃ للقاسم	الشیخ المسلمہ	زین الدین قاسم	بن قطلوبغا بن		
				عبد اللہ الجمالی	المصری الخفی المتوفی		
				۹۹ھ ہجری			
							<p>یہ دوسری شرح ہی۔ کتاب متذکرۃ بالکے آخر صفحہ میں بقاصلا خط جدید ولی تحریر ہے۔ یہ شرح بھی اپنے انداز اور طرز بیان میں بہت پاکیزہ ہے۔ عبارت آغاز۔ قال الشیخ الامام العالم العلائق زین قاسم الخفی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی۔ الحمد للہ رب العالمین۔</p> <p>شارح رحمہ اللہ تعالیٰ ۸۰۰ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ اور اسی سرزمین میں نشوونما پایا۔ عمر کے ابتدائی حصے میں قرآن عظیم حفظ کیا۔ پھر علوم متعارفہ کی طرف بچہ کوشش کے ساتھ متوجہ ہوئے۔ ابن ہمام اور دوسرے علماء عصر سے اکتساب فنون کا اتفاق ہوا۔ جامعہ علوم میں ایسی ترقی کی کہ بہت جلد ان کی شہرت عام ہو گئی۔ اساتذہ اور مشائخین کو ان کی تزییف و تعریف پر مضطرب ہونا پڑا۔ بہت سے طالبین ان کے فیض درس سے فارغ التحصیل اور کامل الفن ہو گئے ان کی تصانیف بھی بہت ہیں۔ بعض مصنفات کے اسناد یہ ہیں:-</p>

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اس وجہ سے الحاق خطبہ کی ضرورت پڑی۔ ایسی حالت میں حاجی خلیفہ کی تحقیق مقام تحقیق سے کس قدر بعید ہے۔ اس کے علاوہ مختلف کتاب خانہ کی فرستوں میں سترالروح کے نام سے کوئی کتاب نظر نہیں پڑی البتہ کتاب الروح فرست کتاب خانہ خدیوہ سرہ وغیرہ میں موجود ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ انتصت بصفات الکمال المنعوت بنعوت الجلال عبارت ختم صفحہ ۲۰۴ اِنَّهُ سَمِیعُ الدَّاعِی وَاهْلِ الرَّجَاءِ وَهُوَ حَسْبُنَا وَنَعُوذُ بِالْوَکِیْلِ۔ مؤلف علیہ الرحمۃ کا ترجمہ فن حدیث میں تحت نمبر ۵۰۰ دکھایا گیا۔
۲۲۲۶	۳۴۲	المسامرہ بشرح المسائل	الشیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بن ابی الشریف القدسی الشافعی المتوفی ۵۰۹ھ (رکشف الظنون)	مطبوع مصر ۱۲۲۸ھ	مطبوع مصر	صفحہ ۲۸۴ صفحہ ۶۰	
		یہ کتاب مسائرہ فی الخصال المنجیہ فی الآخرة کی شرح ہے۔ مؤلفہ الشیخ الامام کمال الدین محمد بن ہمام الدین عبدالواحد شہیر بن ہمام حنفی متوفی ۵۱۹ھ۔ فن کلام میں یہ کتاب نفیس و مستند ہے۔ مؤلف نے ایک مقدمہ چار ارکان خاتمہ پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ مقدمہ فن کلام کی تعریف میں۔ پہلا رکن بیان ذات واجب تعالیٰ سبحانہ میں۔ دوسرا رکن۔ ذکر صفات واجب تعالیٰ میں۔ تیسرا رکن تفصیل افعال عی سبحانہ و تعالیٰ میں۔ چوتھا رکن صدق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں۔ ہر ہر رکن دس دس احوال پر منقسم ہے۔ خاتمہ میں ایمان و اسلام اور اس کے تعلقات کو لکھا ہے۔ شایع رحمہ اللہ نے تمام مقاصد متن کو تفصیل و شرح کے ساتھ منضبط کیا ہے۔ کتاب کے دو حصے کیے گئے ہیں۔ ایک حصہ میں مقدمہ اور ارکان اربعہ دوسرے حصہ میں صرف خاتمہ مذکور ہے۔ اسی وجہ سے خاتمہ کے نمبر شمار ملحد رکھے گئے ہیں۔ آٹا حصہ اول صفحہ ۲					

نمبر صفحات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنة تصنيف	مطبوعہ و قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۷	۳۱۳	کتاب الروح	شیخ الاسلام شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الشہیر بابن قیم الجوزی الحنبلی الدمشقی المتوفی ۵۱۷ھ ہجری		مطبع ۱۳۲۴ھ حیدرآباد دکن	۳۴۸	

اس کتاب میں زیادہ تر بحث ارواح اموات و احیاء پر کی گئی ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ موتے کی روح کو مرنے کے بعد احیاء کی معرفت۔ سمع اقوال۔ رد اسلام وغیرہ باقی رہتا ہے یا کیا۔ اور باہم ارواح میں ملاقات و زیارت کیلئے ہوتی رہتی ہے یا نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے مباحثہ کو کتاب سنت آثار۔ اقوال علماء سے بڑی تحقیق و تفصیل سے لکھا ہے۔ اس کے ضمن میں دوسرے فوائد و تحقیقات بھی مذکور ہیں۔ ایسے مسائل پر کتاب منقسم ہے ہر مسئلہ کے تحت میں متعدد فصول قائم کیے گئے ہیں۔ کتاب مجموعی حیثیت سے بہت نافع اور پر فوائد معلوم ہوتی ہے۔ مولف علام نے کتاب ہذا کا خطبہ نہیں لکھا ہوا ابتدائی عبارت یہاں سے ہے۔ اما المسئلة الاولیٰ اهل تعرف الاموات نریادة الاحیاء غالباً علامہ ابراہیم بن عمر البقاعی متوفی ۵۸۷ھ ہجری نے خطبہ الحاقیہ لکھا ہے۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون میں لکھتے ہیں کہ ابراہیم بقاعی نے اہل کتاب کو مختصر کر کے سبر الروح کے ساتھ نامزد کیا ہے۔ اور عبارت آغاز سبر الروح کی مجنبہ وہی لکھی ہے۔ جو کتاب ہذا کی ابتدا میں تحریر ہے۔ اس عبارت میں حمد و نعت کے بعد صرف اس قدر تحریر ہے کہ کتاب الروح عظیم النفع جلیل القدر کثیر الفوائد کتاب ہے اور مصنف نے اس کا خطبہ تحریر نہیں کیا۔ حالانکہ ایسی کثیر المنافع اور معتبر کتاب کا بلا دیباچہ و بلا خطبہ ہونا کس قدر ناموزوں ہو

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	زیادہ صفحات	کیفیت
۲۲۳۸	۳۴۰	الذخیرۃ فی الحاکمہ	العلامہ علاء الدین علی الطوسی المتوفی ۷۲۰ھ	مخون باسم سلطان محمد بن مراد خاں ثانی	مطبوع حیدرآباد	۲۰۲	
							<p>امام غزالی رحمہ اللہ نہایت الفلاسفہ میں حکماء پر مسائل کا یہ میں بہت سے مناقشات کیے ہیں اس کتاب میں مولف نے قول فیصل لکھ کر حکماء اور امام موصوف کے کلام میں حاکمہ کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ سبحانک اللہ یا منفر دابلاً لاریلیۃ والقدم۔ خاتمہ ۲۰۰ علیہ وعلیہ تسلیاً کثیرا کتبوا مولف علام سلطان ابو الفتح محمد بن مراد خاں ثانی کے عہد حکومت کے آج بے فضلاء میں ہیں۔ یہ کتاب انھیں کے ایماء سے روم میں تالیف کی گئی۔ خطبہ میں مولف نے اس کی تشریح کی ہے۔ نسخہ مطبوعہ کے ابتدائی صفحہ میں لکھتے ہیں کہ اس کتاب کی تالیف حسب الحکم سلطان محمد خاں عثمانی چھ مہینے میں پوری ہوئی اور سلطان محمد خاں نے اس کے صلیب میں دس ہزار درم عطا کیے۔ وامت نے ۱۰۰۰ میں وفات پائی۔ اس کے بعد لکھا ہے۔ من کشف الطنون ملخصاً۔ حالانکہ کشف الطنون میں ان امور میں سے ایک بھی مذکور نہیں۔ صرف اس قدر عبارت تخریر ہے۔ ذخیرۃ فی الحاکمۃ۔ بین الحکماء والفرزالی لعلاء الدین علی الطوسی المتوفی ۷۲۰۔ الفہا فی الشروم وانا صار صوحاً بالتالیف خواجہ مرادۃ نولک الروم وسانفر الی خراسان۔ انتھی۔ اس عبارت میں سنہ وفات کے متعلق کچھ تحریر نہیں۔ مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ سے ایسی فاش غلطی تعجب خیز ہے۔ مولف کا حال زیادہ تفصیل کے ساتھ معلوم نہ ہو سکا۔</p>

نمبر پختہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ترتیب تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>بڑی غنیمت غلام شاہ عالم بادشاہ کی۔ دوسری چھوٹی عبدالشکور نام کی ثبت ہیں۔</p> <p>محشی علام نے تقریباً سنہ ۱۲۰۰ ہجری میں شرح جلالی علی العقائد العنصریہ پر مبسوط حاشیہ لکھا تھا۔ اور اسی شرح پر علامہ حسین خلیلی حسینی متوفی ۱۲۰۰ سنہ ہجری کا بھی حاشیہ ہے۔ اس حاشیہ میں خلیلی نے علامہ قزلباغی سے فاضلانہ بحث و گفتگو کی ہے۔ قزلباغی نے نسخہ ہذا بطریق تتمہ و تعلیق حاشیہ سابق تالیف کیا۔ ماہ شوال تقریباً سنہ ۱۲۰۰ ہجری میں۔ بخارا میں اس کی تالیف سے فراغت پائی۔ اس حاشیہ نوخریں حاشیہ سابق کے خدایا کی تہنیت کے علاوہ فاضل خلیلی کے ایرادات کے بھی کافی جوابات دیے ہیں۔ عبارت آناز صفحہ ۱۰۰ الحمد بامتم کل الامور و یا من قلک عن نسبت الخیدہ والخصور۔ صفحہ ۲۷۷ جواب سوال مقدس و ہو کیف یقول انہ لا باس بہ عبارت ختم صفحہ ۲۷۷ الحمد لله علی الاتمام والتوفیق علی شمس الاسلام والصلوة علی محمد خیر الانام والد واحصاہ</p> <p>الطہارہ صاحب الدرر والعلیاء البدر فی الکرام المقبولین بالطوع والرغبہ عند الخواص والعوام۔ دو نسخے قلمی اس کتاب کے ایک کال۔ دوسرا ناقص۔ نمبر ۲۵ و نمبر ۲۶ پر بھی درج ہیں۔</p> <p>فاضل محشی علوم غنیمت میں بڑے پایہ کے شخص ہیں۔ فضلاء زمانہ سے فائق و سبق مانے گئے ہیں۔ قزلباغی کے رہنے والے ہیں۔ جو ہمدان کے ایک قریہ کا نام ہے۔ لفظ قزلباغ کی کنایت مختلف دیکھی گئی بعض جگہ ہائے ہوز سے دقرہ باغ، بعض مقام پر الف سے (قراباغ) تحریر ہے۔ ان کا سال وفات ٹھیک طریقہ پر محقق نہیں ہوا۔ کشف الطون۔ اور خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر میں وفات کے متعلق لکھتے ہیں۔ توفی فی نیف وثلثین سنہ۔ فرست کتب خانہ آصفیہ میں نصف سال وفات ۱۲۰۰ سنہ تحریر ہے۔ جو غلط ہے۔ اس لیے کہ سنہ ۱۲۰۰ سنہ یا سنہ ۱۲۰۰ سنہ میں اس حاشیہ کی تالیف جس کی محشی نے اسی حاشیہ کے خباہ میں خود تصریح کی ہے۔</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تتبع مصنف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۹۸۱	۳۳۸	ہدایۃ السدیہ	امام حجتہ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ	۳۳۸ھ	قلمی	۳۰	
		<p>تقطیع کتابت مع جدول - ملا وہ باریکا ۱/۶ × ۳/۴ - انچہ سطور ۱۱ - خط نسخ اوسط درجہ کا - کاغذ ہلکی جدول و باریکا سرخ و سبز - کتابت صرف سیاہی سے - کاتب عبد اللہ بن احمد بن فضل - تمام اوراق پر کرخوردگی اور پیوند کاری کثیر ہے -</p> <p>اس کتاب میں عقائد حقہ جو عام مکلفین کے واسطے ضروری ہیں مذکور ہیں - ظاہر نسخہ ہذا پورا نہیں معلوم ہوتا - اصل کتاب کا کچھ حصہ ہی - حاجی خلیفہ کے بیان سے بھی واضح ہوتا ہے کہ اس کتاب میں ملا وہ عقائد کے مداخلت و عبادات وغیرہ بھی لکھے گئے ہیں - اس کتاب کے کاتب نے جو خاتمہ کتاب پر عبارت لکھی ہے - اول تحریر سے کتاب کا نام عقیدہ مبارکہ - اور آخر تفسیر سے ہدایۃ مفہوم ہوئی ہے - درحقیقت اسم ثانی الذکر صحیح ہے - آغاز کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ المبدع المعید الفعال لما یرید خاتمہ صفحہ ۳۰ - وکان الفراغ من کتابہم الی قولہ و بجلومہ - امین امین -</p> <p>امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ترجمہ فن حقہ نمبر ۶۸ پر تحریر ہے -</p>					
۱۹۵۲	۳۳۹	تمتہ الحواشی فی ازالۃ النواشی	مولینا یوسف بن محمد خان القربا باغی الحجہ شاہی المتوفی فی نیف و ثلاثین الف	۳۳۹ھ	قلمی	۶۴۴	
		<p>تقطیع کتابت ۱/۲ × ۵/۸ - انچہ - سطور ۱۵ - خط نسخ پاکیزہ - کاغذ ہلکی - کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں - کرخوردگی و پیوند کاری دونوں زیادہ ہیں - ابتدائی اصفیہ و دو مہریں - ایک</p>					

نمبر ترتیب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>بر اعدادائے دین شد مظفر حسین۔</p> <p>امامیہ مذہب کی کتاب ہے۔ نفی تقلید و عدم جواز اجتہاد میں۔ بیان کیا گیا ہے کہ ماخذ احکام شرعیہ حکومات کتاب و سنت و حدیث اہل بیت اطہار میں منحصر ہو۔ اصول اجتہاد یہ کوئی شے نہیں۔ بارہ فصول پر کتاب کی تقسیم کی گئی ہے۔ نسخہ ہذا میں اوراق بڑی ترتیباً لحاظ تقدیم و تاخیر مجلد ہیں۔ باوجود بے ترتیبی درمیان سے اوراق بھی گئے ہوئے ہیں۔ ہر دوں دوسرے نسخے کے کتاب کی درستی غیر ممکن۔ اسی وجہ سے مجلد ہذا حالت موجودہ پر چھوڑی گئی۔ فہرست فصول کتاب بھی مابین کتاب تحریر ہے مگر پوری نہیں۔ صرف گیارہویں دہارہویں فصل کی حالت لکھی ہوئی ہے۔ صفحہ ۱۰ پر مذکور کتاب کے متعلق جو لکھا ہو۔ ماہ واربع و ثمانین بعد الالف غلطی۔ صاحب کشف الحجب نے سال تصنیف ۱۲۸۷ لکھا ہو۔ آغاز کتاب صفحہ بستم الحمد لله الذی نھانا بسفینۃ اہل بیت نبیہ من امواج الفتن مؤلف علام۔ ہم عصر علماء امامیہ میں بڑے عالم۔ فاضل متکلم۔ محدث۔ فقیہ۔ شاعر۔ ادیب حسن التصانیف ہیں۔ ان کے مہنفات ہیں۔ تفاسیر ثلاثہ۔ معنی۔ صافی۔ اصنی۔ مشہور ہیں۔ ان کے علاوہ یہ کتابیں بھی ان کی طرف منسوب ہیں۔ عین الیقین۔ حق الیقین۔ علم الیقین۔ سفینۃ النجاة۔ رسالۃ الجمعہ۔ ترجمۃ اصولہ الکلمات الطریقہ۔ رسالہ فی الفقہ۔ رسالہ فی نفی التقليد۔ النخبہ۔ المفاتیح۔ منہاج النجاة۔ اہل الال۔ کشف الحجب میں ان کی وفات کے متعلق لکھا ہو۔ المتوفی سنۃ بضع و تسعين بعد الالف۔</p>					
۱۶۴۷	۳۳۷	ابراہیم النبی الواقع فی شفاء النبی	ابو الحسنات مولوی عبدالحی الماکتوی۔ المتوفی سنۃ ۱۲۸۷ھ	مطبوع			
		<p>یہ کتاب اس فن میں سہو آگئی ہو۔ اس کا تعلق فن اسماذ الرجال سے ہے۔ اسی وجہ سے فن رجال میں مع کیفیت۔ بعد نمبر ۱۶۴۷ لکھی گئی۔</p>					

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہذیب	مطبوعہ	تاریخ	تفصیل
		متعلق کچھ نہیں لکھا۔ دیکر فارس موجودہ میں بھی کچھ پتا نہیں چلا۔ امامیہ مذہب کی کتاب ہے۔ اس مذہب میں جو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جیش اُسامہ میں شمول۔ اور مخالفت حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم مذہب امامیہ میں مشہور بحث ہے۔ یہی بحث اس کتاب کا موضوع ہے۔ آغاز صفحہ اول الحمد للہ اولاً بادئاً وثانیاً ثالثاً۔ ورق ۳۵ صفحہ اول عند اصحابنا الامامہ جملہ ہذا۔ ختم عبارت رقی وسعد بن وقاص دامناہم کلہم۔					
		فاضل مکتب علماء امامیہ میں جلیل القدر فاضل ہیں۔ علم کا نام میں ان کا یا بڑا منسوب ہے۔ حاشیہ الحاشیہ شرح تخرید بھی ان کی تالیفات میں دیکھی گئی ہے۔ ان کو تفسیری ترجمہ دیا سنت نہیں سبدا عجاز حسین نیشاپوری نے اسماء و کتب و اسفار علماء امامیہ میں جو کتب الحاشیہ تالیف کی ہے اس میں بھی ان کی کوئی تفصیلی حالت نہیں لکھی۔ مولف نے اپنی اس کتاب میں روشنی الاشیاء مولفہ مولانا سطا اللہ متوفی ۹۲۰ھ کا ایک جگہ حوالہ دیا ہے۔ جس سے ان کا تاخر ہونا صاحب روشنی الاشیاء سے معلوم ہوتا ہے۔					
۱۴۶۵	۱۳۳۶	سیفۃ النجبۃ	مولانا محمد عبد	۵۵۰ھ	قلمی	۴۸	
		المدح و محسن الکتاب					
		الاخباری المنوفی					
		سلسلہ ہجری					
		تقطیع کتابت مع جدول، ۴۸ x ۳۴ اپتھ۔ سطروں ۲۰۔ جدول ۱۰۰۰ خانہ ۱۰۰۰۔ کاغذ کشمیری کتابت سُرخ و سیاہی سے۔ کاتب کا نام اور سند کتابت تحریر نہیں۔ ہر اور ان پر پیوند کاری بہت برا وہ ہے۔ کثرت پیوند کاری کی وجہ سے اکثر جگہ کو برباد بھی ہو گیا ہے۔ یہ وہی ہے۔ ان مقامات پر عبارت کا پڑھنا سخت دشوار ہے۔ ابتداً انہی پر چھوٹی سی مہر بھی نسبت سیس کا کھج یہ ہے۔ ع۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہذیب	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مولف کتاب نے صفحہ ۳۲۳ پر اپنا حسب و نسب - طریقہ تربیت - اس کتاب کی تالیف کی کیفیت وغیرہ تفصیل سے لکھی ہے۔ جس کا ملخص یہ ہے کہ آپ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ہیں۔ سلسلہ نسب آپ کا سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر منتہی ہوتا ہے گیارہ سو (۱۱۸۸) ہجری میں آپ پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علم صرف و نحو وغیرہ کی اپنی والدہ ماجدہ سے پائی۔ اصول فارسی طریقہ تحریر وغیرہ۔ ملاحظہ صادق بہانی سے سلسلہ میں حاصل کیا۔ علم حدیث فقہ فرائض کو سید عبد اللہ حداد نعمان بن سفر آفندی سے۔ بصرہ میں سلسلہ میں تمام کیا منطق کلام - فزون حکمیہ سلسلہ میں (مخارغاب) کی فیض تعلیم سے حاصل ہوئے۔ شیخ عبد الجلیل النجاشی سے دمشق میں سلسلہ میں تصوف وغیرہ کی تکمیل کی اساتذہ تذکرہ بالا کے علاوہ اور بھی فضلاء آپ کے شیوخ میں ہیں۔ سلسلہ میں براہیں سابعاطیہ کو تصنیف کیا۔					
۱۵۲۵	۳۳۵	رسالہ ملامینا	الفاضل الجلیل میرزا محمد بن الحسن الشیرانی المشہور ملامیرزا		قلمی	۲۱۸	
		تقطیع کتابت مع جدول ۲۸ x ۲۸ - انچ - سلور ۱۴ - خط نسخ پاکیزہ - جدول طلانی - کاغذ دہلی - کتابت صرف سیاہی سے - بعض جگہ خط جدول نسخ کشیدہ ہے - کاتب کا نام تحریر نہیں - آخر سے کتاب نام معلوم ہوتی ہے - جابجا پیوند کاری اور کرمخوردگی کثیر ہے - ابتدائی صفحہ کتاب پر چار مہریں - دو بڑی - دو چھوٹی ثبت ہیں - ایک بڑی مہر - خانہ زادشاہ عالم بادشاہ کی دوسری چھوٹی مہر محمد کاظم نام کی ہے - دو چھوٹی بڑی مہریں پڑھنے میں نہیں آئیں - اس کتاب کے نام کی تحقیق نہیں ہوئی - مولف کتاب اور کاتب دونوں نے اسم کتاب					

نمبر خود کتاب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تقریباً قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۵۲۶	۳۱۳۲	براین سا باطیسہ	۱۰۷۱۰۷۱۰ سا باطیسین الحسنی الحنفی المولود سلسلہ حبسری	۱۲۶۹ ۱۸۴۱	۳۶۳	

تقطیع کتابت مع جدول ۱۰×۱۴ - ۱۲ - ۱۳ - سطور ۱۳ - خط السعیدق ممولی - کاغذ انگریزی دبیر
سفید رنگ کا - جدول سرخ و سیاہ - کتابت سیاہی و سرخی سے - کاتب سید قمر علی - بن
سید قاسم علی بلگرامی - پوری کتاب انزکرم و پیوند کاری سے محفوظ ہے -
اس کتاب میں مذہب نصاری کا رد - ربوبیت مسیح علیہ السلام کا ابطال - نبوت
عیسیٰ علیہ السلام کا اثبات جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت حق پر ہیود و نصاری کے
اعتراضات کے جوابات - ترجمہ مصنف کتاب - تذکرہ علماء ہند و غیرہ مذکور ہیں - مولف نے
نصاری کے رد میں پہلے اصل عبارت انجیل کی لکھ کر ترجمہ عربی میں کیا ہے - یہ کتاب اپنے
طرز و انداز میں بہت خوب لکھی گئی ہے - ابتداء میں تقریباً تین اوراق پر کتاب کے متعلق
حالات - فرست و غیرہ بطریق دیباچہ تحریر ہیں - آغاز کتاب صفحہ ۱ الحمد للہ الملک المعبود
المتحد بوجوب الوجود خاتمہ صفحہ ۲۵۳ - جواد سید - ابن ابراہیم - یاسفین الحسنی الحنفی
الی - اس کے آگے کسی قدر عبارت رہ گئی ہے - جس کو اس کتاب سے چنداں تعلق نہیں ہے
یہاں سے چار اوراق سادہ کے بعد چند اشعار قصیدہ مدحیہ غوثیہ کے لکھے ہیں - جو مولف
کتاب کی طبع نقاد کا نتیجہ ہیں - جن کا آغاز یہ ہے فاضل اذا جھل شافی - ختم برضا و بصغ
عن ذنوبی الی یہاں سے کسی قدر عبارت کاتب نے اپنی طرف سے لکھی ہے - جس کا آخر یہ
۵ نویسنده رانیست فروا میدہ ایک نسخہ اس کتاب کا قلمی نمبر ۲۲ پر بھی درج ہے -

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		جو اس کے روایت تحریر کیا ہے۔ ابتدا کتاب صفحہ ۱۰۔ الحمد للہ الذی جعل مقام التبعة الحق علیاً و صبراً مع نبیہ۔ بلاہیہ فی ذلک الاسم سیمیاً صفحہ ۵۲۔ واما الثالث والعشرون فلاخه لا دلالة بقوله تعالى ثانی اثین اذهما فی الغار علی فضيلة الرجل۔					
		خاتمہ صفحہ ۱۲۴ وضعف القوى و لحوّل البدن کالسن البالی۔ وکان آخرها أربع الاول المنتظم فی شهور سنة الف و أربع عشر فی بلد، آکرہ۔ آکرہ بلاد التتدھا الکفر و کفره و استعمل فیها للشیطان یکره جنات المؤمنین عن مکرة و جهله و اخر اجمعه عن سواد الهند خزنه و سهله یحق الحق و اهاه۔					
		فاضل دولت مذہب اثنا عشر کے بہت بڑے رکن اور شہید ثالث کے لقب سے مشہور ہیں۔ علماً۔ فضلاً۔ عفاناً۔ زہداً۔ علماً۔ ذکاذاً۔ تمامی اوصاف جمیلہ سے متصف ہیں۔ اصلاً شوتری اور مولنا ہندی ہیں۔ حکیم ابوالفتح کی وساطت سے جلال الدین اکبر بادشاہ کے ملازم ہوئے و لطافت شاہی سے بولے قاضی لاہور شیخ معین۔ عہدہ قضا پر مامور کیے گئے۔ اس عہدہ کے جملہ لوازمات کو نہایت خوش اسلوبی و سنجیدگی سے انجام دیا۔ تصانیف لائقہ اور تالیفات فائقہ کے علاوہ طبع موزوں رکھتے۔ کبھی کبھی اشعار و نشیں بھی کہتے۔ جہانگیر بادشاہ کے عہد میں آگرہ میں مقتول ہوئے۔ ان کی قبر پر یہ عبارت مکتوب ہو۔ اذ قل نہیں دانی عہدہ جہانگیر فی سنتہ تسع عشرة بعد الالف۔					
		(کشف الحجب والاستار منتخب التواریخ)					
		شوتر جس کو ششتر۔ قشتر۔ ششتر بھی کہتے ہیں۔ خوزستان بلاد عجم میں ایک شہر کا نام ہے۔					
		دارۃ المعارف					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							صاحب کشف الظنون نے لکھا ہے کہ یہ کتاب ملک ناصر بن قلاؤن کے نام پر معنون کی گئی ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے بلکہ سلطان کے ایک محبوب امیر اور سپہ سالار قاصون الساقی کے نام پر لکھی ہے یہ سپہ سالار پھر نائب السلطنہ ہو گیا تھا۔ درر الکامنہ سے معلوم ہوا کہ امیر مذکور نے شائع کیلئے ایک خانقاہ بنائی۔ اور مولف کو اس کا شیخ مقرر کیا۔ (فہرست عربی ریہ ۱۵۷۱ - تذکرات الذہب - طبقات الشافعیہ)
۱۴۹۷	۳۳۳	اتحاق الحق	الفاضل الکامل القاضی نور الدین شریف بن نور الدین شمسری المتوفی ۱۱۹۰ھ	۱۲۴۷ھ	قلمی	۱۲۴۷	
							تقطیع کتابت مع جدول $9 \frac{1}{2} \times 14 \frac{1}{2}$ - اچھ - سطور ۲۷ - جدول طلائی - خط نسخ بخت اعلیٰ درجہ کا کاغذ دی - اوراق پیوند کار - اثر کریم خفیف - کتابت سرخی و سیاہی سے - نام کاتب و سنہ کتابت تحریر نہیں - صفحہ ابتدائی و انتہائی پر حمر منظم الملک محسن الدولہ قریبوں چارہ سیئہ منصور علی خاں نصرت جنگ بادور - ثبت ہے۔ علامہ حلّ متوفی ۱۲۶۷ھ ہجری نے حقیقت مذہب امامیہ اور بطالان مذاہب اہل السنۃ والجماعت میں - سلطان محمد خدابندہ کے ایما سے کتاب کشف الحق و نبج الصدق تالیف کی - علامہ فضل بن روز بہان المتوفی ۱۲۷۷ھ نے اس کی تردید و ابطل میں مبدوط کتاب ابطل الباطل کے نام سے لکھی مولف کتاب ہذا نے یہ کتاب ابطل الباطل کے رد میں تصنیف کی ہے - اس کا طرز بیان اس طرح رکھا ہے - پہلے عبارت کتاب نبج الصدق لکھ کر کلام علامہ فضل بن روز بہان - نقل کیا ہے - پھر ان کلام

نمبر جزا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							بعد صحت کا اہتمام نہیں ہوا ہے۔
							طوابع الانوار مولفہ قاضی عبداللہ بیضاوی متوفی ۶۸۵ھ یا ۷۰۰ھ کی ماتم شریح ہے۔ بحث صفات باری تعالیٰ غرض اسمہ میں صرف ارادہ کے ابتدائی بیان تک ہے اس کے آگے اوراق جو تقریباً بقدر ایک شمش اور ہونا چاہیے۔ نہیں ہیں۔ اس کتاب کے پانچ نسخے کامل قلمی و مطبوع اور نمبر ۲۰۲ تک اسی غرض میں درج ہیں۔ نسخہ ہذا میں خطبہ کتاب نہیں لکھا گیا۔ شرح کی خطبہ متن سے ابتدا کی ہے۔ دوسرے نسخوں میں شایح کا بھی طویل خطبہ تحریر ہے۔ طوابع الانوار کی بہت سی شروح ہیں مگر یہ شرح بیحد نافع اور متداول بین الطلبة ہے۔
							فتاویٰ کو اس کی طرف زیادہ رجحان اور میلان ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۰۱ قال لما جب جودہ الی آخر یہاں الفاظ الحمد جو اصل عبارت متن میں ہے۔ تحریر سے رہ گیا ہے۔ عبارت ختم صفحہ ۲۰۲ وایضاً من ساد القدرۃ التائید فلا یجاء الذی نسبتہ الی۔
							شایح علامہ سید ہیں، سفیان ہیں پیدا ہوئے۔ جملہ فنون عقلیہ و نقلیہ میں پوری مہارت اور کمال و تہنگاہ رکھتے۔ ہمیشہ مدرسین و تعلیم طلبہ میں مشغول رہتے۔ صحیح الاعتقاد۔ محب اہل صلاح۔ عابد و زاہد۔ صاحب قصہ نیمضہ کثیرہ ہیں۔ کچھ حصہ عمر شریف کا دمشق میں بھی مشاغل علمیہ میں بسر کیا۔
							پھر وہاں سے قاہرہ چلے آئے اور آخر عمر تک یہیں رہے۔ ذائقہ قرائت میں شب و روز تالیف و تدریس میں مستغرق رہتے۔ بعض مصنفات مشہورہ ان کے یہ ہیں۔
							شرح مختصر ابن الحاجب۔ شرح منہاج للبیضاوی۔ شرح الطوابع۔ شرح المطلاع۔ شرح بدیع بن الساعاتی۔ شرح السادی فی العروض وغیر ذلک۔ ابی الفلاح نے ان کا لقب شمس الدین اور علامہ سبکی نے شہاب الدین۔ لکھا ہے۔
							ماہ ذی قعدہ ۸۵۰ھ مذکورہ الصدر میں مرض طاعون سے مصر میں انتقال ہوا اور قرائت میں دفن کیے گئے

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ نمبر	مطبوعہ یا قلمی	تعداد نسخہ	کیسٹ نمبر
		<p>صحافت کے حواشی پر بیوند کاری ہے۔ کہ خوردگی بالکل نہیں پائی جاتی۔</p> <p>میرزا ابرہہ دی متوفی سن ۱۱۰۰ ہجری نے جو شرح مواقف کے موقف نامی کے بعض مباحث پر شیعہ کیا ہے اور میرزا ابراہامور عامہ کے نام سے مشہور ہے۔ نسخہ ہذا اس کتاب کا حاشیہ ہے۔</p> <p>فاضل محشی نے اس حاشیہ میں بڑی متبحر و تفصیل سے تحقیق کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ یا من جلد ۱</p> <p>ادل ماہ الکلام و آخر المفاد الجملۃ الحام خاتمہ صفحہ ۹۱۔ فیکون ماموراً اقلہ خروج عن محل النزاع فتدیر۔ اس کتاب کے چند نسخے قلمی نمبر ۱ سے نمبر ۱۰ تک اور بھی ہیں۔</p> <p>محشی علام غالباً آباد کے رہنے والے ہیں۔ نجیب الدولہ کے نام پر کتاب کو معنون کیا ہے</p> <p>بارہویں صدی کے آخری دور۔ یا تیرہویں صدی کے ابتدائی زمانہ کے فضلاء ہیں۔ اس حاشیہ کے علاوہ بعض کتب منطق و فلسفہ پر بھی ان کے حواشی دیکھے گئے ہیں۔ ان کا۔ صفحہ ۱۰۰۰ جہہ ۱۰۰۰</p> <p>نہیں ہوا۔ نواب نجیب الدولہ کی وفات ۱۲۸۲ھ میں ہوئی جو مطابق ۱۸۶۶ء ہے۔</p>				
۱۳۵۳	۳۳۲	مطالع الانظار	العلامہ شمس الدین	قلمی	۳۶۸	
		شرح طالع الانوار	ابوالشامہ محمود بن عبدالرحمن			
		نام تمام	بن احمد بن محمد			
			بن ابی بکر الاصفہانی			
			الشافعی المتوفی			
			۱۲۷۹ھ بحری			
		<p>تقطیع کتابت ۶۷۱ ۲۱۰۔ انچہ۔ سطر ۲۵۔ خط نستعلیق نیچہ۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے</p> <p>آخر سے تقریباً بقدر ثلث نام تمام ہے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام اور اوراق پر۔ کہ خوردگی۔ اور</p> <p>بیوند کاری موجود ہے۔ کتاب محشی بحواشی مختلفہ اور اکثر جگہ سے غلط ہے۔ غالباً کتابت کے</p>				

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیسٹ
		<p>محصراور مقتدر باخلاص ہیں۔ آپ نے۔ آفتاب پنجاب کا خطاب ان کو دیا تھا۔ عہد جہانگیری میں اپنے وطن سیالکوٹ میں تدریس و تصنیف کے کام میں سرگرم رہتے۔ جب شاہجہان کا دور شروع ہوا اور علماء و فضلا کی قدر دانی کا آواز ہر طرف پہنچا تو ملا موصوف دہلی آگئے۔ یہاں اکرام و اعزاز شاہی سے ممتاز ہوئے۔ مشہور ہو کہ شاہجہاں بادشاہ نے دو مرتبہ ان کے ہوزن فقرہ خالص ان کو عطا فرمایا۔ ہر مرتبہ کی تعداد چھ ہزار روپیہ کو پہنچی۔ اس کے علاوہ چند دیہات معافی بھی عطا ہوئے۔ جو فارغ الیالی کا بہت بڑا ذریعہ بن گئے۔ آپ نے تمام عمر کے حصہ کو مشاغل علمی کے واسطے وقف کر دیا تھا۔ رات دن تدریس و تالیف میں مستغرق رہتے۔</p> <p>مصنفات مشہورہ یہ ہیں :-</p> <p>حاشیہ تفسیر بیضاوی علی بعض السورۃ المبترۃ۔ تکریم حاشیہ عبدالغفور۔ ترجمہ فارسی غنیۃ الطالبین حاشیہ مقدمات اربعۃ تلویح۔ حاشیہ مطول۔ حاشیہ شرح مواقت۔ حاشیہ شرح عقائد نقض آرائی حاشیہ شرح عقائد دوائی۔ حاشیہ بر حاشیہ خیالی۔ حاشیہ شرح شمسیہ۔ حاشیہ شرح مطالع درہ شمسین فی اثبات الواجب لغالی۔ حواشی بر ہوامش شرح حکمتہ العین۔ حواشی بر ہوامش بیہری حواشی بر ہوامش مرجع الارواح۔</p> <p>۱۶۔ بیع الاول۔ ۱۷۔ میں سیالکوٹ میں وفات پائی۔ اور وہیں مدفون ہیں۔</p> <p>(خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر وغیرہ۔)</p>					
۱۳۱	۳۳	حاشیہ علی حاشیہ میرزا اید علی الامور العامہ	مولانا برکت اللہ	در عہد نواب	قلمی	۹۲	
				نجیب الدولہ			
		<p>تقطیع کتابت مختلف طولاً کہیں ۱/۶۔ کہیں ۱/۴۔ عرضاً ۱/۳۔ ۱/۲۔ سطور بعض صفحات کے بعض کے ۲۵۔ کتابت۔ صرف سیالکوٹ ہی سے۔ کاغذ لکھنؤی۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ بعض</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب کے علاوہ اور بھی مؤلفات ان کے ہیں۔ القصارم القرصات۔ القولہ الحامیہ علی الحکمۃ الاستبدادۃ التحفۃ الحامیہ۔ النسخۃ الاجلیۃ فی الصلوات الفعلیہ۔ ۲۔ ذیقعدہ روز جمعہ سنہ تیرہ سو چونتیس ہجری میں ناگمانی موت سے رامپور میں انتقال ہوا۔ مسجد چرخ میں مدفون ہوئے۔ (جامع اوراق)					
۱۳۱۳	۳۳۰	حاشیہ شرح موقت مولوی عبدالکیم بن شیخ شمس الدین سیالکوٹی المتوفی ۱۰۶۷ھ		تقلی		۵۸۰	
		تقطیع کتابت مع جدول خط ۴ x ۲۱ - انچہ سطر ۲۱ - جدول سرخ و سبز خط نستعلیق اوسط درجہ کا کاغذ دہلی۔ ابتداً لفظ قولہ کو سرخی سے باقی عبارت نیا ہی سے لکھی ہے۔ چند اوراق کے بعد کہیں (قولہ) کی جگہ سادہ چھوڑ دی گئی ہے۔ کہیں سیاسی سے لکھا ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ تمام اوراق کے حواشی پر کرم خوردگی کا اثر زیادہ ہے۔ پیوند کاری سے محظوظ ہے۔ عبارت کتاب بعض جگہ صحت سے عاری ہے۔ ابتدائی ورق پر مرمر معصوم فدوی بادشاہ غازی محمد فرخ سیر کی چسپائی ہے شرح مواقف مؤلفہ سید شریف متوفی ۱۱۱۷ھ کا حاشیہ ہی۔ قائل محشی نے بظاہر سنہ مواقف موقوف علیہ کے مقصد سادہ میں بحث۔ الا رض ساکتہ۔ تک تحشیہ کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ اللہم لاک الحمد حمد ابداً فی نعمائک ویکافی مزید کرمک۔ صفحہ ۴۴۷۔ قال المحقق فی شرح الاسرار الھیولی انما تصویر ہذا الھیولی خانہ صفحہ ۵۷۹ وقد تم تحقیقہ فی بحث المکیل۔					
		فاضل سیالکوٹی علامہ ہندوستان اور سرآمد علماء پنجاب ہیں۔ خاک پنجاب سے اس فضل و کمال کے شخص کا وقت ایک پیدا نہیں ہوا۔ اپنے زمانہ کے کبار علماء اور خیار فضلاء میں تسلیم کیے گئے ہیں۔ مولانا کمال الدین کشمیری کے ارشد تلامذہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی کے					

نمبر موجودہ شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۳۲۰	ملاطفت الاحباب	مولوی محمد طیب عرب کی ثم الرافوری - المتوفی ۱۳۳۲ھ	۱۳۲۲ھ	مطبوعہ سلفیہ	۵۴	راہپور

اس کتاب میں تردید و ابطال اقوال حضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کا ہے۔ جو تقلید ائمہ مجتہدین کی فرض قطعی ہونے کے قائل ہیں۔ مولف نے اس کتاب میں براہین عقلیہ اور دلائل نقلیہ سے۔ استحباب تقلید سے بھی انکار کیا ہے۔ چہ جائیکہ وجوب و فرض قطعی آغاز صفحہ ۱ الحمد للہ رب العالمین مفیض الحق علی المہتدین خاتمہ صفحہ ۵۴۔ والحمد للہ رب العالمین مولف غفر اللہ لہ۔ مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہیں۔ صغریٰ میں تحصیل علوم کی غرض سے عہد نواب خلدیشاں طباطبائی شہزادہ ہیں راہپور آئے۔ ریاست سے بقدر خور و نوش و طیف مقرر ہو گیا۔ حضرت مولانا ارشد حسین صاحب راہپوری مجددی اور جناب مولانا عبدالحق صاحب خیر آبادی کے حلقہ درس میں داخل ہوئے۔ جملہ کتب درسیہ انھیں حضرات کے یہاں ختم کیں بعد فراغت علوم ضروریہ مدرسہ عالیہ میں عہدہ مدرسہ ادب پر مامور ہوئے۔ ایک مدت بعد اسی مدرسہ پر پرنسپل مقرر ہو گئے۔ کچھ زمانہ کے بعد بعض وجوہات سے مدرسہ سے علیحدہ ہو کر حبیب آباد چلے گئے۔ حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم نے بہ نظر قدروانی طلب فرما کر۔ بلا خدمت وہی ذیلیفہ جو حالت پرنسپلی میں مدرسہ میں ملتا تھا۔ جاری فرما دیا جو آخر وقت تک قائم رہا۔ یہیں راہپور کے ایک شریف خاندان میں نکاح۔ اور یہیں کی بدو باش اختیار کر لی تھی۔ تین لڑکیاں دو لڑکے ان سے متولد ہوئے۔ ایک لڑکی دونوں لڑکے۔ عالم شباب میں ان کی حیات، بس فوت ہو گئے۔ دو لڑکیاں باقی ہیں۔ جن کی شادی راہپور ہی میں ہوئی ہے۔ راہپور کے قیام کے زمانہ میں ایک مرتبہ مع لائل و عیال کے مکہ مکرمہ گئے تھے۔ کچھ زمانہ وہاں قیام کر کے واپس آ گئے۔

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		لہ اسرار				
		علامہ ابو الفتح الشہرستانی کا سنہ ولادت دائرۃ المعارف میں ۳۷۱ھ ہجری تحریر ہے۔ ابن خلکان نے اس سنہ کے علاوہ ابن سمانی سے ۳۷۱ھ کی بھی روایت لکھی ہے۔ شہرستانی اعظم علماء مسلمین اعلیٰ درجہ کے فقیہ۔ قوی الذہن۔ کثیر الخط۔ واعظ بے مثل۔ مشہور اناام۔ مقبول خاص و عام ہیں۔				
		۳۸۵ھ میں بغداد پہنچے تین سال وہاں بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ رہے۔ علم کلام میں ابی القاسم الانصاری اور علم فقہ میں احمد الحوافی۔ ابی نصر القشیری۔ سے تلمذ ہے۔ کثیر محدثین نے علم حدیث کی سماعت کی ہے۔ ان سے بھی بیشتر لوگوں کو سماعت حدیث کا اتفاق ہے۔ اہے معونات میں ان کی یہ کتابیں مشہور ہیں:- نہایت الاقدام فی علم الکلام۔ کتاب الملل والنحل۔ المناہج والبیان۔ کتاب المضارعة۔ تلخیص الاقسام لمذہب الانام۔ غایۃ المرام۔ دقائق الاوام۔ الارشاد الی عقائد العباد۔ المبداء والمعاد۔ شرح سیرۃ یوسف۔ الاقطار فی الاصول۔				
		آخر شعبان ۳۸۵ھ یا ۳۸۶ھ میں شہرستان میں وفات ہوئی۔				
		شہرستان: بفتح الشین المعجمہ وسکون الماد وفتح الراء وسکون السین المهملة وفتح التاء المشددة وبعد الالف نون۔				
		فارسی ترکیب ہے۔ تین شہروں کا نام ہے۔ پہلا شہرستان خراسان۔ نیشاپور و خوارزم کے درمیان مشہور شہر ہے۔ عبداللہ بن طاہر۔ امیر خراسان نے زمانہ خلافت مامون میں بنا کیا ہے۔ اس جگہ بڑے بڑے فضلا اور کملا ہوئے ہیں۔ مؤلف بھی اسی شہرستان کے رہنے والے تھے۔ دوسرا شہرستان قصبہ ناحیہ ساہور۔ ارض فارس میں جو آباد جگہ تھی۔ ہر قسم کے میوہ جات باغات۔ عیون۔ مساجد وغیرہ کثرت سے تھیں۔ اب ویرانی و خرابی کی حالت میں ہی۔ تیسرا شہرستان متعلق اصہبان۔ جس میں امام راشد بن مسترشد کی قبر ہے۔ (دائرۃ المعارف ابن خلکان)				

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کی ترتیب ابواب فقہیہ کے انداز پر ہے۔ کتاب فی مراتب العلوم۔ کتاب اظہار تبذیل الیہود والنصار					
		للتوراة والانجیل۔ کتاب فی المنطق۔ وغیر ذلک۔ علامہ فنون اور امام وقت ہونے کے علاوہ ادب					
		شاعر۔ طبیب۔ بہت بڑے ہیں۔ طب میں بھی کچھ رسائل اور ادب میں چند مولفات ہیں۔ فطانت					
		و ذکاوت کی بدولت تمام علماء پر زیارہ رازی۔ ہر ایک فقہ پر نکتہ چینی و عیب بینی کرتے۔ انھیں وجہ					
		سے عام طور پر قلوب ان سے برگشتہ ہو گئے۔ تفصیل و تکفیر پر خاص و عام کا اجماع ہو گیا۔ خلیفہ وقت پر					
		سود ظنی اس وجہ غالب ہوئی کہ تہذیب و تخریب کی نوبت آئی۔ آخر کار۔ شہر بدر کر دیے گئے۔ بادید					
		لیلہ میں جا کر مقیم ہوئے۔ پیمانہ حیات لبریز ہو چکا تھا۔ اسی مقام پر۔ یا منت ایشتم میں، ایک قریب ہے					
		آخر شعبان ۳۵۷ھ ہجری میں۔ اس عالم کی کشاکش سے ہمیشہ کے لیے سبکدوش ہو گئے۔ (ابن خلکان)					
		الملل والنحل للشرستانی	الامام ابو الفتح				
		نام تمام	محمد بن زعبد الکریم				
			الشرستانی				
			المتکلم علی مذہب				
			الاشعری المتوفی				
			۳۵۷ھ ہجری				
		کتاب مذکورہ بالا کے حاشیہ پر ہے۔ مباحث کلامیہ میں اس نام سے جس قدر اور کتابیں ہیں					
		ان سب میں یہ کتاب مشہور و مقبول ہے۔ مسائل کو بہت بسط و تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ نام تمام					
		کتاب ہے۔ بحث مذہب اہل العالم میں سے صرف آغاز مذہب الیاقریہ و الجعفریہ تک تحریر ہے					
		اس کتاب کے چند نسخے اور مطبوع و قلمی کامل و ناقص نمبر ۳۵۷ھ سے ۳۵۸ھ تک اسی فن میں					
		ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله محمد الشاکرین بحمدی عامہ کلھا خاتمہ ۲۴۴۔ ویضی علی الما لب					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۳۷۴	۳۲۸	الملل والنحل لابن الحزم الظاہری مع الملل والنحل شہرستانی	علامہ ابو محمد علی بن احمد المعروف بـابن حزم الظاہری المتوفی ۵۴۵ھ		مطبع مصر ۱۳۱۷ھ	۲۲۴	
<p>یہ کتاب مذاہب باطلہ کی تعدید و تردید میں ہے۔ اس بحث خاص میں اسی نام سے بہت سے فضلاء کے مصنفات ہیں۔ اس مطبع میں نسخہ ہذا کو (الفصل فی الملل والاہواء والنحل) کے نام سے موسوم اور چند اجزاء پر منقسم کیا ہے۔ یہ پانچ اجزاء ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ قال الامام ابو محمد علی بن احمد بن حزم رضی اللہ عنہ۔ الحمد للہ کثیرا و صلی اللہ علی محمد عبدہ و آلہ و سلم خاتم النبیین علیہ السلام و صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم خاتم النبیین علیہ السلام۔ فی بیان فساد کل ماہم علیہ۔ و باللہ تعالیٰ التوفیق۔</p> <p>ابن حزم سلخ رمضان المبارک ۵۴۵ھ۔ صبح صادق یا طلوع آفتاب کے وقت قرطبہ میں (جو اندلس میں ہی) پیدا ہوئے۔ علم حدیث کے بہت بڑے عالم و حافظ تھے۔ حدیث دانی کے علاوہ تمام علوم اسلامیہ میں جملہ علماء اندلس سے ممتاز اور اعلیٰ۔ اور تمام علوم متنازعہ میں جامع و ماہر کہے گئے ہیں۔ پہلے شافعی المذہب تھے۔ پھر مذہب اہل ظاہر کی طرف منتقل ہو گئے۔ یہ اور ان کے والد منظور۔ ابی عامر محمد بن ابی عامر کے وراثت میں رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پہلا حصہ عمر کا بڑی خوش حالی و فارغ البالی سے گذرا۔ دوسرے حصہ زندگی میں دنیا کی بے رغبتی غالب آئی۔ اس آخری حصہ کو زہد و فقر کے ساتھ بسر کیا۔ تالیف کثیرہ کے مولف ہیں۔ تالیفات کی تعداد چار سو مجلدات تک محدود ہوئی ہے۔ بعض مصنفات کے اسماء یہ ہیں:-</p> <p>الایصال الی فہم الخصال۔ یہ بہت بڑی کتاب جامع تمام شرائع اسلام۔ اور اقوال صحابہ و تابعین و ائمہ مسلمین سے پُر ہے۔ کتاب الاحکام لاصول الاحکام۔ کتاب فی الاجماع۔ اس کتاب</p>							

نمبر جو دستا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۱۶۸	۳۲۷	منظومہ لامیہ	علامہ شہاب الدین ابن العباس احمد بن عبد اللہ البحر اتری المتوفی ۵۸۹ھ (فرست خدیوہ مصریہ)		قلمی	۲۸	

تقطیع کتابت ۵ x ۱۳ ۱/۲ انچ سطر ۵ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ تمام اوراق سے صرٹ ایک گوشہ پر کسمی قدر کر چھرو گی ہے۔ باقی تمام اوراق پر اثر کرم و پیوند کاری سے محفوظ ہیں۔

مختصر رسالہ ہے منظوم۔ تین سو تیرہ اشعار ہیں۔ وجود اور وحدانیت واجب تعالیٰ جل مجدہ کا۔ دلائل عقلیہ سے ثبوت اور صفات سبعہ۔ حیات۔ سمع۔ بصر۔ علم۔ ارادہ۔ قدرت۔ کلام۔ کا۔ قدم و دوام بیان کیا گیا ہے۔ علاوہ اس کے بعض دوسرے ضروری امور ات کی بھی توضیح کی گئی ہے جن کا ضبط کرنا مسلمان کے لیے لازم ہے۔ اس کتاب کے دو نسخے قلمی اور بھی کتب خانہ میں ہیں ایک مجموعہ نمبر ۱ پر دوسرا ہمارا کتاب نمبر ۱۹۹ فن کلام میں فرست مطبوعہ سنہ ۱۹۶۷ء میں اس رسالہ کو دونوں جگہ العقائد البحر اتری کے نام سے موسوم کیا ہے۔

ابتداء صفحہ ۲۔ الحین لله و هو الواحد لا شری۔ سبحانہ جل عن شبہ وعن منال خاتمہ صفحہ ۲۷۔ دلائل و الصحیحہ التابعین لہم من الحق و لا احسان لم یحال مؤلف رحمہ اللہ۔ علامہ ابنی عبد اللہ محمد بن یوسف التلمسانی الشیربانی متوفی ۵۹۵ھ کے ہمصر ہیں جو اسی رسالہ کے شایع ہیں۔ فرست خدیوہ مصریہ میں مؤلف کا سنہ وفات ۵۹۶ھ تحریر ہے زیادہ تفصیلی حال ان کا۔ باوجود تلاش کے۔ نہیں ملا۔

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ ایک معمولی کتاب ہے جس طرح کم درجہ کے طلباء بے جوڑ اور دھڑ دھڑکی باتیں بالتحقیق اپنی استعداد کے موافق لکھ یا کرتے ہیں۔ اسی طرح اس کتاب میں مختلف مضامین بے ربط و ضبط تحریر ہیں۔ کہیں عبد المجید سلطان روم کو خلیفہ بیت اللہ اور مقتدر المسلمین بنانے کی کوشش کی ہے۔ کہیں اُن کی خبری خفی مذہب ہونے سے ثابت کی ہے۔ کہیں خفی مذہب کی حقانیت میں اس قدر مبالغہ کیا ہے کہ اس مذہب کے منکر کا فر قرار دیا ہے۔ اور اس دعوے پر جو دلائل پیش کیے ہیں اُن سے حضرت مولف صاحب کے مبلغ علم کا پورا پورا اندازہ ہو سکتا ہے۔ ان امور است کے علاوہ کچھ اصول کلامیہ اور مسائل فقہیہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ اُن کا بیان بھی کافی طور پر نہیں ہو سکا ہے۔ یہ نسخہ کتب خانہ میں پہلے سے بھی موجود ہے۔ ۱۹۱۵ء میں ایک قلمی نسخہ کن فیکون کے نام سے خرید ہوا ہے جو بیضیہ بھی ہے۔ صرف اس قدر تفاوت ہے کہ اس جدید نسخہ میں ہر ایک مسئلہ کو جدا گانہ رسالہ سے علیحدہ علیحدہ حمد و نعت لکھ کر نامزد کر دیا ہے کسی کا نام کن فیکون رکھا گیا ہے۔ کسی کو توبہ نصوح۔ کتاب اللہ الوہاب۔ نصر اللہ یجمع خلقاً بیت اللہ بیتہ الرحمن وغیرہ سے موسوم کیا ہے۔ اور عجیب بات یہ کی گئی ہے کہ بعض رسائل کے مولف کا نام تو مانور الدین تحریر ہے بعض میں یہ نام مٹا کر احمد خلیل اللہ محمد اسماعیل شاہ۔ مولف لکھے گئے ہیں۔ حالانکہ انداز کتابت قسطنطنیہ روش بیان۔ ایک ہی انداز پر ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ مولف تمام رسائل و بیانات کے مانور الدین ہی ہیں۔ اسماعیل شاہ نے تخریف و سرقت کیا ہے۔ اس کتاب میں سو اس خوبی کے کہ ایک راہپوری ملا کی تالیف ہے اور کوئی حسن قابل ذکر نہیں۔ آغاز صفحہ اول الحمد لله معناه الکمال التام لله۔ خاتمہ صفحہ ۲۵۸ قد تم سلطان الحرمین فی تاریخ خمسہ وعشرین من شہر جمادی الثانی من سنۃ الحجۃ					
		نسخہ سابق خرید شدہ۔ ۳ فروری ۱۹۱۵ء نمبر ۴۰۸ سے نمبر ۴۱۲ تک اسی فن میں درج ہے۔					
		مولف کتاب راہپور کے رہنے والے ہیں۔ نواب فردوس مکان کے عہد مبارک میں رام پور موجود تھے۔ تفصیلی حال ان کا دریافت نہیں ہوا۔					

نسخہ سابق خرید شدہ۔ ۳ فروری ۱۹۱۵ء نمبر ۴۰ سے نمبر ۴۱ تک اسی فن میں درج ہے۔

مولف کتاب راہپور کے رہنے والے ہیں۔ نواب فردوس مکان کے عہد مبارک میں رام پور جو جو

تھے۔ تفصیلی حال ان کا دریافت نہیں ہوا۔

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صفحہ ۴۰۲ تک ابتدا سبحانک اللہم بامبدع العقول والنفوس نمبر رسالہ فی الحشر صفحہ ۴۴۱ سے صفحہ ۴۴۲ تک آغاز کلام الحمد للہ رب الاخرۃ والاولیٰ۔ صدر رائے شیرازی کا ترجمہ اسی فی کے نمبر ۳۴۰ پر تحریر ہے۔					
۱۱۴۲	۳۲۵	الحاشیہ علی حاشیہ میرزا جان علی الشرح الجیدہ والحاشیہ القدیمہ	الفاضل الاجل آقا حسین بن جمال الدین غسانی المتوفی عشر ثامن من قرن حاوی عشر	سنہ ۸۰۰	قلمی	۶۱۰	
		نقطیج کتابت ۱/۴، ۲/۴، ۳/۴، ۴/۴، ۵/۴، ۶/۴، ۷/۴، ۸/۴، ۹/۴، ۱۰/۴، ۱۱/۴، ۱۲/۴، ۱۳/۴، ۱۴/۴، ۱۵/۴، ۱۶/۴، ۱۷/۴، ۱۸/۴، ۱۹/۴، ۲۰/۴، ۲۱/۴، ۲۲/۴، ۲۳/۴، ۲۴/۴، ۲۵/۴، ۲۶/۴، ۲۷/۴، ۲۸/۴، ۲۹/۴، ۳۰/۴، ۳۱/۴، ۳۲/۴، ۳۳/۴، ۳۴/۴، ۳۵/۴، ۳۶/۴، ۳۷/۴، ۳۸/۴، ۳۹/۴، ۴۰/۴، ۴۱/۴، ۴۲/۴، ۴۳/۴، ۴۴/۴، ۴۵/۴، ۴۶/۴، ۴۷/۴، ۴۸/۴، ۴۹/۴، ۵۰/۴، ۵۱/۴، ۵۲/۴، ۵۳/۴، ۵۴/۴، ۵۵/۴، ۵۶/۴، ۵۷/۴، ۵۸/۴، ۵۹/۴، ۶۰/۴، ۶۱/۴، ۶۲/۴، ۶۳/۴، ۶۴/۴، ۶۵/۴، ۶۶/۴، ۶۷/۴، ۶۸/۴، ۶۹/۴، ۷۰/۴، ۷۱/۴، ۷۲/۴، ۷۳/۴، ۷۴/۴، ۷۵/۴، ۷۶/۴، ۷۷/۴، ۷۸/۴، ۷۹/۴، ۸۰/۴، ۸۱/۴، ۸۲/۴، ۸۳/۴، ۸۴/۴، ۸۵/۴، ۸۶/۴، ۸۷/۴، ۸۸/۴، ۸۹/۴، ۹۰/۴، ۹۱/۴، ۹۲/۴، ۹۳/۴، ۹۴/۴، ۹۵/۴، ۹۶/۴، ۹۷/۴، ۹۸/۴، ۹۹/۴، ۱۰۰/۴، ۱۰۱/۴، ۱۰۲/۴، ۱۰۳/۴، ۱۰۴/۴، ۱۰۵/۴، ۱۰۶/۴، ۱۰۷/۴، ۱۰۸/۴، ۱۰۹/۴، ۱۱۰/۴، ۱۱۱/۴، ۱۱۲/۴، ۱۱۳/۴، ۱۱۴/۴، ۱۱۵/۴، ۱۱۶/۴، ۱۱۷/۴، ۱۱۸/۴، ۱۱۹/۴، ۱۲۰/۴، ۱۲۱/۴، ۱۲۲/۴، ۱۲۳/۴، ۱۲۴/۴، ۱۲۵/۴، ۱۲۶/۴، ۱۲۷/۴، ۱۲۸/۴، ۱۲۹/۴، ۱۳۰/۴، ۱۳۱/۴، ۱۳۲/۴، ۱۳۳/۴، ۱۳۴/۴، ۱۳۵/۴، ۱۳۶/۴، ۱۳۷/۴، ۱۳۸/۴، ۱۳۹/۴، ۱۴۰/۴، ۱۴۱/۴، ۱۴۲/۴، ۱۴۳/۴، ۱۴۴/۴، ۱۴۵/۴، ۱۴۶/۴، ۱۴۷/۴، ۱۴۸/۴، ۱۴۹/۴، ۱۵۰/۴، ۱۵۱/۴، ۱۵۲/۴، ۱۵۳/۴، ۱۵۴/۴، ۱۵۵/۴، ۱۵۶/۴، ۱۵۷/۴، ۱۵۸/۴، ۱۵۹/۴، ۱۶۰/۴، ۱۶۱/۴، ۱۶۲/۴، ۱۶۳/۴، ۱۶۴/۴، ۱۶۵/۴، ۱۶۶/۴، ۱۶۷/۴، ۱۶۸/۴، ۱۶۹/۴، ۱۷۰/۴، ۱۷۱/۴، ۱۷۲/۴، ۱۷۳/۴، ۱۷۴/۴، ۱۷۵/۴، ۱۷۶/۴، ۱۷۷/۴، ۱۷۸/۴، ۱۷۹/۴، ۱۸۰/۴، ۱۸۱/۴، ۱۸۲/۴، ۱۸۳/۴، ۱۸۴/۴، ۱۸۵/۴، ۱۸۶/۴، ۱۸۷/۴، ۱۸۸/۴، ۱۸۹/۴، ۱۹۰/۴، ۱۹۱/۴، ۱۹۲/۴، ۱۹۳/۴، ۱۹۴/۴، ۱۹۵/۴، ۱۹۶/۴، ۱۹۷/۴، ۱۹۸/۴، ۱۹۹/۴، ۲۰۰/۴، ۲۰۱/۴، ۲۰۲/۴، ۲۰۳/۴، ۲۰۴/۴، ۲۰۵/۴، ۲۰۶/۴، ۲۰۷/۴، ۲۰۸/۴، ۲۰۹/۴، ۲۱۰/۴، ۲۱۱/۴، ۲۱۲/۴، ۲۱۳/۴، ۲۱۴/۴، ۲۱۵/۴، ۲۱۶/۴، ۲۱۷/۴، ۲۱۸/۴، ۲۱۹/۴، ۲۲۰/۴، ۲۲۱/۴، ۲۲۲/۴، ۲۲۳/۴، ۲۲۴/۴، ۲۲۵/۴، ۲۲۶/۴، ۲۲۷/۴، ۲۲۸/۴، ۲۲۹/۴، ۲۳۰/۴، ۲۳۱/۴، ۲۳۲/۴، ۲۳۳/۴، ۲۳۴/۴، ۲۳۵/۴، ۲۳۶/۴، ۲۳۷/۴، ۲۳۸/۴، ۲۳۹/۴، ۲۴۰/۴، ۲۴۱/۴، ۲۴۲/۴، ۲۴۳/۴، ۲۴۴/۴، ۲۴۵/۴، ۲۴۶/۴، ۲۴۷/۴، ۲۴۸/۴، ۲۴۹/۴، ۲۵۰/۴، ۲۵۱/۴، ۲۵۲/۴، ۲۵۳/۴، ۲۵۴/۴، ۲۵۵/۴، ۲۵۶/۴، ۲۵۷/۴، ۲۵۸/۴، ۲۵۹/۴، ۲۶۰/۴، ۲۶۱/۴، ۲۶۲/۴، ۲۶۳/۴، ۲۶۴/۴، ۲۶۵/۴، ۲۶۶/۴، ۲۶۷/۴، ۲۶۸/۴، ۲۶۹/۴، ۲۷۰/۴، ۲۷۱/۴، ۲۷۲/۴، ۲۷۳/۴، ۲۷۴/۴، ۲۷۵/۴، ۲۷۶/۴، ۲۷۷/۴، ۲۷۸/۴، ۲۷۹/۴، ۲۸۰/۴، ۲۸۱/۴، ۲۸۲/۴، ۲۸۳/۴، ۲۸۴/۴، ۲۸۵/۴، ۲۸۶/۴، ۲۸۷/۴، ۲۸۸/۴، ۲۸۹/۴، ۲۹۰/۴، ۲۹۱/۴، ۲۹۲/۴، ۲۹۳/۴، ۲۹۴/۴، ۲۹۵/۴، ۲۹۶/۴، ۲۹۷/۴، ۲۹۸/۴، ۲۹۹/۴، ۳۰۰/۴، ۳۰۱/۴، ۳۰۲/۴، ۳۰۳/۴، ۳۰۴/۴، ۳۰۵/۴، ۳۰۶/۴، ۳۰۷/۴، ۳۰۸/۴، ۳۰۹/۴، ۳۱۰/۴، ۳۱۱/۴، ۳۱۲/۴، ۳۱۳/۴، ۳۱۴/۴، ۳۱۵/۴، ۳۱۶/۴، ۳۱۷/۴، ۳۱۸/۴، ۳۱۹/۴، ۳۲۰/۴، ۳۲۱/۴، ۳۲۲/۴، ۳۲۳/۴، ۳۲۴/۴، ۳۲۵/۴، ۳۲۶/۴، ۳۲۷/۴، ۳۲۸/۴، ۳۲۹/۴، ۳۳۰/۴، ۳۳۱/۴، ۳۳۲/۴، ۳۳۳/۴، ۳۳۴/۴، ۳۳۵/۴، ۳۳۶/۴، ۳۳۷/۴، ۳۳۸/۴، ۳۳۹/۴، ۳۴۰/۴، ۳۴۱/۴، ۳۴۲/۴، ۳۴۳/۴، ۳۴۴/۴، ۳۴۵/۴، ۳۴۶/۴، ۳۴۷/۴، ۳۴۸/۴، ۳۴۹/۴، ۳۵۰/۴، ۳۵۱/۴، ۳۵۲/۴، ۳۵۳/۴، ۳۵۴/۴، ۳۵۵/۴، ۳۵۶/۴، ۳۵۷/۴، ۳۵۸/۴، ۳۵۹/۴، ۳۶۰/۴، ۳۶۱/۴، ۳۶۲/۴، ۳۶۳/۴، ۳۶۴/۴، ۳۶۵/۴، ۳۶۶/۴، ۳۶۷/۴، ۳۶۸/۴، ۳۶۹/۴، ۳۷۰/۴، ۳۷۱/۴، ۳۷۲/۴، ۳۷۳/۴، ۳۷۴/۴، ۳۷۵/۴، ۳۷۶/۴، ۳۷۷/۴، ۳۷۸/۴، ۳۷۹/۴، ۳۸۰/۴، ۳۸۱/۴، ۳۸۲/۴، ۳۸۳/۴، ۳۸۴/۴، ۳۸۵/۴، ۳۸۶/۴، ۳۸۷/۴، ۳۸۸/۴، ۳۸۹/۴، ۳۹۰/۴، ۳۹۱/۴، ۳۹۲/۴، ۳۹۳/۴، ۳۹۴/۴، ۳۹۵/۴، ۳۹۶/۴، ۳۹۷/۴، ۳۹۸/۴، ۳۹۹/۴، ۴۰۰/۴، ۴۰۱/۴، ۴۰۲/۴، ۴۰۳/۴، ۴۰۴/۴، ۴۰۵/۴، ۴۰۶/۴، ۴۰۷/۴، ۴۰۸/۴، ۴۰۹/۴، ۴۱۰/۴، ۴۱۱/۴، ۴۱۲/۴، ۴۱۳/۴، ۴۱۴/۴، ۴۱۵/۴، ۴۱۶/۴، ۴۱۷/۴، ۴۱۸/۴، ۴۱۹/۴، ۴۲۰/۴، ۴۲۱/۴، ۴۲۲/۴، ۴۲۳/۴، ۴۲۴/۴، ۴۲۵/۴، ۴۲۶/۴، ۴۲۷/۴، ۴۲۸/۴، ۴۲۹/۴، ۴۳۰/۴، ۴۳۱/۴، ۴۳۲/۴، ۴۳۳/۴، ۴۳۴/۴، ۴۳۵/۴، ۴۳۶/۴، ۴۳۷/۴، ۴۳۸/۴، ۴۳۹/۴، ۴۴۰/۴، ۴۴۱/۴، ۴۴۲/۴، ۴۴۳/۴، ۴۴۴/۴، ۴۴۵/۴، ۴۴۶/۴، ۴۴۷/۴، ۴۴۸/۴، ۴۴۹/۴، ۴۵۰/۴، ۴۵۱/۴، ۴۵۲/۴، ۴۵۳/۴، ۴۵۴/۴، ۴۵۵/۴، ۴۵۶/۴، ۴۵۷/۴، ۴۵۸/۴، ۴۵۹/۴، ۴۶۰/۴، ۴۶۱/۴، ۴۶۲/۴، ۴۶۳/۴، ۴۶۴/۴، ۴۶۵/۴، ۴۶۶/۴، ۴۶۷/۴، ۴۶۸/۴، ۴۶۹/۴، ۴۷۰/۴، ۴۷۱/۴، ۴۷۲/۴، ۴۷۳/۴، ۴۷۴/۴، ۴۷۵/۴، ۴۷۶/۴، ۴۷۷/۴، ۴۷۸/۴، ۴۷۹/۴، ۴۸۰/۴، ۴۸۱/۴، ۴۸۲/۴، ۴۸۳/۴، ۴۸۴/۴، ۴۸۵/۴، ۴۸۶/۴، ۴۸۷/۴، ۴۸۸/۴، ۴۸۹/۴، ۴۹۰/۴، ۴۹۱/۴، ۴۹۲/۴، ۴۹۳/۴، ۴۹۴/۴، ۴۹۵/۴، ۴۹۶/۴، ۴۹۷/۴، ۴۹۸/۴، ۴۹۹/۴، ۵۰۰/۴، ۵۰۱/۴، ۵۰۲/۴، ۵۰۳/۴، ۵۰۴/۴، ۵۰۵/۴، ۵۰۶/۴، ۵۰۷/۴، ۵۰۸/۴، ۵۰۹/۴، ۵۱۰/۴، ۵۱۱/۴، ۵۱۲/۴، ۵۱۳/۴، ۵۱۴/۴، ۵۱۵/۴، ۵۱۶/۴، ۵۱۷/۴، ۵۱۸/۴، ۵۱۹/۴، ۵۲۰/۴، ۵۲۱/۴، ۵۲۲/۴، ۵۲۳/۴، ۵۲۴/۴، ۵۲۵/۴، ۵۲۶/۴، ۵۲۷/۴، ۵۲۸/۴، ۵۲۹/۴، ۵۳۰/۴، ۵۳۱/۴، ۵۳۲/۴، ۵۳۳/۴، ۵۳۴/۴، ۵۳۵/۴، ۵۳۶/۴، ۵۳۷/۴، ۵۳۸/۴، ۵۳۹/۴، ۵۴۰/۴، ۵۴۱/۴، ۵۴۲/۴، ۵۴۳/۴، ۵۴۴/۴، ۵۴۵/۴، ۵۴۶/۴، ۵۴۷/۴، ۵۴۸/۴، ۵۴۹/۴، ۵۵۰/۴، ۵۵۱/۴، ۵۵۲/۴، ۵۵۳/۴، ۵۵۴/۴، ۵۵۵/۴، ۵۵۶/۴، ۵۵۷/۴، ۵۵۸/۴، ۵۵۹/۴، ۵۶۰/۴، ۵۶۱/۴، ۵۶۲/۴، ۵۶۳/۴، ۵۶۴/۴، ۵۶۵/۴، ۵۶۶/۴، ۵۶۷/۴، ۵۶۸/۴، ۵۶۹/۴، ۵۷۰/۴، ۵۷۱/۴، ۵۷۲/۴، ۵۷۳/۴، ۵۷۴/۴، ۵۷۵/۴، ۵۷۶/۴، ۵۷۷/۴، ۵۷۸/۴، ۵۷۹/۴، ۵۸۰/۴، ۵۸۱/۴، ۵۸۲/۴، ۵۸۳/۴، ۵۸۴/۴، ۵۸۵/۴، ۵۸۶/۴، ۵۸۷/۴، ۵۸۸/۴، ۵۸۹/۴، ۵۹۰/۴، ۵۹۱/۴، ۵۹۲/۴، ۵۹۳/۴، ۵۹۴/۴، ۵۹۵/۴، ۵۹۶/۴، ۵۹۷/۴، ۵۹۸/۴، ۵۹۹/۴، ۶۰۰/۴، ۶۰۱/۴، ۶۰۲/۴، ۶۰۳/۴، ۶۰۴/۴، ۶۰۵/۴، ۶۰۶/۴، ۶۰۷/۴، ۶۰۸/۴، ۶۰۹/۴، ۶۱۰/۴، ۶۱۱/۴، ۶۱۲/۴، ۶۱۳/۴، ۶۱۴/۴، ۶۱۵/۴، ۶۱۶/۴، ۶۱۷/۴، ۶۱۸/۴، ۶۱۹/۴، ۶۲۰/۴، ۶۲۱/۴، ۶۲۲/۴، ۶۲۳/۴، ۶۲۴/۴، ۶۲۵/۴، ۶۲۶/۴، ۶۲۷/۴، ۶۲۸/۴، ۶۲۹/۴، ۶۳۰/۴، ۶۳۱/۴، ۶۳۲/۴، ۶۳۳/۴، ۶۳۴/۴، ۶۳۵/۴، ۶۳۶/۴، ۶۳۷/۴، ۶۳۸/۴، ۶۳۹/۴، ۶۴۰/۴، ۶۴۱/۴، ۶۴۲/۴، ۶۴۳/۴، ۶۴۴/۴، ۶۴۵/۴، ۶۴۶/۴، ۶۴۷/۴، ۶۴۸/۴، ۶۴۹/۴، ۶۵۰/۴، ۶۵۱/۴، ۶۵۲/۴، ۶۵۳/۴، ۶۵۴/۴، ۶۵۵/۴، ۶۵۶/۴، ۶۵۷/۴، ۶۵۸/۴، ۶۵۹/۴، ۶۶۰/۴، ۶۶۱/۴، ۶۶۲/۴، ۶۶۳/۴، ۶۶۴/۴، ۶۶۵/۴، ۶۶۶/۴، ۶۶۷/۴، ۶۶۸/۴، ۶۶۹/۴، ۶۷۰/۴، ۶۷۱/۴، ۶۷۲/۴، ۶۷۳/۴، ۶۷۴/۴، ۶۷۵/۴، ۶۷۶/۴، ۶۷۷/۴، ۶۷۸/۴، ۶۷۹/۴، ۶۸۰/۴، ۶۸۱/۴، ۶۸۲/۴، ۶۸۳/۴، ۶۸۴/۴، ۶۸۵/۴، ۶۸۶/۴، ۶۸۷/۴، ۶۸۸/۴، ۶۸۹/۴، ۶۹۰/۴، ۶۹۱/۴، ۶۹۲/۴، ۶۹۳/۴، ۶۹۴/۴، ۶۹۵/۴، ۶۹۶/۴، ۶۹۷/۴، ۶۹۸/۴، ۶۹۹/۴، ۷۰۰/۴، ۷۰۱/۴، ۷۰۲/۴، ۷۰۳/۴، ۷۰۴/۴، ۷۰۵/۴، ۷۰۶/۴، ۷۰۷/۴، ۷۰۸/۴، ۷۰۹/۴، ۷۱۰/۴، ۷۱۱/۴، ۷۱۲/۴، ۷۱۳/۴، ۷۱۴/۴، ۷۱۵/۴، ۷۱۶/۴، ۷۱۷/۴، ۷۱۸/۴، ۷۱۹/۴، ۷۲۰/۴، ۷۲۱/۴، ۷۲۲/۴، ۷۲۳/۴، ۷۲۴/۴، ۷۲۵/۴، ۷۲۶/۴، ۷۲۷/۴، ۷۲۸/۴، ۷۲۹/۴، ۷۳۰/۴، ۷۳۱/۴، ۷۳۲/۴، ۷۳۳/۴، ۷۳۴/۴، ۷۳۵/۴، ۷۳۶/۴، ۷۳۷/۴، ۷۳۸/۴، ۷۳۹/۴، ۷۴۰/۴، ۷۴۱/۴، ۷۴۲/۴، ۷۴۳/۴، ۷۴۴/۴، ۷۴۵/۴، ۷۴۶/۴، ۷۴۷/۴، ۷۴۸/۴، ۷۴۹/۴، ۷۵۰/۴، ۷۵۱/۴، ۷۵۲/۴، ۷۵۳/۴، ۷۵۴/۴، ۷۵۵/۴، ۷۵۶/۴، ۷۵۷/۴، ۷۵۸/۴، ۷۵۹/۴، ۷۶۰/۴، ۷۶۱/۴، ۷۶۲/۴، ۷۶۳/۴، ۷۶۴/۴، ۷۶۵/۴، ۷۶۶/۴، ۷۶۷/۴، ۷۶۸/۴، ۷۶۹/۴، ۷۷۰/۴، ۷۷۱/۴، ۷۷۲/۴، ۷۷۳/۴، ۷۷۴/۴، ۷۷۵/۴، ۷۷۶/۴، ۷۷۷/۴، ۷۷۸/۴، ۷۷۹/۴، ۷۸۰/۴، ۷۸۱/۴، ۷۸۲/۴، ۷۸۳/۴، ۷۸۴/۴، ۷۸۵/۴، ۷۸۶/۴، ۷۸۷/۴، ۷۸۸/۴، ۷۸۹/۴، ۷۹۰/۴، ۷۹۱/۴، ۷۹۲/۴، ۷۹۳/۴، ۷۹۴/۴، ۷۹۵/۴، ۷۹۶/۴، ۷۹۷/۴، ۷۹۸/۴، ۷۹۹/۴، ۸۰۰/۴، ۸۰۱/۴، ۸۰۲/۴، ۸۰۳/۴، ۸۰۴/۴، ۸۰۵/۴، ۸۰۶/۴، ۸۰۷/۴، ۸۰۸/۴، ۸۰۹/۴، ۸۱۰/۴، ۸۱۱/۴، ۸۱۲/۴، ۸۱۳/۴، ۸۱۴/۴، ۸۱۵/۴، ۸۱۶/۴، ۸۱۷/۴، ۸۱۸/۴، ۸۱۹/۴، ۸۲۰/۴، ۸۲۱/۴، ۸۲۲/۴، ۸۲۳/۴، ۸۲۴/۴، ۸۲۵/۴، ۸۲۶/۴، ۸۲۷/۴، ۸۲۸/۴، ۸۲۹/۴، ۸۳۰/۴، ۸۳۱/۴، ۸۳۲/۴، ۸۳۳/۴، ۸۳۴/۴، ۸۳۵/۴، ۸۳۶/۴، ۸۳۷/۴، ۸۳۸/۴، ۸۳۹/۴، ۸۴۰/۴، ۸۴۱/۴، ۸۴۲/۴، ۸۴۳/۴، ۸۴۴/۴، ۸۴۵/۴، ۸۴۶/۴، ۸۴۷/۴، ۸۴۸/۴، ۸۴۹/۴، ۸۵۰/۴، ۸۵۱/۴، ۸۵۲/۴، ۸۵۳/۴، ۸۵۴/۴، ۸۵۵/۴، ۸۵۶/۴، ۸۵۷/۴، ۸۵۸/۴، ۸۵۹/۴، ۸۶۰/۴، ۸۶۱/۴، ۸۶۲/۴، ۸۶۳/۴، ۸۶۴/۴، ۸۶۵/۴، ۸۶۶/۴، ۸۶۷/۴، ۸۶۸/۴، ۸۶۹/۴، ۸۷۰/۴، ۸۷۱/۴، ۸۷۲/۴، ۸۷۳/۴، ۸۷۴/۴، ۸۷۵/۴، ۸۷۶/۴، ۸۷۷/۴، ۸۷۸/۴، ۸۷۹/۴، ۸۸۰/۴، ۸۸۱/۴، ۸۸۲/۴، ۸۸۳/۴، ۸۸۴/۴، ۸۸۵/۴، ۸۸۶/۴، ۸۸۷/۴، ۸۸۸/۴، ۸۸۹/۴، ۸۹۰/۴، ۸۹۱/۴، ۸۹۲/۴، ۸۹۳/۴، ۸۹۴/۴، ۸۹۵/۴، ۸۹۶/۴، ۸۹۷/۴، ۸۹۸/۴، ۸۹۹/۴، ۹۰۰/۴، ۹۰۱/۴، ۹۰۲/۴، ۹۰۳/۴، ۹۰۴/۴، ۹۰۵/۴، ۹۰۶/۴، ۹۰۷/۴، ۹۰۸/۴، ۹۰۹/۴، ۹۱۰/۴، ۹۱۱/۴، ۹۱۲/۴، ۹۱۳/۴، ۹۱۴/۴، ۹۱۵/۴، ۹۱۶/۴، ۹۱۷/۴، ۹۱۸/۴، ۹۱۹/۴، ۹۲۰/۴، ۹۲۱/۴، ۹۲۲/۴، ۹۲۳/۴، ۹۲۴/۴، ۹۲۵/۴، ۹۲۶/۴، ۹۲۷/۴، ۹۲۸/۴، ۹۲۹/۴، ۹۳۰/۴، ۹۳۱/۴، ۹۳۲/۴، ۹۳۳/۴، ۹۳۴/۴، ۹۳۵/۴، ۹۳۶/۴، ۹۳۷/۴، ۹۳۸/۴، ۹۳۹/۴، ۹۴۰/۴، ۹۴۱/۴، ۹۴۲/۴، ۹۴۳/۴، ۹۴۴/۴، ۹۴۵/۴، ۹۴۶/۴، ۹۴۷/۴، ۹۴۸/۴، ۹۴۹/۴، ۹۵۰/۴، ۹۵۱/۴، ۹۵۲/۴، ۹۵۳/۴، ۹۵۴/۴، ۹۵۵/۴، ۹۵۶/۴، ۹۵۷/۴، ۹۵۸/۴، ۹۵۹/۴، ۹۶۰/۴، ۹۶۱/۴، ۹۶۲/۴، ۹۶۳/۴، ۹۶۴/۴، ۹۶۵/۴، ۹۶۶/۴، ۹۶۷/۴، ۹۶۸/۴، ۹۶۹/۴، ۹۷۰/۴، ۹۷۱/۴، ۹۷۲/۴، ۹۷۳/۴، ۹۷۴/۴، ۹۷۵/۴، ۹۷۶/۴، ۹۷۷/۴، ۹۷۸/۴، ۹۷۹/۴، ۹۸۰/۴، ۹۸۱/۴، ۹۸۲/۴، ۹۸۳/۴، ۹۸۴/۴، ۹۸۵/۴، ۹۸۶/۴، ۹۸۷/۴، ۹۸۸/۴، ۹۸۹/۴، ۹۹۰/۴، ۹۹۱/۴، ۹۹۲/۴، ۹۹۳/۴، ۹۹۴/۴، ۹۹۵/۴، ۹۹۶/۴، ۹۹۷/۴، ۹۹۸/۴، ۹۹۹/۴، ۱۰۰۰/۴					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کے اسماء یہ ہیں:-					
		حاشیہ شرح التجرید - شرح المواقف - شرح القسم الثالث من المفتاح - حاشیہ المطول - شرح المنظر					
		حاشیہ الکشاف - رسالہ فی تحقیق معنی الحروف - صرف میر - نحو غیر - صفحہ ۱۰۹ - کبرے میر قلی -					
		حاشیہ شرح المطالع - شرح الفرائض السراجیہ - شریفیہ فی المناظرہ - شرح تذکرۃ الطوسی - رسالہ					
		فی تعریفات الاشیاء حاشیہ مشکوٰۃ - شریفیہ شرح الکافیہ بالفارسیہ وغیر ذلک -					
		(بنیۃ الوعاء - الفوائد الجیہۃ)					
۵۰۶۸	۳۲۳	رسائل ثمانیہ	علامہ محمد بن ابراہیم الملقب بصدر الملة والدين الشہیر بصدر شیرازی المتوفی سنہ ۹۰۹ على الاختلاف	مطبوع ہرات	۳۷۷		
		آٹھ رسائل مفصلہ تخت کا مجموعہ ہے۔ جملہ رسائل اسی مؤلف کی تالیف ہیں۔ اکثر حصہ ان رسائل کا مسائل کلامیہ کے متعلق ہے۔ رسالہ نمبر ۱ موسومہ رسالہ فی الحدوث - صفحہ ۲ سے صفحہ ۱۰۹ تک - عبارت آغاز سبحانک اللہ من قد بعد تفرّد بالقدم نمبر ۲ رسالہ فی اتصاف الماہیۃ بالوجود صفحہ ۱۱۰ سے صفحہ ۱۱۹ تک ابتدا الحمد لواہب الحیوۃ والعقل نمبر ۳ - رسالہ فی الشخص - صفحہ ۱۲۰ سے صفحہ ۱۳۲ تک آغاز الحمد لواہب العقل والحکمہ نمبر ۴ رسالہ فی سریان الوجود صفحہ ۱۳۲ سے صفحہ ۱۴۴ تک - فتح احمد کف بامن تملت بذاتک نمبر ۵ رسالہ فی القضاء والقدر - صفحہ ۱۴۴ سے صفحہ ۱۶۳ تک - شروع الحمد للہ الذی اخرج من ملکونات عنایتہ ما ادرج بالقلم - نمبر ۶ رسالہ فی الواردات القلبیہ صفحہ ۲۳ سے صفحہ ۲۴ تک آغاز - بعد الحمد لمبدع النفس والعقل نمبر ۷ رسالہ مسماۃ باکسیر العارفين صفحہ ۲۴ سے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی اتحاد و صنعت	کیفیت
						<p>جرجان میں پیدا ہوئے۔ طفولیت کے زمانہ میں عربیت کے طرف متوجہ ہوئے۔ بہت قلیل زمانہ میں فنون عربیہ میں مہارت تامہ پیدا کر لی۔ اُسی زمانہ میں وافیہ شرح کافیہ کا حاشیہ بھی تالیف کیا۔ ہرات پہنچا۔ علامہ قطب الدین رازی سے اُن کے بعض مصنفات۔ شرح رسالہ شمشیر۔ شرح المطالع وغیرہ پڑھنے کا قصد کیا۔ علامہ نے ان کی ذکاوت و فطانت اور اپنی کبرسنی کی وجہ سے۔ لامبارک شاہ منطقی جو اُن کے تلمیذ خاص مصر میں مدرس تھے۔ اُن کی خدمت میں جانے کی ہدایت کی۔ سید شریف نے مصر پہنچ کر اُن سے کتب مطلوبہ کی تکمیل کی۔ اور علوم شرعیہ کو۔ علامہ اکمل الدین محمد۔ مصنف عنایہ حاشیہ ہدایہ سے پڑھا۔ تصوف میں تعلق خاص۔ خواجہ علاء الدین الطرار البخاری سے ہے۔ تحصیل علوم کے بعد ان کے فضل و کمال کا شہرہ چار دانگ عالم میں پھیل گیا۔ اقران و امثال میں ممتاز و اعلیٰ رتبہ کے مشہور ہو گئے۔ مصر کی مادیات کے بعد شیراز کو موطن و مسکن بنایا اور ایک مدت تک وہیں مشاغل علمی و تدریس میں مشغول رہے جب شیراز پر امیر تیمور کا تسلط ہوا۔ اور سید شریف اعزاز شاہی سے ممتاز ہوئے۔ شاہی حکم سے سمرقند چلے آئے۔ علامہ تقی زانی سے (جو امیر تیمور کی مجالس کے صدر الصدور تھے) اکثر مباحثات و مناظرات کا اتفاق رہتا۔ امیر تیمور کی نظریں۔ سید شریف مرتبہ علمی میں۔ علامہ تقی زانی سے کم نہ تھے۔ ۹۱ھ میں کسی خاص مسئلہ میں ان دونوں حضرات کے مابین مباحثہ ہوا۔ جس میں علامہ نعمان الدین خوارزمی ممتزلی حکم قرار پائے۔ انھوں نے سید شریف کے قول کو راجح اور غالب ظاہر کیا۔ اس غلبہ کا شہرہ عام خاص مشہور ہو گیا۔ اس امر کی عام شہرت سے علامہ تقی زانی کی سخت توہین ہوئی۔ علامہ کو بھی اس کا صدمہ عظیم ہوا۔ علامہ نے اسی غم و الم میں ۹۲ھ میں سمرقند میں انتقال کیا۔ میر سید شریف امیر تیمور کی حیات تک سمرقند میں رہے۔ امیر کی رحلت کے بعد۔ شیراز واپس آ گئے۔ چھٹی تاریخ ربیع الاول چار شنبہ کے روز ۹۳ھ میں شیراز میں وفات پائی۔ ان کے مشاہیر تلامذہ میں علامہ فخر الدین العجم سید علی العجمی۔ فتح الشروانی وغیرہم ہیں۔ تصنیفات میں ۵۰ پچاس سے زیادہ کتابیں ہیں۔ اشر مصنفات</p>

شاہ شجاع بادشاہ مرہٹوں کا قاضی شہر آدھو نے سید شریف کو مدرسہ دارالافتاء شیراز کا ریسرل مقرر کیا۔ کھانا عطا فرمادی مشایخ دیوان خانہ قضاہ زبان نری

فکرم

تفصیل کتابت مع جدول ۴، ۳، ۲، ۱۔ ایچ۔ سطور ۲۵۔ لوح و جدول لاجوردی و طلائی۔ کاغذ و ہلی خط نستعلیق
اوسط درجہ کا۔ کتابت متن سرخی اور کتابت شرح سیاہی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر
پیوند کاری اور کرجوردگی کا اثر ہے۔

مواقف فی علم الکلام۔ مؤلفہ قاضی عبداللہ بن عبدالرحمن بن احمد ایچی متوفی ۷۵۵ھ کی مشہور کتاب ہو
اس کی متعدد شرح ہیں۔ یہ شرح بھی اسی متن کی ہو۔ منجملہ دیگر شروح کے۔ یہ شرح مقبول و متداول ہو
زیادہ تر درس و تدریس کا مایہ ارغلیہ بھی ہے۔ مفید و معتبر سمجھی جاتی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ بسم اللہ
من تقدست سبحان جلالہ من سمہ الحدوث والردال۔ صفحہ ۳۴۰ وبالجملة فالأدلة للذکر
على امتناع قد اخل بعد الجسد۔ خاتمہ صفحہ ۴۴، ودد دفع الفراغ من نالقة الى قول سلما كثيرا كثيرا
میر سید شریعینا۔ علامہ زمانہ۔ فاضل بیگانہ۔ مشہور و معروف شخص ہیں۔ تمام فنون عقلیہ اور جملہ علوم نقلیہ
میں اعلیٰ و اکمل مسلم النیو سنہ ہیں۔ تحریر و تقریر اور بحث و جدل میں خاص ملکہ رکھتے شیخ ابان ۷۵۵ھ

نمبر سورت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبع یا قلمی	تعداد و صفات	کیفیت
		<p>یہ کتاب مبادی الوصول فی علم الاصول۔ مولفہ علامہ حسن بن یوسف بن مہر الحلی متوفی سنہ ۷۱۰ ہجری کی شرح ہو۔ مبادی الوصول۔ اصول فقہ امامیہ میں معتبر و مستند کتاب ہے۔ شایح نے مطالب متن کی عمدہ عنوان سے تشریح کی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ موصول الاصول۔ خاتمہ ۳۷۴۔ والہ و عترة الاقباع۔</p> <p>(فاضل شایح نے اس شرح میں اپنا نام ظاہر نہیں کیا دوسرے ذریعے سے بھی باوجود تلاش حضرت شایح کی تحقیق نہیں ہوئی)۔</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۷۷	۱۵۴	کشف الاسرار شرح اصول البرزخ المجلد الثالث والرابع	علامہ عبدالعزیز بن احمد بن محمد علاء الدین البخاری الحنفی المتوفی سنة ۳۳۰ ہجری		مطبوعہ سنہ ۱۲۲۰ھ از ۷۲۲	۱۵۲۱	
		<p>اس مجلد میں دو پچھلے اجزاء ہیں۔ جو جلد ثالث و رابع سے تعبیر کئے گئے ہیں۔ ابتدائے صفحہ ۷۲۲۔ باب بیان قسم لا تقطاع الاساس لخلات التقييد۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۲۱ بخلاف طعام نفسه والحمد لله رب العالمين۔ شرح رحمہ اللہ علماء اخفاء میں جلیل القدر فاضل ہیں۔ ان کا تقفہ بہت بڑھا ہوا ہے۔ اپنے چچا امام العلماء محمد بن محمد بن الیاس المایمرغی تلمیذ شمس الاممہ محمد الکردی کے شاگرد ہیں۔ اسی کتاب کے دیباچہ میں اصول برزخی کی قراءت کی اسناد بھی مصنف تک تحریر کی ہے۔ اس کتاب کے علاوہ اور بھی مصنفات مقبولہ ان کے ہیں۔ التحقیق :- جو منتخب الحسامی کی شرح ہے اور اصول فقہ میں نہایت معتد و مقبرانی جاتی ہے۔ وہ بھی انھیں کی تالیف ہے۔ صاحب کشف الظنون نے سنہ ۳۳۰ ہجری میں ان کی وفات لکھی ہے۔ الفوائد البہیہ فی تراجم الخنفیہ</p>					
۵۲۲۰	۱۵۵	المادی فی شرح المبادی	لم یصح المولود باسمہ		قلمی	۳۷۴	
		<p>تقطیع کتابت ۱۶ x ۳۔ انچ۔ سطور ۱۹۔ خط نسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ لکھنوی۔ کتابت سیاہی سے۔ صرف متن کی عبارت پر خط ثخنی کشیدہ ہو۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ پیوند کاری زیادہ اثر کم خفیف ہو۔</p>					

تمہ موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کثیفیت
۴۴۴	۱۵۲	معیار الافکار و مسائل ^{نظار}	مولانا السید کلب مہدی التقویٰ بن السید کلب باقوالہندی النصیر آبادی		مطبوعہ لکھنؤ	۷۲	
		یہ کتاب امامیہ مذہب کی ہے۔ بعض اصولی قواعد کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ البائع حجة ظواہر آیا نہ فلا تعارضہا۔ خاتمہ صفحہ ۷۲ فلا یجوز بشئ مما ذکر الی قول والہ العالمیامین۔ مولف کتاب کی تفصیلی حالت دریافت نہیں ہوئی۔					
۴۹۷	۱۵۳	کشف الاسرار شرح اصول البرزوی المجلد الاول والثانی	علامہ عبدالعزیز بن احمد بن محمد علاء الدین البخاری الحنفی المتوفی ۷۳۳ھ		مطبوعہ	۷۲۴	
		کتاب اصول برزوی مولفہ امام فخر الاسلام علی بن محمد البرزوی الحنفی المتوفی ۵۵۵ھ اس فن میں نہایت مستند اور اذوق کتاب ہے۔ صوبت و ایجاز کی وجہ سے کثیر شروح اس پر لکھی گئی ہیں۔ نسخہ ہذا بھی اسی کتاب کی شرح ہے۔ یہ شرح دیگر شروح سے جماعاً بھی زائد اور افادۃً بھی بہت مفید ہے۔ شارح رحمہ اللہ نے اصل متن کے غوامض مشککہ اور رموز معضیہ کو بڑی خوش اسلوبی اور بیان واضح سے حل کیا ہے۔ اس مطبع میں کتاب ہذا کی چار اجزاء پر تقسیم رکھی ہے۔ اس مجلد میں پہلے دو جزو ہیں جن کو مجلد اول و ثانی سے نمبر کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ مصوّر التسمیٰ سبکات الاسرار بلا مظاہرۃ و معونۃ۔ عبارت ختم صفحہ ۷۲۴۔ باب بیان قسم الاعطاع والحمد للہ رب العالمین و صلواتہ علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین۔					

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		التالث فی احسام القیاس و انواعہ و ہی خمس خمسہ خاتمہ صفحہ ۴۳۴ و طائفتہ من للحنزلۃ البغد ادین					
		اس جلد کے آخری صفحہ پر اہل مطبع کی کم تو بھی سے کسی قدر غلطی ہو گئی ہو لکھا ہے۔ تصالجزۃ الثالث و یلیہ الرابع۔ حالانکہ یہ رابع جز ہے۔					
		علامہ آدمی تقریباً ۱۱۵۰ھ ہجری میں۔ آمد میں پیدا ہوئے (آمد دیا ربکرمین بلاد ورم کے قریب ایک شہر کا نام ہے) وطن میں قرآن شریف پڑھنے کے بعد حنفی مذہب کی فقہی کتابیں یاد کیں اور ایک مدت تک اسی مذہب کے پابند رہے۔ بہت زمانہ کے بعد شافعی مذہب کے مقلد بنے۔ وطن سے بغداد کا سفر کیا۔ بغداد میں علامہ ابوالفتح جیلی سے فقہ کی تکمیل کی۔ اور ابوالفتح بن شاتیل سے علم حدیث کی سماعت کی۔ علوم نظریہ و عقلیات میں بھی مہارت تام پیدا کی۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد دیا رمصر میں تشریف لے گئے وہاں بہت زمانہ تک اعلیٰ بیان پر تدریس کا کام کیا۔ کمال علمی کی شہرت دور دور پھیل گئی۔ بہت سے طالب علوم فیض درس سے منتفع ہوئے۔ بحث و مناظرہ میں ان کو خاص ملکہ تھا۔ مباحثہ میں مقابل ان کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتا۔ قاہرہ میں اسی وجہ سے۔ علماء مہصر ان کے مخالف ہو گئے۔ تعصباً بیجا انتقامات کا ان کو نشانہ بنایا۔ فلاسفہ بیدین کے ہم خیال اور فاسد اعتقاد ٹھہرائے گئے۔ ان کے قتل کی بابت محضرتیار کیا گیا۔ ان دشواریوں کی وجہ سے خفیہ طور پر قاہرہ سے حماہ چلے گئے اور وہاں سے دمشق میں بود و باش کا اہتمام کیا۔ یہاں مدرسہ عزیز یہ میں۔ علمی مشاغل میں مشغول رہے۔ مؤلفات ان کے بین سے زیادہ بیان کیے گئے ہیں کتاب الابکار فی اصول الدین احکام فی اصول الفقہ۔ منائح القرائح۔ شرح جدل الشریف۔ منتہی السؤل فی الاصول وغیرہ وغیرہ ان کی تالیفات سے ہیں۔ تیسری صفر ۷۵۰ھ شنبہ کے روز چہرہ سو اکتیس (۹۲۱) ہجری دمشق میں وفات پائی۔ طبقات لبکی وغیرہ۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			آغازیں فرستہ ابواب بھی رکھی گئی ہے۔				
۷۸۴۸	۱۴۹	الاحکام فی اصول الفقہ الجزء الثانی	شیخ الامام العلامة سید الدین ابوالحسن علی بن ابی علی بن محمد بن سالم الشعلبی الآمدی الشافعی المتوفی ۶۳۱ ھ	۵۶۲۵	۵۱۳۳۲ مطبوع مصر	۴۹۵	
		دوسرا جز، ہی بقیہ قاعدہ ثانیہ میں۔ ابتدا صفحہ ۲۴۱ اصل الرابع فیما یشارك فیہ الكتاب والسنن والاجماع وهو کونان ختم صفحہ ۴۹۵ فی التخصیص بذکر الشرط والغایۃ					
ایضاً	۱۵۰	الاحکام فی اصول الاحکام الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۹۲	
		تیسرا جز، ہی بقیہ قاعدہ ثانیہ میں۔ ابتدا صفحہ ۲۴۱ الصنف السادس فی المطلق والمقید اما المطلق ختم صفحہ ۳۹۲۔ لا تخفی علی من املها الی قول الی یوم الدین					
ایضاً	۱۵۱	الاحکام فی اصول الاحکام الجزء الرابع	ایضاً		۵۱۳۳۲ مطبوع مصر	۴۳۶	
		چوتھا جز، ہی اس میں قاعدہ ثانیہ کا بقیہ۔ اور ثالث و رابع بتمامہ مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الباب					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اصحاب ابی حنیفہ میں مجتہدین میں معدود ہیں۔ ان کی نسبت وسیع العلم و وسیع الروایت کہا گیا ہے۔ دوسو ساٹھ ہجری میں ان کی پیدائش ہوئی۔ علم فقہ ابی سعید الروعی سے اخذ کیا، جو دو واسطے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ عملاً بھی بڑے زاہد و متقی ہیں۔ اکثر صائم رہتے۔ ضرورت و افتقار کے وقت استقامت کو ہاتھ سے نہ دیتے۔ آخر عمر میں مفلوج ہو گئے۔ ضروری احتیاج کے خیال سے ان کے احباب نے سیف الدولہ کو ان کی حالت سے آگاہ کیا۔ جب کرنی رحمہ اللہ اس کیفیت پر مطلع ہوئے و عاکی۔ اللہ لا یتحل رہزنی الا من حلت عود تنی۔ کہتے ہیں سیف الدولہ کے عطیہ آنے سے قبل ہی انتقال فرمایا۔ المختصر شرح الجامع الکبیر شرح الجامع الصغیر ان کے مولفات ہیں انتقال کی تاریخ ہند ہوں شعبان سنہ ۲۸۱ھ					
۴۸۴۸	۱۴۸	أحكام في أصول الاحكام الجزء الأول	الشيخ الامام العلامة سيف الدين ابو الحسن علي بن ابی ثانی بن محمد بن سالم الثعلبی الاصبهانی الشافعی المتوفی ۵۲۸ھ	۵۲۸ھ	مطبوع مصر	۳۰۶	
		اس کتاب کی تالیف شافعی مذہب کے اصول کی بنا پر ہے۔ چار فوارے پر کتاب کو مرتب کیا ہے قاعدہ پہلا۔ تعریف اصول فقہ۔ موضوع۔ غایت۔ وغیرہ کے بیان میں۔ دوسرا قاعدہ۔ اولہ سمیعہ میں تیسرا قاعدہ احکام مجتہدین و مفتیین و مستفتیین میں۔ چوتھا قاعدہ بیان ترجیح طرق مطلوب میں۔ اس مطبوع میں کتاب ہذا کے چار حصے رکھے گئے ہیں۔ پہلا حصہ ہی۔ اس میں قاعدہ اولیٰ تمام و کمال اور کسی قدر دوسرے قواعد کے ابجاث بھی مذکور ہیں۔ اس فن میں یہ کتاب مستند اور مطیع نظر فقہاء ہے، علامہ شیرازی سے منقول ہے کہ کتاب المنہجی مولفہ ابن حاجب۔ اسی کا اختصار ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله خالق الافلاك ومدبرها ختم صفحہ ۱۰۴ و هذا الخیر الکلام فی الاجماع چاروں جلدوں کے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ ماہنامی اتحاد و صحافت	کیفیت
		یہ کتاب باوجودیکہ مطبوعہ ہے۔ مگر نہ تو ٹائپل پیج میں مصنف کا نام نہ ترجمہ کتاب کے اول و آخر کہیں تصریح ہے۔ عنوان بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولف کتاب اسی زمانہ کے فقہاء میں ہیں۔				
۴۳۳۳	۱۴۴	توضیح الاصول	الفاضل محمد خیر الدین الفیضی بن احمد خلیل الفوزی	۱۲۹۷ھ	۱۲۹۷ھ مطبوع	۵۶
		اس کتاب میں بعض اصول شرعیہ کو عنوان جدید سے لکھا ہے۔ تسہیل و حفظ کے خیال سے مسائل نمبر کو جدولی صورت میں ضبط کیا ہے۔ کتاب مفید اور نافع ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اوضح سبل الدین باجتہاد ائمۃ المجتہدین خاتمہ صفحہ ۵۳۔ علیہ وعلیٰ اخوانہ اجاس النصلیۃ واذاعہ الخیرۃ۔ آخر میں فہرست مطالب بھی منضم ہے۔ مولف سلمہ اشرف نے اس کتاب کو سلطان عبد الحمید خاں کے نام نامی پر منون کیا ہے۔				
		رسالہ فی الاصول	ابو الحسن عبید اللہ بن الحسین الکرنی المتوفی سنہ ۳۳۷			
		یہ رسالہ فن فقہ میں کتاب نمبر ۶۷۸ کے ساتھ مجلد ہے۔ اس رسالہ میں وہ اصول لکھے گئے ہیں جن پر فروع خفیہ مبتنی ہیں۔ مولف رحمہ اللہ نے صرف اصول کا ذکر کیا ہے۔ علامہ ابو حفص عمر بن محمد بن احمد بن اسمعیل۔ النسخ المتوفی ۳۷۵ھ ہجری نے ہر ایک اصل کے ساتھ اس کے نظائر و امثال بھی اضافہ کر دیے ہیں۔ نہایت مفید رسالہ ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۸۰۔ الاصول النبی علیہا مداد کتب اصحابنا من حجتہ الامام العالم خاتمہ صفحہ ۸۷ بقیتہ الاخری للثلاث۔ امام کرنی رحمہ اللہ بڑے رتبہ کے آدمی ہیں۔ علما و خفیہ کے اعلیٰ طبقے میں شمار کیے جاتے ہیں۔				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تنبیح الاصول - مولفہ - القاضی العلامة الصدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود المجوبی البخاری المتوفی ۸۸۵ھ کی شرح ہو۔ شارح نے علاوہ تشریح متن کے۔ مولف کے سہو و تساہل اور غلط و تغافل پر بھی متنبہ کیا ہو اور اصل عبارت متن میں تغیر کی ہے۔ اور بعد تغیر عبارت تغیر کی شرح لکھی ہے۔ مقصود یہ تھا کہ اصل متن۔ اسی روش پر رکھا جاوے۔ لیکن علماء نے اس طرف التفات نہیں کیا۔ اصل متن بحال باقی رہا اور تغیر شدہ عبارت ناکارہ اور کاسد سمجھی گئی۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ہدانا بافاصہ اذا التوفیق خاتمہ صفحہ ۲۹۵۔ حقاً صاحبہ فلا یستطع بحال۔ فاضل شارح کا ترجمہ فن قرآن تحت نمبر ۳۹ میں لکھا گیا۔					
۴۲۱۵	۱۴۵	اصول الفقہ	مولانا محمد الخضری وکیل بدستہ اقتضا الشرعی و استاد التاریخ الاسلامی بالجامعۃ المصریہ		مطبوع مصر	۱۳۲۹ھ ۴۶۲	
		آولہ اربعہ کا بیان تفصیل و بسط کے ساتھ لکھا ہو آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ و سلمہ خاتمہ صفحہ ۴۶۲۔ قال ابن الحما مر و هو صنیع و اللہ اعلم۔ مولف کتاب۔ زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں۔					
۴۲۹۶	۱۴۶	مجامع الحقائق مع الحواشی	لم یصحح المؤلف باسمہ		مطبوع	۱۳۱۸ھ ۳۶۲	
		اس کتاب میں آولہ اربعہ وغیرہ کا بیان ہے۔ ابتداء کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ و آلہ و صحبہ اجمعین۔					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
							<p>حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کتاب کو کتاب الحسین کے نام سے لکھا ہے۔ وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ اس کی تصنیف کے وقت مصنف کی عمر پچاس سال کی تھی اور مصنف کا نام نظام الدین الشاشی تحریر کیا ہے۔ اکتفاء القنوع بہا ہو مطبوع میں۔ اصول الفقہ کے تحت میں لکھتے ہیں نسائی المصنف بالفعال المتوفی سنہ ۵۰۰ مطابق ستلہ ۵۰۰ م یہ کتاب اصول الشاشی کے علاوہ ہے۔ اور یہ مصنف بھی اور ہیں۔ اس لیے کہ فعال شافعی المذہب ہیں۔ اصول الشاشی حنفی مذہب کے مطابق تالیف ہوئی ہے۔ مصنف بھی اس کے اسی مذہب کے ہیں فعال کا نام۔ دائرة المعارف۔ اور تاریخ یافعی میں۔ ابوبکر محمد بن احمد بن الحسین المعروف بالمستطری الشاشی المتوفی سنہ ۵۰۰ لکھا ہے۔ طبقات شافعیہ ابن خلدکان۔ میں۔ لکھتے ہیں۔ ابوبکر محمد بن علی بن اسماعیل العفالی الشاشی الفقیہ الشافعی امام عصرہ بلا مدافعة المتوفی سنہ ۵۰۰ یا سنہ ۵۰۰ فعال دوسرے ہیں۔ شاش کے متعلق دائرة المعارف اور دوسرے لغات میں لکھا ہے ایک شعر کا نام ہے ماوراء النہر کے متعلقات سے اگر مطبع مجتہبی کی تحریر اور صاحب کشف الظنون کی تحقیق قابل وثوق سمجھی جائے تو مولف کا نام علامہ نظام الدین کہنا تو بے موقع نہ ہوگا۔ مگر میرزا ہیر علماء ہیں ان کو ماننا پڑے گا۔ اس لیے کہ اکثر کتب تواریخ کے اوراق اولٹ پلٹ کرنے سے بھی اس نام کے مولف کا پتہ نہیں ملتا۔ خلاصہ یہ کہ جہاں تک جستجو و تلاش کی گئی۔ اصول الشاشی کے مولف کا صحیح نام اور مفصل ترجمہ دستیاب نہیں ہوا۔</p>
۳۳۸۶	۱۳۴	تغیر استنقیح	مولانا شمس الدین احمد بن سلیمان المعروف بابن کمال باشا المشہور بمنقذ الثقلین المتوفی سنہ ۹۴۰ھ	۹۴۰ھ	مطبع استانبول	۲۹۵	

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فواتح الرحموت شرح مسلم البشوت الجزء الثاني	بحر العلوم مولوی عبد العلی لکھنوی انصاری بن ملا نظام الدین المتوفی ۸۳۵ھ ہجری				
		دوسرا حصہ ہے۔ ابتداء صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی بنی خروعة الشریعة علی الاصول القویمة دو قول حصول کی ابتداء میں فرسٹ ابواب شامل ہے۔ مولانا بحر العلوم کا ترجمہ فن فقہ تحت کتاب نمبر ۸۳۲ میں لکھا گیا۔					
۲۷۶۵	۱۴۳	اصول الشاشی	لم یحقق اسم المؤلف		مطبوعہ نو کشتور	۵۶	
		اس فن میں یہ مشہور کتاب ہے۔ تمام عربی مذاہب میں درسا رکھی گئی ہے۔ اس میں اولہ اربعہ تفصیلاً اور احکام اجمالاً۔ بیان کیے گئے ہیں۔ ابتداء کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اعلیٰ منزلة المومنین حکیم خطایہ خاتمہ صفحہ ۵۶۔ کالماء ولا خمس فیہ وادللہ تعالیٰ اعلم بالصواب مصنف نے کتاب میں اپنا نام نہیں لکھا۔ شارحین نے بھی مصنف کے متعلق کوئی تصریح نہیں کی یہ کتاب متعدد مطابع میں طبع ہوئی ہے۔ مجتہد فی مطبع میں کتاب کے آخر۔ علامہ نظام الدین الشاشی مصنف کا نام قرار دیا ہے۔ بعض اردو مترجمین نے بھی اسی کا اتباع کیا ہے۔ فرست کتب خانہ آصفیہ میں ایک قلمی نسخہ تحریر ہے۔ مگر مصنف کا خانہ خالی چھوڑ گیا ہے۔ جنوب الالباب فی تعریف الکتاب والکتاب فرست بیٹن میں اس کا کوئی نسخہ قلمی یا مطبوع نہیں ہے۔ فرست خدیوہ مصر میں۔ اصول الشاشی مطبوعہ ۱۲۹۹ھ کے تحت ہے اس کا بن ابراہیم الشاشی السمرقندی متوفی ۸۳۵ھ مصنف کا نام لکھا ہے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							طوطیہ اور تمہید کے انداز پر بیان ہے۔ پہلا قطب احکام میں۔ دوسرا قطب اولہ میں تیسرا قطب طریقتہ استشاریہ میں۔ چوتھا قطب مستشرقین۔ دوسرے بر کتاب نقسم ہے۔ پچھلا حصہ ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله العوی المادری الولی الناصر اللطیف القاہر خاتمہ ۲۳۵۔ الا فی هذه الصورة وما یفرب فیہا۔
۳۲۹۳	۱۳۲	المستصفی معہ فوائح الرحموت انجزہ الثانی	امام حجۃ الاسلام ابن حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی سنة ۵۰۵ ہجری		مطبوع مصر	۳۰۰	
							یہ دوسرا حصہ ہے۔ ابتداء صفحہ ۲۔ النظر الثالث فی موجب الامر ومقتضاه بالاضافۃ الی الفوکر والتاخی والتکوار وغیرہ۔ خاتمہ ۴۰۰۔ وبہ وقع الفراغ الی قول وسلام تسلیم۔ امام غزالی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن فقہ کتاب نمبر ۶۸ کے تحت میں تحریر ہو چکا۔
		فوائح الرحموت، شرح مسلم الشیوخ الجزل الاول عبد العالی لکھنوی انصاری بن ملا نظام الدین المتوفی سنة ۷۵۵ ہجری					
							یہ کتاب مذکورہ بالا کتاب کے پچھلے صفحات میں ہے۔ پہلا حصہ پہلے حصہ میں۔ دوسرا حصہ دوسرے حصہ میں۔ آغاز صفحہ اول الحمد لله الی خلی الا لسان بعد ان لم یکن شیئاً مذکوراً۔

نمبر رجوع	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تسمیہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		آغاز عبارت شرح صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اظهر بدائع مصنوعاتہ علی احسن نظام۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۱۴۶۔ علی فداہ فضل اللہ علی من لیشاء الی قول ثامن عشر رمضان شراح رحمہ اللہ کا ترجمہ فن فقہ تخت کتاب نمبر ۸ پر تحریر ہو چکا۔					
۲۹۳۲	۱۴۰	فصول الکواشی لاصول الشاشی	مولوی عین اللہ	۲۰۳۷ مطبوعہ فاروقی دہلی	۳۳۶		
		اصول الشاشی کی شرح ہو جو اس فن میں معروف و متداول کتاب ہو۔ اصول الشاشی کے مؤلف کے نام کی تحقیق اصول الشاشی کے تحت میں کی جائے گی۔ شراح نے مطالب متن کو بہت وضاحت کے ساتھ حل کیا ہو۔ ابتداء کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی سوانح نعمائہ المتوازنہ فی کلی زمان عبارت خاتمہ صفحہ ۳۳۵ لاندہ لہ براد علیہ قہر احد۔ شراح نے اپنا نام و نشان اس کتاب کے کسی حصہ میں نہیں لکھا۔ کتاب کے ٹائٹل پیج پر مولوی عین اللہ تحریر ہے۔ متعدد و فہرستیں مختلف کتاب خانوں کی دیکھی گئیں۔ کسی فہرست میں یہ کتاب نظر سے نہیں گذری۔ مزید تلاش کی عرض سے اور مواقع پر بھی نظر ڈالی گئی۔ مگر شراح رحمہ اللہ کے حالات دریافت نہ ہو سکے۔					
۳۲۸۳	۱۴۱	المستصفیٰ - مع فوائذ الرحمت البحر والاول	امام حجۃ الاسلام ابن حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۵۰ھ	۳۲۲ مطبوعہ مصر	۴۲۵		
		اس فن کی یہ جامع کتاب ہو۔ ایک مقدمہ اور چار اقطاب پر اس کی ترتیب کی گئی ہو۔ مقدمہ میں					

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۹۷	۱۳۸	اللمعہ فی اصول الفقہ	الشیخ ابی اسحاق ابراہیم بن علی بن یوسف الشیرازی و الفیروز آبادی المتوفی ۷۶۷ھ	۳۳۲ھ	مطبوع مصر	۹۶	
		مختصر کتاب ہے مگر تمام مسائل اصولی۔ کتاب۔ سنت۔ اجماع۔ فیاس۔ کو بڑی خوبی سے ضبط کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ کما ہواہلہ وصلواتہ علی محمد خانہ النبیین وسید المرسلین خاتمہ صفحہ ۹۱۔ ولا فساد فوجبات بكون جائزاً۔ مولف رحمہ اللہ کا حال فن فقہ تحت کتاب استنبیہ نمبر ۷۰۸ پر لکھا گیا۔					
۳۱۰۴	۱۳۹	غایۃ الوصول شرح لب الاصول	شیخ الاسلام زین الدین ابی یحییٰ زکریا بن احمد الانصاری الشافعی السینی المتوفی ۷۲۶ھ	۹۰۲ھ	مطبوع مصر	۱۷۸	
		تین اور شرح دونوں کے مولف ایک ہی شخص ہیں۔ اولہ اربعہ اور تفصیل احکام جو اصل تین میں مذکور ہیں۔ بڑی تحقیق و تنقیح کے ساتھ دونوں قسموں کی شرح کی گئی ہے۔ صفحہ کتاب کے پچھلے حصہ میں خط جدولی کے فاصلہ سے شیخ محمد جوہری خالیدی کا حاشیہ بھی اسی شرح کا ہے۔ تین لب الاصول جو جمع الجوامع کا اختصار ہے۔ کتاب ہذا کے حواشی پر ہے					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
		البروقبہ۔					محشی علامہ علامہ عضدی کے شاگرد ہیں۔ سرآمد علماء روزگار اور اعلم فضلاء زمانہ است و ثار کہے جاتے ہیں۔ اس کتاب میں اول و آخر انھوں نے اپنا نام نہیں لکھا۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون اور فرست خدیو مصر یہ ہیں۔ اس حاشیہ کا مؤلف سیف الدین احمد ابهری کو لکھا ہے۔ پٹنہ کی فرست میں محشی کا نام مولانا عابد الدین عبدالعزیز ابهری متوفی ۱۰۸۵ھ ہجری تحریر ہے۔ یہ ظاہراً ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ اس لیے کہ نسخہ ہذا ششم ہجری کا لکھا ہوا ہے۔ مستبعد معلوم ہوتا ہے کہ محشی کی وفات سے چھتیس سال قبل اس کی کتابت ہوئی ہو۔ اس کے علاوہ محشی کے اوستاد علامہ عضدی کی وفات ۱۰۸۵ھ میں ہے۔ اگر پٹنہ کی فرست کی تحریر کو تسلیم کیا جائے گا تو علامہ عضدی کی وفات کے بعد تقریباً نو سو سال محشی کی حیات ماننا پڑے گی۔ جو بعد الابداد ہے۔ محشی کا سنہ وفات محقق نہیں ہوا۔ تلاش سے اس قدر پتا چلتا ہے کہ آٹھویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔
موجودات	۱۳۷	الرسالۃ الشافعیہ فی اصول الفقہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی المتوفی ۲۰۴ھ		مطبوعہ مصر	۸۲	
کلاں میں کتاب وچ نہیں۔		یہ کتاب اصولی مسائل میں ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف سے بیع بن سلیمان مرادی کی روایت سے منسوب کی جاتی ہے۔ اس فن کے مسائل کو اختصار و انضباط کے ساتھ اس میں لکھا ہے۔ (تعداد صفحہ ۲۰) اخبونا ابو علی الحسن بن حبیب الی قول فقال الحمد لله الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذین کفر واربهم بعد لولک خاتمہ صفحہ ۸۲ وحریر یصفاً وناجراً۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن فقہ تحت کتاب الامم نمبر ۱۵۹ پر تحریر ہو چکا۔					

نمبر چوہدری	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	اعداد صفحات	کیفیت
							<p>رکھا ہو۔ آنا کتاب صفحہ ۲۔ سیمان من و تر العقل بندہ و ترتیب احکام الوجود قبل ظہور ۴۔ خاتمہ کتاب ۱۰۰ فعلہ الدلیل الی قول و کان الفراغ من کتابہ ہذا الکتاب المبارک دوم الاثنین ثانی مستہل ذی الحجۃ الحرام عام سبعین و الف علی مد الفقیر الحقیر للعتوف بالجر و التقصیر الرأحی عمومولاء التمدید الفقیر عبد الرحمن بن ابی بکر بن یحیی المکی الشافعی غفر اللہ لہ ولوالدہ و المسلمین اجمعین شایع رحمہ اللہ نسباً حبیبی مذہباً حنفی مؤیداً آخر اسانی منشأ بخاری مولانا کی۔ ہیں۔ مفصل ترجمہ ان کا دریا نہیں ہوا۔</p>
۲۵۰۰	۱۳۶	ماشتیہ الابری علی الابام سیف الدین احمد الابری من ابنا القرن الثامن		قلمی	۵۴۸		
							<p>تقصیع کتابت ۲۰ x ۳ - ۳ - الجحہ - سطر ۲۲ - خط و کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب عبد بن محمود بن حسین بن مبارک الملکانی۔ تقریباً دو ورق ابتدائی دوسرے قلم سے تحریر ہیں پیوند کاری قلیل۔ کرمخوردگی خفیف ہی۔ چند درمیانی اوراق پر روغن ریزی پائی جاتی ہے۔ صفحہ ۲ پر کتاب کا آغاز کیا گیا تھا مگر قائم نہیں رکھا گیا۔ صفحہ ۳ سادہ ہی۔ چوتھے صفحے سے کتاب شروع کی گئی ہے۔ شرح مختصر الاصول مولفہ علامہ عضدی متوفی ۷۵۶ھ کا حاشیہ ہے۔ یہ حاشیہ فاضل محشی نے بڑی عرق ریزی اور تحقیق کے ساتھ تحریر کیا ہے۔ محل مقامات شرح کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے مسائل دقیقہ اور مواضع مشککہ کا بڑی خوبی سے حل کیا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۴۔ الحمد للہ الی تنوع الاحکام و ترتیبها بدلائل کلیہ صفحہ ۸۰ اولہ فصولہ لا محجب حتی انظر اشارہ الی التقرير الاول۔ خاتمہ صفحہ ۵۴۸ واللہ ولی العونہ والمرشاد الی قول عبدینہ القاہرہ فی مدرسہ مسجد</p>

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شرح تفسیر جمادی الآخرہ ۱۵۵۱ھ - شرح عقائد شعبان ۱۵۵۲ھ - حاشیہ شرح مختصر الاصول - ذی الحجہ ۱۵۵۲ھ - رسالۃ الارشاد ۱۵۵۳ھ - خوارزم وغیرہ میں تالیف کیے مقاصد الکلام اور اس کی شرح سے ذی القعدہ ۱۵۵۴ھ میں سمرقند میں فراغت حاصل کی - تہذیب الکلام - رجب میں شرح قسم ثالث مفتاح سوال ۱۵۵۵ھ میں سمرقند میں تصنیف ہوئی - نوں ذی قعدہ ۱۵۵۶ھ میں فتاویٰ خفیہ لکھنا شروع کیا - مفتاح الفقہ ۱۵۵۷ھ - اور شرح تلخیص الجامع ۱۵۵۸ھ میں سرخس میں تمام کیں - شرح الکشاف کا دوسری بیچ الآخرہ ۱۵۵۹ھ کو سمرقند میں اتمام تالیف ہوا - آپ کے عربی اشعار بھی بہت سے بیان کئے گئے ہیں - سات سو اکیاونے (۱۵۹۷ھ) ہجری میں سمرقند میں وفات پائی - (شذرات الذہب وغیرہ)					
۳۵۸۰	۱۳۵	تیسرے تحریر	الشیخ محمد امین الشہیرا میر بادشاہ الحسینی الحنفی الحراسی البخاری المکی	قلمی ۱۵۵۸ھ	۶۰		
		تقطیع کتابت ۹ x ۵ - ۵ - انچہ - سطر ۳۴ - خط و کاغذ عرب - کتابت متن سرخی سے - کتابت شرح سیاہی سے - کاتب عبدالرحمن بن ابی بکر بن یحییٰ المکی الشافعی - پوری کتاب رقمہ دوزی اور کرمجوردگی سے محفوظ ہے - یہ کتاب مختلف اصحاب کی ملوکہ رہی ہے - صفحہ اول کی متعدد تحریریں اس کی کافی شہادت دیتی ہیں ناورد کیا ہے نسخہ ہے - التحریر فی اصول الفقہ مولفہ ابن الہمام المتونی سلمہ کی شرح ہے - کتاب التحریر کی کیفیت نمبر ۱۲۳ پر تقریر فی شرح التحریر کے تحت میں تحریر ہو چکی ہے - کتاب التحریر کی یہ شرح نہایت توضیح و تنقیح کے ساتھ لکھی گئی ہے - شراح نے ایجاز و اطناب میں میانہ روی کو اعلیٰ پیمانہ پر ملحوظ					

نمبر درجہ اول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	ذاتیہ یا قلمی	کیفیت
		تفہیم کتابت مع جدول ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	اعداد صفحات	کیفیت
		<p>محمد صدیق سخنور بلگرامی۔ بہت بوسیدہ اور کرمخوردہ کتاب ہے۔</p> <p>منار الانوار کی شرح اور مدار الفحول کا اختصار ہے۔ اس شرح میں ضروری قدر تفصیل پر اکتفا کیا گیا ہے۔ البتہ مدار الفحول مطول شرح ہو اسی کا یہ اختصار ہے۔ شارح نے پہلے جو منار کی شرح لکھی وہ بڑے بسط و تفصیل کے ساتھ تھی جس کا نام مدار الفحول رکھا تھا اہل علم کی سہولت و آسانی کے لحاظ سے یہ مختصر شرح اُسی سے اخذ کی گئی۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی سقی لاصول المستنبطین الخ ختم صفحہ ۱۵۱ لانہ بذل نفسہ لا فائزۃ حق محمد مر اس کتاب کے دو نسخے مطبوعہ کلکتہ نمبر ۵۵۔ نمبر ۵۶ پر اور ایک نسخہ قلمی نمبر ۵ پر بھی درج ہے۔</p> <p>اس کتاب کے مولف نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کشف الظنون میں حاجی خلیفہ نے مولف کا نام (شمس الدین بن محمد السیو اسی) لکھا ہے۔ پٹنہ کی فہرست میں (شمس الدین محمد بن محمد السیو اسی) تحریر ہے، اس کتاب خانہ کی مجلد اول مطبوعہ میں دائر الوصول کے تحت ہیں۔ مولف کا نام دامام ابو عبد اللہ محمد بن مبارک شاہ بن محمد المروئی الملقب بہ معین لکھا گیا ہے۔ پٹنہ کی فہرست میں مولف کے نام کے ساتھ اس قدر عبارت اور بھی لکھی ہے۔ عالم اصول و فروع کا برعہ خود اس وقت۔ ۱۰۲۹ رخت آخرت پوشیدہ نتیجہ اوزن تلاش سے کافی طور پر مولف کی تحقیق نہیں ہوئی۔</p>					
۵۴۵۹	۱۳۴	شرح الشرح العسری للعلامہ الثقفازانی	علامہ سعد الدین سعد بن عمر بن عبد اللہ الثقفازانی المتوفی ۶۹۱ھ و قبل ۶۹۲ھ و ۶۹۳ھ ہجری۔	۶۹۱ھ	قلمی	۵۲۰	

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>علوم سے فراغت کے بعد عالمگیر بادشاہ کی حضور میں رسائی ہوئی۔ بجا اعزاز و احترام کیا گیا۔ عالمگیر کے تلمذ سے استادی کا خریا پایا۔ عالمگیر کے بعد شاہ عالم بہادر بادشاہ نے بھی توقع سے زیادہ تکریم و تحریم کی۔ ملا صاحب نے حافظہ بہت قوی پایا تھا۔ دسی کتابوں کے صفحے کے صفحے از بر تھے۔ بڑے سے بڑا۔ قصیدہ ایک دفعہ سُننے سے اعادہ کر دیتے۔ پورا زمانہ زندگی کا درس و تدریس و تصانیف میں بسر کیا۔ خفی مذہب رکھتے تھے۔ حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ سے بھی مشرف ہوئے۔ اس کتاب کا اتمام تالیف بھی حرم خرم مدینہ منورہ میں ہوا ہے۔ تفسیر احمدی بھی ان کی مشہور تصنیف ہے۔ گیارہ سو تیس ہجری میں دار الخلافہ دہلی بس وفات پائی۔ وہاں سے جنازہ اُمتی لایا گیا۔ اور یہیں مدفون ہوئے۔ (ماثر الامام وغیرہ)</p>
		نور الانوار علی نور الانوار	مولوی عبید اللہ بن مولوی ابن اللہ لکھنوی المتوفی ۱۲۸۵ھ	۱۲۴۶ھ			
							<p>نور الانوار کا حاشیہ ہے۔ جو کتاب مذکورہ بالا کے حاشیہ پر چڑھا ہوا ہے اس کے بھی دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ فصحت اول۔ دوسرا حصہ نصف ثانی ہے۔ عبارت آغاز۔ احمدہ واصلی علی اھلکھا۔ محشی علامہ نے اس حاشیہ کو جوہر میں تمام کیا ہے۔ اُس وقت میں وہاں کے مدرس کے منظم و مدرس تھے محشی علامہ کا ترجمہ۔ فن فقہ نسبت لکھنوی پر ہو چکا۔</p>
۲۳۲۶	۱۳۳	دارالاصول الی علم الاصول	الشیخ شمس الدین احمد بن محمد السیواسی	قلمی ۶۳۳ھ	۱۵۸		
							<p>تقیع کتابت نمبر ۶ x ۳ - ۱ - ۱ - ۱ - خط نستعلیق کا غزوہ دہلی۔ کتابت سرخی و سبا ہے۔ کاتب</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ باطنی	تعداد صفحات	کیفیت
		نور الانوار النصف الاول	مولانا شیخ احمد امینوی المعروف بملا جیون ابن ابی سعید بن شیخ عبداللہ بن شیخ عبدالرزاق بن محمد وم خاصہ خدا المتوفی سنہ ۱۱۰۵ھ	۱۱۰۵ھ			
		یہ بھی متار الانوار کی مشہور شرح ہے۔ جو کتاب مذکورہ بالا کے صفحات کے آخری حصہ میں۔ خط جلدی کے فاصلہ سے تحریر ہے۔ تمام مدارس عربیہ میں درس میں داخل ہے۔ نہایت مقبول و متداول کتاب ہے اس شرح کے بھی دو حصے کئے گئے ہیں۔ پہلا حصہ۔ نصف اول میں ہے۔ دوسرا حصہ۔ نصف آخر میں پورا کیا گیا ہے۔ آغاز حصہ اول الحمد للہ الذی جعل اصول الفقہ مبنی للشرائع والاحکام					
		نور الانوار النصف الثانی	ایضاً	ایضاً			
		یہ نصف آخر ہے۔ ابتدا واما فرغ عن بیان اقسام الکتاب۔ خاتمہ۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَمَنْ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ حَكِيمُ الْفَالِخِينَ۔ ملا جیون رحمہ اللہ امینتی کے رہنے والے ہیں (ایک قصبہ ہے توابع لکھنؤ) محمد وم خاصہ خدا کی اولاد میں ہیں۔ جن کا سلسلہ نسب بہت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر منتہی ہوتا ہے۔ حافظ کلام الہی اور علوم عقلی و نقلی میں بجز لامتناہی تھے۔ ابتدا و حال میں قصبات پورب میں فضلا و عصر سے کسب علوم کیا۔ مگر فائز فرغت بلا لطف اللہ گوروی کی خدمت میں پڑھا گیا۔ (جو کڑھ مانکیو میں سربراہ فادت پر جلوہ افروز تھے					

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حصہ رکھے گئے ہیں۔ پہلا حصہ پہلے پر دوسرا۔ تیسرا حصہ۔ دوسرے تیسرے پر۔ آغاز حصہ اول۔ الحمد لله الذي محمد اصول ختم حصہ اول و بعد باب الاشراقة آغاز حصہ دوم الباب الرابع في المجلد والمبين ختم حصہ دوم ولا ان الحاجب آغاز حصہ سوم الباب الثاني في اركانہ ختم حصہ سوم والحمد لله رب العالمين					
		علامہ اسنوی آخر عشرہ ذاکجہ سات سو چار (۱۰۴۰) ہجری میں اُسنا میں پیدا ہوئے۔ ۷۷۰ھ میں قاہرہ پہنچے۔ علوم عربیہ میں ابی حیان اور ابی الحسن والدا بن الملقن ان کے اساتذہ ہیں۔ فقہ و کملول۔ سنباطی۔ سبکی۔ قزوینی۔ وجیزی۔ وغیرہم سے پڑھا۔ علوم غفایہ میں۔ توفی وغیرہ سے تلمذہ۔ سماعت حدیث کا قاہرہ میں۔ اور علم درس تفسیر کا۔ جامع طولون میں اتفاق ہوا بہت بڑے فقیہ۔ نحوی۔ اصولی۔ عروضی۔ محث۔ مفسر وغیرہ ہیں۔ تمام علوم میں آپ کی فقاہت اور مہارت بہت زیادہ ہے۔ فقہ۔ اصول۔ عربیت کے تو امام ہی ہیں۔ مذہباً شافعی ہیں۔ تمام اوقات کا استیعاب۔ اشغال علمی۔ تصنیف۔ تدریس۔ وعظ و نصیحت۔ وغیرہ میں کر رکھا تھا مزاج میں تواضع و انکساری بہت بڑھی ہوئی تھی۔ کثرت سے آپ کے تلامذہ اور مصنفات ہیں ان چند کتابوں کے مولف بھی آپ ہی ہیں۔ اللبہات علی الروضہ۔ شرح الرافعی۔ الہدایہ الی اوہام الکفایہ۔ الجواہر۔ شرح منہاج الفقہ الاشباہ والنظائر۔ الکوکب الدری۔ وغیرہ۔ سرسٹھ سال کی عمر پائی۔ ۲۸۔ جمادی الاولی شعب یکشنبہ سات سو بہتر (۱۰۴۲) ہجری میں وفات مصر میں انتقال ہوا۔ مقابر صوفیہ میں مدفون ہوئے۔ یغنیۃ الوعاة للسیوطی۔ شذرات الذهب لابن الفلاح					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۱۸	۱۳۰	التفسیر والتجیر فی شجہ التخریر مع نہایت السؤل فی منہاج الوصول حصہ سوم	القاضی محمد بن محمد بن امیر الحاج الحلبی الحنفی المتوفی ۸۴۹ھ	۸۴۱ھ	۱۳۱۶ھ مطبوعہ مصر	۳۵۶	
		یہ تیسرا حصہ فصل فی المعارض سے آخر کتاب تک ہے۔ آغاز صفحہ ۲ فصل فی المعارض وانشاء الی وحہ ذکرہ ختم صفحہ ۳۵۵ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کتاب کی کیفیت اور مولف کی حالت نمبر ۱۲۳ پر تحریر ہو چکی۔					
		نہایہ السؤل فی شجہ منہاج الوصول	الامام السلامہ القاضی جمال الدین ابی محمد عبد الرحیم بن الحسن بن علی بن عمر بن علی بن ابراہیم الاموی الاسنوی الشافعی المتوفی ۸۴۲ھ	۸۴۱ھ			
		منہاج الوصول الی علم الاصول کی شرح ہے۔ جو علامہ۔ ناصر الدین عبد اللہ بن عمر البیضاوی الشافعی المتوفی ۸۴۲ھ کی تصنیف ہے۔ یہ شرح کتاب التقریر والتجیر کے حاشیہ پر ہے اس کے بھی تین					

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۱۸	۱۲۰	التقریر والتجیر فی شرح التخریر مع نہایت السؤل فی شرح منہاج الوصول حصہ اول	القاضی محمد بن محمد بن امیر الحاج الحابی الحنفی المتوفی ۹۱۵ھ	۸۶۱ھ	مطبوع مصر ۱۲۸۵ھ	۳۴۰	
:		یہ حصہ ابتدا و کتاب سے مسئلہ الاکثر اذا حق النخ بالفضل کان النخی لیسۃ تکب آغا ۲ صفحہ ۲۴۰ الحمد للہ اللہ یرضی لنا الاسلامہ دیناً۔ ختم صفحہ ۳۴۰ بدل علی سحۃ المنہی عنہ فلیتأمل واللہ اعلم					
ایضاً	۱۲۹	التقریر والتجیر فی شرح التخریر مع نہایت السؤل فی شرح منہاج الوصول حصہ دوم	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۱۲	
		یہ دوسرا حصہ الفصل الخامس فی المفروض سے شروع ہو کر مسئلہ تخصیص استنبات کا کتاب کے ختم تک ہے۔ آغا ۲ صفحہ ۲۴۰ الفصل الخامس فی المفروض اعتباراً استعمالہ ختم صفحہ ۳۱۲ و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔					

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمٰنی سلطان محمد معظم شاہ بادشاہ غازی من عواری الزمان حافظ رحمت خان المخاطب بحفاظ الملائک سلمہ درغزیل عبد السلام خان داۃ الوصول کا حاشیہ جو منار کی شرح اور علامہ میرکشمس الدین محمد بن مبارک شاہ بن محمد بن محمد بن عمر المروئی الملقب بہ معین کی مولفہ ہے۔ فاضل محشی نے اسی کتاب پر پہلے مطول ماشت یکماتہ جس کو اوائل مباحث سنت تک لکھ چکے تھے اور ۱۰۰۰ الاصول سے موسوم کر چکے تھے۔ مگر تطویل اور زیادہ تفصیل کی وجہ سے اختصار کو مناسب خیال کر کے دوسری روش پر اس کتاب و داۃ الوصول کو تالیف کیا جیسا کہ مولف داۃ الوصول نے پہلے منار کی شرح۔ مدار الفحول۔ لکھی۔ پھر اس کا اختصار۔ داۃ الوصول قائم کیا۔ محشی علام نے بڑی خوبی اور ربط و ضبط کے ساتھ تحشیہ کیا ہے۔ بعض مقام بر اصل ماق کے کلام کی بھی تشریح و تفصیل کی ہے۔ یہ حاشیہ ناقص و نامتام ہے۔ تقریباً نصف کتاب کے قدر ہے۔ مباحث قرآن تو تمام و کمال لکھے ہیں مگر مباحث سنت پورے نہیں ہیں۔ داۃ الوصول کے صرف اس قول تک ہے۔ وھذا الکلام معنی کج مدت ابن عمر رضی اللہ عنہ فی رفع البدین۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الملائک المنان رب العالمین کلہم باصناف النسیۃ والا حسان صفحہ ۲۶۶ فوله ان یغیر کل اول لفظ بغیر مضارع مجہول۔ آخر صفحہ ۲۶۶ بظہر لا نہ بوضہم باذن الولی لنوقف بغیرا ذہ لا ان یبطل دمحشی علام کی تفصیلی حالت معلوم نہیں ہوئی)</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>حامد علی خاں صاحب بہادر والی ریاست راجپور۔ تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہوئے۔ توحضرت شمس العلماء طلب فرمایے گئے اور مدرسہ عالیہ کے پرنسپل مقرر کئے گئے۔ آخر عمر تک اسی عہدہ پر امور رہے۔ وفات سے کچھ روزوں قبل خیر آباد تشریف لے گئے اور وہیں تیس سال تیرہ سو سو (۱۳۱۶) ہجری میں انتقال فرمایا اور خانقاہ مخدوم شیخ سعد خیر آبادی میں مدفون ہوئے۔ منشی امیر احمد صاحب نے تاریخ وفات آپ کی اس طرح لکھی ہے۔</p> <p>شمس العلماء ز ظلمت و ہسرت چوں تیر ز ابر تیرہ بر جست بر لوح مزار امیر بنویس : آرام گاہ امام وقت است</p> <p>آپ کے بعد آپ کے صاحبزادہ مولوی اسد الحق صاحب دجو عالم یگانہ اور فاضل زمانہ تھے۔ اسی عہدہ پر ریاست کی طرف سے مقرر کیے گئے۔ افسوس کہ وہ اس کام پر زیادہ نہ رہ سکے۔ چند ہی مدت کے بعد پیمانہ عمر بزر ہو گیا۔ وبائی مرض میں مبتلا ہو کر راجپور ہی میں راہی ملک بقا ہوئے اور عارف کامل سید العارفین میاں محمد عاشق صاحب مرحوم کے باغچہ میں دفن کیے گئے۔ اب ان کے چار صاحبزادے جو شمس العلماء کے پوتے ہیں یقید جیات ہیں۔ ریاست ہذا سے بھی توسل رکھتے ہیں۔</p> <p>(جامع الاوراق)</p>					
۱۹۰۱	۱۲۶	دوار الاصول (نام تمام)	مولانا محمد عرفان بن محمد عمران بن عبد الحلیم		قلمی	۶۴۴	
		<p>تقطیع کتابت ۸ × ۴۔ انچ۔ سطر ۲۵۔ کاغذ وہلی۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ بوجہ نام تمام ہونے کے کاتب کا نام نہیں معلوم ہوا۔ اوراق پر کرمخو روگی کا اثر خفیف اور پیوند کاری ظلیل ہے۔ ابتدائی صفحہ پر محمد شکور نام کی چھوٹی سی مہر چیاں اور یہ عبارت تحریر ہے</p>					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بھی دیج ۵۰ - آغاز صفحہ ۳ - الحمد للہ خالق الارض والسموات والسموات ختم صفحہ ۲۰۶ - وشفعا عیوم التنادی حضرت شمس العلماء شایح کتاب ہذا اجاہ فضلہ اور سرآمد کمال تسلیم کیے گئے ہیں۔ آپ جامع جملہ علوم ہیں۔ بالخصوص منطق و فلسفہ میں تو آپ کا نظیر نہیں۔ ولادت باسعادت آپ کی ۱۳۳۷ھ شہر دہلی میں ہوئی اپنے والد ماجد سے تلمذ ہے۔ علوم عقلیہ میں سند علم آپ کی بواسطہ شیخ العلماء نظام الدین کے علامہ تفتازانی اور سید جرجانی پر منتہی ہوئی ہو اور علم حدیث کی سند شاہ عبدالقادر دہلوی کے واسطہ سے حضور اکرم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔ اکثر حصہ سرکار ریاست رامپور میں بسر کیا۔ نواب خدا آشیاں طالب شاہ بیحد وقت و قدر دانی فرماتے۔ ہمیشہ آپ کے یہاں تدریس کا سلسلہ رہتا۔ پڑھانے میں آپ کو خاص ملکہ تھا۔ اس خوش بیانی اور ربط و ضبط کے ساتھ مطالب علمیہ کی تقریر فرماتے کہ مشکل سے مشکل سبک بھی بہت جلد طالب علم کے ذہن نشین ہو جاتا۔ یہی وجہ تھی کہ جو طالب علم ایک مرتبہ بھی آپ کے درس گاہ میں داخل ہو جاتا۔ اور پڑھائی کا انداز دیکھ لیتا دوسری جگہ کا نام نہ لیتا اور نہ کسی کی پڑھائی اُس کو بھاتی۔ بہت سے لوگ آپ کے فیض علمی سے کامیاب ہوئے۔ جامع اور ارق کو بھی کشف برداری کا شرف حاصل ہو۔ علاوہ کمال علمی کے آپ کی ذاعت مقدس میں اور بھی بہت سی خوبیاں جمع تھیں۔ خلق وسیع۔ رقت قلبی۔ بے لوثی۔ خدا ترسی۔ حاضر جوابی۔ علم مجلسی وغیرہ وغیرہ۔ خدا آشیاں کے عہد میں ایک مدت تک مرافعہ کے حاکم بھی رہے۔ جب تک نواب خدا آشیاں سربراہ اُس سلطنت رہے۔ تھوڑے وقت کے واسطے بھی آپ کو جدا نہیں کیا۔ اُن کی رحلت کے بعد ریاست سے قطع تعلق کر کے وطن تشریف لے گئے۔ وہاں کچھ روزوں قیام کے بعد رآباد و رونی افروزی فرمائی۔ حضور نظام نے بڑی قدر و منزلت کے ساتھ دوسور و سپہ خانہ نشینی پر مقرر فرما دیا۔ جب سرکار عالی غرہ بیت الامارہ ودرہ صدف العداۃ۔ ذوالایمتہ والجلال صاحب العظمت والاقبال حضور پر نور جناب سید نواب					

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شایح رحمہ اللہ۔ علامہ زمانہ اور مصنف مضافات کثیرہ ہیں۔ اپنے چچا فخر الدین محمد بن محمد بن ابیاس المامر غنی کے شاگرد ہیں۔ منتخب الحسامی کی روایت انھیں سے کرتے ہیں اور اُن کے چچا نے اس کتاب کو۔ مولف کتاب حسام الدین محمد الاخیکی المتوفی ۸۵۲ھ ہجری سے حرفاً و حرفاً پڑھا ہے۔ یہ شرح کشف الاسرار کی تالیف کے بعد جو اصول بزوی کی شرح ہے تالیف کی گئی ہے۔ اس شرح پر سید سمرقندی نے بہت اعتراض کیے ہیں۔ جس کے بعض علماء کی طرف سے جواب بھی لکھے گئے ہیں۔ شایح علیہ الرحمہ کا سال وفات سات سو تیس ہجری ہے کشف الطنون وغیرہ					
۲۰۸۸	۱۲۶	شرح مسلم الثبوت مع شرح جملۃ المنہیات	الامام المحقق شمس العلماء جناب مولانا مولوی عبدالحق بن مولانا فضل حق العمری الخیر آبادی المتوفی ۱۲۱۶ھ		مطبوع مطبع انتظامی کانپور	۲۷۶	
		مسلم الثبوت کی شرح، جو اس فن میں مشہور اور متداول کتاب ہو، مولفہ مولوی عبد اللہ بہاری المتوفی ۱۲۱۶ھ، اصل کتاب کی ترتیب۔ ایک مقدمہ۔ تین مقالات۔ چار اصول۔۔ خاتمہ پرکھی گئی ہو مگر درس میں دو مقالے تک ہے۔ بچہ شرح بھی دوسرے مقالے کے ختم تک ہے۔ اس متن کی شرح فرنگی محل وغیرہ کے بڑے بڑے فضلاء نے لکھی ہیں۔ مگر انصاف یہ ہے کہ جس پاکیزگی و خوبی سے یہ نتیجہ لکھی گئی ہے دوسری شرح اس درجہ کی نہیں۔ یہ شرح نہ مختصر نہ مطول۔ تو وسط کے درجہ میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں درساً اسی کو اختیار کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا ایک نسخہ اسی مطبع کانپور					

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		المنتخب الحسامی مولفہ علامہ حسام الدین محمد بن محمد بن عمر الاخشابی المتوفی ۷۷۷ھ ہجری کی شرح ۱۵ اس شرح میں نفس متن کا حل بہت خوبی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ المبداء والمعيد الحكيم الفعال لما يشاء ولما يريد صفحہ ۴۰ واذا انتفى اصل الوجوب قبله لا يجوز الا فاع ختم صفحہ ۲۱۸ واليسر للصواب تمام ساهی تصنیف ملا یعقوب برجائی فی عہد عالمگیر بادشاہ غازی شاح رحمہ اللہ کے حالات معلوم نہیں ہوئے۔				
۱۹۷۴	۱۲۵	التحقیق شرح المنتخب الحسامی	مولانا علاء الدین عبد الغزیز بن حسام بن محمد البخاری المتوفی ۷۳۷ھ	قلمی	۴۶۷	
		تقطیع کتابت $\frac{1}{4} \times \frac{1}{4}$ انچ سطر ۱۹ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ میں ورق ابتدائی جدید معمولی خط سے تحریر ہیں۔ آخر سے کتاب قریب نصف کے ناقص ہیں۔ کتابت سرخی و سیاہی سے بوجھ ناقص ہونے کے کاتب کا نام و ریافت نہیں ہوا۔ پڑانے اور اوراق کرم خوردہ اور پیوند کار ہیں۔ جدیدہ اوراق ان دونوں باتوں سے محفوظ ہیں۔ اصل متن بھی حواشی اوراق قدیمہ پر تحریر ہے۔ اوراق جدیدہ کے حواشی متن سے سادہ ہیں۔ یہ شرح بھی منتخب الحسامی کی ہے۔ آخر سے تقریباً نصف کے قد نہیں ہے۔ اصل کتاب کی ترتیب چار اصول پر رکھی گئی ہے۔ کتاب۔ سنت۔ اجماع۔ قیاس۔ فقہ ہذا صرف مباحث سنت کے وراثت تک ہے۔ یہ شرح بڑے بسط و تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے شاح رحمہ اللہ نے بہت تحقیق و تنقیح سے کام کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی محمد مبا فی الاسلام بالآیات انظار ۴ صفحہ ۳۸۸ قوله والمسند کذا هو الخبر المردی علی الغیر براسطہ او بوساطت آخر صفحہ ۴۶۶ سطر آخر و علم ان انکارہ ثانیاً لا یقبل فام یعادہ۔				

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>جمیل الدین نام کی مہر چیاں ہی۔</p> <p>تحریر فی اصول الفقہ کی شرح ہی جس کو امام ابن الہمام کمال الدین محمد بن عبد الواحد المتوفی ۷۸۶ھ نے نہایت ایجاز و اختصار کے ساتھ تالیف کیا ہی شایع علامہ نے بڑی وضاحت و خوبی سے یہ شرح لکھی ہے خطبہ میں لکھتے ہیں کہ امام ابن الہمام نے اس فن کے مقاصد ایسی خوبی کے ساتھ لکھے ہیں کہ بہت سے مولفین نہیں لکھ سکے۔ اس کتاب کی یہ خوبی بھی قابل قدر ہے کہ مصطلحات خفیفہ و شافیہ کو اعلیٰ ترتیب اور حسن نظم کے ساتھ جمع کیا ہے۔ کتاب التحریر کی ترتیب ایک مقدمہ اور تین مقالات پر رکھی گئی ہے آغاز کتاب تقریر صفحہ اول الحمد للہ الذی رضی لنا لا سلام دنیا۔ وفتح علینا من خزائن علمہ فتحاً مبناً ورق ۴۶ صفحہ ۲۔ ولا یفتح ان یطلق علی اثبت کاحقیقۃ دلائل حجازنا ورق ۴۴ صفحہ اول کلامہ حقیقۃ فی شہدہ نمونہ تصرف الملائک من هذا الوجه قائمہ ورق ۵۳۸ صفحہ ۲۔ اہ سبحانہ ذوالفضل العظیم والکرم العظیم الی قول کمال الدین ابن ہمام</p> <p>نوشتہ بجا ند سید بر سفید نویندہ را نیست فروا امید</p> <p>فاضل شراح ابن ہمام کے شاگرد۔ حلب کے رہنے والے ہیں۔ علماء اخفاف میں علامہ زمانہ مانے گئے ہیں۔ بہت سی کتابوں کے مصنف۔ اور اکابرین کے استاد ہیں۔ اہل علم ان کی طرف انتساب کو اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ پچاس سال سے کچھ زیادہ کی عمر میں ۸۶۵ھ حلب میں وفات پائی۔</p> <p>شذرات الذہب لابن الفلاح</p>					
۱۹۸۴	۱۲۴	السامی شرح منتخب الحسامی	علامہ محمد یعقوب البنا	قلمی	۲۱۸		
		<p>تقطیع کتابت ۲۰ x ۴۔ انچہ سطر ۲۵۔ خط نستعلیق مہموئی کاغذ دہلی۔ کتابت صرف سیاہی سے سنہ کتابت اور اسم کاتب تحریر نہیں۔ کتاب میں پوشیدگی اور کرمج روگی کے آثار زیادہ اور پیوند کاری قلیل ہے۔ اوراق بھی آب رسیدہ ہیں۔</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>من است - جواب دیا - بیضاوی - اور تیریز میں آنے کی یہ وجہ ظاہر کی کہ شیراز کے عہدہ قضا پر مامور ہونے کی استدعا ہے - بیضاوی کی اس درخواست کو وزیر نے بہت خوشی سے منظور کر کے بڑے اعزاز و احترام سے رخصت کیا - ان کی مصنفات کے اسناد یہ ہیں - مختصر الکشاف - المنہاج فی الاصول - و شرحہ ایضاً - شرح مختصر ابن الحاجب فی الاصول - شرح المنتخب فی الاصول - شرح المطالع فی المنطق الاصلاح فی اصول الدین - النایۃ القصوی فی الفقہ - الطوالع فی الکلام - شرح الکافی لابن الحاجب وغیر ذلک سنہ ۷۶۱ھ سوچا سی یا کیا دن میں تیریز میں وفات پائی - طبقات لابن السکی - بنیۃ الوعاء</p> <p>بیضا فارس میں ایک سفید گنبد کے وجہ سے تربت سفید کے نام سے مشہور ہوا تھا تاریخ زبان فارسی عہد نامہ تاری مولفہ دبراؤن انگریزی صفحہ ۶۳) بیضاوی نے فارسی میں بھی ایک تاریخ لکھی ہے جس کا نام نظام التواریخ ہے یہ تاریخ ۸۷۷ھ میں لکھنا شروع کی اور ۸۸۷ھ تک حالات جمع کیے غالباً کسی اور شخص نے اس میں ۸۹۷ھ تک واقعات کا اضافہ کیا ہے - حضرت آدم سے حالات شروع کیے ہیں - فارسی تاریخ میں مولفہ لکھتا ہے کہ اس کا بیباک الین ابوالقاسم عمر تاباک ابو بکر بن سعد کے عہد میں فارس کا قاضی القضاۃ تھا - مولفہ خود بھی شیراز میں قاضی تھا اور عمر کا اخیر حصہ تیریز میں بسر کیا - وافی بالوفیات میں سنہ وفات ۹۸۵ھ اور یافعی نے ۹۹۲ھ اور حمد اللہ مستوفی نے ۱۰۰۷ھ لکھے ہیں (دفتر کتب علمی برٹش میوزیم ریو صفحہ ۸۲۲)</p>		
۱۹۸۳	۱۲۳	التقرب والتجیر فی شرح الحسیر	القاضی محمد بن محمد بن امیر الحاج الحلبی	۸۸۷ھ قلمی ۱۰۶۶ھ	۱۰۶۶	
			الحنفی المتوفی ۹۷۹ھ			
		<p>تقطیع کتابت ۸ x ۳ ۱/۴ - انچہ سطر ۲۹ خط تعلیق عمدہ کاغذ چمکی - کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب سیدہ ابت اللہ - اوراق کرمزورہ ہیں - کہیں خفیف کہیں کسی قدر زیادہ - حروف وغیرہ پر کرمزورہ دگی کا ایسا اثر کہیں نہیں ہے جس سے خواندگی میں حرج ہو - پیوند کاری بھی ہے مگر خفیف - ابتدائی صفحہ پر</p>				

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	ما قلمی	تعارف و صفحہ	کیفیت
		نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر کرمخوردگی کا اثر ہے کہیں کم کہیں زیادہ۔ کسی قدر پیوند کاری اور آبریدگی کے دھبے بھی ہیں۔ تقریباً ایک ورق ابتدائی اس کتاب میں نہیں ہے۔						
		یہ کتاب اس فن میں گو مختصر ہے۔ مگر نہایت مہتمم بالشان ہے۔ بڑے بڑے فضلاء نے اس کی طرف اعتنا کیا ہے اور اس کی شرح لکھی ہیں۔ اس کتاب کا اخذ کتاب الحاصل ہے۔ مولفہ فتاحی تاج الدین محمد بن حسین الارموی المتوفی ۶۵۶ جو مختصر ہے محصل فی اصول الفقہ کا مولفہ امام رازی المتوفی ۴۱۰						
		ایک مقدمہ اور سات کتب پر کتاب کی تقسیم اس ترتیب سے کی گئی ہے المفہم معہ نفی الاحکام و متعلقاتها وفيها بابان۔ الكتاب الاول في الكتاب۔ الكتاب الثاني في السنة الكتاب الثالث في الاجماع الكتاب الرابع في الفياس۔ الكتاب الخامس في دلائل اختلاف فيها الكتاب السادس في التعادل والتراج۔ الكتاب السابع في الاجتهاد والافتاء۔						
		علامہ بیضاوی۔ بیضا کے رہنے والے ہیں۔ جو بلاد فارس میں شمار کیا جاتا ہے۔ مذہب اشافعی۔ علماء امام فن ہیں۔ فقہ۔ اصول۔ کلام۔ تفسیر۔ منطق۔ نحو۔ وغیرہ کے بڑے عارف و علامہ ہیں۔ علوم عقلیہ و نقلیہ میں ان کی قوت بڑی زبردست ہے۔ ایک مرتبہ تبریز میں فضلاء کی مجلس میں ایک پیچیدہ سوال بنرض جواب۔ دائر ہوا۔ جس کے حل کرنے میں فضلاء کو ترو و پیش آیا۔ علامہ بیضاوی بھی اس وقت وہاں نوواردی اور عدم تعارف کی حالت میں پہنچ گئے تھے۔ فوراً جواب دینے پر مستعد ہو گئے۔ مستفسر نے کہا کہ جواب بے۔ کو سنا جاوے گا پہلی فہم سوال کا اطمینان کر دیا جاوے گا کہ سوال کی تقریر کا اعادہ کیا جاوے بیضاوی نے جواب یا باللفظ یا بالمدنی مستفسر کو فقرہ سکر تحریر ہوا۔ کہا باللفظ بیضاوی نے پہلے بے کم و کاست سوال کی تقریر کی پھر نہایت وضاحت و خوبی سے اس پیچیدہ مسئلہ کا حل سنایا۔ سوال میں ترکیب جو ظلل اور نقص تھا اس کو بھی ظاہر کر دیا اور فی البیہ دو سرا مسئلہ جو پیچیدگی میں اول کے مشابہ تھا۔ بطلب جواب اسی مجلس میں پیش کیا۔ جس سے اہل مجلس کا غرظ ظاہر ہوا۔ اس موقع پر وزیر بھی موجود تھے۔ صاحب ترجمہ سے استفسار کیا						

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تقطیع کتابت ۴ x ۱ ۱/۲ - ۳ - انچ - سطر ۲۴ - خط نستعلیق و نسخ اوسط درجہ کا - کاغذ دہلی - کتابت سیاحی و سرخی سے - عبداللہ حبیبی اس کے کاتب ہیں - اور اوراق پر کر مخور دگی کا اثر بہت خفیف - اور پیوند کاری کم ہے - کہیں کہیں سیاہی کے دیکھے ہیں - بعض بعض جگہ خشبہ بھی لکھا ہے - یہ کتاب ۳۰۰ صفحہ میں طران میں طبع ہو چکی ہے - ایک مطبوعہ نسخہ کتب خانہ خاص میں موجود ہے - امامیہ مذہب کی کتاب ہے - اصول فقہیہ کو ایک مقدمہ چند ابواب - خاتمہ میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے - اس کتاب کا ماخذ کتاب معالم الدین و ملاذ المجتہدین ہے - مولفہ شیخ جمال الملہ والدین ابی منصور الحسن بن الشیخ زین الدین بن علی بن احمد العالمی النجفی المتوفی ۱۰۳۵ھ - عبارت آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی ہدانا الی اصول الفروع و فروع الاصول صفحہ ۲۰۰ - نتیجہات الاول انہما اختلفوا فی کیفیت العلم الحاصل بالمواہر - خاتمہ ۵۹۰ - انہ دلی الخیرات و غافر الخطایات الی قول من شہور ۳۰۵ - حامداً و مصلماً و الحمد للہ رب العالمین توفی ید الحفید عبد اللہ الحسینی - مولف علام - تیسری صدی کے فقہاء ہیں - مفصل حال ان کا دریافت نہیں ہوا -				
۱۳۶	۱۳۲	منہج الوصول الی علم الاصول	قاضی القضاۃ ناظر الدین ابوسعید عبداللہ بن امام الدین ابی القاسم عمر بن محمد علی بن علی البیضاوی الشافعی المتوفی ۶۸۵ھ قیل ۶۹۱ھ	قلمی	۱۱۸	
		تقطیع کتابت ۴ x ۳ ۱/۴ - سطر ۱۳ - خط و کاغذ عرب - کتابت سرخی و سیاحی سے - کاتب کا نام				

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ہوسکی۔ بہر کیف آدھ اربع و جدل کے متعلق اس کتاب میں بحث کی گئی ہے۔ سب سے زیادہ خاثر سائی بحث قیاس پر ہوئی ہے۔ انداز بیان سے کسی تن کی شرح معلوم ہوتی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ابتدائی۔ فیہ و اکثر ہولاء المخالطین فی الجدل انما یتغفلون الخصمہ۔ صفحہ ۱۹۶ فصل فی النقض المجهول وطریقہ ان بقال غاتمہ ۳۲۵ بین تقدیر الامور الواقفہ و تقدیر انضمام المدعی الیہا الی قول الحمد للہ رب العالمین۔					
۱۵۰۳	۱۲۰	حاشیہ علی حاشیہ المیر علی العصبیہ نام تمام	مولینا حسن بن عبد الصمد السامونی تلمیذ بالی باشا	قلمی		۶۴	
		تقطیع کتابت ۶ ۱/۲ x ۳ ۱/۲ - انچہ سطر ۲۳ خط نستعلیق۔ کتابت سمرخی و سیاہی سے۔ آخر سے کتاب نام تمام ہے۔ اس لیے کاتب کا پتہ معلوم نہیں ہوا۔ ساری کتاب پر پیوند کاری موجود ہے۔ تمام اوراق دیکھ خورده ہیں۔ کہیں کم۔ کہیں زیادہ۔ پہلے صفحے پر دو حریں چسپاں ہیں۔ ایک حریں سچ (فضل عبا و اللہ محمد) کندہ ہے۔ دوسری حریں عبارت صاف طور پر پڑھی نہیں گئی۔ عصدی شرح مختصر الاصول پر میر سید شریف نے جو حاشیہ لکھا ہے۔ نسخہ ہذا اس کا حاشیہ الحاشیہ ہے آخر سے نام تمام ہے۔ صرف اول ہی کے چند اجزا مجلد کر دیے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲ - احمدك اللہ یا اهل الحمد والثناء صفحہ ۲۸ قولہ لان المتکلفین جمہورہم۔ خاتمہ آخر صفحہ ۶۴ - لا تہ لیکنی الاستعداد بحسب الجنس علی العدد و محشی علام کے مفصل ترجمہ پر آگاہی نہیں ہوئی					
۱۲۹۸	۱۲۱	القوانین المحکمہ	مولینا ابوالقاسم بن الحسن الجیلانی القلمی	۳۲۵	قلمی	۵۹۰	

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	کیفیت
		یہ کتاب کتابخانہ خاص میں ہے۔ مصنف علامہ کا ترجمہ فقہ حنفیہ کے تحت میں لکھا گیا۔				
۱۲۸۸	۱۱۹	کتاب الفرق (ناقص)	الامام ابی الوفا علی بن عقیل شیخ الخنابلہ المتوفی ۵۱۵ھ دفترت خدیویر مہر	۵۵۹ھ	قلمی	۳۲۶
		<p>تقطیع کتابت ۵ x ۸ انچ۔ سطر ۲۰۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سیاہی و قدس سرخی سے۔ کتاب کا نام تحریر نہیں۔ کتاب کے جملہ اوراق آب رسیدہ ہیں۔ ابتدا میں صرف ورق اول پر فی الجملہ بیوند کاری اور آخر کے تین ورقوں پر کسی قدر کمر خور دگی پائی جاتی ہے۔ باقی پوری کتاب رقعہ دوزی و کمر خور دگی سے مصون ہے۔ ناقص کتاب ہے۔ یہ بھی محقق نہیں ہوا کہ کس قدر ابتدائی اوراق گئے ہوئے ہیں۔ اس کتاب کا دوسرا نسخہ دیکھنے میں نہیں آیا۔</p> <p>اس کتاب کے نام کے متعلق اطمینانی تحقیق نہیں ہوئی۔ ابتدائی صفحہ کے گوشہ پر کتاب فی الفرق والقیاس تحریر ہے۔ جو ظاہر آب جوڑ معلوم ہوتا ہے۔ اسی صفحہ پر مولف کا نام ابن عقیل الحنبلی لکھا ہے جن کا سال وفات ۵۱۵ھ ہے۔ کتاب کے آخر میں لکھنے میں وافق الفراع منہ العسرون من شہر الحرم سند تسع وخمسين وسبعائة۔ اگر اس سنہ کو کتابت کا سنہ مانا جائے تو ممکن ہے کہ اس کتاب کے مولف علی بن عقیل حنبلی ہوں اور اگر یہ سنہ تالیف ہے تو عجب نہیں العقیل الہمدانی عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن محمد بن عقیل القرشی الهاشمی العقیل الہمدانی الاصل ثم ابی الی مصری ہوں المتوفی ۵۶۹ھ (بغیتہ الوعاه) مگر یہ شافعی المذہب ہیں۔ کتب تواریخ میں ان کے مولفات میں اس قسم کی کتاب معدود نہیں ہے۔</p> <p>کتاب کے ابتدائی نقصان سے یہ تو پورے طور پر نام کا پتال سکا۔ اور نہ تمامی مضامین پر اطلاع</p>				

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر (۱۱۶) ایک سو ستر فہرست اول

فن اصول الفقہ

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۱۶۲	۱۱۸	الرسالہ فی اصول الدین	الامام ابی عبد اللہ محمد بن ادريس بن العباس بن الشافعی المتوفی ۲۰۴ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۱۲ھ	۱۶۰	
<p>فن اصول فقہ میں یہ پہلی کتاب ہے۔ اس فن امام شافعی رحمہ اللہ مصنف اول ہیں۔ اس کتاب میں اولہ اربعہ کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ قال اوعبد الله الى ذل الحمد لله الذي خلق السموات والارض وجعل الطلقات والنور ختم صفحہ ۱۵۹ غیث ثقتہ وحر بصرہ وفاجرا والله اعلم امام شافعی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن فقہ میں تحت نمبر ۱۱۶ میں تحریر ہو چکا۔</p>							
		تہذیب الوصول	علامہ جمال الدین ابن بن يوسف بن علی الحلی المقرئ رئيس الشیخہ المتوفی ۶۲۶ھ		قلمی	۱۹۶	

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							عبارت میں بطریق شرح اس کی تفصیل ہے۔ اگر اس کتاب کو سراجیہ کی شرح کہا جائے تو با موقع ہے۔ کتاب کے شروع سے پہلے تقریباً ایک جزیں مسائل حاشیہ کو ترکی زبان میں لکھا ہے۔ آناز کتاب صفحہ پہلا حمد الملت جلت حبرو نہ لتبرده فی الوجود خاتمہ صفحہ ۱۹۰۔ من المرن الرابع من الالف الثاني۔ اس کے بعد صفحہ ۱۹۱ سے صفحہ ۲۱۱ تک ایک رسالہ ترکی زبان میں اسی علم فرائض کے متعلق ہے۔ مولف رحمہ اللہ چوہویں صدی کے فضلا ہیں۔ اس کتاب کو سلطان عبدالحمید خاں کے نام پر منون کیا ہے۔
		سراجی	الامام سراج الدین محمد بن محمد بن عبدالرشید السجاوندی الحنفی من فضلا القرن السابع				
							یہ قلمی نسخہ فن کلام نمبر ۱۱۳ کے مجموعہ میں ہے۔ کتاب کے مضامین اور ترجمہ مولف کے متعلق نمبر ۳۹ پر بیان ہو چکا
۵۲۶۹	۴۶	حاشیہ علی شرح السبط علی الرحبسیہ	الشیخ محمد بن عمر بن قاسم بن اسماعیل المقرئ بقری بلد اوشافعی مذہباً	۱۲ رذی القعدہ ۱۲۲۴ھ	مطبوعہ مصر ۱۲۲۴ھ	۴۶	
							منظومہ رجبیہ علم فرائض میں علامہ ابی عبداللہ محمد بن علی بن محمد بن الحسن الرجبی الفقیہ الشافعی متوفی ۷۵۵ھ کی مشہور تالیف ہے اس کی شرح علامہ محمد بن محمد معروف بسبط المار دینی مولود ۸۲۶ھ ہجری نے لکھی ہے اس شرح پر شیخ عطیہ القہونی المالکی کا بسوط حاشیہ ہے۔ حاشیہ ہذا اس حاشیہ قہونی کا اختصار ہے۔ حضرت محشی نے اپنے اس حاشیہ میں علاوہ اختصار و انتخاب کے کچھ فوائد کا بھی اضافہ کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الواہب المدن عبارت خاتمہ صفحہ ۴۵۔ والحمد للہ رب العالمین۔
							(حضرت محشی بارہویں صدی کے اخیان ہیں۔ ان کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔)

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد ورق	کیفیت
						صاف کیا ہے۔ اُمورات خفیہ۔ اور مطالب ذبقہ کی تشریح صاف لفظوں میں کی ہو۔ یہ حاشیہ معلم اور متعلم دونوں کے واسطے مفید ہے۔ حاشیہ پر پوری شرح بھی پڑھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی بڑی رحمت الایض علیہا وهو خیر الابرار شین۔ خاتمہ ۲۳۴۔ وهذا آخر ما یسرہ اللہ نعالی الی قول والحمد للہ رب العالمین۔ امین۔
						فاضل محشی گیارہ سو اڑسٹھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اٹھائیس ذی قعدہ ۱۲۱۵ ہجری خشنہ کے روز تھکی کے وقت وفات پائی۔ (دفترت الخدیوہ المصریہ)
	انگل الفرائض	مولانا نسیر بن زین نصیر الداعظ الفرائضی الشیرازی والکتابائی ولاداً	قلمی			
						مختصر رسالہ تقریباً دو ورق کا ہے۔ فن فقہ میں کتاب شرح مفصلات نرج الوقایہ کے ساتھ نمبر ۴۹ پر مندرج ہے۔ اس رسالہ میں بین مسائل سوال و جواب کے انداز پر لکھے ہیں۔ آغاز۔ الحمد للہ الذی جعل علم الفرائض نصف العلم خاتمہ۔ والاخرة اربعة وعشرون ولاخت واحد۔ مولف رسالہ کا مفصل حال معلوم نہیں ہوا۔
۴۳۲۱	مبارق الارسام	اشیخ محمد حمدی بن یوسف اصدیق المحقق الزبلی	کتابخانہ سلطان عبدالحمید خان بنیادی	۱۳۱۹ھ مطبوع	صفحہ ۱۶ صفحہ ۲۱۱	
						اس کتاب میں مسائل ارث کی تفصیل و تشریح اس طور پر کی گئی ہے کہ پہلے کتاب الشراجیہ کی عبارت لکھ کر تفصیل و تقسیم حصص اس کے ذیل میں بغرض تفہیم لکھ دیئے ہیں اور ہر ماسئہ پر ترکی

نمبر خود شمار	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۲۳۸	۴۳	تدریب المبتدی و تذکرۃ المشتی	مولانا شیخ الاسلام ابن عبداللہ محمد بن احمد بن محمد علبش المالکی المدنی المتوفی ۱۲۹۹ھ	۱۲۸۳ھ	مطبوع مصر ۱۳۲۰ھ	۳۹	
		<p>اس کتاب میں تمام مسائل ارث کو بڑے ربط و ضبط کے ساتھ مختصر عبارت میں بیان کیا ہے مبتدی اور مشتی دونوں کے واسطے مفید کتاب ہے۔ ایک مقدمہ۔ آٹھ ابواب۔ خاتمہ پر۔ کتاب کو مرتب کیا ہے ابتداء صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی بہرث السموات والارض۔ خاتمہ صفحہ ۳۸۔ قد وافق الفراع من تالف هذه الرسالة الى قول والصلاة والسلام على سيدنا محمد نبيّه</p> <p>مولف رحمہ اللہ مغربی الاصل ہیں۔ ۱۲۱۴ھ بارہ سو سترہ ہجری رجب کے مہینے میں قاہرہ میں جامع الازہر کے قریب پیدا ہوئے۔ عرفہ کے روز۔ اذان مغرب کے بعد بارہ سونٹاویں ہجری میں وفات پائی۔ دوسرے روز صبح کے وقت قراۃ الحجازین میں شیخ عبداللہ و شیخ غلیل کے قریب میں مدفون ہوئے (دفترت خدیویۃ المصریۃ)۔</p>					
۳۲۴۲	۴۴	التحفة الخيرية على الفوائد الشنشورية	شیخ الاسلام ابراہیم بن محمد الباجوری المتوفی ۱۲۶۶ھ	۱۲۳۳ھ	مطبوع مصر ۱۳۲۹ھ	۲۳۷	
		<p>حاشیہ ہے۔ شرح رجبیہ منظومہ کا۔ جو مسمی بالفوائد الشنشوریہ ہے۔ اور شیخ عبداللہ بن بہار الدین العجمی الشنشوری الفرضی الشافعی الخلیب الباجامع الازہر المتوفی ۱۲۹۹ھ کا مولفہ ہے۔ رجبیہ منظومہ جس کو بغیتہ الباحث بھی کہتے ہیں۔ علامہ ابن عبداللہ محمد بن علی بن محمد بن الحسن الرواسی الفقیہ الشافعی المتوفی ۷۷۵ھ کی تالیف ہے۔ محشی علام نے اس حاشیہ میں شرح اور اصل متن دونوں کی پیچیدگیوں کو</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	اعداد صفحات	کیفیت
						<p>الی الشائین۔ صفحہ ۸۰۔ قولہ فانہ رکت جذاً وزوجاً۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۲۔ وقس علی هذا اخواتہ۔ الحمد لله رب العالمین واصلوۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین۔</p> <p>شایح رحمہ اللہ کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔</p>
		کتاب الفرائض	لم یصح المؤلف باسمہ			
						<p>یہ کتاب۔ تذکرہ الاکتاب کے آخر میں منسجم ہے۔ اس کے ابتدا میں نہ تو خطبہ ہے نہ کتاب کا نام ہے۔ نہ مولف کا پتا۔ بسم اللہ کے بعد اس عبارت سے ابتدا کی گئی ہے۔</p> <p>کتاب الفرائض الخلوایان علم فرائض الموارث بمحتاج الیہ لکثرة ما یعد بہ البوی الخ مستقل کتاب بطریق متن معلوم ہوتی ہے۔ اس میں مسائل میراث تمام وکمال بیان کیے گئے ہیں۔ خاتمہ کی عبارت یہ ہے صفحہ ۲۲۰۔ فلا یرثان واللہ اعلم بالصواب والیہ للرجح والماب وعلی اللہ علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین والحمد لله رب العالمین۔</p>
۲۶۰۲	۴۱	الشباک	الشیخ ابوالبرکات محمد الدجونی الوفا المالکی الفسفی	قلمی	۷۳	
						<p>تفصیل کتابت ۵/۳ x ۳/۲ انچ۔ سنہ ۱۲۰۲ھ۔ خط وکا مذعرب۔ کتابت سیاہی و سرخی سے کتاب کا نام تحریر نہیں۔ پوز کا رسی قلیل اور کرم خوردگی خفیف ہے۔ اس کتاب میں عمل مناسخہ کا طریقہ تفصیل و تشریح کے ساتھ لکھا ہے۔ اور صورت مسائل کو جداول وغیرہ میں دکھایا ہے۔ اس بحث کے متعلق جس قدر ضروری امور ہیں وہ سب بسط کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔ زیادہ تر اس کتاب کا ماخذ کفاۃ الفرائض ہے۔ جس کو ابی العباس احمد بن محمد بن عماد المعری القدری الفرضی الشہیر ابن الہائم المتوفی ۵۵۵ھ نے نظماً تالیف کیا ہے۔ مولف کتاب ہذا اپنی کتاب میں اکثر جگہ اس کا کلام</p>

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
						ایک زمانہ تک قاضی اور بدوین قسطنطنیہ میں مفتی رہے۔ تصنیف و تالیف کا بھی پورا پورا مذاق تھا۔ تقریباً ایک سو مسائل ان کی تالیفات میں ہیں۔ تفسیر فقہ - کلام - فرائض - معانی و بیان - اصول فقہ وغیرہ ان تمام فنون میں کم سے کم ایک ایک یا دو - دو کتابیں - ان کی تالیف ہیں۔ (صفحہ ۲۲۰) نو سو چالیس پجری ہیں ان کی وفات ہوئی۔ (شہادت الذہب)
۳۰	نور السراج شرح السراج مع کتاب الفرائض	الفاضل الکامل ابن الرشاد محمد بن عمر بن علی العمادی		قلمی	۲۲۰	
						تقطیع کتابت طولاً ۱۰۵ - ۵ - انچہ - عرضاً مختلف - کہیں ۳ کہیں ۳۰۰ - انچہ - کہیں اس سے بھی کم و بیش - مسطور متفاوت - پندرہ سے بائیس تک - خط طالعمانہ - بطریق فنج - کاغذ دہلی - کتابت صرف سیاہی سے - کاتب کا نام تحریر نہیں - تمام کتاب پر پیوند کاری اور کر محوردگی کا اثر زیادہ ہے - یہ کتاب سراجی کی شرح ہے - اس کتاب میں عجیب بات دیکھی گئی - خطبہ کی عبارت میں تو یہ تصریح کی گئی ہے - کہ کتاب الفرائض کی شرح ہے - اور کتاب الفرائض کے مولف کا نام سراج الملتہ والدین علی بن عثمان بن محمد الاوشی لکھا ہے - حالانکہ یہ شرح سراجی کی ہے جو سراج الدین محمد بن محمد بن عبد الرشید السجاندی کی مؤلفہ ہے - نہ معلوم یہ غلطی کاتب کی ہے - یا خود شارح کے قلم سے ابتدا و بطریق سہو ایسا تحریر ہو گیا - اور پھر نظر ثانی کی نوبت نہیں پہنچی - خطبہ میں اس شرح کا نام نور سراجی لکھا ہے - ظاہراً حرف دیا، کی زیادتی کاتب کے قلم سے ہو گئی ہے - درحقیقت نور السراج نام ہو گا جو فصیح معلوم ہوتا ہے - اس شرح میں اہل متن (سراجی) کے مقامات صعبہ اور مسائل مشککہ کا - ضروری قدر حل کیا گیا ہے - عبارت آنا صفحہ ۲ - محمد سراجی بویہ رباناً صفحہ ۲۲ - لا نحتاج فی المسئلة

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شرح السراجیہ	مولانا شمس الدین احمد بن سلیمان المعروف بابن کمال باشا المتوفی ۸۳۹ھ			لین حد
		<p>سراجی مرقومہ بالا کی شرح ہے۔ جو اسی کتاب کے حاشیہ پر ہے۔ شارح نے تسہیل مطالب متن بجا بہت کوشش کی ہے۔ اسی کتاب کے دیگر شروح سے مطالب و فوائد اخذ کر کے کسی زیادتی و تفصیل کے ساتھ تحریر کیے ہیں۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ الملائک العلام الذی جعل العلماء الاعلام وراثۃ الانبیاء علیہم السلام ختم حاشیہ صفحہ ۱۲۲ ولعلیٰ عدیب شارح رحمۃ اللہ کے جد امجد دولت عثمانیہ کے ممتاز اُمراء میں تھے۔ ابتدا و عمر کا زمانہ جسٹیشی شرفاء مشاغل علمی میں بسر ہوا۔ مگر جوانی کے زمانہ میں لشکر سلطانی میں مقرر ہوئے۔ بیشتر سلطان بائزید خاں اور ان کے وزیر ابراہیم باشا کی مصاحبت میں سفر و حضر میں رہتے۔ ایک روز کا آہے کہ احمد بیگ جو امیر الامرا کہے جاتے تھے وزیر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور شارح علامہ دستگیر کے سامنے کھڑے تھے کہ ایک شخص وارد ہوئے جو ظاہری اعتبار سے بہت پستی کی حالت رکھتے تھے اور ادنیٰ مقام پر بیٹھنے کے مستحق معلوم ہوتے تھے۔ مگر وہ امیر مذکور سے اعلیٰ اور برتر مقام پر بیٹھے جس پر ان کو سخت حیرت ہوئی۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ بڑے فاضل ہیں۔ اور علماء کے واسطے تعظیماً ایسے ہی بڑے بڑے مقام نشست کے واسطے رکھے گئے ہیں اس کے خلاف نشست و برخاست میں وزیر و امیر کی سخت ناخوشی ہوتی ہے۔ اس بات کا کچھ ایسا ان پر اثر ہوا کہ تمام سائنس و آراء جمہور کی تکمیل علم کی طرف متوجہ ہوئے اور مدرسہ اذریں تمام علوم و فنون سے ایک مقدمہ میں فراغت حاصل کر لی۔ شب و روز مشاغل علمیہ میں بسر کرتے۔ سلطانی مدرسہ میں رہتے</p>				

نمبر جوڑا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
					<p>یہ کتاب احکام ارث میں بڑی مستند و مقبول ہے۔ حنفی مذہب کے مطابق مسائل میراث کو نہایت خوبی و تحقیق کے ساتھ لکھا ہے۔ منجملہ دیگر کتب درسیہ کے یہ کتاب بھی ہمیشہ سے درس و تدریس میں رکھی گئی ہے۔ اکابر علماء اور اعظم فضلاء نے اس کی کثیر شروح لکھی ہیں۔ اس مطبع میں یہ کتاب حاشیہ جدید جو منار السراج کے ساتھ موسوم ہے۔ مع شرح مفصلہ مابعد طبع ہوئی ہے۔ محشی علام مولانا علام حمید ہیں۔ جو ۱۳۱۵ھ میں تحشیہ سے فارغ ہو کر ۱۳۱۷ھ ہجری میں طبع کتاب کی طرف مائل ہوئے۔</p> <p>کتب خانہ ہذا میں اس کتاب کے تین نسخے مطبوعہ ایک قلمی نمبر سے نمبر ۱ تاک اور بھی ہیں۔</p> <p>آغاز صفحہ ۶۔ الحمد للہ رب العالمین حمد الشاکرین ختم صفحہ ۲۲۔ منہم من صاحبہ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔</p> <p>مصنف علام رحمہ اللہ فضل و کمال میں بڑے مرتبہ کے شخص ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ نہ تو مورخین کو ان کو ترجمہ کی طرف اعتناء ہوا نہ صاحب کشف الظنون وغیرہ کو ان کا سال وفات محقق ہوا نہ اس کتاب کے شارحین نے مولف کے حالات کچھ بیان کئے۔ بہت سی تاریخی کتابوں کی ورق گردانی کی گئی مگر ان کے ذکر سے خالی دیکھی گئیں۔ فرست خدیوہ مصر یہ ہیں بھی سال وفات وغیرہ کچھ نہیں لکھا۔ اکتفاء القنوع میں صرف یہ عبارت لکھی ہے۔ الساجیہ لسراج الدین محمد السجاءندی نفع فی القرن الساجی تقریباً۔ اس بیان سے ساتویں صدی میں ان کا ہونا مفہوم ہوتا ہے۔ مگر حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں جہاں اس کتاب کے شارحین کے نام لکھے ہیں۔ یہ عبارت تحریر کی ہے</p> <p>وابوالحسن حیدر بن عمر الصنعاء المتوفی ۳۵۷ھ ۴۵۷ھ و ۵۵۷ھ و ۶۵۷ھ و ۷۵۷ھ و ۸۵۷ھ و ۹۵۷ھ۔</p> <p>اس عبارت سے مصنف کا چوتھی یا تیسری یا اس سے بھی قبل ہونا سمجھا جاتا ہے۔ اس کتاب کے اکثر شروح کے تالیف کا زمانہ آٹھویں صدی دیکھا جاتا ہے یا اس کے بعد کا۔ یہ امر صاحب اکتفاء القنوع کے بیان کا موید ہے۔ حال یہ کہ مولف کی حالت ٹھیک طور پر محقق نہیں ہوئی۔</p>

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت	
				کے عہد تک مامور رہے اور ششہ میں وفات پائی۔ باپ کے انتقال کے بعد شیخ الاسلامی کے عہدہ کا شارح نے تیس سال تک کام کیا۔ شاد اسماعیل صفوی نے جب ہرات فتح کیا تو بوجہ نصرت کے ۹۱۶ھ میں ان کو قتل کرادیا۔ (حجیب السیر فرست ریو فارسی قلمی کتب برٹش میوزیم کتاب ۱۱۱)				
۲۰۱	۳۸	شرح المقربہ	العلامہ الشیخ عبد بن عبد الوہاب الحنفی الیتنی المکی من فضلاء القرن الرابع عشر	مطبوع مصر ۱۲۹۹ھ	۴۰			
				المقربہ منظوم اور اُس کی یہ شرح۔ دونوں کتابیں ایک ہی شخص کی ہیں۔ مولف نے پہلے مسائل مناہج و کسور وغیرہ کے متعلق نظم میں ارجوزہ تالیف کیا۔ جس کا نام مقربہ رکھا۔ پھر موافق اس مثل کے کہ صاحب الدار ابراہیم بن ہاشم نے خود ہی اُس کی شرح لکھی جو حال المتن ہے۔ پہلے چند اشعار لکھ کر انکی وضاحت عبارت بشرح صاف لفظوں میں کر دیتے ہیں۔ کتاب مفید اور اہل فن کے ملاحظہ کے قابل ہے ابتدا صفحہ ۲۔ سبحان من قسم الارزاق بین الانام۔ فكانت قسمة جامعة الصواب۔ ختم صفحہ ۳۹ یخرج ماله من تلك الزكاة والحمد لله رب العالمین۔				
				فرست کتب خانہ خدیوہ مصریہ میں لکھتے ہیں کہ مولف سن ۶۰۰ ہجری۔ مصر میں موجود ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ				
۲۰۸۵	۳۹	سراجی۔ مع حاشیہ و شرح	الامام سراج الدین محمد بن محمد بن عبد الرشید السجاوندی الحنفی من فضلاء القرن السابع	مطبوع لاہور ۱۳۱۲ھ	۱۲۲			

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی اور دفتری	کیفیت
						عبداللہ پیوند کاری کثیر۔ کرخوردگی زیادہ۔ اول و آخر صفحہ پر دو چھوٹی مہر چسپاں ہیں۔ جن میں ہم عبارت سبح کے طور پر کندہ ہے۔ زیور نبوت شد انور علی۔ کچھ صفحات محشی اور کچھ معرا ہیں۔ بعض بعض جگہ پیوند کاری عبارت کتاب پر بھی کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے پڑھنے میں دشواری ہے۔ کتاب ہذا کا ابتدائی صفحہ نسخ خط میں نیا لکھا ہوا ہے۔ اس کی رکاب بھی اگلے صفحے سے مطابق نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے اصل کتاب کے دو ایک ورق جاتے رہے ہیں۔ اور جب نیا التزام لکھنے کا کیا گیا تو اول صفحہ پر جس قدر عبارت اسکی اسی پر اکٹفا کیا گیا۔ تصحیح و تعلیط کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ فرائض السجاوندی کی۔ جس کو الفرائض السراجیہ۔ اور سراجی بھی کہتے ہیں۔ شرح ہے۔ سراجی مؤلفہ ابو امام سراج الدین محمد بن محمد بن عبدالرشید السجاوندی الحنفی کی جو تقریباً ساتویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ شارح نے عبارت تن کے اجمال و اختصار کو بڑی خوبی اور خوش اسلوبی سے مشرح و مفصل کیا ہے۔ بعض ضروری امور اس کا اس میں اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی یہ شرح کمیاب اور نادر ہے۔ آغاز ورق اول صفحہ ۲۔ احمد ماینور من ضوع سراجہ مفتاح الکلام۔ اس کتاب میں تو عبارت یوں ہی لکھی ہے۔ مگر اصل میں شروع کی عبارت یہ ہے حمد اینور من ضوع سراجہ مفتاح الکلام۔ ورق ۳۴ صفحہ ۲۔ و تلو و شفعا اسمائیزان من المفعول المحذوف۔ ختم ورق ۹۲۔ صفحہ اول و تلو و عن فہواتہ و اسرافہ۔ خاتمہ کتاب پر شارح کا نام اس طرح لکھا ہوا ہے۔ قد فرغ عن تحریرہ مؤلفہ الفقہ الی اللہ الخی احمد بن یحییٰ بن محمد بن سعد القتا زانی غفر اللہ لہ و لا سلافہ و تلو و تلو عن فہواتہ و اسرافہ۔ کشف الظنون میں اس عنوان سے تحریر ہے۔ شیخ الاسلام سیف الدین احمد بن یحییٰ بن محمد المہدی المعروف بحفید الفنا زانی المنوفی ۹۱۶ھ ہجری۔ کتاب حبیب السیر وغیرہ میں شارح کے متعلق اس قدر تحریر ہے کہ عہد تیموری کے مشہور فقیہ سعد الدین مسعود بن عمر القتا زانی کے پوتے ہیں ان کے باپ یحییٰ بن محمد بن مسعود ہرات میں شیخ الاسلام کے عہدہ پر شاہ رخ کے عہد سے سلطان حسین

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی تعدد و مفتی	کیفیت
		وقدّر الارزان ورق ۲۲ صفحہ ۲۔ التنبیہ الثالث اذا انتقل نصیب الوارث میچ او غبرہ ختم ورق ۴ صفحہ ۲۔ وهذا الذی امر دناہ وفد شکر اللہ اکمالہ ای قول علیہ اللہ فہمہا عجیذ والہ مؤلف رحمہ اللہ کی تفصیلی حالت اور سال وفات دریافت نہیں ہو۔ کتاب ازالۃ الغتاء عن حکم طوف النساء بعد العشاء۔ جو ان کی مولفہ اُس میں کہتے ہیں۔ حمائی علی وضعہا انہ قد حدث بکلمۃ المترفعہ فی سئلہ بدعة فی غایۃ القاحۃ لم یسمع بمثلا قط فی الاسلام بل ولا فی الجاہلیۃ لخ۔ اس عبارت سے اس قدر توضوہ معلوم ہو گیا کہ آپ مکہ مکرمہ میں قیام پذیر اور دسویں صدی کے فقہاء میں ہیں۔ اس کتاب کے پہلے صفحہ پر ان کے نام سے پہلے۔ مفتی المسلمین بالحرین اشرافین بھی لکھنا سے اس سے زیادہ ان کا حال نہیں مل سکا۔				
۱۱۵۱	۳۷	شرح السراجیہ	شیخ الاسلام سیف الدین احمد بن یحییٰ بن محمد الہروی المعروف بجفید الفتا زانی الشہید ۹۱۶ھ (کشف الطون)	۹۱۶ھ قلمی	۱۸۴۲	
		تقطیع کتابت ۵۔ ۲۱ ۱/۲۔ انچہ۔ سطور مختلف۔ بیس سے بائیس تک۔ خط بہ استثناء صفحو ۱۰۱۔ نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاندھلوی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب مولوی				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مطبوع تو لکھنویں تصحیح کتب پر بھی مامور ہے تمام علوم میں ان کی تالیفات ہیں اور اکثر مطبوع ہو گئے ہیں۔ حواشی ہدایہ۔ حواشی اصول الشاشی۔ المنظومہ فی المنطق۔ مقصر الفرائض۔ فوز دلائل الفرائض۔ الحلق الشمسی علی خلاصۃ الکیدانی۔ فوز الرواتب۔ سوانح الزمن علی شرح السلم لملاحسن۔ رسالۃ الجہل التعلیقات الیومیہ۔ الشرح النہاری الاجوبۃ الراضیہ۔ حواشی علی مسند ابی حنیفہ مع مقدمہا۔ حواشی علی شرح العقائد النسفیہ۔ حواشی علی بعض حواشی شرح الیقایہ۔ حواشی علی فوز الامیر العامہ حواشی علی شرح السلم لملاحسن۔ منطق الجبید۔ کتاب الایمان وغیر ذلک سفر سال تیرہ سو پانچ ۱۲۰۵ ہجری کو سنبھل میں جلت فرمائی۔ منطق الحب ربید کے آخر میں مولف نے کسی قدر ترجمہ اپنا لکھا ہے۔ یہ مختصر بیان اس مقام اور دوسرے ذرائع سے اخذ کیا گیا ہے۔					
۸۹۴	۳۶	نظم الدر المنثور فی عمل المناسخت بالصیغہ الکوکب	الشیخ شہاب الدین ابن موسیٰ بن عبد القادر المالکی من علماء القرن العاشر	قلمی ۱۱۸۰ھ	۱۱۴		
		تقطیع کتابت $\frac{1}{3} \times \frac{1}{4} \times \frac{1}{5}$ - انچھ - خط و کاغذ عرب سطر ۲۹ - گرد ورق ۳۲ کے دوسرے صفحہ پر ۲۶ - سطریں لکھی ہیں۔ کتابت سرخی و سیاہی سے عید الشہرن احمد بن عبد اللہ اس کے کاتب ہیں۔ کرم خوردگی اور بیوند کاری خفیف ہے۔ اس کتاب میں۔ مناسخ کے متعلق۔ تعریف۔ تحقیق۔ تشریح۔ تفصیل کے ساتھ کی گئی ہے۔ خاص اسی مسئلے کو جس تشقیق و تنویع کے ساتھ اس کتاب میں لکھا ہے۔ دوسری اس فن کی کتابوں میں اس بسط و ضبط کے ساتھ کم نہ ملے گا۔					
		آغاز ورق اول صفحہ پہلا۔ الحمد للہ الذی خلق الموت والحیوة لایلوکھ ایہکما حسن عملان					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	اعداد صفحات	کیفیت
							<p>میں ان کا مثال نہ تھا۔ طرز تعلیم و تادیب میں بھی فرو کمال تھے بلا بعلم بہت جلد ان کے انداز تعلیم سے ترقی کر جاتا۔ نکستہ مزاجی۔ غریب نوازی۔ اخلاق وغیرہ میں سلف صالحین کے قدم بقدم تھے تقریباً نوے سال کی عمر میں شب شنبہ نویں شہر ربیع الثانی سات سو تتر ہجری میں وفات پائی۔ کلا جس کی طرف مولف کی نسبت ہی بصرہ کا ایک محلہ ہی دیا قوت حموی، اس کتاب کی ایک شرح (الترتیب) نامی بدر الدین محمد بن محمد سبط المار دینی المتوفی ۹۳۳ھ نے لکھی ہے (تمتہ فرست کتب قلمی برٹش میوزیم ریڈ ۳۳) (الدر الکامنہ)</p>
۸۰۸۶	۳۵	مختصر فرائض شریفی	ابن الحسن مولوی محمد حسن سنہلی المولود ۱۲۶۳ھ والمتوفی ۱۳۵۰ھ ہجری	۱۳۸۹ھ مطبوعہ مرقضوی	۸		
							<p>مختصر رسالہ ہے جس میں تمام مسائل علم فرائض کو دو کتاب شریفی، میں بسط و شرح کے ساتھ تھے نہایت ایجاز و اختصار کے ساتھ لکھے ہیں۔ حاشیہ پر منہیات بھی ہیں۔ ابتدائی تعلیم میں ضبط کے لیے یہ کتاب نہایت مناسب ہے۔ ابتدائے صفحہ ۲۔ الحمد للہ والصلوٰۃ علی محمد و آلہ واصحابہ ختم صفحہ ۴۰ فاذا اہتم واللہ اعلم</p> <p>مولف علامہ شہ شہان روز چہار شنبہ بارہ سو چونسٹھ ہجری میں۔ سنہ ۱۲۶۳ھ میں جو مراد آباد کے قریب ہے پیدا ہوئے۔ اور یہیں نشو و نما پایا۔ ابتدائی تعلیم میں قرآن شریف اور کسی قدر فارسی کی کتابیں پڑھیں۔ تیرہ سال کی عمر سے علوم عربیہ پڑھنا شروع کیا۔ تمام کتب وسیعہ میں سال کی عمر میں فارغ ہو گئے۔ اس کے بعد تدریس کی طرف توجہ کی۔ اسی سلسلہ تدریس میں قرآن شریف بھی حفظ کر لیا۔ ذکاوت اور جدت ذہن میں ہمتیوں سے فائق تھے۔ کچھ زمانہ</p>

المجلد الثانی فرست کتب عربیہ نمبر ۳۳ فرست اول فن فرائض

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	جلد و صفحہ	کیفیت
۸۹۹۳	مجموع الکلائی	الشیخ ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن شرف بن عادی الزبیری القرشی القرظی الشافعی المتوفی ۷۷۷ھ	فقہی	۹۶	

تفطیح کتابت ۵ x ۳ - اچھے خط و کاغذ عرب سطر ۱۰ - کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کرمجور دگی کا اثر خفیف اور پیوند کاری قلیل ہے۔ صفحہ آٹھ سے صفحہ گیارہ تک تحشیہ بھی باقی تمام کتاب حاشیہ سے معرا ہے۔

فن فرائض میں یہ بہت قایمی کتاب ہے۔ متعذر و شروح بھی اس کی ہیں۔ اس کی ترتیب و تہذیب بھی کتب متاخرین سے جدا ہے۔ فرائض مقررہ فی کتاب اللہ کی شرح مختصر لفظوں میں بیان کی ہے۔ مسائل و عبت کسی قدر تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ اور حساب کا ضروری قدر حصہ جس کا تعلق اس فن سے ہی تحریر کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ - وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم قال النبي إلاما للعالم العلامة الزاهد الى قوله الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسله صفحہ ۳۰ - مسألة ترك ابناء و اوصى لرجل بما له خاتمه صفحہ ۹۶ وفي امثالها نصب انشاء الله تعالى الى عبارة كتبا دائما في شهر رجب الفرد ۱۱۷۷ھ۔
مؤلف رحمہ اللہ علیہ۔ فرائض۔ و حساب میں ماہر فن سمجھے گئے ہیں۔ اقراں و امثال میں ان فنون

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ عالمی	نزداد صحیفہ	کیفیت
		کشف الریبه فی احکام الغیبہ	الشیخ الاجل زین الدین بن علی بن احمد بن محمد بن جلال الدین الحمیری الشہید الثانی المتوفی ۹۶۶ھ ہجری	۹۴۹ھ	مطبوعہ طہران ۱۳۰۴ھ	۴۰	

یہ کتاب بھی فن کلام - مجموعہ مابقی کے ساتھ ہے۔ اس کتاب میں غیبت کی حقیقت اور اس کے
معنی غیبت کی مذمت اور اس کی وعید نہایت خوبی کے ساتھ لکھی ہے۔ ابتدا رصغہ اول -
الحمد لله الذی طهر السنۃ اولیائہ عن اللغو والغیبة والتمیحة خاتمة ۴۰ -
صلی اللہ علی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین -
(علامہ شہید ثانی کا ترجمہ فن کلام نمبر ۴۹۵) کے تحت میں تحریر ہے

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>وصلی اللہ علی محمد خاتم النبیین وحلی الہ واصحابہ اجمعین۔ خاتمہ صفحہ ۱۰۵۔ و الحمد للہ وحدہ۔ الی ذل۔ کتبہ محمد فباض۔ اس کتاب کے آخر میں ایک مختصر رسالہ سلم تجوید کا بھی منضم ہے۔ قاضی ابونجاع۔ بہت بڑے فقیہ اور صاحب تصنیفات ہیں۔ کتب تواریخ میں ان کی تفصیلی حالت دیکھی نہیں گئی۔ علامہ تاج الدین البکی۔ بہتات شافعیہ میں۔ الی شجاع کی نسبت صرف اس قدر لکھتے ہیں۔ کہ نایہ الاختصار کے مصنف ہیں۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ کتاب افعیٰ مولفہ قاضی ماوردی کی شرح بھی اُنہوں نے لکھی ہے۔ باقی خلیفہ نے کتب الفوائد میں سوانح کی کثرت لکھنے کے سال وفات وغیرہ کچھ نہیں لکھا۔ اکتفاء القنع بما ہو مطبوع میں ان کی نسبت اس قدر تحریر ہے۔ ابی شجاع احمد الاصفہانی المولود سن۳۲۸ھ متا۔ ۱۰۴۱ھ المتوفی بالمدينة قبل سنہ ۵۹۳ھ مطابق (۱۱۹۶ء) ھ۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امراً۔</p>
		اسرار الصلوٰۃ	الشیخ الاحل زبن الدین بن علی بن احمد بن محمد بن جلال الدین الجبلی الشہید الثانی۔ المتوفی ۷۶۶ھ ہجری	۵۱۵ھ مطبوعہ طبران	۵۸	
						<p>یہ کتاب فن کلام۔ مجموعہ مندرجہ میں مجلد ہے۔ اس کتاب میں عبادات۔ و شرائط عبادات طہارت وغیرہ کے متعلق جو مصالح اور اسرار رکھے گئے ہیں۔ اُن کو مفصل طور پر واضح کیا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ الحمد للہ مطلع من اخذ من عبادہ الا بالآخر خاتمہ صفحہ ۵۸۔ و وصلی اللہ علی محمد والہ الطاہرین۔</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۳۸۳	۸۴۰	اصلاح المساجد من البدع والحواید	السید جمال الدین القاسمی الدمشقی	۱۳۳۵ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۳۱ھ	۳۱۹	
		<p>اس کتاب میں امور بدعیہ جن کا اس زمانہ میں شیوع ہو گیا ہے۔ بالخصوص وہ بدعتیں جو کثرت سے مساجد میں پھیل گئی ہیں تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔ پہلے بدعت کے معنی پھر اُس کا انقسام حسنہ و سیئہ کی طرف۔ اُس کے بعد۔ بدعت سیئہ کی خرابیاں اور اُس سے احتراز کے طریقے لکھے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۴۔ الحمد للہ الذی امر بالحق و منع الی سبیلہ خاتمہ صفحہ ۲۰۹۔ و کتبہ مؤلفہ جمال الدین القاسمی۔ (حضرت مولف اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ)</p>					
۵۳۴۸	۸۴۱	غایۃ الاختصار (مع) الرسالۃ فی التجوید	الفاضل ابی شجاع احمد بن الحسین بن احمد الاصبہانی الشافعی المتوفی قبل ۹۳۵ھ ہجری	۱۲۹۰ھ	قلمی	۱۰۶	
		<p>تقطیع کتابت مع جدول $\frac{۸}{۵} \times ۸$۔ انچہ۔ سطور ۹۔ خط فسخ اوسط درجہ کا۔ کاغذ مراد آبادی۔ جدول شکر فی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب حافظ محمد فیاض راپوری۔ کریم خوردگی کا اثر زیادہ ہے علی الخصوص حواشی اور ان جا بجائے مشک ہو رہے ہیں۔</p> <p>فقہ شافعی کی بہت مختصر کتاب ہے۔ تمام مسائل عبادات و معاملات بہت اختصار کے ساتھ بطریق متن متین لکھے گئے ہیں۔ اس متن کی کئی شرحیں بھی ہیں۔ ایک شرح فتح القریب الجلیب کے نام سے مصر میں مع اصل متن مطبوع ہوئی ہے۔ کتب خانہ ہدایں اس شرح کے چند مطبوع و قلمی نسخے فن فقہ میں نمبر (۴۲۸) سے (۴۳۳) تک تحریر ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین۔</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ الطلاق	ابو الوفا بن شیخ الاسلام عمر العزنی بن شیخ الاسلام عبدالوہاب العزنی الحلبی				
		یہ رسالہ فن حدیث کتاب نمبر ۴۵۶ کے آخر میں مجلد ہے۔ مختصر رسالہ ہی۔ مسئلہ طلاق کے متعلق مذہب شافعی کی بنا پر کلام کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۱۔ الحمد للہ الذی وسع الخ خاتمہ صفحہ ۲۸۔ فی حیاتی و مماتی تمت بحمدہ مولف کتاب نے آپ کو احمد بن عبد القیصری شیخ خلواتیہ کی اولاد میں ظاہر کیا ہے۔ ان کا تفصیلی حال معلوم نہیں ہوا۔					
۵۱۷۵	۸۳۹	النہ الفاضل فی علم الفوائض والابضاح فی حقوق النساء و احکام النکاح	الشیخ عبدالقادر بن محمد بن عبداللہ	۳۱۷ھ	مطبوعہ بیروت	۳۰۸	
		یہ کتاب انگریزی کتب کے انداز پر طبع ہوئی ہے۔ ایک صفحہ پر عربی۔ دوسرے صفحہ پر عربی مضامین انگریزی میں۔ پوری کتاب کے دو حصے رکھے گئے ہیں۔ پہلے حصے میں مسائل میراث کی تفصیل ہے۔ دوسرے حصے میں عورتوں کے حقوق اور احکام نکاح کا ذکر ہے۔ ہر حصہ کو چند ابواب پر منقسم کیا ہے۔ کتاب کو مختصر ہے مگر ضروری قدر مسائل اجمالی طور پر عمدہ عنوان سے مذکور ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۴۔ هذا الكتاب ينقسم الى قسمين القسم الاول شامل لاحکام الفرائض الاسلامیہ خاتمہ صفحہ ۳۰۷۔ اربعۃ اشھر وعشرۃ ایام۔ حضرت مولف اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں۔ کتاب ہذا انھیں کے اہتمام سے طبع ہوئی ہے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تتصیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کا درس جاری ہے۔ اس کتاب کے شروع و احاشی کثیر ہیں۔ نسخہ ہذا احاشی جدیدہ کے ساتھ طبع ہوا ہے۔ جس کے مؤلف شمس العلماء مولانا عبدالحامید صاحب فرنگی محلی ہیں۔ حضرت محشی سلمہ اللہ تعالیٰ نے پوری کتاب کا تحشیہ بڑے بسط و خوبی کے ساتھ ۱۳۳۷ھ ہجری میں تمام کیا۔ آغاز کتاب صفحہ ۳۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبتہ للمتقین خطبہ کی عبارت الحاقی ہے۔ خاتمہ صفحہ ۲۲۸ میں سہام کل وارث واجبہ۔ واللہ اعلم بالصواب۔					
		حضرت مصنف علیہ الرحمۃ کا سال ولادت ۱۲۷۲ھ ہجری ہے۔ بہت بڑے فقیہ اور زبردست عالم ہیں۔ قضاہت خفیفہ میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ ان کی نسبت کہا گیا ہے۔ رئیس الاحناف فی زمانہ یا لہراق۔ فقیہ محمد بن یحییٰ جرجانی سے علم فقہ پڑھا جو پانچ واسطوں سے امام محمد رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ علم حدیث وغیرہ میں بھی ان کا پایہ بڑھا ہوا ہے۔ اس مختصر کے علاوہ اور بھی مضامین شرح مختصر الکفری۔ کتاب التجرید۔ کتاب التقریب۔ وغیرہ۔ قدور کی طرف جو ان کی نسبت کی جاتی ہیں۔ ابن خلکان۔ اس کے سبب میں اپنی لاعلمی کہتے ہیں۔ صاحب طبقات الخفیفہ نے دو وجہ بیان کی ہیں۔ ۱۔ قرے بغداد میں۔ قدور ایک قریہ کا نام ہے۔ قدوری بیج القدور کی وجہ سے بھی کہا جاسکتا ہے۔ ۲۔ ماہ رجب ۱۲۷۲ھ ہجری۔ بغداد میں وفات پائی۔ اور وہیں مدفون ہیں۔					
		ابن خلکان۔ طبقات الخفیفہ					
۵۱۱۸	۸۳۸	شرح الوقایہ مع حاشیہ زبدۃ النہایہ۔ جلد ثالث الخفیفہ۔ المعروف بصدر الشریعۃ الثانی المتون	علامہ عبید اللہ بن مسعود		مطبوعہ ۱۳۱۶ھ مطبوعہ یوسفی الکھف	۳۲۰	
		اس جلد کا ایک نسخہ بعینہ۔ نمبر ۵۵۴ پر مع حالت کتاب و کیفیت مولف تحریر ہے۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	نفاذ و صفحہ	کیفیت
		انتقال ہوا۔ حاجی خلیفہ ان کی وفات کی نسبت لکھتے ہیں۔ المتونی فی حدود شہ ہجری۔ فاضل شایح					
		بہت بڑے شخص ہیں۔ مگر افسوس کہ اکثر تالیفات ان کے ترجمے سے خالی ہیں۔					
۵۸۶	۸۳۶	منیۃ المصلی وغینہ المبتدی	علامہ سید الدین الکاشغری	۳۳۳ھ	۱۴۴	مطبوعہ محتبائی دہلی	
		علم فقہ کی ابتدائی کتابوں میں مشہور و معتبر کتاب ہے۔ اس کتاب نے ایسی مقبولیت و مرغوبیت پائی کہ کوئی عربی نصاب اس کی تعلیم سے خالی نہیں۔ بڑے بڑے فضلاء نے ایجاز و اظہار کے ساتھ متعدد شرحیں لکھیں۔ اس کتاب میں صرف مسائل طہارت و صلوٰۃ کا ذکر ہے۔ آغاز صفحہ ۱۶					
		الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقين خاتمہ صفحہ ۱۶۷ بفتح الجملہ لا تفسد۔ اس کتاب کے پانچ نسخے ناقص و کمال نمبر ۵۸۵ سے نمبر ۵۸۶ تک تحریر ہیں۔					
		مصنف کتاب کے ترجمہ کی طرف اہل تاریخ کو بالکل توجہ نہیں ہوئی۔ زیادہ تعجب یہ ہے کہ اس کتاب کے شارحین نے بھی اس سے انماض کیا۔ ایسی مشہور کتاب۔ اور اس کے مصنف کو گوشہ گنہامی میں چھوڑا جاوے کس قدر افسوسناک ہے۔					
۵۱۱۶	۸۳۶	المختصر القدوری مع الحل الضروري۔	العلامہ ابو الحسین احمد بن احمد البغدادی القدوری المتوفی ۳۸۵ھ ہجری	۳۳۳ھ	۲۲۰	مطبوعہ لکھنؤ مطبع یوسفی	
		فقہ حنفی میں معتبر و متداول اور بڑی خیر و برکت کی کتاب ہے۔ تمام مسائل عبادات و معاملات کو بڑے ربط و ضبط کے ساتھ لکھا ہے۔ جملہ مدارس اسلامیہ اہل سنت و جماعت میں					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						مفیہ و کار آمد کتاب ہے۔ اس مطبع میں پوری کتاب تین جلدوں پر منقسم کی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی خلقنا اطہار ابن جوزی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۰۵ کے تحت میں تحریر ہے۔
۵۰۸۵	۸۳۴	الجوہرۃ النیرۃ شرح مختصر القدوری المجلد الاول	العلامة شیخ الاسلام ابوبکر بن علی بن محمد المعروف بالحدادی العبادی الیمینی المتوفی فی حدود سنہ	۱۳۲۸ھ مطبوع مجتبیٰ دہلی	۳۲۰	
						یہ مختصر قدوری کی شرح نہایت انضباط کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ صاحب کشف الظنون کی تصریح کے موافق السراج الوہاج کا اختصار ہے جو شراح علام کی پہلی شرح۔ تطویل و تفصیل کے ساتھ ہے مجلد ہذا جلد اول کے نام سے موسوم ہے۔ کتاب الطہارۃ سے کتاب الحوالہ کے آخر تک۔ عبارت شروع صفحہ ۲۔ الحمد للہ ولا قوۃ الا باللہ وما توفیقی الا باللہ۔ عبارت ختم صفحہ ۳۱۹ و قد نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن فرض جر منفعۃ۔
ایضاً	۸۳۵	الجوہرۃ النیرۃ شرح مختصر القدوری المجلد الثاني	ایضاً	ایضاً	۳۷۶	
						یہ دوسری جلد ہے۔ کتاب الصلح سے آخر کتاب تک۔ آغاز صفحہ اول کتاب الصلح ہو مشتق من المصالحة خاتمہ صفحہ ۳۷۳۔ وکن اکل وارث الی قول داہم ابدا۔ شراح علام کی نسبت فرست خدیو یہ مصر یہیں لکھا ہے کہ سنہ ہجری میں شہر زبید میں

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا خانگی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۹۹۷	۸۳۳	خلاصۃ الکیہ فی مترجم مولانا لطف اللہ فی بترجمہ فارسی مع رسالہ المشہور بالکیدانی اثبات رفع سبابة	مولانا لطف اللہ فی		مطبوع لاہور	۱۳	
		فقہ نحفی میں یہ مشہور مختصر ہے۔ صرف مسائل صلوٰۃ کا ذکر کیا گیا ہے۔ آٹھ ابواب پر کتاب کی تقسیم رکھی ہوئی۔ فی بیان الفرائض ۱۰ فی الواجبات ۱۰ فی الشنن ۱۰ فی المستحبات ۱۰ فی المحرمات۔ ۱۰ فی المکروہات ۱۰ فی المباحات ۱۰ فی المفصلات۔ بین الشطور فارسی ترجمہ بھی تحت اللفظ تحریر ہے حاشیہ پر بلا علی قاری متوفی ۱۰۰۰ کا رسالہ رفع سبابة کی تحقیق میں چڑھا ہوا ہے۔ اس رسالہ میں ثبوت رفع سبابة۔ احادیث صحیحہ نبویہ سے بہت تفصیل کے ساتھ تحریر کیا ہے اور فاضل کیدانی کے قول کو رجوع اشارہ بال سبابة کو محرمات میں خیال کرتے ہیں، لکن اور نیمعنے ٹھہرایا ہے۔ ابتداء صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقين ختم صفحہ ۱۰۔ و تعمد المحدث۔					
		مؤلف کتاب کا سنہ وفات اور تفصیلی حالات دریافت نہیں ہوئے۔					
		اعلام الموقعین عن رب العالمین جلد ۱ شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر المعروف بہ ابن القيم الجوزی المتوفی ۷۵۱ھ					
		اس کتاب کی تینوں جلدیں فن کلام میں ہمراہ کتاب حاوی الارواح اسے بلاد الافراح۔ نمبر ۱۰۰ پر لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب مباحث دین اور قواعد شرع میں اعلیٰ درجہ کی ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام میں جس قدر مفتین ہوئے ہیں ان کے اسمائے گرامی اور تعداد لکھی ہے۔ اس کے علاوہ بہت اصولی و فروعی مسائل کو ضبط کیا ہے قیاس و تقلید وغیرہ کے متعلق بھی معقول گفتگو کی ہے۔ مجموعی حیثیت سے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت													
		مطالعہ کتب اور مسائل مشککہ کے حل کی طرف سے حد توجہ کے ساتھ مشغولیت کی سہت اور دشوار	مطالب ہیں۔ ملاکمال الدین صاحب سے بھی دجان کے والد کے ممتاز شاگرد تھے مشورہ فرماتے۔	اسی زمانہ میں کچھ ایسی دشواریاں پیش آئیں جن کی وجہ سے لکھنؤ چھوڑ کر کے شاہجہا پور چلے آئے۔	حافظ رحمت خاں نے جو اس وقت وہاں کے حاکم تھے مولانا کے ورور مسعود کو نعمت غیر مترقبہ	سمجھا۔ اور بڑے اعزاز و اکرام سے پیش آئے۔ ایک معقول رقم حضرت مولانا اور طلباء کے مصارف کیلئے	واسطے مقرر کر دی۔ یہاں کے قیام میں دور و دراز سے طلباء آنے لگے۔ درگاہ کا دائرہ بہت	وسیع ہو گیا۔ کثیر طلباء فیض درس سے بہرہ یاب ہوئے۔ حافظ رحمت خاں کی حیات تک شاہجہا پور	ہی قیام رہا۔ ان کی وفات کے بعد نواب فیض اللہ خاں صاحب رئیس رامپور حضرت مولانا کو اپنے	ہمراہ رامپور لے آئے اور معتد بہ ذہنیہ طلباء وغیرہ کے مصارف کے لیے مقرر فرما دیا۔ کچھ زمانہ رامپور	قیام رہا۔ اس کے بعد منشی صدر الدین بہاری کی طلب پر بہار تشریف لے گئے۔ اور وہاں کے مدرسہ	میں تدریس کا سلسلہ شروع فرما دیا۔ چند مدت کے بعد نواب محمد علی خاں رئیس گوناٹک کی تحریک پر	مدرسہ کا رخ کیا۔ وہاں بڑی قدر افزائی کی گئی کہتے ہیں کہ خود رئیس نے ان کی پینس اپنے کانڈھے پر	رکھی۔ رئیس مذکور نے علاوہ دیگر اکرام و نوازش کے ملک العلماء بحر العلوم۔ خطاب عطا کیا۔ نواب کے	انتقال کے بعد اس کے بیٹے۔ پوتے نے۔ بھی ان کے پاس مراتب کا لحاظ رکھا۔ کبرسی کی وجہ سے	انجمن حنفیہ جمہانی غالب۔ اور قومی مضحی ہو گئے۔ تراستی سال کی عمر میں۔ ۱۲۔ رجب سنہ بارہ ہجری	مدرسہ میں وفات پائی۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ مصنفات مشہورہ میں یہ کتابیں معدود ہیں	حاشیہ میرزا ہد رسالہ۔ حاشیہ میرزا ہد ملاجلال۔ شرح سلم مع منہیات۔ عجائبات نافہ شرح مسلم الباقی	المسمی بغواتح الرحمت۔ مکملہ شیخ ملا نظام الدین علی تحریر ابن ہمام۔ تنویر الابصار شرح فارسی منار حاشیہ علی الصدوق	شرح مثنوی مولانا ریم۔ شرح فقہ اکبر ہدایۃ الصرف۔ رسالہ احوال قیامت۔ رسالہ ازجید وغیرہ تذکرہ علماء ہند

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۹۸۹	۸۳۲	رسائل الارکان	بحر العلوم مولینا عبد العزیز لکھنوی انصاری بن ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین الشہید السہالوی المتوفی ۱۲۳۵ھ		مطبوعہ ۱۳۲۸ھ یوسفی لکھنؤ	۲۸۶	

اس کتاب میں ارکان اربعہ - صلوٰۃ - صوم - زکوٰۃ - حج کے مسائل حنفی مذہب کے مطابق بڑی شرح و تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ صلوٰۃ کے بیان میں اس کے تمامی شروط و موقوف علیہ - وضو غسل پانی گے احکام - تیمم - نجاست حیض و نفاس وغیرہ وغیرہ - مفصل و مشرح لکھے ہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ - صوم - حج کے بیان میں بھی یہی التزام کیا گیا ہے۔ ہر ایک رکن کا بیان جداگانہ مستقل رسالہ الٰہی صورت میں کیا ہے۔ اسی وجہ سے یہ کتاب رسائل الارکان کے نام سے موسوم ہوئی۔ حقیقت میں رسائل اربعہ کا مجموعہ ہی۔ کتاب بجد مفید اور نافع ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق الانسان من اطوار مختلفہ وجعلہ مظہر الجمائب مؤلفۃ خاتمہ صفحہ ۲۸۶۔ وعاملنی يوم لقاءك بالحنان آمین آمین آمین۔ رب العباد۔

ابتدا میں فرست ابواب و فصول بھی منظم ہے۔ دو قلمی نسخے اس کتاب کے اسی فن کے نمبر ۲۱۲ و نمبر ۲۱۳ پر بھی درج ہیں۔

مولینا بحر العلوم فنون عقلیہ و قلبیہ میں فاضل یگانہ اور جبر زمانہ تسلیم کیے گئے ہیں۔ تقریباً ۱۲۴۴ھ میں ان کا تولد ہوا۔ جملہ کتب و رسم و علوم متعارف سے سترہ سال کی عمر میں والد بزرگوار کی خدمت میں فراغت حاصل کی۔ قصبہ کاکوری میں آپ کی شادی ہوئی۔ شادی سے چھ مہینے کے بعد ان کے والد حضرت مولینا نظام الدین نے ۱۲۶۱ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔ ان کی وفات کے بعد

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعارف و صفحہ	کیفیت
		الاولیٰ والایمان - خاتمہ صفحہ ۳۴ - والہ وصحبہ اجمعین - حضرت مولف کا ترجمہ فی اصول حدیث نمبر ۳۶ پر تحریر ہے۔					
۲۵۶۹	۸۳۰	اللباس فی احکام الزینۃ واللباس والاختیاب	مولانا محمد بن مصطفیٰ بن النخوجہ	۱۳۲۳ھ	۱۳۲۵ھ	مطبوعہ خزار	۱۰۶
		اس کتاب میں احکام - زینت - لباس - حجاب کے بیان کیے گئے ہیں۔ زینت مشرورہ اور لباس طاہرہ جس قسم کا بھی؟ و سب کا جو از اور طہارت ثابت کی گئی ہے۔ حجاب مخصوص علیہ کو آیت وحدیث سے تفصیل و تصریح کے ساتھ ذکر کیا ہے کتاب مفید اور نافع ہے۔ چار ابواب پر کتاب منقسم ہے۔ آغاز صفحہ ۱ الحمد للہ الذی احجب عن الابصار بحجاب عزہ وجلالہ ختم صفحہ ۹۷۔ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ الخ قولہ مصطفیٰ ابن النخوجہ۔					
		مولف علام چودھری صدیقی کے ملکا کے بطنے میں ہیں۔ ان کے حالات ابھی تک مضبوط نہیں ہوئے ہیں۔					
۴۹۵۸	۸۳۱	نیل المارب شرح لبس الطالبا مع الروض المربع شرح زاد المستقنع من عمر الثعلبی الشیبانی مختصر المنقح البحر الاول والثانی بحسب علی الدمشقی المتوفی ۳۵۵ھ ہجری۔	شیخ الامام عبدالقادر	۳۵۵ھ	۳۵۵ھ	مطبوعہ مصر	صفحہ ۱۲۶ صفحہ ۲۸۵
		اس سے پیشتر نمبر ۳۴۷ و نمبر ۳۴۸ پر اسی مطبع کا یہ نسخہ دو جلدوں میں تفصیلی کیفیت کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ اس کے تحت میں مولف وغیرہ کا بھی ترجمہ تحریر ہو چکا ہے۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			بن غانم البغدادی طبع ہوا ہویہ اہل مطبع کی غلطی ہے۔ مولف کا نام حقیقتہً غانم بن محمد ہے کتاب بنی کے خطبہ میں لکھتے ہیں۔ وبعد فيقول العبد المفقرا الى الله الغني الهادي غانم بن محمد البغداد	ہذا رسالۃ۔			
			مولف کے حالات کے متعلق اسی فن کے نمبر ۵۹ پر لکھا گیا ہے۔				
۴۸۱۱	۸۲۶	دعوت الحق	مولوی یوسف حسین بن محمد حسین خانپوری	۱۳۳۲ھ ۱۳۹۲ھ	مطبوعہ کرنل پریس دہلی۔	۱۶	
			مختصر رسالہ ہے جس میں ابتداً ضروری عقائد اسلام۔ سوال و جواب کے ساتھ لکھے ہیں۔ اس کے بعد مسائل طہارت و نماز و روزہ و محبت جنازہ تک طرز مذکورہ کے ساتھ اختصاراً تحریر ہیں۔ ابتدائی تعلیم کے واسطے مفید کتاب ہے۔ حاشیہ پر مسائل و عقائد کی تائید میں احادیث بھی لکھی ہیں آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله وسلام علی عبادہ الدین اصفیٰ۔				
			مولف زماۃ حال کے فضلا رہیں ہیں۔ اس زمانہ کے اہل حدیث کے زمرہ میں معلوم ہوتے ہیں۔ تذکرہ علماء حال میں ان کی نسبت صرف اس قدر لکھا ہے۔ (دولت خانہ آپ کا خان پوری ہے مگر فی الحال شہر دہلی میں مقیم ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ				
۴۹۵۲	۸۲۷	حاشیۃ الملا مٹھہ	ملا محمد دین اخوند الشہیر بالملا مٹھہ الغبنجانی	۱۳۴۲ھ	مطبوعہ نوکلشور	۲۴۴	
			وقایۃ الروایہ کا حاشیہ ہے۔ کتاب البیج سے ختم کتاب تک بعض بعض مقام شرح الوقایہ پر تحشیہ لکھا ہے۔ محشی نے اپنی استعداد و مبلغ علم کے موافق تنقیح و تفصیل میں بہت کوشش کی ہے				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اس صورت میں سہولت و آسانی سے بینہ کی ترجیح معلوم ہو جاتی ہے۔ مفتی وقاضی کو زیادہ کتب بینی و تفتیش مسائل کی رحمت نہیں پڑیگی۔ خطبہ و مقدمہ کتاب کے بعد مسائل نکاح سے ابتدا رکھی ہے اور مسائل غصب پر کتاب کا ختم ہی۔ آخر میں تتمہ کے طور پر اشخاص غیر مقبول الشہادۃ کو بھی لکھ دیا۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ارسل سیدنا محمد ابابنیات الراجحۃ۔ ختم صفحہ ۳۴۹۔ و کان الفراغ من تشویدھا الی قول وما ینین والفت۔ مولف سلمہ اللہ تعالیٰ پچھو صدی کے فضلاء میں ہیں۔
۴۷۸۷	۸۲۴	السحاب فی کشف بابی شرح الوقایہ۔ المجاہد الثانی	مولوی عبدالحی بن یونس عبدالحلیم لکھنوی فرنگی محلی المتوفی ۱۳۰۳ھ	۱۳۰۵ھ مطبوعہ مصطفیٰ	۳۱۰		
							نمبر ۶۵ پر اول جلد اس کتاب کی مفصل کیفیت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ یہ دوسری جلد ہے باب ان فصل فی الترقۃ تک ابتدا صفحہ ۱۔ باب الاذان فال باب الاذان لما کان الوقت سبیا۔ ختم صفحہ ۳۱۰۔ کذا ذکرہ ابن الہمام واختارہ صاحب البحر۔
۴۷۸۸	۸۲۵	ملجاء القضاۃ عند راض البینات	مولانا ابی محمد غانم بن محمد البند اوے	مطبع رابوہ	۹۲		
							یہ کتاب مضامین کے اعتبار سے نو کتاب نمبر ۱۲۲ سے متحدہ ہے۔ مگر طرز بیان میں اس سے جدا ہے اس کی پہلی ابتدا گو مسائل نکاح سے رکھی گئی ہے۔ مگر ختم کتاب الوصایا پر ہے۔ اس کتاب میں ابواب کسی قدر ما سبق کی کتاب سے زیادہ ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ سبحان من لا یحیۃ اقوی من کلامہ و لا معارض لہ فی احکامہ۔ ختم صفحہ ۹۲۔ و تترل البرکات تم الکتاب بعون اللہ الملک المستعان و علیہ التکلیل و منہ الامن و الامان۔ اس کتاب کے ابتدائی صفحہ میں مولف کا نام محمد

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>آٹھ سو چالیس میں وفات ہی۔ اور اس کتاب کے علاوہ چند مولفات جن کے اسماء بھی لکھے ہیں۔ اور بھی موجود ہیں۔ شراح علامہ کی نسبت یہ تحقیق کی گئی ہے کہ نویں صدی کے نصف اخیر کے فضلاء میں ہیں۔ اور اس کتاب کی تالیف سے ۳۵۵ھ میں فارغ ہوئے۔ ان کے بھی اس شرح کے سوا اور مولفات بھی ہیں۔</p>
۴۴۹۹	۸۲۲	دروس الفستہ	مولانا محی الدین الحیاط	۳۳۳ھ	مطبوعہ بیروت	۷۲	
							<p>مختصر کتاب ہی۔ جس میں عقائد اسلام۔ احکام فرعیہ۔ بیان کیے گئے ہیں۔ مولف نے مدرسہ بیروت کے طلباء کی ابتدائی تعلیم کے واسطے تالیف کیا ہے۔ اس کتاب کے اندر تین فصلیں رکھی گئی ہیں۔ پہلی فصل میں عقائد۔ دوسری میں احکام۔ تیسری میں اکان بیان کیے گئے ہیں۔ پوری کتاب کی تقسیم چوبیس باب کی گئی ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ والصلوٰۃ علی سیدنا محمد بن عبد اللہ۔ ختم صفحہ ۷۲۔ مجمع اسلامی عام یہ کتاب مولف کے اہتمام سے ۱۳۲۲ھ ہجری میں مطبوع ہوئی ہے۔</p>
۴۵۴۳	۸۲۳	الطریقۃ الواضحة الی البینۃ	مولانا محمود بن حمزہ ممتی	۱۲۹۹ھ	مطبوعہ دمشق الشام	۲۵۱	
							<p>حنفی مذہب کی کتاب ہے۔ جس روش و طرز پر لکھی گئی ہے بالکل نیا انداز ہے۔ ہر چند کہ اس کتاب کی تالیف سے پہلے محمد بن غانم بغدادی کتاب لمجاری القضاۃ لکھ چکے ہیں جس کے مضامین اس کتاب کے ساتھ متحد ہیں۔ مگر اس کتاب میں عنوان بیانات میں جریدت کی گئی ہے وہ قابل تحسین ہی۔ خلاصہ مضمون کتاب یہ ہے کہ جب بینہ متخاصمین میں تنازعہ واقع ہو تو ترجیح کی کیا صورت ہو سکتی ہو اس تحقیق کے واسطے پوری کتاب میں جدول رکھی گئی ہے۔ سیدھی جانب بینہ راجحہ کے واسطے۔ بائیں جانب بینہ مرجوحہ کے لیے مختصر سی صورتیں معاملہ کی دونوں جانب لکھی ہے۔</p>

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۵۳۴	۸۲۱	المنتزع المختار من الغیث المدار المفقح لکلمات الازہار ابن ابی العتیم بن فی فقہ الائمۃ الاطہار۔ المجلد الاول۔ من القرن التاسع	الف ضل عبداللہ	۵۸۵۳ھ	مطبوع مصر ۱۳۲۸ھ	۳۸۳	

کتاب الازہار فی فقہ الائمۃ الاطہار کی شرح ہے۔ جس کو امام العلماء شمس الملئ والیدین المہدی لدین اللہ
احمد بن محیی بن المرغنی المتوفی ۵۸۵ھ نے مسائل فرعیہ میں زیدیہ مذہب کے موافق تالیف کیا
اور اس کتاب کی خود دو شرحیں لکھی۔ ایک کا نام۔ الغیث المدرار علی کتاب الازہار۔ دوسری
کا نام۔ اثمار الازہار۔ رکھا۔ مولنا عبداللہ بن ابی القسیم نے مولف کی شرح۔ الغیث المدرار سے
اخذ و انتزاع کر کے یہ شرح لکھیں جو مسمیٰ بالمنتزع المختار ہے۔ اس کتاب میں اسماء فقہائے و
مجتہدین کو رموزاً لکھا ہے اور اس غرض کے پورا کرنے کے واسطے کچھ حروف مقرر کیے ہیں۔
جن کی تفصیل مقدمہ کتاب میں لکھی ہے۔ نسخہ ہذا جلد اول ہے۔ شروع کتاب سے کتاب الصیام
کے ختم تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد و
علی آلہ وصحبہ اجمعین۔ ختم صفحہ ۳۸۰۔ الحمد للہ رب العالمین۔ ختم صفحہ ۳۸۰۔
کتاب ہذا کے شروع ہونے سے قبل کچھ اوراق مقدمہ کے انداز پر لکھے ہیں۔ اس مقدمہ
میں شارح علام کے نام میں جو اختلاف واقع ہوا ہے اُس کا ذکر اور وجہ اختلاف کو ظاہر کیا ہے
اور اسی مقدمہ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس کتاب کے مصنف و شارح کے حالات کی بہت سی
کتا بول اور فارسیں ہیں جسکو کی گئی مگر کہیں پتا نہیں چلا۔ صرف فرست کتب خانہ برلین کی چوتھی جلد میں
مختصر سا حال دریافت ہوا جسکا محصل یہ ہے کہ مولف کتاب کی سات سو پچھتر میں ولادت اور

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>چهار شنبہ کے دن سنہ مرقومہ ۱۳۵۹ھ میں چون برس کی عمر میں دمشق میں وفات پائی اور مقبرہ باب الصغیر میں مدفون ہوئے۔ ان کے صاحبزادہ علامہ سیاح محمد علاء الدین نے قرۃ عیون الاخبار کی ابتدا میں رجوع و المختار کا ترجمہ ہے ان کا مفصل و مکمل حال لکھا ہے۔ اسی کتاب سے وتر ضروری یہاں لکھا گیا۔ قرۃ عیون الاخبار تکملہ رد المختار</p>
۴۴۸۳	۸۲۰	ارشاد الخلق الی العمل بجہ البرق	الشیخ محمد جمال الدین القاسمی الدمشقی	۱۳۲۹ھ	مطبوعہ دمشق	۱۰۳	
							<p>اس کتاب میں اس امر کی تحقیق کی گئی ہے کہ ٹیلیگراف کے ذریعہ سے جو خبریں معلوم ہوتی ہیں امور دینیہ میں وہ قابلِ وثوق ہیں یا کیا۔ اکثر رمضان المبارک میں رویت ہال کے متعلق ایک جگہ سے دوسری جگہ اسی ٹیلیگراف کی خبروں پر اعتماد کر کے صوم و افطار معمول رہے۔ شرعاً ایسے اخبار کا کیا حکم ہے۔ مولف نے اس کتاب میں ایسی خبروں کو براہین عقلیہ و شواہد نقلیہ سے مستند و معتبر ثابت کیا ہے۔ اس کتاب کے آخر ایک مختصر رسالہ بھی مسمیٰ رہ فتاویٰ الاشراف فی العمل بالتعزات۔ مولف کا ہی۔ جس میں اقوال علماء سے کتاب متقدم کے مضامین کی تصدیق کی گئی ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین۔</p> <p>مولف علامہ چوہہویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ اس کتاب کے طبع کے زمانہ تک یقیناً حیات تھے سلمہ اللہ تعالیٰ</p>

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	نسخہ الرائق علی البحر الرائق	علامۃ الفاضل علی اللہ	الکمال المسید مجاہدین			
		الشہید ابن عابدین				
		المتوفی ۱۲۵۲ھ				
	<p>بحر الرائق کا حاشیہ موجود ہے استثناء آٹھویں حصے کے ساتوں حصوں کے حاشیہ پر چڑھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ حاشیہ پر متن کثر الدقائق بھی بہ فاصلہ خط جدولی موجود ہے۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۳ جاہل اول الحمد للہ الذی زین بحور ہذہ الامۃ الحمد للہ بحقوق شریعتہ الشریفۃ الخ۔</p> <p>فاضل محشی ابن عابدین گیارہ سو اٹھاونویں ہجری میں دمشق شام میں پیدا ہوئے۔ نسباً بنی فاطمہ ہیں۔ ان کے والد بڑے تاجر تھے۔ والدین کی حمایت میں نشوونما پایا۔ سب سے پہلے قرآن شریف نہایت تجوید و ترتیل کے ساتھ حفظ کیا اور شیخ سعید جموی سے قرأت کے مستند متون پڑھے۔ علم صرف و نحو و فقہ شافعی وغیرہ کی بھی انھیں سے تکمیل کی۔ اس کے بعد تالیف۔ تفسیر۔ مغول اور دیگر علوم۔ سید شاکر السالمی سے حاصل کیے۔ ابتداً نشاۃ فی المذہب سے بہرہ نفعی مذہب کی طرف رجوع کیا۔ اپنے اساتذہ کی موجودگی میں، امام زمانہ کا لقب پایا۔ بہت نحو طری عمر میں تصنیف و تالیف اور مدرسین کا سلسلہ شروع کر دیا۔ دین میں طلباء کے پڑھانے اور مستفتین کے جوابات میں مشغول رہتے۔ رات کا اکثر حصہ تالیف میں صرف کرتے۔ باوجود ان مشاغل کے زہد و عبادت رہی بڑے حریص تھے۔ بیشتر یہی رات قرأت قرآن اور گریہ و زاری میں گزار دیتے۔ ہمیشہ با وضو اور طہارت کے ساتھ رہتے۔ طلباء و فقراء مساکین کی بڑی غیور سی خدمت کرنے۔ بہت سے شروح اور حواشی ان کے مولفات میں ہیں ان کے تمام مولفات میں۔ رد المختار علی الدر المختار۔ حاشیہ علی البیضاوی۔ حاشیہ علی المطول۔ العقود الدریہ فی تنقیح الفوائد الحامدیہ۔ حاشیہ علی نسج الملحقی زیادہ مشہور ہیں۔ اور ربیع الثانی</p>					

نمبر خود نوشتہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۶۳۱	۸۱۷	البحر الرائق شرح کنز الدقائق مع منحة الخالق علی البحر الرائق الجزء السادس	العلامة شيخ زين الدين بن ابراهيم بن محمد بن محمد الشهير بابن النجيم الحنفى المتوفى سنة ۷۹۰ هجرى	مطبوع مصر سنة ۱۳۳۲	۲۹۰	
		چھٹا جز نمبر ہے باب بخیر الشراط سے فصل فی الجبس کے ختم تک۔				
ایضاً	۸۱۸	البحر الرائق شرح کنز الدقائق مع منحة الخالق علی البحر الرائق الجزء السابع	ایضاً	ایضاً	۳۱۵	
		ساتواں جز نمبر ہے کتاب القاضی سے باب الاجارة الفاسدة تک۔				
ایضاً	۸۱۹	تکملة البحر الرائق شرح کنز الدقائق۔ الجزء الثامن	الفاضل علامہ محمد بن حسین بن علی الطوری الحنفی الفارسی	مطبوع مصر سنة ۱۳۳۲	۵۲۰	
		آٹھواں جز نمبر ہے باب الاجارہ سے کتاب الفرائض کے ختم تک۔ اور اسی پر کتاب ختم ہوئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الاجارہ لما فرغ من بیان تمليك الاعیان بغیر عوض۔ ختم صفحہ ۵۱۹۔ وھذا آخر ما تبسّرنا لیفہ بحمد اللہ وعوننا لی قول واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ابن النجیم مؤلف بحر الرائق کا ترجمہ تحت الفتاوی الزینیہ نمبر ۶۸۶ پر لکھا گیا،				

نمبر موجودہ شمار	نمبر کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
۴۶۳۱	۸۱۴	البحر الرائق شرح کنز الدقائق مع منہ الخالق علی البحر الرائق الجزء الثالث	السلامہ الشیخ زین الدین بن ابراہیم بن محمد بن محمد الشہیر ابن النجیم الحنفی المتوفی ۹۷۰ ہجری	مطبوعہ مصر	۳۴۴	کیفیت
		تیسرے جزوہی باب الجنایات سے فصل فی المشیتہ کے ختم تک۔				
ایضاً	۸۱۵	البحر الرائق شرح کنز الدقائق مع منہ الخالق علی البحر الرائق الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	۳۴۲	
		چوتھا جزوہی باب التعلیق سے باب الیمین فی القرب والقتل کے ختم تک۔				
ایضاً	۸۱۶	البحر الرائق شرح کنز الدقائق مع منہ الخالق علی البحر الرائق الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	۳۱۱	
		پانچواں جزوہی کتاب الحدود سے فصل یدخل البنا و المفاتیح فی بیع اندار کے ختم تک۔				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			<p>اس متن کے مفہومات پر زیادہ نظر تھی۔ اس بنا پر میں نے بہ شرح لکھی اور اس میں تفاریع کثیرہ اور تحریرات شریفہ کا اضافہ کیا۔ اس کے بعد اسامی کتب ماخوذہ عنہا کو لکھ کر تحریر کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو میرے بیان پر کسی جگہ شبہ واقع ہو تو ان کتابوں میں دیکھ کر اطمینان کر لیا جاوے۔</p> <p>ابن النجیم رحمہ اللہ نے شرح۔ صرف باب الاجارۃ الفاسدۃ تک لکھی ہے۔ علامہ محمد بن حسین الطوری نے اس باب سے ختم کتاب تک بطریق تکرار۔ مولف بحر الرائق کی روش یرتابیف کیا۔ ابن النجیم باب الاجارہ کا کچھ حصہ لکھ چکے تھے مگر علامہ طوری نے باب الاجارۃ کے ابتداء ہی سے ابتداء کی ہے۔ اس کتاب کے حاشیہ پر منحة الخالق مع کنز الدقائق ہے۔ جس کی حالت اس کتاب کے بعد لکھی ہے۔ اس مطبع میں پوری کتاب کے آٹھ حصے رکھے گئے ہیں۔ ساتھ حصص میں تو اصل شرح ابن النجیم کی ہے مع حاشیہ منحة الخالق آٹھویں حصے میں صرف تکرار البحر الرائق ہے۔ پہلے حصے کے ختم پر۔ ترجمہ صاحب متن کنز الدقائق ترجمہ صاحب البحر۔ ترجمہ صاحب حاشیہ البحر لکھا ہوا ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے باب الحدیث فی الصلوۃ کے ختم تک۔ آغاز صفحہ الحمد للہ الذی دبر لانا متبدا بیدہ الفوی۔ ختم صفحہ ۳۸۶۔ لیس لہ امام فی المسجد واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم</p>				
۴۶۳۱	۸۱۳	البحر الرائق شرح کنز الدقائق	السلامہ الشیخ	زین الدین بن ابراہیم	مطبوعہ مصر	۳۶۱	
		مع		بن محمد بن محمد الشہید بن			
		منحة الخالق علی البحر الرائق		النجیم الحنفی المتوفی			
		الجزء الثانی		۹۹۰ھ			
		دوسرا جز ہی۔ باب بالصلوۃ سے باب التمتنع کے ختم تک۔					

نمبر جوڈا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی تعدد صفحات	کیفیت
			میں وفات پائی عجائب آلائہ فی التراجم والاخبار۔		
۷۵۰۵	۸۱۱	القول الجامع فی الطلاق	الفاضل محمد المطيعي الحنفی	سنہ ۱۲۲۲ھ	مطبوع مصر ۱۲۲۲ھ
		البدعی والمتناہج	ابن نجیب بن حسین		۱۸۲
		یہ کتاب حنفی مذہب کی ہے۔ صرف طلاق کے متعلق اس میں مسائل کی تفصیل ہے۔ اس مجتہد کے احکام مفصل و مشروح اس میں مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی بشر عبادہ الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ ختم صفحہ ۱۶۹۔ وکان الفراغ الی قول من ہجر المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فاضل مولف چودہویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ اس کتاب کے طبع و تصحیح کے زمانہ تک بقیہ حیات تھے۔ سلمہ اللہ القدر۔			
۷۲۳۱	۸۱۲	البحر الرائق شرح	العلامة الشيخ	مطبوع مصر ۱۳۳۲ھ	۳۸۲
		کنز الدقائق مع	بین الدین بن ابراہیم		
		مختار الحائق علی البحر الرائق	ابن محمد بن محمد الشہیر		
		الجزء الاول	باب النجیم الحنفی المتون		
			سنہ ۹۰۰ ہجری		
		کنز الدقائق کی شرح ہے جو فقہ حنفی میں نہایت مستند و مقبول کتاب ہے۔ مولف ابو البرکات النسفی المتوفی سنہ ۵۰۰ ہجری۔ یہ معتبر و مشہور شرح ہے۔ فحول علماء اور جمہور فقہاء اس کی عظمت شان اور حسن بیان کے معترف ہیں۔ ابن النجیم شایع کتاب ہذا خطبہ میں تحریر کرتے ہیں کہ کنز الدقائق فقہ حنفی میں اعلیٰ درجہ کا مختصر متن ہو۔ اس متن کے بہت سے شرح لکھے گئے ہیں۔ سب احسن اور اعلیٰ تبیین ہے۔ جس کو امام زلیحی نے تابع کیا ہے۔ اس میں خلائیات کا ذکر تو بہت طول و طویل ہے مگر اصل متن کے منطوق و مفہوم پر زیادہ توجہ نہیں کی گئی۔ محکوم ابستد اہی سے			

نمبر شمار	نمبر کتاب	نام مصنف	تصنیف مرتبہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صفحہ ۱۲۶ والصواب الملقوع بہ ان الحد الذ خاتمہ ۲۲۱۔ حتی یصلح المدحون والله اعلم آخرہ وصلى الله على محمد و سلم۔ والحمد لله رب العالمین وقع الفراغ بعد الظہر يوم السبت ۲۲۸ھ امام ابن قیم جوزی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن حدیث میں نمبر ۵۰۵ کے تحت میں لکھا گیا۔			
۳۳۲	۸۱۰	غایۃ المقصود من تنقیح طایف العقول العلامہ الشیخ ابوالعباس احمد بن عمر الدیرینی القنی الازہری الشافعی المتوفی ۱۵۱۱ھ ہجری۔	۲۲۳ھ	مطبع مصر ۲۲۳ھ	۱۰۴
		یہ کتاب فقہ شافعی میں معدودہ ہے۔ صرف مسائل نکاح کا ذکر ہے۔ فقہی امور اس کا تعلق نکاح سے ہی۔ ذکر محرمات بھواز و عدم جواز۔ جمع بین النساء۔ محرمات بالرضاع۔ محرمات بالمصاہرہ۔ حکم باعنے۔ نکاح زانیہ۔ نکاح آمہ بیان عدۃ۔ حکم حل۔ وغیرہم۔ ان تمام مسائل کو مذہب اربع کے موافق۔ مع اختلاف و عدم اختلاف بین الامم بیان کیا ہے۔ ابتداء صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی حرم السفاح و احل النکاح للخاص و العام ختمہ صفحہ ۱۰۲۔ وکان الفراغ منه الى فوله افضل الصلوٰۃ و التہنئۃ التسلیم۔ مولف علامہ فاضل علامہ اور عالم بگناہ ہیں۔ اپنے چچا علی الدیرینی۔ شیخ محمد قلیوبی۔ شیخ ابی السمر و المیدانی ان کے سوا اور بہت سے اکابر شیوخ سے جملہ علوم و فنون حاصل کیے۔ کمال علمی میں بڑی شہرت و نام آوری پیدا کی۔ بہت سے لوگ ان سے مستفید ہوئے۔ فردوس میں مذہب شافعی کے پابند تھے۔ تصنیف و تالیف کا مذاق زیادہ تھا۔ تالیفات کثیرہ اور تفاریر مفیدہ کے مولف ہیں یہ کتابیں ان کے مولفات میں بیان کی گئی ہیں۔ غایۃ المرام بالمکح الانام۔ انجم الکبیر علی شرح التخریر غایۃ المراد لمن قصرت ہمتہ من العباد۔ فتح الملک المجید لنفع البعید اس کتاب میں فوائد و حانیہ اور عجرات طبیہ لکھے ہیں۔ ان کتابوں کے علاوہ بہت سے رسائل و حاشی وغیرہ اور بھی ہیں۔ ۱۸ شعبان ۱۵۱۱ھ			

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تاریخ تصنیف	کیفیت
						وفات قرار دیا ہے۔ فرست عدویہ مصر میں بھی اسی سنہ کو سنہ وفات لکھا ہے۔ کشف الظنون مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۲۰۱ میں اس کتاب کے سنہ تالیف ۸۳۵ھ لکھے ہیں جو ظاہر اخلاف ہیں برٹش میوزیم میں ایک قلمی نسخہ ہے فرست میں نام مولف کو ابو بکر محمد بن عاصم القیسسی قاضی الجماعہ لکھا ہے۔
۲۵۹۱	۸۰۹	الطرق الحکمیہ	الشیخ الامام شمس الدین ابن عبد اللہ محمد بن قیم الجوزیہ الحنبلی المتوفی ۸۵۱ھ ہجری	قلمی ۸۲۲ھ	۲۳۱	
						تقطیع کتابت ۶ x ۳ ۱/۲ انچہ سطر ۲۰ خط مصری۔ کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے کتاب کا نام خریر نہیں۔ ابتدائی ورق کے صرف ایک گوشہ پر کسی قدر پیوند کاری باقی پوری کتاب کرمخوردگی اور رقعہ دوزی سے محفوظ ہے۔ اوراق پر آب رسیدگی اور سیاہی ریزی کا اثر ہے۔ پہلے صفحہ پر ایک چھوٹی سی مہر آسمانی رنگ کی محمد بن ابو علی نام کی اور اسی طرح بارہویں صفحہ پر دو مہر چپاں ہیں حنبلی مذہب کی کتاب ہے۔ اور۔ اور کیا اب۔ خطبہ میں لکھتے ہیں کہ مجھ سے اس امر کا سوال ہوا کہ حکام و ولایہ مجرد ثبوت شہادت اور اقرار پر احکام نافذ نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ فراست و قرآن کو بھی اس میں دخل دیتے ہیں۔ حکام کا یہ غلط رائے مدقین صواب ہے یا مقرون بخطا۔ اس کتاب میں اس استفسار کے متعلق بڑا طویل جواب لکھا ہے۔ جس میں بہت سے شواہد و نظائر پیش کیے ہیں اور ضمناً اکثر احکام فقہیہ۔ بیانات اخباریہ بھی بیان ہو گئے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ کتاب عمدہ سلاوب پر لکھی گئی ہے آغاز صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی۔ الحمد للہ بخداہ و نستعینہ و نستغفرہ و نعوذ باللہ من شرور الفساق الخ صفحہ ۹۰ فصلی و قد استتدنی من عدم التخلیف فی الحدود الخ

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						اعترض وشکوک وار دیکے۔ یہ کتاب ان شکوک وموافقات کے ازالہ میں لکھی گئی ہے۔ آٹھ صفحہ نحمدک اذا طلعت بعلم الفتوی فی سماء التحقيق شمساً وید وسرا۔ خاتمہ ۱۶۰ وآخر دعواہم ان الحمد لله رب العالمین۔
						ابن حجر ہتیمی (بتا فوقانی) نوسونوی ہجری رجب کے مہینہ میں محلہ ابی الہتیم مصر کے غربی اہل علم میں ہے، پیدا ہوئے۔ اسی نسبت سے ہتیمی کہے جاتے ہیں۔ ان کی صغریٰ میں والد کا انتقال ہو گیا۔ ابا میں کالمین۔ شمس الدین بن ابی الحائل۔ شمس الدین الشاری نے ان کی کفالت کی۔ اور انہیں کے کفیل میں ابتدائی علوم پڑھے اور حفظ قرآن شریف سے فراغت پائی۔ ۷۳۷ھ ہجری میں جامع ازہر مصر میں پہنچے۔ اعظم علماء شیخ الاسلام۔ قاضی زکریا۔ شیخ عبدالحق السبائی۔ الشہاب الرطبی۔ وغیرہم سے تمام علوم مروجہ ودرسیہ حاصل کیے۔ ہنوز بیس سال کی عمر کو نہیں پہنچے تھے کہ اساتذہ کی طرف سے افتا۔ تدریس کے مجاز ہو گئے۔ علم حدیث و دیگر علوم میں کامل و سنگاہ حاصل کی خصوصاً علم فقہ میں قوائے زمانہ میں نظیر نہیں رکھتے تھے۔ مذہباً شافعی۔ طریقت چشتی تھے۔ ۷۳۳ھ کے آخر۔ مصر سے مکہ مکرمہ گئے اور حج سے فایز ہو کر مصر میں ہی مراجعت کی۔ پھر ۷۳۷ھ ہجری میں مدعیال دوسراج کیا۔ ۷۳۷ھ سے مکہ مکرمہ کی اقامت اختیار کی۔ اور وہیں شب و روز مشاغل علمی ومواعظ وتالیف میں مستغرق رہتے۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی زاد المتقین میں لکھتے ہیں کہ ان کا معمول تھا کہ عصر و مغرب کے درمیان حرم شریف میں وعظ وتبلیغ احکام کیا کرتے زیادہ تر ان کا وعظ ضروری مسائل اور ایسے احکام جو عام طور پر مفید ہوں۔ ہوا کرتا تھا۔ اسی وجہ سے ان کے وعظ میں۔ عام۔ اور شائقین زیادہ خاص کم ہوتے تھے۔ بہت سے کتب ان کے مولفات میں ہیں۔ منجملہ ان کے یہ کتابیں زیادہ مشہور ہیں۔ شرح مشکاة۔ شرح شمائل النبوی ترمذی۔ شرح اربعین نووی۔ زواجر۔ شرح المنہاج۔ الصواعق المحرقة شرح المعزۃ البصریہ۔ قلائد العقبان فی مناقب النعمان المنہج القویم فی مسائل التعلیم۔ الاحکام فی قواطع الاسلام

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حضرت مولف زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں۔				
۴۳۱۴	۸۰۶	احسن الغایات فی معرفۃ الشریعات	مولانا محمد سعید عبدالغفار المدرس بالازہر الشریعۃ	مطبوع مصر ۱۳۶۶ھ	۲۶۸	
		<p>اس کتاب میں فرعیات فقہیہ حنفی مذہب کے موافق لکھے گئے ہیں۔ اس جلد میں صرف کتاب الطہارۃ سے کتاب الحج تک کا بیان ہے۔ یہ نہیں تحقیق ہوا کہ کتاب ہذا کی تالیف بہین تک ہے یا اور بھی اس کی جلدیں ہیں۔ کتاب کے آخر ورقوں میں علاوہ نمبر شمار صفحات کی بد نظمی کے۔ عبارت صفحات میں بھی مطابقت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ فرست ابواب میں احکام الہدی کے بعد وصل فی زیارت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سرخی لکھی ہے۔ یہ باب بھی اس کتاب میں نہیں ہے۔ بلکہ احکام الہدی کا بحث بھی پورا نہیں صفحہ ۲۴۳ کے بعد بعض ابواب کی مکرر فرست لکھی ہے اسی طرح صفحہ ۲۶۸ کے بعد آخر کتاب میں فرست ابواب کر رہے آغاز صفحہ ۲۱۲ حمد اللہ سبحانہ تعالیٰ والحمد للکل یدایت عبارت صفحہ ۲۴۷۔ کالرجل لعموم النصوص۔</p> <p>مولف سلمہ اللہ تعالیٰ چودہویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ کتاب ہذا کے طبع ہونے کے وقت تک بقیہ جیات تھے۔ خود اس کتاب کی تصحیح کی ہے۔ ان کے مولفات میں چند کتابیں اور بھی ہیں۔ جن میں کچھ مطبوع ہو چکی ہیں اور کچھ زیر طبع ہیں۔</p>				
۴۳۰۶	۸۰۷	الاعلام بقواطع الاسلام	العلامة شہاب الدین بن محمد بن علی بن حجر المکی الہیتنی المنونی ۹۷۳ھ قبل ۱۰۵۵ھ و ۱۰۵۶ھ	مطبوع مصر ۱۲۹۳ھ	۱۶۰	
		مولف نے مکرر مکرر قیام کے زمانہ میں ایک استفتاء کا جواب لکھا تھا جس پر علماء و متاخرین نے سخت				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						تفسیر خازن کے مولف دوسرے ہیں وہ آٹھویں صدی کے فضلاء شافعیہ میں بڑے رتبہ کے شخص ہیں۔
		مرشد الانام الی بابجب معرفة من العتاد والاحکام	الشیخ محمد بن عبد البر المشافعی من علماء القرن الرابع عشر	۳۳۵ھ مطبوع مصر ۱۳۱۵ھ		
						یہ کتاب فن حدیث میں نمبر ۳۲ کے حاشیہ پر ہے۔ شافعی مذہب کے موافق صرف انہیں امور پر اختصار کیا ہے جن کا شمار واجبات میں ہے۔ اس کتاب میں اعتقادات و احکام دونوں کے متعلق مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی مت علینا بالایمان خاتمہ حاشیہ صفحہ ۱۱۔ هذا آخر ما یسر الله جمعه الی قول وانکی النجبة آمین۔ مولف سلیمہ اللہ تعالیٰ کی نسبت فن حدیث نمبر ۳۲ میں کتاب نیل المرام کے تحت میں لکھا گیا۔
۴۱۰۱	۸۰۵	فتویٰ مفتی الاسلام ببلد اندلس المسکونة	سراج الخفی عبد الرحمن بن عبد اللہ مفتی مکة	مطبوع مصر ۱۲۹۱ھ ۳۶		
						اس رسالہ میں اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق تفصیل و بسط کے ساتھ تحقیق کی گئی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ۔ فی کل ارض آدم کاد مکہ الی ان فال و سی کنیکہ حضرت مولف نے اس قول کی تردید میں کتاب وسنت و اقوال محققین سے استدلال کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی فضلنا سیدنا محمد علی جمیع الخلائق ختمہ صفحہ ۲۹۔ امر برقمہ خادم الشریعة والمنہاج الی ان قال کان اللہ لہما۔ آخر میں بطور تصدیق چند مواہیر علماء متبحرین کی بھی ثبت ہیں۔

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>اس کتاب میں اس مسئلہ کی تحقیق کی گئی ہے کہ متقدمین مذاہب اربعہ کو باوجود مخالفت مذاہب ایک دوسرے کی اقتدا صحیح ہو یا کیا اس کے متعلق چھ اقوال نقل کیے گئے ہیں۔ نمبر ۱ الجواز مطلقاً نسبتاً الجواز اذالم یطعم المقتدی ان الامام لقی بمفنی اعتقاد المقتدی نمبر ۳۔ الجواز اذاکان الامام یجتاط موضع الخلافت نمبر ۴۔ عدم الجواز مطلقاً نمبر ۵۔ الجواز مع الکراهتہ نمبر ۶۔ الجواز بلا کراهتہ۔ آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی بعث محمد ارحمہ للعالمین۔ ورق ۲۵ صفحہ ۲۔ وقد صنف فیہ الفاضل صاحب بحر الرائق شایخ المکنز رسالہ لطیفہ۔ خاتمہ ورق ۱۰۶ صفحہ اول۔ وکان ذلک تأیید اوائل شهر عاشوراء مبتدئ السنۃ الحامیۃ فی العشر الرابعۃ من المائۃ الثانیۃ من الالفت الثانی۔ الی قول صفحہ دوم۔ فقہ شافعی اتعین فضل اللہ مولف رحمۃ اللہ علیہ کی تفصیلی حالت دریافت نہیں ہوئی۔</p>
۳۵	۸۰۳	حاشیہ شرح وقایہ المسمی بحمد خازن	مولوی محمد خازن	قلمی ۱۲۰۳ھ	۱۵۲	
						<p>تفصیل کتابت مختلف ہو طولاً چھ سات انچ کے درمیان۔ عرضاً چار پانچ انچ کے مابین۔ سطر کہیں اٹھارہ کہیں انیس۔ کہیں بیس۔ کاغذ وہلی۔ خط نستعلیق طالب علمانہ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب خواجہ سعد اللہ بن میرزا عزیز اللہ چار باغی۔ اوراق پر جابجا پیوند کاری آب رسیدگی۔ کرم خور و گی خفیف سی پائی جاتی ہے۔</p> <p>شرح وقایہ کی جلد ثانی پر مختصر سامعولی حاشیہ ہو۔ کتاب البیع سے آخر کتاب تک۔ آغاز ورق اول صفحہ کتاب البیع ہون والا صند اردو بقع فی الغالب۔ ورق ۴۰ صفحہ ۲۔ فان احترق آک فی اللہ ایدہ وان اخرجه ثم احترق من غیر فعلہ۔ ختم ورق ۴۰ صفحہ اول فتمت ہذا النسخۃ المبارکۃ المہجورۃ ہو المسمی بحمد خازن الی قول روز سہ شنبہ ماہ جمادی الاول ۱۲۰۳ھ۔</p> <p>فاضل مولف غائب بآبائے بنجانی الاصل ہیں۔ مشاہیر علماء میں ان کا شمار نہیں۔ صحیح و مفصل حال ان کا دیکھا نہیں گیا۔</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	ترجمہ مصنف	تعداد صفحات	کیفیت
						محمد خرق حسنی کا کلام جو ایک دیوان کی صورت میں مغربی خط میں تحریر تھا۔ عربی خط میں نقل کیا ہی اور اس کلام کے لکھنے سے پہلے چند ابواب عقائد و مسائل فقہیہ کے متعلق کتب علمیہ کی ترتیب پر اپنی طرشت زیادہ کیے ہیں۔ اس صورت میں یہ کتاب اصول اعتقاد پر۔ اور احکام فقہیہ اور مسائل تصوفیہ کا مجموعہ بن گیا ہی۔ ابتدا حاشیہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ لمن لا یقوم حقیقۃ بحمدہ تعالیٰ الاہی۔ خاتمہ صفحہ ۲۶۵۔ ایمانا وشہودا آمین۔
		التحقیق فی التلخیص	العالم الفاضل عبدالقادر	۳۰۰		
			بن عبدالکریم الورد			
			الحینہ فی البریشی			
						یہ مختصر رسالہ بھی اسی مولف کا تالیف۔ سحر الشمس کے آخر صفحہ ۲۵۸ سے صفحہ ۲۶۵ تک ہی اس رسالہ میں انتقال مذہب الی مذہب آخر کی تحقیق کی گئی ہے۔
						آغاز صفحہ ۲۵۸۔ الحمد للہ الذی بدت اکرم الخلق علیہ خاتمہ صفحہ ۲۶۵۔ افضل الصلاۃ و ازکی التبتہ۔
						مولف فاضل بھی چودھویں صدی کے علماء میں ہیں۔
۴۲۷	۸۰۳	اہتمام الواقع الی	الشیخ طیب بن ابی	۱۱۳۵ھ	۲۱۲	
		بالجالیف	العربی البھری الشافعی	۱۱۵۰ھ		
			الاشعری النعشبندی			
			من ابناء قرن ثانی عشر			
						تقطیع کتابت ۶۸۰۰۔ پانچ سطر ۱۹۔ کاغذ عرب سفید و نیلیوں کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب نقوشا ابتدائی اور اوراق پر۔ کرخورگی۔ پیوند کاری۔ آب۔ سیدگی کا اثر زیادہ۔ اوسط و آخر میں کم کم ہے۔

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب میں شہادات و دعاوی کے متعلق تفصیل سے بحث کی گئی ہے اور جرح مقبول و غیر مقبول فی الشہادات کا بیان کیا گیا ہے۔ کتاب گوجھا قلیل ہے مگر بہت سے جزئیات و مسائل کا ذخیرہ ہے کتاب کی تالیف تو ۱۳۱۵ھ ہجری مطابق ۱۸۹۷ء میں پوری ہو چکی مگر ترتیب و تہذیب کے اعتبار سے ۱۳۱۵ھ رکھے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله الواحد الاحد الفرد الصمد ختم صفحہ ۸۴۔ وقد تم تالیفها فی غایۃ شہر ذی القعدہ ۱۳۱۵ھ ہجریہ الی قولہ والحمد لله رب العالمین مآت سلمہ اشہد و ہویں صدی کے فضلا رہیں۔					
۴۹۰	۸۰۲	سعد الثموس والاقمار وزبدۃ الشریعۃ النبویۃ مع الرسائل الاسمر	العالم الفاضل عبدالقادر بن عبدالکریم الوردی انجیرانی البرہنی	۱۳۱۵ھ	مطبوع مصر	۲۷۲	
		اس کتاب میں ابتدائیکہ اصول اعتقاد دیکھنے ہیں اس کے بعد احکام فقہیہ مسلسل موافق مذاہب اربعہ اور مطابق طریقۃ السنۃ و جماعت بیان کیے ہیں۔ آخر میں کتاب الجامع کی سرخی رکھی گئی ہے جس کے تحت میں حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات فیض آیات اور خلفاء کرام کا تذکرہ مبارکہ لکھنے کے بعد علم و عمل کے متعلق ضروری قدر تحریر کیا ہے۔ مجموعی حیثیت سے کتاب بہت مفید اور نافع ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ سبحان الله العظیم و بحمدہ تسبیحا یلیق بجلال من لہ سبحان۔ ختم صفحہ ۲۵۷۔ وكان الفراغ من تبیینہ الی قولہ ذوی المقامات العلین آمین					
		بیۃ المشتاق لاصول الدیانۃ والمعارف الاذواق	ایضاً				
		یہ کتاب سعد الثموس کے حاشیہ پر ہے اور اسی مولف کی تالیف بھی ہے اس کتاب میں سید					

نمبر موجودہ شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
					(احمد) مقرر کیا ہی۔ ان پانچ کتابوں کے علاوہ کچھ فوائد و مسائل مولف نے اپنی طرف سے بھی ضافہ کیے ہیں۔ کتاب ہذا کی ترتیب بھی دیگر کتب فقہیہ شافعیہ کے انداز پر ہے۔ تقریباً جملہ مسائل متعلق عبادات و معاملات پر حاوی ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین نحمدہ بجمع الحمد۔ ختم صفحہ ۳۰۰۔ تعجب رکتمہما سائر العباد المؤمنین آمین۔
	اشماد العینین	الفاضل الشیخ علی با صبرین	۱۳۶۸ھ		یہ کتاب بغیتہ المسترشدین کے حاشیہ پر صفحہ ۲ سے صفحہ ۸ تک ہے۔ اس کتاب میں بعض مسائل خلافیہ شیخین (ابن حجر البیہقی) (الشمس الرلی) کو بیان کیا ہے۔ ابن حجر کے واسطے (حج) اور رلی کے واسطے (م) رمزاً مقرر کیا ہے آغاز حاشیہ صفحہ ۲۔ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم ختم صفحہ ۸۔ الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین آمین۔
	غایتہ تلخیص المراد من فتاویٰ السید الشریف	ابن زیاد	عبد الرحمن		یہ کتاب بھی مولف بغیتہ المسترشدین کی تالیف ہی۔ حاشیہ صفحہ ۸ سے حاشیہ صفحہ ۳۰۰ تک فتاویٰ شیخ عبد الرحمن بن زیاد الزبیدی کا تلخیص و مختصر ہے۔ آغاز حاشیہ صفحہ ۸۔ الحمد للہ الذی شہد اركان الدین ختم حاشیہ صفحہ ۳۰۰۔ رضی اللہ عنہ واللہ اعلم۔ علامہ حضری۔ اور علامہ با صبرین۔ تیرہویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔
۸۰۱	جوہر الروایات و درر الدیال	الشیخ محمد سلیم الشنڈادی	۱۳۱۵ھ	۸۶	فی الریاء والینیات۔ بن الحاج سعید بن یوسف مخفی الانہری فاضل حکمہ کرک المنصورۃ الشریعہ

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۹۵	۷۹۹	فیض الآلہ المالک فی حل الفاظ عمدۃ السالک الجزء الثانی مع عمدۃ السالک	مولانا السید عمر برکات بن المرحوم السید محمد الشامی البقاعی المالکی	۳۰۷	مطبوع مصر ۱۳۲۱ھ	۳۵۶	
		دوسرا حصہ ہے کتاب البیع سے کتاب الشہادۃ کے ختم تک اور اسی پر کتاب کا بھی خاتمہ ہے آغاز صفحہ ۲۔ کتاب البیع ہو لختہ مقابلہ شیء بشیء۔ خاتمہ صفحہ ۳۵۰۔ سلخ جمادی الاولیٰ سنۃ سبع و ثلاث مائۃ بعد الالاف من الحجۃ النبویہ علی صاحبہا الف الف تحیتہ من خالق البریہ فی البکرۃ والعشیرہ۔ فاضل شایع جو دھویں صدی کے فضلا میں ہیں۔					
۴۲۹۴	۸۰۰	بنیۃ المسترشدین فی تلخیص فتاویٰ بعض الائمہ من العلماء المتأخرین مع کتابین آخرین۔ علماء القرن الثالث عشر	السید الشریف عبد الرحمن بن محمد بن حسین بن عمر باغلوئی الحضرمی من علماء القرن الثالث عشر	۲۵۱	مطبوع مصر ۱۳۲۵ھ	۳۰۰	
		یہ کتاب اختصار اور خلاصہ ہے پانچ کتب فقہ شافعیہ مولفات اجلہ علماء متأخرین مفصلہ تحت کا نمبر ۱ فتاویٰ السید عبداللہ بن حسین با فقیہہ۔ نمبر ۲۔ فتاویٰ السید عبداللہ بن عمر بن یحییٰ۔ نمبر ۳۔ فتاویٰ السید علوی بن شتاف البخاری۔ نمبر ۴۔ فتاویٰ الشیخ محمد بن ابی بکر الاشعر نمبر ۵۔ فتاویٰ الشیخ محمد بن سلیمان الکردی۔ ابتدا مسائل میں کتب ماخوذ عنہما کے اشارہ کے واسطے کچھ حروف علامت کے طور پر متعین کیے ہیں نمبر ۱ حروف (ب) نمبر ۲ حروف (د) نمبر ۳ حروف (ج) نمبر ۴ حروف (ش) نمبر ۵ حروف (ک) ان کتب میں جہاں مسائل میں باہم خلاف یا کسی قید وغیرہ کی ضرورت تھی اور موصوفین موصوفین نے اس کو مہمل رکھا تھا۔ مولف نے اس کی تکمیل کر دی۔ اور اس کی علامت کے واسطے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>داوار مقرر نہ تھا مگر بہت اچھی طرح خوش گذراں رہتے اس حاشیہ کے علاوہ اور بھی ان کے مولفات ہیں۔ حاشیہ علی شرح التخریج للشیخ الاسلام۔ حاشیہ علی شرح ابی شجاع۔ حاشیہ علی شرح الانہریہ۔ حاشیہ علی شرح الشیخ خالد۔ حاشیہ علی شرح ایساغوجی للشیخ الاسلام۔ رسالہ فی معرفۃ القبلہ بغیر آکہ۔ کتاب فی الطب جامع۔ مناسک الحج وغیر ذلک۔ آخر نوال سنہ ۶۹۹ ہجری میں دفاتر پائی خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر۔</p> <p>فاضل عمیرہ کی نسبت فرست خدیوہ مصریہ میں لکھا ہے۔ ہوں علماء القرن العاشر ان کی تفصیلی حالت معلوم نہیں ہوئی۔</p>
۴۲۹۵	۷۹۸	فیض الالہ الماک فی حل الفاظ عمدۃ السالک بن المرحوم السید محمد برکت البحر الاول مع عمدۃ السالک الشامی التقای الکی	مولانا السید عمر برکات	سنہ ۱۳۰۷ھ	مطبوع مصر سنہ ۱۳۲۱ھ	۳۷۲
						<p>عمدۃ السالک وعدۃ الناسک کی شرح ہو جس کو العالمۃ الہام شہاب الدین ابی العباس احمد بن النقیب المصری بن لؤلؤۃ المتوفی ۷۹۸ھ ہجری نے اختصار کے ساتھ فروعات فقہیہ شافعیہ میں تالیف کیا ہے اس متن کی صرف ایک شرح علامہ جوہری کی ہے جو مطبع بلاد بلباریس طبع ہوئی ہے۔ جس میں علاوہ اغلاط کے تبدیل و تحریف بہت ہوئی ہے۔ مولف فیض الالہ الماک نے نہایت خوبی کے ساتھ عمدۃ السالک کی یہ دوسری شرح لکھی ہے۔ جس میں متن کے اغلاق و مشکلات کو تفصیل و بسط کے ساتھ حل کیا ہے۔ تصویب مسائل کو نہایت سہولت و آسانی سے لکھا ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے باب النذر کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی شرف مدر العلماء ختم صفحہ ۳۷۲۔ فہ اسماء العتق واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ حاشیہ ادراک پر اصل متن بھی ہے۔</p>

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						الوکالۃ۔ ختم حاشیہ قلیوبی صفحہ ۳۶۴ فی الاول وعدمہ فی الثانی۔
۲۹۳	۴۹۴	حاشی علی شرح شہاج الطالبین المجزد الرابع	العلامہ شہاب الدین بن احمد بن سلامہ المصری الشافعی تقلیوبی المتوفی ۱۰۶۹ والشیخ احمد البرلسی الشیر بالشیخ عمیرہ من علماء القرن العاشر	مطبوعہ مصر	۳۴۶	
						<p>یہ تھا جتھے کی کتاب الرجعت سے کتاب اہمات الاولاد کے ختم تک اسی پر کتاب کا اختتام ہے آغاز حاشیہ قلیوبی صفحہ ۲۔ کتاب المرجعت بفتح الراء ص ۱۸ ختم حاشیہ قلیوبی صفحہ ۳۴۵۔ دولد المرقتین مرتد واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔</p> <p>علامہ قلیوبی۔ قلیوب کے رہنے والے ہیں ایک چھوٹا سا شہر ہے قاہرہ کے پاس دویا نین فرخ کے فاصلہ سے، علماء مجمع علیہ ہیں ان کا شمار ہے۔ ان کے شیوخ میں اشش الرئی النور الزیادی۔ سالم الشبشیری علی اکھلی۔ السبکی۔ وغیرہ ہیں۔ ان کے علوم و فنون سے بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔ ممتاز تلامذہ ہیں یہ اشخاص ہیں۔ منصور الطوخی۔ ابراہیم الراوی شعبان البیونی۔ وغیرہ ذلک۔ علم فقہ و حدیث کے علاوہ فن طب میں بھی پورے ماہر و باخبر تھے۔</p> <p>تفہیم طلبہ میں نہایت مبالغہ کرتے۔ غایت حسن تقریر سے مسائل کو مکرر بیان کرتے۔ عرب و مہابت اس قدر تھا کہ لوگ نیچی آنکھیں کر کے ان سے تکلم کرتے۔ امراد و کبرا کی طرف کبھی التفات نہیں کیا۔ فقراء و مساکین سے محبت رکھتے۔ صدقات وغیرہ کو قبول نہیں کرتے۔ ظاہر ا کوئی وظیفہ</p>

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شرح منہاج الطالبین پر درجہ جلال الدین المحلی متوفی ۸۵۰ھ کی تالیف ہے یہ دو حاشیوں میں پہلا قلیوبی کا۔ دوسرا عمیرہ کا۔ پہلا حاشیہ صفحات کے پہلے حصہ میں۔ دوسرا حاشیہ صفحات کے پچھلے حصے میں خط جدولی کے فاصلہ سے اور اصل شرح للمحلی تمام و کمال حاشیہ صفحات پر ان دونوں حاشیوں میں صرف شرح ہی کے غوامض کا انکشاف نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ اصل متن منہاج کے خیانت کو بھی بڑی تحقیق و تدقیق سے حل کیا ہے۔ پوری کتاب چار حصوں پر منقسم ہے یہ پہلا حصہ ہے شروع کتاب سے کتاب الخواتم کے ختم تک۔ آغاز حاشیہ قلیوبی صفحہ ۲۔ الحمد للہ حمد ایوانی نعمہ دیکھنا وافضلہ ختم صفحہ ۲۵۳ و ترتیب علیہ ضررہ او نحو ذلک واللہ اعلم۔ آغاز حاشیہ عمیرہ صفحہ ۲ الحمد للہ علی انعامہ ختم صفحہ ۳۵۳۔ عطف علی ان یقف۔					
۴۲۹۳	۴۹۵	حاشی علی شرح منہاج الطالبین ابن جبرالستانی	العلامة شہاب الدین احمد بن احمد بن سلامۃ المصری الشافعی القلیوبی المتوفی ۱۰۶۹ھ الشیخ احمد البرسی الشہیر بالشیخ عمیرہ من علماء القرن العاشر	مطبوع مصر	۳۵۲		
		دوسرا حصہ ہے کتاب الزکاة سے کتاب الوکالۃ کے ختم تک۔ آغاز حاشیہ قلیوبی صفحہ ۲۔ کتاب الزکاة تک تقدیم حکمت ذکر ہے۔ ختم حاشیہ قلیوبی صفحہ ۳۵۱۔ مکاتعدہ فی الرهن۔					
	۴۹۶	حاشی علی شرح منہاج الطالبین ابن جبرالستانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۶۴	
		تیسرا حصہ ہے کتاب الاقرار سے کتاب الطلاق کے ختم تک آغاز حاشیہ قلیوبی صفحہ ۲۔ کتاب الاقرار سے ختم					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت	
				اس کتاب میں رویت ہلال رمضان المبارک کے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس موقع پر کس کس کی شہادت قبول ہو سکتی ہو اور صوم و افطار کس مقدار شہادت پر رکھا گیا ہو۔ اس بارہ میں جو خیریں ٹیلیگراف کے ذریعہ سے پہنچیں ان کا کیا حکم ہے۔ ان مباحثہ کو اس کتاب کو زیادہ وضاحت و تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ یا من تجلیت بعظیم جلالک یوم الدین ختم صفحہ ۱۰۰۔ فال المولف حفظہ اللہ تعالیٰ۔ وكان الفراغ الى قوله وعظم دكرم أمین ومولف کتاب اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔				
		البرہان الصریح فی نقض القول الواضح	العالم الفاضل استبد محمد بن عوض الدیاطی الحنبلی الشریف	۱۳۲۵ھ				
		یہ کتاب حاشیہ پر ہے۔ اسی مولف کی تالیف۔ اضحیہ واجبتہ بالندور وغیرہ کے متعلق تحقیق کی گئی ہے کہ ان کے اکل کا کیا حکم ہے۔ آغاز۔ الحمد للہ الہادی الى الصواب خاتمہ صفحہ ۷۶۔ وكان الفراغ من تبیینہ بعد ظہر یوم السبت الى قوله احضل الصلاة والسلام مولف سلمہ اللہ تعالیٰ زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں۔						
۴۲۹۳	۷۹۴	حواشی علی شرح منہاج الطالبین البحر الاول	العلامہ شہاب الدین احمد بن احمد بن سلامۃ المصری انشاعی القلیوبی المتوفی ۷۹۹ھ وشیخ احمد البرلسی الشہیر بانشیخ عمیرہ من علماء القرن الثامن	مطبوع مصر ۱۳۲۷ھ		۳۵۵		

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۳۸۹	۴۹۲	فتح الانام بشرح مرشد الانام مع الدلیل التام علی مرشد الانام الجسد الثانی	الشیخ محمد عبداللہ الجرد الدیاطی الشافعی من علماء القرآن الرابع عشر	۱۳۲۱ھ	مطبوع مصر ۱۳۲۲ھ	۳۰۴	
		یہ دوسرا حصہ ہے باب الجماعۃ فی الصلوات ہے آخر کتاب تک آغاز صفحہ ۲-۱۰۰ من خصائص هذه الامة الخ - ختم صفحہ ۲۹۹- وقد تم هذا الشرح النفیس فی يوم الخميس الرابع والعشرين من رجب سنة الف وثلث مائة واحدی وعشرين الى قوله وفتح مسك الختام آمین آمین					
		الدلیل التام علی مرشد الانام البحر والاول	الشیخ محمد القاضی الدیاطی الشافعی				
		یہ دوسری شرح ہے مرشد الانام کی جو فتح العلام کے حاشیہ پر ہے۔ پہلا حصہ ہے اول جزو کے حاشیہ پر					
		الدلیل التام علی مرشد البحر والانی	ایضاً				
		دوسرا حصہ ہے دوسرے جزو کے حاشیہ پر فتح العلام اور الدلیل التام کے مولفین چودھویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ دونوں فاضل سلمہما اللہ تعالیٰ و میا ط کے رہنے والے شافعی المذہب میں					
۴۳۰۱	۴۹۳	منحة العلی المتعال فی بیان بایثبت بہ الملل مع البرهان اصرح فی نقص القول بالوضاح	العالم الفاضل السید بن عوض الدیاطی الحسینی اشرفیت	۱۳۲۱ھ	مطبوع مصر	۸۴	

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کے ساتھ کیا ہے۔ آغاز صفحہ اولی۔ قولہ اکتفی بلفظ الطہارۃ الخ یربدا اندا خرد۔ ختم صفحہ ۶۲۔ وجوب ادائہ واللہ سبحانہ اعلم بالمقام فی ہذا المقام۔ محشی نے اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔					
		اشکل الفرائض	مولانا نصیر بن زین				
			نصیر الواعظ				
		یہ رسالہ فی فرائض میں لکھا گیا۔					
۴۳۸۹	۷۹۱	فتح اللہام بشرح مرشد الانام مع الدلیل النام علی مرشد الانام ابن جریر الاول	الشیخ محمد بن عبد اللہ الجروانی الدیمبای الشافعی من علماء القرن الرابع عشر	۱۳۲۱ھ	مطبوع مصر	۳۰۴	
		یہ شرح خود مولف کی ہے۔ مرشد الانام کو ۱۳۲۱ھ ہجری میں تمام کیا۔ اس کتاب میں تمام فقہی مسائل کو بڑی بڑی اور معتبر کتابوں سے امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کے موافق لکھا ہے۔ اس کتاب کے لکھنے کے بعد ۱۳۲۱ھ ہجری میں بڑے ربط و ضبط و تفصیل و بسط کے ساتھ یہ شرح لکھی ہے اس شرح کے دو حصے کیے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے مفسدات و کمروہات نماز تک آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الموصوف بصفات الکمال۔ ختم صفحہ ۳۰۴۔ فلا حرمة ولا کراہۃ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلّم۔ کتاب کے اول میں غلط نامہ اور فہرست ادواب بھی منضم ہے۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کمیثیت
		الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام على سيدنا محمد خاتمة النبیین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین خاتمة صفحہ ۸۰ والصلاة والسلام على خير الانام وآلہ وصحبہ الامم وعلیہم السلام۔ مولف رحمہ اللہ کی ولادت سات سو پچاس ہجری سے کچھ پہلے ہو۔ ائمہ فقہاء شافعیہ میں ان کا شمار شیخ جمال اسنوی کے شاگرد ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے اکابرین سے بھی استفادہ و اجازت بڑے صاحب تصنیف ہیں۔ نظماً - نثرًا - مناً - شرحاً۔ بہت سی کتابیں مکتوبہ ہیں۔ فقہانہ ان کے شہر تصانیف میں یہ کتابیں بیان کی گئی ہیں۔ احکام المساجد - احکام الحج - فعیبہ فی حوادث البحرة السماة بنظم الدرر - کتاب التبیان فیما یجوز و یجوز من الحيوان - البیان فی آداب جملة القرآن - رفع الالباس عن وہم الوسواس - شرح حوادث البحرة - القول الام فی احکام الماموم والامام - التعقیبات علی المهمات - المهمات - شیخ جمال اسنوی کی تالیف ہے۔ صاحب ترجمہ نے اس کی شرح لکھی ہے جس کا نام التعقیبات رکھا ہے۔ اس شرح میں شیخ اسنوی کی لغزش و تحفہ پر تنبیہ کیا ہے۔ شمسہ ہجری میں انتقال ہوا۔ ایک اور کتاب جس کا نام کشف الاسرار عما خفی عن الافکار ہے۔ برٹش میوزیم میں ان کے مولفات میں شمار کی گئی ہے افسوس اطراف مصر میں ایک قریہ ہے۔ (النور الساطع - شذرات الذہب)				
۴۳۸۹	۷۹۰	شرح مغلقات شرح لم یصح المولف	تقلمی	صفحہ ۶۲	صفحہ ۶	
		الوقایہ مع اشکال الغرائض	باسمہ			
		تقطیع کتابت مع جدول ۴ x ۱۱/۳ - انچہ - سطر ۱۷ - خط نستعلیق معمولی - کتابت سرخی و سیاہی سے - کاغذ کشمیری - تمام کتاب جدول سرخ و سبز سے جدول - کتاب کا نام تحریر نہیں - اور ارق پیوند کاری و اثر کرم سے محفوظ ہیں - مختصر حاشیہ ہے شرح وقایہ کا - کتاب الطہارۃ سے کتاب الکفالة تک - محشی نے مقامات مشککہ اور عبارات صعبہ کا تحشیہ نہایت اختصاراً				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			<p>ختم صفحہ ۲۰۶۔ و سلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین۔ اس جلد کے آخر میں دونوں حصوں کی فرست ابواب بھی شامل ہے۔ محشی علام دمشق میں پیدا ہوئے۔ ایک سال کی عمر میں مدینہ منورہ لئے گئے اور یہیں پرورش ہوئے۔ تمام علوم و فنون سی مقدس مقام میں حاصل کیے۔ ان کے اساتذہ میں علاوہ ان کے والد ماجد کے۔ شیخ سعید سنبل۔ شیخ یوسف کردی۔ شیخ احمد جوہری مصری قطب مصطفیٰ بکری ہیں۔ ان حاشیہ بین کبریٰ و صغریٰ کے سوا اور بھی چند مولفان نافذہ ان کے مشہور ہیں۔ شرح فرائض التختہ عقود الدرر فی بیان مصطلحات تھذیب ابن حجر۔ حاشیہ علی شرح الخلیفہ للخطیب۔ الفوائد المدنیہ فیمن یفتی بقولہ من ائمة الشافعیہ۔ فتح الفتح بالجیر۔ فی معرفۃ شروط الحج عن النیر۔ کاشف اللثام۔ التفرات البسام الدرۃ البہیۃ فی جواب الاسماء الجاریہ۔ شرح منظومۃ الناسخ والمنسوخ۔ زہر الربا فی بیان احکام الربا وغیر ذلک۔ مدینہ منورہ میں آخر عمر تک مذہب شافعی کے مفتی رہے۔ علم و فضل۔ زہد و ورع۔ حسن اخلاق و تواضع میں۔ فرد کامل تھے۔ ۸۰۰ سال کی عمر میں چودہ ربیع الاولیٰ سنہ گیارہ سو چورانوے میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قبۃ مبارک کے قرب میں مدفون ہوئے۔ (سک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر وغیرہ)</p>				
۴۸۹	۳۲۹	القول التام فی احکام الماموم والامام	شہاب الدین ابوالجبال احمد بن عماد بن یوسف بن عبد النبی الاقفسی ثم القاہری الشافعی المشہور بابن العماد المتوفی ۸۰۰ھ	مطبوع مصر ۱۸۰			
		یہ کتاب فقہ شافعی میں ہے۔ امام۔ مقتدی۔ مسنون کے متعلق احکام ذکر کیے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔					

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						شارح رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۸۷ کے تحت میں لکھا گیا۔
۴۲۲۲	۷۸۷	الحواشی المدنیہ علی شرح المقدمہ المحضریۃ الجزء الاول	الشیخ الامام العلامة عبد بن سلیمان الکردی المدنی المتوفی ۱۱۹۳ھ	مطبوع مصر ۱۲۲۴ھ	۲۲۴	
						شرح مختصر المحضری مولفہ علامہ احمد بن حجر البیہقی المدنی ۷۴۳ھ کا حاشیہ ہے۔ یہ شرح مقدمہ المحضریۃ مولفہ فقہیہ عبد اللہ بافضل المحضری الشافعی پر لکھی گئی ہے جو فہمہ شافعی میں مستند و معتبرانی جاتی ہے۔ فاضل محسن رحمہ اللہ اس شرح کے درس کے زمانہ میں روزانہ سبق پر کچھ کچھ حاشیہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھا کرتے تھے جو اب کتابت میں مقدمہ مقدار پر پہنچ گیا تھا۔ مگر مکمل نہیں ہوا تھا۔ ادھر اس شرح کا درس بھی منقطع ہو گیا۔ کچھ زمانہ کے بعد طلباء کے اصرار سے اس حاشیہ کی تکمیل کی جو جملاً بہت طویل ہو گیا۔ زیادہ تطویل کو نامناسب خیال کر کے اختصار کیا اور مختصر کا نام الحواشی المدنیہ رکھا اور پہلا طویل حاشیہ بھی بحالہ باقی رہا۔ جس کو حاشیہ کبریٰ کہا جاتا ہے۔ اور اس کو حاشیہ صغریٰ۔ اس حاشیہ میں مضامین شرح کو بڑی تحقیق و تتبع کے ساتھ لکھا ہے کتاب دو حصوں پر تقسیم کی گئی ہے۔ پہلا حصہ ابتداء کتاب سے فصل فی صلوة النقل کے ختم تک حاشیہ کتاب پر پوری شرح بھی مع بعض فوائد و حواشی متفرقہ کے ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ الیامین۔ ختم صفحہ ۲۲۴۔ من اعتقاد التشریح و کمال الطلاق
ایضاً	۷۸۸	الحواشی المدنیہ علی شرح المقدمہ المحضریۃ۔ الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	۲۰۶	
						یہ دوسرا حصہ ہے۔ فصل فی صلوة الجماعة و احکامہا سے فصل فی عمرات متعلق بالشرع و نحوہ تک اسی فصل کے ختم پر کتاب کا بھی خاتمہ ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ فصل فی صلوة الجماعة و احکامہا قولہ الكتاب

نمبر سطر	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۲۶	۷۸۵	فتح الیاب بشرح منہج الطلاب مع الرسالة الذہبیہ الجزء الاول	شیخ الاسلام زین الدین ابن یحیی القاضی زکریا بن محمد بن احمد الانصار الشافعی السینیکی المتوفی ۹۲۶ھ ہجری		مطبع مصر ۱۳۱۵ھ	۲۵۰	
		<p>شارح علام نے ادلائ منہج الطالبین مولفہ امام نووی المتوفی ۷۴۷ھ ہجری کا انتخاب و اختصار کیا اور اس مختصر کا نام منہج الطالب رکھا۔ پھر بعض تلامذہ اس سے منہج الطالب کی یہ شرح لکھی جس میں متن کے اطلاق و اشکال کا حل نہایت وضاحت سے کیا گیا ہے۔ حاشیہ پر منہج الطالب اور الرسالة الذہبیہ فی المسائل الفقہ المنہجیہ جو فتح الیاب کا حاشیہ ہے۔ مولفہ سید مصطفی الذہبی الشافعی تحریر ہیں۔ اس پہلے حصہ میں شروع کتاب سے۔ کتاب الجمالہ کے ختم تک لکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی افضالہ واصلاتہ والسلام علی سیدنا محمد و صحبہ وآلہ۔ اس عبارت سے پہلے کسی قدر عبارت الحاقی بھی لکھی ہے۔ ختم صفحہ ۲۵۰ فی کیفیتہ العقد و کتاب الفراض واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔</p>					
ایضاً	۷۸۶	فتح الیاب بشرح منہج الطلاب مع الرسالة الذہبیہ الجزء الثاني	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۳۲	
		<p>یہ دوسرا حصہ ہے کتاب الفرائض سے کتاب امات الا و لا ذک۔ و علیہ ختم کتاب آغاز صفحہ ۲ کتاب الفرائض ای مسائل قمتہ الموارث جمع فریضہ ختم صفحہ ۲۳۲ و ہذا من زبانی فی الولد واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم دونوں حصوں کی آخر میں فہرست ابواب بھی شامل ہے۔</p>					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>علامہ ذکریا انصاری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> ہجری میں سینکڑوں پیدا ہوئے (ایک تقریباً اعمال شرقیہ میں سے) اور یہیں نشوونما ہوا۔ حفظ قرآن مجید سے فارغ ہو کر کتاب العہدہ اور مختصر التبریزی یاد کی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> ہجری میں قاہرہ پہنچی اور تمام فنون و علوم یہاں کے بڑے بڑے مشائخ اور فضلاء سے حاصل کیے۔ علم تصوف کی تکمیل شیخ محمد الغمری وغیرہ سے کی جب علوم سے فراغت اور ندیس واقفان کی اجازت حاصل ہو گئی تو بڑی سرگرمی سے نشر علوم کی طرف توجہ کی۔ ان کے تلامذہ میں بڑے بڑے اکابر اور شیوخ ہوئے ہیں۔ تالیفات کا بھی بڑا اہتمام تھا۔ تقریباً ساٹھ کتابیں ان کے مولفات میں ہیں۔ الغرر البہیۃ فی شرح البہجۃ الوردیہ۔ فقہ شافعی میں ان کی مشہور تصنیف ہے۔ علم تصوف میں بھی ان کا مذاق بہت بڑھا ہوا ہے۔ اعلیٰ درجہ کے عابد و زاہد۔ اور مذہباً شافعی تھے۔ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ لیکن اس حالت میں بھی تدریس و افتاء کا کام برابر جاری رکھا تھا۔ سو برس کے فریب عمر پائی ان کے افزان و امثال اکثر ان کے سامنے ہی فوت ہو گئے۔ ان کے زمانہ میں سارے مصر والے ان کے اتباع شمار کیے جاتے تھے اور ان کے بعد ان کے اتباع کے متلع رہے <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> ہجری میں منصب قضا کو بھی قبول کیا۔ مدت تک اس عہدہ پر مامور رہے۔ کشف الطنون جلد اول صفحہ ۳۵۴ مطبوعہ مصر <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> میں ان کا سنہ وفات <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> لکھا ہے اور اسی کتاب مطبوعہ لندن <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> میں <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کو سن وفات قرار دیا ہے۔ فرست خدیوہ مصریہ میں بھی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> ہی تحریر ہیں۔ الکواکب الدریہ فی تراجم سادۃ الصوفیہ میں لکھتے ہیں۔ مات سنتہ نیم و عشرین و تسع مائتہ۔ ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ کشف الطنون مطبوعہ مصریہ میں <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> جو تحریر ہیں وہ یحییٰ کی کم توہی کا ثمرہ ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ الکواکب الدریہ فی تراجم سادۃ الصوفیہ وغیرہ۔</p>

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		قبل قبضہ ذکر ذلک فی الروضۃ					
۴۲۲۶	۷۸۲	الغزالبہیتہ فی شرح البہجہ الوردیۃ مع الحاشیئین الجزاء الثالث	شیخ الاسلام زین الدین ابن نجی القاضی زکریا بن محمد بن احمد الانصاری الشافعی السبکی المتوفی ۹۲۶ھ	س۶۶	مطبوع مصر	۴۵	
		تیسرا حصہ فی فضل فی القبض سے باب الفرائض کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ فصل فی بیان القبض للبیع۔ ختم صفحہ ۴۵۔ فصن ارادھا قلید احجھا۔					
ایضاً	۷۸۳	الغزالبہیتہ فی شرح البہجہ الوردیۃ مع الحاشیئین الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۱۴	
		چوتھا حصہ ہی باب الوصایا سے باب النفقات کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ باب الوصایا جمع وصیتہ وہی لغۃ الایصال ختم صفحہ ۴۱۴ من الاعمال التي تطیفہا واللہ اعلم۔					
ایضاً	۷۸۴	الغزالبہیتہ فی شرح البہجہ الوردیۃ مع الحاشیئین الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۳۴	
		پانچواں حصہ ہی باب الجراح سے باب عتق ام الولد تک اور اسی باب کے ختم پر کتاب کا خاتمہ ہی۔ آغاز صفحہ ۲۔ باب الجراح جمع جراحتہ۔ خاتمہ صفحہ ۳۳۴۔ قال مولفہ رحمۃ اللہ علیہ وقد فرغت من تالیفیوم السبت خامس عشر شوال سنۃ سبع وستین وثمان مائتہ					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		پو تھا حصہ ۱ فصل فی الایالات سے ختم کتاب تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ فصل فی الاملا و اخر ۵ عن الرجعة۔ خاتمہ صفحہ ۴۳۱۔ اللہ اعلم لنا بحال السعادة بالک۔					
		ناضل محشی رحمہ اللہ ۱۳۱۵ھ میں بحیرہ میں دایک قریہ کا نام ہی پیدا ہوئے۔ سلسلہ نسب ان کا شیخ جمہ ازیدی سے ملتا ہے جو نسباً سیدنا محمد بن الحنفیہ کی طرف منسوب ہیں۔ لڑکپن ہی کے زمانہ میں مصر چلے آئے۔ حفظ قرآن مجید کے بعد درس علوم منذ اولہ میں متوجہ ہوئے۔ شیخ عثمانوی اور شیخ خفی وغیرہا سے علم حدیث و فقہ حاصل کیا۔ شیخ ملوی۔ جوہری۔ لابنی۔ ویربی وغیرہم سے بھی اجازت حاصل کی۔ شیخ علی الصعیدی۔ سید لبیدی کے درس میں بھی حاضر رہے ہیں۔ ان کے فیض علم سے بہت سے لوگ منتفع ہوئے۔ ملنے والوں کے ساتھ بڑی خوش اخلاقی کا برتاؤ کرتے۔ اس حاشیہ کے علاوہ منہج الطالب وغیرہ پر بھی ان کے حواشی ہیں۔ زمانہ وفات سے قبل مصطفیٰ میں رجوع ہجیرم کے قریب ہی چلے آئے تھے۔ نیرہ رمضان المبارک دوشنبہ کی شب میں وقت سحر سنہ ۱۲۵۵ھ میں یہیں انتقال فرماواؤسی جگہ مدفون ہوئے۔ عجائب الانار فی التراجم والاخبار۔					
۴۲۲۳	۷۹	نہایت الزین فی ارشاد المبتدئ شرح قرۃ العین بمہات الدین	الشیخ محمد فودی بن عمر التنازی الشافعی		مطبوعہ مصر ۱۲۵۵ھ	۳۹۳	
		قرۃ العین مولفہ علامہ زین الدین بلباری فانی کی شرح ہے۔ فقہ شافعی میں شایع رحمہ اللہ نے حل متن میں اپنی طرف سے بہت کم لکھا ہے۔ دوسرے مولفین کے اقوال نقل کیے ہیں۔ مسائل ضروریہ فرعیہ تمام و کمال اس کتاب میں آگئے ہیں۔ باب الصلوٰۃ سے کتاب کی ابتدا ہوئی ہے۔ اصل متن بھی حاشیہ پر ہے۔ بعض بعض جگہ شرح کے متعلق بھی کسی قدر خشک کیا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی قوی بدلائل دیمتہ ارکان الشریعہ ختم صفحہ ۳۵۴۔ جہز بہ القلم والحمد للہ رب العالمین					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فاضل محشی کے شاگرد ہیں حضرت محشی کے ایما و اور بعض فخلصین کے اصرار سے مستقل طریق پر ۲۰۸ھ				
		میں مہذب و مرتب کیا اور ۲۱۱ھ ہجری میں تکمیل تحریر سے فراغت پائی۔ پوری کتاب چار حصوں پر منقسم ہے۔				
		یہ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے فصل فی شروط الصلوٰۃ کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی				
		افضالہ۔ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد و آلہ ختم صفحہ ۴۱۴۔ الا عن اجتہاد۔				
		حاشیہ پر اصل شرح کتاب الاقناع بھی تحریر ہے۔				
۴۲۲۸	۷۷۶	تحفۃ الجیب علی شرح الخطیب السمی بالاقناع فی حل الفاظ ابی شجاع الجزء الثانی	العلامہ الشیخ سلیمان بن محمد بن عمر الجبیری الازہری الشافعی المتوفی ۲۶۱ھ	۲۱۱ھ مطبوع مصر	۴۱۱	
		دوسرا حصہ فصل فی ارکان الصلوٰۃ سے فصل فی الداء الواجبة کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ فصل فی ارکان				
		عبودھا بالارکان ختم ۴۱۱ھ۔ من غیونیتہ شرح الروض				
	ایضاً	۷۷۷ تحفۃ الجیب علی شرح الخطیب السمی بالاقناع فی حل الفاظ ابی شجاع۔ الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۵۴
		تیسرا حصہ کتاب البیوع سے فصل فی بیان ما یتوقف علیہ حل المطلقة کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲				
		کتاب البیوع اعلہ ان البیع منحصراً ختم صفحہ ۴۵۴۔ بحذرة الصودۃ				
	ایضاً	۷۷۸ تحفۃ الجیب علی شرح الخطیب السمی بالاقناع فی حل الفاظ ابی شجاع الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۳۱

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شارح رحمہ اللہ مصر کے رہنے والے شافعی المذہب ہیں۔ شیخ احمد برسی اور علامہ طبلہ وی اور شہاب دہلی وغیرہم ان کے شیوخ میں ہیں۔ اپنے شیوخ کی حیات میں ہی تدریس و اقل کے مجاز ہو گئے تھے۔ کثرت سے لوگ ان کے فیوض سے مستفیض ہوئے۔ ان کے صلاح و تقویٰ زہد و دیر پر اہل مصر کا اجماع ہے۔ مشاغل دنیوی سے سخت نافر اور کثرت عبادت پر بیدار ہیں تھے۔ ان کی عادت تھی کہ شروع رمضان المبارک سے مسجد جامع میں مختل ہوتے اور حبیب عبد الفطر کی نماز سے فارغ ہو جاتے تب وہاں سے نکلتے۔ حج کے سفر میں پیادہ پلچلتے۔ جب مکان اور تعب شدید ہو جاتا تب سوار ہوتے سفر کی حالت میں آداب سفر۔ مناسک حج۔ احکام قصر نماز۔ طریقہ جمع بین الصلواتین۔ لوگوں کو تسلیم کرنے۔ سفر کی حالت اور باخصوص مکہ معظمہ کے قیام کے زمانہ میں بیشتر صائم رہتے۔ قرآن شریف کی تلاوت کثرت سے کرتے ان کی نسبت کہا گیا ہے۔ کہ کان آیت من آیات اللہ تعالیٰ وحجۃ من حجہ علی خلقہ۔ کتاب التنبیہ اور کتاب غایۃ الاختصار پر بھی مبسوط شرح لکھے ہیں۔ دوسری شعبان پنجشنبہ کے روز عصر کے بعد نو سو ستتر ہجری میں انتقال فرمایا۔ شذرات الذہب۔					
۴۲۳۸	۷۷۵	تختہ الجیب علی شرح الخطیب المسمی بالافتاح فی حل الفاظ من محمد بن عمر البجیری ابی شجاع البخاری ول الازہری الشافعی المتوفی ۳۲۳ھ	العلامہ الشیخ سلیمان	۳۱۱ھ	مطبوع مصر	۳۱۳	
		حاشیہ ہے کتاب الافتاح فی حل الفاظ ابی شجاع کا جو شرح ہے علامہ شریف بنی خطیب کی غایۃ الاختصار پر جس کو الامام العالم شہاب الدین والدین احمد بن الحسین بن احمد الاصفہانی الشہیر بانی شجاع نے فروعات شافعیہ میں تالیف کیا ہو۔ محشی علام نے کتاب الافتاح پر اکثر فوائد شریفہ اور نکات دقیقہ بطریق حاشی مختلف طور پر بلا لحاظ ترتیب وغیرہ لکھے تھے جو بہت بڑا ذخیرہ تھا۔ مولانا عثمان سولینی نے جو					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							میں لکھی ہے۔ تطویل بلا طائل اور زوائد سے احتراز کیا ہے۔ اس مطبع میں کتاب ہذا کو چار حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ پہلا حصہ ہی شروع کتاب سے باب الاحصار والفتاویٰ کے ختم تک۔ حاشیہ پر اصل متن بھی تحریر ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله العنی المغنی اللہ عنہ۔ الفتح۔ ختم صفحہ ۵۲۰ و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم۔
۴۲۲۱	۴۴۲	معنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج البحر والثانی	الامام الفقیہ الشیخ محمد اشرفی الخطیب الشافعی المتوفی ۹۷۷ھ	نسخہ	مطبع مصر	۳۰۳	
							دوسرا حصہ یہ کتاب البیع سے کتاب الجمالہ تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ کتاب البیع افر۔ المصنف رحمہ اللہ تعالیٰ لفظ البیع الخ ختم صفحہ ۴۰۳۔ ولشایئہ واصحابہ وجميع المسلمين آمین آمین آمین۔
ایضاً	۴۴۳	معنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج البحر والثانی	ایضاً	۹۷۲ھ	ایضاً	۴۲۴	
							تیسرا حصہ یہ کتاب الفرائض سے کتاب النفقات کے ختم تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ کتاب الفرائض ای مسائل شمسۃ الموارث جمع فریضة الخ۔ ختم صفحہ ۴۲۴۔ وجميع المسلمين والمسلمات آمین۔
ایضاً	۴۴۴	معنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج البحر والرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۹۹	
							چوتھی جلد یہ اس جلد کے آخر کے تین صفحات پر کسی قدر پیوند کاری ہے۔ جس سے عبارت کتاب میں نقصان آگیا ہے۔ یہ جلد کتاب البحر الخ سے ختم کتاب تک آغاز صفحہ ۲۔ کتاب البحر الخ ہو بکسر الجیم جمع جراح ختم صفحہ ۴۹۸۔ و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین۔

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۲۵	۷۷۰	الحاشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج البحر والعماد نزیل مکرمہ و الشیخ احمد بن القاسم العبادی القاہری الشافعی المتوفی ۹۹۳ھ	العلامة عبد الحمید الشرنوبی	مطبوع مصر ۱۳۱۵ھ	۴۲۳۴		
		<p>دسواں جز ہر کتاب الایمان سے کتاب اہمات الاولاد تک اسی کتاب ختم ہوئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الایمان قولہ بالفتح ختم صفحہ ۴۳۲۔ فی منتصف ربيع الثاني من شهور سنة الف و مائتين و تسع و ثمانين الى قول وآله وصحبه الصلاة والسلام۔ علامہ شروانی تیرہویں صدی کے فضلا ہیں ان کی تفصیلی حالت دریافت نہیں ہوئی۔ علامہ عبادی کی نسبت ابی الفلاح صاحب شذرات الذہب لکھتے ہیں کہ یہی خیر برکت کے شخص ہیں۔ شیخ ناصر الدین اللقانی اور محقق شہاب الدین البرلسی اور شیخ محمد بن داود المقدسی کے ممتاز شاگردوں میں ہیں۔ فروعات میں شافعی مذہب کی پابندی کرتے۔ اس حاشیہ کے علاوہ شرح جمع الجوامع اور شرح اکوثرات اور مختصر فی المعانی والبیان پر بھی ان کے حاشی ہیں۔ حج سے واپسی پر مدینہ منورہ میں نو سو چار سو ۹۹۴ ہجری میں انتقال فرمایا۔</p>					
۴۲۲۱	۷۷۱	معنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنہاج البحر والاول	الامام الفقیہ الشیخ محمد الشرنوبی الخطیب الشافعی المتوفی ۹۹۳ھ	مطبوع مصر ۱۳۱۵ھ	۵۲۰		
		<p>منہاج الطالبین کی شرح ہے جو نہایت بسط و ربط کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ شاہ رحمہ اللہ نے بڑی وضاحت و تفصیل سے متن کے مشکل مقامات کا حل کیا ہے۔ الفاظ غریبہ کے معانی اور ان کی تحقیق کھلے لفظوں</p>					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی اتحاد صنعتی	کیفیت
		لغة الى قول المتن ختم صفحہ ۴۳۶۔ انہرمت التفصيل والتمثيل۔				
۴۲۲۵	۷۶۷	الحواشی علی تنقح المحتاج بشرح المنہاج الجزء السليج	العلامة عبد الحميد الشبرا نزيل مكة كرمه احمد بن القاسم العبادي القاہری الشافعي المتوفى ۷۹۲ھ		مطبع مصر ۱۳۱۵	۵۰۷
		ساتواں حصہ کتاب الوصایا سے فصل فی الالفاظ الملزمة تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الوصایا قولہ قل الانسب تقدیمہا ختم صفحہ ۵۰۔ ای ما ذکرہن القیاسین۔				
ایضاً	۷۶۸	الحواشی علی تنقح المحتاج بشرح المنہاج الجزء الثامن	ایضاً	ایضاً	۴۸۸	۴۸۸
		آٹھواں حصہ کتاب الطلاق سے فصل فی الجنایة تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ کتاب الطلاق قول المتن الطلاق۔ ختم صفحہ ۴۸۸۔ حتی بضبط النقصات شرح روض۔				
ایضاً	۷۶۹	الحواشی علی تنقح المحتاج بشرح المنہاج الجزء التاسع	ایضاً	ایضاً	۴۲۰	۴۲۰
		نواں حصہ باب موجبات الدیة والعاقلة والكفارة سے کتاب المسابقة تک آغاز صفحہ ۲۔ باب۔ موجبات الدیة والعاقلة والكفارة قولہ غیر ما من ختم صفحہ ۴۰۹ بیان الاعذار فلیتأمل۔				

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۲۵	۷۴۳	الحواشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج البحر والرشا	العلامة عبد الحمید الشیرازی نزہل مکہ مکرمہ - دا شیعہ احمد بن قاسم العبادی القاہری الشافعی المتوفی ۹۹۳ھ		مربیع مصر ۱۳۱۵ھ	۴۸۴	
		تیسرا حصہ ہی: باب عاودۃ الخوف سے فصل فی الاعتکاف المذکور تک - آغاز صفحہ ۲ - باب صلاۃ الخوف قول اللہ صلاۃ الخوف - ختم صفحہ ۴۸۴ - بشق علیہم تحلفہ					
ایضاً	۷۴۴	الحواشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج البحر والرشق	ایضاً		ایضاً	۴۹۴	
		چوتھا حصہ ہی: کتاب الحج سے باب معایۃ الرقیق تک - آغاز صفحہ ۲ - کتاب الحج قولہ لئن القصد - ختم صفحہ ۴۹۴ - ولا تتعلق الدین بشئ من المال والله اعلم					
ایضاً	۷۴۵	الحواشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج البحر والاساس	ایضاً		ایضاً	۴۴۷	
		پانچواں جز ہی: کتاب السلم سے فصل فی بیان جواز العاریۃ تک - ابتدا صفحہ ۲ کتاب السلم ای کتاب بیان حقیقتہ - ختم صفحہ ۴۴۷ - واعتمد فصدیق الدافع					
ایضاً	۷۴۶	الحواشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج البحر والسادس	ایضاً		ایضاً	۴۴۶	
		چھٹا حصہ ہی: کتاب الغصب سے فصل فی اصول المسائل تک - آغاز صفحہ ۲ - کتاب الغصب قولہ					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ کتاب مجموعہ حاشیہ تین ہے ایک شروانی۔ دوسرا عبادی۔ یہ دونوں حاشیہ تحفۃ المحتاج پر لکھے گئے ہیں جو علامہ شہاب الدین احمد بن حجر البیہقی المتوفی ۸۵۰ھ ہجری کی تالیف منہاج الطالبین کی شرح ہے منہاج الطالبین فقہ شافعی میں مستند کتاب ہے مولفہ امام محمد بن حنفیہ النودی المتوفی ۸۵۰ھ پہلا حاشیہ صفحہ کتاب کے اول حصہ میں۔ دوسرا صفحہ کتاب کے پچھلے حصہ میں خط جردولی ان دونوں حاشیوں میں شامل ہے تحفۃ المحتاج تمام و کمال کتاب کے حاشیہ پر ہے۔ پہلا حاشیہ جو علامہ شروانی کا ہے ۲۸۹ھ ہجری کی تالیف ہے دوسرا حاشیہ علامہ عبادی اس کو ان کے شاگرد شیخ منصور طبلاوی المتوفی ۸۵۰ھ ہجری نے خطبہ الحاقی کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اس کتاب کی دس حصوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے خطبہ کتاب کے فصل استقبال القبۃ تک ابتدا حاشیہ شروانی صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی اشرف المرسلین الخ آغاز حاشیہ عبادی صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی یخلف ائمۃ کل عصر لیسوا بحکام ختم جز اول حاشیہ شروانی صفحہ ۵۰۵۔ نقض اجتہاد باجتہاد آخر کردی ختم جز اول حاشیہ عبادی صفحہ ۵۰۵۔ فولہ ثم یعیذ اعتمدہ۔				
۴۲۲۵	۷۶۲	الحواشی علی تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج البحر الثانی	العلامہ عبد الحمید الشروانی نزیل مکہ مکرمہ والشیخ احمد بن قاسم العبادی القاہری الشافعی المتوفی ۹۹۴ھ	مطبوع مصر ۱۳۱۵ھ	۴۹۴	
		دوسرا حصہ ہے۔ باب صفتہ الصلوۃ سے فصل فیما تدرک بہ الجمعۃ تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ باب صفتہ الصلوۃ فولہ ای کیفیتہا۔ ختم صفحہ ۴۹۴۔ لکنا منہ عمہ الا ذرعی وغیرہ واللہ تعالیٰ اعلم۔				

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ	ماقبل و صفحہ	کیفیت
		الحی ان تبعث الاموات و تنزع الجنات للمؤمنين والمؤمنات - اول میں فرست ابواب بھی منضم ہے۔ فرست کتب خانہ خدیوہ مصر میں لکھا ہے کہ مولف گیارہویں صدی کے علما میں ہیں پچیس جلدی الاولیٰ و شنبہ کے روز ۲۷ ہجری میں اس کتاب کی تالیف سے فارغ ہوئے۔ کشف الظنون میں اس کتاب کے تحت میں صرف مولف کا نام لکھا ہے۔ تالیف و سنہ وفات کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔				
۴۸۹	۶۰	عین البشارة فی تسنین الاشیاء	مولینا محمد نور اکوٹہوی	۱۳۱۶ھ	مطبوعہ ناگپور	۱۰۰
		ردار باب البطل		۱۳۱۶ھ		
		اس کتاب میں رسالہ غزل اشہات فی تبطیل الاشارات کا رد کیا گیا ہے اور رفع سبابہ فی تشہد کو احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب فقہیہ سے ثابت کیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ اور صاحبین اور دیگر ائمہ رحمہم اللہ رفع سبابہ کے قائل ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی رفع السماء بنور عد۔ ختم صفحہ ۹۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ ایک مقدمہ اور چار فصلوں پر کتاب کی ترتیب رکھی گئی ہے۔ کتاب کے آخر میں چند علماء کی تقریظیں بھی تحریر ہیں۔				
		مولف زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں۔ موضع اکوٹہ ان کا وطن اصلی ہے۔ یہ ایک قریہ ہے جو پشاور سے پنجاب کی جانب میں یا تیس کوس کے فاصلہ پر ہے۔				
۴۲۵	۶۱	الحواشی علی تنقیح المحتاج	العلامة عبد الحمید الشیراز	۱۳۱۵ھ	مطبوعہ مصر	۵۰۵
		بشرح المحتاج	نزہل مکرمہ و شیخ احمد			
		الجزء الاول	بقاسم العبادي القاہری			
			الشافعی المتوفی ۹۹۳ھ			

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا قلمی اتعزاز صفحہ	کیفیت
						<p>بھیجا۔ ان کے خورد و نوش اور کتب ضروریہ کا صرف نہایت خوشی سے اپنے ذمہ لیا۔ اٹھارہ سال کا کل اسی مدرسہ میں مولف رحمہ اللہ علوم و فنون میں مشغول رہے یہاں کے علماء کبار سے بڑی کوشش اور محنت سے کتب مطلوبہ پوری کیں۔ شیخ شرف الدین المرعشی۔ شیخ احمد راضی الشترادی۔ شیخ ابراہیم السقار۔ شیخ مصطفیٰ المرصی۔ شیخ الاسلام۔ شیخ محمد الانبانی۔ شیخ ابراہیم الشافعی الشترادی وغیرہم۔ ان کے اساتذہ میں ہیں۔ سارف باللہ۔ شیخ عمر جعفر الشیرادی الشافعی الخلوئی البانی النقشبندی کی فیض صحبت سے بھی بہرہ یاب رہے ہیں۔ اپنے والد اور خسر کے ہمراہ کئی حج بھی ادا کیے۔ ۱۲۹۹ھ سے مصر کی مراجعت کے بعد اپنے وطن میں اقامت اختیار کی۔ تمام ادوات مشاغل علمی و تعلیم علوم دینی میں صرف کرتے۔ اس کتاب کے علاوہ کتب تحت بھی ان کی تالیفات ہیں جو بطبع بھی ہو چکی ہیں۔ الوسیاء فی الصلاة علی صاحب الفضیلة۔ الجوہر المتین فی الصلاة علی خیر النبین خلاصتہ الکلام فی مولد المصطفیٰ علیہ الصلاة والسلام۔ صفوة الخلاصتہ فی مولد مزمل الخاصہ۔ الوصیۃ الزیادۃ۔ ۱۳۲۳ھ ہجری تک مولف سلمہ اللہ تعالیٰ بقید حیات تھے۔</p>
۹۲۹۲	۷۵۹	مجمع الضمانات	العلامة ابی محمد غانم بن محمد البغدادی من علماء القرن الحادی عشر	۱۰۳۶ھ	مطبوع مصر ۱۳۳۰ھ	۴۶۲
						<p>اس کتاب میں مولف نے تمام مسائل ضمان کو حنفی مذہب کے مطابق ابواب فقہیہ کی ترتیب پر جمع کیا ہے۔ یہ مسائل فقہی کتابوں میں متفرق اور مختلف طریق پر لکھے گئے ہیں مولف نے بہت بڑا کام کیا ہے کہ ان تمام مسائل کو مجتمعاً اس کتاب میں لکھ دیا ہے۔ جزئیات کے تحت میں۔ سند اکتب منقول عنہ کے اسماء بھی لکھے ہیں۔ اہل علم اور بالخصوص مفتی کے واسطے یہ کتاب بہت مفید ہے۔ اربعین ابواب پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی من علینا بالفضل والحرمان۔ ختم صفحہ ۴۶۰</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تبصہ تبصیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کفر کے متعلق ذکر کیا۔ علیٰ ہذا القیاس۔ اٹھائیس ابواب پر کتاب کی تقسیم ہے۔ جن کی مفصل فہرست کتاب کے دیباچہ میں لکھی ہے آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی انزل علینا کتابا احکمت اُتاتہ ثم فصلت خاتمہ کتاب صفحہ ۵۵۔ اللہم اجعل کتابنا هذا حجة لنا يوم القيامة الی قول اللہم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ۔ اس کا ایک نسخہ برٹش میوزیم میں موجود ہے۔					
		مولف رحمہ اللہ برٹش بیسٹ انٹرنیٹ اور صوفی مشرب معلوم ہوتے ہیں ان کے مفصل حالات پر آگاہی نہیں ہوئی					
۴۲۲۴	۵۸	روضۃ المحتاجین لمعرفة قواعد الدین مع التعلیقات ومع الفہرست	العالم الفاضل الشیخ رضوان العدل بیرس الشافعی الخلوئی الشاذلی	۳۳۳	مطبوعہ ۳۳۳	۴۰۴	
		اس کتاب میں مولف نے پانچ ارکان اسلام کے موافق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ (نبی کلک لاسلام علی خمس الحج) بڑی تفصیل و تطویل سے لکھے ہیں اور احکام فقہیہ میں مذہب شافعی کا اتباع کیا ہے					
		تتمیم فوائد کتاب کی غرض سے صفحات کے ذیل میں تعلیقات بھی لکھے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد اشراف الموحدین۔ ختم صفحہ ۴۰۳ مثلاً					
		الیوم الدین قال المولف حفظہ اللہ وكان الفراغ من تبیینہ وتصفیة محضہ یم الاثنین الموافق ثلثہ عشر من جمادی الآخر سنت الف وثلثمائة وثلاث وعشرین					
		ہجریہ و صلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔					
		اسی کتاب کے آخر میں مولف کا کسی قدر حال تحریر ہے جس کا ملخص یہ ہے کہ پانچویں ذیقعدہ ۱۲۷۱ ہجری میں بلدہ جزیرۃ القباب میں ان کا تولد ہوا طفولیت کا زمانہ اسی مقام پر گزرا اور یہیں ابتدائی تعلیم پائی۔					
		۱۲۸۱ ہجری میں عدل بک احمد بیرس ان کے والد نے جامع ازہر مصر میں تحصیل علوم کی غرض سے					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>یہ رسالہ فن تاریخ مجموعہ مستبہم میں ہے۔ مختلف مسائل فقہی جو اکثر کتب منقول عنہ بطریق کشکول جمع کیے ہیں۔ نقل جزئیات میں تحقیق و تنقید کا خیال نہیں کیا گیا ہے۔ رطب و ریاس قوی و ضعیف اقوال جیسے بھی کتابوں میں آئے گئے نقل کیلئے لکھے گئے ہیں کہیں فارسی عبارت بھی تحریر ہے۔ کتاب کے گوشہ پر لکھا جولا بے نقل و ریاس مولوی غلام علی رحمہ اللہ جس سے متبادر ہوتا ہے کہ ان مسائل ستے کے جامع بھی ہیں دونوں گے۔ آغاز صفحہ ۵۳۔ من ابی بوسف رحمہ یحیٰ النطوع عند الا انتصاف ختم صفحہ ۱۰۶۔ یکثر و قوعھا والناس غافلون عنھامن الطیادی۔ اس مجموعے کے جامع مفصل حالت دریافت نہیں ہوئی۔ شاید آزاد بلگرامی ہوں</p>
۴۱۶۵	۷۵۷	تبیین الحارم	الامام العلامہ شان اللہین	رابع رجب	قلمی	۵۷۸	<p>یوسف الامامی الوعظ انحرفی نزیل مکۃ المشرقة المتونی بہانی حدود</p>
							<p>تفصیل کتابت ۵ x ۹۔ اچھے سطر ۱۸ کاغذ دہلی۔ کسی طالب علم نے نسخ خط کی روش پر مایقہ رکھا ہے۔ جن کا نام غالباً میرک شاہ ہے۔ کتابت سیاہی سے کی گئی ہے صرف لفظ فصل کو سرخی سے لکھا ہے۔ ابتدائی چار صفحات پر جدول کشیدہ ہے باقی جملہ اوراق جدول سے خالی ہیں۔ تمام کتاب بیوند کاری اور کرم خوردگی کے اثر سے محفوظ ہے۔ قریب قریب پوری کتاب کے اوراق کے کسی قدر حواشی آب رسید ہیں باب فی قتل صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل کے ورق پر روشنائی کا بڑا سادھا ہے جس سے کسی قدر عبارت چھپ گئی ہے۔ اکثر جگہ حواشی کتاب پر لغات کے معنی بھی لکھے ہیں۔</p> <p>اس کتاب میں محرمات کو جن کا ذکر قرآن عظیم میں ہے۔ موافق فتوے فقہاء آیات قرآنیہ کی ترتیب پر لکھا ہے مولف نے اس کتاب میں یہ جدت کی ہے کہ جس ترتیب سے آیات قرآنیہ مرتب ہیں۔ اسی طریق سے بیان کی بھی ترتیب رکھی ہے۔ مثلاً اول یا ہرہ کے شروع میں آیت ان الذین کفروا۔ مذکور ہے تو مرتب پہلے</p>

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیسبیت
			یہ کتاب ان مسائل کا مستقل ایک فتاویٰ ہے۔ ابتدا میں ان احادیث کو لکھا ہے جن میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کرام تابعین ومن بعدہم کے صدقات وادقات کا ذکر ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ ماری فی صدقات النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ابو بکر احمد بن عمر وقال حدیثنا محمد بن الواقدی۔ ختم صفحہ ۳۵۳۔ لایحجز للرجل ان یفعله واللہ اعلم کتاب کے آخر میں فرست ابواب بھی لکھی ہے۔ مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۱۲۳ کے تحت میں لکھا گیا ہے				
۳۸۷۸	۷۵۶	عمدة البیان فی معرفۃ الشیخ الفرضی ابی محمد قروض الاعیان۔ مع عبد الطیف المرادی الاجوبۃ الصغرے المتوفی سنہ ۱۲۳	مطبوعہ مصر	۱۲۳			
			ماکی مذہب کی کتاب ہے۔ مختصر الشیخ ابی نعیم عبد الرحمن الانضری کی شرح ہے۔ شایح نے اس مختصر کے صرف طہارۃ و نماز کے مسائل کی شرح بڑی تفصیل و تشریح سے لکھی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اعلیٰ معالہ الا سلام۔ ختم صفحہ ۱۲۳۔ وهو قول ابن نافع الی قولہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیماً۔ اس کتاب کے شایح اور ائمہ کے حالات معلوم نہیں ہوئے۔				
		الاجوبۃ الصغرے الامام ابی محمد عبدالقادر بن علی بن یوسف الفاسی					
			مرقبہ بالاکتاب کے حاشیہ پر یہ کتاب لکھی ہے۔ اس کتاب میں چونسٹھ مسائل متفرقہ فرعیہ وغیرہ کے جوابات دیے گئے ہیں۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ عجیب بسوال من سألہ ودعاہ۔ ختم صفحہ ۳۲ واللہ الموفق لارب غیریہ وعلی سیدنا و مولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیماً۔ اس رسالے کے مولف کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا۔				
		فوائد متفرقہ مولوی غلام علی	تفلی				

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب منہج الطلاب میں جو مولفہ شیخ الاسلام ابی یحییٰ ذکریا المصری اشافعی المتوفی ۵۲۶ھ ہجری کی ہی مسئلہ حل فی الطواف کو جس میں حامل و جمول کے طواف کے احکام کسی قدر وقت و اشکال کے ساتھ لکھے ہیں مولف نے اس رسالہ میں اس مسئلہ کے جملہ شقوق و احتمالات کو مفصلاً ذکر کیا ہے اور کتاب مذکور کے اس مقام کی عبارت کا عمدہ عنوان سے حل کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۹۔ الحمد للہ ولی التوفیق۔ ختم صفحہ ۳۰ اتصلا الصلاة وازن کی التنبیہ۔					
		الافاضہ فی بیان احکام المستحاضہ	مولینا الحسن الشہید السقا خطیب الزہر المعمور	۱۳۱۹ھ		۲۳	
		اس رسالہ میں استحاضہ کے لغوی و شرعی معنی کی تحقیق۔ اس کے احکام۔ ضبط و تفصیل سے لکھے ہیں آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المنزہ عن الاکدار۔ ختم صفحہ ۲۴۔ سمة الف و مائتین و لستة عشر من ہجرة خیر البشر صلی اللہ علیہ و علی آلہ و صحبہ وسلم۔ اس رسالہ میں دو ستم و یکہ گئے بجائے الف و ثلاث مائتہ کے الف و مائتین سنہ تصنیف میں لکھا گیا ہے۔ صفحات میں۔ ہندسہ آٹھ کے بعد شترہ کا ہندسہ تحریر ہے۔ ناضل مولف بھی اسی زمانہ کے فضلا و ہیں۔ ان کے تفسیر حیات غالباً ضبط نہیں ہوئے ہیں۔					
۳۸۷۲	۷۵۵	احکام الاوقات مع الفہرست	قاضی القضاۃ الامام ابی بکر احمد بن عمر الشیبانی المعروف بالخصاف المتوفی ۲۶۱ھ		مطبوع مصر ۱۳۲۶ھ	۳۵۶ ۱۱	
		اس کتاب میں مسائل و فقہ۔ مباحث و وصیت۔ مطالب و عداقات۔ بڑی بسط و تفصیل سے لکھے ہیں۔ اس قدر کثیر جزئیات ان مباحث کے متعلق مفصلاً اس فن کی دوسری کتابوں میں کم ہے بلکہ					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		آغاز کتاب نحر الاضحية - صفحہ ۲ محمد حمداً علی الجلیل اتباعاً لسنة الخلیل - ختم - صفحہ ۵۱ فی الدنیا والآخرة واللہ تعالیٰ اعلم - ابتدا رسالہ الذبائح صفحہ ۵۱ - الحمد للہ الذی خلق الانس والجن لاجل النعم والتعالیم عبارت ختم صفحہ آخریں - ولا یلزمہ شیء مولف علام زمانہ حال کے فضلا میں ہیں۔					
۳۹۶۸	۷۵۲	اعلام الباحث فی فنیہ ام النبی ﷺ الفضل اسید حسد ابن اسید احمد بن اسید یوسف الحسینی		۱۳۲۶ھ	مطبوعہ ۱۳۲۶ھ	۱۵۴	
		اس کتاب میں شراب کے عقلی و نقلی فباح - نجاست خمر کا بیان - سُکر اور کحول میں فرق - قرآن شریف میں لبرن کے باب میں جو - من بین فرث و دم فرمایا گیا ہے اُس کی تفصیل وغیرہ وغیرہ - مذکور ہیں - آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ شرع لعبادة اعدل الاحکام - ختم صفحہ ۱۴۶ سنت سبع وعشرين وثلاث مائة والع من ہجرتہ النبی المختار علیہ الصلوٰۃ والسلام - والحمد للہ رب العالمین - کتاب کے آخر میں چند تقابیط بھی تحریر ہیں - اس کتاب کے مولف بھی اسی دور کے مولفین میں ہیں۔					
۳۸۷۹	۷۵۴	اسحاف الالہ بنو ضیح مسائل الاستخلاف فی الصلوة - مع الرسائل	مولانا الحسن الشہیر البتقا خطیب الانہر المہموی	۱۳۱۷ھ	مطبوعہ قاہرہ	۱۳۲۲ھ	۳۰
		نہیں رسائل کا مجموعہ ہی اور تینوں رسالے اسی مولف کے تالیفات سے ہیں - پہلا رسالہ جو عنوان میں لکھا گیا ہے اس میں استخلاف فی الصلوٰۃ کے احکام بیان کیے گئے ہیں خلیفہ فی الصلوٰۃ کے متعلق ضروری مسائل مذکور ہیں - آغاز رسالہ اول صفحہ ۲ - الحمد للہ وحدہ - ختم صفحہ ۱۷ - والحمد للہ اودا و آخر اظاہراً و باطناً					
		اتحاف ذوی الانصاف فی مسئلۃ اکل فی الطواف	ایضاً	ایضاً	۰		

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۹۴۷	۷۵۱	سیف اہل العدل و دلالة المنطوق والمفہوم	الشیخ ابراہیم بن عثمان السنودی المنصوری المدرس بجامع الشیخ ریحان بدینہ المصر	۱۳۲۶ھ	۱۳۲۶ھ	۱۵۶	
		<p>مصری اخبار مطبوع ۱۳۲۶ھ ہجری میں دارالعلوم مصریہ کے بعض معلمین نے ایک فتوے شائع کیا جس میں ربہ کے بعض اقسام کی حرمت۔ بعض کی حلت ثابت کی اور ربہ کے جو معنی متعارف ہیں اُس میں بھی تصرف کیا۔ اس کتاب میں مولف نے اس قول کو عمدہ عنوان سے آیات و احادیث سے روکیا ہے اور ربہ کے لغوی و شرعی معنی کی تحقیق کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ تعللے علی تحریمہ الربہ ختم صفحہ ۱۴۸ و سلام علی المرسلین و الحمد للہ رب العالمین۔ اس کتاب کے حسب تصحیح عنوان دو نام رکھے گئے ہیں۔ آخر میں فرست مضامین بھی شامل ہے۔ مولف علام اسی زمانہ کے فضلاء میں معدود ہیں۔</p>					
۳۸۸۸	۷۵۲	نحر الاضحیۃ	الحاج مولانا احمد زوری بن مصطفیٰ انصاری عبدالحجید خاں الاقشیری	در عصر سلطان عبدالحجید خاں	مطبوع	۵۶	
		<p>اس کتاب میں مولف نے مسائل صاۃ و اضحیہ کو فقہی انداز پر ذکر کیا ہے۔ سورہ کوثر کو کہ اوس میں یہ دونوں قسمیں مذکور ہیں تمیناً اختیار کیا۔ مختصر تفسیر کرنے کے بعد جزئیات فقہیہ کو مفصلاً لکھا ہے۔ جہاں جہاں فتوہ کا اختلاف ہے اُس کو بھی ظاہر کیا ہے۔ مطالب و مسائل جس کتاب سے اخذ کرتے ہیں اخذ کا نام اور پتہ بھی تحریر کر دیتے ہیں۔ آخر میں ایک مختصر رسالہ جو تا نام ہے مولفہ لطیف با شا شامل ہے۔ اس میں صرف ذبائح کے متعلق مسائل لکھے ہیں۔ اور رسالۃ الذبائح سے موسوم کیا ہے۔</p>					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا و مولانا محمد و علی آلہ وصحبہ اجمعین ختم صفحہ ۵۰۲۔ وکان للخلاص من تسوید کاضی نہاسر السبت بست بقیت من رابع الثانی رحمہ اللہ علی ید مولفہ رحمہ اللہ وجعل الجنة متقلبه ومثوالہ اذہ علی کل شیء قدیم ویا کاجابۃ جلیلا آمین۔				
		شایح رحمہ اللہ سفارین میں (نابلس میں ایک قریہ کا نام ہے) رحمہ اللہ بحری میں پیدا ہوئے۔ اور یہیں ابتدائی تعلیم و تربیت سے فارغ ہو کر قرآن شریف وغیرہ پڑھا۔ رحمہ اللہ بحری میں تحصیل علم کے شوق میں دمشق چلے آئے۔ پانچ سال کے قدر یہاں رہنے کا اتفاق ہوا۔ شیخ عبدالقادر تغلبی حنبلی اور شیخ عبدالغنی نابلسی اور شیخ محمد بن عبدالرحمن انصاری وغیرہم سے تھوڑے زمانہ میں علوم متعارفہ۔ فقہ۔ حدیث تفسیر۔ نحو۔ ادب۔ وغیرہ سے فراغت حاصل کی۔ ذہن و ذکی اتنے بڑے تھے کہ جوابات اوروں کو دہ کی کوشش میں حاصل ہوتی۔ ان کو بہت جلد اس میں مہارت ہو جاتی۔ تحصیل سے فارغ ہو کر وطن چلے آئے اور نابلس میں توطن اختیار کیا۔ ذہن و ذکا۔ درس و افتا میں ان کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ اطراف و اکناف سے لوگ آکر مستفید ہوتے۔ تالیفات کا شوق زیادہ تھا۔ رات و دن کا اکثر حصہ اسی کام میں صرف کرتے۔ یہ چند کتابیں ان کی تالیفات میں بیان کی گئی ہیں۔				
		شرح عمدۃ الاحکام للحافظ عبدالغنی رنی مجلہ ۱، شرح ثلاثیات امام احمد رنی مجلہ ضخیم، شرح ذنیۃ الصرصری سماہا معارج الانوار فی سیرۃ نبی الخمار، (فی مجلہ ۱)، بحر الوفی فی سیرۃ النبی المصطفیٰ۔ البحر الزاخر فی علوم الآخرہ۔ شرح الدرۃ المضیۃ فی اعتقاد الفرقۃ الاثریہ۔ لوائح الانوار السنیۃ فی شرح منظومہ الامام الحافظ ابنی بکر بن ابی داؤد الجلیلیۃ وغیر ذلک۔ نظم کلام پر بھی قدرت رکھتے تھے۔ بہت سے عربی اشعار لطیفہ ان کے مشہور ہیں۔ دو شنبہ کے روز آٹھ شوال سنہ مرقومۃ الصدر میں نابلس میں انتقال فرمایا اور مقبرہ زارکینہ میں مدفون ہوئے۔ عجائب الآثار فی التراجم والاخبار۔				

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اور بیماری کے زمانہ میں ان لوگوں کی بڑی اہمیت سے بیمار داری کرتے۔ صدقات وغیرہ جو ان کے سامنے پیش کیے جاتے سب طلباء پر تقسیم کر دیتے۔ خود ان میں سے کچھ نہ لیتے۔ ان کے مولفائے میں یہ کتابیں ہیں:- شرح الاقناع۔ حاشیہ علی الاقناع۔ شرح ملے منتہی الامارات۔ حاشیہ علی المنتہی۔ شرح زاد المستقنع۔ شرح المفردات۔ دسویں ربیع الثانی جمعہ کے روز سال ایک ہزار اکبادون ہجری مسر میں وفات پائی۔ اور ترتیبہ الحجاورین میں مدون ہوئے۔ خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر
۳۷۹	۷۴۹	غذاء الالباب بشرح منظومۃ الآداب الجریۃ الاول۔	الشیخ الامام محمد بن احمد بن سالم السفارینی النابلسی الجنبلی المتوفی ۸۸۵ھ	۱۱۵۳ھ	مطبوع مصر ۱۳۲۴ھ	۲۰۸	
							منظومۃ الآداب کی شرح ہی جس کو امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد القوی المقدسی المرادی الفقیہ محمد النحوی المتوفی ۱۲-ربیع الاول ۹۹۹ھ ہجری نے مسائل کلامیہ اور فروع فقہ حنبلیہ میں قلم میں تالیف کیا ہے۔ شارح نے بہت نتیجہ و بسط کے ساتھ اس کی شرح لکھی ہے۔ اور مغیر کتابوں سے مسائل کی تحقیق کی ہے۔ پوری کتاب کے دو حصے رکھے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے خطبہ کتاب سے بحث حسن الظن کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحقن اللہ الذی خلق الانسان علمہ البیان ختم صفحہ ۲۰۸ قال تعالیٰ یدل عونا رغبا و سراجا واللہ اعلم۔ دونوں حصوں کے آخر میں فهرست ابواب بھی شامل ہے۔
ایضاً	۷۵۰	غذاء الالباب بشرح منظومۃ الآداب الجریۃ الثانی	ایضاً	ایضاً	مطبوع مصر ۱۳۲۵ھ	۵۰۲	
							یہ دوسرا حصہ ہی۔ بحث عیادت مریض سے بیان تو بہ کے ختم تک اور اسی پر کتاب کا خاتمہ ہے

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کی شرح ہو جس کو شرف الدین ابوالخاموس بن احمد بن موسیٰ الجادسی المقدسی الحنبلی المتوفی ۹۶۸ھ					
		فہ کتاب المقنع مولفہ موفق الدین عبداللہ بن قدامۃ الحنبلی المتوفی ۶۲۰ھ ہجری سے مختصر و منتخب کیا ہے					
		حنبلۃ مذہب میں منقح بڑی معتبر و مستند کتاب ہے اس کے بہت سے شروح ہیں۔ آغاز حصہ اول الروض					
		المربع حاشیہ صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی شرح صدر امن ارادہ ایتہ الاسلام۔ ختم حصہ اول					
		حاشیہ صفحہ ۱۲۵۔ مذاہب کا مملۃ فیستفتحہا۔ اس پہلے حصہ میں خطبہ کتاب سے باب صفۃ					
		کے کچھ حصہ تک کا ذکر ہے۔					
		البروض المربع بشرح زاد المستقنع	العلامة شیخ منصور	۳۳۳ھ			
		مبصر المقنع	بن یونس بن صالح بن البهوتی الحنبلی المتوفی	۱۵۱ھ			
		یہ دوسرا حصہ ہے۔ بقیہ صفۃ الصلاۃ سے کتاب الاقرار کے ختم تک۔ ابتدا۔ حاشیہ جلد دوم					
		نیل المآرب صفحہ ۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ و تجوز آیت۔ ختم حاشیہ جلد دوم صفحہ ۲۸۵					
		قال مصنفہ رحمہ اللہ تعالیٰ وفرغت منہ یوم الجمعة ثالث شهر ربیع الثانی من شہور					
		سنتہ ثلاث واربعین والفت۔ والحمد للہ وحده و صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ					
		وصحبہ وسلم۔					
		شارح مختصر المقنع مصر میں شیخ الحنا بۃ مانے گئے ہیں۔ علوم دینیہ میں عموماً اور مسائل فقہیہ میں خصوصاً					
		ان کا متحر بہت بڑھا ہوا ہے۔ عالم باعلیٰ اور متورع بیان کیے گئے ہیں۔ بیشتر اوقات مسائل فقہیہ کے					
		لکھنے میں صرف کرتے۔ دور دور کے اشخاص حنبلی مذہب کی تحقیق ان سے آکر کیا کرتے۔ اکثر علماء متاخرین					
		حنابلۃ سے اغذہ علوم کیا ہے۔ قنادی نویسی میں مشہور تھے۔ جمعہ کی شب میں مقدسین و صالحین کی ضیافت					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>کتابیں فزون عدیدہ کی پڑھیں۔ فقہ و حساب و فرائض میں شیخ محمد بلبانی سے تلمذ ہی۔ شیخ محمد بن یحییٰ خباز بطینی شافعی کے درس میں بھی حاضر ہوئے ہیں۔ ان اکابرین کے علاوہ دوسرے فتناء کرام سے بھی استفادہ کیا ہی۔ جامع اموی میں درس کا التزام رکھا تھا۔ جم غفیر ان کے فیضِ علم سے مستفید ہوئی۔ جلد سازی کا بھی کام کرتے۔ یہی ذریعہ ان کی معاش کا تھا۔ عام و خاص کے معتقد غالب تھے۔ امراء و حکام سے ہمیشہ اجتناب رہا۔ ایک مرتبہ ادا شہادۃ کی غرض سے قاضی و مشق کے اجلاس میں تشریف لے گئے۔ خادم نے ایک پیالی تموہ کی پیش کیا آپ منہ بک لگے اور پھر خادم کو واپس کر دی۔ قاضی نے یہ ماجرا دیکھ کر کہا کہ ہمارا مال تو آپ کے نزدیک احتیاط کے خاٹ ہے۔ اچھا آپ کی معاش کی کیا صورت ہے۔ فرمایا میں اپنے ہاتھ سے جلد سازی کرتا ہوں اور اسی سے گذران اور چارج کر چکا ہوں۔ قاضی نے کہا ایسی تھوڑی معاش میں اس قدر اخراجات کیونکر ہو سکتے ہیں۔ جواب دیا کہ آپ غور کریں حق سبحانہ تعالیٰ نے صرف حضرت آدم کو واحد پیدا کیا دیکھیے ان کی ذریات سے تمام دنیا بھر گئی۔ اسی طرح حق جل و علی رزقِ حلال میں بجد برکت فرماتا ہے۔ ایک ہی شخص سے کسب سے بڑے بڑے کام پورے ہو جاتے ہیں۔ قاضی نے اس قسم کا کلام سن کر بجد ان کی وقعت کی۔ اٹھا رہ بیع الآخر شہنہ کی شب گیارہ سوینتیس ہجری دمشق میں وفات پائی اور اپنی والدہ کی قبر کے پائین میں مدفون ہوئے۔ سلاک الدر فی اعیان القرن الثانی عشر۔</p>		
		الروض المربع بشرح زاد المستقنع مختصر المتقن بن یونس بن صالح الدین المجلد الاول	السلامہ الشیخ منصور ابہوتی الجنبلی المتوفی	۱۰۵۲ھ		
		<p>یہ کتاب بھی فقہ حنبلی کی ہے تیل الماریب کے حاشیہ پر پہلا حصہ پہلی جلد میں اور دوسرا دوسری میں مختصر المتقن</p>				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
۳۸۸۹	۴۴۷	نیل المآرب شرح دلیل الطالب مع الروض المربع بشرح زاد المستفیع مختصر المقنع ابجز الاول	الشیخ عبدالقادر بن عمر التغلبی الشیبانی الحنبلی المصوفی دمشقی المتوفی ۷۳۵ھ	۱۰۹۱ھ	مطبوع مصر ۱۲۶		
		<p>حنبلئ مذہب کی مستند کتاب ہے۔ دلیل الطالب مولفہ الشیخ مرغی بن یوسف المقدسی الحنبلی المتوفی ۳۳۲ھ ہجری کی شرح ہے۔ تمام غزلیات فقہیہ حنبلیہ کو تشریح و تفصیل کے ساتھ منضبط کیا ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے جس میں خطبہ کتاب کے بعد کتاب الطہارت سے شروع کیا ہے اور باب اللقیط کے ختم پر ختم ہو رہا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المنعمہ بصفات الکمال المنعمہ بنعمت الجلال والجمال ختم صفحہ ۱۲۶ فائز الحقہ بہ لحقہ</p>					
ایضاً	۴۴۸	نیل المآرب شرح دلیل الطالب مع الروض المربع بشرح زاد مختصر المقنع ابجز الثانی	ایضاً	ایضاً	۲۵-۱۳۲۶ھ	۲۸۵	
		<p>دوسرا حصہ کتاب الوقت سے خاتمہ کتاب تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ کتاب الوقت وهو مصدر وقف الانسان الشئ یقفہ معنی حبسہ ختم صفحہ ۲۸۵ فالہ بفہمہ ورقمہ بقلہ افقد العباد عبد القادر التغلبی الحنبلی غفر اللہ لہ ولوالدیہ آمین۔</p> <p>علامہ تغلبی شایخ دلیل الطالب ابجز اربا دن ہجری میں دمشق میں پیدا ہوئے۔ قرآن عظیم پڑھنے کے بعد شیخ عبدالباقی حنبلی دمشقی اور ان کے صاحبزادہ شیخ ابوالمواہب کی خدمت میں رہ کر بہت سی</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سنہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۸۷۱	۷۴۴	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزء الخامس	العلامة علاء الدین ابی بکر بن سعود بن احمد الکاسانی المتوفی ۷۵۸ھ		۱۳۲۸ھ مطبوعہ مصر	۳۱۰	
		پانچویں جلد ہو کتاب الاستصناع سے کتاب البیوع کے ختم تک آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الاستصناع بفتح لمعرفة مسائل ختم صفحہ ۳۱۰۔ العبد و قیمتہ واللہ تعالیٰ اعلم۔					
ایضاً	۷۴۵	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزء السادس	ایضاً		ایضاً	۲۹۰	
		چھٹی جلد ہے کتاب الکفالتہ سے کتاب الشہادۃ کے ختم تک آغاز صفحہ ۲۔ کتاب الکفالتہ الکلام فی هذا الكتاب ختم صفحہ ۲۹۰۔ توفی غائبین الدلائل واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔					
ایضاً	۷۴۶	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزء السابع	ایضاً		ایضاً	۴۰۰	
		ساتویں جلد ہے کتاب القاضی سے ختم کتاب تک آغاز صفحہ ۲۔ کتاب ادا اب الفاضی الکلام فی هذا الكتاب فی مواضع ختمہ صفحہ ۴۹۶ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب والحمد للہ وحده۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب الصلوٰۃ کے ختم تک - آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ العلی القادر الفوی القاہر ختم صفحہ ۳۲۵ فیصلی علیہ واللہ اعلم بالصواب والہ الرج والمآب - اس کتاب کے تمام جلدوں کے آخر میں فرست مضامین بھی رکھی گئی ہیں۔					
۳۸۷۱	۷۴۱	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزء الثانی الکاسانی المتوفی ۱۱۸۱ھ	العلامة علاء الدین - ابن بکر بن سعود بن احمد		مطبوع مصر ۱۳۲۷ھ	۳۴۴	
		دوسری جلد یہ کتاب الزکوٰۃ سے کتاب النکاح کے ختم تک - آغاز صفحہ ۲ کتاب الزکوٰۃ الکلامہ فی ہذا الكتاب فی الاصل - ختم صفحہ ۳۴۰ - بقاء النکاح فافہم واللہ الموفق					
ایضاً	۷۴۲	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزء الثالث	ایضاً		مطبوع مصر ۱۳۲۷ھ	۲۵۱	
		تیسری جلد یہ کتاب الایمان سے کتاب اللعان کے ختم تک آغاز صفحہ ۲ کتاب الایمان الکلامہ فی ہذا الكتاب فی اربعة مواضع - ختم صفحہ ۲۴۹ فیحذ قاذفہا واللہ عز وجل اعلم۔					
ایضاً	۷۴۳	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجزء الرابع	ایضاً		ایضاً	۲۲۴	
		چوتھی جلد یہ کتاب الرضاع سے کتاب الاجارہ کے ختم تک - آغاز صفحہ ۲ کتاب الرضاع فتد ذکرنا فی کتاب النکاح - ختم صفحہ ۲۲۴ فی کتاب الہبۃ واللہ عز وجل اعلم۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							منار جو مہر کا اخبار ہے اُس کی تیرہویں جلد میں رکچول کو جو از قسم اسپرٹ ہی اور تہامی مسکرات کو ظاہر و غیر ظہر قرار دیا ہے۔ اور رکچول کو شراب کے اقسام سے شمار نہیں کیا ہے۔ اس کتاب میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ان سب باتوں کی تردید کی گئی ہے۔ اور رکچول کو خمر کے انواع میں داخل کر کے اس کی نجاست و حریمت کو ثابت کیا ہے اس میں شبہ نہیں کہ یہ چھوٹی سی کتاب اس باب میں نہایت موزوں و مناسب لکھی گئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ حافظہ الدین المبین۔ خاتمہ صفحہ ۳۰۔ والحمد للہ وحده والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اس کتاب کے مولف بھی اسی زمانہ کے فضلاء میں داخل ہیں۔
۳۸۸۶	۷۳۹	اسرار الشریعہ الاسلامیہ وآدابہ الباطنیہ	مولینا ابراہیم آقندری اعلیٰ المدرس بالمدرستہ الخصیوۃ	۳۳۸ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۳۸۵	
							اس کتاب میں اصول اعتقاد و اور فروع فقیہ کے اسرار و حکم لکھے ہیں اور اس ضمن میں ان دونوں علوم کے مسائل کی بھی تشریح و تفصیل ہے۔ کتاب اہل علم کے مطالعہ کے قابل ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ہدانا لہذا و ما کنا لہدی لولا ان ہدانا اللہ۔ ختم صفحہ ۳۷۶۔ والحمد للہ رب العالمین آمین آمین۔ کتاب کے آخر میں غلط نامہ اور فہرست مضامین بھی شامل ہے۔ مولف علام مدرس مدرسہ مصریہ اور خیرج دار العلوم خدیویہ کے ہیں۔ بارک اللہ فی طول حیاتہ۔
۳۸۸۱	۷۴۰	برائع الصنائع فی ترتیب الشرائع الجوز والاول	العلامة علاء الدین ابی بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی باسین المہمۃ وقیل بالمجۃ المتوفی ۷۵۰ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۳۲۵	
							اس کتاب کی کیفیت اور مولف کی حالت نمبر ۲۸ پر تحریر ہو چکی ہے۔ یہ پہلا جز ہے خطبہ کتاب ہے

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۹۵۹	۷۳۷	تحریر الانبیاء علی الاستیفاء بالانبیاء والاولیاء مع اختصار کتاب النصیحة لابل الحدیث	مولانا السید عبداللہ بن ابراہیم حسینی المیرغنی الحجوب المکی ثم الطائفی المتوفی سنہ ۱۲۷۰ ہجری	مطبوعہ سنہ ۱۳۲۵ مبہی	۱۶		
<p>مختصر رسالہ ہے۔ اس کے بیان میں کہ انبیاء علیہم السلام۔ اولیاء کرام۔ اتقوا عظام۔ کا توسل جائز ہے۔ اور اس جواز کو آیات قرآنیہ سے دلیل کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ابدل هذا النظام علی احکمه وجہ الانتظام خاتمہ صفحہ ۱۰ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔</p> <p>مولانا رحمہ اللہ کی ولادت مکہ مکرمہ کی اور بودو یاش طائف کی ہے۔ مذہباً حنفی۔ اور مقاماً اویسی ہیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ فیض حاصل ہوا ہے سند حدیث میں۔ یعنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں۔ فرید زمانہ اور وحید عصر کہے جاتے تھے۔ سنہ بارہ سو سات ہجری میں طائف میں وفات پائی۔ اس رسالہ کے آخر میں مختصر ساحال ان کا تحریر ہے۔ جس کا تلخیص یہاں لکھا گیا۔</p>							
		اختصار کتاب النصیحة لاہل الحدیث	الشیخ العلامة علاء الدین ابن الحسن علی بن ابراہیم الشافعی تلمیذ الامام النووی				
خطیب بغدادی کی کتاب النصیحة کا اختصار ہے یہ رسالہ فن اخلاق میں لکھا گیا۔							
۳۹۵۷	۷۳۸	رد الفضول فی مسائل الحکمة والکحول	عنازل الموبدین المرحوم احمد موبد باشا ابن المرحوم نصوح باشا	مطبوعہ سنہ ۱۳۱۹ بیروت	۳۶		

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۹۵۶	۳۶	الدرۃ فی بیان حکم البکرۃ وبیان حکم القنی ولۃ بن یوسف الحسینی	السید احمد باب بن احمد	۳۲۰	۳۲۰	۱۳۸	مطبوع مصر

اس کتاب میں دس مسائل مفصلہ تحت سے بحث کی گئی ہے۔ ہر چند کہ مذہباً مؤلف شافعی ہیں مگر مقدم تحقیق میں کسی خاص مذہب کی رعایت نہیں کی ہے (۱) گویاہ خورجانو رکا جگال مٹا ہری۔ (۲) مانی المعدہ طاہر ہے (۳) قی کی نجاست اختلاط صفر کی وجہ سے ہے (۴) طعام مستحیل فی المعدہ کا قیاس بول دبر از و خون یر قیاس مع الذوق (۵) جو چیز بدن کے اندر داخل ہے جب تک خارج نہ ہو پاک ہے (۶) جگال کا قیاس قے پر کرنا صحیح نہیں ہے۔ (۷) دم غیر مسفوح پر نجاست کا حکم نہیں ہو سکتا (۸) شہد کے متعلق بحث۔ (۹) مٹری کا جالہ پاک نہیں ہے (۱۰) طیور کے حواصل میں جو مخرون رہتا ہے اس کا حکم اور تحقیق۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی احکم الاحکام

وفصل الحلال والحرام خاتمہ صفحہ ۱۰۰ ربنا انک راؤف الرحیم وکان الفراغ من نقلہ من مسودۃ الاصل وتمام تبلیضہ قبل عصر یومہ الخمیس ۱۳ فی جمادی الثانیۃ ۱۳۲۵ فی منزلی بھر وسنہ مصر القاہرہ۔ والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات ورحمی عن الائمة المجتہدین واصحابہم وباقی المصنفین۔

مؤلف نے اس کتاب کو ۱۳ جمادی الثانی تیرہ سوتیس ہجری مصر میں تمام کیا۔ یہ تمام ہونے کے علماء خفیہ و شافعیہ رحمہم اللہ کے مجمع کیش میں اول سے آخر تک بغرض تنقید کتاب کو پڑھا۔ گویا ابتداءً بعض مقامات پر علماء موصوفین نے اخذ و رد کیا۔ مگر آخر میں قیل و قال کے بعد مضامین کتاب کے صحت و جلالہ قدر کے معترف ہوئے۔ لکن اصراح المؤلف فی آخر هذا الكتاب د مؤلف کتاب فضلاء زمانہ حال میں

(معدود ہیں)

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحہ	کیفیت
۳۸۹۰	۴۳۳	معدن التخت فی طہارتہ ازرار الصدق	العلامة الکامل الشیخ سلیم شعثائہ العسلی الحسنی الغزی	۱۳۱۷ھ	مطبوع مصر	۳۲	
		مختصر رسالہ ہے۔ اس میں صدف کی تحقیق۔ اس کی ہمارت و نجاست کی تفتیح حلت و حرمت کا بیان بڑی نبوی تفصیل سے لکھا ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خص بحواہر نعمہ من عرف ختم صفحہ ۲۰۔ مسلماً فی البدء و الختام۔ مؤلف رحمہ اللہ چودھویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔					
۳۸۹۱	۴۳۳	ہدایۃ الدوام الی معنی حدیث بغیۃ الاسلام	الشیخ محمد سعید بن اعلام الشیخ ثمان بن محمد شطا الشافعی	۱۳۱۹ھ	۱۳۲۳ھ مطبوع مصر	۲۲	
		اس رسالہ میں ارکان اسلام کا بیان بہت اختصار و ضبط کیساتھ لکھا ہے۔ آخر میں حق سبحانہ و تعالیٰ کے صفات کے متعلق بھی مختصر اسناد ذکر کیا گیا ہے۔ بچوں کی ابتدائی تعلیم کے واسطے نہایت مناسب کتاب ہے آغاز صفحہ الحمد للہ الذی من حلینا بالاجمان والاسلام ختم صفحہ ۲۲ وسلم سلماً کتیراً آمین۔ اس سال کے مؤلف بھی اسی زمانہ کے علماء میں ہیں۔					
۳۸۹۶	۴۳۵	قرقان القلوب	السید محمد ابی امیہ افندی الصیادی النعمانی	۱۳۲۳ھ	۱۳۲۳ھ مطبوع مصر	۴	
		اس مختصر کتاب میں مؤلف نے عقائد دارکان مع ان کے علل و اسرار و احکام کے ذکر کئے ہیں۔ ابتدائی تعلیم کے واسطے نہایت مفید ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا وعلیہ ورسولہ سیدنا محمد اشرف المخلوقین۔ خاتمہ صفحہ ۴۔ والسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔					

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
					<p>یہ جلد بھی - اشعار تطلیع و کاغذ و لوح و کتابت وغیرہ مثل جلد سابق کے ہی - کاتب بھی دونوں جلدوں کا ایک ہی اس جلد میں کرم خور و گی کا اثر زیادہ اور پیوند کاری بھی ہے۔</p> <p>یہ دوسری جلد بھی - کتاب الطلاق سے کتاب البجائیات کے ختم تک - اس جلد میں ترتیب ابواب میں کاتب کی طریت سے تنذیم و تاخیر کی گئی ہے۔ ابواب مقدمہ کو موخر - اور موخرہ کو مقدم تحریر کیا ہے۔ عبارت آغاز و رزق اول صفحہ ۱۰۰ کتاب الطلاق قال السیخ رحمہ اللہ الکلام فی هذا الکتاب فی الاصل فی خمسة مواضع فی باب صفة الطلاق - عبارت ختم ورق ۵۴ صفحہ ۲۰۵ فی الجزء الثالث کتاب البیوع وکان الفراغ من نسخة فی شهر جماد اول سنة الف و مائتا ثلثین و ثلایا مین غفر الله تعالى لکاتبه وجميع المسلمين آمین</p>
۱۰۰۸	درائع الصنائع فی ترتیب الشرائع المجلد الثالث	العلامة علاء الدین ابی بکر بن سعود بن احمد الکاسانی السیسی المملکة وبقا الی المخرج المتوفی ۷۵۵ھ	قلمی ۳۲۲	۱۰۰۸	
					<p>یہ جلد بھی پہلی دونوں جلدوں کی طرح ہی - کتاب البیوع سے ختم کتاب تک - اس جلد میں بھی مثل جلد دوم ترتیب ابواب و تقسام فصول میں کاتب نے بے عنوانی کی ہے۔ ابتدا ورق اول صفحہ ۲ کتاب البیوع الکلام فی هذا الکتاب فی الاصل فی مواضع - ختم ورق ۵۰ صفحہ ۵۰۰ فدا خلت الدار و الله تعالى اعلم بانصواب والیه المرجع و للآب الی قوله و صلی الله علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین آمین مؤلف علام - محمد بن احمد السمرقندی الحنفی کے ممتاز شاگرد ہیں - جب درائع الصنائع کو مکمل کر چکے تو استاد کی خدمت میں پیش کیا - جس کو آنھوں نے نظر استحسان سے دیکھا اور پسند کیا اور اپنی بیٹی فاطمہ کو جو اعلیٰ درجہ کی فقہہ تھی ان کے نکاح میں دیدیا - علم فقہ کے ساتھ ان کی مناسبت بہت بڑھی ہوئی ہو - فنادی نویسی میں بد طولی اصل تھا - دسویں رجب سنہ ۸۵۰ شمسائی ہجری حلب میں انتقال ہوا - اور اپنی زوجہ مذکورہ الصدر کی قبر کے</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ علمی تعداد صفحات کیفیت
				<p>جدول طلانی۔ باقی تمام اوراق پر جدول شجر فی کشیدہ ہی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب نے اپنے نام کی تصریح نہیں کی۔ پورا نسخہ بیوند کاری سے محفوظ ہے۔ کہیں کہیں اوراق پر کرم خوردگی کا خفیف سا اثر ہے۔</p> <p>اول صفحہ پر ایک چھوٹی سی مہر عبد الشکور نام کی چسپاں ہے جنہوں نے ۱۲۶۶ھ ہجری میں اس نسخے کی خریداری کی ہے۔</p> <p>یہ کتاب فن فقہ میں بڑی تہذیب و تصنیف کے ساتھ متاخرین کی ترتیب پر لکھی ہے مولف نے ربط و ضبط مضامین میں ترتیب صناعی اور تالیف حکمی کا پورا پورا التزام کیا ہے۔ تخریج مسائل میں اصول و قواعد کو مد نظر رکھا ہے۔ تسمیہ کتاب مسمیٰ کے مطابق ہے۔ صاحب کشف النظمین کی رائے ہے کہ یہ کتاب تحفۃ الفقہاء کی شرح ہے جو علامۃ علاء الدین محمد عمر قندری کی مؤلفہ ہے یہ امام فن مولف کے اُمتداد اور چھٹی صدی کے معتبر فضلاء میں ہیں گر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس کتاب کا طرز بیان شرح کے انداز پر نہیں ہے۔ اور نہ مولف کے بیان سے شرح ہونی کا پتہ چلتا ہے۔ خطبہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مستقل کتاب ہے۔ تحفۃ الفقہاء اس کتب خانہ میں موجود نہیں اس وجہ سے جزم کے ساتھ کوئی رائے قائم نہیں کی جاسکتی۔ پوری کتاب کی تین جلدیں ہیں۔ یہ پہلی جلد ہے ابتدا کتاب سے کتاب النکاح کے ختم تک۔ آغاز کتاب ورق اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ العلی القادر القوی الفاضل الرحیم الخاضر ورق ۱۳۲ صفحہ اول و اما عندنا اس کلی سورۃ فی الصلۃ فلا یأتی بالتسمیۃ ورق ۲۰۰ صفحہ ۲۔ والرابع انه قال وتکملوا العدة شرط المال العدة۔ خاتمہ ورق ۴۵۲ صفحہ اول۔ فی الجزء الثانی وصل اللہ علی بسیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم</p>
۳۰۵۶	۷۲۹	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع	العلامۃ علاء الدین ابی بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی	تقریباً ۳۳۲۲
		المجلد الثانی	یاسین المہملہ وبقا فی المعجمہ المتونی ۵۸۵	۷۵۰

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۵۳۰	۷۲۷	نصاب الاختسام مع فہرست	الشیخ عمر بن محمد عوض الشافعی الحنفی	مطبوع	کلمتہ	صفحہ ۲۲۲ صفحہ ۵	
		<p>یہ کتاب ایسے مسائل کا فتاویٰ ہے جن کا تعلق منصب احتساب سے ہے۔ ابتدا میں لفظ حسبہ اور احتساب کے معنی کی تحقیق کی گئی ہے۔ پھر متفرق مسائل کے احکام اور ان کے ضمن میں منصب کے فرائض منصبی ذکر کیے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الحسب الرقیب علی نوالہ ایمانا واحتسابا خاتمہ صفحہ ۲۲۲</p> <p>حین ناحت من صیح الجنادی تم نصاب الاحتساب واللہ اعلم بالصواب پنہ ۲۵۷ ابواب پر کتاب کی تقسیم ہے۔</p> <p>مولف رحمہ اللہ کا سن وفات محقق نہیں ہوا۔ صاحب کشف الطون وغیرہ بھی اس تحقیق سے فاصر ہیں۔ کتب خانہ خدیویہ مصر میں ایک قلمی نسخہ ہے جس کا سنہ کتابت ۱۰۸۷ھ لکھا ہے۔ اس کتاب خانے میں بھی تین قلمی نسخے ۵۵۷ھ سے ۵۹۹ھ تک موجود ہیں۔ ایک نسخہ میں سنہ کتابت ۱۰۹۹ھ اور دوسری میں ۱۲۳۵ھ تحریر ہیں۔ تیسرا نسخہ کتابت کے سن سے معرا ہے۔ مولف کا مفصل حال اس وقت تک کہیں دیکھا نہیں گیا۔ نل اللہ یجدد بعد ذلک اصرا۔</p>					
۳۸۵۶	۷۳۸	بائع الصنائع فی ترتیب النشائخ المجلد الاول	العلامة علاء الدین - ابن بکر بن مسعود بن احمد الکاسانی - باسین الہمامہ و يقال بالمعجم - المتوفی ۵۵۸ھ	قلمی		۹۰۴	
		<p>تقطیع کتابت مع جدول ۸x۵ انچ سطر ۳۳ خط اور کاغذ عرب۔ پہلے اور دوسرے صفحہ پر مختصر تاریخ اور</p>					

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ الفتاویٰ الزینیہ فی فقہ الحنفیہ نسبتہ کے تحت میں مذکور ہے۔
۳۴۳۹	۷۲۶	رسالۃ الصيد	مولانا محمود حسن خاں صاحب مقیم ٹوبہ ک خلف نشی احمد حسن خاں صاحب دلیر نجات۔ ۷۲	۱۳۳۵ھ	مطبوعہ ۱۳۳۲ھ بیروت	۱۱۳	
							اس رسالہ میں ہندو کی گولی کے شکار کی حلت و حرمت پر بحث کی گئی ہے اور اس کے مقول میں فقہاء کے اختلاف کو بیان کرنے کے بعد قول راجح کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، سات نصابوں پر کتاب کی تقسیم ہے۔ آغاز صفحہ اول۔ الحمد للہ الذی علما لا انسان مالا یحیاء و انزل الکتاب و فصل فیہ ما احلہ و حرم خاتمہ صفحہ ۱۱۴۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔
							مولف سلمہ اللہ تعالیٰ اس زمانہ کے ممتاز فضلاء میں ہیں۔ بالخصوص علوم دینیہ میں ان کی نظر بہت وسیع اور اعلیٰ پایہ پر ہے۔ کچھ زمانہ سے ٹوبہ ک میں قیام فرما رہے ہیں۔ اس رسالہ کے علاوہ متعدد کتابیں اور بھی تالیف فرمائی ہیں۔ بارک اللہ فی عمرہ و قدرہ۔ ان کے بزرگ اصلاً نجیب آبادی ہیں۔ نشی احمد حسن خاں مرحوم راہپور کے اور تحصیل علم کے بعد ٹوبہ ک گئے۔ وہاں نواب عبید اللہ خاں مرحوم کے کار پر دانا ہو گئے۔ ریاست سے دلبرجست کا خطاب ملا۔ مولف نے علاوہ دیگر تصانیف۔ رجال میں ایک کتاب بزبان عربی لکھی ہے۔ یہ کتاب چند جلدوں میں ہے۔ جب مولانا ۱۳۳۵ھ کے قریب حج کو گئے اس کتاب رجال کی ایک جلد بیروت میں بیچنے کوئے آئے تھے۔ جنگ جبر میں شروع ہو گئی۔ اس لیے اصل کتاب کا پتہ ہے نہ رہ گیا۔ آپ کے سب بھائی فاضل اور دیندار ہیں۔

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ فی طلب الیقین بعد حکم المالکی	الامام العلامة زین الدین بن ابراہیم بن نجیم المصری الخفی المتوفی ۹۷۷ھ				
		یہ رسالہ تقریباً گیارہ صفحات کا ہے۔ ایک واقعہ فقہیہ بیان کیا گیا ہے جس میں مذہب مالکی کے مطابق فیصلہ ہو چکا تھا۔ اُس کے بعد خفی قاضی کی طرف رجوع کیا گیا۔ اس مقدمہ سے فقہی مسائل کا جس قدر تعلق ہے وہ سب مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین خاتمہ صفحہ ۶۰ واما یدفع عن نفسه فاختارنا۔					
		رسالہ فی الطعن الطاعون	ایضاً	۹۵ھ			
		یہ رسالہ سات صفحات سے کچھ زیادہ ہے۔ ۹۵ھ ہجری میں مصر میں جب طاعون پھیلا ہے اُس وقت یہ رسالہ تالیف ہوا ہے۔ آغاز صفحہ ۶۱۔ الحمد للہ مقدر الاثر افاق والا جال خاتمہ صفحہ ۶۷۔ رواۃ الطبرانی فی الاوسط وعلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ۔					
		رسالہ فی بیان المعاصی الکبار والصغائر	ایضاً				
		یہ رسالہ ایک جز کا ہے۔ صغیر وکبیر وگناہ کی تحقیق اور اُن کا حکم بیان کیا گیا ہے آغاز صفحہ ۶۹۔ الحمد للہ وسلم علی عبادہ الذین اصطفیٰ خاتمہ صفحہ ۱۰۴۔ وہم یحبون انہم مہتدون فلا یستغفرون۔					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						یہ رسالہ تقریباً ساڑھے گیارہ صفحات کا ہے۔ وقت عصر اور عشا کی تحقیق خفی مذہب کے موافق اس میں مذکور ہے نوسو باون ہجری میں اس کی تالیف ہوئی ہے۔ آغاز صفحہ ۲۰۔ الحمد للہ الذی ینصر الحق ولو بعد حین خاتمہ صفحہ ۲۸۔ وکان ذلک فی اواخر شعبان اثنتین وخصمین وتسع مائۃ بالحا نقاد الشیخ نبیہ
		التحفة المرضیہ فی الارضی المصریہ	الامام العلامة زین الدین بن ابراہیم بن نجیم المصری الخفی المتوفی ۱۰۵۸ھ			
						یہ رسالہ تقریباً ایک جز کا ہے۔ اس امر کی تحقیق کی گئی ہے کہ ارضی مصریہ خراجی ہے یا کیا۔ اور بر تقدیر خراجی ہونے کے بیع و شہارہ کا اس کے کیا حکم ہے آغاز صفحہ ۲۹۔ الحمد للہ الذی فضل العلم واہلہ۔ خاتمہ صفحہ ۴۵ ورحمہ اللہ مولفہا وکاتبہا والدہ آمین۔
		رسالہ فی الطلاق المطلق بالابراء	ایضاً			
						یہ رسالہ چار صفحات سے کچھ زیادہ ہے۔ اس امر کا مذکور ہے کہ جب طلاق کو ابراء مہر پر مطلق کیا جاوے تو کونسی طلاق وقع ہوگی۔ رجعی۔ یا بائن۔ آغاز صفحہ ۴۵۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین۔ خاتمہ صفحہ ۴۹۔ فلذا الم نطل فی ذکر المقولات واللہ الموفق للصواب۔

نمبر پودا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						یہ رسالہ تقریباً تین صفحات پر ہے۔ شرائط و ارکان نماز کا اس میں بیان ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا محمد۔ ختم صفحہ ۶ وکذا الامام احمد کما قرہناہ انتہی۔
	القول النقی فی الرد علی المتغری الشقی	الامام العلامة زین الدین بن ابراہیم بن نجیم المصری	المتغری شکاویہ			
						یہ رسالہ تقریباً گیارہ صفحات پر ہے۔ اس میں اس امر کا ذکر ہے کہ وظائف جو اوقات سے مقرر کیے جاتے ہیں وہ حکم قاضی مسدود ہو سکتے ہیں یا نہیں عبارت آغاز صفحہ ۶۔ الحمد للہ الذی یظہر الحق و یبعد حجب۔ خاتمہ صفحہ ۱۴ لایزال الخیر بنی حجة فغیرہ اولی ما للہ اعظم و علمہ اتم۔
	المسئله الخاصه فی الوکالۃ العامه	ایضاً	۹۶۳ھ			
						یہ رسالہ تقریباً تین صفحات پر ہے اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ وکیل عام بنانے کی صورت میں کن کن اشیاء کا شمول ہو سکتا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۔ الحمد للہ و سلام علی عباده الذین اصطفی۔ خاتمہ صفحہ ۲۰ و مع ذلک قالوا بعد انتہی واللہ اعلم و علمہ احکم۔ نو سوچہ نسخہ ہجری (۹۶۳) اس رسالہ کا سن تالیف ہے۔
	رفع الغشاع عن وقتي العصر والعشا۔	ایضاً	۹۵۲ھ			

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اشبہتہ یک۔ اسی باب کے ختم پر کتاب کا خاتمہ ہو۔ ابتدا جز ثاسع وعشرون۔ باب الوصیۃ بالکثر من الثلث لوارث فیجوز ذلک بعض الورثۃ۔ آتھا جز ثاسع وعشرون الاصول التي قد بیناها واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ آغاز جز ثانیون باب میوات ذوی الارحام قال رضی اللہ عنہ۔ اعلم ان محمد اُختتم جز ثانیون فاستفام الجمع بینہما واللہ اعلم بالصواب۔					
		علامہ سرخسی رحمہ اللہ حنفی علماء میں امام فن سمجھے جاتے ہیں۔ شیخ الاسلام احمد بن سلیمان بن کمال با شائستگی میں ان کا شمار کیا ہے۔ بہت بڑے فقیہ۔ اصولی۔ مناظر۔ مکمل۔ مانے گئے ہیں۔ شمس الامۃ حواہی کے علاوہ میں فرد کمال ہیں۔ حجت الاسلام اور اوجہ زمانہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ کتاب المبسوط کو عجوبی کے حالت میں لکھا ہے۔ کلمہ رحمتی کے اظہار سے اوز جند میں ایک مدت تک مقید رہے۔ اس حالت میں کوئی کتاب ان کے پاس نہیں تھی صرف حاقطہ کی قوت سے بلا مطالعہ کتب مبسوط کی تالیف میں مصروف ہوئے۔ اظہار بنا کا بیان ہے کہ کنویں میں قید تھے۔ شاگرد کن رہ پڑیٹھے ہوئے اس تصنیف کو لکھا کرتے تھے جب آب الشرب تک لکھ چکے تو رہائی پائی۔ رہا ہونے کے بعد فرغانہ چلے آئے اور یہیں اس کتاب کو مکمل کیا۔ مبسوط کے علاوہ کتاب فی اصول الفقہ۔ السیر البکیر۔ بھی ان کے مولفات میں ہیں۔ سرخس بلاد خراسان میں ایک پُرانی بستی کا نام ہے۔ ان کے سنہ وفات میں اختلاف ہے۔ بطقات الخفیہ میں لکھتے ہیں۔ مات فی حدود التسعین واریع مائۃ اونی حدود خمس مائۃ۔ صاحب کشف الظنون نے سنہ ۷۷۷ کا قول لکھا ہے والہدایہ عالم بحقیقۃ الحال۔ بطقات الخفیہ					
۳۴۳۵	۷۲۵	الرسائل الزینتیۃ فی فقہ الامام العلامہ زین الدین بن	ابراہیم بن نجیم المصری الخفی	سنہ ۷۹۹	قلمی ۷۹۹	۱۰۴	
		الخفیۃ	المتوفی سنہ ۷۹۹				

تبریز و تاج	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تیرہویں جلد ہے۔ اس میں پچیسواں و چھبیسواں جز ہے کتاب الماذون الکبیر سے باب جنایۃ الراكب تک ابتدا جز خامس و عشرون۔ کتاب الماذون الکبیر فال رحمہ اللہ قال النسخ الامام الاجل الى ان قال اعلم بان الاذن فی التیارخ۔ انتہا جز خامس و عشرون۔ بعد ما استفی العقد عنہ والذہ اعلم آغاز جز سادس و عشرون۔ ماب البیع علی انه ان لم یقصد الثمن فلا بیع بینہما۔ ختم جز سادس و عشرون۔ عند فا ذکرہ فی الاصل۔					
۳۳۸)	۷۲۳	مبسوط السخری الجز السابع والعشرون والثامن والعشرون	الامام المجتهد الشافعی بن محمد بن اسماعیل بن احمد بن سهل السرخسی المتوفى سنة ٢٨٥ في حوزة خمسة	مطبوع مصر سنة ١٩٢	صفحة ١٩٢ صفحة ٢١٥		
		چودھویں جلد ہے اس میں ستائیسواں د اٹھائیسواں جز ہے باب الناحس سے باب اقرار الوارث لو ارث متہ تک ابتدا جز سابع و عشرون۔ باب الناحس قال رحمہ اللہ واذا سار الرجل۔ انتہا جز سابع و عشرون۔ لا تقبل منها ذرة واللہ اعلم بالصواب آغاز جز ثامن و عشرون باب الوصية بخلة الارض والبساتين ختم جز ثامن و عشرون۔ يد فعه الى اخيه باختياره واللہ تعالیٰ اعلم۔					
البینام	۷۲۴	مبسوط السخری جزء التاسع والعشرون والثلاثون	ایضاً	ایضاً	ایضاً	صفحة ۲۱۳ صفحة ۳۱۲	
		پندرہویں جلد ہے اس میں انقیسواں و مقبول جز ہے۔ باب الوصية باكثر من الثلثة باب نکاح					

نمبر پست	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۸۱	۴۲۰	میسوطا السخسی البحر الحادی والعشرون والثانی فی العشر	الامام المجدد شمس الدین ابی بکر محمد بن محمد بن سہل السخسی المتوفی عنہ فی شہر رجب فی حدود			صفحہ ۱۸۸ صفحہ ۱۸۸	
		<p>گیا رہیں بلکہ اس میں ایک سو اسی جز ہے۔ باب الصلح فی الوصایا کے باب الشہادۃ فی المضاربتہ تک۔ ابتدا جز واحدی وعشرون۔ باب الصلح فی الوصایا قال رحمہ اللہ واذا وصی الرجل نجلہ مہ عبدا۔ اتمہا جز واحدی وعشرون۔ من الدین بحساب ذلک واللہ اعلم۔ آغاز جز ثانی وعشرون۔ باب الغضب فی الرهن قال رحمہ اللہ واذا کان العبد رهنًا۔ ختم جز ثانی وعشرون فیہذا انیاسہ واللہ اعلم بالصواب۔</p>					
ایضاً	۴۲۱	میسوطا السخسی البحر الثالث والعشرون والرابع والعشرون۔	ایضاً		۳۳۱ مطبوع مصر	صفحہ ۲۰۶ صفحہ ۱۸۵	
		<p>بامیں جلدی اس میں تیسواں و چوبیسواں جز ہے کتاب المزارعہ سے کتاب البحر تک ابتدا جز ثالث وعشرون۔ کتاب المزارعہ قال الشیخ الی ان قال اعلم ان المزارعۃ مفاعلة اتمہا جز ثالث وعشرون وقد بینا ہذا فی کتاب الدعوی۔ شروع جز رابع وعشرون۔ کتاب الاثر بۃ قال الشیخ الی قوله اعلم ان النحر حرام۔ ختم جز رابع وعشرون۔ من بیوعہ ادا ستر بیتہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب</p>					
ایضاً	۴۲۲	میسوطا السخسی البحر الرابع والعشرون والسادس والعشرون	ایضاً		ایضاً	صفحہ ۱۹۲ صفحہ ۱۹۳	

تبریز موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ یا قلمی	تور و تصنیف	کیفیت
۳۳۸۱	۷۱۸	مبسوط السرخسی الجزء السابع عشر والثامن عشر	الامام المجتہد شمس الامہ ابن بکر محمد بن احمد بن بکر السرخسی المتوفی ۴۸۳ھ وفیل فی حدود خمس مائتہ		۱۳۳۱ھ مطبوع مصر	صفحہ ۲۰۲ صفحہ ۱۹۲	
		<p>نویں جلد ہوا اس میں شریعوں و اطہار و احوال جز سہمے کتاب باب اجمع عن الشہادۃ فی الطلاق و النکاح سے باب الاقرار بالقبض تک۔ ابتدا جز سابع عشر۔ باب الرجوع عن التہارۃ فی الطلاق و النکاح قال رحمہ اللہ واذا شہد رجل وامرأتان۔ ختم جز سابع عشر بخلاف المفاوض علی ما بینا واللہ اعلم بالصواب آغاز جز ثامن عشر۔ باب الاقرار بالعاریۃ۔ قال رحمہ اذا اقر الرجل ان هذا اللوب۔ خاتمہ جز ثامن عشر ہذا الفصول فیما سبق واللہ اعلم۔</p>					
ایضاً	۷۱۹	مبسوط السرخسی الجزء التاسع عشر والعشرون	ایضاً		۱۳۳۱ھ مطبوع مصر	صفحہ ۱۹۰ صفحہ ۱۸۴	
		<p>دسویں جلد ہوا اس میں انیسواں و بیسواں جز سہمے کتاب الوکالۃ سے باب صلح الایب والوصی والوارث تک شروع جز تاسع عشر۔ کتاب الوکالۃ قال التبیح الی ان قال اعلم ان الوکالۃ فی اللغۃ۔ ختم جز تاسع عشر لیکن شطاعن المال واللہ اعلم بالصواب۔ آغاز جز عشرون۔ باب الکفالۃ بالنفس والوکالۃ بالخصومت۔ تمام جز عشرون۔ فی حصۃ الجوہر اذا کان ممیزاً واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب</p>					

نمبر و جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۸۱	۷۱۶	مبسوط السرخسی الجزء الثالث عشر والرابع عشر	الإمام المجتهد الشافعی محمد بن اسماعیل السرخسی الشافعی عشر من قبل في حد و خمسة		مطبوعہ مصر	صفحہ ۲۰۰ صفحہ ۱۸۶	
		<p>ساتویں جلد ہی اس میں تیرہ ہواں و چودھواں جزوی باب البیوع الفاسدہ سے باب الشفوع فی البنا و غیر ذلک ابتدا جز ثلث عشر باب البیوع الفاسدہ و اذا استدی الرجل عدل نہی - ختم جز ثلث عشر من فتح الحفل والله اعلم - آغاز جز ربع عشر کتاب الصرف قال الشيخ الى ان قال الصرف اسم لنوع بيع - خاتمہ جز ربع عشر حن العتق لها بالتدابیر والله اعلم - بالصواب والله المراجع والمآب -</p>					
ایضاً	۷۱۷	مبسوط السرخسی الجزء الخامس عشر والسادس عشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	صفحہ ۱۸۵ صفحہ ۱۹۹	
		<p>آٹھویں جلد ہی اس میں پندرہواں و سولہواں جزوی کتاب القسمة سے کتاب الرجوع عن الشهادة تک - آغاز جز خامس عشر قال الشيخ الى ان قال القسمة من الحقوق اللازمة - ختم جز خامس عشر دنیا فی تركة كسائر الدون والله اعلم - ابتدا جز سادس عشر - باب انتفاض الاحصاء مال رحمہ اللہ ذکر عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه - خاتمہ جز سادس عشر - يعضى المتاضى له و من جاء والله اعلم -</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ عالمی تعلیم و صنعت	کیفیت
		<p>باب الکسوفۃ قال رضی اللہ عنہ واذا حلت لا یشری ختم جز ثانی فلا یلزمہ سوء ابتداء جز عاشر فال شیخ الی ان قال اعلم ان السیر جمع سیرۃ خاتمہ جز عاشر۔ و عدمہ سوء واللہ سبحانہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔</p>				
۳۳۸۱	۷۱۵	مبسوط السرخسی الجزء الحادی عشر والثانی عشر	الامام المجتہد شمس الامیر ابی بکر محمد بن احمد سهل السرخسی المتوفی ۴۸۳ھ قبل فی حدود خمس مائۃ		۱۳۳۱ھ مطبوع مصر	صفحہ ۲۵۰ صفحہ ۲۲۰
		<p>چھٹی جلد ہی اس میں گیا رہواں و بارہواں جز ہے بقیہ کتاب اللقیط سے باب الوکالتہ فی السلم تک۔ آغاز جز دہاوی عشر کتاب اللقیط قال الشیخ الی ان قال اختلف الناس فیمن وجد تقطعہ۔ ختم جز دہاوی عشر والعمل علیہ بعد ذلك واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔ ابتداء جز ثانی عشر کتاب الذبائح قال الشیخ الی ان قال لا یجل ما ذبح ابن اوطقر۔ خاتمہ جز ثانی عشر۔ فیستوی فیہ الرجال والنساء۔</p>				

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۸۱	۷۱۳	مبسوط السرخسی الجزء السابع والثامن	الامام المجتهد شمس الامم ابی بکر محمد بن احمد بن سهل السرخسی المتوفی ۳۵۴ھ وقیل فی حدود و شمس مائے		مطبوع مصر ۱۳۳۱ھ	صفحہ ۲۴۱ صفحہ ۱۹۰	
<p>چوتھی جلد ہی اس میں سائواں داٹھواں جز ہی باب الظہار سے باب الیمین فی الشرب تک ابتدا و جز سابع قال رضی اللہ عنہ و یجوز فی کفارة الظہار عتق الرقبہ العوراء عندنا ختم جز سابع واصحاب خیار الصحب والرفاق آغاز جز ثامن کتاب للکاتب مال الشیخ الامام الاعلی الزاهد تیسرا لائمہ فخر الاسلام ابوبکر محمد بن ابی سهل السرخسی رحمہ اللہ الکتاب لائحۃ هو الختم ختم جز ثامن فی مسئلۃ الدقیق واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔</p>							
ایضاً	۷۱۴	مبسوط السرخسی الجزء التاسع والعاشر	ایضاً		مطبوع مصر ۱۳۳۱ھ	صفحہ ۲۰۶ صفحہ ۲۲۲	
<p>پانچویں جلد ہی جس میں ذوال و دسواں جز ہی باب الکسوة سے کتاب اللقیط کے کچھ حصہ تک آغاز جز ناسع</p>							

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							دوسری جلد ہے جس میں تیسرا درجہ تھا جز و مذکور ہے۔ باب عشر الارضین سے باب النکاح الصغیر تک ابتدا جز ثالث باب عشر الارضین قال الاصل فی وجوب العشاء خاتمہ جز ثالث یہ فقہاء العدۃ للاحتمال والله اعلم بالصواب آغاز جز رابع کتاب المناسک قال الشیخ الامام الاجل الزا ختم جز رابع فی الجنون الاصلی والله اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔
۳۳۸۱	۷۱۲	مبسوط السرخسی الجز الخامس والسادس	الامام المجتہد شمس الامم ابن بکر محمد بن احمد بن سهل السرخسی المتوفی ۸۳۳ھ وقیل فی حد و خمس مات		۳۳۱ھ مطبوعہ مصر	صفحہ ۲۱۹ صفحہ ۱۲۸	
							تیسری جلد ہے اس میں پانچواں و چھٹا جزے۔ باب نکاح البکر سے باب الطہارت تک ابتداء جز خامس باب نکاح البکر قال رضی اللہ عنہ واذ اذوہ الرجل خاتمہ جز رابع وسلکو طریق النکاح آغاز جز سادس کتاب الطلاق قال الشیخ الامام الاجل الزاھد شمس الامم وھذا سلا ابو بکر محمد بن ابی سهل السرخسی رحمہ اللہ تعالیٰ الامام الطلاق۔ ختم جز سادس۔ فصیام شہرین متتابعین الآبہ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب واللہ المرجع والمآب۔

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ کتاب مذہب خفی میں نہایت مستند مانی جاتی ہے۔ تمام کتب ظاہر الروایہ کی (جن کو اصول بھی کہتے ہیں) حاوی ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ کی کتابیں الجامع الصغیر۔ الجامع الکبیر۔ الزیادات۔ السیر الکبیر۔ السیر الصغیر۔ المبسوط۔					
		(اس کا نام اصل بھی ہے)۔ کتب اصول و ظاہر الروایہ سے تعبیر کی جاتی ہیں۔ ان تمام کتابوں میں فردعات خفیہ غایت تحقیق و بسط کے ساتھ مذکور ہیں۔ علامہ سرخسی مولف کتاب ہذا نے اپنی اس کتاب میں انہیں کتب سے اخذ کیا ہے۔ یہ کتاب جملہ مسائل عبادات و معاملات کا ذخیرہ ہے۔					
		تمام مسائل و دلائل و بسط کے ساتھ ذکر کیے ہیں۔ اس مطبعہ میں نسخہ ہذا کی تقسیم تیس اجزاء پر رکھی گئی ہے۔ جن کی پندرہ جلدیں قائم کی گئی ہیں۔ یہ پہلی جلد ہے۔ اس میں پہلا اور دوسرا جز ہے۔ ابتدا کتاب سے باب المعاون کے ختم تک۔					
		ابتداء جز اول صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی۔ الحمد للہ باری النعم و صبی الرحمہ و عجل القمہ ختم جز اول صفحہ ۲۵۳ حتی یتحل منها تم الباب واللہ سبحانہ و تعالیٰ۔ اعلم بالصواب۔					
		آغاز جز دوم صفحہ ۲۔ باب فی الصلوٰۃ فی السفنہ قال وان استطاع الرجل الخروج۔					
		خاتمہ جز دوم صفحہ ۲۱۰۔ ولا یصح ذلک التقبل منه فہذا امثلہ۔ واللہ اعلم۔ ایک حصہ قلمی اس کتاب کا کتاب انعین سے کتاب الرضاع کے ختم تک مندرجہ بر بھی لکھا ہے۔					
۳۳۸۱	۷۱۱	مبسوط السرخسی الجز ۱ الثالث والرابع	الامام المجتہد شمس اللہ ابن بکر محمد بن احمد بن سہل السرخسی المتوفی ۴۴۱ھ وقیل فی حدود خمس مائت		۱۳۲۱ھ مطبع مصر	صفحہ ۲۲۰ صفحہ ۲۲۸	

نمبر مودعہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ کتاب اکثر مسائل اعتقادیہ و فہمیہ کی جامع ہے۔ مسائل کثیر الوقوع کا استفسار مع جوابات لکھا ہے۔ مسلک حنفی کے موافق کتب فقہ کے انداز پر اس کی ترتیب رکھی گئی ہے۔ کتاب دیاوہائع اور یکار آمد ہے۔ فرست ابواب بھی کتاب کے آخر میں ہے۔					
		آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی اشراف المرسلین سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔					
		ختم صفحہ ۳۰۶۔ ومن تبعہم بہ احسان الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین۔					
		مولف کتاب طرابلس کے رہنے والے ہیں۔ صغریٰ میں کلام مجید حفظ کیا اور ضروری علم علماء وطن کی خدمت میں رہ کر حاصل کیا۔ جب انیس برس کی عمر ہو گئی تو ان کے والد۔ دادا۔ چچا نے اس خیال سے کہ طرابلس میں اس وقت حنفی عالم باقی نہیں رہے۔ تحصیل فقہ حنفی کی غرض سے جامع ازہر مصر میں سلاسلہ ہجری میں بھیج دیا۔					
		تقریباً سات سال یہاں تحصیل فقہ حنفی وغیرہ میں مصروف رہے۔ فقہار نامی اور علماء گرامی سے کسب علم کیا۔ سلاسلہ کے اوائل میں علوم سے فایز ہو کر وطن اصلی میں مراجعت کی۔ یہاں ہیئتہ تدریس۔ نشر علوم۔ افتاء میں مشغولیت رکھی۔ یہ کتاب بھی طرابلس میں تالیف کی ہو۔ ہکذا فی خطبہ ہذا لکھتا					
۳۳۸۱	۷۱۰	میسوط السرخسی البحر الاول والثانی	الامام المجتہد شمس الامۃ ابی بکر محمد بن احمد بن سہل السرخسی التمیمی ذیل فی حدود خمس مائۃ		۱۳۳۱ھ مطبوع مصر	صفحہ ۲۵۳ صفحہ ۲۱۰	

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	مستند تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	مقیاس
		استرآن و امثال پر مقدم ہو گئے۔ بالخصوص علم فقہ میں نواسطے درجہ کا تجربہ کیا۔ دور دور تک شہرت پھیل گئی۔ ہر طرف سے طلباء و متفقیں آنے لگے۔ اور آپ کے فیض صحبت سے کامیاب ہونے لگے۔ مصنفات کو ایسی قبولیت ہوئی کہ ہر چار طرف مشتہر ہو گئے۔ آپ کے فضل و کمال کا ہر شخص مغرور تھا۔ الا الذی ینخبطہ الشیطان من المس۔					
		مسائل خلاف اس طح پر حفظ تھے جیسے عام طور پر سورہ فاتحہ پہلے مسجد میں طلباء کی مدرس فرماتے تھے۔ وزیر نظام الملک نے دجاہ کے کنارہ پر ایک مدرسہ بنا کیا اور بہت اصرار و تلقین کے ساتھ آپ کو مدرسہ میں تعلیم پر مامور کیا۔ زہد و تقویٰ کا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ مسجد میں ایک دینار بھول آئے۔ یاد آنے پر واپس کثیف لے گئے تو دینار وہاں پڑ پایا۔ اس خیال سے کہ شاید کسی دوسرے شخص کا ہو۔ نہیں اٹھایا۔ اور وہیں اُس کو چھوڑ دیا مصنفات میں یہ چند کتابیں زیادہ مشہور المہذب۔ النکت فی الخلاف التمع۔ شرح المعبر التبرہ فی اصول الفقہ۔ الملخص والموزن فی الحج وال۔ طبقات الفقہاء وغیرہ۔					
		اکلیس جمادی الآخرہ سن چار سو پندرہ (۷۴۶ھ) ہجری شب چہار شنبہ بغداد میں وفات پائی ابو الوفا بن عقیل ضہلی نے غسل دیا اور مقبرہ باب حرب میں مدفون ہوئے۔ (طبقات للسیکی)					
۳۳۸۳	۷۰۹	التقاء دی الکالمیہ فی ایحوادث الطرا	مفتی الدیار الطرابلسی الشیخ محمد کمال بن مصطفیٰ الطرابلسی الحنفی	۳۳۸۳ھ	مطبوع مصر	۳۰۸	۱

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اصول مذہب شافعی میں: کتاب عجیب و متنوع مانی گئی ہے کتاب کو مختصر ہے مگر اس میں مسائل کی حاوی ہے۔ خطبہ میں لکھتے ہیں:-					
		ہذا کتاب المختصر فی اصول مذہب شافعی رضی اللہ عنہ ادا فراہ البتدی ونصورۃ بنیۃ علی اکثر المسائل واذا نظر بہ المذہبی ذکرہ جمیع الحوادث انتا اللہ تعالیٰ کتاب کی تالیف					
		اول رمضان ۱۲۵۲ھ ہجری میں شروع ہوئی اور ۱۲۵۳ھ ہجری سنہان کے پہلے میں ختم ہو گئی۔ اس کتاب کے بہت سے شروح ہیں۔ ایک شرح کے تصحیح التنبیہ مولفہ امام نووی المتوفی ۷۲۷ھ ہجری اس نسخے کے حاشیہ پر بھی ہے جس میں الفاظ تنبیہ کی تحقیق کی گئی ہے۔ لغات عربیہ اور الفاظ مولدہ وغیرہ کو نمیز کیا ہے۔					
		اس کے علاوہ کلمات داساس کے متعلق مناسب نتیجہ کی ہے جو تنبیہ کے پڑنے والے کے واسطے نہایت مفید اور معین ہے۔ اس نسخہ و مطبوعہ کے شروع میں تنبیہ کے صرف خطبے کی مختصر شرح					
		جمہاتین ورق مسمی مقصد التنبیہ مولفہ عز الملتہ والیدین محمد بن جماعۃ الشافعی لحن ہے۔ ابتدا کتاب التنبیہ صفحہ ۲:- الحمد للہ حق حمدہ و صلواتہ علی محمد خیر خلقہ ختم صفحہ ۱۵۸					
		ام دلہ و قیل لا تصدقہم الکتاب لجمہ اللہ ومنہ والصلوات والسلام علی نبیہ محمد والہ و عترتہ آغاز کتاب تصحیح التنبیہ صفحہ ۲:- الحمد للہ رب العالمین و صلواتہ و سلامہ علی محمد خیر خلقہ و علی سائر النبیین خاتم صفحہ ۱۵۸ فانھا لنتہ صحیحہ واللہ اعلم۔					
		ابتدائی صفحہ کتاب میں فرست ابواب منضم ہے۔					
		مصنف رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۵۳ھ ہجری میں فروز آباد میں (چھوٹا سا شہر ہے فارس میں) پیدا ہوئے اور وہیں نشو و نما پایا۔ جب اس شہر کو پہنچے تو شیراز۔ بصرہ۔ بغداد میں ٹہکے بڑے فضلاء اور فقہاء سے کسب علوم کیا۔ تحصیل علم میں اس قدر اجتہاد اور کوشش کی کہ جگہ علوم فنون میں					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							مہربن کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ الحمد لمن بیدن لنا الحلال والحرام ختم صفحہ ۲۴۔ فلیباک علی نقہ الی قولہ وصحبہ اجمعین آمین مولدات علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن اصول حدیث میں تحت نمبر ۳۶ لکھا گیا۔
۳۳۸۸	۴۰۴	مواہب البیوع فی حکمتہ التشریع	الشیخ عبدالقادر معروف الکردی السندجی	۱۳۲۹ھ مطبوع کروستال	۶۴		
							احکام شرعیہ میں جو مصاح اور حکم رکھے گئے ہیں۔ اس رسالہ میں ان کو عقلی طور پر ثابت کیا ہی آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ المتفرد بنعمۃ الخلق والایجاد۔ ختم صفحہ ۶۰ واللہ یدینا وایاک الی احسن ختام یہ رسالہ مصنفات جدیدہ میں ہے۔ مولف رحمہ اللہ نے اپنے ہی مطبع میں اس کو طبع کیا ہے۔
۳۳۸۵	۴۰۸	التنبیہ فی فروع الشافعیۃ مع شرحہ تصحیح التنبیہ	الشیخ۔ ابی اسحاق ابراہیم بن علی۔ بن یوسف الشیرازی۔ الفیروز آبادی المتوفی ۱۳۶۶ھ	۱۳۲۹ھ مطبوعہ مصر	۱۶۰		

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
					<p>زمانے کے شیخ الحنفیہ مشہور ہوئے۔ جامع ازہر مصر میں ایک مدت تک قیام رہا۔ وہاں کے اکابرین و فضلاء سے مستفید ہوئے۔ اعلیٰ درجہ کے مفسر۔ محدث۔ فقیہ۔ لغوی۔ صرفی۔ نحوی۔ بیانی عروسی ماننے لگے ہیں۔ ان کے تلامذہ میں بھی بڑے بڑے مشہور علماء معدود ہیں۔</p> <p>کثیر التصانیف بھی ہیں۔ مولفات مشہور ہیں یہ چند کتابیں بیان کی گئی ہیں۔</p> <p>حاشی علی منع الفخار حاشی علی شرح الكنز للبعینی حاشی علی الاشباہ والنظائر جامع الفصولین مسلک الانصاف فی عدم الفرق بین مسلمینی السبکی والخصاف۔</p> <p>الفوز والغنم فی مسئلۃ الشرف من الائم۔ دیوان شعر مرتب علی حروف المعجم۔</p> <p>۲۷ رمضان المبارک شب یکشنبہ سال ایک ہزار اکیاسی (۱۰۸۱) ہجری میں وفات پائی اور حسب وصیت شیخ محمد البطاخی رحمہ اللہ کے قریب مدفون ہوئے۔</p> <p>خلاصۃ الاثر فی اعیان الفرن الحادی عشر وغیرہ</p>
۳۳۴۹	القول الجازم فی سقوط الحد بنکاح الحارم	ابوالحسنات مولوی عبدالحی الکنوسی المنوفی	۱۲۹۵ھ	۲۴	مطبوعہ علوی لکھنؤ
					<p>مختصر رسالہ ہے جس میں ذکر کیا گیا ہے کہ عارم کے ساتھ بعد نکاح و طے ہونے میں حد زنا جاری ہوتی ہے یا کیا۔</p> <p>امام ابو حنیفہ از امام سفیان ثوری رحمہما اللہ کے قائل نہیں بلکہ ان کا قول ہے کہ تعزیر کی جاوے۔ اس پر طاعینین نے امام صاحب پر اعتراض کیا ہے۔</p> <p>مولف نے اس رسالہ میں شرح و بسط کے ساتھ امام صاحب کے مسلک کو دلائل ثقلیہ و عقلیہ سے</p>

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تاریخ	کیفیت
۳۲۰۵	۴۰۵	الفتاویٰ النخیریہ لنفع البریہ	العلامة خير الدين ابن احمد بن نور الدين علي بن زين الدين بن عبد الوهاب الايوبي الحلي الفاروقي الزلي المتوفي سنة ۱۰۸۰ هجری	۱۰۸۰ هجری	مطبوع مصر	۲۴۴	

یہ دوسرا حصہ ہے۔ کتاب ادب الفاضل سے کتاب الفرائض کے ختم تک۔

ابتدا صفحہ ۲۔ کتاب ادب الفاضل سئل فی وقف ثبت الذی فاضل حنفی

ختم صفحہ ۲۴۴ و صفحہ ۲۴۴ و خمس تبراط و الله اعلم قال جامعها الشيخ ابراهيم بن

سليمان الرحلى تلميذ المؤلف وهذا اخر ما راينه من مسودة فتاوى شيخنا و استاذنا

الى قوله فرغ من كتابتها و تبويبها و ترتيبها في اخرجها دى الاولى سنة ۱۰۸۰ هجری

و ثمانين و الف و كان ذلك بمنزله بر مله فلسطين

مولف علام رحمہ اللہ اوائل رمضان المبارک ۱۲۹۳ھ میں رملہ فلسطین میں بہدا ہوئے۔

نسباً علی بن عظیم الولی الفاروقی کی اولاد میں ہیں اسی وجہ سے علمی بضم عین و فتح لام و سکون یا و کسر یم کہے

جاتے ہیں۔ ابتدا میں شافعی المذہب تھے۔ ان کے بڑے بھائی عبد الباقی حنفی مذہب رکھنے لگے

باہم دونوں بھائی ایک دوسرے کو اپنے مذہب میں لانے کے خواہشمند تھے۔

بالآخر بعض اکابر جامع ازہر کے مشورہ سے مؤلف کتاب نے امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف

رجوع کیا جس کا جواب ملا کہ کلنا علی الہدای اُس وقت سے حنفی مذہب اختیار کر لیا اور اپنے

مؤلف	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	تتبع یا نقلی	تتبع و تحقیق	کیفیت
						<p>یہ دوسرا حصہ ہے جس میں اب تک جو اس سے پہلے کتابوں میں اب تک تمام وغیرہ ذکر کیا ہے</p> <p>آغاز صفحہ ۲ کتاب النکاح والمطہر فی حصہ ہندو</p> <p>خاتمہ صفحہ ۲۴۵۔ کل واحد منہما وادله مستحاجہ۔ و قد عمدت بالصواب والیہ المرجع والمآب</p> <p>انہم خالی رحمہ اللہ کاتر حمد فی تفسیر نمبر ۲ کے تحت میں لکھا گیا۔</p>
۳۲۰۵	۴۰۳	<p>الفناوی الخیر</p> <p>نفع المرء البحر الاول</p> <p>بن نور الدین حسنی</p> <p>بن زین الدین بن</p> <p>سید الوہاب بن ابی بکر</p> <p>العلیمی الفاروقی</p> <p>الربی المتوفی</p>	<p>العلامة شیر الدین بن احمد</p> <p>بن نور الدین حسنی</p> <p>بن زین الدین بن</p> <p>سید الوہاب بن ابی بکر</p> <p>العلیمی الفاروقی</p> <p>الربی المتوفی</p>	<p>مطبوع مصر</p>	۲۵۱	
						<p>اس کتاب کو علامہ محی الدین بن خیر الدین الربی المتوفی رحمہ اللہ ابن مؤلف نے مولف کی</p> <p>حیات میں جمع کرنا شروع کیا تھا۔ باب المہر تک مرتب کر چکے تھے کہ انتقال ہو گیا ان کی وفات کے</p> <p>بعد شیخ ابراہیم بن سلیمان الجینی المتوفی رحمہ اللہ ہجری تلمیذ خاص مولف نے حسب اجازت اپنے</p> <p>استاد کے پورا کیا اور آخر جلدی الاولیٰ سنہ ہجری میں درملہ میں جو مولف کا مکان ہے اس کی تکمیل</p> <p>سے فارغ ہوئے۔ یہ کتاب فقہ حنفی میں معتبر و مستند مانی گئی ہے۔</p> <p>مسائل کو سوال و جواب کی صورت میں لکھا ہے۔ اس مطلع میں اس کے دو حصے علیحدہ علیحدہ رکھے گئے</p> <p>ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ کتاب الطہارہ سے کتاب النکاح کے ختم تک۔ ابتدا میں فرست ابواب بھی</p> <p>شال ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی وفق من ارادہ الخیر للتحقیق فی الدین۔</p> <p>ختم صفحہ ۵۰۰۔ الحال حدہ لطلان الحوالہ بعد النشر واللہ اعلم اس کتاب کا قلمی نسخہ ناقص و ناتمام نمبر ۳۰۴ پر بھی بیچ</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	تہ اشاعت	کیفیت
						محقق نہیں ہوا کہ مذکور فی کشف الطون اور مذکور فی الفوائد بہرہ ایک ہی شخص ہیں! کیا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ہذا اما سچ الیہ نظری۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک اسرار۔
۳۲۰۹	۷۰۲	الوجیز البحر الاول	امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۳۵۰ھ	۳۱۷ھ مطبوع مصر	۲۹۱	
						یہ کتاب شافعی مذہب کی ہے۔ مولف رحمہ اللہ نے مسائل فقہ کو نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ لکھا ہے۔ جہاں کہیں ائمہ نے اختلاف کیا ہے اُس کو بھی ظاہر کر دیا ہے۔ ائمہ کے اسما و کرامی کے واسطے رمزاً حروف لکھے گئے ہیں (ح) امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے واسطے (م) سے امام مالک رحمہ اللہ مراد ہیں (ن) سے امام مزنی رحمہ اللہ کا اشارہ ہے۔ درجہوں پر کتاب کی تقسیم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے اس میں عبادات کتاب الحج کے آخر تک اور بیچ کے تمام مسائل مذکور ہیں۔ ابتداء صفحہ ۲۔ احمد اللہ علی نعمہ السابقتہ ومنہم السائنہ۔ ختم صفحہ ۲۹۶۔ استقصینا ہا فی البسیط والوسیط واللہ سبحانہ وتعالی اعلم
ایضاً	۷۰۳	الوجیز البحر الثانی	امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۳۵۰ھ	۳۱۷ھ مطبوعہ مصر	۲۹۶	

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>الشیخ الفقیہ احمد بن محمد بن اقبال دستاویز البحر الزاخر۔</p> <p>اس کتاب میں عبادات و معاملات کے تمام وکمال کے ساتھ لکھے ہیں۔ کتاب الطہارۃ سے ہدایت کی گئی ہے۔ مگر اس جگہ کی پانچ سطروں کے نصف اولیٰ میں ایسی پیوند کاری ہے جس کی وجہ سے ابتدائی عبارت غلط ہو گئی ہے۔ چھٹی سطر کی عبارت ان کلمات سے پڑھی جاتی ہے۔ و مسح الکل افضل ولو مسح برؤس الاصابیح لا یجوز۔</p> <p>عبارت ورق ۱۰۔ صفحہ ۱ باب الحیض اقل الخیض ثلثۃ ایام ولایا لہا۔</p> <p>ورق ۲، صفحہ ۲۔ باب الجنایات فی الحج اذ التییب المحرم نعلیہ الکفارۃ۔</p> <p>ختم صفحہ ۵۴۵ فذلک ثمانیۃ واربعون حبة فافہم ذلک واللہ اعلم تہ الکتاب بعون اللہ الکریم الوہاب وقت الظہر من یوم السبت الغرۃ من شہر رجب سنۃ ثمان وثمانین وتسعمائة من الهجرة النبویہ بید الفقیر الحقیر جمال محمد سکھن غفر اللہ عنہ وعن والدہ ولین تغیبکما بہ ولین اغفر لہ مع جمیع المؤمنین والمؤمنات و صلی اللہ علی سیدنا محمد النبی الاخی الطاہر الزکی وعلی آلہ واصحابہ وسلم برحمتک یا ارحم الراحمین۔</p> <p>کشف الظنون میں بحر آخر کے مولف کا نام اس طرح لکھا ہے۔ احمد بن محمد بن اقبال۔ سن وفات وغیرہ کو کچھ نہیں لکھا۔ الفوائد البہیہ میں مولوی عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی لکھتے ہیں۔ احمد بن محمد بن محمد بن نصر الفقیہ المعروف بالاقطع المتوفی سنۃ ۸۵۰ ہجری فقہ میں کامل شخص ہیں۔ صاحب مختصر القدوری کے شاگرد ہیں۔ بغداد میں سکونت رکھتے تھے سنۃ ۸۵۰ ہجری میں بغداد سے ابھراڑ چلے آئے محقر القدوری کے شاگرد ہیں۔ ان کو اقل کہنے کی دو وجہ بیان کی جاتی ہیں۔ اتھام سرقہ کی وجہ سے ان کا ہاتھ کاٹا گیا۔ باتار کی لڑائی میں مقطع الید ہوئے تھے۔ انتھی ما قال الفاضل للکنوی۔ یہ امر ویسے طور پر</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ختم مسائل پر کتاب کا خاتمہ ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ النہایات ہی جمع شہادۃ جمعیت باعتبار انواعہما					
		ختم صفحہ ۴۴۔ اللہم انی استلک العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ۔ مولف نے اس کتاب کی تالیف ۲۴۔ رجب ۱۳۲۶ھ کو شروع کی اور ۲ شوال ۱۳۲۸ھ تک پوری فراغت ہوئی۔ پورے تین مہینے تالیف میں صرف ہوئے۔ آپ موجودہ زمانہ کے منتخب فضلاء میں ہیں۔					
۳۲۹۱	۷۱	بحر زائر	الشیخ احمد بن محمد بن محمد بن نصیر الفقیہ المعروف بالقطع المتوفی ۷۴۷ھ		تفصیلی	۵۴۶	
		تقطیع کتابت مختلف۔ طولا آٹھ سے نو انچ تک کہیں اس سے بھی کچھ زیادہ۔ عرض ۱۲ سے ۱۶ ۵ انچ تک کہیں اس سے کم و بیش۔ سطور متفاوت ۲۴ سے ۲۸ تک خط نسخ پنجتہ۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سیاہی و سرخی سے۔ کاتب جمال محمد سکھن۔ پوری کتاب کے اوراق پیوند کار اور آب رسیدہ ہیں۔ کرخوردگی کا بھی عام اثر ہے۔					
		ظاہر ایچہ کتاب مختصر القدوری کی شرح معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ متن اور شرح کی عبارت بیاناً متمیز نہیں مگر غرض کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولف نے ہر باب میں اصل عبارت مختصر القدوری میں بسط کیا ہے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ عبارت متن و شرح میں غلط کاتب کی طرف سے ہو اسے یا خود مولف نے یہی طرز رکھا ہے۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون میں مختصر القدوری کے بیان میں لکھتے ہیں۔ وجرّ السراج الوھّاج					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>پہلے صفحے میں ۱۸۳ لکھی ہوئی۔ مولف رحمہ اللہ نے مسائل مستفسرہ کے جواب میں بہت تفصیل و بسط سے کام لیا ہے ہر ایک سوال کے متعلق جواب شافی لکھا ہے آغاز صفحہ ۲ ذکر ما اشتمل علیہ هذا المجموع المبارك السائل الجلیلة۔ صفحہ ۳۸۔ سطر ۳ مال احمد بن حنبل احسن احادیث الانباء خاتمہ صفحہ ۳۴۰۔ ہمنہ وکرمہ الحمد لله رب العالمین وکان الفراغ من کتابتہ الی قولہ اجمعین امین امین۔ مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ فقہ تفسیر نمبر ۲۴۳ پر تحریر ہو چکا۔</p>
۳۱۹۸	۶۹۹	السعیدیات فی حکام المعاملات النصف الاول	مولینا محمد سعید عبد الغفار المدرس بالا زہر الشریعینا	۱۳۲۶ھ	۳۲۰	۴۰۸	مطبوعہ مصر
							<p>یہ کتاب حنفی مذہب کے موافق معاملات میں لکھی گئی ہے۔ کتاب النکاح سے اس کی ابتدا ہوئی ہے مسائل کو تفصیل و تشریح کے ساتھ لکھا ہے دو حصوں پر تقسیم کی گئی ہے یہ سلاحدہ ہے کتاب النکاح سے کتاب القضاء کے ختم تک۔ ۱۰ ابتدائے صفحہ ۲۔ ختم تک علی الاکمل سیمساک الحجابات المستین وعلی التفقہ فی الدین ختم صفحہ ۴۰۸۔ جہ و آخر تحریر او قمتلا و تنورا و صل اللہم الی قلبہ وصحبہ وسلہ۔ آخر میں فہرست ابواب بھی شامل ہے۔</p>
۳۱۹۸	۷۰۰	السعیدیات فی احکام المعاملات النصف الثانی	مولینا محمد سعید عبد الغفار المدرس بالا زہر الشریعینا	۱۳۲۶ھ	۳۲۰	۴۵۱	مطبوعہ مصر
							<p>یہ دوسرا حصہ ہے۔ کتاب الشہادات سے۔ کتاب الخنثی کے ختم تک اور سیاحت کے</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کاجواب حکماء کی طرف سے لکھا جو تہافت المتہافتین کے نام سے مشہور ہے۔ حکماء میں ارسطو کا بچہ معتقد اور مدح ہے۔					
		اس کے اہل مصنفات عربی زبان کے نادر الوجود ہو گئے۔ اکثر مصنفات لاطینی زبان میں مترجم ہوئے ہیں۔ اکبر تلامذہ میں ان کے یہ لوگ مشہور ہیں۔ محمد بن عیسیٰ السد۔ ابو الحسن سہل بن مالک ابو الریح بن سالم۔ ابو بکر بن جہور۔ ابو القاسم بن الطیلسان وغیرہم۔					
		تعداد مصنفات					
		کلیات ابن رشد فی الطلب۔ شرح ارجوزہ للشیخ الرئيس۔ تہافت المتہافتین۔ فصل المقال فی مابین اشریۃ والبطنیۃ من الاتصال۔ تلخیص کتاب الکون والفساد۔ الجمع الاثرانی۔ وغیر ذلک۔ صاحب ترجمہ کے سن ولادی و وفات میں مورخین مختلف ہیں۔ معلم بطرس بستان۔ دائرۃ المعارف میں سنہ ولادت ۱۱۵۰ (۱۱۵۰ھ) ہجری مطابق سنہ ۱۱۵۰ مسیحی لکھتے ہیں اور سنہ ۱۱۹۰ ہجری مطابق سنہ ۱۱۹۰ مسیحی کو سال وفات تحریر کرتے ہیں۔ فح النون نے اپنی کتاب میں جو ابن رشد کے حال میں تالیف کی ۱۱۵۰ ہجری مطابق سنہ ۱۱۵۰ مسیحی میں ولادت اور سنہ ۱۱۹۰ ہجری میں وفات لکھی ہے۔ عبدالواحد مرکش نے کتاب المعجبین سنہ ۱۱۹۰ کے آخر میں وفات قرار دی ہے۔ فح النون لکھتے ہیں کہ ابن رشد۔ عقیقہ قصور کے بعد ایک سال سے زیادہ زندہ نہیں رہے۔ پچھتر برس کی عمر پائی۔ مغرب میں ان کی وفات ہوئی۔ قریبہ میں جثہ منتقل کیا گیا۔					
		دائرۃ المعارف۔ ابن رشد و فلسفہ					
۶۹۷	شمس الادلہ فی بیان سمت اقبلہ	مولینا علی بن محمد بن احمد انحرطی	۱۱۵۰ھ	۱۱۵۰ھ	مطبوع	۹۶	
	اس کتاب میں قبلہ کی تعریف اور ہر ملک و دیار کے واسطے اس کی سمت کی تحقیق کی گئی ہے۔ کتاب گو						

تلمیح موجودا		نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	اعداد صفحات	کیفیت
		<p>ابن جعفر بارون طیب میں ان کے استاد ہیں۔ حکیم ابن بجا کو بھی جو اندلس کا بڑا فیلسوف ہے، ان کا استاد کہا گیا ہے۔ ابن زہر۔ ابن طفیل کو جو فیلسوف (مانٹن) صاحب ترجمہ کے ساتھ ارتباط و اتحاد تھا۔ ابن طفیل ہی کا خاص اثر تھا جو ابن رشد کی سلطان وقت مہدی پست کی نظر میں وقعت و منزلت ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بڑے بڑے عہدے اور کام ان کو تفویض ہوئے۔ مہدی پست کی وفات کے بعد منصور بالشر۔ اُس کے بیٹے نے بھی۔ ابتدا سلطنت میں۔ اپنے باپ کی طرح ان کی قدر و منزلت میں کمی نہیں کی۔ ان کے اس غلو قدر اور رفعت حالت کو مماندین دیکھ نہیں سکے۔ بجا اتہاستا و الزامات کا نشانہ بنایا۔ منکر قرآن کہا گیا۔ عقائد کو فاسد ٹھہرایا گیا۔ فلاسفہ بیدین میں ان کا شمار ہوا۔ ان کی فلسفی کتابوں کو اسلام کے خلاف بتایا گیا۔ دینیرہ وغیرہ۔ یہ ساری افتراء پر دانیان پادشاہ کے کان تک پہنچیں۔ ان کا اقتدار اُس کی نظر سے جاتا۔ پا۔ عہدے سے منزول شہر سے بد کیے گئے۔ ایک مدت کے بعد جب بادشاہ کو اقوال فلاسفہ کے مطالعہ کا شوق ہوا تو ابن رشد بلا لے گئے اور اعزاز و احترام کیا گیا۔ مگر یہ ان کی زندگی کا آخری مرحلہ تھا۔</p> <p>مسیحی مورخین ان کے مذہبی معاملہ میں راہ تحقیق سے بہت دور چلے گئے۔ دائرہ اسلام سے ان کو خارج مانکر۔ یہودیت و نصرا نیت کی چار دیواری میں بٹھا دیا۔ محققین ان امور کی تکزیب کرنے میں وہ قاضی ابن رشد کو عملاً فلاسفہ میں مانتے ہیں۔ ان کا مقولہ یہ کہ اسی شخص نے فلسفہ کو شریعت کے موافق کر دکھایا۔ اور ثابت کر دیا کہ دین اسلام کے کسی طرح خلاف نہیں۔ جیسا ظاہر میان اس کو سمجھ بیٹھے ہیں۔ وہ اسلامی شریعت کا پابند تھا۔ علم فقہ۔ کلام۔ فلسفہ۔ علوم ادب۔ خلافت میں کامل دستگاہ رکھتا تھا۔ کمال علمی میں۔ اندلس میں اس کا مثیل پیدا نہیں ہوا۔ ابی محمد بن مغیث کے بعد قرطبہ میں عہدہ قضا کا بھی مالک رہا ہے۔ بہت سی کتابوں کا مصنف ہے۔ ارسطو کی کتابوں کا مترجم بھی ہے اور شایع بھی۔ تین مرتبہ تین انداز کی شرحیں لکھیں۔ مختصر۔ متوسط۔ مطول۔ امام غزالی کی کتاب تہذیب الاخلاق</p>					

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تاریخ تصنیف	کیفیت
۲۹۵۵	۶۹۶	ہدایۃ المجتہدین ہایہ المقصد الجزء الاول والشانی مع فہرست	القاضی ابی الولید محمد بن احمد بن محمد القرطبی الاندلسی الشہیر ابن رشد المتوفی ۵۹۵ھ	۳۲۹ھ مطبوع مصر	۳۸۴ھ ۳۹۸ھ	

فروعات فقہیہ میں یہ نادر کتاب ہے۔ اس کتاب کا انداز اس فن کے کتب سے نئی رز کا ہے۔ تمام مسائل احکام عبادات معاملات کو جو متفق علیہ یا مختلف فیہ ہیں لکھا ہے۔ اور ہر مقام پر وجہ خلاف کو بھی ذکر کیا ہے۔ مسائل کے تحت میں مجتہدین کا ماخذ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کتاب بلاشبہ مفید اور معتبر ہے۔

کتاب کی تقسیم دو حصوں پر کی گئی ہے۔ پہلا حصہ خطبہ کتاب سے۔ کتاب الحج کے ختم تک دوسرا حصہ کتاب النکاح سے کتاب الاقضیہ کی تمامی تک۔ آغاز حصہ اول اما بعد حمد اللہ بجمع محمد امدا۔ ختم حصہ اول وذهب غیرہ الیٰ یٰ ذالک۔

آغاز حصہ دوم۔ کتاب النکاح و اصول هذا الكتاب تنحصر فی خمسة ابواب۔ ختم حصہ دوم و بکمالہ کمال جمیع الدیان والحمد لله کثیرا علی ذلک لکما هو اھلہ ابن رشد پانسویں ہجری مطابق گیارہ سو چھبیس مسیحی میں قرطبہ میں پیدا ہوئے۔ صغر سنی میں فقہ اصول۔ کلام اعظم فقہاء اندلس سے پڑھا۔ ان علوم میں۔ ابی القاسم بشکوال۔ ابی مروان بن مرقہ۔ ابی بکر بن نحول۔ ابی جعفر بن عبدالعزیز۔ ان کے اساتذہ ہیں۔ ان کی فطانت و جود طبع نے صرف انہیں علوم پر کفایتیں کیا۔ بلکہ توسیع علم۔ اور طلب حقیقت کی طرف بھرا غلبہ تھے۔ ریاضیات طب وغیرہ کی طرف منوجہ ہوئے۔ اور ان فنون میں بھی پوری مہارت پیدا کی۔ اندلس کے مشہور طبیب

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۹۲	۶۹۴	الفتاویٰ الہدیہ فی الوقائع المصریہ الجزء السادس مع فهرست	شیخ الجامع الازہر ومفتی الدیار المصریہ العلامة الشيخ محمد العباسی الحنفی الازہری - الہمدی المولود تقریباً ۱۲۳۳ھ	۱۳۰۱ھ	مطبوع مصر	صفحہ ۶۰۰ صفحہ ۲	
		چھٹا جزئی کتاب الحاضر والسجلات کے بیان میں۔ پانچویں جز کی فہرست اس جز کے ساتھ ہے آغاز سئل عن دعوی۔ ختم۔ اشتریت شفعة واللہ تعالیٰ سبحانه اعلم					
۳۰۹۲	۶۹۵	الفتاویٰ الہدیہ فی الوقائع المصریہ الجزء السابع مع فهرست	ایضاً	ایضاً	۱۳۰۲ھ	صفحہ ۴۵۲ صفحہ ۷	
		ساتواں جز ہے کتاب الوصایا سے ملحق بالحاضر کتاب آفا زسئل فی امراءۃ اوصت۔ ختم وللعلومیدہ تحریر اللہ تعالیٰ اعلم۔ اس جلد کے ابتدائی صفحہ پر سنہ طبع ۱۳۰۲ھ تحریر ہیں پونہ میں مولف رحمہ اللہ اسی زمانے کے فضلا ہیں دیار مصر کے مقبر مفتی ہیں۔ فہرست مطبوعہ کتب خانہ مصر میں ان کا سنہ ولادت تقریباً ۱۲۳۳ھ لکھا ہے۔ اس سے زیادہ ان کی حالت معلوم نہیں ہوئی					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۹۲	۶۹۲	الفناوی المہدیہ فی الوقائع المصریہ الجزء الرابع مع فرست	شیخ الجامع الازہری مفتی الدیار المصریہ العلامة الشیخ محمد العباسی الخفنی الازہری المہدی المولود تقریباً ۱۲۳۳ھ	۱۳۰۰ھ	۱۳۰۱ھ مطبع مصر	صفحہ ۶۵۰ صفحہ ۳	
		چوتھا جزئی کتاب الدعوی سے۔ کتاب البیتہ کے ختم تک۔ آغاز سئل فی رجل طلق زوجته ختم وترتد بالمرءة واللہ تعالیٰ اعلم					
ایضاً	۶۹۳	الفناوی المہدیہ فی فی الوقائع المصریہ الجزر الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۳۹	
		پانچواں جزئی کتاب الاجارہ سے کتاب الجحطان کے ختم تک آغاز سئل فی رجل یتحق ختم وبقی القلید علی قدامہ۔					

نمبر دورہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۹۲	۶۹۰	القنای المہدیہ فی الوقائع المصریہ الجزر الثانی مع فرست	شیخ الجامع الازہر مفتی الدیار المصریہ العلامہ الشیخ محمد العباس الحنفی الازہری المہدی المولود تقریباً ۱۳۳۳ھ	۱۳۰۰ھ	مطبوع مصر	۸۳۶ صفحہ ۱ صفحہ	
		یہ دو سراجز ہے کتاب التلق سے۔ کتاب الوقف کے آخر تک آغاز صفحہ ۲۔ سئل فی رجل بالوجه القبلی ختم صفحہ ۸۳۶ مصر من الشرعیۃ حسب الشرط واللہ تعالیٰ اعلم۔					
ایضاً	۶۹۱	القنای المہدیہ فی الوقائع المصریہ الجزر الثالث مع فرست	ایضاً	ایضاً	۱۳۰۱ھ مطبوع مصر	۶۵۲ صفحہ ۲۶ صفحہ	
		تیسرا جز ہے کتاب البیوع سے کتاب الوکالت کے ختم تک۔ آغاز۔ سئل فی رجل مقیم ختم من قبل موکلہ الا صلی واللہ تعالیٰ اعلم۔					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
		عبداللہ مدینہ منورہ میں وفات پائی اور بقیع میں مدفون ہوئے (سکالہ الدار فی اعیان القرن الثانی)					
۳۰۹۲	۶۸۰۹	الفتاویٰ المہدیہ فی فی وقائع المصیر ابحر الاول	شیخ الجامع الانہر ومفتی الدیار المصریہ العلامہ الشیخ محمد العباسی الخفنی الارہری المہدی المولود ۱۲۲۳ھ تقریباً	۱۳۰۰ھ	۱۳۰۱ھ مطبوع مصر	۲۶۲	
<p>پوری کتاب کی سات اجزا پر تقسیم ہو۔ مولف جس زمانہ میں کہ مصر کے مفتی رہے ہیں۔ جس قدر تقدیرات کہ بحکم شریعت۔ خفی مذہب کے مطابق فیصل کیے ہیں۔ تمام مسائل فیصل شدہ کو بقیہ تاریخ و سہ جمع کرتے رہے۔ اس کے علاوہ ادھر ادھر سے وقتاً فوقتاً جن جن مسائل کا استفسار ہوتا رہا ہے اور ان کے جوابات کتب فقہیہ خفیہ سے لکھے ہیں ان کا بھی تاریخ وار ذخیرہ کرتے رہے ہیں۔ سب سے آخر جس مسئلہ کا جواب لکھا ہو اس کے استفسار کی تاریخ، تصدیق ہے۔ بالآخر ان تمام مسائل کو کتب فقہیہ کے انداز پر کتاب کی صورت میں مرتب کیا۔ حاشیہ پر ہر سوال و جواب کی تاریخ و سنہ بھی لکھ دیا ہے یہ پہلا جز ہے جو طہارت و انجاس کے بیان سے شروع کیا گیا ہے۔ اور باب التہنۃ کے ختم پر ختم ہوا اور آٹھ صفر ۲۔ نجد ک یا من احکمت دینک الفویہ ای احکام ختم صفحہ ۴۶۲ والا خفی مال المحصولۃ حیت لا مانع واللہ تعالیٰ اعلم۔</p>							

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیسٹ
		اس کتاب میں حج کے فضائل مکرمہ کی فضیلت۔ ارکان و شرائط حج۔ ابتدا سفر حج سے واپسی کے وقت تک کے اعمال ظاہرہ کی ترتیب۔ حج کے آداب وغیرہ کو بیان کیا ہے۔ تین ابواب پر کتاب کی تقسیم کی گئی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل کلمۃ التوحید بعبادہ حمزا و حضا عبارت ختم۔ فیوشاک ان یکون خطہ من سفرۃ العاء والتعب نخوذ بآلہ سبحانہ ونعالی من ذلک۔ امام غزالی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲ پر لکھا گیا۔					
۳۰۹۳	۶۸۹	واقعات الثقتین	العلامة الشيخ عبد القادر بن يوسف الحلبي الشيرازي	مطبوعہ مصر	۲۴۰		
		اس کتاب میں مسائل مفتی بامنتعلق عبادات و معاملات کو کتب معتبرہ فقہیہ سے اخذ کر کے جمع کیا ہے صورت مسئلہ لکھنے کے ساتھ کتاب بخود حنفی کا بھی نام لکھا ہے۔ حاشیہ پر فوائد متفرقہ طریق تحشیہ لکھے ہوئے ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی بین الشرائع بآلہ سال بذیہ المختار غائمہ کتاب صفحہ ۲۳۹۔ وان وجب لا بعفدہ لا یصح عند الكل بآزیدہ فی تصرفات الالب والوصی من کتاب الوصایا۔					
		مولف رحمہ اللہ حلب کے رہنے والے ہیں سنہ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہجرت فرمائی۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تدریس کرتے۔ بہت سے طلبہ راہ ان سے مستفید ہوئے ہیں۔ مدینہ منورہ میں صفی قشاقشی اور دمشق میں شیخ الاسلام النجم الغزالی العامری اور شیخ علاء الدین حنفی کے علم پڑھا۔ ہمیشہ صلاح و تقویٰ کے ساتھ رہے۔ اس کتاب کے علاوہ اور بھی رسائل و کتب ان کے مولفات میں ہیں۔ لسان الحکام فی الفقہ۔ اور کتاب فی معرفۃ الرئی بالسہام انھیں کی تالیفات سے					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہ تصنیف	تہ تدوین	کیفیت
		مختلف المکان تھا جس قدر بیٹے کو دستیاب ہو وہ ملندہ جمع کیا گیا اور شاگرد کو بتنا مبرہہ و سکواہ ملندہ کتاب کی صورت میں رکھا گیا۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ حمد المن اجزا العالم علی احسن ترتیب و نظام خاتمہ صفحہ ۱۸۵ دادخلنا ایاکم الجنة والحمد لله رب العالمین۔				
		مولینا ابن نجیم بہت بڑے فاضل اور عمدۃ العلماء میں ہیں فروعات میں منعی مذہب کے پیر و اور بڑے حامی ہیں۔ قاسم بن قطلوبغا برہان الترقی۔ ابن من عبد المال کے شاگرد ہیں۔ متعدد ذمہ داریات کے مولف ہیں۔ تالیفات مشہورہ ہیں۔ کنایہ بیان کی جاتی ہیں انحرار ائیں۔ کتاب الاشباہ والنظائر شرح المنار۔ لب الاصول۔ فتمتہ شرح۔ برالات دول۔ القوائد الزنیہ۔ تلخین علی الہدایہ حاشیہ علی جامع الفصولین۔ ان مولفانت کے علاوہ تعلیقات متبعہ۔ حواشی متفرقہ تفسیریات لطیفہ کشیرہ ہیں۔				
		رجب کی آٹھ تاریخ چہار شنبہ کے روز جمع کے وقت شہہ ہجری میں انتقال ہوا۔ تاریخ وفات الرسائل الزنیہ کے دیباچہ میں مولینا احمد بن مولع نے لکھی ہے بعض مامندہ مولع نے سنہ وفات ۹۶۹ ہجری بھی لکھا ہے۔ بعض اہل تاریخ نے ان کا نام زین العابدین لکھا ہے۔ بعض نے زین الدین بعض نے صرف زین ہی پر اکتفا کیا ہے سنہ ۹۶۹ ہجری میں قاہرہ میں ان کی ولادت ہوئی ر شذرات الذہب وغیرہ				
۳۱۱۷	۶۸۷	کتاب اسرار الحج	امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ		مطبوع مصر	۱۰۸

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				غیاث الدین محمد سلطان بن ملک شاہ سلجوقی ہے۔ برکیاروق کے زمانہ میں شام اور آذربائیجان اس کے حصہ میں آیا تھا۔ ۱۰۹۵ء کے قریب تک اس کی حکومت رہی۔			
		الفتاوی الزبینیہ	العلامة الشيخ زین الدین بن نجیم الحنفی المصری المتوفی ۹۶۰ھ		مطبوع		
		<p>مولف رحمۃ اللہ نے مسائل مستفسرہ کو مع جوابات کے بلحاظ ترتیب ابواب فقہیہ جمع کیا تھا۔ مولانا شمس الدین بن جمال الدین عبداللہ بن الشہاب احمد الخطیب نے جو مولف کے شاگرد ہیں۔ ان تمام سوالات کو مع جواب کے ابواب فقہیہ کی ترتیب برہموب کیا اور بعض مواقع پر فوائد محتاج ایسا کا بھی اضافہ کر دیا۔ ہر باب میں پہلے صورت مسئلہ بطریق سوال لکھ کر اس کے ساتھ جواب لکھا ہے۔ عبادات و معاملات کے اکثر مسائل اس کتاب میں آگئے ہیں۔ اس کتاب کے نسخے بہ لحاظ ترتیب ابواب اور بہ اختلاف عبارات مختلف دیکھے گئے۔ کتب خانہ میں اسی نام کے نمبر ۳۶۶ ہے۔ نمبر ۳۶۷ تک تین نسخے ہیں۔ ایک مطبوع کلکتہ اور دو قلمی۔ نسخہ مطبوع مع ایک نسخہ قلمی کے نو ایک حالت میں ہیں دوسرا قلمی نسخہ ان دونوں کے خلاف ہے۔ یہ نسخہ جو یہاں لکھا گیا ہے ان تینوں کے خلاف ہے۔ قلمی نسخہ جو نسخہ مطبوع کے موافق ہے ان دونوں کے دیباچہ میں جامع کتاب مولانا احمد لکھے ہیں۔ جو مولف کے بیٹے ہیں۔ دوسرے قلمی نسخے میں جامع کا نام نخریر نہیں۔ مگر حاجی خلیفہ نے کشف الطون میں جو فتاویٰ زنبیہ کی ابتدائی عبارات لکھی ہیں اور مولانا احمد سپر مولف کو اس کا جامع بیان کیا ہے۔ وہ اس دوسرے قلمی نسخے کے مطابق ہے۔ ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ مولف کے پاس سوال و جوابات کا ذخیرہ کثیر۔ اور</p>					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کثیفیت
۲۹۷۴	۶۸۵	اغاثۃ اللہقان فی حکم طلاق الغضبان	شیخ الاسلام ابن عبد اللہ محمد بن ابن بکر الشیراز قیم الجوزی المتوفی ۵۷۵ھ		۱۳۳۲ھ مطبوعہ مصر	۷۸	
		<p>اس کتاب میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس امر کو ثابت کیا کہ اگر عرصہ کی حالت کی طلاق مقبر نہیں اور نہ اس سورت میں طلاق واقع ہونی ہے آغا نے کتاب تصحیح طہ الحمد للہ الحکمہ الکربہ العلی العظیم والصیح العلیہ۔ خاتمہ صفحہ ۴۱۔ صلاۃ دائمۃ یلدا و املاک اللہ عز وجل۔ مولف رحمہ اللہ کا ترجمہ فی حدیث میں تحت مجموعہ اربعون وغیرہ نمبر ۵۰۵ میں لکھا گیا ہے۔</p>					
۲۹۷۹	۶۸۶	الفتاویٰ الغیبیہ مع الفتاویٰ الزینیہ	الشیخ داود بن یوسف الخطیب الحنفی	در عہد سلطان ابن المنظر غیاث الدین ببین	۱۳۳۲ھ مطبوعہ مصر	۱۹۲	
		<p>یہ فتاویٰ حنفی مذہب کے موافق ہے۔ مصنف نے تمام فرعیات فقہیہ عبادات۔ معاملات کو مختصر طریقے سے لکھ دیا ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الاول بلا مطلع البدایۃ الآخر بلا مفتح النہایۃ ختم صفحہ ۱۰۵۔ وان کان یجملہ۔ انہ لا یعلیش واللہ سبحانہ ونعالی اعلم۔ مولف نے اس کتاب کو سلطان ابن المنظر غیاث الدین بین کے نام پر معنون کیا ہے۔ غالباً ابن المنظر</p>					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ کتاب ایسے مقاصد کے واسطے بہت مفید اور جامع ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔					
		فال ابو بکر احمد بن عمرو بن مہیر الشیبانی حدیثنا سلمۃ بن صالح فال حدیثنا یزید الواسطی عن عبد الکریہ عن عبد اللہ بن ابی بیدہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔					
		ختم کتاب صفحہ ۱۲۹۔ فامتنی علیہ فی ذلک ثم کتاب الحیل والحمد للہ رب العالمین وصلاۃ علی سیدنا محمد والہ الطاہرین					
		مولف رحمہ اللہ دو واسطے سے امام ابو حنفیہ رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں۔ فقہاء حنفیہ میں بہت بڑے فاضل اور مارت مذہب ہیں اپنے والد سے علم کی تحصیل کی ہے جو بواسطے حسن کے امام ابو حنفیہ کے شاگرد ہیں۔ مقتدر باللہ خلیفہ باوجود اس کے کہ ان کی بڑی توقیر کرتا تھا مگر اس کے یہاں سے کسی تے کو قبول نہیں کرتے۔ مہندی باللہ کے واسطے کتاب الخراج بھی تصنیف کی تھی۔ بہت بڑے متقی اور زاہد شخص تھے اپنے ہاتھ کے کب سے کھاتے تھے۔ اسی وجہ سے خصاف کہے جاتے ہیں۔					
		کیونکہ خصاف نعل دوز کو کہتے ہیں۔ ان کے مصنفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔ کتاب الوصایا۔ کتاب الترویج البکیر والصغیر۔ کتاب الرضاع۔ کتاب المحاضرات۔ کتاب القضاء۔ التفقات علی الارقاب۔ کتاب فی التبعیر۔ کتاب دوع الکعبۃ والمسجد الحرام۔ کتاب احکام الوقت۔ اسی سال کے قریب عمر یابی بالآخر سنہ ۷۵۰ اکسٹھ ہجری میں بغداد میں انتقال فرمایا۔					
		(طبقات الحنفیہ)					

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	مصحف مصنف	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ چوتھا رسالہ ۵۱ آغاز صفحہ ۱۰۱ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ علی العظیم ختم صفحہ ۸۸۔ علی من لابی بعدہ۔ مولف رسالہ کی پوری تحقیق نہیں ہوئی				
۲۸۴۲	۶۸۳	رسالہ فی تحریر المقادیر الشرعیہ	الشیخ عبدالقادر بن الشیخ احمد الخطیب الطرابلسی المدرس فی الحکم النبوی	۱۳۱۲ھ مطبوع مصر	۲۱	
		اس رسالہ میں دہم اور مثال شرعی اور مد اور صاع نبوی کی تحقیق موافق مذہب ائمہ اربعہ گئی ہے اور ان اشیاء کے اور ان تقدیر شرعی کے موافق لکھے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق کل شیء فقد مرہ تقدیراً۔ عبارت ختم صفحہ ۳۰۔ وحطنا من اهل الحسنی وزما دہ وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين۔ مولف زمانہ حال کے مصلا میں ہیں۔				
۲۸۴۳	۶۸۴	ایکمل۔ المشہور کتاب الاختصاص فی ایکمل	الامام ابی بکر احمد بن عمر بن مہیر الشیبانی اختصاص المتونی ۱۲۶۱ھ	۱۳۱۴ھ مطبوع مصر	۱۲۹	
		یہ کتاب شرعی جیل میں بوجہ جن کی وجہ سے معاملات میں حرمت سے حلت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ غرض نہیں ہو کہ ان جیلوں کی آٹھ میں ابطال حق اور اتقان مظل حاصل ہو۔ فقہار مجہم اندر نے نہایت خوض و تدبیر وصول مقاصد کی غرض سے ایسے شرعی حیلے استنباط کیے ہیں جو احکام شرعیہ سے بالکل بھی خارج نہیں ہیں				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یتیسر ارسالہ ہی آغاز صفحہ ۵۔ الحمد للہ الذی اسمع العباد فی المبتیان۔ عبارت ختم با اللہ با رحمٰن یا رحیم یا حی یا قیوم۔ اس کا اردو ترجمہ بھی رام پور مطبع احمدی میں چھپا ہی۔ مترجم مولوی محمد محسن سلمہ اللہ تعالیٰ بن مولوی محمد علیم ساکن بچھڑاپوں ضلع مراد آباد۔ یوپی۔ ہندوستان۔ پروفیسر عربی گورنمنٹ کالج پشاور ہیں۔ حضرت مولف رحمہ اللہ امام غزالی علیہ الرحمۃ کے حقیقی بھائی ہیں۔ آپ کی ولادت کی تاریخ محقق نہیں ہوئی۔ آپ بہت بڑے شافعی فقیہ اور داعیِ خوش بیان تھے۔ وعظ گوئی کی طرف توجہ بڑھی ہوئی تھی۔ وعظ اکثر کہا کرتے۔ امام غزالی کی طبیعت جب تعلیم و تدریس سے مُرد ہو گئی اور گوشہ نشینی اختیار کر لی تو مدرسہ نظامیہ میں مدت تک آپ ہی نے نیابت تدریس کا کام کیا۔ احیاء العلوم کی تلخیص بھی آپ نے کی ہے۔ تلخیص کا نام (لباب الاحیاء) رکھا ہے۔ اس تلخیص احیاء کے علاوہ اور بھی بعض مصنفات آپ کے ہیں۔ الذخیرہ فی علم البصیرہ وغیرہ، تصوف کی طرف میلان بہت تھا۔ اکثر ملکوں کا سفر کیا۔ صوفیہ کی بذات خود خدمت کرنے۔ گوشہ گیری و عزلت نشینی کو زیادہ محبوب رکھتے آپ کی وفات (فرزین) میں سن ۷۵۲ھ پانسو بیس ہجری مطابق ۱۳۵۰ء میں ہوئی۔ طوس بضم طاء مہملہ و سکون واو و سین غیر منقوطہ خراسان کا ایک پرگنہ ہے جس میں دو شہر آباد ہیں۔ طابران۔ نوتان۔ ان دونوں شہروں کے متعلق تقریباً ایک ہزار گاؤں آباد ہوں گے حسب تصریح سمعانی غزالیہ ہزار محققہ (جس کی طرف نسبت کی گئی ہے) طوس کے علاقہ میں ایک گاؤں کا نام ہے مگر غزالی زاد محلہ کی تشدید کے ساتھ زیادہ مشہور ہے۔ خوارزم والوں کے حاورہ میں (غزالی) سوت فروش کی جانب نسبت ہے۔ جیسے (قصاری)۔ اور عطاری ہیں۔ دھوبی اور عطاری کی طرف نسبت کی جاتی ہے۔ فرزین بفتح قاف و زائے معجمہ و کسر واو و یاء کے تخانیہ و زون۔ عراق عجم میں سلمجلی قلعوں کے پاس ایک بڑا شہر ہے (ابن خلکان)				
		رسالہ ابی الروح فی السماع	الشیخ عیسیٰ بن عبد الرحیم			

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۴۱	۶۸۲	مجموعہ قرع الاسماع وغیرہ	شیخ محمد بن حسن مغربی تونسہ مالکی شاذلی	۱۳۱۵ھ مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ	۸۸	
		<p>چار رسائل مفصلہ و تحت کا مجموعہ ہے۔ جن میں سماع مع فراہم کی حلت و اباحت کو ثابت کیا ہے منجملہ چار رسائل کے یہ پہلا رسالہ ہے۔ جس کا آغاز بطور سطور الحاقیہ یہ ہے صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اباح فی فسح مجال الغناء عملاً لاهل الجہل الاغبیاء عبارت ختم صفحہ ۲۴۔ لا تبدیل لکلمات ذلک هو الفوز العظیم الی قول والحمد للہ رب العالمین۔ مؤلف رسالہ کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔</p>				
		ابطال دعوی الاجماع علی تحریم مطلق السماع	علامہ ربانی قاضی محمد بن علی مینی شوکانی			
		<p>یہ دوسرا رسالہ ہے۔ آغاز صفحہ ۲۵ ذہب اهل المدینۃ ومن افہمہم عبارت ختم صفحہ ۵۵ فیغتم فعیتل فیوت حررہ جامعہ محمد بن علی الشوکانی و علامہ شوکانی کا مفصل ترجمہ نہیں ملا۔</p>				
		بوارق الاماع فی تکفیر من بحسبہم السماع	شیخ احمد بن محمد بن محمد الطوسی الغفرلہ اخوال امام جتہ الاسلام المتوفی سنہ ۷۲۵ ہجری			

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
------------	-----------	----------	----------	-------	----------------	-------------	-------

نہیم کتاب ہے، تفسیر القرآن الکریم۔ النکت والیون ادب الدین والدنیا۔ الاحکام السلطانیہ۔
 قانون الوزارت۔ سیاست الملک والاقناع فی المذہب ان کے مصنفات ہیں۔ ان کے سوا اصول فقہ
 اور علم ادب میں بھی کچھ مولفات بیان کیے گئے ہیں۔ جس قدر کتابیں تصنیف و تالیف کی تھیں۔ اپنی حیات
 میں ان کا اظہار کسی پر نہیں کیا۔ ایک محفوظ جگہ پر ان کا ذخیرہ رکھ چھوڑا تھا۔ جب موت کا وقت قریب پہنچا
 تو ایک معتمد شخص سے بیان کیا کہ فلاں جگہ جو اس قدر کتابیں جمع ہیں وہ میری تصنیف میں اس وقت تک
 میں نے اس وجہ سے مخفی رکھا ہے کہ خلوص نیت لوجہ الدین نے اپنے میں نہیں دیکھا سو اب میں تم کو وصیت
 کرتا ہوں کہ جب میری نزع کی حالت ہو تو تم اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں رکھنا۔ اگر میرے ہاتھ میں تمہارا ہاتھ ہو جائے
 اور میں اس کی گرفت کر لوں تو علامت عدم قبولیت کی ہے۔ تمام کتابیں رات کے وقت و بیلہ میں بہا دینا۔
 اور اگر میرا ہاتھ کھلا ہے اور تمہارے ہاتھ کی گرفت نہ کر سکوں تو علامت قبولیت کی ہے۔ ان کو شائع کرنا
 اور رائج کرونا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ہاتھ کو منبسط اور کشادہ پایا۔ اسی بنا پر ان کے انتقال کے بعد بیلہ
 مصنفات کا اظہار کر دیا گیا۔ چھبیس سال کی عمر میں مگل کے روز سلخ بیع الاول سنہ ۱۲۹۷ھ میں قاہرہ
 میں بغداد میں وفات پائی۔ اور مقبرہ باب حرب میں مدفون ہوئے۔ اور دی بیع عرق گلاب کی طرف نسبت ہے
 شاید اس قسم کی کسی وقت میں تجارت کی ہو۔

(ابن خلکان)

انگربان (Engel Bann) نے ۱۸۵۳ء میں اس کتاب کی تصحیح کی مئی ۱۸۹۷ء میں قاہرہ
 میں تہذیب الاخلاق کے ساتھ اول بار طبع ہوئی دفتر کتب عربی برٹش میوزیم مرتبہ ربوہ صفحہ ۵۰۴،

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		انتقال ہوا ہے					
۲۸۰۶	۶۸۱	الاحکام السلطانیۃ	الشیخ الامام ابی الحسن علی بن محمد بن حبیب البصری المادردی الشافعی المتوفی ۳۵۵ھ		مطبع مصر ۱۳۲۶ھ	۲۲۲	
<p>اس کتاب میں احکام امامت۔ احکام وزارت۔ احکام ولایت۔ احکام قضاء۔ احکام غنیمت احکام محتسب۔ وغیرہ کو شرح و بسط کیساتھ لکھا ہے۔ مسائل کے ذکر میں اختلافِ ائمہ کو بھی بیان کیا ہے پوری کتاب کی مین ابواب پر تقسیم کی گئی ہے آغاز عبارت کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اوضح لنا معالم الدین ومنّ علینا بالکتاب المبین۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۲۲۲۔ استوفیتنا ما قصر وافیہ وانا اسئل اللہ توفیقاً لما توخیناہ وعوناً علی ما نونیاہ بمنہ ومشتیبہ وهو حسبی ونعم الوکیل۔</p> <p>کتاب کے آخر میں فرست ابواب بھی شامل ہے۔</p> <p>مولف رحمہ اللہ بصری الاصل ہیں۔ بغداد میں زبادہ قہام ہونے کی وجہ سے وہی وطن ہو گیا تھا۔ قہار شافعیہ میں پھر سمجھے جاتے ہیں۔ معرفت مذہب میں بطولی رکھتے۔ ابی القاسم حمیری سے بصرہ میں اور ابو حامد اسفرائینی سے بغداد میں عالم فقہ حاصل کیا۔ بہت سے شہروں میں عہدہ قضاء پر مامور رہے اسی وجہ سے فقہ القضاء کہے جاتے ہیں حاوی کبیر کے علاوہ رجوع و فروع فقہیہ</p>							

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۲۸	۶۷۹	رسائل فی الوقف	عمر لطفی الحجازی امام	نکحۃ الاستثنائات	مطبوعہ مصر	۶۰	
		<p>ساتھ رسائل کا مجموعہ ہے۔ جن میں اوقاف کی اصلی حالت۔ اختلاف۔ طریقہ اجرا۔ اوقاف کے شرعی احکام۔ اوقاف کے سلطنتی احکام وغیرہ وغیرہ ذکر کیے گئے ہیں۔ رسائل کے شروع سے پہلے ایک مقدمہ منجانب عمر لطفی جو ان رسائل کے مرتب ہیں نہ کو رہے جس میں ساتوں رسائل کی حالت اجمالی طور پر ذکر کی گئی ہے۔ آغاز رسالہ اول صفحہ ۱۔ تنازع السلطنت بین القضاء الاملی والقضاء الشرعی عبارت ختم رسالہ ہفتم۔ ولتیل ہذا لیلعل العالمون۔</p> <p>عمر لطفی کی حالت دریافت نہیں ہوئی۔</p>					
۲۸۲۹	۶۸۰	الاحکام الشرعیۃ فی احوال الشخصیہ	العلاقۃ محمد قدیری شاہ	المتونی	مطبوعہ مصر	۱۱۰	
		<p>اس کتاب میں جزئیات مسائل کو بن کا تعلق نکاح۔ طلاق۔ نسب۔ ہیبت وصیت وغیرہ سے ہی خفی مذہب کے موافق اجمالی طور پر لکھے ہیں۔ کتاب باوجود مختصر ہونے کے بہت سے مسائل کا ذخیرہ ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل الحمد فاتحہ الكتاب ووفی من شاء لعبا بآئہ وادشادہ للہدایۃ والصواب۔ ختم کتاب صفحہ ۱۰۵۔ اقرآۃ الاب والثلث لمن یدالی بقراۃ کلام واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔</p> <p>مولف کتاب چودھویں صدی کے شخص ہیں جن کی تفصیلی حالت دیکھی نہیں گئی۔ فرست بکتخانہ خدیوہ مصر میں صرف اس قدر لکھا ہے کہ، ربيع الاول پچاس ہجری کے روز سنہ ۱۳۰۳ ہجری میں مولف کا</p>					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			<p>ذکر ہی جو مسائل کا مبنی علیہ ہی خطبہ میں لکھتے ہیں۔</p> <p>لکھا بطرت فی المسائل التي اختلف فيها الفقهاء، وفجدنها منقسمة على اقسام ثمانية عشر الى قوله وادعت في آخر هذه الاقسام الثمانية قسما آخر ذكرت فيه اصولا يشتمل كل اصل على مسائل خلافية منفردة عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين ولا عدوان الا على الظالمين۔ عبارت ختم کتاب صفحہ ۷۸، وعند ابی یوسف یؤخذ منه عشران وبغير ذلك المقدار والله تعالى اعلم بالصواب۔</p> <p>مولف علیہ الرحمہ فقہائے حنفیہ میں بہت بڑے شخص ہیں۔ بخارا اور سمرقند کے اکبر مشائخ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ علم خلافت کی تدوین و ترویج کے واضح اول یہی ہیں۔ طویل القدر فقہاء و مسائل مناظرہ کا اتفاق ہوا۔ غالبہ انھیں کی جانب رہا۔ تصانيف و مناقب ان کے سب مفید اور نافع ہیں</p> <p>اجل مصنفات میں کتاب الاسرار تقویم الادلہ بیان کیے گئے ہیں۔ دہو ستیہ جو بخارا اور سمرقند کے درمیان چھوٹا سا شہر یا قریہ ہی اس کے رہنے والے ہیں۔ مگردفات ان کی بخارا میں ہوئی ہی ہے۔ وفاتیں اختلافی۔ ابن خلکان میں ۳۳۰ھ اور طبقات الحنفیہ میں ۳۳۲ھ لکھے ہیں۔ ابن خلکان۔ طبقات الحنفیہ</p>				
		رسالہ فی الاصول	الشیخ ابوالحسن	عبید اللہ بن الحسین	ابن دلال بن ولہم	الکرخی المتوفی ۳۴۲ھ	
			یہ رسالہ فن اصول فقہ میں لکھا گیا۔				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تاریخ تصنیف	کیفیت
۲۸۵۹	۶۷۷	التحفة فی مسائل السلف	شیخ الاسلام القاضی العلاء اللہ البدر محمد بن علی الشوکانی		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۱۱ھ	۱۴	
		<p>یہ مختصر رسالہ بطریق استفہاء اس امر کا سوال کیا گیا ہے کہ نصوص قرآنیہ میں جو آیات استواء وغیرہ وارد ہیں۔ ان کا حل ظاہری معنی پر بلا تکلیف و تمثیل و تاویل کیا جاوے یا کیا۔ مولف نے اس کا جواب عفاً عن سلف کے موافق لکھا ہے عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی خیر الانام وآلہ الکرام۔ عبارت ختم صفحہ ۱۴۔ واللہ اعلم انتہت الرسالة المفیدہ کما وجدت و اللہ الحمد اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً و اصلی و اسلم علی محمد النبی الای و علی آلہ و صحبہ و سلم۔ اس رسالہ کے مولف کا حال تحقق نہیں ہوا۔</p>					
۲۶۹۱	۶۷۸	تاسیس النظر رسالہ فی الاصول	الامام ابو زید عبد اللہ بن عمر بن عیسیٰ الدبوسی الفقیہ الخنفی المنونی سنہ ۳۳۷ھ و قیل سنہ ۳۳۲ھ		مطبوعہ مصر	۸۷	
		<p>اس مجلد میں دو کتابیں ہیں تاسیس النظر، رسالہ فی الاصول، تاسیس النظر میں مسائل خلافیہ بین الفقہاء کو بیان کیا ہے اور ان اصول کا بھی ذکر ہے جن کی بنا پر مسائل میں خلاف واقع ہوا ہے۔ مسائل مختلف فیہا کا انحصار آٹھ قسموں میں کیا گیا ہے۔ آخر میں ان آٹھ قسموں کے علاوہ ایک اور بھی قسم مذکور ہے جس میں اس صلی</p>					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بعد جو کتاب الکفالة شروع کیا گیا ہے۔ اُس کی ابتدائی عبارت نہیں جو صمیانی عبارت سے ابتدا کی گئی ہے۔					
		بھی نہیں معلوم ہوتا کہ اس سے قبل کس مقدار عبارت کی کمی ہے۔ مصحح صاحب اس نقصان کے عذر میں لکھتے ہیں کہ اس سے قبل کے حضائین اصل کتاب میں ضائع ہو گئے ہیں۔ اُن کی عبارت یہ جو ضائع ہو گئی ہے					
		قبل هذا امن الكتاب وكتب في احدى هذه الصفحات فيه متفرقات الضمان۔					
		اسی وجہ سے صفحات ماقبل کا شمار علیحدہ اور اس باب سے صفحات کا شمار علیحدہ رکھا گیا ہے					
		کشف الظنون میں اس کتاب کو اختلاف العلماء سے نامزد کیا ہے۔					
		امام طبری علیہ الرحمۃ نے اس کتاب میں یہ استنار امام احمد کے مجتہدین ثلثہ کے اختلافات کو جو فرعیات میں ہوا ہے دکھایا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کو وہ فقیہ نہیں مانتے بلکہ محدث سمجھتے ہیں۔					
		آغاز عبارت کتاب۔ اجمعت المجتہدۃ التي لا يجوز خلافها ان من ذبح عبدا ثم لم يجد لتدبيره					
		ذلك					
		عبارت ختم کتاب انصب واجمعوا انه اذا اعتصبه عبدا او امته فلا شيء					
		المغصوب منه۔					
		ابتدائی عبارت کتاب الکفالة تضاد ایامہ ذلک وذلک انه کان يقول۔					
		انتهائی عبارت کتاب الکفالة وكذلك الخدمۃ في قولنا وقولهم۔					
		اس کے بعد حضرت مصحح نے تقریباً ڈیڑھ ورق پر مسئلہ استنار و جو کتاب اختلاف الفقہاء طبری میں لکھا					
		اُس کو لکھا ہے۔					
		(امام طبری کا ترجمہ فن تفسیر میں ص ۵۸ کے تحت میں غریبی					

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>یہ دوسری جلدی مسئلہ فی تنوع صلوٰۃ القطع سے شروع اور وصل یشتمل علی قاعدۃ فی مواضع فی جامع الامتہ پر ختم ہے۔ اس جلد پر کتاب کا ختم نہیں ہوا ہے۔ آخر میں لکھا ہے و بلبلة المجلد الثالث۔ شروع عبارت مجلد ہذا صفحہ ۲۔ المسئلۃ الاولى فی رجل جمع جماعة علی نافلة۔ ختم عبارت صفحہ ۴۶۲ الّٰی بہا فنام الامہ الا انسانیۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔ آخر میں فهرست ابواب بھی شامل ہے۔</p> <p>ابن تیمیہ کا ترجمہ فن تفسیر میں تحت نمبر ۲۷۳۔ لکھا گیا</p>			
۲۸۳۵	۶۶۶	اخلاف الفقہاء منقذ	الامام ابی جعفر محمد بن محمد المعروف بہ ابن جریر بن یزید بن خالد الطبری المتوفی ۳۱۰ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۳۲ھ	صفحہ ۲۴ صفحہ ۶۱ صفحہ ۱۳۲	
		<p>اس کتاب کا کتب خانہ خدیوہ پبشر میں ایک علمی نسخہ کتاب المدبر سے کتاب الکفاۃ تک موجود تھا و کثیر فسید رک کرن الالمافی البرلینی ج اس کے مصحح ہیں۔ اُن کے اہتمام سے اسی قدر مطبوع ہوا۔ حضرت مصحح نے کتاب سے پہلے ایک مقدمہ بھی لکھ دیا ہے جس میں مختصر حالت مصنف کی اور دوسرے ضروری امور ات جن کا نطق اس فن اور مضامین کتاب سے ہے لکھے ہیں۔ یہ نسخہ کتاب المدبر سے کتاب النصب کے آخر تک ہمہ جہت درست اور ٹھیک ہے اس کے</p>					

نمبر درجہ اول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب میں تمام فروعات فقہیہ کو مسئلہ مسئلہ کر کے لکھا ہے۔ پہلے مسئلہ مسئلہ سے لکھ کر تحقیق و تنقیح کو عنوان جواب سے لکھا ہے۔ پوری کتاب میں تمام مسائل کے لکھنے کا یہی انداز رکھا ہے۔ کتاب کی خوبی اور حسن بیان میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ یہ پہلی مجلس ہے۔ مسئلہ نیت سے شروع کی گئی ہے اور فصل فی احادیث تحتہا بعض الفقہاء علی اشباع وہی باطلہ پر ختم ہوئی ہے۔ شروع عبارت کتاب صفحہ ۲	فان نتبع الاسلام فداؤا لانام علم علماء اعلام خاتمة الحفاظ والمجتہدین	نقی الدین ابوالعباس۔	نتم عبارت صفحہ ۴۱۶ والکلام علی ہذا مبسوط فی موضع اخر واللہ تعالیٰ اعلم۔		
		ابتداء میں فرست کتاب بھی شامل ہے					
۲۷۱۲	۶۷۵	مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ المجلد الثانی	الامام نقی الدین ابوالعباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن محمد بن انصر بن علی بن عبد اللہ بن تیمیہ المتوفی ۷۲۸ھ	۱۳۲۶ھ مطبوعہ مصر	۴۶۲		

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			مقدمات ابن رشد اس جلد کے ختم پر ختم ہو گئے۔				
۲۶۱۹	۶۴۳	المدونۃ الکبریٰ الجذر الرابع	امام ابو عبد اللہ عبد الرحمن بن القاسم بن خالد جنادۃ القفی الفقیہ الملکی المتوفی ۵۱۱ھ		مطبوعہ مصر	۵۱۲	
		پوٹھی جلدی۔ کتاب المسافات سے ماجاء فمن حفرَ بئراً کے ختم تک۔ اور اسی بیان پر کتاب مدونہ ختم ہوئی ہے۔ آغاز کتاب سے پہلے فرست بھی شامل ہے۔ شروع عبارت جلد رابع وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسَافَةِ وَمَا يُحْذَرُ مِنْ إِسْتِثْنَاءِ الْبَيَاضِ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ اسْمُ الْكِتَابِ أَن أَخَذْتُ تَحْلَافًا۔					
۲۶۱۲	۶۴۴	مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ المجلد الاول	امام تقی الدین ابو احباس احمد بن عبد الحکیم بن عبد بن عبد اللہ بن انصرون محمد بن انصرون علی بن عبد اللہ بن تیمیہ الحسینی المتوفی ۷۲۸ھ		مطبوعہ مصر	۴۱۶	

نمبر موجودات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۶۱۹	۶۴۱	المدونۃ الکبریٰ مع مقدمات ابن رشد الجزء الثاني	امام ابو عبد اللہ عبد الرحمن بن القاسم بن خالد بن داود العتقی الفقیہ المالکی الشافعی	۱۹۱ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ	۴۰۲	
		دوسری جلد ہے۔ کتاب الضحایا سے فی اختلاف الشہادۃ فی العتق کے ختم تک۔ ابتدا میں فرست بھی شامل ہے۔ عبارت آغاز جلد ثانی یہ ہے وصلى الله على نبيه الكريم وعلى آله وصحبه وسلم۔ کتاب الضحایا قلت۔ لا بن القاسم ما رأيت ما دون الثمن من الإبل والبقر والغزل يجزى في شيء من الضحایا والهدایا فی قول مالك					
۲۶۱۹	۶۴۲	المدونۃ الکبریٰ مع مقدمات ابن رشد الجزء الثالث	ایضاً		مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ	۴۰۶	
		تیسری جلد ہے کتاب المکاتب سے فی الاقالة فی کراء الارض بزیادۃ دراهم کے ختم تک۔ شروع کتاب میں فرست مقدمات اور آخر میں فرست مدونہ شامل ہے۔ عبارت شروع جلد ثانی وبه نستعين کتاب المکاتب فی المکاتب وفي قول الله و آوهم من مال الله الذي آتاكم قال سحون فلك لعبد الرحمن بن القاسم اسرأيت قول الله عز وجل					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		غیر ذلک۔ اپنی کتاب مختصر میں جب کسی مسئلہ کو لکھ چکے تو شکر اللہ تعالیٰ دو رکعت نقل پڑھتے۔ غایت درجہ کے پرہیزگار متقی تھے۔ اگر احیاء جماعت فوت ہو جاتی اور تنہا نماز پڑھنے کا اتفاق ہو جاتا تو سبیل الہماز کے پچیس نمازیں پڑھتے اس خیال سے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صلاۃ الجماعة افضل من صلاۃ احدکم وحدہ۔ بحسب درجہ امام شافعی رحمہ اللہ کو بعد وفات سنوں نے ہی غسل دیا ہو۔ بعضہ کہتے ہیں کہ اس کام میں بیع بھی ان کے شریک تھے۔ ان کے محامد و مناقب بہت ہیں۔ نو اٹھ برس کی عمر میں سن دو سو چوٹھ ہجری رمضان المبارک کے آخر عشرہ میں کہ چھ روز ختم ماہ میں باقی تھے۔ مصر میں وفات پائی۔ اور قرافہ صغریٰ میں امام شافعی کے قریب مدفون ہوئے۔ بیع بن سلیمان نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کی قبر مبارک زیارت گاہ عام و خاص ہے۔ ابن خلکان					
۲۶۱۹	۶۰۰	المدونۃ الکبریٰ مع مقدمات ابن رشد ومع کتاب تزیین الممالک وعنبرہ	امام ابو عبد اللہ عبد الرحمن بن القاسم بن خالد جوادہ القفقی الفقیہ المالکی المتوفی ۱۹۱ھ		مطبوعہ مصر صفحہ ۲۰۲ صفحہ ۳۳۴	۵۳۲۵ صفحہ ۶۸	
		مالکی مذہب کی بہت بڑی اور مقبر کتاب ہے۔ کشف الفنون میں اس کتاب کی نسبت تالیف امام ابن القاسم کی طرف کی گئی ہے جو امام مالک رحمہ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اور کتاب کا نام صرف مدونہ بیان کیا گیا ہے۔ ابن خلکان میں بھی اسی طرح ہے۔ امام سخون المتوفی سن ۵۸۰ کو اس کتاب کے راوی ہیں					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	کیفیت
		ساتواں جزئی باب مالا یقینی فیہ یا یحییٰ سے باب الاول کے ختم تک اور اسی جز کے ختم پر کتاب کا خاتمہ				
		اس ساتویں جز کے حاشیہ پر کتاب اختلاف الحدیث معنفہ امام شافعی رحمہ اللہ بھی ہے۔ اختلاف الحدیث				
		فن حدیث میں نمبر ۶۷ کے بعد لکھی گئی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن حدیث کے نمبر ۵۲ کے تحت				
		میں لکھا گیا ہے۔				
		مختصر المزنی	الشیخ الامام ابو ابراہیم اسماعیل بن یحییٰ المزنی المتوفی ۲۶۲ھ			
		یہ پہلی کتاب ہے جو مذہب شافعی میں تالیف ہوئی ہے۔ فروع شافعیہ میں بڑی مستند و مقبول گئی ہے۔ تمام قطار				
		وامصا میں متداول ہے۔ بہت سے اکابرین علمائے اس کے شروع لکھے ہیں۔ کتاب الام مرقومہ بالا کے				
		پہلے حصے کے حاشیہ سے اس کا آغاز اور پانچویں حصے کے حاشیہ کے ختم پر اس کا ختم ہے۔ ابتدا حاشیہ				
		صفوحہ قال ابو ابراہیم اسماعیل بن یحییٰ المزنی رحمہ اللہ اختصرت هذا الكتاب				
		من علی بن ادریس الشافعی۔				
		امام طرزی رحمہ اللہ مصر کے رہنے والے ہیں۔ فریہ بنت کلب کی طرف ان کی نسبت کی گئی ہے جو				
		بہت بڑا اور مشہور قبیلہ ہے۔ بڑے زاہد اور عالم مجتہد ہیں۔ امام الشافعی کہے جانے ہیں۔ امام شافعی رحمہ				
		کے ممتاز شاگرد ہیں۔ ان کے حق میں امام شافعی کا یہ قول ہے کہ المزنی ناصر مذہبی۔ شافعی مذہب میں بہت سی				
		کتابیں تصنیف کی ہیں۔ الجامع الکبیر۔ الجامع الصغیر۔ مختصر المختصر۔ المنثور۔ المسائل المقبرہ۔ الترغیب				

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تتمہ نمبر	مطبوعہ قلمی	تعداد و قیمت	کیسٹ
۲۵۴۴	۶۶۴	کتاب الام مع الفہرست الجزء الخامس وہبہامشہ مختصر المزنی	الامام ابی سیدہ اشعبد بن محمد بن ادیس بن العباس بن عثمان الشافعی المتوفی ۲۴۰ھ		۱۲۲۲ مطبوعہ مصر	۲۰۰	
		پانچواں جزو ہے کتاب النکاح سے الشہادۃ فی الامان کے ختم تک اس جلد کے ختم پر مختصر المزنی ختم ہو گئی۔					
۲۵۴۵	۶۶۵	کتاب الام مع الفہرست الجزء السادس مسند الامام الشافعی	ایضاً		۱۲۲۳ مطبوعہ مصر	۲۰۰	
		چھٹا جزو ہے کتاب خراج الحدیث سے الامتناع من یمن تک اس جزو کے ختم پر مسند امام شافعی ہی جو حدیث میں نمبر ۵۶۱ کے بعد لکھی ہے۔					
۲۵۴۶	۶۶۶	کتاب الام مع الفہرست الجزء السابع اختلاف الحدیث للایم الشافعی	ایضاً		۱۲۲۵ ایضاً	۳۱۶	

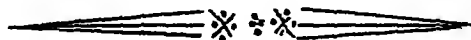
نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیسٹ
۲۵۰۶	۶۶۴	کتاب الام مع الفہرست الجزء الثانی وبہامشہ مختصر المرئی	الامام ابی عبد اللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان الشافعی التوفی ۲۰۴ھ		مطبوعہ مصر	۲۲۰	
		دوسرا جز ہی کتاب الزکوۃ سے باب بذر التبرر کے ختم تک۔					
۲۵۰۷	۶۶۵	کتاب الام مع الفہرست الجزء الثالث وبہامشہ مختصر المرئی	ایضاً		مطبوعہ مصر	۲۹۳	
		تیسرا جز ہی کتاب البیوع سے باب الجحالة کے ختم تک۔					
ایضاً	۶۶۶	کتاب الام مع الفہرست الجزء الرابع وبہامشہ مختصر المرئی	ایضاً		ایضاً ۳۲۲ھ	۲۰۵	
		چوتھا جز ہی کتاب الفرائض سے فی المرتد کے ختم تک۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تحریر و تصحیح	کیفیت
		قلمی اس کتاب کا دو جلدوں میں عشرہ اور عشرہ پراسی فن کے تحریر ہے۔ مگر مصنف کا نام وہاں تقی الدین بن المغیر المصری الشافعی۔ لکھا ہی نہ غلط ہے۔ مولف علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن حدیث میں تحت کتاب الکلام علی سنۃ الحجۃ قبلہا و بعدہا ۵۲۹ ھ لکھا گیا۔					
۲۵۷۷	۶۶۳	کتاب الام مع الفہرست الجزء الاول وبہا مشہ مختصر المرنی	الامام ابی عبداللہ محمد بن ادیس بن العباس بن عثمان الشافعی المتوفی ۲۰۴ھ		۳۲۱ھ مطبوعہ مصر	۲۶۳	
		کتاب الام کے متعلق نمبر ۶۵۹ پر لکھا گیا ہے۔ یہ مطبوعہ نسخہ ہے جس کے سات، جزو میں یہ پہلا جزا ہے باب الطہارۃ سے باب الحکم فی دخل فی صلاۃ او صوم تک حاشیہ پر مختصر المرنی ہے، فروع شافعیہ میں جس کو شیخ الامام اسماعیل بن یحییٰ المرنی الشافعی متوفی ۲۶۳ھ ہجری نے تالیف کیا ہے۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے مذہب شافعی میں کتاب لکھی ہے۔					

نمبر چوار	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ اسلامی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب بھی رقعہ دوزی سے چھپا ہوا ہے۔ تمام اوراق کے حاشی پر پیوند کاری اور کر محذور دی ہے۔ بعض جگہ سطور پر بھی کسی قدر اس کا اثر ہے پہلے صفحہ برنین مہریں چسپاں ہیں جو بالکل اوبھری نہیں۔ پہلے صفحہ پر بھی ایک ہر یہ وہ بھی صاف بڑھنے میں نہیں آتی۔ صرف خانہ زاد بادشاہ عالمگیر ٹھہرا جاتا ہے۔					
		کتاب منہاج الطالبین کی شرح ہے جو شافعی مذہب کے مطابق فقہی کتاب ہے۔ جس کو امام نووی شافعی توفی سنہ ہجری ۶۵۰ء تا ۶۵۰ء نے تصنیف کیا ہے۔ اس کتاب کی بہت سی شرحیں اکابر علمائے لکھی ہیں۔ مولف کتاب ہذا نے بھی علاوہ اس شرح کے دو شرح اس کی اور بھی لکھی ہیں یہ شرح انہیں شرحین کا انتخاب ہے جو نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے کیا گیا ہے۔ کمال شرح ہے کتاب التلمیذات سے ختم کتاب امہات اولاد تک۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ ربنا اتنا من لدنا رحمة وحيي لنا من امرنا رستدا۔ احمد الله على ما انعم واشكر على ما الهم واشهد ان لا اله الا الله الملك الاعظم وان محمدًا عبده ورسوله المجتمل المكرم صفحہ ۱۱۔ باب النجاسة النجس في اللغة القدر وفي الشرع ما فصله للمصنف صفحہ ۳۰۔ فاما وبصرح الفاخر في تعليقه في باب الوقت۔ خاتمة كتاب صفحہ ۵۹۰۔ علاوہ اختلاف حاصل بالاستمتاع فانسبه للاختلاف بالكل واللبس وهذا اخر ما ليس به الله تعالى وله الحمد والمنة من هذه العجالة المباركة ان شاء الله تعالى قال مؤلف رضي الله عنه وابقاه للمسلمين في خير وعافيه اتفق نجاح ذلك في مسا يوم الثالث سادس عشر شهر جمادى الآخرة سنة ثلث وستين وسبع مائة غفر الله له ولوالديه ولجميع المسلمين حسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وقد فرغ هذا النسخة المباركة على يد عبده الضعيف الفقير المحتاج الى رحمة الله بن محمد العراقي عامله الله تعالى في يوم الاحد الخامس والعشرين من شهر جمادى الآخرة۔					
		جہاں جہاں سفیدی چھوٹی ہوئی ہو وہاں کی عبارت پیوند کاری کی وجہ سے بڑھی نہیں گئی۔ ایک نسخہ					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۳۱۳	۶۶۱	الرسالہ فی حکم قرآنہ	مولوی عبدالقادر بن القاضی احمد		قلمی	۳۸	
		<p>تقطیع کتابت ۱/۶ x ۱۳ ۱/۲ - سطر، اکاذبا دانی انگریزی خط نسخہ لیک معمولی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے غالباً مولف نے اپنے ہاتھ سے کتابت کی ہے۔ کرمجور دگی و پوند کاری وغیرہ سے محفوظ ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ قراۃ فاتحہ خلف امام کے باب میں جو اقوال مختلف ہیں ان کو جمع کیا ہے اور عدم قراۃ کو ترجیح دی ہے۔ عبارت آغاز الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین عبارت خاتمہ صفحہ ۳۸۔ فخذ المذہب اسامہ واللہ اعلم الحمد لله الہی ہدانا لہذا وما کنّا لاختدی ولا ہدانا اللہ وصلی اللہ علی من اصطفاه وارثہ۔</p> <p>مولف غیر مشاہیر لوگوں میں ہیں ان کی تحقیق نہیں ہوئی۔</p>					
۲۳۱۴	۶۶۲	عجالت المحتاج الی توجیہ المنہاج کامل	الشیخ سراج الدین ابو حفص عمر بن علی بن احمد بن محمد الانصاری المشہور بابن الملقن المتوفی ۵۶۳ھ	۵۶۳ھ	قلمی	۵۹۰	
		<p>تقطیع کتابت ۱/۶ x ۵ ۱/۲ - ۵۶۳ھ سطر ۳۲ خط و کاغذ عربی کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب کا نام پوند کاری کے سبب سے پڑھا نہیں گیا اس کے بعد بن محمود العراقی لکھا ہے۔ اسی طرح حسن</p>					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس عبارت میں جہاں جہاں سفیدی چھوٹی ہوئی ہو وہاں کی عبارت بوجہ پیوندکاری اصل کتاب کے پڑھی نہیں گئی ہو۔					
		خاتمہ تحریر کتاب فی یوم السبت المبارک سادس عشر ربیع الآخر سنۃ ۱۲۳۰ ثلاثہ وسبعین والتم من الهجرة النبویة علی صاحبها افضل الصلوة والسلام والحمد لله اولاً و آخراً وان تجد عیباً فسد الخللہ۔ جل من لافیه عیب وعلا۔ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم الى يوم الدين امين۔ چند نسخے اس کتاب کے قلمی و مطبوع نمبر ۲۳۰ سے نمبر ۲۳۱ تک لکھے ہوئے ہیں۔					
		علامہ بدر الدین عینی نصف رمضان ۱۲۳۰ ہجری میں حلب میں پیدا ہوئے۔ ان کو غنائی بھی کہتے ہیں اس وجہ سے کہ عین تاب میں جو حلب سے تین منزل کے فاصلہ پر ہے۔ ان کے والد قاضی تھے اس مناسبت سے یہ نسبت کی گئی۔ بہت بڑے فقیہ اور محدث ہیں۔ ماہرین میں ان کا شمار کیا جاتا ہے علمائے اخلاف میں اعلیٰ درجہ کے عالم باعمل ہیں۔ ادب۔ معانی۔ نحو۔ اصول فقہ۔ لغت وغیرہ میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ ان کے علاوہ جملہ فنون میں وسیع النظر تھے۔ مصر میں عہدہ قضایرا مور رہے۔ حنفی مذہب کے مطابق فیصلہ کرتے۔ ان کے مولفات میں یہ کتابیں مشہور ہیں۔					
		شرح بخاری۔ شرح شواہد۔ شرح معانی الآثار۔ شرح الہدایہ۔ شرح الکفر۔ شرح الجمع۔ شرح در البحار۔ طبقات الخفینہ۔ طبقات الشعراء۔ مختصر تاریخ ابن عساکر۔ بہت جلد کتابت کرتے۔ جامع الازہر کے قریب ایک مدرسہ بھی آباد کر رکھا تھا۔ اپنی جملہ کتابیں اسی مدرسہ کو وقف کر دیں۔ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۰ متذکرہ بالا میں وفات پائی۔ حسن المحاضرہ۔ الفوائد البہیہ۔					



نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۳۲۲	۶۶۰	رمز الحقائق شرح کنز الدقائق المجلد الثاني	قاضی الفضلۃ بیدلین العلامة ابی محمد محمود بن احمد بن موسیٰ العینی المتوفی ۸۵۵ھ	۸۱۶ھ	۱۰۴۳ھ قلمی	۷۰۰	

تقطیع کتابت ۶ x درمیان چارپانچ انچ۔ سطر ۲۱۔ خط و کاغذ عرب۔ متن سرنخی اور شرح سیاہی سے لکھی ہے۔ کتاب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ قریب فریب تمام کتاب پر کرموز دگی کا اثر ہے۔ کہیں کم کہیں زائد اول و آخر کے چند اوراق پر قندہ دوزی بھی ہے۔ بعض جگہ آب رسی کی کاد جا بھی پایا جاتا ہے۔ آخر کتاب کے یہ عبارت لکھی ہے۔ دخل فی ملک الرأی عفو ربہ عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد جمال الدین اللہ بنانی رحمہ اللہ

کنز الدقائق کے دوسرے حصہ کی مختصر شرح ہے۔ کتاب البسبوع سے آخر کتاب تک۔ عبارت آغاز ورق اول صفحہ ۲۔ کتاب فی ما ن احکام البسبوع وفی بعض النسخ السع والاصل ان لا یجمع لانه مصدر ورق ۱۹ صفحہ اولوا عنقه علی مال لمیرجع لشیء لانه جنس بدل لہ ورق ۲۱۶ صفحہ ۲۔ ولا یحجر ایضا بسبب دین خاتمہ کتاب ورق ۳۵۸۔ صفحہ اول ففی الباقی مقسوما علی سہاھم واللہ سبحانہ وتعالیٰ علہ۔ بالصواب قال المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ قد تمخز تحریرہ وتنقیحہ ثانیاً علی ید مؤلفہ ومسطرة ابو محمد محمود بن احمد العینی عاملہ اللہ والدیہ بلطفہ الجلی والخفی يوم الاربعاء لعشرین من ذی الحجۃ الحرام عام ثمانیہ عشر وثمان مائة من الهجرة النبویة بالقاهرة بخط حارۃ کتابہ بالفرب من الجامع الانزهری رحمہ اللہ تعالیٰ بذکاء علیہ افضل الصلوة والسلام وكان الفراغ من تسویدہ وتبیینہ اول ربيع الاخر عام سنة عشر وثمان مائة من الهجرة النبویة

نمبر پورا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
		صحاح الامام تک ابواب کی ترتیب رکھی گئی ہے۔ یہ باب بنور ختم نہیں ہوا۔ اسی کے صفحات کی ترتیب بدل گئی اس کا تمام باب کے بعد۔ باب رضاء الکبیر پندرہ صفحہ پر تحریر ہے۔ حالانکہ باب الرضاء مطبوعہ کتاب میں بیستے ابواب کے بعد مذکور ہے۔ معلوم ہوا کہ باب الرضاء سے قبل جس قدر اجزاء ہونا چاہیے وہ اس جلد پر علیحدہ ہو گئے ہیں صفحہ ۱۰۲ کے آخری باب الصلوٰۃ قبل الفطر و بعدہ لکھنا شروع کیا ہوا صفحہ ۱۰۲ پر بجائے اس باب کے باب ماجا اس نے الصدقہ وغیرہ کی عبارت تحریر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے اور اق بھی گئے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد کے صفحات بھی غر مرتب معلوم ہوتے ہیں۔ کتاب الاثم کی ترتیب گو فتنی ابواب پر رکھی گئی ہے۔ لیکن یہ ترتیب متاخرین کی مصنفات سے جدا ہے۔ اس کتاب کا امام شافعی علیہ الرحمہ کی تصنیفات سے ہونا متفق علیہ ہے۔ مگر اس کتاب کے جمع کرنے والے میں اختلاف ہے۔ بعض بویلی کو جو امام شافعی کے شاگرد ہیں۔ اس کتاب کا جامع کہتے ہیں۔ بعض ربیع بن سلیمان مرادی مؤذن مصر کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ صاحب کشف الطون لکھتے ہیں کہ اس کتاب کے جامع بویلی ہیں مگر انھوں نے اپنا نام نہیں ذکر کیا۔ ربیع بن سلیمان نے صرف ابواب کی ترتیب کی ہو اس بنا پر اس کی نسبت ان کی طرف کی جاتی ہے اور اس قول کی سندیں لکھتے ہیں۔ کما قال المغزالی فی الاحیاء ابتداء عبارت مجلد ہذا صفحہ ۲۔ اخبرنا الربیع بن سلیمان قال اخبرنا محمد بن ادریس الشافعی قال ابو حنیفہ فی الدیۃ علی اهل الذہب الفتناء عبارت خاتمہ صفحہ ۱۰۲ ان کا وجود فیہ ما نرد۔ نہ الجزء الخامس عشر من الاثم للشافعی وبما مرہما الكتاب والله الحمد والمنة وحسبنا الله وكفى ونعم الوكيل وصلى الله على رسوله سيدنا محمد وآله وصحبه وسلّم۔ وكان الفراغ من نسخته يوم الاحد السابع عشر من المحرم سنة احدى عشرة بعد سبعمائة من هجرة رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلّم۔ (امام شافعی کا ترجمہ من حدیث نمبر ۵۲۶ پر تحریر ہو چکا)					

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۸۳	۶۵۹	کتاب الامم نہذ من البحر السالغ	الام ابی عبداللہ محمد بن ادیس بن العباس بن عثمان الشافعی الموتی ۲۰۴ھ	۱۱۱۱ھ قلمی	۱۰۲		

تقطیع کتابت ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵

تیمبر چودا	تیمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۶	۶۵۸	النصارم المسلول علی شاتم الرسول	الامام تقی الدین - ابو العباس احمد بن عبد الحکیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن الخضر بن محمد بن الخضر بن علی بن عبد اللہ بن تیمیۃ النحرانی الحنفی ۵۴۸ھ	۵۶۹ھ	مطبوع حیدرآباد	۶۰۰	
<p>اس کتاب میں حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب اقدس میں سورۃ دینی اور دشنام دہندہ کی سزا کا حکم بنا بر حکم شرعی جس کا فتوے مفتی دے سکنا ہے بیان کیا گیا ہے۔</p> <p>نمود بائیں ذلک - ابتدا میں چند سطور الحاقی ہیں - جن کا آغاز یہ ہے وحصلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام والہ وصحبہ وسلم نسلیماً اذنی قولہ ونشر ضریحہ آغاز کتاب الحمد لله الہادی النصیر ونعم النصیر ونعم الہاد خاتمہ کتاب - نسلیماً کثراً کثیراً</p> <p>(ابن تیمیہ کا ترجمہ فقہ تفسیر ۲/۲۶ پر مخریجی)</p>							

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبع یا قلمی	تاریخ تصنیف	کیفیت
		فصل فی الحضائنه احی الناس بحضائنه الصعیر حال فیا م النکاح - عبارت ختم کتاب ورق ۷۰ ص صفہ ۱ - ولا یجوز فرض الجوان والعقار والحسب وما کان متفاوذاً للکل فی الاصل - اس کتاب کے دو نسخے خوشخط و غیر خوشخط ناقص و ناتمام اسی فن کے ۱۷۷۱ء میں لکھے ہیں۔ صاحب کشف الظنون نے اس کتاب کو خلاصۃ الفوائد سے نافذ کیا ہے۔ اور فہرست قدیم مطبوعہ کتب خانہ میں بھی یہی نام لکھا ہے۔ حالانکہ دباجہ میں مولف لکھتے ہیں۔ و سمعہا کتاب الخلاصہ۔ مولف رحمہ اللہ بخارا میں ۱۷۸۵ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اپنے زمانہ میں عظیم النظیر اور یکساں وقت شمار کیے جانے تھے۔ باوجودیکہ اجتہادی مرتبہ رکھتے تھے مگر مذہب حنفی کے مقلد و بامند رہے اپنے والد فرام الدین احمد سے اکتساب علوم و فنون کیا جو عبد الرشید اپنے والد کے شاگرد تھے۔ ان کے علاوہ اپنے ماموں نسیر الدین الحسن بن علی المرغینانی۔ اور شیخ حماد بن ابراہیم اور قاضی خان حسن بن منصور سے بھی واسطہ شاگردی رکھنے ہیں۔ ماوراء النہر میں شیخ الخفیفہ اور مجتہد فی المسائل مانے جاتے تھے ان کے مصنفات میں خزائنہ الواقعات اور کتاب النصاب۔ کتاب الخلاصہ بیان کیے گئے ہیں۔ ماہ جمادی الاولیٰ سنہ مذکورہ بالا میں وفات پائی۔					
		الفوائد البہیہ فی تراجم الخفیفہ۔ وغیر ذلک					

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۹۵۴	کتاب النجاصہ	العلامة افخار الدین طبر بن احمد بن عبد الرشید بن الحسین النجاری - المتوفی ۳۲۵ھ ہجری		قلمی	۹۴۲	

لطیخ کتابت ۱۶ x ۳ - انچہ - سطر ۲۱ - خط نسخ معمولی - کاغذ دہلی - کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا - کتابت صرف سیاہی سے ہے - کرخوردگی کم - پیوند کاری زیادہ ہے - کچھ اوراق پر آبربیدگی کا بھی اثر ہے - کتاب کے تمامی پر ایک چھوٹی سی ٹہر بھی چسپاں ہے جو صاف طور پر پڑھی نہیں جانی - عبارت کتاب میں کاتب نے بہت غلطیاں کی ہیں - غالباً بعد کتابت اس کی تصحیح نہیں کی گئی -

اس کتاب میں مسائل فرعیہ کو بہت تفصیل سے لکھا ہے - آخر سے ناقص ہے - کتاب الطہارۃ کتاب الصلوۃ تک پہلے مولف نے اس فن میں دو مبسوط کتابیں - خزائنہ الواقعات - کتاب النصاب لکھی تھیں - بعض لوگوں کے اصرار سے یہ مختصر کتاب جو واقعات اور مسائل کی جامع ہے لکھی - خطبہ میں لکھنے ہیں - جمعت فی هذا الفن نسختین احدیہما تسمی خزائنہ الواقعات والمانیہ تسمی کتاب النصاب فمالفی بعد ذلک بعض اخوانی ان اکتب نسخة یمکن ضبطها وتبسط بحفظها فکتبت هذه النسخة جامعة للروایة خالصة عن التروائد -

ہر کتاب کے اول میں اُس کے ابواب اور فصول کی پوری فہرست لکھی ہے - مثلاً کتاب الطہارۃ میں لکھتے ہیں - تشمل علی تسعة فصول الاول فی المیاء والثانی فی کذا الی آخرہ - آنا ز کتاب درق اول صفحہ ۲ - الحمد لله خالق الارواح والاجسام روحا عل النور والظلمة وق - ۹ صفحہ اول ولوقال المصلی فی ابام التشرین الله اکبر لا یفسد صلوة ورن ۲۴۴ صفحہ ۲

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۹۱	۶۵۶	السعایہ فی کشف ما فی شرح الوقایہ مع مقدمہ	مولوی عبدالحی بن مولانا عبد الجلیل لکھنوی قرنی محلی - المتوفی ۱۲۳۰ھ	۱۲۹۴ھ	مطبوع مصطفائی	صفحہ ۴۲ صفحہ ۵۴۲	

اس کتاب میں اصل متن وقایہ اور اُس کی شرح دونوں کا بڑی بسط و تفصیل کے ساتھ حل کیا ہے۔ علماء ماتہ اور فقہار ائمہ کے اختلافِ مسائل کو نہایت نصیح و تنبیہ سے لکھا ہے اور اُن کے دلائل مقبولہ اور اصول مقبولہ کو شرح و تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مقامات معضلہ اور وقائع مشککہ کو بہت خوبی سے صاف کیا ہے۔ افسوس کہ مولف اس کتاب کو پورا نہ لکھ سکے۔ اس جلد میں صرف کتاب الطہارۃ کو باب المسح علی الخفین تک تمام کیا ہے۔ ابتداء میں کچھ فوائد اور کتاب کے موقوف علیہ بطریق مقدمہ علیحدہ رسالہ کی صورت میں لکھے ہیں اور مغایرت السعایہ سے اُس کو نافذ کیا ہے۔

عبارت آغاز مقدمہ۔ لک الحمد یا من فقیہنا فی الدین۔ عبارت خاتمہ مقدمہ۔ ہذا آخر الکلام فی هذا المقام الی قوله والہ وصحبہ اجمعین۔ عبارت ابتداء کتاب احمد ک یا من ہذا انا الی معارج الدلیلیۃ۔ عبارت ختم کتاب۔ فیکون فی کلامہ نصیح بلکونھا مسنونۃ دوسری جلد اس کتاب کی صفحات آئندہ ہیں۔ لکھی گئی ہے۔

مولف علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن اصول حدیث میں کتاب نظر الامانی فی مختصر البحر جانی تحت نمبر ۳ میں لکھا گیا۔

نمبر جوڈا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی اردو صحیفہ	کیسٹ
۲۰۹۲	تکملہ عمدۃ الرایۃ علی المجلد الثالث شرح الوقایہ	مولوی فتح محمد نیاب نظم مدرسہ رفاہ المسلمین لکھنؤ		۱۳۱۵ مطبوعہ انوار مجری لکھنؤ	۴۲۰

عمدۃ الرایا کا تکملہ ہے جو شرح وقایہ کا مبسوط حاشیہ ہے۔ عمدہ الرایۃ مولوی عبدالحی صاحب فرنگی محلی کا مؤلف ہے جس کو وہ اپنی حیات میں پورا نہ کر سکے۔ صرف جلدین اولین کا تخشہ کرنے پائے تھے کہ بیک قصہ نے پیام اجل پہنچایا۔ ان کی وفات کے بعد مولوی فتح محمد صاحب ان کے تلمیذ خاص نے تیسری جلد کا حاشیہ اپنے استاد کی روش پر لکھا۔ اور تکملہ عمدہ الرایا اس کو قرار دیا۔ یہ حاشیہ مع اصل شرح کتاب البقیع سے کتاب انصیب کے آخر تک ہے۔ آغاز کتاب البیع ہو مبادلۃ المال بالمال۔ خاتمہ کتاب ولہ ان الطائر مجبول علی النہا۔ اس کتاب کے آخر میں ایک چھوٹا رسالہ مسمی القول السدید فی التحقیق والتعلیل بھی منضم ہے جو حضرت عشی سلمہ کا مؤلف ہے۔

عشی علام مولوی عبدالحی صاحب مرحوم کے ممتاز شاگردوں میں ہیں۔ لکھنؤ میں مدرسہ رفاہ المسلمین کا انتہام اور جماعت اسلام کا انتظام آپ کے متعلق ہے۔ ہمدردی و فلاح قوم میں بہت بڑے ساعی رہتے ہیں۔ تصانیف وغیرہ سے خدمت اسلام کرتے ہیں۔ خلاصۃ التفاسیر۔ فتوحات اسلام۔ ضروریات دین۔ وغیرہ آپ کے مصنفات ہیں۔ ہارک الشرفی عمرہ تذکرہ علماء و حال اردو

نمبر پورا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>حضرت محشی شمس العلماء سلمہ اللہ مولانا عبد العالی بحر العلوم فرنگی خلی کی اولاد امجاد میں ہیں۔ آپ کے دادا۔ مولانا ابو القاسم محمد عبد الحکیم اور والد حضرت مولانا شاہ عبد الحکیم ہیں۔ ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۲۸۲ھ ہجری پنجشنبہ کے دن لکھنؤ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کے دادا صاحب نے آپ کا نام عبد الحمید اور کنیت ابو الحکام رکھی۔ آغاز مکتب و بسم اللہ بھی آپ کو دادا صاحب نے ہی پڑھائی۔ حافظ محمد عظیم لاہوری سے قرآن مجید حفظ کیا اور اپنے بڑے بھائی مولانا ابو السید محمد عبد الخالق سے فارسی پڑھی۔ مختصرات عربیہ کوبرا در معظّم شمس العلماء مولانا ابو القاسم محمد عبد الحمید اور برادر عسم زاد مولانا ابو اکرم حافظ محمد اکرم صاحب سے پڑھا۔ موطا امام محمد۔ نور الایۃ ارکسی قدر۔ شریفہ سنن ابی داؤد کو جناب مولانا ابو الحسنات محمد عبد الحی صاحب کے یہاں تمام کیا۔ بقیہ متوسطات و مطولات کو غم شمس العلماء مولانا محمد نعیم سے پڑھ کر فراغ حاصل کیا۔ ۱۲ رذی الحجہ ۱۲۸۲ھ ہجری کو آپ کے عم موصوف نے جملہ علوم کی اجازت اور سند روایت عطا فرمائی جس زمانہ میں کہ آپ پنج گنج وغیرہ ابتدائی کتابیں پڑھ رہے تھے۔ پڑھنے کا مشغلہ اسی وقت سے شروع کروا تھا۔ ابتدا از زمانہ تحصیل سے ہی وقت تک برابر تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ دو ج ادا کیے۔ پہلی مرتبہ ۱۲۸۳ھ اور دوسری مرتبہ ۱۲۸۴ھ ہجری میں۔ اس مبارک سفر میں دونوں مرتبہ وہاں کے علماء کرام و محدثین عظام سے استفادہ کیا اکابرین علماء سے سند روایت عطا ہوئی۔ ۱۲۹۹ھ کو والدہ ماجدہ مولانا ابو الحی محمد عبد الحکیم کے دست حق پرست سلسلہ قادریہ میں حیات کی ادجلہ سلاسل خاندانی کی اجازت پائی اور حضرت والد صاحب نے اپنا قلم مقام و بیادین تہذیب و تمدن ادا و شہانہ کو واجب کیا۔ رحلت فرمائی تو خدمت سجادہ نشینی کی انجام دہی میں مصروف ہوئے۔ علاوہ اس حاشیہ کے چند مولفات آپ کے اور بھی مطبوعہ و غیر مطبوعہ ہیں۔ القول البدیع فی صغۃ المشبہ۔ الکلام القدسی فی تفسیر آیت الکرسی۔ الحل الضروری طہر القدری۔ الدر المنیر فی بحث الطاعون۔ جاوہ نور نفی سالیہ حضور۔ روح تہذیب معروف باخلاق حمیدہ۔ التحقیق الاولیٰ فی تفسیر من عرف نفسه فقد عرف ربه۔ اس وقت تک ۱۲۸۲ھ ہجری میں آپ لکھنؤ میں بقید حیات ہیں۔ یہ ترجمہ جو حضرت محشی سے دریافت ہوا ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔</p>

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت		
		سبب بقی خطوطی فی الدفاتر ہرہ	وامنلی تحت التراب سرمد						
		شرح رحمہ اللہ خراسان کے رہنے والے ہیں۔ شیخ الاسلام ہروی کے تلامذہ میں شمار کیے جاتے ہیں	عبید اللہ خاں کے زمانہ سلطنت میں بخارا چلے آئے۔ جملہ خاص و عام کے مرجع تھے۔ تمام ماوراء النہر میں ان کا	فوقی مقبول و مقبر مانا جاتا تھا۔ اعصام الدین ان کی قضاہت۔ اور شیخ الاسلام ہروی کے شاگرد ہونے کا انکار	کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ شیخ الاسلام کے زمانہ میں۔ کتابوں کی دلالی کرتے تھے نہ ان کے اعلیٰ شاگردوں میں	ہیں اور نہ ادنیٰ میں۔ اُس زمانہ میں ان کے آفران ان کو فقیہ و غیرہ کچھ بھی نہیں سمجھتے تھے اس امر کی بہت بڑی	شہادت ہے کہ اسی شرح میں بہت سارے طب و بایں بہرہ دیا ہوا اور صحیح و ضعیف میں امتیاز نہیں کیا۔ فہو کما طرب	اللبل جامع بین الطب والیابس فی الثیل۔ مورخین ان کے سال وفات کے متعلق کوئی تحقیق	نہیں کر سکے۔ بعض نے ۹۶۲ء لکھے ہیں۔ بعض نے ۹۵۵ء کا قول کرتے ہیں (کشف الظنون)
۲۰۹۳	۶۵۴	شرح الوفا بہ جلد ثالثہ مع حاشیہ زبدۃ النہایہ	صدر الشریعۃ الاصغر عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ محمد بن الاکبر محمد الجبوری المتوفی	۳۳۲ھ	مطبوعہ ۱۳۱۶ھ مطبع یوسفی لکھنؤ	۳۳۰			
		جلد ثالثہ ہے۔ کتاب البسیع و کتاب الاجارہ کے ختم تک۔ شمس العلامہ مولوی عبد المجید لکھنؤی فرنگی علی کا پوری	جلد پر مستقل حاشیہ ہے۔ عمدۃ الزعایہ کے طرز پر۔ آغاز کتاب البیع ہو مبادلۃ مال بجمال عبارت ختم	والصلح عن مال و ابرار الدین	(شرح رحمہ اللہ کا ترجمہ نمبر ۶۳۶ پر تحت کتاب مختصر الوفا یہ لکھا گیا)				

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>شاح علیہ الرحمہ نے تمام عبادات و معاملات کی بڑے ربط و ضبط سے شرح لکھی ہے۔ اڑھائی سال میں اس کو تمام کر پئے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی فضانا بتعلیم اصول مبسوط الجامع الکبیر من الاحکام صفحہ ۲۱۔ بماء السماء ای بماء منزل من هذه المظلة او السحاب سواہ کان فی الهواء او ساکناً علی وجه الارض او جاریاً صفحہ ۳۰۳۔ یحمل علی الروح ای اکثر نفود البلد فی التعامل و قال ابن الفارس انی اظن الرأع والواو والجیم دخیلاً۔</p> <p>اس نسخے کے آخرین عبارت کی عبارت مولف کی تحریر ہے اس میں سنہ ۱۰۵۷ھ لکھے ہیں کشف الظنون اور فرست خدیوہ مصر میں بجائے ۱۰۵۷ھ کے ۱۰۵۸ھ لکھے ہوئے ہیں۔ کشف الظنون کی عبارت یوں ہے فرغ من تألیفہ سنۃ احدى واربعین وتسعمائة عبارت فرست خدیوہ مصر و فرغ من تألیفہ فی المامن من ذی الحجة يوم الترویة سنۃ عبارت خاتمہ کتاب صفحہ ۵۹۲۔ مما هو المعول علیہ فی الباب وهذا اذان فراخی بحمد الله تعالى علی فواتر نعماء کثیرہ عن تنبیض ما هو العهد لحفرات سیاب غصبرہ وم الاربعاء من شهر شعبان المظمر فی بلدة بخارا صافها الله عن الافان والبلبات سنۃ سبع وخمسين وتسعمائة من الهجرة النبوية علی صاحبها افضل السلام والتحية اللهم حق رجاءنا فی عفوا السبائب وبلغنا ببرکات حبیبک الی اعلی الدرجات فانک اکرم الاکرمین و ارحم الراحمین۔</p> <p>فدفع اتکاء الفراغ عن العبد فی مید ان تسویدہ فی الیوم الرابع عشر من شهر رمضان المبارك المنتظم فی سلك شهور سنۃ الف وسبع وثمانین من الهجرة النبوية فی بلدة بلخ علی يد العبد الراعی رحمۃ ربہ الغنی سافی محمد بن محمد امین اللہ اعفہ ولوالدیه ولجميع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات برحمتک یا ارحم الراحمین نعمتہم ونعم ما نال الساعر باللہ دسہ</p>

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			<p>مولف نے اس کتاب میں اپنا نام نہیں لکھا۔ کسی دوسرے ذریعہ سے بھی تحقیق نہ ہو سکا۔ یہ کتاب بہت سی خروشتوں میں نظر سے نہیں گزری۔</p>			
۱۵۸۰	جامع الرموز	المولیٰ شمس الدین محمد القہستانی الخراسانی المتوفی فی حدود ۹۶۲ھ وفی ۹۵۰ھ	۹۴۱ ہجری	قلمی	۶۰۲	
			<p>تقطیع کتاب ۵ x ۸ انچ سطر ۲۰ خط نستعلیق پختہ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب ساقی محمد بن محمد امین۔ کاغذ کشمیری۔ تمام اوراق کے حاشی پر دوسرے قسم کے کاغذ سے پیوند کاری کی گئی ہے۔ پوری کتاب میں کرم خوردگی کا اثر ہے کہیں کم کہیں زیادہ مگر عبارت وغیرہ میں کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا ہوا اول سے آخر تک صفحات پر مختلف حاشی لکھے ہوئے ہیں جو کاتب کی محنت و شوق کا نتیجہ ہے۔ ابتدائی صفحہ پر فرست ابواب بھی تحریر ہے۔ اسی صفحہ پر جلی قلم سے یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔ هذا شرح المولیٰ الفاضل الکامل مولانا شمس الدین محمد القہستانی علی مختصر الوقایہ من مملوکات افضرہا د الله العنی ساقی محمد بن ملا محمد امین غفر الله لهما وستر بغيره عیوبهما وجمع المومنین والمومنات۔</p> <p>آخر کتاب صفحہ ۵۹۵ میں مولف رحمہ اللہ کے دادا جازے بھی منقول ہیں جو ان کو اپنے شہوخ شیخ الاسلام ہروی اور شیخ عبدالعزیز ابهری سے ۱۰۵۰ ہجری میں عطا ہوئے ہیں۔</p> <p>یہ کتاب مختصر الوقایہ کی شرح ہے۔ جس کو صاحب کشف الظنون نے اعظم الشروح اور کثیر النفع لکھا ہے۔</p>			

نمبر مودعہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ قلمی	تقدیر و صفحہ	کیفیت
						<p>شراح رحمہ اللہ کے حالات تفصیلی باوجود جستجو تلاش نظر سے نہیں گذرے اور نہ سن وفات محقق ہوا۔ ثمرہ کی فرست میں اس قدر لکھا ہے کہ مولانا ہر جندی نے علوم متداولہ و علوم مقبول و حدیث۔ حقائق غیاث۔ مولانا منصور بن معین الدین کاشی۔ مولانا کمال الدین سہود شروانی۔ مولانا سیف الدین احمد الفتازانی شیخ الاسلام ہرات سے حاصل کیے۔ فن ریاضی میں ان کے بہت سے مصنفات ہیں شرح محبیطی کو ۱۲۹۵ ہجری میں تمام کیا ہے۔ گویا بیخ وفات ان کی نظر سے نہیں گذری۔ گرد سبب عدی کے اعیان میں داخل ہیں۔ شراح نے تذکرہ نصیر الدین طوسی کی بھی شرح لکھی ہے بیخ الف بیگ کی شرح ۱۲۹۵ ہجری میں پوری کی۔ سیاروں کے فاصلہ و زمان کی جست کے متعلق بھی ایک کتاب حبیب اللہ وزیر خراسان کے نام پر منون کی۔ ایک رسالہ تقویم ہے جس کو ۱۲۹۵ ہجری میں لکھا ہے بیخ حبیب السیر میں ان کی حیات ۱۲۹۵ تک لکھی ہے و اما الا و دار میں ان کو سید طہاسب کے فضلاء میں لکھا ہے۔ بست باب کی شرح اور الغرض پر بھی حواشی ان کے ہیں۔ (د فرست کتب قلمی فارسی برٹش میوزیم صفحہ ۴۵۲)</p>
۱۹۷۵	۶۵۲	زبدۃ القضاء	لم اقف	قلمی	۲۷۲	
						<p>تقطیع کتابت ۱۲ × ۲۰ انچ۔ سطر ۱۱ خط نسخ اوسط درجہ کا کاغذ ہلی۔ کتابت سیاہی و سرخی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ اول سے آخر تک حواشی میں بیونہ کاری و کرخوردگی کا اثر موجود ہے۔ جس سے عبارت کتاب میں کسی قسم کا نقص نہیں آیا ہے۔</p> <p>اس کتاب میں صرف مسائل قضائے لکھے گئے ہیں۔ قضاۃ کو ہنگام قضا۔ جن امور کی زیادہ ضرورت ہے ان کو تفصیلاً بحوالہ کتب معتبرہ لکھا ہے۔ آغاز ورق اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی علی الحکام التسلیۃ الخراء و امہن اقربا لشرائع ان یدعی الحق عن الادلۃ ورق ۴۹ صفحہ اول وان انکر الدین و وصول شی من التوکلۃ الی یدۃ و کذبہ المدعی فی ذلک کلمہ خاتمہ کتاب ورق ۱۲۶ صفحہ ۲۔ وفی عن بقراءۃ الخراء و جزاءہ و الحمار و البغل و الفرس و بیع القسمۃ۔</p>

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تقریباً صفحہ	کیفیت
							<p>ويفصل جملانه ويوضح معاقده ويبين ملكونه فبعد الاستخارة من الله تعالى -</p> <p>شرعت في ذلك وان لم يكن لقلّة البضاعة مفاهي هناك فجاء بحمد الله تعالى وحسن توفقه كما هو المرام انتهى بقدر الحاجة - اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ یہ شرح تمام وکمال اسی شائع کی ہے -</p> <p>ہاں اگر اس شرح کے علاوہ مختصر التوفایہ کی کوئی دوسری شرح ایسی ہو جو فاسم بن قطلوبغا کی ناقص التالیف ہو اور شارح نے اس کی تیسیم کی ہو تو یہ امر آخری ایسا ظاہر مستبعد معلوم ہوتا ہے والہ العالی الواقی حیدر اللہ - مجلد ہذا خطبہ ہی مرقاویہ - متن ہی کے خطبہ کی شرح سے ابتداء رکھی گئی ہے - اس مجلد کے علاوہ دو نسخے کامل قلمی اسی فن کے نمبر ۲۸۳ اور نمبر ۲۸۴ پر بھی لکھے ہوئے ہیں - عبارت آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ رافع الاعلام الشریعة الخرا ع ابتداء بالتسمیة خضعة وبالتمجید اضافة الی ما سواها امثالاً لما فی الحدیثین ورق ۱۳۵ صفحہ ۱ - وبلا غیم جمع عظیم فیہما ای فی ہلال الصوم والظہار - ورق ۲۲۴ صفحہ ۱ - ویجمل ان یكون قیداً فی الكل فان السکر والمنصف قد یصلحان لامر اخر غیر الاسکار - خاتمہ کتاب ورق ۵۳۱ صفحہ ۲ - فادہ لا ضرورة فی ذلك حتی یصیر سبباً للباحث واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب تہ کتاب المصنف مولانا عبد الحلیم بن محمد بن الحسین البرجنی علی زید العبد الضعیف محمد علی بن محمد کوچک غفر اللہ ذوقہما - اس کے بعد فارسی کا قطعہ خط نستعلیق میں یوں لکھا ہے</p> <p>قطعة پارسیہ</p> <p>نوشتم کتابی بصدع سوزان بوقت جوان و بمرور روزگار</p> <p>مبادا کہ ناگاہ بیدار تے فروشد کتابم بسرخ پیاز</p> <p>اس قطعہ کے نیچے لکھا ہے فی اربع وسبعون سبحة الحمد</p> <p>یہ سن یا تو سہرا تحریر ہو گئے ہیں یا کسی ذاتی غرض کی بنا پر فصداً لکھ دے گئے ہیں - بہر صورت غلط ہیں -</p>

نمبر موجود آ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۲۰	۶۵۱	شرح مختصر وقایہ	مولانہ - عبدالحق برجسد بن حسین البرجد۔ التونی فی القرن الحاشی			۱۰۶۳	

تقطیع کتابت ۱۰، ۵-۱۰، ۲۲ خط نسخ پختہ۔ کاغذ دہلی۔ کتابت ساجی و سرخی سے محمد علی بن محمد کوچک نے کتابت کی ہے۔ سنہ کتابت تحریر نہیں۔ پوری کتاب میں کرم کا اثر آیا۔ جاتا ہے۔ مگر کمی سے سادہ تمام اوراق میں۔ قند دوزی موجود ہے۔ پیوند کاری نصبت آخر میں نصبت اول سے زیادہ ہے۔ برق اسے صفحہ ۲۰ میں تقریباً پون صفحہ سادہ ہے جس پر صحیح البیان عن تحریر پہلے صفحہ کتاب پر محمد تاجور نام کی مہر چسپاں ہے۔ ایک بڑی مہر کی بھی علامت موجود ہے و مٹا دی گئی ہے۔

مختصر الوقایہ کے (جس کو نقایہ بھی کہتے ہیں) عبادات۔ معاملات۔ دونوں جلدوں کی شرح ہے۔ نسخ نے بڑی خوبی اور وضاحت سے شرح لکھی ہے۔ بعض مقامات میں مسائل متن کے علاوہ اور بھی فوائد کا اضافہ فرمایا ہے جن کتب مقبرہ سے نقل کیا ہے۔ ان کا احوال بھی لکھا ہے۔ حاجی خلیفہ کشف الفنون میں لکھتے ہیں کہ قاسم بن فطالون حنفی متوفی ۸۱۵ھ ہجری نے مختصر الوقایہ کی شرح لکھی تھی جس کو وہ تمام مکر کے مولوی عبدالحق برجدی نے ۱۰۲۵ھ ہجری میں اس کی تکمیل کر دی۔ کشف الفنون مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۲۹۹ کی عبارت یہ ہے و

شاحہ الشیخ قاسم بن فطالون الحنفی المتوفی سن تسع و سبعین و ثمان مائتہ و لم یکملہ و عبد العلی البرجدی اقامہ سن اثنتین و ثلاثین و تسعمائتہ

مگر خطبہ کتاب سے جو شاح نے لکھا ہے۔ اس بات کا پتہ نہیں ملتا۔ نہ ایمان نہ صراحتہ۔ خطبہ کی عبارت یہ ہے

ولما رأیت ان قد من الناس ھوی الہ و مطایا مرغبا فھم منوقفہ لدیۃ اردن ان

اشارہ شرح ایست مطویات الاسرار و یکشف عن وجوہ الخرائد الاستار و بحر زقائد

نمبر سورت	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۸۱۹	۶۵۰	المواکب العلیہ فی توضیح الکواکب الدریہ فی الضوابط العلمیہ	مولینا عبد البادی بن السید رضوان - نجایا البیاری الشافعی	۱۲۹۹ ہجری	مطبوعہ مصر ۱۳۲۰	۲۴۸	

الکواکب الدریہ فی نظم الضوابط العلمیہ منظومہ - کی شرح ہے - مارتن اور شارح ایک ہی شخص ہیں - شارح رحمہ اللہ نے مسائل فقہیہ شافعیہ کو مع ضوابط صرفیہ و نحویہ و لغویہ و قرآنیہ غیرہ کے منظوم کیا تھا - نظم تفسیرات کی وجہ سے بیان میں صفائی اور مسائل کی تفصیل نہ ہو سکی - اس ضرورت سے خود ہی اس کی شرح لکھی - جس سے ابہام کی توضیح اور اجمال کی تفصیل اچھی طرح ہو گئی کتاب کا طرز بیان نے انداز پر رکھا ہے - ہر بات کے واسطے ضوابط مقرر کیے ہیں - تمام مسائل اور احکام کو انہیں ضوابط کے تحت میں لکھا ہے - علم فقہ کے جاننے اور سمجھنے میں دوسرے علوم کی بھی ضرورت ہے اس غرض کے پورا کرنے کے واسطے صرف و نحو و لغت و نجوم وغیرہ کے بھی ضروری ضوابط لکھ دیے ہیں -

کتاب کی خوبی اور حسن بیان میں کوئی شبہ نہیں - اس نسخے میں اصل متن بھی حاشیہ پر لکھا ہوا ہے عبارت آغاز شرح صفحہ ۲ - الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی النبی الکریم الخ عبارت ابتدا متن صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی نظم ضوابط الکائنات احسن نظام - عبارت خاتمہ شرح صفحہ ۲۴ - وھکذا علی نسق ما سبق وصلى الله على سيدنا محمد النبي الاخي وعلى آله وصحبه وسلّم - عبارت ختم متن صفحہ ۲۴۸ کتبہ ناظمہ الفقیر الی رحمۃ سیدہ الغنی عبد الحمادی نجایا البیاری الشافعی غفر اللہ لہ ولوالدیکہ والمسلمین امین فی یوم الجمعة الحادی والعشرین من شعبان ۱۲۹۹ ھ نسق وتسعین ومائین والفت -

شارح رحمہ اللہ زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں - ان کے تفصیلی حالات غالباً اس وقت تک منضبط نہیں ہوئے ہیں

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>یہ جلد بہ اعتبار تقطیع و کاغذ و کتابت وغیرہ مثل جلد سابق کے ہی ایک ہی کاتب نے دونوں جلدوں کو لکھا ہے اس جلد کے اوراق پر رقمہ دوزی ہے مگر آبرسیدگی اور کرم خوردگی کا اثر نہیں دیکھا گیا۔ ابتدائی صفحے پر علاوہ مہر اکرام الدین کے مصطفیٰ نام کی ہر بھی چسپیدہ ہے۔ جس پر بہ عبارت تحریر ہے۔ ثمان نقل الی عبدہ اضعف العباد واحقرہم مصطفیٰ بن مصطفیٰ بلغراد دی۔</p> <p>اس حصے میں کتاب الزنا۔ کتاب الترقہ۔ کتاب الجہاد لکھے گئے ہیں۔ عبارت شروع صفحہ ۲۔ کتاب الزنا۔ فصل الاول بآں الزنا فی معرفۃ الزنا الموجب للحد و فی معرفۃ الزنا صفحہ ۲۲۹ الفصل الخامس عشر بدخل الاشیاء الحرب و فی الحربی اہمان۔</p> <p>عبارت ختم صفحہ ۵۰۳ وان لم یقل لی ولا قال بمالی لا یرجع ان یكون خلیطاً لانہ حینئذ یكون الامر بالشرع۔ اس کتاب کی تین جلدیں علاوہ ان دونوں حصوں کے اس فن کے نمبر ۴۴۵ سے نمبر ۵۲۶ تک درج ہیں۔</p> <p>مولف رحمہ اللہ ۱۵۵۵ ہجری میں مرغینان میں پیدا ہوئے۔ ائمہ کبار اور اعیان فقہا میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی نسبت کہا گیا ہو کہ مجتہد فی المسائل ہیں۔ اپنے والد اور چچا صدر شہید حسام الدین عمر سے علم پڑھا یہ دونوں صاحب اپنے والد برہان الائمہ عید العزیز کے شاگرد ہیں۔ ان کا خاندان اکابر علماء میں مشہور ہے مولف نہایت متواضع و متوہج شخص تھے۔ ان کے مصنفات میں علاوہ اس کتاب کے اور بھی چند مصنفات بیان کیے گئے ہیں۔ الذخیرہ۔ التجرید۔ تمہ الفوائد۔ شرح الجامع الصغیر۔ نرج الزوائد شرح ادب القضاء للخصاف۔ الفتاویٰ۔ الواقات۔</p> <p>شہر بخارا میں سے متذکرہ بالا میں وفات پائی (الفوائد البیہیہ) (کشف الظنون) (فرست بختیار خدیو یہ)</p>

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ومولف الفوائد البھیدہ نسخہ ہذا مجلہ ثانی کا پہلا جزء معلوم ہوتا ہے۔ کتاب النکاح سے کتاب الحدوث تک۔ اس حصے میں۔ کتاب النکاح۔ کتاب الطلاق۔ کتاب الفراق۔ کتاب المکاتب۔ کتاب الولاء۔ کتاب الایمان والندور۔ مذکور ہیں۔					
		کتاب کے ابتدا میں فرست ابواب و فصول بھی لکھی گئی ہے جس پر صفحہ داغ نہیں ہے۔ اس فرست میں اس جلد کے ابواب و فصول کے علاوہ جلد آئندہ کے درج ذیل میں لکھی ہیں ابواب و فصول کا حال بھی تحریر ہے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب نے حصہ ہذا اور حصہ ذیل کو ایک ہی جلد رکھا تھا۔ بعد کو دو حصے علیحدہ علیحدہ کیے گئے ہیں۔ عبارت آغاز ورق اول صفحہ ۲۔ کتاب النکاح هذا الكتاب يشمل على سنة وعشرين فصلاً ورق ۳۰ صفحہ ۱۔ فاع آخر فی الأسباب المسقط لهذه النفقة قال محمد رحمه الله المعتمد ورق ۲۴۷ صفحہ ۲ وع آخر فی ذکر مسائل الشرط بکلمة ان ورق ۳۶۶ صفحہ اول الفصل العاشر فی اصحاب الاولاد لا يجب ان يعلم بان جواز البيع خاتمة کتاب ورق ۵۵۸ صفحہ ۲ وان لم يكن اللفظ منحيها عنه لانه في معناه وبه ختم الكتاب والله الحمد والمئة ويتلوه كتاب الحدوث					
۱۷۸۰	۶۴۹	المحيط البرهاني في الفقه النعماني الجزء الثاني من المجلد الثاني	برهان الدين محمود بن ابي عبد الله السعيد	تقیمی	۵۰۴		
		برهان الدين احمد بن ابي عبد الله الشيبه					
		برهان الدين عبد العزيز بن عمر بن ابي البخاري					
		المغني في المتوفى عليه					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۷۸۰	۶۴۸	المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی المجلد الاول من المجلد الثاني	برہان الدین محمود بن الصدر السعید تاج الدین حسد بن صدر الشہید برہانی عبد العزیز بن عمر بن مازہ البخاری المرغینانی المتوفی ۷۸۵ھ		قلمی	۱۱۱۶	

تقطیع کتابت مع جدول 8×4 - ۲۳ سطر درجے کا۔ کاغذ کشمیری پوری جلد جدول سبز و نیلگوں سے مجدول ہے کتابت سیاہی و سرخی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کتاب پر بیوند کاری اور کرم کا اثر ہے اکثر اوراق پر آب رسیدگی بھی پائی جاتی ہے۔ ابتدائی صفحہ پرد و مہریں بھی چسپاں ہیں۔ ایک میں اکرام الدین کندہ ہے دوسری مہریں نام مٹا دیا گیا ہے۔ خط نسخ میں جلی قلم سے عبارت ذیل لکھی ہے نام کی جگہ اس قدر سیاہی ڈالی گئی ہے کہ جو کسی طرح پڑھنے میں نہیں آتا۔ فقیر حقیر محمد المدعو اللہ عفی عنہ بجاء الکعبہ المعظمۃ خرید نمود۔

علم فقہ میں یہ کتاب مستند اور کیاب ہے۔ محیط برہانی کبیر بھی اس کا نام ہے۔ پوری کتاب کے بہت سے حصے رکھے گئے ہیں۔ جن کی کثیر جلدیں ہیں۔ بوجہ مطول ہو جانے کے مولف رحمہ اللہ نے اس کتاب کا اختصار بھی کیا ہے اور مختصر کا نام ذخیرہ رکھا ہے۔ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ محیط برہانی اور محیط سرخی ایک ہی شخص کی تصنیف ہیں۔ یعنی رضی الدین محمد بن محمد السرخسی المتوفی ۷۴۵ھ۔ برہانی۔ محیط کبیر اور محیط سرخی محیط صغیر سے مضمون کی جاتی ہے۔ یہ خیال محققین کے مسلک کے خلاف ہے۔ اہل تحقیق کی رائے یہ ہے کہ محیط کبیر برہانی مرغینانی کی تالیف ہے اور محیط صغیر سرخی کی۔ کذا ذکرہ صاحب کشف الظنون

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعارف و صفحہ	کیفیت
		کتاب احکام الفرائض التي	خصت بنصف العلم في المي			
		ورق ۱۵ صفحہ ۲-				
		تمتہ من خلف من الثرنا	يلكها عقدها الدية عندنا			
		ماحمد والحنفى منعاه	وبعضهم شئع بالذى ادعاه			
		ورق ۱۵ صفحہ اول-				
		کتاب احکام اللعان الشرح	صغ من اللعن الذى فيه يقال			
		خاتمة كتاب ورق ۲۳۶ صفحہ ۲				
		ففساء ل الله المبول والرضا	بما قضى والحفون ذب مضى			
		ناظم رحمه الله رمضان المبارك	شهر حجة میں پیدا ہوئے ان کے			
		والد ماجد اس شہر کے قاضی القضاة تھے۔ اپنے والد اور دادا سے علم فقہ وغیرہ پڑھا۔ علم نحو				
		کی تکمیل ابن مالک سے کی۔ شیخ عز الدین فاروقی اور شیخ جمال الدین بن مالک وغیرہا سے بھی				
		تحصیل علم کا اتفاق ہوا ہے۔ بہت سے فضلاء کبار نے ان کو اجازہ عطا کیا ہے۔ اپنے زمانہ میں امام فن				
		اور راسخ فی العلوم شمار کیے جاتے تھے۔ متون حدیث کے باننے اور معرفت غرائب میں بے نظیر				
		مانے گئے ہیں۔ بلا و شام میں ان کی مشیخت و قضاہت مسلم تھی۔ شہر حجة کے قاضی بھی رہے				
		ہیں۔ خیر و صلاح اور نشر علم میں بڑے سرگرم اور مستعد رہتے۔ کثیر التصانیف ہیں۔ بعض مصنفات				
		مشہور ہیں۔				
		شرح الحاوی والتمیز ترتیب جامع الحاوی والتمیز ترتیب جامع الاصول والمنی۔ الفریدہ البارزہ فی حل				
		مختصر التنبیہ والوفائی سرائر المصطفیٰ۔ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ وسط ذی القعدہ سن سات سو اڑتیس				
		ہجری میں وفات پائی۔				
		(طبقات الشافعیہ الکبریٰ للکلی)				

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		دو نسخہ کامل اس کتاب کے اسی فن کے نمبر ۲۲ و نمبر ۲ پر درج ہیں (شرح کے حالات دریافت نہیں ہوئے۔)					
۱۷۸۱	۶۴۶	رموز الکونز منظوم	الشیخ شرف الدین تہجد بن عبدالرحیم بن ابراہیم المعروف بابن البازلی الشافعی المتوفی ۷۳۵ھ	قلمی ۷۳۵ھ	۴۷۲		
<p>تفطیع کتابت مع جدول ۸ x ۵ ۱/۲ - انچ سطر ۲۰ خط و کاغذ عرب کتابت سرخی و سیاہی سے محمد باقی فتح زمری اس کے کاتب ہیں۔ پوری کتاب پر رقمہ دوزی و کرم کا اثر قلیل ہے۔ اصل نسخہ مصنف سے یہ کتاب مقابلہ شدہ ہے۔ ابتداء میں فرست ابواب کتاب بھی تحریر ہے فرست کے آخر صفحہ پر محمد صنفہ اللہ خاں کی مہر چسپاں ہے اس کتاب میں صرف معاملات کو موافق مذہب شافعی نظم کیا ہے۔ کتاب کی ترتیب و تقسیم متعذین کی روش پر رکھی گئی ہے۔ شروع میں کتاب الغرائض اس کے بعد کتاب الودیدہ و نیزہ کو لکھا ہے۔ ناظم رحمہ اللہ نے بڑی عرق ریزی و جانفشانی کی ہے و باوجود پابندی نظم کے مسائل کی ضروری تفصیل و تحقیق میں کوئی فروگزاشت نہیں کی۔ بعض مقام میں مسائل مختلف فیہ کے اختلافات کو بھی اچھی طرح دکھا دیا ہے۔ کتاب نادر و کمیاب ہے۔ فرست کتب خانہ خدیوہ مصر اور پٹنہ میں بھی اس کتاب کا کوئی نسخہ نہیں ہے۔ مولف حرم محترم مکہ معظمہ میں تنظیم کتاب سے فارغ ہوئے ہیں۔ خاتمہ کتاب میں لکھتے ہیں۔ کہ رجب کا مہینہ تھا مگر سن کا تعین نہیں لکھا ہے۔ خاتمہ کے اشعار یہ ہیں۔ ۵</p> <p>وحررت بالجرج فی شہر رجب اذکأت فی شہر حرام و حرم آثار کتاب صفحہ ۲۔</p>							

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							علوم و فنون سے خلقت کثرت متفرع ہوئی ہے۔ بڑے متقی۔ متواضع۔ قانع۔ اہل دنیا سے متفرغ شخص تھے ۱۷۷۷ ہجری میں قاہرہ میں خفی قاضی بنانے کی بہت سی کوشش کی گئی مگر قبول نہیں کیا۔ کلام منظم و منشور دونوں میں اعلیٰ درجہ کی قابلیت رکھتے تھے۔ علاوہ اس کتاب کے۔ کتاب منہی ابن ہشام کی شرح بھی لکھی ہے۔ شفا اور نظم النجۃ کے حواشی بھی ان کے مشہور ہیں۔ ماہ ذی الحجہ ۱۷۷۷ ہجری میں انتقال فرمایا۔ (ربغیۃ الوداع۔ حسن المجاہدہ)
۱۵۱۸	۶۴۵	شرح الازہار فی فقہ الائمۃ الاطہار	ابو الحسن غبداشلہ بن مقلح		قلمی	۴۷۸	
							تقطیع کتاب مع جدول $\frac{۸}{۵} + \frac{۵}{۵}$ ۔ اچھے۔ سطر ۳۶۔ خط اور کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ پوری کتاب جدول سرخ سے مجرول ہے۔ پیوند کاری اور کرم کا اثر خفیف ہے تمام کتاب حواشی مختلفہ سے مستحی ہے۔ الازہار فی فقہ الائمۃ الاطہار کی شرح جو جس کو ممدی لدین الشراح محمد بن یحییٰ بن مرتضیٰ الیمینی المتوفی ۷۷۷ھ نے موافق مذہب زیدیہ کے تالیف کیا ہے احمد بن یحییٰ ۷۷۷ھ میں التیس میں پیدا ہوئے ۷۷۷ھ میں امام تسلیم ہوئے پھر مغرول کر کے صنعا میں قید کیے گئے ۷۷۷ھ تک فیدر ہے یا مقلدی ہیں یا کتاب نصف شرح اس کتاب کی اپنی الداء نامی لکھی۔ فقہ زیدیہ میں یہ کتاب مستند و متداول ہے۔ مؤلف بھی اس مذہب کے امام مانے جاتے ہیں۔ شراح نے حل مطالب تین میں بہت کوشش سے کام لیا ہے۔ مطالب مختلفہ اور کلمات مشککہ کی توضیح و تفصیل میں بڑی خوبی دکھائی ہے۔ کتاب کا طریقہ ابندار سلف سے جدا ہے۔ مقدمہ سے کتاب کو شروع کیا ہے آغاز صفحہ ۲۔ مقدمہ لا یسع المقلد جملہا بمعنی افہ لا یجوز لہ۔ صفحہ ۷۹ ومن نوك الفراءۃ الواجبۃ او نوك الجہر صفحہ ۳۰۵۔ فصل فی حکم الشراکہ فی الحطان خاتمہ کتاب صفحہ ۴۶۸ عفی الالہ بفضلہ و بجدہ عن کاتبہ۔

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
-----------------------	----------	----------	-------	----------------	-------------	-------

کاغذ کشمیری۔ متن کو سرخی اور شرح کو سیاہی سے لکھا ہے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام کتاب جدول سرخ اور آسمانی سے جدول ہے۔ پہلے اور پچھلے صفحے پر ابراہیم نام کی ہر ثبت ہے۔ جس میں سلام علی ابراہیم کندہ ہے۔ پوری کتاب میں رقمہ دوزی کثرت سے کی گئی ہے۔ اکثر صفحات کی عبارت میں پیوند کاری کی وجہ سے سخت نقصان پہنچا ہے۔ بہت سے مقامات کی عبارت پڑھنے میں نہیں آتی۔ اور اق کر محو رگی کے سبب مشکب ہو رہے ہیں۔

نتایہ کی شرح ہے۔ نقایہ کا نام مختصر الوقایہ بھی ہے علم فقہ میں جو مشہور متن ہے۔ شاح علیہ الرحمہ نے نہایت خوبی سے شرح لکھی ہے۔ متن کے مغالقات اور مشکلات کو نہایت ربط و ضبط اور تفصیل و بسط سے حل کیا ہے مکمل نسخہ ہے جس میں تمام عبادات و معاملات تحریر ہیں۔ پُرانی فرست مطبوعہ میں اس کتاب کو شرح مختصر الوقایہ سے موسوم کیا ہے۔ کتاب کے شروع میں فرست کتاب منضم ہے۔ دو نسخے کامل اس کتاب کے اسی فن کے نمبر ۴۸۹ اور نمبر ۴۹۰ پر درج ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۱۰۔ احمد اللہ علی الہدایۃ والذراۃ واساء لہ الوقایۃ من البدایۃ الی النہایۃ۔ صفحہ ۳۵ وکل اہاب وھو الجلد قبل الذباغ واما بعدۃ فیستئی ادیمۃ۔ صفحہ ۱۲، ذکرۃ السجود علی کو رحما متہ ای دورھا واما لم یمنع لائنۃ لوجسد صفحہ ۴۲۵ وشرط ترکھا ای الثمرۃ علی الشجر صفحہ ۸۱، اور میہ مسلما ظنہ صید اوطنہ حریبا۔ خاتمہ کتاب ۴۳۰ واما لمفایۃ فالفونز بسعارة الدارین واللہ سبحانہ وتعالیٰ ھو الموفق للصواب والیہ المرجع والمآب والحمد للہ۔

شرح علام رمضان المبارک سنہ ہجری میں اسکندریہ میں پیدا ہوئے اپنے والد کے ہمراہ قاہرہ چلے آئے۔ بڑے بالکمال اور متبحر فی العلوم مانے گئے ہیں۔ علی الخصوص علم نحو ومانی میں امام فن شمار کیے جاتے ہیں۔ علم فقہ شیخ یحییٰ بہرامی سے اور علم حدیث ولی الدین عراقی سے پڑھ لیے۔ ان کے

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>بلعۃ من شرائع الاسلام کافیۃ فی بیان الخطاب و ذکر قلوبنا من لوازم دروس الاحکام بما فیہ تذکرۃ و ذکر کرمی لا ولی الا للباب ورق مرصعہ و دوسرا۔ الثالثۃ الخامسۃ ای جنسہا عشرۃ البول والغائط من غیر المأکول ورق نمبر ۲۲۳ صفحہ اول او ترک سقی الدابة او علفها مالا یصبر علیہ عارۃ و تلجما المملوک ورق نمبر ۲۳ صفحہ دوسرا و تصح الوصیۃ للکاتب المطلق بحساب ما تحرر منه لو ایتة محمد بن قیس خاتمہ کتاب ورق ۲۳۸ صفحہ اول صورتہ ما علی الاصل بخطہ رحمہ اللہ تعلیٰ و فرغ من تسوید مولفہ الفقیر الی عفو اللہ تعالیٰ و رحمۃ رب الذین علی بن احمد الشامی العالمی عاملہ تعالیٰ بفضلہ ونعمہ و عفا عن سیئانہ و ترکاۃہ بجودہ و کرمہ علی ضیق الجال و تراکم الاحمال الموجبۃ لتشویش البال خاتمۃ نخار السبت وھی ستۃ و العشرون من شهر رمضان المبارک سنۃ الف اربع و تسعین من الهجرة النبویۃ۔</p> <p>کتاب تمام ہونے کے بعد اس خط کی نقل ہو جو سلطان علی بن موید بادشاہ خراسان نے شیخ سعید ابنی عبد اللہ شہید مصنف کلمۃ الدمشقیۃ کے نام لکھا ہے جس کا شروع فقرہ یہ ہے سلام کنش العنبر المتضووع۔</p> <p>شایع رحمہ اللہ کے مفصل حالات دریافت نہیں ہوئے۔</p>
۱۳۰۹	۶۴۴	کمال الدرایۃ فی شرح النفایۃ کامل	الشیخ تقی الدین ابو العباس بن احمد الشمسی المتوفی۔ ۵۸۶ھ		قلمی	۹۴۲	
		تقطیع کتابت مع جدول $\frac{1}{4} \times 8 \times \frac{1}{2}$ - انچ - سطر ۲۵ - خط نسخ - عربی کے طرز کا نہایت پاکیزہ اور پختہ					

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>دوسرے ابواب و فصول کے معلوم ہوتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوراق متفرق بالحاظ ترتیب اس مجلد میں جمع کیے گئے ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ اول الحمد للہ وحد لا نالصلوۃ علی خیرتہ من بریتہ محمد و عترتہ المخصوصین۔</p> <p>صفحہ ۱۱ قولہ هذا هو الموافق لمدلول الروایۃ خاتمہ صفحہ ۱۵ ولا يجوز دھا بعد الثلثۃ۔ محضی علام کے مفصل حالات دریافت نہیں ہوئے۔</p>
۱۳۳۴	۶۲۳	الروضۃ البہیۃ فی شرح اللعۃ المشقیۃ	زین الدین علی النالی	المستشرقین	۹۶۸	قلمی ۱۰۹۴
						<p>تقطیع کتابت مع جدول $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2}$ ۳۔ انچ سطر ۲۵۔ خط نسخ پاکیزہ کاغذ کشمیری پہلے صفحہ پر مختصر لوح طلائی و لا جوڑ دی۔ پوری کتاب جدول طلائی و سرخ و آسمانی سے مجرول ہے۔ اصل مسودہ مولف سے کتاب منقول ہوئی ہے۔ لیکن کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ تقریباً پوری کتاب پر پیوند کاری اور کرم کا اثر ہے کہیں کم کہیں زیادہ۔ ابتداء کتاب میں تین درقوں پر رقمہ دوزی بہت ہے جس سے عبارت میں نقصان آگیا ہے کہیں بشکلف پڑھی جاسکتی ہے اور کہیں بالکل نہیں پڑھی جاتی۔ اصل متن سرخی سے اور شرر سیاہی سے لکھی گئی ہے۔</p> <p>فہرست سابق مطبوعہ میں کتاب ہذا کو حاشیۃ الروضۃ البہیۃ سے موسوم کیا ہے۔ جو غلط ہے۔ اللعۃ المشقیۃ کی شرح ہے۔ جو فقہ امامیہ میں معتبر اور مستند کتاب ہے۔ شایع کلام نے نہایت خوبی اور تحقیق سے عمدہ مسلک پر شرح لکھی ہے۔ اس فرقہ کی بڑی بڑی دقیق اور معتبر کتابوں سے اخذ کیا ہے غالباً اس ربط و ضبط کی کتاب امامیہ مذہب میں دوسری کم نکلی گی۔ اسی وجہ سے علماء اور فضلاء کو اس کتاب کی طرف بڑا اعتنا ہوا ہے۔ متعدد حواشی اس پر لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب میں عبادات و معاملات تمام و کمال لکھے گئے ہیں۔ شروع کتاب درق اول صفحہ ۱ الحمد للہ الذی شرح صد و ہرنا</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ عالمی	تعداد صفحات	کیفیت
							ادب وغیرہ میں سینئر مانے گئے ہیں۔ شیخ مفیہ محمد بن محمد بن انون ماری متوفی ۱۱۱۱ھ کے شاگرد ہیں ان کے تلامذہ میں بڑے بڑے فضلاء اور مجتہدین ہوئے ہیں۔ جن کی تعداد تین سو سے زیادہ ہے۔ شیخ میں عراق کا سفر کیا۔ ان کے مولفات میں بہت سی کتب مشہور ہیں۔ ایک ضخیم تفسیر قرآن کی بھی لکھی ہے جسکی ۲۰ جلدیں بیان کی گئی ہیں۔ کتاب استبصار فیما اختلف من الاخبار بنی نہیں کی، تالیف ہے۔ نرسنت کتب شیعہ و اسرار مصنفین میں ایک مبسوط کتاب لکھی ہے بائیس محرم دو سبب کی شب سنا یا رسو سناٹھ یا چار سو اٹھاون ہجری مشہد مقدس میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے دنتے المقال فی احوال الرجال،
۱۳۴۴	۶۴۲	حاشیہ الروضۃ البہیہ شرح اللعۃ الدمشقیہ	مولانا احمد بن محمد التوتنی البشری	تلقی	۵۵۸		
							تقطیع کتابت مختلف ہے۔ طولاً آٹھ نو انچھ کے درمیان عرضاً چار پانچ کے مابین ہر سطر ۲۰ خط نستعلیق طابعلمانہ۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کرم کا اثر زیادہ نہیں۔ البتہ پیوند کاری سے کوئی ورق خالی نہیں دوسرے ورق کے دونوں صفحے قریباً نصف نصف کے پیوند کاری کے سبب بیکار ہو گئے ہیں تیسرے ورق کے پہلے صفحے پر سیاہی کا چھوٹا سا دھبہ ہے۔ اوراق کی رکابیں بھی ربط و ضبط کے ساتھ نہیں معلوم ہوتیں۔ درمیان سے ورق گئے ہوئے ہیں۔ مختصر حاشیہ الروضۃ البہیہ کا ہے جو اللعۃ الدمشقیہ کی شرح ہے۔ الروضۃ البہیۃ زین الدین علی العالی المستند ۱۱۱۱ھ ہجری کی تالیف ہے اور اللعۃ الدمشقیہ شیخ شمس الدین ابی عبداللہ الشہید محمد بن کئی العالی البحرینی متوفی ۱۱۱۱ھ ہجری کی تصنیف ہے اس کتاب کی نسبت کہا جاتا ہے کہ مصنف علام نے مقبلاً ہی کے زمانے میں صرف ساٹھ روز میں تصنیف کی ہے۔ حالانکہ ان کے پاس سوائے مختصر نافع کے کوئی کتاب نہ تھی۔ صفحہ ۵۳ سے جو آخر کتاب سے تقریباً ایک صفحہ پہلے ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حاشیہ صرف کتاب الحج تک ہے۔ مگر آخر صفحہ کے مضامین

نمبر پورا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تقطیع کتابت ۱۰ x ۲ ۱/۲ - انچ - سطر ۲۵ - خط نسخ پاکیزہ - کاغذ دلایتی - کتابت سرخی و سیاہی سے کاتب کا نام اور سند کتابت تحریر نہیں - پوری کتاب پر پوند کاری اور کرم خوردگی کا زیادہ اثر ہے - اوراق بوسیدہ اور آب رسیدہ ہیں - کتاب کے اول صفحہ پر دو چھوٹی ٹھہریں - محمد قاسم الحسنی الحسینی تفضل حسین خاں - نام کی ثبت ہیں - ابواب کو عنوان جاوید سے بعد بسم اللہ کے شروع کیا ہے - کتاب المقنعہ کی شرح، جو شیخ مفید متوفی ۵۳۳ھ استاد شراح کی تالیف ہے - مولف نے اس کتاب میں اصول خمسہ - عبادات - معاملات - تمام و مکمل بیان کیے ہیں - شراح نے اصول خمسہ چھوڑ کر صرف عبادات و معاملات پر شرح لکھی ہے - یہ دو سراجہ ہے کتاب العتق سے - کتاب الدیات کی تمامی تک جو خاتمہ کتاب ہے - پہلا حصہ اس کتاب کا اسی فن کے نمبر ۱ پر لکھا ہوا ہے کتاب تمام ہو جانے کے بعد شراح علام نے کچھ فوائد اور مفید امور اسے اسی شرح کے متعلق ہیں بطریق مختصر رسالہ کے تقریباً چار ورق ہیں لکھے ہیں - شروع کتاب صفحہ ۲ - کتاب العتق و التذکرہ و المکاتبة باب العتق و احکامہ الحسین بن سعید عن ابن ابی عمیر صفحہ ۶۰ قال لیس اباعبد اللہ عن امرأۃ کلفت لزوجھا بالعناق صفحہ ۴۰ باب میراث المرتد من یستحق الدیۃ بآثار محمد بن احمد بن یحیی - خاتمہ کتاب صفحہ ۵۰۰ - فخر پر رقبہ مؤمنۃ تم کتاب الدیات و ہوا خرا کتاب بعون اللہ الملک الوہاب والحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد و آلہ الطاہرین و بلبہ اسامیکم بخطہ عبارت آغاز رسالہ اخیر صفحہ ۸۰ مال محمد بن الحسن بن علی الطوسی رحمہ اللہ تعالیٰ کنا سر طنا - عبارت خاتمہ رسالہ اخیر صفحہ ۸۰ - صلوۃ دائمۃ الی یوم الدین آمین رب العالمین - مولف محقق رمضان المبارک ۱۲۵۳ھ ہجری میں پیدا ہوئے - شیخ الامامیہ اور رئیس الطائفہ ہیں اکابر علماء اور حلیل القدر فضلاء میں گنے گئے ہیں - معرفت اخبار - رجال - فقہ - اصول - کلام -					

نمبر مورچہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فی الاثناء ولم یُعلم صحیح صلواتہ صفحہ ۲۴۱ الفصل الثالث فی التذلیس وفیہ اثنا عشر نجماً صفحہ ۲۴۲ الرابع لواجتمع الاخوة المتفرقون فاحد التَّوَجِّين - خاتمہ کتاب صفحہ ۸۸۸ ومن اراد العناية وقصد النہایہ فعلیہ بکتابنا الموسوم بمنتهی المطلب فی تحقیق المذہب وادلہ الموفق للصواب منہ المبدع والیہ المائب الحمد لله رب العالمین وصلى الله على سيدنا محمد وآله الطاهرين ثم فی یومہ الحمدین ثانی عشرین من شہر رمضان المبارک سنہ ۱۲۵۹ھ -					
		مولف عالم ۲۹ - رمضان المبارک سنہ ۱۲۵۹ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ علماء محققین اور فقہاء مدققین ہیں شمار کیے جاتے ہیں۔ بہت بڑے فقیہ۔ محدث۔ مکمل۔ مافی گئے ہیں۔ علوم عقلیہ و نقلیہ میں محقق نجم الدین ابی القاسم اور اپنے والد سے تلمذ رکھتے ہیں۔ علوم متداولہ میں تبحر ان کا بہت بڑھا ہوا ہے۔ سنی علماء میں مستند اور کامل الفہم سمجھے جاتے ہیں۔ ان کے مولفات میں بہت سی کتابیں بیان کی گئی ہیں۔ بجز ان کے چند کتب یہ ہیں۔ منتهی المطلب فی تحقیق المذہب۔ تلخیص المرام فی معرفۃ الاحکام۔ تحریر الاحکام الشرعیہ علی مذہب الامامیہ۔ مختلف الشیعہ فی احکام الشریعہ تبصرۃ المتعلین فی احکام الدین۔ استقصاء الاعتبار فی تحریر معانی الاخبار۔ مصباح الانوار۔ الدرر المرجان فی الاحادیث الصحیح والحسان البئر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز نظام البراہین فی اصول الدین۔ وغیر ذلک۔ گیارہ محرم شب سنبہ سات سو چوبیس ہجری میں وفات پائی اہل الآل۔ کشف المحجوب والاسرار					
۱۲۵۲	۶۴۱	تمذیب الاحکام المجلد الثانی	الشیخ المحقق ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی المتوفی ۳۲۰ھ وقیل ۳۵۰ھ	قلمی	۵۸۸		

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>سرخی سے لکھا ہے۔ باقی امورات میں جلد اول کے مساوی ہے آخر کتاب میں تقریباً تین درتوں پر صرف متن منظوم ہی لکھا ہے۔ عبارت شروع صفحہ اول بسمہ اللہ الرحمن الرحیم۔ والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و اہل بیۃ الطیبین الطاہرین</p> <p>د بعد فہذا۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۴۱۲ و ادع عقیب الفرض بالمأثور۔ من الدعاء المؤخر المشہور قد تمہ الکتاب بعون الملک الوہاب</p> <p>ماتن ناظم۔ اور شایع شیعہ مذہب کے تیرہویں صدی کے فضلاء میں ہیں۔ جن کے حالات مفصلہ دریافت نہیں ہوئے۔</p>
۱۲۷۸	۶۴۰	تحریر الاحکام الشرعیہ علی مذہب الامامیہ	جمال الدین ابو منصور بن یوسف بن علی بن مطہر الحلی المتوفی ۷۲۶ھ	قلمی ۹۷۶ھ	۸۸۸	.
						<p>تقطیع کتابت ۵ x ۹۔ انچ۔ سطر ۲۶۔ خط نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سبا ہی و سرخی سے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا پہلے اوپر پچھلے صفحے پر علی مظفر خاں فدوی محمد شاہ بادشاہ غازی کی مہر ثبت ہے تمام کتاب میں پیوند کاری اور کرم کا اثر زیادہ ہے۔ ابتدا میں فرست کتاب بھی شامل ہے۔ یہ کتاب کتابخانہ خاص میں ہے۔</p> <p>اس کتاب میں تمام مسائل فقہیہ اور احکام فرعیہ موافق مذہب امامیہ کے اختصار و ضبط کے ساتھ لکھے ہیں۔ اہل تشیع کے ہاں اس کتاب کا بڑا اعتبار ہے۔</p> <p>آغاز کتاب صفحہ الحمد للہ المتقدس بکمالہ عن مشاہدۃ المخلوقات المنزکۃ بجلوۃ عن مشارکۃ المملکات القادر علی ایجاد الموجودات صفحہ ۴۵ الساجد کو انکشف عورنہ</p>

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		دریدہ ہی۔ پہلے صفحے کے اخیر میں شاح کی ٹر بھی ہے۔ اس کتاب کی دونوں جلدیں کتب خانہ خاص میں ہیں۔ درہ منظومہ کی شرح ہے جو سید ممدی بن سید مرتضیٰ طباطبائی نے ۱۲۰۰ھ ہجری میں فقہ امامیہ میں قلم میں لکھی ہی۔ خطبہ میں اس کا نام درخشبہ بھی لکھا ہے۔ اکثر مسائل و احکام عبادات و غیرہ جو شیعی مذہب کے موافق ہیں اس میں آگئے ہیں۔ شارح نے ۲۰۰ بڑی منیج و تفصیل کے ساتھ شرح کی ہے۔ مسائل کی تحقیق میں احادیث بھی نقل کی ہیں۔ اصل تین منظوم بھی صفحات کے ابتدا میں لکھا ہے۔ کتاب کے دو حصے کیے گئے ہیں۔ پہلا حصہ ہی۔ خطبہ کتاب سے احکام جائز کے اخیر تک شروع کتاب سے پہلے شاح نے ایک صفحہ پر عربی عبارت میں ناظم کتاب کا نام۔ شرح لکھنے کی ضرورت۔ مقام کتابت وغیرہ لکھا ہے۔ یہ نحریر ماہ ذی قعدہ ۱۲۱۰ھ میں شاح نے اپنے قلم سے لکھی ہے۔ آخر میں۔ ابنی مہر بھی کر دی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۱۔ الحمد للہ الذی خالق النور والظلام صفحہ ۶۵ باب تطہیر المبادین باب تفعیل صیغۃ مبالغہ کتب بدل۔ صفحہ ۳۱۵۔ صولایا باب طہور الاکبر صولایا لکنہ کالاصغر۔ ونحن لکم تبع للاحق اما الذکور فقد ساکن۔ ثم الحدیث والشرح علی ید مؤلفہ اقل العلماء والسادات الخیفہ العالی بن جعفر الموسوی حسب الامر والا مر شاد جناب منصف الدولہ السید باقر خلف المولی سلطان العلماء فی بلدۃ لکنوۃ فی سنۃ الف و مائین و سبعین بعد الحجۃ النوبۃ					
۱۳۳۹	۶۳۹	مفتاح المفاتيح شرح الدرۃ المنظومہ المجلد الثانی	مولانا صبغتہ اشرفین جعفر الموسوی	۱۲۰۰ھ	قلمی سنہ ۱۲۱۰ھ	۴۱۲	
		یہ دوسرا حصہ ہے۔ کتاب اصول سے۔ صلوۃ الطواف تک۔ اس حصے میں ابواب و فصول وغیرہ کو					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تاریخ تصنیف	کیفیت
		تقطیع کتابت مع جدول ۸ × ۵ - ۵ - انچ - سطر ۶ خط نسخ خوشخط کاغذ کشمیری - پہلے اور دوسرے صفحے پر گلکاری - دندان موش طلائی و لاجوردی - تمام کتاب جدول طلائی - سرخ - نیلگوں و جدول ہر باب اور فصل کے شروع پر کارطلائی ہو مگر باب یا فصل کچھ نہیں لکھا - آخر کے دو صفحوں پر بھی پہلے دو صفحوں کی طرح کام بنا ہوا ہے - کتابت صرف سیاہی سے ہے - امام الدین لاہوری اس کے کاتب ہیں نواب امیر خاں بہادر کی چھاؤنی میں کریم اللہ خاں خلت صالح عجیخاں کے واسطے کتابت کی گئی ہے تمام کتاب کے حاشی پر کرم خور دگی کا زیادہ اثر ہے - پیوند کاری کسی جگہ نہیں ہے - یہ دوسرا نسخہ مختصر الوقایہ کا ہے جو پہلے نسخے کی طرح مکمل اور پورا ہے - شروع کتاب سے پہلے ایک ورق میں خطبہ کتاب کا ترجمہ فارسی میں کسی نے لکھا ہے - کتاب کے ختم ہونے کے بعد کاتب نے یہ عبارت لکھی ہے قد وقع الفراغ من تسوید هذا المختصر الوقایہ بید تواب اقدام المساکین امام الدین ساکن لاہور بالحضرة العلیة اشرف العباد الرحمن میان کرم اللہ خان خلت الصالح صاحبزادہ صالح محمد خان بھادرنی یوم الاحد فی تاریخ ثمان وعشرون من ذی قعد سنہ ۱۲۲۲ ھ ہجری درجیاؤنی فواب صاحب محمد امین خاں بھادرنی قلمی بنمودہ شد - اس کتاب کے اور چند نسخے قلمی و مطبوع اسی فن میں نمبر ۵۳۵ سے نمبر ۵۳۷ تک لکھے ہیں -					
۱۳۳۹	۶۳۸	مفتاح المفاتیح شرح الدرۃ المنظومہ	مولانا صیغۃ اللہ	میں جعفر المیسوی	۲۰۰ ہجری قلمی سنہ ۱۲۹۴		
		المجلد الاول					
		تقطیع کتابت ۹ × ۴ - ۴ - انچ - سطر ۱۵ - خط نسخ معمولی کاغذ قلمی - کتابت صرف سیاہی سے کاتب مؤلف کتاب ہیں - پیوند کاری اور کرم کا کچھ اثر نہیں ہے - صفحہ ۱۵ کا ورق آخر میں کسی قدر					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام صنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب الجہاد وهو فرض عین ان یجہد الکفار فتنجہ المراءۃ والعبد بلا اذن۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۴۰۵۔ ہی اذنی تجری واکل فی الاختیار والا ضطرًا واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔					
		مولف رحمہ اللہ متفق علیہ امام فن ہیں۔ قوانین شرعیہ کے حافظ اور تمام علوم عقلیہ و نقلیہ میں ماہر ہیں۔ بہت بڑے فقیہ۔ اصولی۔ محدث۔ مفسر۔ نحوی۔ لغوی۔ ادیب مانے گئے ہیں۔ ابا					
		عن جد علم کا سلسلہ ان کے خاندان میں چلا آیا ہے۔ نسباً حضرت عبادۃ بن الصامت انصاری صحابی رسول اللہ علی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں ہیں۔ محبوب بن الولید بن عبادہ ان کے اجداد					
		میں ہیں۔ اسی سبب سے محبوبی کہے جاتے ہیں۔ صدر الشریعہ ان کے دادا کے والد کا بھی لقب ہے۔ صدر الشریعہ					
		یا اکبر کہے جاتے ہیں۔ ادبیتانی یا صغریٰ بنے دادا ماج الشریعہ کو علم وفنون کیا اور ان کے مولف پر شرح ادو شای بھی لکھے ہیں۔ ذایۃ الروایۃ فوج					
		کی تصنیف ہے اس پر ان کی مشہور شرح ہے۔ علاوہ مختصر الوقایہ اور شرح الوقایہ کے اور بھی ان کے مؤلفات					
		ہیں۔ تنبیہ اور اوس کی شرح توضیح علم اصول ہیں۔ تعدیل العلوم اقسام علوم عقلیہ ہیں۔ الوشاح علم معانی ہیں					
		انکے سوا اور کتابیں بھی تالیف کی ہیں۔ شہر بخارا میں وفات پائی۔ سن وفات ۱۱۸۱ھ کا مختلف دیکھا گیا					
		حاجی خلیفہ کشف الطون ہیں۔ تعدیل العلوم کے تحت میں ۱۱۸۱ھ لکھتے ہیں اور الوشاح کے ذیل میں					
		۱۱۸۱ھ تحریر ہیں۔ (الفوائد البیہ فی تراجم الخفیفہ)					
۱۳۰۰	۶۳۶	مختصر الوقایہ کمال	صدر الشریعۃ الاصغر عبد اللہ بن مسعود بن ماج الشریعہ محمود بن صدر الشریعہ اکبر احمد المجوبی المتوفی	۶۱۰	علمی	۱۱۸۱ھ	

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				کتابتہا و ما لکھا و قارئہا و لمن دعا لہم بالمغفرۃ و لوالدینہم و المسلمین اجمعین و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ و سلم۔ مولف رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۰۳ میں کتاب اخبار اہل الرسوخ فی الفقہ و التحدیث کے ذیل میں لکھا گیا ہے۔			
۱۲۹۸	۶۳۶	مختصر الوقایہ کامل	صدر الشریعۃ الاصغر عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ محمود بن صدر الشریعۃ الاکبر احمد المجوبی المتوفی ۱۰۴۵ھ	قلمی	۲۰۶		
		تفصیل کتابت مع جدول $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} \times \frac{1}{2}$ - ۲ - انچ - سطر ۹ - خط نسخ خوشخط کا غد کشمیری صفحہ اول پر قدرے - لوح طلائی - تمام کتاب پر افشاں اور جدول طلائی کے علاوہ سرخ و نیلگوں جدول بھی ہے - ابواب وغیرہ سرخی باقی کتاب سیاہی سے لکھی ہوئی ہے کہیں کہیں حاشیہ بھی پختہ اور خام خط میں لکھا ہوا ہے - کتاب کا نام تحریر نہیں - پیوند کاری قلیل اور کرم کا اثر بہت خفیف ہے - کتاب کی کم استعدادی کی وجہ سے عبارت کتاب میں اکثر غلطیاں پائی جاتی ہیں - وقایہ الردایہ کا مختصر ہے جو مولف کے دادا کی تالیف ہے - مولف نے وقایہ الردایہ کی مبسوط شرح بھی لکھی ہے جو مشہور و متداول ہے - یہ پوری کتاب ہے - عبادات - معاملات - دونوں حصوں پر مشتمل ہے - آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ سرافع اعلام الشریعۃ العزائم صفحہ ۲۱۴ کتاب الشفعة ہی تملک العقار علی مشترکہ جبراً بمثل ثمنہ صفحہ ۳۵۰					

نمبر موجودا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	منظوم یا قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
	کی گئی ہے۔ خط اور کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ سلامتہ بن علی نے مدینہ منورہ میں کتابت کی ہے پوری کتاب پیوند کاری اور اثر کریم سے محفوظ ہے بعض اوراق برآب رسیدگی کا اثر ہے۔					
	مولف رحمۃ اللہ نے عشرہ ثانی رمضان المبارک ۱۲۵۵ ہجری میں اس کتاب کا مسودہ کیا۔ اتفاقاً اسی سال سفر حج بیت ہو گیا جب زیارت حرمین محترم سے واپس آئے تو مسودہ کو کتاب کی صورت میں لائے اس کتاب میں مناسک حج کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔ جن مسائل میں مجتہدین اربعہ کا اختلاف ہو اُس کو بھی ظاہر کر دیا ہے مناسک حج کے علاوہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے حالات اور ان دونوں مکانوں کے اماکن متبرکہ کا ذکر تفصیل اور ربط کے ساتھ کیا ہے۔ بعض موقع پر عربی اشعار بھی لائے ہیں۔ ایک سو چھیاسٹھ ابواب پر کتاب کو تقسیم کیا ہے۔ اس کتاب کا طرز بیان فقہاء کے انداز پر نہیں ہے۔ بلکہ محدثین کی روش ملحوظ رکھی گئی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی انشاء فاحسن الا نشاء قدم بالاجتنباء ما نشاء صفحہ ۲۲ بآب ما یصنع اذا اسرا والخروج من منزله اذا اسرا والخروج صلی رکعتین فی منزله ثم یقول اللہم ہذا دینی واہلی ومالی ودیعتہ عندک۔					
	صفحہ ۱۱۲ بابیں آن اہل مکہ اہل اللہ عز وجل لما استعمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عتاب بن اسید علی مکہ قال یا عتاب اتدري علی من استعملناک علی اہل اللہ تعالیٰ۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۱۱۲ آخر الکتاب والحمد للہ العزیز الوہاب وصلى اللہ علی المصطفیٰ عک دمک والثراب الف ہذا الکتاب فی العشر الاوسط من مضات من سنۃ ثلاث وخمسين وخمسائة ثم قد رملوا لفہ الحج فی ثلاث السنۃ فلما عا د کتب نسخہ الاصل وكان الفراع من هذه النسخة الکرمہ بعد ظہر خامس شہر جمادی الثانی من سنۃ خمسہ عشر ومائۃ والاف بالمدينة المنورۃ بخط الفقیہ سلامۃ بن علی العسوی لاخ فی اللہ شیخ ابراہیم الفروجی غفر اللہ					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>جو خاتمہ کتاب پر ختم کر دیا ہو۔</p> <p>عبارت آغاز صفحہ ۲۔ تو کَلْتُ عَلَى اللَّهِ وَتَوَضَّعْتُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ۔ الباب الثاني في العقد وفيه فصلان الأول في أركانه مقدمة صفحہ ۱۱</p> <p>الأول في النكاح وفيه مطالب الأول في الشرائط۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۴۰، ۵ وقد اتفق الفراغ من تمام المجلد الأخير من مشكلات القواعد على يد اضعف خلق موسى بن حسن بن زريد بن حلي بن عبد الله الأحياني وصلى الله على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين المعصومين فهارس الخامس والعشرين شهر جمادى الأول سنة ابتداء عبارت رسا صفحہ ۵ الحمد لمفضل عماد فضاله</p> <p>مولف رحمہ اللہ شیعہ مذہب کے بہت بڑے فاضل اور متقدم شخص ہیں ثقاہت اور قضاہت میں مشاہیر میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اکثر مسائل میں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ متعدد کتابیں ان کی مصنفہ ہیں۔</p> <p>ارشاد المسترشدين۔ الكافية الوافيه في الكلام۔ ايضاح الفوائد۔ شرح خطبۃ القواعد۔ بحسب جمادى الثاني سنہ مذکورہ الصدور میں وفات پائی۔</p> <p>الآل للشيخ الحر العالی) یہ کتاب اپنے والد کے حکم سے لکھی، دضیمہ فرست کتب عربی مولفہ ریو صفحہ ۲۱۳</p>					
۵۹۶۴	۶۳۵	مشیر الخزام الساکن الی اشرف الاماکن	الشیخ ابی الفرج عبد الرحمن بن محمد بن علی الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ	۵۵۳ھ	۱۵۱ھ قلمی	۲۷۸	
		<p>تفطیع کتابت طولاً و عرضاً مختلف۔ طولاً کہیں چھ انچہ۔ کہیں چھ اور پانچ کے درمیان اسی طرح عرضاً کہیں تین انچہ کہیں اس سے کم و بیش سطریں بھی صفحات میں کہیں تیس کہیں چوبیس کہیں پچیس ہیں۔ غالباً کتابت بلا مسطر</p>					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		پیشکش ہے۔ شراح نے خطبہ کتاب کی علحدہ شرح لکھی ہے۔ اس کتاب میں کتاب الطہارۃ سے شرح لکھنا شروع کیا ہے دو جز پر کتاب کی تفسیر ہے۔ یہ پہلا جز ہے کتاب الطہارۃ سے کتاب الوصایا کے ختم تک۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد لله ذی العزۃ والبقاء والقدرۃ والعلاء والمجد والکبریاء صفحہ ۵، المقصد الثالث فیما یشجب فیہا الزکوۃ قال دام ظلہ الاول مال التجارۃ علی رأی صفحہ ۱۹۵ المقصد الخامس فی الصلح قال دام ظلہ ولوصالح علی عین باخری فی الرویات ففی الخا بالبیع نظر۔ خاتمہ کتاب ورق ۱۹۱ صفحہ اول ذلك الفضل من الله وكفى به فرغ من تسويد العبد الفقیہ والی اللہ تعالیٰ حمد بن الحسن بن یوسف بن علی بن مطہر فی يوم عید الفطر ۲۴ھ الملایہ بخطہ وکتب هذا الكتاب فی سنتہ علی ید الفقیر المحتاج الی اللہ الغنی موسیٰ بن حسین بن زید بن علی الاحیانی فی البلد المحروسۃ حیدرآباد وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين۔					
۱۱۴۹	۶۳۴	ایضاح التوائد فی شرح اشکالات القواعد الجزر الشانی مع الرسالہ	الشیخ فخر الدین محمد بن الحسن بن یوسف بن علی بن مطہر الحلی المتوفی ۷۱۵ھ	۷۱۵ھ	۷۱۵ھ قلمی	۵۷۸	
		اس جلد کے ابتدائی صفحہ پر محمد بہار الدین نام کی مہرادر آخر صفحہ پر امجد علی بادشاہ اور واجد علی شاہ کے خادموں کی مہریں ثبت ہیں۔ اس جلد میں پہلی جلد کی نسبت بیوند کاری کسی قدر کم ہے۔ دریدگی اور اق بھی نہیں۔ باقی امور میں جلد اول کے مساوی ہے۔ اس جلد کے آخر میں عشری زمین کے متعلق مسئلہ کی تحقیق علی بن احمد بن ہلال الرکی نے کی ہے جس کو رسالہ کی صورت میں لکھا ہے۔ یہ رسالہ تقریباً ساڑھے پانچ صفحات پر ہے۔ یہ دوسرا جز ہے۔ مختصر خطبہ کے بعد کتاب النکاح سے شروع کیا ہے اور فصل کیفیۃ التوزیع کے ختم پر					

نمبر وجود	نمبر شمار	تمام کتاب	تمام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		راجی غفور ربہ القدیر وشفاعة نبیہ البشیر النذیر الشیخ محمد الی قولہ یا رب العالمین۔ ایک دوسرا نسخہ قلمی اس کتاب کا نمبر ۲۶۷ فقہ میں درج ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۴۳ تحت کتاب شرح اربعین نووی لکھا گیا۔ رسالہ فی الکلام لم یُصحّ المؤلف				۳۸۲	فین کلام ہیں لکھا گیا
۱۱۴۹	۶۳۳	ایضاح الفوائد فی شرح اشکالات القواعد المحرز الاول باسمہ الشیخ فخر الدین محمد بن الحسن بن یوسف بن علی بن المطر الحلی المتوفی ۷۷۱ھ			خلی	۳۸۲	
		تقطیع کتابت خط ۸ x ۴ انچ۔ سطر ۳۳۔ خط نسخ کا غز کثیری۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ موسیٰ بن حسن نے بلدہ حیدر آباد میں لکھا ہے۔ تمام اوراق پر اول سے آخر تک کچھ روگی کا بہت بڑا اثر ہے۔ جا بجا پوست آہ و خیرہ سے پیوند کاری کی گئی ہے۔ جس سے تمام صفحات کتاب میں کہیں کم کہیں زیادہ عبارت میں نقصان آگیا ہے جو پڑھنے میں نہیں آتی یا بدقت و دشواری کچھ پڑھی جاسکتی ہے۔ صفحہ ۹ اور صفحہ ۱۰ کا تقریباً ثلث صفحہ پیوند کاری کی وجہ سے الٹا کر رفتہ ہے۔ بعض بعض اوراق دریدہ بھی ہیں۔ ابتدا الی صفحہ پر چھوٹی بڑی چند مہرین ثبت ہیں۔ منجملہ ان کے ایک مہر کتب خانہ سلیمان جاہ کی ہے۔ اسی صفحہ پر متعدد عبارتیں مختلف القلم اور مختلف المضامین تحریر ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب بہت سے کتاب خانوں میں رہ چکی ہے۔ قواعد الاحکام فی معرفۃ الحلال والحرام کی شرح ہے جو شایع علام کے والد ماجد کی تصنیف ہے اور تمام مسائل قیمتیہ					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب الحرر فتنہ شافعی میں امام زافعی متوفی ۳۲۰ھ ہجری کی تالیف ہے۔ امام نووی نے اس کا اختصار کیا ہے۔ اور منہاج الطالبین کے ساتھ مختصر کو موسوم کیا ہے جو مصر میں مع شرح طبع ہو چکی ہے اور اس کتاب خانہ میں موجود ہے۔ کتاب منہاج میں مولف نے بعض کلمات میں کتاب حرر سے عدول کر کے اُن کی جگہ دوسرے الفاظ رکھے ہیں جو کسی قدر غیر ظاہر المعنی اور دقیق ہیں اُن الفاظ کی تشریح اور اس امر کی تنبیہ کی غرض سے کہ حرر کے الفاظ کی جگہ یہ کلمات کیوں لائے گئے ایک حصہ علیحدہ قائم کیا جس کا نام کتاب الدقائق یا دقائق المنہاج ہے۔ منہاج کے خطبہ میں لکھتے ہیں: وقد شرعت فی جزء لطیف علی صورة الشرح لدقائق هذا المختصر ومقصودی به التنبيه علی الحکمة فی العدول عن عبارة الحرر۔					
		راہیہ امر کہ اس حصے کا نام کتاب الدقائق یا دقائق المنہاج ہے اس کی تصحیح یہ ہے کہ فرست کتب خانہ خدیوہ مصر میں کتاب المنہاج کے تحت میں لکھتے ہیں۔ ویلیہا کتاب الدقائق للامام النووی المذکور وهو شرح الدقائق المنہاج کشف الظنون میں ہے ودقائق المنہاج یاتی فی المیہ۔					
		اس صورت میں اس کا نام شرح دقائق المنہاج قرار دینا چاہیہ کہ اس نسخے کے اول میں کسی نے لکھا ہے۔					
		دکتاب شرح دقائق المنہاج، غیر مناسب ہے۔					
		اس مختصر رسالہ میں تحقیق الفاظ وغیرہ صرف کتاب الخراج تک کی گئی ہے۔ عبارت آغاز الحمد لله رب العالمین اللہم صل علی محمد الخ صفحہ ۱۱۔ قوله فتحه علیہ ای تلقینہ اذا وقفت قراتہ خاتمہ کتاب فلفظہ اعماہ نریا دلالہ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب وهو حسبنا ونعم الوکیل والصلوٰۃ والسلام الاقمان الامکان علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی الہ وارضوا جہ واصحابہ اجمعین والحمد لله رب العالمین وواقف الفراغ من کتابہ فی یوم الخمیس فی ثمانیہ من شہر رجب سنہ اثنتین وثمانین والتم من الجہۃ النبویۃ علی ید الفقیر الحقیر للقر بالذنب والتقصریر					

نمبر و ردیف	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							القول الحسن فیما يتعلق بالنوازل والسنن - ۲۹ شعبان و شبہ کے روز بارہ سو پچاسی ہجری میں مرض سل سے جبراً آباد میں انتقال فرمایا۔ اور موافق وصیت کے شاہ دوست قادری کی قبر کے پائیں میں مدفون ہوئے تذکرہ علماء دہند
۱۱۹۳	۶۳۱	زہر المعاذ فی فوش السجید السیدی بن السید	محمد میرہ المودن الحنفی	۱۳۲۳ھ	۱۶	۲۶۹	فی المساجد
							تقطیع کتابت ۱/۶ ۲/۳ ۳/۴ اپنچہ - کتابت کے جانب عرض میں مقدار اکی - بیشی ہو - ظاہراً تحریر بلا مسطر کی گئی ہو - سطر ۲۱ - خط و کاغذ عرب - کتابت سیاہی سے ابواب و مطالب جدیدہ پر سرخی سے خطوط کھینچے ہوئے ہیں کاتب کا نام تحریر نہیں اوراق پر فی الجملہ کرم خوردگی کا اثر ہو - مختصر رسالہ اس امر کی ممانعت میں کہ مساجد میں لوگ نماز سے پیشتر جاننا زود کپڑا بچھا کر اپنے واسطے جگہ متعین کر لیتے ہیں -
							ایک مقدمہ اور دو بابوں پر رسالہ منقسم ہو - عبارت آغا ز یہ ہو - الحمد للہ الذی انقذنا من الجمل و الضلال و من علینا بتعلم الحرام و الحلال خاتمہ کتاب و آلہ الکرام و اصحابہ الفخام قال مؤلفہا فرغت من تبییضہا یوم الخميس سابع عشر ربیع الاول النفیس عام الثالث والعشیرین بعد المائتین و لالف من ہجر من لہ العز و الشرف - مولف تیرہویں صدی کے فضلا میں ہیں - ان کے حالات مضبوط کہیں دیکھے نہیں گئے -
۱۱۹۸	۶۳۲	کتاب الدقائق مع رسالہ فی علم الکلام	الامام محی الدین ابی زکریا یحییٰ بن شرف النور المتوفی ۷۰۸ھ	۱۰۸۲ھ	۴۰	۲۰	قلمی
							تقطیع کتابت ۶/۷ x ۸/۱۰ اپنچہ - سطر ۱۴ - خط و کاغذ عرب - کتابت سرخی و سیاہی سے - تیج محمد بن شیخ احمد نے کتابت کی ہو - کرم خوردگی و ورقہ دوزی سے کتاب محفوظ ہو -

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	سہ تصنیف مرتبہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
-----------------------	----------	----------	------------------------	-------------	-------

عترتین زادہما اللہ شرفاً و کبریاً کی فضیلت کا ذکر۔ کتاب کو ایک مقدمہ۔ دو تنویر۔ خاتمہ پر مرتب کیا ہے۔ مولف نے سفر حج کے زمانے میں مکہ معظمہ میں اس کتاب کو تالیف کیا۔

مولف رحمہ اللہ لکھنؤ کے رہنے والے ہیں۔ علماء فرنگی حلی میں مستند مانے گئے ہیں۔ سلسلہ نسب آپ کا چند واسطوں سے ملا قطب الدین شہید سالوی سے ملتا ہے۔ کیا رہیں شعبان بارہ سواؤتالیس ہجری۔ لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ پہلو قرآن شریف حفظ کیا۔ دس سال کی عمر میں حفظ قرآن سے فراغت پا کر علوم درسیہ عربیہ کی طرف متوجہ ہوئے اپنے والد ماجد اور مفتی ظہور اللہ۔ مفتی محمد اصغر۔ مولوی نعمتہ اللہ۔ مفتی یوسف سے جو مشاہیر علماء فرنگی حلی ہیں۔ علوم درسیہ متداولہ کا اکتساب کیا۔ سولہ برس کی عمر میں جملہ علوم سے فارغ ہو کر تدریس و افادہ طلباء میں مشغول ہوئے۔

متداولہ کا اکتساب کیا۔ سولہ برس کی عمر میں جملہ علوم سے فارغ ہو کر تدریس و افادہ طلباء میں مشغول ہوئے۔ کچھ زمانے تک شہر باند اور جنپور میں بھی مدرس رہے۔ مولوی عبدالوہابی قاورسی فرنگی حلی سے شرف بیعت حاصل کیا۔ ۱۲۶۶ھ ہجری میں حیدرآباد تشریف لے گئے۔ تراتب علی خاں سالار جنگ مدارالمہام نے مدرسہ نظامیہ میں مدرس

اعلیٰ مقرر کیا۔

۱۲۶۹ھ ہجری میں حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے اور وہاں کے اکابرین علماء و مشائخ سے استفادہ ہوئے۔ حج سے فراغت کے بعد جب حیدرآباد قیام کا اتفاق ہوا۔ تو انصرام حکومت عدالت نظامیہ کا آپ کی سپردگی میں رہا۔ تصنیف و تالیف کی طرف زیادہ توجہ تھی۔ شرح و حواشی کے علاوہ مستقل کتب مصنفہ بھی زیادہ ہیں۔

منجملہ ان کے چند مصنفات مشہورہ یہ ہیں۔ القول الاسلام حاشیہ شرح سلم لاجن۔ کشف المکتوم فی حاشیہ بحر العلوم۔ القول المحیط فیما تعلق بالجلل المولف والبسیط۔ الايضاحات لمبحث المتخللات۔ کشف الاشتباہ۔ فی شرح التلک محمد اللہ۔ البیان العجیب فی شرح ضابطۃ التہذیب۔ کاشف الظلمۃ فی اقسام الحکمۃ۔ نظم الدرر فی سلک شق القمر۔ نور الایمان فی آثار حبیب الرحمن۔ غایۃ الکلام فی بیان الحلال والحرام۔ خیر الکلام فی مسائل الصیام۔ حاشیہ نفیسی۔ عمدۃ التحریر فی مسائل اللون واللباس و التحریر۔

الجلد الثانی ہستہ کتب عربیہ بعد نمبر ۶۲۸ فرست اول فن

۴۲/۶

الجلد الثانی

تمتہ فقہ

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۸۹۹۵	۶۲۹	فتح الرحمن	محمد ابو زیاد الوضاحی	قلمی	۱۶	
		<p>تقطیع کتابت پتہ ۶ x ۱۴ انچ۔ سطر ۱۵۔ نہایت کچے خط میں نسخ کے طور پر کسی ہندی طالب علم نے لکھا ہے جو غالباً ولایتی ہے۔ رسم خط بھی جا بجا غلط ہے۔ عبارت کے ربط و ضبط اور قرینہ سے پڑھا جاتا ہے۔ کاتب اپنا نام محمد بن علوان لکھتا ہے۔ کاغذ گھری کتابت بالکل سیاہی سے کی گئی ہے۔ کہیں پیوند کاری اور کرم کا اثر نہیں دیکھا گیا۔ اوراق پر روغن وغیرہ کے داغ ہیں مختصر رسالہ ہے۔ مذہب شافعی کے موافق ضروریات ایمان و اسلام۔ مسائل طہارت نماز کا ذکر۔ حج کا بیان۔ نہایت اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔ کتاب کا آغاز اس عبارت سے کیا گیا ہے الحمد لله للملک العلام والصلوة والسلام علی سیدنا محمد وفضل الانام۔ خاتمہ کی عبارت یہ ہے۔ وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم تسليماً كثيراً امباركاً طيباً الى يوم الدين۔</p> <p>مولف نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کتاب کے ابتدائی صفحہ پر کتاب کا نام فتح الرحمن اور مولف کا اسم۔ محمد ابو زیاد الوضاحی لکھا ہوا ہے۔ ان بزرگوار کی تحقیق نہیں ہوئی۔</p> <p>صفوۃ الزبد فقہ شافعی میں ایک منظوم کتاب ہے اس کے شارح شیخ جمال الدین محمد بن الوضاحی الزیدی ہیں۔ عجب نہیں کہ اس رسالہ کے مولف بھی یہی شخص ہوں۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔</p>				
۸۸۸۸	۶۳۰	نور الایمان بزیارۃ آتار جمیب الرحمن	مولوی عبدالحلیم بن مولوی امین اللہ قرنی علی المتوفی ۱۲۸۵ھ	۱۲۸۵ھ مطبوعہ علوی علی بخش خاں	۳۶	
		<p>اس کتاب میں زیارۃ قبور کے آداب۔ احکام۔ مناسبات و امور۔ زیارت قبور کے واسطے سفر کرنے کا جواز و عدم جواز۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کی نسبت استنباب و وجوب کا بیان حضور سے استمداد کا حکم۔ اس کے علاوہ۔ بقیع۔ مسجد قبا۔ جبل احد۔ دیگر مساجد و آبار مدینہ مطہرہ کا حال حرمین</p>				

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تہلی	تعداد صفحات	کیفیت
							عمرین شہادت پائی بقیع میں حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ (مطالب السؤل فی مناقب آل الرسول عربی و تاریخ آل امجاد فارسی)
۱۷۹۹	۱۵۸	جوشن کبیر			مستملی	۸۸	
							تعلیق کتابت مع جدول طسانی $\frac{1}{2} + \frac{1}{4} + \frac{1}{8}$ ۱۔ انچہ۔ سطر ۸۔ خط نسخ خوشخط۔ کاغذ دہلی۔ پہلے اور دوسرے صفحہ پر لوح و دندان پوشش اور تمام کتاب پر جدول طسانی اور اس طسانی جدول کے ساتھ لاجوردی جلد لپی ہوئی۔ کتابت سیاہی و طلا سے کی گئی ہے۔ کتاب کا نام تحریر نہیں۔ پویند کاری اور کرم خردگی کا بالکل اثر نہیں پایا جاتا۔ مشہور دعا ہے جو آسمانی کمی جاتی ہے۔ مطبوع اور بعض قلمی نسخوں سے اس جلد میں کسی قدر آخر کی عبارت زیادہ ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ اللہ ہم انی اسألت باسمک یا اللہ۔ عبارت آخری صفحہ ۸۸ دور شو دور شو۔ فارحوا۔ تین نسخے قلمی خوشخط اور غیر خوشخط نمبر ۲۹ سے نمبر ۳۱ تک۔ اسی فن میں درج ہیں۔
۱۸۰۰	۱۵۹	حرز امام جواد	حضرت امام محمد باقر علیہ السلام امام تقی و جواد علیہ السلام		مستملی		
							بطریق طو مار ہو طولا تقریباً ۱۷۔ عرضاً قریب ۲۔ انچہ ہے۔ پوست آہو پر خط نسخ میں بڑی خوبی کے ساتھ لکھا ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ لوح اور جدول طسانی و لاجوردی و نسخ بنائی گئی ہے۔ دریا چند چھوٹے و دائرہ بھی طسانی بنا کر ان میں بھی عبارت لکھی جوی ہے۔ نہایت ناوار و عجیب ہے۔ یہ تصویف سیدنا حضرت امام تقی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ آغاز عبارت یہ ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ عبارت کے بعد اور فقرہ الحمد للہ رب العالمین۔ عبارت ختم والحمد للہ رب العالمین۔ اس عبارت کے بعد اور فقرہ بھی ہے۔ جو پڑھنے میں نہیں آیا۔

نمبر چودا	نمبر شتا	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							چند اوعیہ کا مجموعہ ہے۔ جو حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اس مجموعہ کا نام الصیغۃ السجادیہ اور زیور آل محمد بھی ہے۔ آغاز صفحہ ۱۰۔ حدیثنا السید الاجل نجم الدین بہاء الشرف ابو الحسن محمد بن الحسن۔ صفحہ ۱۲۱۔ وکان من دعائہ علیہ السلام عند الاستسقاء بعد الجداب اللہم اسقنا الغیث صفحہ ۲۶۲۔ وصدع بامرک وتصلح لعبادک خاتمہ صفحہ ۴۴۷ کما احسنت فیما مضی منہ یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ الطیبین الطاہرین ایک نسخہ خوشخط اس کتاب کا اسی فن کے نمبر ۱۰۶ پر بھی لکھا ہے۔ حضرت سید الساجدین رضی اللہ عنہ جو تھے امام ہیں۔ مدینہ منورہ میں پانچویں شعبان ۳۸ ہجری خجندیہ کے روز حضرت شہر بانو بعض نے بجائے شہر بانو غزالہ نام ہی لکھا ہے، دختر زو جرد بادشاہ غم کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بہت مشابہ تھے۔ آپ کے اوصاف حمیدہ اور صفات نقصان بیشمار ہیں۔ زہد۔ عبادت۔ سخاوت۔ تقویٰ۔ کمال علمی۔ مین فرو کمال تھے۔ ایک شب مین ایک قرآن شریف ختم فرماتے۔ خود دن کو روزہ رکھتے شام کو صرف پارہ نان سے افطار فرماتے۔ اور محبت جین پر ظاہر مٹھنی بجی اٹھا فرماتے۔ باور چینانہ کا صرف جس سے اہل حاجت کو نان و خورش ملتا تھا بہت بڑا ہوا تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ آپ کے نو صاحبزادے تھے۔ کوئی اولاد اناث نہ تھی۔ ایک مرتبہ حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے اسی سال مین ہشام بن عبد الملک اموی والی شام ہی مکہ معظمہ گئے ہوئے تھے۔ حضرت امام ہمام کے احترام و اکرام کو اپنے مقابلہ مین بہت زیادہ دیکھا۔ عام و خاص نے حضرت امام رضی اللہ عنہ کی اہمیت تعلیم و تکریم کی جو ہشام کو سخت ناگوار گذری اور اس کے قلب مین حسد اور کینہ امام ہمام کی طرف سے پورا دل سے پوشیدہ طور پر کچھ لوگوں کو مقرر کر دیا جنہوں نے دنیوی طمع کی غرض سے جب حضرت امام والا مقام مدینہ واپس پہنچے مین زہر ملا اہل دیدیا۔ ۱۸ محرم الحرام سال ہجری ۹۴ یا ۹۵ روز شنبہ ساون برس کی

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		انکو مقدمانتے اور بیحد مکرم کرتے بہت سے خوارق و کرامات ان سے ظاہر ہوئے۔ مدت تک خلوت میں اوقات مبارکہ کو اتباع سنت اور وظائف و ارشاد و تربیتِ رغبین میں صرف فرماتے خلقِ کثیر ان سے فیضیاب ہوئی۔ شہر فاس سے افوغال میں آگئے۔ یہاں کسی حاسد نے زہر دیدیا۔ ربیع الاول کی سو لہا تاریخ صبح کی نماز میں انتقال فرمایا۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون میں سال وفات ۸۵۴ھ لکھتے ہیں اور محمد فاضل جو اس کتاب کے شارح ہیں۔ اور مولوی ناصر علی آروی جو اسکے مترجم ہیں ۸۵۴ھ سال وفات قرار دیتے ہیں۔ والعلہ الحقیقی عند اللہ۔					
		صاحب ترجمہ پہلے سوس میں مدفون ہوئے۔ پھر شریا اس سے کم و بیش سال کے بعد انکی نعش مبارک مراکش میں منتقل کی گئی۔ اور قبرستانِ روضۃ العروس میں دوبارہ دفن کئے گئے۔ اب مراکش ہی میں لوگ بغرض زیارت جاتے ہیں۔ مولف علیہ الرحمہ شاذلیہ طریقہ رکھتے تھے۔ علم تصوف میں متفرق کلام اور مستقل تالیفات انکے ہیں۔					
		مرزع الحسانت شرح دلائل الخیرات وغیرہ					
۱۷۹۸	۱۵۷	الصیغۃ الکاملہ	حضرت زین العابدین وسید اساجدین امام علی بحسین رضی اللہ عنہما ۹۴ھ یا ۹۵ھ	مستفی	۴۳۸		
		تقیع کتابت مع جدول $\frac{1}{4} \times \frac{1}{4} \times 2$ - انچ - سطر ۱۰ - خط نسخ خوشخط - کاغذ کشمیری - پہلے اور دوسرے صفحہ پر لوح - بیل - دندانِ موش - تمام اوراق پر جدول اور افتانِ طلائی - کتابت سیاہی سے - اور بجائے شرخی طلا سے کام لیا ہے - کاتب کا نام اور سنہ کتابت لکھا نہیں - تمام اوراق رقعہ دوزی اور اثرِ کرم سے محفوظ ہیں -					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تسمی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>مؤلف بہت بڑے ادیب اور ناظم ہیں۔ انکا کلام بڑا اثر ہے۔ انکے اشعار وقت اور مانت کے اعتبار سے متقدمین کے کلام سے بہت ملتے جلتے ہیں۔</p> <p>صاحب خلاصۃ الاثر لکھتے ہیں کہ ۱۰۸۷ یا ۱۰۸۸ میں صاحب ترجمہ مکہ مکرمہ گئے ہیں اور دوسری سال میں جبکہ ترکوں نے بعض اہل عجم کو بوجہ اتہام و سوراوی قتل کیا ہو۔ اسوقت صاحب ترجمہ بعض اشراف مکہ کے مشوں سے مین کی طرف چلے گئے۔ ساتھ ہی اسکے سنہ وفات میں لکھتے ہیں کہ مین یا عجم میں ۱۰۷۹ میں نقتال ہوا۔ ان دونوں بیانون میں میں متخالف ہو۔ شاید اسکا سبب ناخین کا سو و بیان ہو۔ خلاصۃ الاثر مطبوعہ مصر جلد سوم صفحہ ۳۳۲ کی عبارت یہ ہے۔ قدم مکہ فی سنہ سبع وثمانین والفاء فی التانیۃ منہما قلت الا تراث بلکہ جماعة من الجعم لما اقموہم بتلویت البیت الشریف الی عبادۃ صفحہ ۳۳۵ وکانت وفاتہ بالین والجعم فی سنۃ تسع وسبعین والفاء انتھے۔</p>					
۱۸۱۴	۱۵۶	<p>ملائی الخیرات و شوق الاولیاء الشیخ اکمل ابی عبد اللہ</p> <p>فی ذکر الصلوۃ مع الخیرات محمد بن سلیمان بن ابی بکر الجرجانی</p> <p>صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم</p> <p>اسلامی شریف بنی السنونی</p> <p>قبل ۱۵۴۷ھ</p>			<p>مطبوعہ ۱۳۱۵ھ</p> <p>درست و مطبوعہ عثمانیہ</p>	۱۸۷	
		<p>اوراد میں یہ کتاب نہایت مقبول و متداول ہے۔ علی الخصوص عربین شریفین زادہما اللہ تعظیماً و تکریماً میں پڑھنا پڑھنا مثل قرآن شریف جاری ہے۔ اس کتب خانہ میں قلمی و مطبوعہ نسخے اس کتاب کے بہت ہیں</p> <p>آغاز صفحہ ۲۔ استغفر اللہ العظیم ثلاثاً۔ آغاز کتاب صفحہ ۸۔ الحمد للہ الذی ہدانا للایمان والا سلام۔ خاتمہ صفحہ ۱۸۷۔ والحمد للہ رب العالمین۔</p> <p>مؤلف کتاب زمرہ اولیائے دینی کامل اور عالم عامل مانے جاتے ہیں۔ نسباً حسنی ہیں شہر فاس میں</p> <p>رحمہم اللہ مغربہ سے شمار کیا جاتا ہے تحصیل علوم اور کمالات سے فراغت پائی۔ وہ انکے علماء اور مصلح</p>					

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۵۲۸	۱۵۵	الصیغۃ الثانیہ	مولانا محمد بن الحسن بن علی بن محمد المعروف بابا بحر العالی السامی المتوفی ۱۰۷۹ھ	۱۰۵۳ھ	مستلی	۲۰۰	

تقیق کتابت مع جدول $\frac{1}{4} \times 4$ - ۴ - انچہ - جدول خانی و شجر فی و نیلگون - سطر ۱۳ - کاغذ کشمیری
خط نسخ - کتابت سیاہی و سُرخی سے - کاتب نے اپنا نام اور سنہ کتابت نہیں لکھا - تمام اوراق پر رقمہ دوزی
اور کرم کا اثر سے - پوری کتاب کی عبارت معرب ہی -

مؤلف نے اس کتاب میں صحیفہ کاملہ سے (جو امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے)
ادعیہ منتخب کئے ہیں اور اس نقل و بیان میں اصول اصل کتاب کو ملحوظ رکھا ہے - صاحب کشف الحجاب
لکھتے ہیں کہ میرے پاس مؤلف کے ہاتھ کا نسخہ لکھا ہوا موجود ہے جس کے آخر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے -

يقول العبد محمد بن الحسن بن علي بن محمد الحر العاملي عفا الله عنه هذا ما وصل الي من
ادعية مولينا زين العابدين علي بن الحسين عليهما السلام ما خرج عن الصيغة الكاملة
والحمد لله وحده وصلى الله على محمد وآله و فرغت من جمعها في شهر رمضان سنة
ثلاث وخمسين بعد الالف -

یہ کتاب طبع بھی ہو چکی ہے - اس قلمی نسخہ کے آخرین کچھ عبارت مطبوعہ سے زائد بھی ہے -

آغاز صفحہ ۲ الحمد لله المجيب من دعاء القرب من ناجاه الذي جعل الله عا جنة
واقية - صفحہ ۶۵ وكان من دعائه عليه السلام في كل يوم من شهر رمضان اللهم
هذا شهر رمضان الذي انزلت فيه القرآن - صفحہ ۱۵۲ وكان من دعائه عليه السلام
في دفع ما يخاف ويحذر - اللهم انه ليس برد غضبك الا حلك - خاتمہ صفحہ ۲۰۰
وسلب لي ذلك من فضلك انك على كل شيء قدير وبالا جابة جدين -

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مشہور یہ ہیں۔ شرح علی جامع الصغیر لسیوطی۔ حاشیہ علی شرح التحریر للقاضی زکریا۔ حاشیہ علی شرح افقار لابن قاسم۔ بولاق میں ایک نثر ستر سترجری میں حلت فرمائی۔ عزیز یہ ایک مقام کا نام ہے جو مصر کے شرق کی جانب ہے۔ اسی وجہ سے عزیز مشہور ہوئے۔					
		خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر					
۱۰۶۸	۱۵۴	مجموعہ ادعیہ و اوراد	لم یصرح الباقی باسمہ	قلمی ۱۲۶۵ھ	۱۱۵		
		تقطع کتابت $\frac{1}{4} \times 5 + 3$ - انچہ - سترین اور خط و کاغذ مختلف۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ پورے مجموعہ میں بعض اوراق مجہول بھی ہیں کسی جگہ کاتب کا نام تحریر نہیں صرف ایک جگہ سہ کتابت لکھا ہے۔ جلد بندی میں بوجہ طویل کرنے اوراق کے گوشہ پر کاغذ کی پٹی بڑھادی گئی ہے۔ باقی پورے مجموعہ میں کہیں پیوند کاری اور کرم کا اثر نہیں دیکھا گیا۔					
		چند ادعیہ کا مجموعہ ہے جو عدداً تقریباً آٹھ ہیں۔ بعض ادعیہ تو جامع الصغیر سیوطی سے منقول ہیں بعض میں فضائل تہلیل لقرآن مذکور ہیں۔ بعض اسکے غیر کیفیت درود اور طریقہ خواندگی کسی جگہ تحریر نہیں۔ نہ مؤلفین کا نام لکھا ہے کسی شخص نے بطور خود چپند ادعیہ کو ایک جا جمع کیا ہے۔ جامع نے اپنے نام کی بھی صراحت نہیں کی۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللھم انی اسألك و اعوذ بك بانک انت اللہ الذی صفحہ ۶۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللھم لا عبس الا عیش الا خوفہ صفحہ ۹۸۔ ہذا فضائل تھلیل القرآن تلاوة و محو۔ عبارت صفحہ ۱۱۴۔ خاصیۃ فاتحۃ السریۃ					
		روی عن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔					
		یہ آخری صفحہ کی شمع عبارت ہے اسکے بعد کے اوراق نہیں ہیں۔					

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ نمبر ۱۵۲ فہرست اول فن اوراد

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ پائی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۰۴۶	۱۵۳	شرح ادعیہ الواحہ فی جامع اصغیر للسیوطی	الشیخ علی بن احمد بن محمد بن برہیم الغزالی البولاقی الشافعی المتوفی ۵۰۵ھ		متلی	۲۸	

تفصیح کتابت $\frac{1}{4} \times 4 = ۳$ - انچہ - سطر ۲۱ - خط و کاغذ عرب - اصل متن سرخی سے اور شرح سیاہی لکھی گئی ہے۔ کاتب نے اپنا نام اور سنہ کتابت نہیں لکھا۔ اوراق پیوند کاری اور اثر کرم سے بالکل سالم ہیں۔ بعض اوراق پر سیقدر آبرسیدگی کا اثر ہے۔ آخر کتاب کے دو صفحوں کے حاشیہ پر بھی کچھ عبارت تحریر ہے۔ بعض جگہ کتاب کے درمیان میں بھی حواشی لکھے ہوئے ہیں۔

علامہ سیوطی نے جامع صغیر میں جو فن حدیث میں مشہور کتاب ہے۔ ردیف الف میں جو دو ہائیں احادیث نبویہ سے نقل کی ہیں۔ شراح علام نے چند ادعیہ امین سے منتخب کر کے انکی شرح لکھی ہے اور بعض جگہ کے تحت میں اسکا فائن اور طریقہ بھی تحریر کیا ہے۔ جس جگہ ظاہر نظر میں بعض الفاظ عامین کچھ تردد سمجھا جاتا ہے وہاں عمدہ عنوان سے تفصیل کی ہے۔ شراح رحمہ اللہ نے پوری کتاب جامع اصغیر کی مبسوط شرح بھی لکھی ہے جو مصر میں طبع ہو چکی ہے۔

آغاز صفحہ ۲ - قال الشیخ الامام العلامة فرید دہرہ و وصیہ عصرہ الے قولہ الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین - صفحہ ۲۷ اللهم اجعل حبک ای حتی ایتاک احب الالشیاء الی واجعل خشبتک ای خوفی منك -

خاتمہ کتاب - هذا آخر ما تيسر جمعہ الی قوله و علی آلہ و اهل بیتہ و صحبہ اجمعین آمین آمین آمین شراح رحمہ اللہ زمرہ فقہاء محدثین میں بڑے درجہ کے شخص شمار کئے گئے ہیں۔ ذکی الطبع اور سرخ الحفظ بیان کئے جاتے ہیں۔ سجد خلیق و متواضع تھے۔ علوم و ادب اہل علوم بالخصوص محدثین کو بہت دوست رکھتے۔ اوقات مبارکہ کو اشغال علمی میں صرف کرتے۔ صاحب تالیفات کثیرہ ہیں۔ چند تالیفات

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>یہ کتاب فن کلام میں نمبر ۳۳ پر سہواً درج ہو گئی ہے۔ اسکا زیادہ تعلق رجال کے فن سے ہے۔ اسی بنا پر یہ کتاب اس فن میں داخل کی گئی۔ چونکہ فن کلام میں نمبر وار تحریر ہے۔ یہاں بلا نمبر قائم کی گئی۔</p> <p>نواب صدیق حسن خان نے تراجم علماء میں کتاب (اتحاف البنات) فارسی زبان میں تالیف کی۔ اس تالیف میں زیادہ تنقید کا لحاظ نہیں کیا گیا۔ تواریخ موالید۔ و فیات۔ ذکر تراجم۔ بیان طبقات۔ رطب و یابس جمع کر دئے گئے۔ مولوی عبدالحی صاحب مرحوم مولف نسخہ ہذا نے تینہا اُن اغلاط کا۔ اپنے بعض مصنفات میں اظہار کیا۔ نواب صاحب موصوف کی طرف سے جواباً ایک رسالہ مسماۃ شفاء العی تالیف ہوا۔ نسخہ ہذا جواب الجواب کے طور پر تصنیف ہوا۔ اس نسخہ میں جواب الجواب کے علاوہ (شفاء العی) کے دیگر اغلاط۔ اور نواب صاحب کے بہت سے لغزشات لکھے گئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ لکھ انکھن یا رب ان ھد تنالہ سواع السبیل۔</p> <p>(حضرت مولف مرحوم کا ترجمہ فن اصول حدیث نمبر ۳۶ کے تحت میں تحریر ہے)</p>

نمبر جوڈا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	منبع یا تسمی	تعداد صفحات	کیفیت
	تفطیع کتابت $۶\frac{1}{4} \times ۳\frac{1}{4}$ انچہ - سطر ۱۹ - کاغذ کشمیری - خط نستعلیق نسخہ - کتابت سرخی و سیاہی	کاتب کا نام تصریح کے ساتھ نہیں لکھا۔ آخر کتاب میں مؤلف رحمہ اللہ کی کچھ عبارت عربی لکھی ہوئی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ اس نسخہ کا مقابلہ اور تصحیح مؤلف کے ہاتھ پر ہوئی ہے۔	تمام کتاب پر پیوند کاری اور کرم خوردگی کا اثر ہے۔	اس کتاب میں اُن رِوَاۃ اور رجال وغیرہ کی تحقیق اور حالات لکھے گئے ہیں جو صرف مشکوٰۃ شریف میں مذکور ہیں۔ اسرار رجال کے بیان میں حروف مجملہ کی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے اگرچہ اس قسم کا رسالہ خود صاحب مشکوٰۃ نے بھی لکھا ہے جو طبع ہی ہو چکا ہے اِکمال اُس کا نام ہے مَرُوۃ بہت اختصار و ایجاز کے ساتھ ہے۔ نسخہ ہذا عزیز الوجود معلوم ہوتا ہے۔ دوسرا نسخہ اس کا غالباً ندرت و قلت کیساتھ دستیاب ہو سکیگا۔ شروع کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی بعث محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم الی كافة الناس وجعلہ سید المرسلین وخاتم النبیین۔	صفحہ ۴۴ - ذکر اولاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اختلف العلماء فی عدۃ اولادہ صلی اللہ علیہ وسلم من الذکور و الاناث صفحہ ۱۹۶ ابو سیدانہ بفتح الراء وسکون القحطانیۃ وبالحاء المهملة والنون - خاتمہ کتاب صفحہ ۴۶ و ما سنہ احدى وعشرين و ثلثمائة والله اعلم۔ عبارت خاتمہ ضمیمہ مؤلف صفحہ ۴۶	دصلی اللہ علی خد خلقہ والہ وصحبہ اکمل العباد وزین العباد مؤلف علیہ الرحمہ کا حال فن حدیث نمبر ۳۷ میں تحت کتاب ما ثبت بالسنة فی امامہ لکھا گیا
	ابرار الغی الواقع فی شفاہتہا ولقبہا حفظ الالفاظ عن صاحب مؤلف لحظہ والاتحاف	ابو الحسنات مولانا عبدالحی الکنونی المتوفی ۱۳۰۳ھ	۱۲۹۴ھ	مطبوع کھنؤ	۶۴	

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تسلی	تعداد صفحات	کیفیت
		انکس رؤف الرحیمہ	مولوی رفیع الدین نے علم حدیث شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مولوی خیر الدین ثورتی سے جو شیخ محمد حیات ہندی کے شاگرد ہیں حاصل کیا۔ اور شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ہمہ صحبتی کا اتفاق رہا ہے۔ شیخ محمد غوث لاہوری کے مرید ہیں۔ حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ سے بھی مشرف ہوئے۔ تخریمن شریفین کے حالات میں ایک کتاب بھی لکھی ہے اس کتاب کو علاوہ اور چند کتابیں بھی ان کی تالیف ہیں۔ قصر الآمال بذکر الحال والمآل۔ سلوک کئیب بذکر الخیب۔ ترجمہ صین لعلم۔ شرح اربعین نوادی۔ کنز الحساب۔ تذکرۃ المشائخ۔ کتاب الاذکار۔ تذکرۃ الملوک۔ شرح غنیۃ الطالبین۔ تاریخ افغانہ۔ پندرہ ذی الحجہ بارہ سو تیرہ (۱۲۱۳) ہجری میں مرض استسقاء مراد آباد میں وفات پائی۔				
		رسالہ اسماء مولوی عثمان بن محمد	بن احمد الشامی بختی	نزہل طیبۃ اللیبۃ	المدرس بالروضۃ المطہرۃ	النسجوبیہ	فلسفی
		یہ رسالہ بھی مثل رسالہ سابق کے ہی صرف حدیث شریف کے اسانید ذکر کئے گئے ہیں آغا صفیہ المحمد شاہ الذی رفعہ اہل العلم درجات۔ خاتمہ۔ اما کتاب ابن ماجہ فقال ابو الحسن عدلہ اربعۃ الاف حدیث انتقم۔ مولف رسالہ کا ترجمہ دریافت نہیں ہوا					
۴۶۸۹	۱۱۰	اسماء الرجال فی مشکوٰۃ المصابیح	شیخ ابوالحسن عبدالرحمن بن سیف الدین محدث دہلوی المتوفی ۱۱۵۲ھ	۱۱۳۲ھ	فلسفی	۵۴۶	

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>رحمہما اللہ متفق ہوئے ہیں یا متفرد۔ مواقع اتفاق و انفراد کو اسما کے ساتھ ظاہر کیا ہے آغاز صفحہ ۲۔</p> <p>قال الشیخ الامام ابو الحسن علی بن عمر الدیرقطنی ھذہ اسماء الصحابة الذین۔</p> <p>صفحہ ۵۔ باب الشین انفراد البخاری بسببہ بن عثمان خاتمہ کتاب ھذا جملة ما</p> <p>خرج اجمعاً من الصحابة من الرجال والنساء فی کتابھما واللہ اعلم۔</p> <p>مؤلف رحمۃ اللہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۴۱ میں تحت کتاب بن الدیرقطنی لکھا گیا۔</p>
۲۶۱۳	۱۰۸	اسرار شیوخ واسانید الکثری	عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن الشہید الکثری	۲۶۱۳ھ قلمی ۱۳۳ھ	۱۶		<p>تقطیع کتابت ۱۰ × ۶ ۱/۲ پتھ۔ سطر ۲۸۔ کاغذ فلس گپ۔ خط نسخ طالب علمانہ کتابت سُرخ</p> <p>وسیای سے۔ محمد یوسف عمری اسکے کاتب ہیں۔ پیوند کاری اور کرم کا اثر کمین نہیں دیکھا گیا۔</p> <p>اس رسالہ میں مؤلف نے اپنے شیوخ اور اسانید حدیث کا ذکر کیا ہے آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی</p> <p>رفعہ لمن وقف ببابہ قدراً۔ خاتمہ کتابت ۱۵۔ وسلام علی المرسلین والحمد للہ العالی</p> <p>مؤلف تیرہویں صدی کے فضلاء میں ہیں تفصیلی حالات ان کے دریافت نہیں ہوئے۔</p>
۲۵۹۵	۱۰۹	رسالہ اشاد و صحاح بہ مولوی رشید الدین مولوی رشید الدین مع رسالہ دیگر	مولوی رشید الدین بن فرید الدین مراد آبادی متوفی ۱۲۱۳ھ ہجری	۱۳۰۱ھ قلمی	۱۲		<p>تقطیع کتابت ۱۰ × ۶ ۱/۲ پتھ۔ سطر ۲۲۔ کاغذ دہلی۔ خط نسخ معمولی۔ کتابت سُرخ وسیای سے</p> <p>کاتب کا نام تحریر نہیں۔ اوراتی پر پیوند کاری بہت ہے۔ مؤلف نے کتب حدیث، فقہ و قصیدہ برہ</p> <p>وغیرہ کی اسانید اس رسالہ میں لکھی ہیں آغاز صفحہ پہلا۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوات والبرکات</p> <p>علی سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین خاتمہ۔ ولا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین آمنوا</p>

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحہ	کیفیت
							عام کی مزید تحقیق کو لئے اپنے استاد کی خدمت میں خطا بھیجی۔ جواب آنے پر دونوں خطوط رسالہ کی صورت میں طبع کرادئے۔ (حضرت مولف کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۲۲ کے تحت میں تحریری)
۴۵۹۷	۱۰۶	رسالہ سیرہ حدیث علامہ محمد	مولانا محمد بن ایوب محمد اشرف نقشبندی	قلمی	۲۲		تقطیع کتابت ۶ x ۳ ۱/۲ انچہ۔ سطر مختلف کہیں کہیں بائیں ۲۲ خط استعلاق طالب علمانہ کاغذ دہلی۔ کتابت سُرخی و سیاہی سے۔ کاتب کا نام اور سنہ کتابت تحریر نہیں پیوند کاری کثیر اور اثر کرم قلیل ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ مولف نے کتب متداولہ حدیث شریف کے اسناد اور اپنے سلسلہ کے شیوخ کا ذکر کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اعلیٰ اعلام السنۃ النبویۃ المہتدین عیارت خاتمہ۔ و ھذا اخر ما اور حنائی ھذہ الرسالۃ والحمد للہ علی اتمامہ۔ مولف تیسری صدی کے فضلاء میں ہیں۔ اسنے تفصیلی حالات معلوم نہیں ہوئے۔
۴۶۲۸	۱۰۷	رسالہ فی ذکر رؤیاء صحیحین الامام الحافظ ابو الحسن	علی بن عکرم بن احمد بن محمد بن ابی القاسم بن احمد بن المتوفی ۵۳۸۵	قلمی	۱۰		تقطیع کتابت ۶ x ۳ ۱/۲ انچہ۔ سطر ۱۵۔ کاغذ انگریزی خط نسخ۔ معمولی۔ کتابت سُرخی و سیاہی سے۔ کاتب کا نام اور سنہ کتابت تحریر نہیں اور اوق پیوند و وزی اور اثر کرم سے محفوظ ہیں۔ مختصر رسالہ ہے جس میں صرف ان رؤا کے اسما و حروف تہجی کی ترتیب پر لکھے ہیں جن میں شیخین

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبہ	تعداد صفحات	کیفیت
		میان جی عبدالمد - حافظ عبدالکریم پنجابی - حافظ محمد فیاض امپوری - مولوی فضل احمد چالیسری - مولوی نور احمد بدایونی - مولوی بدایت علی بریلوی - مولوی تراب علی امر دہوی - مولوی عبدالقادر بدایونی وغیرہم آپ کے چند رسائل جو اردو وغیرہ میں مولفہ ہیں ان کے اسماریہ ہیں غسل مصنفہ فی حقائد					
		ارباب اللقب - سوال و جواب - اشتہار نوری - تحقیق الترویج - دلیل البعثین من کلمات العارفین عقیدہ اہل سنت - کشف القلوب - النور والہب - الجفر - النجوم - سراج العوارف وغیر ذہاب					
		گیارہ رجب ۱۳۲۶ ہجری کو رحلت فرمائی (تتویر حسین بن کنز الدیاج اسید ابی الحسن - اردو)					
		المکتوب اللطیف	الفاضل ابی الطیب محمد بن امیر الشہیر بن شمس الحق العظیم آبادی تلمیذ حضرت مولانا و محدث سید نذیر حسین دہلوی	۱۳۱۲ھ	مطبوعہ دہلی ۱۳۱۲ھ	۱۶	
		الی المحدث الشریف					
		یہ رسالہ فن متفرق مجموعہ نمبر ۱۹۶ میں ہے۔ اس رسالہ میں دو مکتوب ہیں ایک مولف نے مکہ مکرمہ اپنے استاد مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی کے پاس لکھا ہے۔ دوسرا اس کا جواب حضرت مولانا موصوف کی طرف سے ہے۔ مولف جس زمانہ میں مکہ معظمہ میں مقیم تھے تو بعض معاندین ان کے استاد کو مستند فی الحدیث تو تسلیم کرتے تھے۔ مگر یہ الزام تھا کہ فن حدیث میں ان کے شیوخ بہت کم ہیں۔ سوا مولانا محمد اسحاق صاحب دہلوی کے اور کسی سے ان کو روایت حدیث حاصل نہیں مولف نے جواباً اپنی اوستا کے لئے اجازات متعددہ مدلل ثابت کی ہیں اور اجازت عام کے جواز و عدم جواز کے اقوال بھی پیش کئے ہیں۔ اس واقعہ کی اطلاع کی غرض سے اور نیز جواز اجازت					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تسلی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۱۲۹	۱۰۵	النور والہبہ لاسانید الحدیث وسلسل الاولیاء	السید ابوالحسن احمد النوری المارہروی المعروف بمیا تھبا بن اسید طہور حسن بن اسید شاہ آل رسول المتوفی ۳۲۶ھ	۱۳۰۶ھ ۱۳۱۰ھ	مطبوعہ بدایون	۸۰	

اس کتاب میں مؤلف نے اپنے اسانید قرآن و سلسلات حدیث اور سلاسل طریقت کو جمع کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی جعل الاسناد قیام الدین عبارت ختم کتاب والعباد الضعیف ابوالحسن احمد النوری نور اللہ بالنور المعنوی والصوری آمین آمین والحمد للہ رب العالمین۔

حضرت میان صاحب کی ولادت مارہرہ میں ۱۹ رشتوال بارہ سو پچپن (۱۲۵۵) ہجری پنجشنبہ کے روز ہوئی۔ اسم شریف تاریخی منظر علی ہے۔ آپ کامیانہ قد تھا۔ گندمی رنگ سر بڑا اور محسوس پیشانی خوب چوڑی۔ ہون باریک۔ پلکین دراز۔ آنکھیں بڑی۔ بینی لمبہ۔ دندان صاف چکدار مضبوط۔ ریش مرسل پوری بہری ہوئی۔ مونچھیں قصیر۔ سینہ چوڑا۔ انگلیاں باریک دراز۔ آخر عمر میں کمر خم ہو گئی تھی۔ عامہ بیشتر رنگین۔ کمرہ سعید۔ پانچامہ ڈھیلا۔ ٹوپی دوپلی۔ اڑھائی برس کا سن تھا کہ آپ کی والدہ نے رحلت فرمائی۔ گیارہویں سال میں آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوا اپنی جد اکرم شاہ آل رسول صاحب اوجہ ماجدہ کے آغوش عاطفت میں پرورش پائی۔ اکمالیہ برس کامل جد بزرگوار کی خدمت و صحبت میں فیض حاصل کیا۔ تمام مجاہدات سلوک و طرق ریاضت انہیں کی تعلیم کے موافق طے ہوئے۔ جملہ علوم ظاہری و باطنی کی تعلیم حقیقی تو اپنے جد بزرگوار ہی سے پائی۔ مگر صورتاً علم ظاہری میں آپ کے اساتذہ اور بھی ہیں۔ جن کے اسماریہ ہیں۔ میا بخی رحمت اللہ

نمبر شواہد	نمبر کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبی	تعداد صفحات	کیفیت
		الحمد لله المحمود بكل لسان المعروف بالجود والاحسان۔				
۳۸۷۰	۱۰۰	لسان المیزان الجزء الثاني	حافظ ابی الفضل تہا الی بن علی بن حجر عسقلانی الشافعی المتوفی ۸۵۲ھ	مطبوعہ حیدرآباد دکن	۵۱۴	۱۳۳۰ھ
		دوسرا حصہ ہے۔ بار موعده سے زار معجمہ کے ختم تک۔				
۳۰۰۰ ایضاً	۱۰۱	لسان المیزان الجزء الثالث	ایضاً	مطبوعہ حیدرآباد دکن	۴۴۸	۱۳۳۰ھ
		تیسرا حصہ ہے۔ سین مہلہ سے کچھ حصہ عین مہلہ تک۔				
ایضاً	۱۰۲	لسان المیزان الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	۴۹۴	۱۳۳۰ھ
		چوتھا حصہ ہے۔ بقیہ حرف العین سے لام کے ختم تک۔				
ایضاً	۱۰۳	لسان المیزان الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	۴۴۰	۱۳۳۰ھ
		پانچواں حصہ ہے۔ جس میں اکثر حصہ حرف المیم کا لکھا ہے۔				
ایضاً	۱۰۴	لسان المیزان الجزء السادس مع ترجمہ مؤلف تقریظ	ایضاً	ایضاً	صفحہ ۸۶۸ صفحہ ۱۲	۱۳۳۰ھ
		چھٹا حصہ ہے۔ بقیہ حرف المیم سے آخر کتاب تک۔				

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						نقل کئے گئے ہیں یہ کتابیں ان کی تصنیف مشہور ہیں۔ کتاب التہذیب لما فی الموطا من المعانی والاسانید اس کتاب میں امام مالک رحمہ اللہ کے شیوخ کو ترتیباً لکھا ہے نادرا اور کیا اب کتاب ہے شرح موطا استیعاب۔ کتاب الدرر فی المغازی والسیر۔ کتاب یعقل بعقل۔ کتاب فی قبائل العرب وانسابہم۔ جس دن اور جس مہینے میں ان کی ولادت ہو اسی دن اسی مہینے میں وفات ہے یعنی جمعہ کے روز آخر ماہ ربیع الآخر سنہ مذکورہ الصدر میں شہر شاطیہ میں جو اندلس کے مشرق کی جانب ہے وفات پائی۔ (ابن خلکان)
۳۲۲۹	۹۷	تجلیل المنفعة بزوائد رجال الائمة الاربعہ	عبدی بن فضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	محرم الحرام ۸۳۵ھ یوم عاشورا حیدرآباد دکن	۱۲۲۲ مطبوعہ ۵۷۱	
						کتاب التذکرہ فی رجال العشرہ مؤلفہ ابی عبد اللہ حسینی دمشقی متوفی ۶۵۵ھ جو مختصر تہذیب الکمال کا ہے۔ اور اس میں علاوہ اسماء تہذیب الکمال کے موطا امام مالک مسند شافعی مسند احمد مسند ابی حنیفہ کے رجال کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ اور ان چاروں کتب کی علامات کیوں کتاب مذکور میں حروف ممیزہ بھی مقرر کئے گئے ہیں مؤلف نے اس اپنی کتاب میں ان اسماء میں زیادتی کی ہے۔ جو تذکرہ حسینی میں۔ کتب الائمة اربعہ سے لکھے گئے ہیں الائمة اربعہ کے لئے تو وہی علامات بحال قائم رکھے ہیں جو تذکرہ حسینی میں تحریر ہیں باقی جہان منفرداً لکھا ہے اور اسکے واسطے (ہب) مقرر کیا ہے۔ کل اسماء اس کتاب میں مع کفایت ۱۷۳۲۔ مذکور ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ علی احسانہ المترا داف المتوال واستحسان لہ لالہ لا اللہ وحدہ لا شریک لہ الکبیر المنعال۔ خاتمہ صفحہ ۵۶۸۔ الا قالت و قال اللہ عذاب القبر الحدیث و فی آخرہ عذاب القبر حق۔

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عبارت ختم جلد ہذا صفحہ ۴۰۰۔ ویاتی ذکر کما فی الکفی اتم من هذا ان شاء اللہ تعالیٰ اس حصہ میں ایک ہزار چھ سو آٹھتر اصحاب عظام کا ذکر ہے۔ صحابہ کرام کے حالات لکھنے سے پہلے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت ہی اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ایک جلد قلمی اس کتاب کی تقریباً نصف اول بہترین رہی لکھی ہوئی ہے۔					
۳۷۲۸	۹۶	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مع فہرست الجزء الثانی	الحافظ ابی عمر یوسف بن عبد اللہ المعروف بابن عبد البر النمری القرطبی المتوفی ۴۶۳ھ		مطبوعہ ۱۳۱۸ھ حیدرآباد دکن	صفحہ ۸۰۸ صفحہ ۹۶	
		یہ دوسرا حصہ ہے جس میں ایک ہزار نو سو سات اسرار مذکور ہیں۔ ابتداً عبد الرحمن بن عوف ختم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ ابو عمر نمری رحمۃ اللہ کبار علماء مغرب سے ہیں پچیس یا چوبیس سال ربيع الآخر سن تین سو ارٹھ ہجری جمعہ کے روز پیدا ہوئے۔ قرطبہ میں بڑے بڑے علماء سے اخذ علم اور روایت حدیث کی ہے اور دودھ دراز مقامات سے علماء نے انکے واسطے اجازتیں لکھی ہیں حفظ و اتقان میں اپنے زمانے کے فضلاء سے اسبق ہیں اندلس میں علم حدیث میں اسنے زیادہ نہیں پایا گیا خطیب بغدادی کے ہم عصر ہیں مگر خطیب کے پیدا ہونے سے پہلے علم حدیث کی طلب میں سرگرم تھے مشرق میں خطیب حافظ حدیث ماننے گئے ہیں۔ مغرب میں ان کا حافظ حدیث ہونا مسلمین سال وفات خطیب اور ان کا ایک ہے۔ گوندیبا مالکی تھے مگر فقہ شافعی کی جانب ہی میلان تھا صدق و ینت حسن اعتقاد و اتباع سنت ان میں دیگر علماء سے بہت بڑا ہوا تھا۔ علاوہ علمی فضل و کمال کے شعر گوئی کا بھی ذوق دیکھتے تھے بہت سے عربی قصائد و بیات ان کے					

نمبر و نام	نمبر کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۳۲۸	۹۵	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب الجوز الاول الحافظ ابی عمر یوسف بن عبد اللہ المعروف بابن عبد البر النمري الطبری المتوفی ۴۶۱ھ	مطبوعہ ۱۳۱۸ھ حیدرآباد دکن	۴۰۰		شہرین۔ بیان بھی ترتیب حروف معجمہ کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس جلد کے آخر میں کتاب النساہ جس میں رجال کی طرح نساہ کے اسماء کی تحقیق کی گئی ہے اس کے بعد اسماء بہہ گئی تو ضیح ہو۔
<p>یہ کتاب بھی فن رجال میں جلیل القدر مانی گئی ہو۔ تین ہزار پانسو پچاسی اسماء مع کنیت و ذکر نساہ اس میں مذکور ہیں۔ مگر اس فن کی دیگر کتب سے ترتیب اسماء میں باعتبار حروف معجمہ کے مغایرت ہو چکی ہے۔ کہ مولف علیہ الرحمۃ نے اہل مغرب کے ڈھنگ پر ترتیب کا لحاظ رکھا ہے جن کے یہاں حروف معجمہ اس انداز پر ہوتے ہیں۔ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز ط ظ ک ل م ن ص ه ع ر غ ف ق س ش س ه و ی۔</p> <p>مولف کی ترتیب مجوزہ کو بوجہ حرمت و عظمت فضلاء مابعد نے بحالہ قائم رکھا کسی قسم کی تغیر و تبدیل نہیں ہوئی ہو۔ اسکے علاوہ ایک نیا طرز اس کتاب میں اور بھی ہے۔ ہر حرف کے ابواب ختم ہو جانے کے بعد۔ جداگانہ فصل قائم کر کے اسی حرف کے اسماء باقیماذہ کو بلا ترتیب لغت لکھا ہے اور اس کو باب الافراد سے تعبیر کیا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں جو اسماء کے وقت صفحہ ظاہر ہو۔ اس مطبوعہ کتاب کے آخر میں فہرست ابواب و اسماء اس خوش اسلوبی سے قائم کی ہے جس سے یہ اشکال بالکل رفع ہو گیا ہے۔</p> <p>یہ پہلا حصہ ہے جسکی ابتداء بیان سے ہے صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین جامع الاولین والآخرین۔ لیوم الفصل والدین۔</p>						

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۳۰	۸۹	تہذیب التہذیب الجزء السابع	حافظ تقي الدين ابن علي بن حجر عسقلاني المتوفى سنة ۸۵۲ھ	۸۰۸ھ	مطبوعہ ۱۳۲۶ھ	۵۰۷	کیفیت
ساتواں حصہ ہے۔ اس حصہ میں بھی بقیہ حروف اسمین ہے۔ ۸۵۲۔ رواۃ کا حال ہے۔							
۳۳۳۰	۹۰	تہذیب التہذیب الجزء الثامن	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۷۰	۲
آٹھواں حصہ ہے۔ بقیہ حروف اسمین حرف لام کے ختم تک ۸۲۵۔ رواۃ کا ذکر ہے۔							
۳۳۳۰	۹۱	تہذیب التہذیب الجزء التاسع	ایضاً	۸۰۸ھ	مطبوعہ ۱۳۲۵ھ	۵۲۶	
نواں حصہ ہے۔ اسمین حرف اسم کے اکثر اسماء مذکور ہیں۔ ۸۸۸۔ اصحاب کا حال ہے۔							
۳۳۳۰	۹۲	تہذیب التہذیب الجزء العاشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۹۴	
دسواں حصہ ہے۔ بقیہ حروف اسم سے نون کے ختم تک ۸۸۷۔ اصحاب اسمین ذکر کئے گئے ہیں۔							
۳۳۳۰	۹۳	تہذیب التہذیب الجزء الحادی عشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۵۳	
گیارہواں حصہ ہے۔ حروف اسم سے یا تحتانی کے ختم تک اسمین ۸۷۱۔ اصحاب مذکور ہیں۔							
۳۳۳۰	۹۴	تہذیب التہذیب الجزء الثاني عشر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۰۴	
بارہواں حصہ ہے۔ اس حصہ میں وہ اصحاب ذکر کئے گئے ہیں جو کیفیت کے ساتھ یا قبیلہ یا بلد یا صنف							

نمبر کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تصدیق و تصحیح	کیفیت
	الحمد لله الذي نفعنا بالبقاء والكمال وقسم بين عباده الكرامة والافال عبارت ختم صفحہ ۵۱۶ - توثیق لہ -			
۳۳۲	۸۴	تہذیب التہذیب الجوز الشانی	حافظ ابی الیاس بن علی بن حجر العسقلانی بن علی بن حجر العسقلانی الموتوفی ۷۵۲ھ	۸۰۸ھ مطبوعہ مطبعہ مطبوعہ ۲۵۲
		دوسرا حصہ ہے۔ ثار مثلثہ سے حارجطی مع الکاف تک ۷۹۰ اصحاب کا اسمین ذکر ہو۔		
۳۳۳	۸۵	تہذیب التہذیب الجوز الثالث	ایضاً	۸۰۸ھ ایضاً ۲۸۸
		تیسرا حصہ ہے۔ جو حارجطی مع السیم سے حرف العین تک ۹۱۲ اصحاب کا ذکر ہو۔		
۳۳۴	۸۶	تہذیب التہذیب الجوز الرابع	ایضاً	۸۰۸ھ ایضاً ۲۶۲
		چوتھا حصہ ہے۔ بقیہ حرف سین مع العین سے ضا و مجمع کے ختم تک ۸۰۱ - اصحاب کا ذکر ہو۔		
۳۳۵	۸۷	تہذیب التہذیب الجوز الخامس	ایضاً	۸۰۸ھ ایضاً ۲۹۱
		پانچواں حصہ ہے۔ طاء و زائے سے حرف العین مع الباء موحدة تک اسمین ۹۶۴ - اصحاب مذکور ہیں		
۳۳۶	۸۸	تہذیب التہذیب الجوز السادس	ایضاً	۸۰۸ھ ایضاً ۲۶۳
		چھٹا حصہ ہے۔ اسمین بقبیہ حرف العین ہے۔ ۹۵۱ - رواۃ کا ذکر ہے۔		

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							محاط کیا ہے۔ اور عدداً ایک ہزار دو سو ستاون ذکر کئے ہیں۔
۲۶۱۵	۸۲	الاصابہ فی تیسر لہجہ الجزء الثامن	حافظ ابی الفضل شہاب الدین بن علی بن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۲۹۱	
							اس جزو میں نسار کے حالات مثل رجال کے ترتیب سابق کے موافق لکھے ہیں۔
۳۳۳۰	۸۳	تہذیب التہذیب الجزء الاول	ایضاً	۸۰۵ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۵۱۶	
							یہ کتاب اختصار تہذیب الکمال کا ہی جسکو حافظ جمال الدین یوسف المزنی متوفی ۸۲۷ھ نے الکمال فی معرفۃ الرجال سے نہایت تہذیب و شائستگی کے ساتھ مختصر کیا ہے۔ جو حقیقت میں اہم مطابق مسجوری۔ اور کتاب کمال حافظ عبد العسی مقدسی جنہی متوفی سنہ ہجری کی مبسوط تالیف ہے جس میں نہایت بسط تفصیل سے کام کیا گیا ہے۔ مولف نے تہذیب الکمال میں سے ایسے امور جو اس فن میں مستغنی عنہ تھے اونکا حذف۔ اور محتاج الیہ کی زیادتی اس کتاب میں کی ہے۔ اور موقع اجمال میں جہاں تفصیل کی ضرورت تھی مفصلاً اور جس جگہ تفصیل و تطویل بیکار تھی وہاں مجملاً بیان کیا ہے۔ ترتیب وغیرہ میں بھی جہاں اصلاح کی ضرورت تھی درست کی ہے۔ فی الحقیقہ تہذیب الکمال کی اعلیٰ درجے پر تہذیب کی گئی ہے ایسی صورت میں اس کتاب کو تہذیب التہذیب کہنا بہت ہی باموقع ہے اس کتاب کا انداز بیان بھی اصحابہ فی تیسر لہجہ کی طرز پر ہے۔ اس مطبع میں اس کتاب کے بارہ حصص علیحدہ علیحدہ رکھے گئے ہیں یہ پہلا حصہ ہے خطبہ کتاب سے تا فوقانی کے ختم تک جس میں ۹۶۱ روایت حدیث کا ذکر ہے۔ ایک قلمی نسخہ کامل اس کتاب کا چار جلدوں میں نمبر ۲ سے نمبر ۴ تک اسی فن میں لکھا ہوا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔

نمبر جوڈا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
۲۶۱۵	۷۷	الاصحابہ فی تمیز الصحابہ الجزء الثالث	حافظ ابی اسحاق بن علی بن حجر اسقفی المتوفی ۸۵۲ھ	۸۵۲ھ مطبوعہ	۳۰۶	
تیسرا حصہ ہے زار منقولہ سے طائر نمبر تک اس حصہ میں ایک ہزار پانچ سو اٹھاون صحابہ کا بیان ہے						
۲۷۱۵	۷۸	الاصحابہ فی تمیز الصحابہ الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	۳۰۶	
چوتھا حصہ ہے۔ اس میں صرف وہ اسماء ہیں جن کے اول عین پہلے ہے مگر پورے نہیں باقیہ ان کا حصہ آئندہ میں جنکی تعداد ایک ہزار پانچ سو اسی ہے۔						
۲۷۱۵	۷۹	الاصحابہ فی تمیز الصحابہ الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	۳۳۱	
پانچواں حصہ ہے۔ بقیہ عین پہلے سے حرف کاف کے ختم تک اس حصہ میں اصحاب عدد ایک ہزار چھ سو پچاس مذکور ہیں۔						
۲۷۱۵	۸۰	الاصحابہ فی تمیز الصحابہ الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	۳۷۲	
چھٹا حصہ ہے۔ حرف لام سے یا تختانی کے ختم تک اس حصہ میں تعداد اصحاب کی نو سو باون ہے۔ تمام حصص کی کل تعداد آٹھ ہزار چار سو ستتر ہے						
۲۷۱۵	۸۱	الاصحابہ فی تمیز الصحابہ الجزء السابع	ایضاً	ایضاً	۲۲۰	
اس حصہ میں ان اصحاب کرام کا حال ہے جو کیفیت مشہور میں اس بیان میں بھی مولف رحمہ اللہ نے ترتیب و فک						

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
		قائم کئے ہیں۔ مولف نے جامع التحصیل علمانی سے بھی اس کتاب میں مدد لی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ المنزکا عن النقائص بالتبیین والنقد لیس خاتمہ کتاب صفحہ ۲۱۔ قال فاعلم لی علی ما سمعت منہ فاعلم لی علی هذا الذی عندی واللہ اعلم۔ مولف کا حال فن حدیث میں کتاب التلخیص الجبیر ^{۳۵} کے ضمن میں مذکور ہو چکا۔					
		ترجمہ امام مسلم	الم یصرح المؤلف باسمه	قلمی	۸		
		یہ رسالہ مجموعہ نمبر ۳۲۵ فن حدیث میں ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ کے مختصر حالات اور مناقب لکھے ہیں تقریباً چار ورق کا مختصر رسالہ ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۵۰۔ الحمد للہ براقم من لخصب نفسه لنشر الاثر۔ عبارت ختم صفحہ ۱۵۵۔ وصحبہ وسلم مولف سالہ نے اپنا نام نہیں لکھا۔					
۲۴۵	۷۵	الاصابہ فی تمیز الصحابہ الجزء الاول	حافظ ابی الفضل شہاب الدین بن علی بن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	۸۴۷ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ	۳۳۵	
		اس کتاب کی کیفیت اسی فن کے نمبر ۶۶ پر لکھی گئی ہے۔ بخلاف آٹھ حصص کتاب کے یہ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب سے تقریباً چار جلدی کے نصف تک۔ اس حصہ میں ایک ہزار چھ سو اٹھادون اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم کی تحقیق کی گئی ہے۔					
۲۴۶	۷۶	الاصابہ فی تمیز الصحابہ الجزء الثاني	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۳۵	
		دوسرا حصہ ہے۔ بقیہ چار جلدی سے راقم قریباً نصف تک اس حصہ میں ایک ہزار ایک سو دس اصحاب کبار کا ذکر ہے۔					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	تمام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا شملی	تعداد صفحات	کیفیت
		اشتباہ کو اٹھایا ہے اور اسماء و تشابہ کو مع تحقیق و تنقیح حروف بمعجمہ کی ترتیب پر جمع کیا ہے۔ آغاز عبارت خطبہ صفحہ ۲۔ یقول الفضیل الی اللہ تعالیٰ سلیمان بن محمد بن الزبیر ابتداء عبارت کتاب صفحہ مذکورہ باب الالف اسید و اسید و اسید فاما اسید یفتم الالف و کسر السین۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۱۳۵۔ وقیل ان اسمہ اسامۃ بن مالک بن قحطم۔					
		مشتبہ نسبتہ مع فہرس	الامام ابی محمد عبد الغنی بن سعید الازدی	۱۳۲۴ھ	مطبوعہ آلہ آباد	۱۳	
		جس طرح اسماء میں مشابہت ہی نسبت کا بھی یہی حال ہے اس کتاب میں مصنف نے رفع اشتباہ نسبت کا التزام کیا ہے۔ اور اسکی ترتیب بھی پہلی کتاب کی طرز پر ہے۔ ابتداء عبارت خطبہ صفحہ ۲۔ اخبرنا ابو نکر یا عبد الرحیم بن احمد البخاری رحمہ اللہ آغاز عبارت کتاب صفحہ مذکورہ باب الالف الی فاما من یقال له الالف بالباء المعجمة بواحد عبارت خاتمہ صفحہ ۸۰۔ فهو علی بن بحر بن بری و ولک حسن بن علی بن بحر۔ مولف علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۰ کے تحت میں لکھا گیا۔					
۲۹۰۲	۷۴	طبقات المدلسین المسمی تعریف اہل التقدیس بمراتب الموصوفین بالیس	حافظ ابی الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	۸۱۵ھ	۱۳۲۲ھ مطبوعہ مصر	۲۳	
		اس کتاب میں تدلیس کے معنی اور اسکی اقسام اور مدلسین و طبقات کا ذکر ہی مدلسین کو پانچ مراتب					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد و صفحہ	کیفیت
		تخفین رحمہ اللہ کاحال فن حدیث میں تحت کتاب صحیح مسلم اور خیر الکلام فی قراءۃ لحال الامامین لکھنؤ					
		کتاب لفظاء المتروکین الامام الحافظ ابی عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب			مطبوعہ		
		بن علی بن سنان بن بحر النسائی المتوفی ۳۳۰ھ					
		یہ تیسرا نمبر ہے۔ یہ کتاب بھی اسی ڈھنگ کی ہے۔ جو نمبر ۲ میں لکھی گئی ہے۔ صرف اس قدر تفاوت ہے کہ اس میں روایات عدداً زیادہ ہیں مگر کیفیت میں بہت ہی اختصار کیا گیا ہے۔					
		عبارت آغاز صفحہ ۲۶۔ اخبرنا الشیخ الامام الحافظ ابو محمد عبد القادر بن عبد اللہ الرھاوی۔ عبارت فائدہ صفحہ ۵۶۔ ام الامام اسودیر بنی عنہما احمد بن یونس غیوثی۔ آخر میں ایک مختصر رسالہ اور بھی ہے۔ جو اسی کتاب نمبر ۲ کے ہمرنگ ہے۔					
		(امام نسائی رحمۃ اللہ کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۲ پر درج ہے۔)					
		(حسن الحافظ۔ ابن عسکان)					
۲۶۲۵	۷۳	المؤلف والمختلف مع مشتبہ النسبہ	الامام ابی محمد عبد اللہ بن سعید الازدی الحافظ المصری المتوفی ۲۹۰ھ		مطبوعہ ۱۳۲۶ھ	۱۳۶	
		اس مجلد میں دو کتابیں ہیں۔ اور دونوں اسی مصنف کی تصنیف ہیں نمبر ۱۔ المؤلف والمختلف۔ اسمیں ابن اسرار الرجال کی تحقیق کی گئی ہے۔ جو صورتہ متشابہ اور حقیقتہً غیر ہیں اور بوجہ تشابہ صورتہ کی اکثر اسرار میں تصحیف و تبدیل ممکن الوقوع ہے۔ اس لئے مصنف نے اس باب میں بیکوشش کوشش کی بعد					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
		سات سواڑ تالیف شیخ ہجری ووشنبہ کی شب بین مدرسہ ام صلیح میں وفات پائی اور مکان مسکونہ میں مدفون ہوئے۔					(طبقات کبرے - مدینۃ العلوم)
۲۶۲۵	۷۲	مجموعہ کتاب المنفردات والوحدان وغیرہ	الانام الحافظ ابو الحسن مسلم بن الحجاج النیسابوری المتوفی ۲۶۱ھ وغیرہ		مطبوعہ ۳۲۳ طبع شمس گڑھ	۲۹	
		اس مجموعہ میں تین نمبر مفصلہ ذیل ہیں۔ نمبر ۱۔ المنفردات والوحدان۔ اس کتاب میں ان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر ہے جن سے صرف ایک ہی شخص راوی ہے۔ خواہ صحابی خواہ تابعی صحابی کرام کے اسماء لکھنے میں ترتیب حروف کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ صلی اللہ علیہ سیدنا محمد سید المرسلین وعلی الہ وصحبہ وسلم تسلیماً۔ قال اخبرنا ابو محمد الحسین بن احمد السمرقندی۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۴۳۔ قال وقالت عمتی ولدت فی آخر جمیل سلیمان۔					
		کتاب الضعفاء الصغیر	امام الحدیث ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ		مطبوعہ	۶۲	
		یہ دوسرا نمبر ہے۔ اس کتاب میں ضعیف اور متروک الحدیث رواۃ کو حروف مجملہ کی ترتیب پر ذکر کیا ہے۔ ہر ایک راوی کے ذکر کے ساتھ اسکی وہ حالت بھی جسکو حدیث سے تعلق ہے لکھ دی ہے۔ آغاز کتاب نمبر صفحہ ۲۔ اخبرنا الشیخ ابو علی الحسن بن احمد الحدادی والمقرئ قراۃ علیہ وانا اسمع۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۴۳۔ قلب لیحیی من ابوماجد قال طارط علینا وھو منکر الحدیث۔					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
		عبارت ختم صفحہ ۲۶۳۔	قالہ ابن ماکولا دروی عنہ ابنہ کعب				
۲۲۳۴	۷۱	تجربہ اسرار الصحابہ الجزء الثاني	الحافظ العلامة محمد بن ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قاناز الکرم الديوبندي المتوفى ۷۴۵ھ	مطبوعہ جید آباد دکن ۱۳۱۵ھ	۳۶۳		

یہ دو سراجزوی۔ غین مجہ سے ختم کتاب تاک اسمین (۲۲۱۶) اصحاب کا ذکر ہے عبارت شروع صفحہ ۲۔ غاضرۃ بن سمرۃ القیمی العنبری ختم کتاب صفحہ ۳۶۳۔ لغفرلہ ثم صلی علیہا و دفنت اخرجہا ابو موسی (س) واللہ تعالیٰ اعلم۔

علامہ ذہبی کی پیدائش سنہ چہ سو تترہین ہوئی۔ مذہب شافعی اور اعتقاد حنبلی تھے فن حدیث میں امام مانے گئے ہیں۔ حفاظ حدیث میں ان کا شمار ہے۔ جرح و تعدیل اور شناخت رجال میں بہت شہرت ہے ان کے شیوخ کثیر التعداد ہیں۔ جماعت کثیر نے اس سے سماعت کی ہر تاج الدین سبکی صاحب طبقات کبرے ہی ان کے شاگرد ہیں۔ فن حدیث کی خدمت میں شب و روز مستغرق رہتے اس فن شریف کی تکمیل کی غرض سے دمشق۔ بعلبک۔ مصر۔ اسکندریہ۔ حلب۔ مکہ مکرمہ وغیرہ کے بہت سے سفر کئے ہیں۔

تالیفات کی طرف بڑی توجہ تھی۔ بہت سی مطول کتابوں کا اختصار کیا ہے۔ مولفات ان کی کثیر ہیں از انجملہ چند کتب یہ ہیں۔ التایخ الکبیر۔ التایخ الاوسط المسمی بالعبر۔ التایخ الصغیر المسمی بالاسلام کتاب النبلا۔ مختصر تہذیب الکمال للرمی المسمی تہذیب التہذیب۔ میزان الاعتدال فی نقد الرجال۔ طبقات الحفاظ۔ طبقات القراء۔ کتاب فی الوفیات۔ تجربہ اسما۔ الصحابہ۔ مختصر المستدرک للحاکم۔ مختصر تاریخ نیابور الحاکم۔ مختصر المعجم الکبیر الصغیر۔ مختصر المحلی لابن خزم۔ وغیر ذلک۔ تیسری ذیعت

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوع یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۹	۹۹	قرة العین فی ضبط اسماء رجال الصمیمین	العلامة عبد الغنی بن احمد البحرانی اشافعی	۱۱۴۳ھ	مطبوع ۱۳۲۳ حیدرآباد دکن	۵۹	
<p>اس کتاب میں رجال صمیمین کو صرف اسماء کی لغوی تحقیق کی گئی ہے۔ اور حروف معجمہ کی ترتیب پر اسماء کو لکھا ہے۔ شروع کتاب میں سند اور اسناد کی تحقیق میں گفتگو کی گئی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اوضح معالم السنة السبیل۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۵۹۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ انفقہ تحریرہ لیلۃ الاثنین فی شہر اشوال ۱۳۲۳ھ مؤلف کے حالات دریافت نہیں ہوئے۔</p>							
۲۲۳۴	۷۰	تخرید اسماء اصحابہ الجز الاول	الحافظ العلامة شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قاناز الزکریانی الکلبی المتوفی ۴۷۵ھ		مطبوع حیدرآباد دکن ۱۳۱۵ھ	۴۶۳	
<p>یہ کتاب اسد النایہ ابن اثیر کا اختصار ہے۔ مؤلف نے علاوہ روایۃ اسد الغابہ کے اور بہت سی رجال و نسار کا بھی اسمیں اضافہ کیا ہے۔ اور جن کتب سے اخذ کیا ہے ان کی تفصیل بھی خطبہ میں لکھی ہے ابن اثیر بطبع شروع ترجمہ میں حروف وال۔ عین۔ با۔ سین سے۔ ان کتب کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جسے اپنی کتاب کو جمع کیا ہے۔ اس مختصر میں یہ التزام بجاے ابتدا کے ختم ترجمہ میں کیا گیا ہے۔ اور جہاں شروع میں اس مختصر میں رموز لکھے ہیں۔ وہاں کتب حدیث کی طرف اشارہ ہے اسد الغابہ میں مشہور ہے کہ سارے سات ہزار صحابہ کرام کے ترجمے مذکور ہیں اس کتاب کے دونوں حصوں میں ۷۵۹۳ اسمیں آئے سو نو روایۃ کی تحقیق کی گئی ہے۔ یہ پچلا حصہ جو شروع کتاب سے عین ہمہ کے ختم تک اسمیں ۴۵۹۳ ترجمے لکھے ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ العلی الا علی الذی خلق فسوی و قد رفھدی۔</p>							

نمبر کتاب	نام مصنف	تفصیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۰	۶۸	المجمع من کتابی ابی نصر الکلبازی الاصبہانی المنصف الثاني مع فہر القیس فی انشیائی المتوفی	مطبوعہ ۱۳۲۳ حیدر آباد دکن	صفحہ ۶۳۸ صفحہ	

یہ دوسرا نصف ہے جس میں حرف غین معجمہ سے آخر کتاب تک آٹھ سو پچیس روایات کا ذکر ہے اس کے بعد ان اصحاب کبار کا جو قبائل والقباب کے ساتھ شہر میں مختصر بیان ہے۔

مؤلف رحمہ اللہ چٹھی شوال چار سو اڑتالیس ہجری میں بیت المقدس میں پیدا ہوئے علم حدیث میں بڑے پایہ کے شخص تھے۔ حدیث صحیح اور سقیم کے پرکھنے اور معرفت رجال حدیث میں بڑی قدرت رکھتے۔ حدیث شریف کی طلب میں بلاد شام اور مصر اور حجاز اور عراق اور فارس و خراسان وغیرہ کے بہت سے سفر کئے ہیں۔ اعلیٰ درجہ کے خطاط اور زوونوس تھے۔ قراءت حدیث میں تیزی اور سرعت ان کی مشہور ہے۔ شعر گوئی کا بھی ذوق رکھتے تھے کثیر التصانیف ہیں ان کے بعض مصنیفات کے اسماء یہ ہیں۔ الیواقیت۔ المصباح۔ ذخیرۃ الخطاط۔ تلمذ الکمال لابن عبدی تراجم الحجج والتعذیل للدارقطنی۔ اطراف الغرائب۔ کتاب اطراف حدیث مالک بن انس۔ کتاب رواہ انس بن مالک۔ کتاب اطراف احادیث ابی حنیفہ۔ معجم البلدان۔ کتاب موافقات البخاری و مسلم۔ کتاب صفۃ الصوف۔ الکشف عن حدیث الشہاب۔ وغیرہم۔ حج اور عمرہ بھی کثیر التعداد ان سے ادا ہوئے۔ آخری حج کی واپسی پر ربیع الاول کے مہینے کے ختم پر جمعہ کے روز پانچ سو سات سالہ ہجری میں وفات پائی۔ اور پڑانے مقبرہ بغداد میں جو جانب غربی ہے مدفون ہوئے۔

(ابن خلکان وغیرہ)

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مارسۃ ام ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۱۹ - حرف النون القسم الاول النافۃ الجعد الشاعر المشہور المہجر اختلف فی اسمہ فقيل هو قیس بن عبد اللہ آخر کتاب صفحہ ۸۱۲ - فقيل عن ام یحیی عن عائشۃ وقيل عن ام یحیی عن عائشۃ و باللہ النوفی فی آخر الکتاب النساء من الاصباء - مؤلف کا ترجمہ فی حدیث نمبر ۳۴۷ میں تحت کتاب التخصیص الجیمہ لکھا گیا۔					
۲۲۳۰	۶۶	الجمع بین کتابی ابی نصر الکلابازی ابی بکر الاصبغ النصف الاول الامام الحافظ ابی شریل محمد بن طاہر بن علی بن احمد المقدسی المعروف بابن القیس فی الشیبا المتوفی ۵۵۵ھ	سبلع ۳۳۳ھ حیدرآباد دکن	۲۰۸			
		ابو نصر احمد کلابازی نے صرف صحیح بخاری کے رجال کی تنقید میں کتاب لکھی اور ابو بکر احمد صہبانی نے خاص صحیح مسلم کے رجال کی تنقید میں کتاب تالیف کی۔ یہ امر ظاہر ہے کہ صحیحین کے رواۃ بیشتر متفق اور کثر منفرد ہیں اس لئے مولف نے اس کتاب میں رواۃ متفقہ کو یکجا اور منفردہ کو علیحدہ علیحدہ اس کتاب میں حروف ہجاء کی ترتیب پر جمع کیا ہے۔ اور ان دونوں کتابوں میں جہاں تطویل لاطائل دیکھا وہاں اختصار اور اختصار مغل کی جگہ تفصیل سے کام لیا ہے۔ اسی طرح اور ضروری امور است جو ان کتابوں میں فوت ہو گئے ہیں انکا استدراک بھی کر دیا ہے۔ یہ اس کتاب کا پہلا نصف ہے۔ خطبہ کتاب سے حرف عین کے ختم تک جس میں ایک ہزار پانسو تر رواۃ کا ذکر ہے۔ شروع کتاب صفحہ ۲ - قال الشیخ الامام الحافظ ابی الفضل محمد بن طاہر بن علی المقدسی رحمہ اللہ الحسین اللہ علی کل حال قائمہ صفحہ ۲۰۸ صحیح ابابکر بن علی الملوک روی عنہ بکیرین					

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخی	تعداد صفحات	کیفیت
						بجملۃ المشرقۃ والحمد للہ رب العالمین۔
۱۱۹۳	۶۵	اجازۃ القرآن المجید بجمع طرق التحدید	مولوی محمد نعیم بن مولوی عبد الحکیم بن مولوی عبدالرب بن مولوی عبدالعلی بجر معلوم فرنگی علی لکنوی	۱۲۹۹ھ قلمی	۲۴۷	
<p>لقطیع کتابت ۱۱۹۳ - ۳۱۶ - ۱۰۰ سطر ۱۲ - خط نسخ معمولی کاغذ بادامی لکنوی۔ کتابت سرخی سیاہی کاتب کا نام نہیں لکھا ہے۔ پیوند کاری اور کرم وغیرہ کا اثر نہیں۔ خاتمہ پر دو ٹرین ایک سرخی دوسری سیاہی سے حضرت مجیز صاحب کی ثبت ہیں۔</p> <p>مرویات قرآن مجید و حدیث و آثار وغیرہ کی سند ہی۔ جو حضرت مجیز نے شیخ احمد ابو الخیر کی کو عطا کی ہے مجیز نے طرق تجوید وغیرہ کے اپنے تمام شیوخ کو مفضلاً اس میں لکھا ہے۔ اور اسی تفصیل سے جواز کو بھی ان علوم میں روایت کرنے کی اجازت دی ہو۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ - لا آله الا هو العلی الرب المحکم وصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد الکریم وعلی آلہ وصحبہ ورفیقہ جنۃ النعیم خاتمہ کتاب صفحہ ۲۳ - يوم الاثنين السادس من عاشر شهور تاسعة العشرة الاخيرة للمائة الثالثة من الالف الثاني من الهجرة المطهره من الفخره علی اهلها الکریم وآلہ الکرام الالف الف تحية وسلام۔</p> <p>مؤلف علیہ الرحمۃ حضرت بحر العلوم کے پر پوتے ہیں۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد تمام کتب دینیہ علوم معقول و منقول اپنے والد سے پڑھیں اور مدۃ العمر درس و تدریس کا مشغلہ رکھا حرمین شریفین کی زیارت سے بھی شرف حاصل کیا بڑے عابد و زاہد و متوکل شخص تھے۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۸۰ ہجری میں</p>						

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ناصر الدین بن المیزان بسند الماضی الی ابی حبان عنہ - خاتمہ کتاب صفحہ ۴۹ والشیخ نور الدین تلمذ من الشیخ یوسف العجی بسندہ انتھ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم اللهم اقطع عن قلوبنا كل ما يقطعنا عناك وتوفنا على ملة الا سلام اس کے بعد کتاب کے کچھ عبارت لکھی ہیں جس کا خاتمہ ان الفاظ پر جو افضل الصلوة والسلام مؤلف کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ کے تحت میں لکھا گیا۔					
۱۱۹۳	۶۴	مجموعہ اجازہ معذوہ ابوالمجد شیعہ عبد الحق محدث دہلوی المتوفی ۱۰۵۲ھ و شیخ عبد الغنی النابلسی المتوفی ۱۱۴۳ھ وغیرہما			قلمی ۱۳۰۵ھ	۶۶	
		تقیع کتابت ۱۰۶ x ۱۰۴ - انچہ سطر ۲۱ خط نسخ و نستعلیق کا قد عرب کتابت مختلف تمام کتاب سیاہی سے لکھی گئی ہے۔ صرف دو تین سطر سرخی سے تحریر ہیں احمد ابو الخیر کی اور ان کے سوا اور بھی اسکے کاتب ہیں کتاب پیوند کاری اور خودگی کرم سے محفوظ ہے۔ اس جلد میں چند اجازہ متعدد فضلاء اور شیوخ کے لکھے ہیں جو انہوں نے اپنے تلامذہ فارغ التحصیل عطا کئے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین و امام المتقین محمد و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین ہدایۃ طریق الحق و صحیح علوم الدین اما بعد عبارت خاتمہ صفحہ ۶۶۔ و الحمد للہ صلوۃ المغرب من یوم الخمیس التاسع والعشرون من شہر الحجۃ ختام سنہ ۱۱۹۳ھ					

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا تلی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>وقد انتھ ما اردنا جمعه فی هذه الجملة یوم السبت المبارک الخامس عشر فی شعبان سنة عشر و مائین بعد الالف من الهجرة النبویة علی صاحبها افضل الصلوة و اتم التحیة و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ و سلم و اللہ اعلم۔</p> <p>مؤلف تیرہویں صدی کے فضلارمین ہیں تفصیلی حالات ان کے معلوم نہوسکے۔</p>
۱۲۰۲	۶۳	زاد المسیر فی الفہرست الصغیر	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد السیدوطی الشافعی المتوفی ۷۹۱ھ		تلی	۱۰۵	
							<p>تقطیع کتابت ۵ x ۴ - انچہ - سطر ۲۱ - خط و کافذ عرب - سیاہی و سُرخ سے کتابت کی گئی ہے عبد المنعم مالکی منیاوی اسکے کاتب ہیں۔ پوری کتاب بین صرف ایک ورق پر کسی قدر پیوند کاری ہے۔ باقی کرم کا اثر کہیں نہیں پایا جاتا ہے۔</p> <p>یہ کتاب مولف کی کتب درسیہ کی فہرست ہے۔ تمام مرویات احادیث و اخراب و اوراد کتب و نحو و عقائد و دواوین و تاریخ و غیرہ کی تفصیل لکھی ہے۔ بعض جگہ کتاب کے نام کے ساتھ مصنف کتاب کا بھی ذکر کیا ہے۔ پھر جن اساتذہ اور شیوخ سے اس کتاب کو قرارة یا سماعاً حاصل کیا ہے سلسل طریق سے اسناداً اُن کو لکھا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذی اصطفیٰ ہذا جزء لطیف لخصتہ من فہرستی الکبیر صفحہ ۸ - منسند الامام الشافعی قراتہ جمیعہ علی الشیخ جلال الدین عبد الرحمن بن احمد القصبی - صفحہ ۲۶ - الاضافات من الکشاف للقاضی</p>

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحہ	کیسٹ
		خاتمہ کتاب - الذی فاق الزمان وفضله لا یحصیہ قد تم بید الجماع فی ذی القعدة اسکے بعد کاتب نے اپنی طرف سے عبارت لکھی ہے۔ جس کا ختم یہ ہے وعلی اللہ وصحبہ وسلم کتاب کے آخر میں دو اجازے اور بھی ہیں ایک مؤلف نے سید عبدالعزیز بن سید محمد کو چاک کیواسطہ لکھا ہے۔ جس میں کتاب مدارج الاسناد کی اجازت مع تمام مرویات کے جو اسمیں مذکور ہیں عطا کی ہے۔ دوسرا اجازہ وہ ہے۔ جو سید عبدالعزیز مذکور نے اپنے تلمیذ کے واسطے کہ انکے ہمنام ہیں تحریر کیا ہے۔ مؤلف کی پیدائش ۱۱۹۸ھ ہجری میں ہے۔ علوم عقلیہ و نقلیہ میں مولوی حیدر علی سندیلے سے اور فن ادب میں مولوی ابراہیم بلگرامی سے تلمذ رکھتے ہیں انکے والد مدرس میں قاضی تھے انکے انتقال کے بعد انہی عہدہ قضا پر مامور ہو گئے۔ ہمیشہ افادہ علوم میں مصروف اور تالیف کی طرف متوجہ رہتے۔ چند تالیفات انکی مشہور ہیں۔ حاشیہ صدرا۔ حاشیہ میرزا بدلاجلال نقایاں تفسیر نفود الحساب۔ رسالہ فرائض۔ شرح قصیدہ بردہ۔ سن بارہ سو اکیاون ہجری ۱۲۵۱ھ میں وفات پائی۔ (تذکرہ علماء ہند)					
۱۱۹۸	۶۲	نبت الشرقاوی	عبدالعزیز بن حجازی	۱۲۱۰ھ	فصلی	۳۰	
		المشہور بالشرقاوی					
		تقطیع کتابت ۴ × ۲۷ انچہ۔ سطر ۲۵۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سیاہی و سُرخ سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ اوراق پر کسی قدر دہی ہیں۔ اثر کرم اور پیوند کاری سے محفوظ ہیں۔					
		مجموعہ اسانید ہے۔ جو مؤلف کو کتب تفسیر و حدیث و فقہ و اوراد و اخراہ و غیر ہم میں اپنی مشائخ سے حاصل ہوئے ہیں ان سب کی تفصیل و تشریح لکھی ہے۔ ہر علم کی اسناد میں علیحدہ علیحدہ مشائخ بیان کیا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی بعث رسلاً مبشرین و منذرین صفحہ ۹۔ و اضا السنن للبیہقی فیروہ الشیخ المذاکود عن الشیخ البابی خاتمہ صفحہ ۳۰					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	تام مصنف	تہ تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد و صفحہ	کیفیت
							ان کی جلالت و ولایت کا یقین کرتا ہے میر کاہل بن محمود لمی سے نقش بندی طریق کا کتاب اور اسی طریق میں بہت سے لوگوں نے ان سے شرف بیعت حاصل کیا اللہ بھری کو شرف میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی اور حبیۃ العلما میں مدفون ہوئے۔ (اسکالہ در فی اعیان القرآن ثانی عشر)
۱۲۰۰	۶۱	مدارج الاسناد	ابو علی محمد المقلب بقاضی ارتضا علی خان بن مصطفیٰ علی خان العمری الصفوی البقلاوی المتوفی ۱۲۵۱ھ	۱۲۳۲ھ	قلمی نسخہ	۴۰	
							تقطیع کتابت ۶ ۱/۲ × ۳ ۱/۲ انچہ - سطر ۲۵ - خط و کاغذ عرب کتابت سُرخ و سیاہی ہو کتاب کا نام نہیں لکھا۔ پوری کتاب اثر کرم اور رقعہ دوزی سے محفوظ ہے۔ مولف نے بعد فراغت کتب درسیہ معقول و منقول و فروع و اصول و علم تفسیر و حدیث شیخ عمر بن عبد الکرم کی سے بذریعہ تحریر اجازت احادیث وغیرہ طلب کی شیخ موصوف نے بواسطت خطوط اپنی تمام مرویات کی اجازت لکھ بھیجی۔ چنانچہ وہ خطوط بجانب اس کتاب میں منقول ہیں۔ شیخ موصوف الصدر نے اپنی مرویات کے بیان میں زیادہ تفصیل نہیں کی ہو۔ مولف نے اس کتاب میں ان تمام مرویات کو مع حالات شیوخ بسط و تکمیل کے ساتھ لکھ دیا ہو۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الواصل من القطع عما سواہ الیہ والرافع لمن خفص جناح الذل بین ید یدہ۔ صفحہ ۷۔ اما القرآن العظیم فارویہ عن شیخنا المجیز المقدام عن الشیخ مصطفیٰ صفحہ ۱۵۔ و اسوی سنن عن شیخنا المذکور بسندہ الی عبد اللہ بن سالم البصری

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا دستی	تعداد و صفحہ	کیفیت
		<p>شیخ احمد ابو الخیر کی کتاب ہیں پیوند کاری اور اثر کرم سے محفوظ ہے مشائخین کے نام سرخی سے لکھے ہیں مگر کہیں نام کی جگہ خالی ہی چھوڑ دی گئی ہے کتاب ۱۳۰۲ھ ہجری میں اس کتاب کا مقابلہ اصل مسودہ مولف سے شہر بھوپال میں کیا ہے۔</p> <p>مولف نے اس کتاب میں اپنے تمام مشائخ تحقیق کا ذکر کیا ہے۔ اور کتب حدیث و فقہ وغیرہ کے علاوہ دیگر اوراد و وظائف کی اسناد بھی جو مشائخین طریق سے پہنچے ہیں اس کتاب میں تفصیل سے لکھے ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد لله الذی عز وجل لا فلا تدرك الا افهام و ہما کمالہ فلا تحیط بہ الا و ہما صفحہ ۷ و قد اجمع الفقیر کا تب هذه الوریقات بمشائخ نقا و اکابر افراد و اعیان الصیاد۔ صفحہ ۸۱ و حضرت عندنا شیخنا الشیخ محمد البابی المتقدم ذکرہ قراءۃ بعض مختصر المقدوری فی الفقہ صفحہ ۹ و اخذت حرقا بالی الی الشیخ العارف بالله ترف الی سیدی ابی السعوی الجادحی خاتمہ کتاب صفحہ ۱۱۶ غیر الجیب المصطفیٰ الہادی الذی۔ یفی الزمان و فضلہ لا یحصی الی قول آمینا اسکے بعد کتاب کی عبارت ہے۔ جس کا ختم اس کلمہ پر ہے۔ رحمۃ واسعۃ النقطہ کتاب کے ختم کے بعد مولوی صبغۃ اللہ وغیرہ کا اجازہ بھی منضم ہے۔</p> <p>مولف رحمہ اللہ ۱۳۰۲ھ ہجری میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور اسی مقدس مقام میں پرورش پائی ۱۰۵۵ھ ہجری میں شیخ عبد اللہ باقشیر کی شادولی کی خدمت میں حاضر ہو کر علم کی تحصیل شروع کی۔ سید عبد الرحمن مغربی مالکی اور سید محمد روینی شافعی سے بھی علم حاصل کیا ہے کتب حدیث کی سماعت و قراءۃ شیخ الاسلام شمس محمد بابی سے اجازت حاصل کی انکے علاوہ اور بہت سے مشائخ کبار سے استفادہ کیا ہے۔ مسجد حرام میں تدریس کا التزام رکھا تھا ہمیشہ تعلیم علوم کی نفع رسانی میں مصروف رہتے لوگوں سے نہایت تواضع اور فروتنی کا برتاؤ رکھتے۔ چہرہ ایسا نورانی تھا کہ جو شخص دیکھتا</p>				

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبی	تعداد صفحات	کیفیت
		خط نسخ کتابت سمرخی و سیاہی سے ہوئی ہو۔ مولوی ابی العباس احمد بن عثمان بن علی الاحمدی مکی اس کے کاتب ہیں۔ اثر کرم اور پیوند کاری سے محفوظ ہے۔					
		اس مجلد میں مولف نے اپنے والد شیخ عبدالعزیز بن سالم بصری مکی و شافعی متوفی ۳۲۲ھ کو اسناد علم حدیث وغیرہ جو متفرق تھے جمع کر کے رسالہ کی صورت میں مجتمع کر دیے ہیں۔ تاریخ تالیف کے اعتبار سے رسالہ کا نام ہی تاریخی ہے ہر کتاب کا نام علیحدہ لکھ کر مفصل اس کے اسناد لکھے ہیں۔ مولانا احمد ابوالخیر مکی کا بعض بعض جگہ تحشیہ بھی ہے۔ اور شروع کتاب سے پہلے شیخ عبدالعزیز کو راجع در کے کچھ حالات بھی انہوں نے لکھے ہیں غالباً یہ کتاب ان کے پاس ہی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۴۔ الحمد للہ الذی خص من شاء من عباده بعلی الاسناد۔ صفحہ ۶۔ وسمیتہ الامداد بمعرفۃ علو الاسناد فکان اسمہ تاریخا لعمام تالیفہ۔ صفحہ ۵۲۔ واما سنن الترمذی فیروبیحا عن الشیخ سلطان و الشیخ احمد القاسمی لسندھما المتقدم۔ خاتمہ کتاب والیہ المرجع فی الاخرۃ و الاولی و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و شیعۃ و تابعیہ و جزبہ ما و مرشادق و کلام باردق و امن طارق و نقد عارق اسکے بعد کاتب کی عبارت جسکا آخر یہ ہے۔ وکاتبہ زبیم فی التراب۔					
		مولف بارہویں قرن کے علماء میں ہیں					
۱۱۹۹	۵۹	کفایۃ الطالب الفتوح ابی السعد و شیخ محمد بن بیدل عوالی الاشارة لمرکب بن عمر بن محمد الاستغاثی الحنفی	ابی السعد و شیخ محمد بن بیدل عوالی الاشارة لمرکب بن عمر بن محمد الاستغاثی الحنفی	۱۱۵۲ھ	قلی ۱۱۵۲ھ	۸۲	
		تقطیع کتابت ۷۰۰ یا ۲۰۰۰۔ سطر بیس خط نسخ معمولی۔ کاغذ بادامی انگریزی کتابت سیاہی اور					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا مکتبی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ علم الحرف	المبصر المولف باسمہ		قلمی		
		یہ رسالہ علم حفر کے متعلق ہے۔ وہاں درج کیا گیا۔ ان رسائل کے مولفین کے حالات منضبطہ کہیں دیکھے نہیں گئے۔					
۱۱۹۴	۵۷	مجموعۃ الاسانید	الشیخ احمد ابو النحر بن عثمان المکی الاحمدی	۱۳۰۳ھ	۱۳۰۳ھ قلمی	۵۲	
		تقطیع کتابت $\frac{1}{4} \times \frac{1}{2} \times \frac{1}{2}$ انچ۔ سطریں مختلف۔ کاغذ ہلکا۔ کتابت سیاہی سے۔ صرف ایک کلمہ حد ثنا سرخی سے لکھا ہے۔ خط نسخ و نستعلیق ظاہر علما نے بیشتر کتابت قلم مولف سے ہی آخر اور درمیان کتاب کے کچھ اوراق سادے ہی ہیں بعض اوراق کی مقدار کم خوردہ ہیں یزید کاری کہیں نہیں اس مجلد میں چند اسناد و حدیث وغیرہ کا ذخیرہ ہے مولف نے اپنے اساتذہ علماء مکہ و ہندستان سے جو حاصل کی ہیں ان سب کی کجائی نقل کر دی ہے۔ مولف کے علاوہ دو تین سندن و دوسری لوگوں کی بھی اس مجموعہ میں منقول ہیں۔ ابتداء صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد فقد اخبرت صفحہ ۶۔ ہذا ملقط من رسالۃ شیخنا السید محمد السنوسی قدس سرہ فی الاسانید۔ صفحہ ۴۰ الحمد للہ و بعد فان سیدی العلامة المکمل الحسن بن قاسم۔ خاتمہ صفحہ ۴۲ فبلغوا بوجہ التقرب الی اقصی المرام و اسعدہم۔ مولف اسی زمانہ کے علما میں ہیں غالباً ان کے حالات کہیں ضبط نہیں ہوتے ہیں۔					
۱۲۹۶	۵۸	الاداد معزۃ علو الاسناد	الشیخ سالم بن عبد اللہ سالم البصری المکی الشافعی	نام کتاب بخوبی ۱۲۶۹ھ قلمی	۱۲۶۹ھ قلمی	۹۴	
		تقطیع کتاب $\frac{1}{4} \times \frac{1}{2} \times \frac{1}{2}$ انچ۔ تقطیع کتابت $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} \times \frac{1}{2}$ انچ۔ سطریں تیرہ۔ کاغذ سفید انگریزی					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تسلیم	کیفیت
		عبارت خاتمہ صفحہ ۱۵۔ وهو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن جبریل عن اللہ تبارک وتعالی واللہ تعالی اعلم وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم جری ذلک وحرر فی تاسع عشر سنوال من شہور سنۃ ثلاثہ واربعمین ومائۃ والفت۔					
		رسالہ اسناد	السید علی السیدی الحنفی	تسلیم			
		یہ تحریر بھی مثل سابق ہی۔ جہاد ڈیرہ ورق کی ہوگی اسمین ہی شیخ عبدالحی متذکرہ بالا کیو اسلمی کتب کلام و فرائض وغیرہما کی اجازت تحریر ہے۔ آغاز صفحہ ۱۶۔ الحمد للہ الذی فقہ من شاء من عبادہ بالتبصرۃ والیقین خاتمہ صفحہ ۱۸۔ هذا والمرجو من فضل اللہ تعالی ان يجعلنا من المخلصین وان یحشرنا فی ذمہم اجمعین وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد وصحبہ اجمعین۔					
		رسالہ اجازہ	الشیخ محمود الکردی	تسلیم			
		یہ رسالہ ڈیرہ صفحہ کے قریب ہی جبکہ سید مصطفیٰ بن علی الفتاویٰ پانچ سال درجہ ۱۱ مع ازہرین طالب علمی کے فارغ ہوئے اور اپنے وطن کو جانے لگے تو اونکے واسطے اجازت نامہ تحریر کیا گیا اس رسالہ میں اس اجازت نامہ کی نقل ہی عبارت آغاز صفحہ ۱۹۔ وھذہ صودۃ اجازۃ کتبہا العارف باللہ نعالی سیدی شینخ محمود الکردی عبارت خاتمہ صفحہ ۲۰۔ وان لا یبسانی من دعواتہ الصالحۃ لی ولین احب والمسلمین ببلوغ المرام وحسن الختام					
		النو الوالی کفایہ الحاج	الشیخ علی الزیات	تسلیم			
		للنعم او اخر المعراج	الازہری				
		یہ رسالہ فن سیر سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی فن میں لکھا گیا۔					

المجلد الثاني فهرست كتب عربية بعد نمبر ٥٥٥ فهرست اول فن اسماء الرجال

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہذیب سنہ	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۰۶۵	۵۶	مجموعۃ الاسانید	شیخ محمد الہادی بن علی زین العابدین المدنی بن ہاشم بن عبد الرحمن الحسینی العراقی الکربلائی	۱۹۷۰	۲۶	۲۶
<p>تقطیع کتابت: ۶ x ۴ انچہ۔ کاغذ اور خط عرب بخطوط مختلفہ۔ بعض رسائل صرف سیاہی سے اور بعض سیاہی و سُرخ سے لکھے ہیں کاتبین کے نام کی تصریح نہیں ہے۔ قرینہ سے مولفین ہی کا تب معلوم ہوتے ہیں۔ بعض اوراق پر سید پریموند کاری اور فی الجملہ کرم خوردگی کا اثر ہے۔</p> <p>اس مجموعہ میں چہ رسالے مفصلہ ذیل ہیں۔ پہلا رسالہ شیخ محمد باقر کا ہے جو بین انہوں قسٹ شیخ علی بن عبد اللہ النعمانی الشافعی کے واسطے اجازت حدیث وغیرہ لکھی ہے۔ اس رسالہ کا خط گو عرب کے طرز پر ہے مگر رسم خط اور حروف کی نشست و انداز کی ہے۔ یا نحوائی کی جگہ صرف علامت زیر لکھ کر ماقبل سے وصل کر دیا ہے۔ دوسرے حروف میں بھی طریقہ متعارفہ سے منازرت ہے شاید عراقی و انصاری طرز تحریر ایسا ہی ہو۔ اس خط کے پڑھنے میں بہت دشواری ہے قرآن سے کچھ پڑھا جاسکتا ہے۔ باستثناء اس رسالہ کے باقی رسائل کا طرز تحریر بہت صاف ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ابدع الانسان فی احسن تعویم عبارت خاتمہ صفحہ ۱۳۔ الحمد للہ رب العالمین وفی سابع وعشرین ربیع الثانی عام سبعة وتسعين ومائة والف۔</p>						
<p>رسالہ اسناد</p> <p>السیوطی السیوطی الحنفی</p> <p>۱۱۴۳</p> <p>۱۱۴۳</p> <p>۱۱۴۳</p> <p>تقریباً ڈیڑھ صفحہ عبارت کا ہو گا۔ اس میں شیخ عبدالحی بن شیخ عبد القادر غفاری کے واسطے شرح کنز الدقائق و دیگر کتب فقہیہ کی اجازت لکھی گئی ہے اور مجیز نے اپنے شیخ سلسلہ کو ترتیباً لکھ کر یسیر۔ عبارت آغاز صفحہ ۱۴۔ الحمد للہ الذی الفضل والاحسان والوجود والامتنان</p>						

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
-------------	-----------	----------	----------	-----------	----------------	-------------	-------

--	--	--	--	--	--	--	--

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبہ	تعداد صفحات	کیفیت
		الترغیث فی الفہر الرضی - شرح بعض مشکلات المفصل - الکلم النوالج - القسطاس فی العروض الاحاجی النویہ - ماہ ذی الحج عرفہ کے روز پانچواں تیس ہجری میں جرجانیہ خوارزم میں فات پائی - (بقیۃ الوفا)					
۳۲۳۳	۲۰	الفائق الجزر الاول	علامہ جابر بن عبد اللہ القاسم محمد بن عمر الزعفرانی المتوفی ۵۳۸ھ	۵۱۶ھ	۱۳۲۴ھ مطبوعہ حیدرآباد دکن	۳۲۰	
		یہ پہلا حصہ ہے۔ خطبہ کتاب سے حرف کشین مع الیاء تک۔					
ایضاً	۲۱	الفائق الجزر الثاني	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۳۵	
		یہ دوسرا حصہ ہے۔ حرف الصاد مع الحزہ سے آخر کتاب تک جو حرف الیاء مع الہاء کے ختم تک ہے۔ کتاب اور مصنف کی حالت اوپر مذکور ہو چکی۔					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>اس فن میں سب سے پہلے ابو سعید ہمدانی بصری متون نے شہ کی بہت مختصر کتاب ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی فتح لسان الذییم بالعربیۃ البینۃ والخطاب الفصیح وقولہ باثرۃ التقدم فی النطق باللغۃ الیٰھی اقصم اللغات صفحہ ۷۷ کتاب التار مع الباریین۔ مع التاء۔ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن التبع فقال کل شراب سکر فہو حرام صفحہ ۱۱۴۔ کتاب الساین مع الہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث المبعث ذکر ان جبرئیل قال اہ اقرء قال علیہ السلام فلم ادر ما اقرء فاخذ بحلقی تسایتی عبارتہ صفحہ آخر شمار ۱۰۱۴۔ کتاب الباریین۔ مع الضاد۔ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الصبیحۃ والساعۃ قال فلتعز الہک ما یدع علی ظہرہا من شیء الامات والملاکۃ الذین مع ربک فاصبر یطوف فی الارض قد خلت لہ البلاد فارسل بہضب من عند العرش فلعن الیٰک ما یدع علی ظہرہا من مصرعۃ۔ علامہ زمخشری ماہ رجب چار سو ستانویں ہجری میں پیدا ہوئے۔ بڑے فضل و کمال کے شخص تھے تفسیر و حدیث و ادب بلکہ جملہ علوم میں امام فن شمار کئے جاتے ہیں۔ بغداد میں متعدد بار آمد و رفت رہی ہے۔ ابی الحسن نیشاپوری۔ ابی مضر صہبانی۔ ابی منصور حارثی ابی سعد الشافعی ان کے اساتذہ میں ہیں۔ مذہباً معتزلی مشہور ہیں۔ مدتوں تک مغلقہ کی مجاورت کی۔ اسی وجہ سے جارا اللہ لقب ہوا۔ ایک پاؤں میں سخت و نبل نکل آیا تھا جبکی وجہ سے مجبوراً پاؤں کا قطع کرنا پڑا۔ لکڑی کا پاؤں بنوا لیا تھا اور بجائے پائے مقطوع اسکو قائم کر لیا چلتے میں اسپر کھڑ پڑا رہتا۔ دیکھنے والوں کو اس سے زیادہ اور کچھ نہیں خیال ہوتا کہ پاؤں میں لنگ ہے۔ یہ کتابیں انکو مضائق سے مشہور ہیں۔ تفسیر کشاف۔ الفائق۔ المفصل۔ المقامات۔ استقصی فی الامثال ربیع الاربار۔ اطواق الذہب۔ صمیم العشرہ۔ شرح ابیات الکتاب۔ الامنوج فی الخو</p>					

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر ۱۸ فہرست اول فن غریب

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	سطح و قلم	تعداد صفحات	کیفیت
	۱۹	الفائق	علامہ جالود الباقم محمود بن عمر الزخشی المتوفی ۵۳۸ھ	۵۱۶ھ	قلمی	۱۰۶۳	

تقطیع کتابت $۹ \frac{1}{4} \times ۵ \frac{1}{4}$ - پنجم - سطر ۱۹ خط متعلیق خوشخط - کاغذ دہلی - کتابت سیاحی اور
کسیقدر سُرخ سے - نظیر الدین خان مرحوم خوشنویس جو کتب خانہ ہذا میں ملازم تھے اس کے
کاتب ہیں کتاب کہیں سے کرم خوردہ اور پیوند کار نہیں - آخر سے کسیقدر ناتمام ہے - حرف ہا
مع ضاد کے شروع تک ہی منقول عن ہے جو اسی فن کے نمبر پر درج ہو اسی قدر ہی کچھ لغات
تو سُرخ سے لکھے گئے ہیں - اور کسیقدر لغات کی سادہ جگہ چھوٹی ہوئی ہے - شاید بعد نقل مقابلہ کی نوبت
نہیں پہنچی اس لیے عبارتیں بہت کچھ غلطیاں دکھائی گئیں - حرف واؤ مع الهمزہ کو بسم اللہ الرحمن الرحیم -
کے ساتھ شروع کیا ہے - باقی حروف کی ابتداء بغیر بسم اللہ کے ہے - پیر باب کے شروع میں حرف
کا نام لکھا ہے اور اسکے بعد صرف منضات کو سُرخ سے لکھ دیا ہے مثلاً است دار میں باب کتاب الهمزہ
مع الباء لکھا ہے - اور اسکے بعد صرف مع التاء مع الجیم آخر تک یوں ہی تحریر ہے ان حروف کیساتھ
اعادہ ہمزہ کا نہیں ہوا ہے یعنی باب الهمزہ مع التاء نہیں ہے - صرف لفظ مع التاء پر اکٹفا کیا ہے
آخر کتاب تک یہی التزام ہے -

اس کتاب میں احادیث کے وہ الفاظ جو خامضہ اور بعید الفہم ہیں حروف تہجی کی ترتیب پر بہت
واضح طور پر ظاہر کئے ہیں اور لغات کے انداز پر ہر ہر حرف کے جملہ کلمات کی واسطے علیحدہ علیحدہ
ابواب مقرر کئے ہیں کلمات غریبہ کے معنی بیان کرنے میں شواہد بھی پیش کئے ہیں -

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>للشہد والیہ استند و ماینبوب فعلیہ اعتمد ثم علی نبیہ محمد خبر صلاۃ و سلام سرمد - صفحہ ۱۴ - المضطرب ما اختلفت وجوہہ جنت و سرد من واحد اوفوق متنا و سند - خانہ کتاب صفحہ ۵۲ - فاعن بہا بالحفظ و التفہیم و خصہا بالفضل و التقدیم و احمد اللہ علی اکمال معتصم بہ بکل حال - مصلیا علی نبی قدائم مکارم الاخلاق و الرسل ختم - اسکے بعد کاتب کی عبارت جسکا ختم اس کلمہ پر ہے - انا انت السميع العليم - مؤلف کے حالات فن تفسیر میں تحت نمبر ۲۵۶ منضبط ہو چکے ہیں -</p>
۴۱۹	۴۹	ارجوزہ صاحب القاموس علامہ مجد الدین ابولطاف مع منظومہ آخری	محمد بن یعقوب بن محمد بن ابوبکر الشیرازی الفیروز آبادی المتوفی ۷۸۸ھ	تسلی	۸		
							<p>تقطیع کتابت ۱۶ x ۳ - اچھے - سطرین مختلف - خط نسخ معمولی - کاغذ سفید انگریزی - کتاب سرخی و سیاہی سے - کاتب کا نام اگرچہ تحریر نہیں مگر یہ خطابی مولوی عبدالعزیز سابق الذکر کا معلوم ہوتا ہے اور اب آب رسیدگی کا اثر ہے - اثر کرم و پیوند کاری سے محفوظ ہے - اس ارجوزہ کی حقیقت مع حالات مؤلف اسی فن کے منبہ کرم پر تحریر ہو چکی -</p>
		منظومہ فی علم الاثر لم یصرح المؤلف باسمه	تسلی				<p>اس منظومہ میں ۱۲۶ اشعار ہیں جنہیں بہت ہی اجمال کے ساتھ الفاظ مصطلحہ علم حدیث کا بیان ہوا ہے ابتدائے صفحہ ۱۷۰ حدیث عشقی فی جمیع الوری مہذبہ لا ذور فیہا ولا دعوی - خانہ کتاب صفحہ ۷۰ - و احمد ربی حال کوئی منصلیا صلوۃ و تسلیم اعلیٰ را کب الفصو - مؤلف کا پتہ معلوم نہیں ہوا</p>

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہذیب	مطبوعہ علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		علاوہ اس نسخہ کے تین نسخے قلمی اور بھی ہیں جو نمبر ۲۰۷ فن اصول حدیث اور نمبر ۲۰۸ فن تفرق پر درج ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ یقول راجی ربہ المقنن عبد الرحیم بن الحسین الاثری من بعد حمد اللہ ذی الجلال علی امنان جل عن احصاء۔ صفحہ ۴۰ وسم ما لجلالة مشمول معاد ولا تعلق معلول۔ صفحہ ۳۲ معروفہ الصحابة راى النبی مسلماً وصحبه خاتمہ کتاب صفحہ ۳۰۔ فر بنا الحمدود والمشکور الیہ منا ترجع الامور۔ وفضل الصلوة والسلام علی النبی سید الانام۔ مؤلف کا ترجمہ تحت کتاب القرآن فی حجة العرب فی حدیث نمبر ۵۳۵ پر لکھا گیا۔ کشف الظنون میں سال وفات مؤلف ۵۸۸ھ لکھے ہیں۔ جو جمہور مورخین کے خلاف ہیں۔					
۴۲۲۳	۴۸	الفیہ سیوطی اسماۃ بنظم الدرر فی علم الاثر	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن اکمل ابی بکر بن محمد سیوطی الشافعی المتوفی ۸۹۵ھ	۵۸۸۱ھ	قلمی	۵۲	
		تعلیق کتابت ۸ ۱/۴ x ۳ ۱/۴۔ سطر ۲۱۔ خط نستعلیق و نسخ۔ مخطوطہ انگریزی بادی زنگی کتابت صرف سیاحی سے۔ مولوی عبد الغزیز میمن پشاور اسکے کاتب ہیں۔ پیوند کاری و کرم وغیرہ سے محفوظ ہے۔ یہ کتاب مصطلحات حدیث میں الفیہ عراقی کے ہمرنگ ہے۔ بلکہ اس میں بجز و اختصار اس سے زیادہ ہے۔ خطبہ میں لکھتے ہیں۔ فائقہ الفیہ العراقي فی الجمع والايجاز وانشاق کل پلخ روز میں یہ کتاب منقوہ ہوئی ہے۔ خاتمہ میں اس کا بیان اس طرح لکھا ہے۔ نظمہا فی خمسة الایام بعدۃ المہین المتعال۔ خود مؤلف نے اس کتاب کی شرح بھی لکھی ہے۔ جس کا نام قطب الدرر رکھا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		نخبۃ الفکر فی مصطلح علم الاثر	حافظ الفضل تہا الدین بن علی بن حجر عسقلانی الشہیر بابن حجر المتوفی ۸۵۲ھ		قلمی		
		مجموعہ مرقومہ بالا کی تیسری کتاب ہی۔ صفحہ ۶۷ سے شروع ہو کر صفحہ ۶۹ پر تمام ہو گئی مصطلح حدیث میں مشہور کتاب ہے۔ ایک نسخہ اس کتاب کا نمبر ۳۵ سے قبل مع کیفیت مولف تحریر ہو چکا۔					
۱۱۷۸	۴۷	الفیۃ العراقی	الفضل زین الدین الحافظ الامام الکبیر عبد الرحیم بن حسین عبد الرحمن العراقی المتوفی ۸۷۶ھ	۷۸ھ	قلمی	۳۸	
		تقطیع کتابت ۷۸ x ۴۱ ۴ ۱/۲ انچہ۔ سطر ۲۱۔ کاغذ اور خط نسخ معمولی۔ بروش عرب کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب کا نام نہیں لکھا ہے۔ پوری کتاب اثر کرم اور رقمہ دوزی سے محفوظ ہے۔ اس کتاب میں خلاصہ مضامین کتاب علوم الحدیث ابن صلاح کے منظوم کئے ہیں اکثر مقامات پر علوم الحدیث سے کچھ زیادتی بھی کی گئی ہے۔ ابن صلاح کو مولف اس کتاب میں لفظ شیخ سے تعبیر کرتے ہیں۔ کل اشعار ایک ہزار ہیں۔ اسی وجہ سے اس کتاب کا نام الفیہ ہے۔ بدینہ طبیعت میں اس منظوم سے فراغت پائی خاتمہ میں لکھتے ہیں۔ د کملتہ بطیبة المیمونہ : فبوزن من حذرہا مصونہ۔ اس علم میں اس کتاب کا اعتبار بہت ہی بڑے بڑے علمائے اسکی شرحیں لکھی ہیں۔ خود مولف کی بھی شرح ہو جس کا نام فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث ہے۔					

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	سطح علمی	تعداد صفحات	کیفیت
							ابن الوزير ماہ رجب مناسات سو پچتر ہجری میں پیدا ہوئے۔ امیر ابن الامیر بن بنگالین بادشاہوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ تمام علوم عقلی و نقلی میں عموماً بڑے فاضل اور فقہ و اصول میں خصوصاً امام مانے گئے ہیں ادب و انشائیں ہی اعلیٰ درجہ کے ادیب تھے ابتدا میں آبائی طریقہ کے مطابق زیدی المذہب تھے۔ جب حق سبحانہ تعالیٰ نے علوم حقہ سے واقف کیا۔ تو اس قدیمی مذہب کو چوڑ کر شنی المذہب ہوئی۔ اور آخر تک اسی مذہب پر قائم و ثابت رہے۔ مشاہیر مصنفات میں یہ کتاب بیان کی جاتی ہیں البرہان القاطع فی معرفۃ الصانع مختصر جلیل فی علم الاثر۔ نخبۃ الفکر پر اطلاع ہونے کے بعد کتاب تنقیح الانظار فی علوم الآثار تالیف کی۔ کتاب التادیب الملکوئی۔ مختصر کتاب ہے۔ عجائب و غرائب بیانات لکھے ہیں۔ الامر بالعزۃ فی آخر الزمان۔ نصر الاعیان علی نشر العیان۔ قبول البشری فی التیسر للیسری۔ احسام المشہور فی الذب عن الامام المنصور۔ جمع آیات الاحکام۔ ایشار الحق علی الخلق۔ دیوان سنی مجمع الحقائق والرقائق وغیر ذلک۔ چونتیس سال زندہ رہے آٹھ سو چالیس ہجری میں مرض طاعون میں وفات پائی۔ (اتحاف البنلار المتقین)
		اختصار نخبۃ الفکر	لم یصرح المؤلف باسمه	قلبی			
							مجموعہ مرقومہ بالاکدی دوسری کتاب ہے۔ یہ کتاب صفحہ ۶۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۶۷ کے نصف پر ختم ہے اس رسالہ میں مولف نے نخبۃ الفکر کا اختصار کیا ہے۔ کہیں کہیں اپنی طرف سے بھی کچھ کلمات اضافہ کر دئے ہیں۔ اس رسالہ میں کسی جگہ نہ تو اپنے نام کی تصریح کی نہ رسالہ کا نام مبین کیا آغاز صفحہ ۶۳ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین خاتمہ صفحہ ۶۷ و حصرھا منصرفاً لدرجہ اربع لہا مبسوطاتھا واللہ الموفق والہادی لا الہ الاہو تم یعون اللہ و لطفہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ۔

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>اس مجموعہ میں تین کتابیں مفصلہ تحت ہیں۔ پہلی کتاب تنقیح الانظار ہے اس کتاب میں تمام اقسام حدیث کے تعریفات بہت وضاحت تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں اسکے علاوہ اور بہت سے امورات جنگا جانا محدث کو ضروری ہے لکھے ہیں یہ بھی بیان کیا ہے کہ صحیح احادیث کا انحصار صرف حدیث کے کتب، تعداد و پہلی پر نہیں ہے اور شیخین نے صحیحین میں تمام صحیح کا استیعاب کر لیا ہے نقل اقوال کے بعد اکثر جگہ اپنی رائے کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ نہایت ربط و منسلک سے کتاب کو ترتیب دیا ہے۔ آناز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی رافع اعلام الحدیث و فضل العلم النبوی بالاجماع علی شرفہ فی قدیم الزمان و الحدیث دوسرے نسخوں میں رافع اعلام الحدیث کی جگہ رافع اعلام علوم الحدیث۔ یہی لکھا ہے صفحہ ۲۔ عدد احادیث البخاری و مسلم قال الشیخ ترمذی الدین بن العزاقی احادیث صحیح البخاری باسقاط المکرر اربعہ آلاف حدیث علی ما قبل و بالمکرر سبعة آلاف و مائتان و خمسہ و سبعون حدیثاً صفحہ ۲۶۔ المنقطع و المعضل و اختلاف فی صورتہما قال ترمذی الدین و ابن الصلاح فالمشہوران المنقطع ماسقط من رواہ راو واحد غیر الصحابی انتخے صفحہ ۳۲۔ الاعتبار و المناہات و الشواہد و ہذا الانفاط سند اولہا اہل الحدیث بینہم۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۶۲۔</p> <p>فعلیٰ انہا الطالب للحدیث بالنظر فی علوم الحدیث و المائل لما فی تضاعیفہا من الفوائد و البحث عما ذکر وہ فیہا من المصنفات الخوافل فانہم انما وضعوا لیبرک فی علومہ و یدلوا علی ما صنفوا فی ذلک لطالبہ فالحمد للہ الذی حفظ بہم الشریعہ و کفی بہم المونۃ و نسأل اللہ تعالیٰ ان یجزیہم عنا افضل ما جزا امثالہم من ائمۃ الاسلام و العلماء الاعلام و الحمد للہ وحدہ و صلی اللہ علی محمد و آلہ وسلم۔</p> <p>دو قلمی نسخے اس کتاب کے نمبر و نمبر پر بھی درج ہے۔</p>

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		انبار ساتھ رکھتے۔ کتب مصنفہ پچاس سے زیادہ شمار کی گئیں ہیں۔ منجملہ اُن کے چند کتب یہ ہیں فاتحہ الالباب بتفسیر فاتحہ الکتاب۔ شرح خطبہ الکشاف۔ احاسن اللطائف فی محاسن الطائف۔ نزہۃ الالذبان فی تاریخ اصحابان۔ مینۃ السیول فی دعوات الرسول۔ الدر الغالی فی الاحادیث العوالی۔ البلقۃ فی تراجم المہ النجاة واللغة۔ المرقات الوفیۃ لمبقات الحنفیہ۔ النعمۃ العنبریہ فی مولد خیر البریہ۔ ان کے علاوہ قاموس و سفر السعادۃ وغیرہ مشہور تصنیفات ہیں۔ نوٹے سال سے زیادہ کی عمر پائی۔ آخر تک صبح اور بصر اور دیگر جو اس سب صحیح و سالم تھے ہمیشہ مکرمہ میں مرنے کی آرزو رکھتے مگر یہ امر معذرتہ تہا زبید ہی میں ماہ شوال کی بیوشین کے انتقال فرمایا۔ علامہ سیوطی نے بغیۃ الوعاہ میں سنہ وفات ۸۱۶ھ لکھا ہے۔ سیوطی کے علاوہ اکثر مؤرخین اور حاجی خلیفہ ۸۱۸ھ میں وفات قرار دیتے ہیں۔ والعلم الحقیقی عند اللہ تعالیٰ و تقدس۔ (بغیۃ الوعاہ۔ شذرات الذهب)					
۱۱۷	۴۶	مجموعہ متفہیح الانظار فی علوم الاثار	ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن علی بن المرثد بن الفضل الحسینی المادی السینی المعروف بابن الوزیر المتوفی ۸۴۰ھ	۸۱۳ھ	قلمی ۱۲۵ھ	۷۴	
<p>تقطیع کتابت ۵۹ x ۵۰ - اچھے - سطر ۳۴ - خط اور کاغذ عرب اعلیٰ درجہ کا۔ کتابت سُرخ اور سیاہی سی کاتب کا نام نہیں لکھا ہے۔ چونکہ کاری اور کرم کا اثر کچھ نہیں ہے۔ پہلے صفحہ کتاب پر ایک دائرہ مدور محتات رنگ کا بنا ہوا ہے جس میں سُرخ سے کتاب اور مولف کا نام لکھا ہے۔ اسی صفحہ پر متعدد عربی عبارتیں بھی لکھی ہوئی ہیں۔ بعض میں کچھ فوائد متفرقہ لکھے ہیں اور بعض میں اس کتاب کے درس و تدریس کے متعلق لکھا ہے ان مختلف تحریروں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس کتاب پر بہت سے اہل علم کی نظر پڑی ہے۔ یہ امر اس کتاب کی وقعت کو اور زیادہ کرتا ہے۔</p>							

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعیاتی	تعداد صفحات	کیفیت
		تحتوی علی ماجہ کثیرہ - آخاز - الحمد للہ علی الواحد: تم الصلوۃ للنبی احمد خاتمہ والحمد للہ علی القامہ: وبالصلوۃ الختم والسلام: علی النبی سید الانام: والآل و الصحب اولی الکرام - یہ ار جوڑہ کتاب مرقومہ بالا کے آخر صفحہ ۲۵ پر تحریر ہے۔ صاحب قاموس - ربیع الاول سات سو اونتیس (۸۲۹ھ) ہجری - کا ذرون میں پیدا ہوئے۔ اور اور وہیں نشوونما پایا۔ آٹھ سال کی عمر میں شیراز آ گئے۔ سات سال کی عمر میں قرآن شریف حفظ کر چکے تھے ادب اور علم لغت اپنے والد اور دیگر علماء شیراز سے پڑھا۔ خوشحالی میں ہی اچھی ہمارت پیدا کی تحقیق لغات میں بکثرت زمانہ تھے تحصیل حدیث وغیرہ کی غرض سے - عراق - واسط - دمشق - بغداد وغیرہ کا سفر کیا۔ بغداد میں شیخ عبدالعزیز بن کبکاش سے جو مدرسہ نظامیہ کے مدرس اور بغداد کے قاضی تھے علم کی تکمیل کی۔ اور ابن جوزی سے بھی سماعت و روایت حدیث کا اتفاق ہوا۔ مدت تک بغداد میں سلسلہ تدریس کا جاری رکھا۔ بڑی شہرت پائی۔ بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔ امام صفدی اور ابن ہشام اور جمال اسنوی وغیرہم ان کے شاگرد ہیں قاہرہ میں جب پہنچے ہیں۔ تو وہاں کے علماء سے بھی استفادہ کیا ہے بلاد مشرق و شام و روم و ہندوستان میں بھی سیاحت کی ہو ۹۶ھ ہجری میں زبید پہنچے۔ اس زمانہ میں جمال ربی کا جو قاضی القضاۃ تھے انتقال ہو چکا تھا اشرف اسماعیل بادشاہ نے بہت اعزاز واکرام کیا اور تمام ممالک میں کی قصاۃ ان کے تعلق کر دئے ہیں برس تک یہاں مقیم رہے و ووداد سے لوگ بغرض تحصیل علم ان کی خدمت میں حاضر ہو کر فیضیاب ہوتے رہے بادشاہ ہی ان کا شاگرد ہو گیا اور اپنی بیٹی کا نکاح ہی ان سے کر دیا۔ یہ وجہ اور بہنی رفعت و منزلت کی ہو گئی۔ زبید کے قیام کے زمانہ میں متعدد بار مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ و طائف میں آمد و رفت رہی۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں مکانات اپنے ذاتی صرف سے بنوا کر انہیں مدرسے قائم کئے اپنے لئے مکہ معظمہ کے انتساب کو بہت دوست رکھتے اور نام کے ساتھ الملتحی الی حرم اللہ تعالیٰ لکھتے۔ کتابوں کا بڑا ذخیرہ جمع کیا تھا۔ سفر میں بھی کتابوں کا					

اور ان کی بیٹی کے ساتھ نکاح بھی کر لیا

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
		والہ وآل کل منهم نہایۃ ما ینبغی ان یسألہ السائلون وعاملہ اکاملون۔ ابن صلاح۔ پانوستریشہ (شرخان) میں پیدا ہوئے جو (شہرود) کے قریب قریبیہت بڑے فاضل اور بلند مرتبہ کے شخص۔ تفسیر و حدیث و فقہ و اسماہ الرجال و متعلقات علم حدیث میں علما و معانیہ میں ممتاز و متمیز تھے۔ ابن خلکان کے شیوخ میں ہیں پہلے فقہ و غیرہ اپنے والد سے پڑھا۔ پھر شہر موصول انکے والد نے پہنچا دیا و مان علوم کی تحصیل کی۔ علم حدیث کی تکمیل خراسان میں پوری کی۔ لیون کے بال بچے کی پہلے فارغ التحصیل ہو چکے تھے ایک زمانہ تک شام میں مدرسہ ناصر یہ کے متولی تدریس رہی بیان بہت سے لوگ ان سے منتفع ہوئے پر و مشق چلے آئے۔ اور مدرسہ رواجیہ میں مدرس رہی جسکو ابو القاسم ہبۃ اللہ بن عبد الواحد بن رواجۃ الحموی نے قائم کیا تھا۔ وینداری میں بڑے ثابت قدم تھے ہمیشہ خیر اور صلاح کی جانب متوجہ رہتے۔ مصنفات ان کے متعدد ہیں۔ علم حدیث میں بڑی نافع کتاب لکھی ہو اسکے علاوہ مناسک حج میں ہی ایک کتاب ہی۔ وسیطہ جو فقہ کی کتاب ہو اسکے ربیع اول پر بھی کچھ تعلیقات ہیں وغیرہ ذلک چہار شنبہ کر روز وقت صبح پچیس ربیع الآخر چہ سوئیا لیس ستم جری و مشق میں نجات پائی۔ نماز نظر کے بعد مقابر صوفیہ میں جو باب النصر کے باہر ہے۔ مدفون ہوئے۔ (ابن خلکان)					
		ارجوزہ صاحب امین علامہ محمد الدین ابوطاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم الشیرازی افیروز المصنفی شہد قریب ۱۱۰۰ھ		نسخہ			
		چونتیس اشعار بطرز ارجوزہ ہیں۔ تمام مصطلحات حدیث کو اجالی طور پر حاوی ہیں ایسی مختصر نظم میں ایسی علم کا احاطہ مولف کے کمال کی دلیل ہے۔ خطبہ میں لکھتے ہیں۔ وھذا ارجوزۃ قصیدۃ					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ اسلامی	تقدیر و تصحیح	کیفیت
		<p>تقطیع کتابت ۹۴ x ۲۴ - اچھ - سطر ۲۲ - کاغذ اور خط عرب - کتاب کا نام تحریر نہیں یقیناً اور حاشیہ دونوں جگہ کتاب کی عبارت لکھی ہے - کتابت سیاہی اور سرخی سے پیوند کاری اور کرم کا اثر بہت قلیل ہے - اوراق پر آب رسیدگی کے نشان ہیں - کتاب کے ابتدائی ورق پر تعدد و اور آخر صفحہ پر صرف ایک جگہ آن علم و کرام کی مختلف عبارتیں لکھی ہیں جنکے پاس یہ کتاب علی سبیل البدلیۃ پہنچی ہے مختلف زمانہ میں مختلف علماء کے پاس رہنا غایت صحت کتاب کی دلیل ہے - اس کتاب کا نام معرفۃ انواع علم الہدایت بھی ہے - کتب خانہ خدیویہ کی فہرست میں یہی نام لکھا ہے - کتاب کے آخر و دور و قریب مختلف عبارتیں بعض بعض فوائد کی تحریر ہیں - آخر صفحہ پر تحقیق تاریخ میں فتح الہامی سے جو عبارت نقل کی ہے اس کے ختم پر یہ تاریخ اور سنہ لکھا ہے - ثالث شعبان ۱۲۶۱ھ - مصطلحات حدیث کے فن میں اس طرز خاص کی پہلی کتاب حاکم نیشاپوری کی ہے - مؤلف نے بھی اس کتاب میں ادوی کا اتباع کیا ہے پیٹیٹہ انواع پر کتاب کی تقسیم کر دی - علماء کا اس کی جانب بہت ہی اعتناء ہوا ہے - بعض نے اسکا اختصار کیا بعض نے کچھ فوائد نکالے اور بڑا کر مزید فیہ بنایا ہے - بعض نے اعتراضات کا دروازہ کھولا ہے یہ امر مسلم ہے کہ اس فن میں یہ کتاب جامعیت اور پر فوائد ہونے کے اعتبار سے بمثل اور حسن ہے ابتدائی صفحہ کتاب میں کسی قدر مؤلف کا حال اور شروع سے پہلے یہ عبارت لکھی ہے قال الشیخ الفقیہ الامام تقی الدین ابو عمر و عثمان الی قولہ من امرنا ۱ - آغاز کتاب صفحہ ۲ - الحمد لله المہادی من استہداه الی الوافی من اتقاه الکافی من تجرہ رضاہ حمد بالغا - صفحہ ۶ - النوع الثامن معرفۃ المقتطوع وهو غیر المنقطع الذی یاتی ذکرا - صفحہ ۳۱ - النوع التاسع والعشرون معرفۃ الاسناد العالی والنازل اصل الاسناد والکائنۃ کتاب صفحہ ۵ - وللمعز وجل الحمد الا تم علی جنیل نعمائہ وسوائف آلائہ والصلوۃ والسلام الاتیمان الاحملاں علی سیدنا محمد سید المرسلین وعلی اخوانہ من النبیین</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>حکم قوۃ الیمن۔ اتحاف الاخوان فی حکم الدخان۔ المعاهد العنیدہ فی المشاہد النقصان۔ وغیر ذلک زیادہ مصنفات آپ کے۔ حدیث۔ فقہ۔ اصول۔ لغت۔ سیر تصوف میں ہیں شعبان کی پہلی تاریخ ۱۲۰۵ھ ہجری مرض طاعون سے مصر میں وفات پائی۔</p> <p>(عجائب الآثار فی التراجم والاضمار۔ آثار الکرام وغیرہا)</p>
۳۸۷۴	۲۴	المبتدئ الخیر فی مبادئ علم الآثار	لم یصرح المؤلف باسمه	۱۳۲۰ھ	مطبوع	۸۸	
							<p>اس کتاب میں نخبۃ الفکر کے مضامین تفصیل و تشریح کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ مطالب کے بیان سے پہلے دو مقدمہ لکھے ہیں جنہیں ضروری عقائد و فضیلت علم کا ذکر اور نبی و رسول کے معنی کی تحقیق اور خبر و انشاء میں فرق دکھایا ہے اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ دوسرے حصہ کا نام خبر المبتدئ رکھا ہے۔ اس جلد میں صرف پہلا ہی حصہ ہے۔ آخر کتاب میں لکھتے ہیں۔ وقد تمہ تالیفہ فی اواسط سنہ ۱۳۲۰ھ مدینہ بیت المقدس المبارکۃ لانزالت عامۃ وھذہ الرسالۃ ہی اول النفعات القدسیۃ وتیلوها النفعۃ الثانیۃ وھی خبر المبتدئ شروع کتاب صفحہ ۲۔ احمد من رافع شان اهل الاثر وجعل لھم حدنا حسنا یا اثرہ من اثر خاتمہ کتاب صفحہ ۸۸۔ کل ذلک محتئاً بالتقان مسئلہما حفظاً وکتابۃ۔ الی قول خبر المبتدئ۔ اس پہلے حصہ میں تو موقف نے اپنا نام نہیں لکھا۔ شاید دوسرے حصہ میں تحریر کیا ہو۔</p>
۱۱۷۷	۴۵	علوم الحدیث شرح ارجوزہ صاحب القاموس	لقی الدین ابو عمر عثمان بن عبد الرحمن بن عثمان بن محمد بن ابی النصر انصاری الکروی الشہر فی المغرب ابن یصلح انشغل فی التوفی ۱۲۷۳ھ	۱۲۶۱ھ	فہرست	۵۶	

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ اسلامی	تعداد صفحات	کیفیت
		بین قیام رہا۔ مصر میں آپ کے فیض تعلیم۔ تدریس۔ سلسلہ تالیف نے ایسی بلند آہنگی پیدا کی۔ کہ دور دور تک شہرت پھیل گئی۔ بڑے بڑے علماء و اکابرین قوت استناد کی وجہ سے آپ سے علم حدیث وغیرہ حاصل کرتے۔ سلطان روم نظام الدین ابوالفتح عبد الحمید خان اول اور دستور عظم و نظام الملک سلطان ابی المنظر محمد بانشا نے بھی اجازت حدیث کی التماس کی۔ جو قبول ہوئی۔ سلطان کو اجازت حدیث کے ساتھ ایک قصیدہ طو لانی بحسب ہی ۹۳۰ھ ہجری میں بھیجا گیا۔ اور دستور عظم کو بھی اسی سنہ میں اجازت حدیث عطا ہوئی۔ قوت علم و عمل۔ مقبولیت سلاطین۔ کثرت شیوخ و توالیف فوراً ملاحظہ میں جو رفعت و اولویت آپ کو ملک حجاز و عرب میں حاصل ہوئی شاید کسی ہندی نژاد کو یہ رتبہ حاصل ہوا ہو۔ جو دست طبع۔ ذہانت۔ قوت حافظہ آپ نے مافوق العادت پائی تھی علوم عربیہ کے علاوہ ترکی۔ فارسی میں بھی پوری مہارت حاصل تھی حسن ظاہری۔ اخلاق حسنہ۔ سخاوت۔ وغیرہ سے بھی اعلیٰ درجہ پر آراستہ تھی۔ انہیں خوبیوں اور کمالات کا نتیجہ تھا۔ کہ مقبول عام و خاص بن گئے تالیفات بھی کثرت سے ہیں چھوٹے بڑے مصنفات کی تعداد ایک سو تک شمار ہوئی ہے۔ بعض مولفات کے اسما یہ ہیں۔ تاج التروس۔ قاموس کی ضخیم شرح جسکی دس جلدیں ہیں۔ اتحاف السادة المتقين۔ احیاء العلوم غفرآلی کی شرح مبسوط کتاب ہے۔ یہ بھی دس جلدوں میں تمام ہوئی ہے۔ درالضرع فی تأویل حدیث نام نزع رفیع البکل عن البطل۔ تخریج حدیث نعم الامام النخل۔ المواعظ الجلیہ فیما يتعلق بحدیث الاولیہ بتبیین الآثار البصیر علی اسرار الحرب الکبیر۔ القول المبعوث فی تحقیق لفظ التابوت۔ حسن المحاضرہ فی آداب البحث والمنظرہ۔ رسالہ فی اصول الحدیث۔ رسالہ فی اصول المعرہ۔ کشف الظاعن الصلاۃ الوسطی۔					
		الاختفال بصیغہ است من المشوال۔ اقرار حسین بذکر من نسب الی الحسن والحسین۔ الاتہام بذکر امر الحاج الفیوضات علیہ بانی سورۃ الرحمن میں اسرار الضعیفۃ الالہیہ۔ التعریف بضروری علم التصریف العقد الثمین فی طرق التلبس والحقین۔ اتحاف الاصفا بسلاسل الاولیاء۔ اتحاف بنی الزمن فی					

[illegible]

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ مولف ایضاً کا حال نہیں معلوم ہوا۔ ابن الملحق کا ترجمہ فن حدیث نمبر ۵۳۹ میں تحت کتاب الکلام علی سنۃ الجمعۃ قبلہا وبعدها لکھا گیا۔					
		تذکرہ فی علوم الحدیث	سلج الدین عمر بن علی المعروف بابن الملحق شافعی متوفی ۸۰۴ھ		قلمی ۱۲۳۲ھ	۵	
		یہ نسخہ فن حدیث مجموعہ نمبر ۳۳ میں ہی بہت بدخط ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ اس کتاب کی کیفیت صفحہ سابق میں تحریر ہو چکی ہے۔					
۳۸۸۳	۴۳	تفوا الاثر فی صفو علو الاثر شیخ الاسلام فی الدین مع بلغة الغریب	محمد بن ابراہیم الربیع ابن الجلی الخفی الشہیر بالحنبل		مطبوع مصر ۱۳۲۶ھ	۴۸	
		اس جلد میں دو کتابیں مختصر ہیں۔ پہلی۔ تفوا الاثر۔ جسکا طرز متون کی روش پر ہی۔ اقسام حدیث اور وجوہ تحمل وغیرہ کو بیان کیا ہے۔ آغاز۔ ورق اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی لم یزل عالماً قدیداً وصلی اللہ علی سیدنا محمد الذی ارسلہ الی الناس لبشیرا ونذیرا۔ خاتمہ کتاب۔ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ ابن الجنبلی کی تفصیلی حالت دریافت نہیں ہوئی خطبہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں صدی کے علماء میں ہیں۔ دیباچہ میں لکھتے ہیں۔ ثم لما رفعت الی المرح بقراءة هذا الشرح سنہ احدى واربعین وتسعمائة علی الاستاذ					

نمبر وچودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
		اوراق کے کنارے ایک جانب میں کس قدر کرم خوردہ ہیں۔ پوری کتاب پر آب رسیدگی کا اثر ہے سیاہی اور سرخی سے کتابت کی گئی ہے۔ کتاب کا نام نہیں لکھا ہے۔					
		اس جلد دو مختصر رسالے ہیں۔ اول الفیاح۔ اس میں اقسام حدیث اور اجازت حدیث کا طریقہ اور لفظ حدیث اور اخبار وغیرہ میں فرق بیان کیا ہے شیخ سے روایت حدیث بیان کرنے کا بھی انداز دکھایا ہے۔ بعض مشاہیر محدثین کے سن ولادت اور سال وفات کا بھی ذکر کیا ہے۔ کتاب باوجود مختصر ہونے کے ضروری امور کی جو محدث کی واسطے ہونی چاہئے۔ جامع ہے شروع کتاب ورق اول صفحہ ۲۔					
		الحمد للہ الذی وفقنا للتوحیدہ وفضلنا علیٰ کثیر من عبدہ خاتمہ کتاب صفحہ ۱۱۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ نسأله ان یجعلنا فیما فصدناہ من ذلک خالصا لوجه الکریم ومقرنا من رحمۃ ومبعد امن نقیمہ بمسولہ وقوتہ وسبیل المضاءة ونیفعا وایاکم بہ آمین آمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم وصلى اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔					
		تذکرہ فی علوم الحدیث	سراج الدین عمر بن علی بن احمد بن الملحق الشافعی الاندلسی ثم المصری المتوفی	۶۳ھ	مطبوعہ		
		بہت مختصر رسالہ ہے۔ مؤلف نے اپنی تمام کتابت شیخ سے اسکا اقتباس کیا ہے مفصلیات حدیث کو جامع ہے۔ صرف دو ساعت اس کی تالیف میں صرف ہوئے ہیں۔ جیسا کہ آخر میں لکھتے ہیں۔					
		فرغت من تحریر ہذا التذکرۃ فی نحو ساعتین من صبیحة یوم الجمعة سابع عشر جمادی الاولی من سنہ ثلاث وستین وسبع مائۃ۔ آغاز ورق ۷ صفحہ اول بحمد اللہ علی نعمائہ واشکرہ علی الانۃ خاتمہ کتاب صفحہ ۱۰۔ فافہم وبأشک التوفیق ولی اللہ					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ثمانیۃ الاول الساعۃ تارۃ لیکون من لفظ المسمم حفظاً او من کتاب صفحہ ۱۲۰۔ النوع المحادی والستون فی معرفۃ الثقاف والضعفاء من الرواۃ وغیرہم۔ قائمہ کتاب صفحہ ۱۳۰۔ وھذا آخر ما لیسرہ اللہ تعالیٰ من اختصار علوم الحدیث والفق ذلالت فی اللیلۃ الہی بسفر صباحہما عن الثانی والعشرین من شوال سنۃ اثنین وخمسين وسبع مائۃ۔					
		ابن کثیر بصری الاصل بہن سنۃ ہجری میں پیدا ہوئے۔ والد کی وفات کے بعد سات برس کی عمر میں سنۃ ۴ ہجری میں اپنے بہائی کی معیت میں دمشق آگئے اور تحصیل علوم میں مشغول ہوئے۔ کتاب التبیہ اور مختصر ابن حاجب وغیرہ کو حفظ کیا۔ فقہ میں برہان غزالی اور کمال بن قاسم شیبہ کے شاگرد ہیں علم حدیث وغیرہ حافظ مزنی اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ اور ابن عساکر وغیرہم سے حاصل کیا۔ حافظ مزنی کی لڑکی کے ساتھ ان کا نکاح ہی ہوا۔ ابن تیمیہ کے مخلصین تلامذہ سے ہیں متون حدیث کثرت سے یاد تھے علم فقہ میں بڑی دستگاہ رکھتے۔ شافعی المذہب تھے۔ قوت حافظہ بہت قوی اور ذہن سا اعلیٰ درجہ پایا تھا۔ جمعہ علمائے ان کی ذکاوت اور علمیت کے معترف تھے۔ الدر المنثور علم تفسیر میں ان کی تصنیف ہے اسی طرح علم تاریخ میں کتاب البدایہ والنہایہ مستند و معتبر کتاب ہے۔ انکے علاوہ بہت سی مصنفات اور بیہن طبقات الشافعیہ سیرۃ صغیرہ۔ کتاب فی جمع المسانید العشرہ تکمیل۔ تھوڑا سا حصہ شرح بخاری کا۔ وغیرہ ذلک۔ بہت سے اکابر علماء ان کے تلامذہ ہیں بہن۔ ابن حجر بھی ان کے شاگرد ہیں مادہ شعبان ۷۷۲ھ میں وفات پائی۔ اور مقبرہ صوفیہ میں ابن تیمیہ کے پاس مدفون ہوئے۔					
		(شذرات الذہب)					
۳۸۲۷	۲۲	ایضاح مالایسع الحدیث لہ	شیخ الامام عالم العلما ابو حفص		قلمی	۱۵	
		مع تذکرہ فی علوم الحدیث	عمر بن ابی عبد اللہ المسامی النخعی القزہنی				
		تقطیع کتابت	۱۶ x ۲۱ ۳۱	۱۹	خط نسخ	۱۹	کاغذ من قدیمی کاغذ حاشیہ جدید۔

نمبر چوہا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعات ملی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۵۶۹	۴۱	الباعث الخبیث فی معرفة علوم الحدیث	الحافظ الکبیر علامہ الدین ابی القدر اسماعیل بن کثیر بن فرج البصری ثم الدمشقی الشافعی المتوفی ۷۲۷ھ	۷۵۲ھ	قلمی ۱۳۲۲ھ	۱۴۸	

آلِطبع کتابت ۵ x ۴ - ۱۵ - سطر - ۱۵ - خط نسخ معمولی طالب علمانہ - کاغذ انگریزی کتابت سیاہی اور سحری
کاتب کا نام محمد مریم بن حسین محدث مقیم بھوپال کی منقول کتاب سے اسکی نقل کی گئی ہے کسی جگہ پڑھ کر
اور کرم کا اثر نہیں - اس نسخہ میں نصف کتاب سے کچھ زیادہ سادے اوراق ہیں - کتاب علوم الحدیث
ابن صلاح کا اختصار ہے - جو مصطلحات حدیث میں مشہور اور معتبر کتاب ہے ابن صلاح نے افول حدیث کو
پینٹھ اقسام پر تقسیم کیا ہے - ابن کثیر نے بھی اس کتاب میں اسی قدر اقسام لکھے ہیں - اور جس ترتیب پر کہ ابن
صلاح نے اپنی کتاب کو مرتب کیا ہے - ابن کثیر نے بھی اس کتاب میں یہی انداز رکھا ہے - اکثر جگہ ابن صلاح
کلام پر کلام کیا ہے - اور زوائد کے بیان کو لاطائل قرار دیا ہے ابن کثیر نے اس کتاب میں کتاب نقل
جو بھیقی کی تالیف ہے بعض فوائد کا اضافہ بھی کیا ہے خلیہ میں لکھتے ہیں - ولما کان الکتاب الہی عتقی
بتہذیبہ الیتم الامام العلامة ابو عمرو بن الصلاح تغذاه اللہ برحمۃ من مشاہیر
المصنفات فی ذلک بین الطلبة لہذا الشان - واختصر ما بسطہ ونظمت ما فرطہ
وقد ذکر من الواع الحدیث خمسہ وستین ... وانا بعون اللہ اذکر جمیع ذلک مع ما اضعف
الیہ من التوائد المتقطعة من کتاب الحافظ الکبیر ابی بکر البہقی المسبی بالمدخل
الی کتاب السنن - آخرا کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ وکفی وسلام علی عیادہ الذین اصطفی
وبعد فان علم الحدیث الذی اعتنی بالکلام فیہ جماعة من الحفاظ صفحہ ۵۲ والنواع تحمل التحذیر

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصحیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
		ارواح الملائکہ والثناء لابن شمس شوارف الحقیقہ - ورق ۹ صفحہ ۲ مع مزید و تصرف کثیر۔ لکن تہ یعرف ذلک البصیر۔ والمعنی ان المصنف لما نظم مسائل النجۃ المہمہ لم یقتصر علی ما فی النجۃ بل تصرف فیہا بزیادۃ ونقص وتقدیم و تاخیر۔ ورق ۵ صفحہ اول ثم فی ثلاثۃ النساء مع ثلاث مایۃ یعنی ان الحافظ ابی عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر النساء تو فی بومرکاتین ثلاث عشرۃ لبلۃ خلت من صفر سنہ ثلاث وثلاثمئة۔ خاتمۃ کتاب ورق ۲۰ صفحہ ۲ ادما من رواۃ الادھی متصلہ باصحابہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلامہ علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔ قال المولف انتقہ ما فیہ کاتبہ احمد بن الحاج بن المہدی وفقہ اللہ آمین۔ فی سادس ربیع الثانی سنۃ ۳۹۰ نسعین ومائتین والہ نفعا اللہ بہ والمسلمین آمین ناظم نجۃ اور شارح کی تحقیق نہیں ہوئی۔ ورق ۱۰ صفحہ اول۔ اسی کتاب سے اس قدر پتہ چلتا ہے کہ ناظم کتاب نجۃ وغیرہ اور علم حدیث کی استنادیں شرح قصار سے رکیتے ہیں جو شیخ ذکریا انصاری سے علم حدیث میں مجاز ہیں۔ اور انصاری قرآن اور سماع اپنی استناد ابن حجر عسقلانی مولف کتاب نجۃ سے کرتے ہیں۔					
۳۲۸۶	۴۰	مجموعۃ المنہل الروی شرح منظومہ المصطلح الحدیث النبوی	مولانا سلیمان بن کجی بن عمر لقبول الابدالی	قلمی ۱۲۹۵ھ	۵۶۹		
		تقطیع کتابت پ ۹ - پ ۴۴ - انجہ - سطر مختلف - خط معمولی طالب علمانہ بطرز عرب - کاغذ آسمانی رنگ کا کتابت سیاہی سے کہیں کہیں لفظ قولہ وغیرہ کو سرخ پوڑیا سے لکھا ہے۔ مولوی محمد بن مولانا حسین محدث انصاری کے قلم سے لکھی گئی ہے۔ کرم اور پیوند کاری وغیرہ سے سالم ہے۔					

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تسلی	تعداد صفحات	کیفیت
							قد وقع الفراغ من اتمامه في سحر ليلة الاربعاء لثلاث بقيت من ذي القعدة من شهر سنة الف وثلاثمائة وثمانية وعشرين من الهجرة وذلك في مدينة مصر والحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ مؤلف چودہویں صدی کے علماء میں ہیں۔ غالباً اب تک ان کے حالات ضبط نہیں ہوئے ہیں۔
۲۹۶۷	۳۸	لقط الدرر بشرح متن الشيخ عبد الشرب المرحوم نخبۃ الفکر	حسین خاطر العدوی الممالکی	۱۳۰۹ھ	۱۳۲۲ھ	۱۵۸	مطبوع مصر
							یہ کتاب زبہ النظر کا حاشیہ ہے۔ زبہ النظر نخبۃ الفکر کی شرح ہے جبکہ مؤلف نے تالیف کیا ہے حاشیہ پر پوری شرح بھی لکھی ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الہی نور بمعارف عوارف السنۃ النبویۃ قلوب احیاءہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۵۷ فی یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتى اللہ بقلب سلیم والحمد للہ رب العالمین۔ حضرت محشی نے گوگون میں ہیں۔ ان کا حال معلوم نہیں ہوا۔
۳۲۸۳	۳۹	شرح ارجوزہ نخبۃ الفکر	لم نقف	قلمی	۱۳۲۹ھ	۲۳۰	
							تقطیع کتابت۔ ۵ x ۷ انچہ۔ سطر مختلف کہیں چوبیس کہیں پچیس اور چھپیس۔ کاغذ عرب کتابت سُرخ و سیاہی سے۔ احمد بن الحاج بن المہدی کاتب ہیں۔ بیوند کاری و کرم وغیرہ کا کچھ اثر نہیں۔ خط مغربی اور اندلسی ہے۔ جو غور و مامل سے پڑا جاتا ہے۔ اس خط کا رسم خط ہی جدا ہے۔ حرف فاکے نیچے نقطہ لکھا جاتا ہے مثل حرف باکے۔ اسی طرح دوسرے حرفوں میں بھی تفاوت ہے۔ یہ کتاب نخبۃ الفکر منظومہ کی شرح ہے۔ نخبۃ الفکر جو ابن حجر کی مشہور کتاب ہے۔ اس کے مضامین کچھ کم و بیش کے ساتھ نظم کے پیرایہ میں کسی فاضل نے بطرز ارجوزہ منظوم کئے ہیں۔ شارح نے اس ارجوزہ کا حل بہت مناسب طریق سے کیا ہے۔ متن کی چھپائی اور دشواریوں کو تفصیلی طور پر بیان کر دیا ہے۔ یہ کتاب عمدہ اور کیاب معلوم ہوتی ہے آغاز کتاب ق اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی (مہبنہ) وجود الکونین وروح

نمبر درجہ اول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		جو دت طبع ان کی مشہور ہے۔ پانچ برس کی عمر سے کلام مجید پڑھنا شروع کیا۔ دس سال کی عمر میں حنفی ہو کر گیارہ سال کی عمر میں اپنے والد سے تحصیل علم شروع کی۔ سترہ برس کی عمر میں فاضلہ تحصیل ہوئے تمام علوم کی تکمیل اپنے والد ماجد ہی سے کی۔ صرف علم ریاضی مولوی نعمت اللہ صاحب فرائی علی سے پڑھا وہ اس فن کے بڑے ماہر تھے۔ اور ان کے والد کے مامون ہوتے تھے۔ کچھ زمانہ اپنے والد کی حیات اور معیت میں اور کچھ ان کی وفات کے بعد حیدر آباد ہی قیام رہا ہے۔ بعد انتقال والد علیہ الرحمہ طبعیت مقررہ ریاست حیدر آباد سے بدستور جاری رہا۔ پہلی مرتبہ ۱۲۸۹ھ ہجری میں اپنے والد علیہ الرحمہ کے ہمراہ حیدر آباد تشریف لے گئے۔ دوبار زیارت حرمین شریفین و مشرف ہوئے پہلی مرتبہ تو اپنی والدہ کے ہمراہ ۱۲۸۹ھ ہجری میں اور دوسری مرتبہ ۱۲۹۲ھ میں تشریف لے گئے۔ احمد حلالان جو بہت بڑی شیخ اشافیہ تھو کہ مکتبہ سندھ حدیث وغیرہ چال کی ہمیشہ تدریس تصنیف میں متفرق رہے مولانا اکثر کثیرین تقریریں میں ایک دو تالیفات کی موجود ہیں اونتیس ربیع الاول دو شب بند کے دن وقت شب تیرہ سو چار (۱۲۴۲ھ) سال ہجری عارضہ صرع سے لگے مین وفات پائی۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ پس ماندگان میں صرف ایک دختر رہی۔ مولوی محمد سعید عظیم آبادی حسرت تخلص نے تاریخ وفات یوں لکھی ہے۔					
۱۸۰۳	۳۷	توجیہ النظر الی اصول الاثر مع الفہرست	مولانا طاہر بن صالح بن احمد البحراری الدمشقی نزہل مصر	۱۳۲۸ھ	۱۳۲۹ھ	مطبوعہ مصر صفحہ ۴۲۰	کرو ملت جناح عبدالحی فاضل لکھنؤی فطین و ذکی گفت سال وفات حضرت شد فرائی محفل ز علم تہذیب (تذکرہ علماء ہند وغیرہ)
		اس فن میں یہ کتاب بہت بسط تفصیل کے ساتھ لکھی ہے۔ شروع کتاب صفحہ ۲۔ ایچوں نشر و سلاطہ علی عبادہ الذی اصطفی اما بعد فہذہ فصول جلیلۃ المقدرہ خاتمہ ص ۱۹					

نمبر موجودہ کتاب	نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تاریخ	کشیفت
		علیہ وسلم ان اللہ عز وجل یحب ان یجود رواۃ الطبوا فی وفیہ صفحہ ۱۲۔ فالمتصل ویقال لہ البضا الموصول والموتصل بالفتک والهمزۃ کما نقلھا البیہقی عن الشافعی۔ صفحہ ۲۳۔ والمعضل یفتم الضاد من اعضئہ فلان ای احبہ امرۃ فهو معضل ای معی خاتمہ کتاب صفحہ ۲۱۔ ولشہ در ابن الوردی حیث یقول الی قول والحمد للہ رب العالمین مؤلف علیہ الرحمہ بہت بڑے فقیہ اور محدث مذہب مالکی ہیں۔ ایکڑار پچپن (۱۸۵۵ء) سال ہجری مصر میں ان کا تولد ہوا۔ مولانا مالک رحمہ اللہ کی مبسوط شرح لکھی ہے۔ جو چار جلدوں میں ۲۸۰۰ ہجری مصر میں طبع ہوئی ہے۔ مواہب کی شرح بھی ان کی مشہور تالیف ہے۔ ان کے علاوہ ادب بھی ان کے مولف ہیں۔ اپنے والد نور علی شبر الہی شیخ محمد بابی شیخ محمد عیونی دمشقی عبد اللہ شبراوی سے علم حاصل کیا۔ گیارہ سو بائیس (۱۲۲۵ھ) ہجری۔ مصر میں ان کی وفات ہوئی (سکالہ در رنی عیان لقرن الثانی عشر وغیر ذاک)					
۱۰۹۰	۳۶	ظفر الامانی فی منقہ الجرجانی	ابو الحسنات مولوی عبد الحی بن مولوی عبد السلام کنوی المتوفی	ماہ صفر ۱۳۰۷ھ	مطبوعہ ۱۳۰۷ھ چشمہ فیض	۳۳۶	
		مختصر خلاصۃ الطیبی کی شرح ہے۔ جو اصول حدیث میں مشہور کتاب ہے۔ اس مختصر کے مؤلف میں علمائے کلام کیا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ کمال الدین بن ابی شریف القدرسی تلمیذ ابن ہمام نے یہ مختصر لکھی ہے کچھ لوگ صاحب روضۃ الاحباب کی طرف نسبت کرتے ہیں مشہور یہ ہے کہ سید شریف نے خلاصۃ الطیبی کا اختصار کیا ہے۔ وہی اس مختصر کے مؤلف ہیں۔ شاہ علام نے بھی اسی مشہور مسلک کو ترجیح دی ہے۔ شاہ علیہ الرحمۃ ملا قطب الدین سہالوی کی اولاد میں ہیں۔ ابو الحسنات ان کی کنیت ہے عشرہ اخیرہ ذیقعدہ ۱۲۶۲ھ ہجری میں باند امین پیدا ہوئے۔ بہت بڑے ذہین اور حافظہ کے شخص تھے ذکاوت اور					

نمبر شتاء	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعاتی قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	نخستہ افکار فی مصطلح احسن الاثر	حافظ ابو الفضل شهاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ		قلمی ۳۳۳ھ	۹	
	<p>تقطیع کتابت ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱</p>					

[illegible]

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صفحہ ۲ جلد ساتویں - اخبارنا ابو محمد الحسن بن علی بن محمد بن الحسن الجوهری قرآنہ علیہ السلام (امام علیہ الرحمہ کا ترجمہ فن افتہ نمبر ۶۵۹ کے تحت میں لکھا گیا)					
		القول المسد فی الذب عن سند احمد	لم یصح المؤلف بہ	مستحی	۸		
		یہ کتاب فن اسامہ الرجال نمبر ۶۰ کے مجلہ میں ہے۔ اس نام کی ایک کتاب نمبر ۸۴ اس میں ہے میں لکھی گئی ہے جو ابن حجر کی تالیف ہے۔ یہ کتاب اگرچہ باعتبار مضامین کتاب نمبر ۸۴ سے متحدہ ہے۔ مگر عبارت اور طرز بیان کے لحاظ سے بالکل مخالف ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کا کوئی دوسرا نام ہوگا۔ اور مؤلف بھی دوسرا۔ ابتدائی صفحہ کتاب ہذا پر یہی نام لکھا ہے۔ اور ابن حجر کا نام کاتر عبد الرحیم عراقی کو اس کتاب کا مؤلف قرار دیا ہے کتاب اور مؤلف کی بابت ٹہنیانی حالت باوجود تفتیش و جستجو حاصل نہ ہو سکی۔ آنازعاً رت صفحہ ۴۳۳ - الحمد للہ و سلام علی عباد الذین اصطفیٰ و اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ نبیہ و اذہا من الحناک غرقاً خاتمہ صفحہ ۴۰ و ہذہ العبارة یغوی لہا الفخاری فمن ملومہ و قال النسائی لیس بثقیہ و قال الدارقطنی - اخر الجزء -					

نمبر وجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تقطیع کتابت	۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱	خط شیخ پاکیزہ بطرز عرب	کاغذ گندہ ہرنگ عربستان		کتابت صرف سیاہی سے بعض جگہ قرہ تام ہونے کے بعد سرخی کے نقطے ہیں۔ کاتب علی بن ابی کریم نام اوراق پر کرم خوردگی و آب ریزی کا اثر ہے۔ ابتدائی اوراق پر پیوڈ کاری کم آخر میں زیادہ ہو۔ بہت پُرانی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اس سے قدیمی کتاب کتابت کے اعتبار سے غالباً اس کتب خانہ میں اور نہیں ہو۔ نامور و کیا ب کتاب ہے صحیحین کی دونوں کتابوں میں مجتمعا یا منفرداً جو حدیثین باعتبار اتفاق یا اختلافات کلام کے مشکل ہیں انکو جمع کر کے مشکلات کا حل کیا ہے۔ ابتدا سے کتاب ناقص ہے یہ پتا نہیں چلا کہ نقصان کس حد تک ہے۔ کتاب کے آخر میں یہ بھی تحریر ہے۔ آخر الحزب الاول جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کا دوسرا حصہ ادب بھی ہے۔ کتاب کے نام ہونے کے بعد یہ عبارت تحریر ہے۔ قول بالاصل المنقول منہ عبارت ابتدائی ورق اول فضعیف استغل فلهم عبارت خاتمہ صفحہ ۶۶۴ من مسند سمرۃ بن جندب الی قول والہ الطاہرین۔ (امام جوزی رحمہ اللہ کا ترجمہ نمبر ۵۰۳ پر تحریر ہے)
		المسند للامام الشافعی	الامام ابی عبد اللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان الشافعی۔ المتوفی ۲۰۴ھ				
		کتاب فن فقہ میں	کتاب الام نمبر ۶۶۸ کے حاشیہ پر ہے۔ اس کتاب کے متعلق کیفیت و حالت فن حدیث نمبر ۵۶۶ پر لکھی گئی ہے۔				
		اختلاف الحدیث	ایضاً				
		یہ کتاب بھی فن فقہ میں کتاب الام نمبر ۶۶۹ کے حاشیہ پر ہے۔ اس کتاب میں ان احادیث کو جمع کیا ہے جنہیں ظاہراً مخالف سمجھا جاتا ہے۔ کتاب کے ابواب کے ترتیب فقہی انداز پر رکھی ہے۔ ہر جگہ مخالف ظاہری کی مقبول وجہ بھی لکھی ہے۔ اہل علم کے واسطے یہ کتاب بیش نظیر کہنے کے قابل ہے۔ ابتدا حاشیہ					

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فضلاء کبار کے فیض علوم سے بھرہ مند ہوئے۔ فن حدیث میں زیادہ ملکہ پیدا کیا۔ ۵۵۵ھ ہجری میں علامہ شمس الدین بن نمیر الحنفی قاضی طرابلس کو اتفاقاً چاروں نے قتل کیا۔ علامہ شبلی اس زمانہ میں دمشق تھے۔ اس سانحہ کی خبر سن کر فاجہ ہو گئے اور اس عہدہ کی بابت کوشش کی بالآخر کامیابی ہوئی تو قیام قضا و ہا نے حال کر کے دمشق واپس آئے۔ یہاں ساز و سامان کے ساتھ طرابلس پہنچے۔ آخر عمر تک وہاں منصب قضا پر مامور رہے اور وہیں توطن اختیار کیا۔ اس تالیف کے علاوہ کتاب محاسن الوسائل۔ اور آداب عام میں ایک دوسری لطیف کتاب بھی ان کے مؤلفات میں ہے۔ ۵۶۹ھ میں طرابلس میں وفات پائی۔					(الدرر الکامنہ)
۵۱۶۹	۵۶۲	نور بعین من فتاویٰ الشیخ حسین	مولینا و محدث الشیخ ابی محمد حسین بن محمد لا نصاری الخرزنجی السعدی البیانی ترتیل بوفال المتوفی ۱۳۲۶ھ	مطبوعہ شمس المطالع لکھنؤ ۱۳۳۹ھ	۳۱۲		
		اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ نمبر ۵۵۶ پر مع کیفیت کتاب و ترجمہ مؤلف تحریر ہو چکا ہے۔ اس مطبوعہ کتاب میں قلمی کتاب کی نسبت رسائل زیادہ ہیں۔ تقریباً نسخہ مطبوعہ تیس رسائل کا مجموعہ ہے۔ ابتداء میں مولینا محمد ابن المؤلف نے ایک مختصر سالہ (سیرۃ المختصرہ) کے نام سے لاحق کیا ہے۔ حسین حضرت مؤلف کا تفضیلی ترجمہ لکھا ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ الحمد للہ و کفی۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۳۱۲۔ یوم الاربعاء ثانی عشرۃ محرم ۱۳۳۳ھ					
۵۲۱۱	۵۶۳	کشف مغل حدیث الصحیحین (ناقص)	الامام ابی الفرج عبد بن ابی الحسن علی بن محمد بوری المتوفی ۵۹۶ھ	قلمی ۳۹۶ھ	۴۶۸		

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبی	تعداد صفحات	کیفیت
		الحمد للہ مستبد ارکان الدین الحدیث بقواعد آباء کتابہ المبین - ختم صفحہ ۱۵۸	آغاز صفحہ ۲	کعبیادۃ المریض وتشییع الجنائز والصلوة علیہا وزیارة الاخوان وغیرہا - علامہ طیبی علوم عربیہ - معقول - معانی و بیان میں امام زمانہ اور علامہ وقت مانے گئے ہیں - ابن حجر مکی کاں آبی فی استقرا ج الدقائق من القرآن والسنن فلاسفر اور مقدمہ کے بہت بڑے راہ شہو ہیں - دن رات طلبا کے پڑھانے اور نشر علم میں مشغول رہتے - طلبا کی اعانت و خدمت اپنے ذاتی مال سے فراخ و صگی سے فرماتے - ابتداء حال میں صاحب دولت و ثروت شمار کئے جاتے تھے - دینی خدمت کی بدت تمام مال و سامان لٹا بیٹھے - یہی وجہ ہے کہ آخر عمر میں فقیر و مفلس ہو گئے تھے - آخر عمر تک یہ التزام رکھا تھا کہ کہ صبح سے ظہر تک تفسیر قرآن شریف پڑھاتے - اور ظہر سے عصر تک حدیث - اللہ و رسول کی محبت کو جملہ امورات پر مقدم رکھتے - بڑے باحیا اور نہایت متواضع شخص تھے - اس شرح کے لکھنے سے کچھ روزوں قبل حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور حضور نے ایک پیالہ دودھ کا عطا فرمایا جسکو نہایت ادب و شوق سے نوش کیا - فن تفسیر میں کثافت کی شرح بہت ربط و ضبط و ضبط کے ساتھ لکھی ہے - معانی و بیان میں بیان انکی مشہور تصنیف ہے - ۱۳ شعبان ۸۳۰ھ شنبہ کے روز سنہ متذکرہ بالا میں تدریس تفسیر سے فراغ ہو کر دورہ حدیث شریف کا خیال تھا - نوافل سے فراغت کر کے نماز فرض کے انتظار میں قبلہ رو بیٹھے تھے کہ یک بیک جان پاک جان آفرین کے سپرد فرمائی - (بغیۃ الوعاہ) جلد دوم صفحہ ۲۱۷ فہرست برٹش میوزیم مطبوعہ لندن ۱۸۷۱ء میں جولائی زبان میں ہے - علامہ طیبی کے نام پر شرف الدین کا لفظ بھی بطور لقب لکھا ہے - اور سن وفات ۸۴۵ھ تحریر کیا ہے -			
۲۹۷۳	۵۹	الموطا امام مالک بروایت امام دارالہجرۃ ابو عبد اللہ امام محمد - مع التعلیق للمجد مالک بن انس بن مالک بن ابی عالم بحیری لاجب المدنی المتوفی ۱۶۹ھ	مطبوعہ مصطفائی ۱۲۹۷ھ	۲۱۲			

نمبر جوڈا	نمبر شا	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>سائل مستنود کے جواب میں لکھے گئے ہیں بعض میں مسیح علی الجور ہیں۔ اور بعض میں محارم رضائی و نسبی کی تحقیق اور ان سے حجاب کا طریقہ۔ بعض میں اقسام حدیث وغیرہ کا بیان ہے۔ ستھتے رسالوں میں نعان بن ثابت الیمی جو سینفہ الکوفی کے مختصر حالات۔ حسن بصری کی حالت اور اس میں خلاف کا بیان ضبط کیا گیا ہے۔ آغاز رسالہ اول صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ ختم رسالہ آخر صفحہ ۱۱۲۔ کذا فی نہایۃ السؤل فی سراطۃ السنۃ الاصول للشیخ العلامة برہان الدین ابراہیم بن محمد المعروف بسبط بن العجی المتوفی ۸۸۵ھ</p> <p>(حضرت مولف کا ترجمہ اسی فن کر نمبر ۵۳۴ کو تحت میں لکھا گیا)</p>
۳۵۶۹	۵۵۶	کتاب تقبیل المعانقہ والمصانفہ	الامام الحافظ المحدث الشیخ ابی سعید احمد بن محمد بن العرف بابن الاعرابی	قلمی ۸۱۲۹۶	۱۳		
							<p>تفلیح کتابت ۱۸/۴ × ۲۷۔ انچہ۔ سطر مختلف کہیں ۱۵ کہیں ۱۶ کہیں ۲۲۔ خط بطریق نسخ طالبعلمانہ۔ کاغذ انگریزی۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ بعض جگہ سرخی سے خطوط کھینچے ہوئے ہیں۔ احمد بن عثمان اسکے کتاب ہیں۔ چھٹے ورق کے پہلے صفحہ میں۔ دوسری اور تیسری سطر کے شروع میں ایک بڑا سوراخ ہے جس سے دونوں سطروں کے ابتدائی الفاظ اڑے ہوئے ہیں۔</p> <p>یہ رسالہ کسی بڑی کتاب میں کا کچھ حصہ ہے جس میں تقبیل یہ۔ معانقہ۔ ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کی بحث احادیث سے کی گئی ہے۔ اور ان امور کے متعلق صحیح حدیثوں کو جمع کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔</p> <p>باب ماجاء فی تقبیل الید اخبارنا ابو داؤد خاتمہ صفحہ ۱۱۱۔ الی بوم الدین آمین آمین آمین</p> <p>وقد کان الفراغ من نقلها الی قولہ آمین ثم آمین۔ اس رسالہ کے ختم ہونے کے بعد تقریباً ڈیڑھ صفحہ پر ایک حدیث کے متعلق جس کے راوی حسن بن اور ترمذی میں مذکور ہے کچھ گفتگو</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		یہ چند سطور اسی سے محفوظ ہیں۔					
		العجاآلہ النافعہ فی صفۃ علو اللہ الثابتہ	مولینا ابو محمد عبد الستار المدعو بحسن بن عبد الجبار العمرونی		مطبوع		
		یہ رسالہ فن کلام میں لکھا گیا۔					
		المقدمۃ الخجریہ	الشیخ محمد بن محمد الخجری الشافعی المتوفی ۳۳۳ھ		ایضاً		
		یہ رسالہ فن تجوید میں لکھا گیا۔					
۳۵۶۹	۵۵۵	نوالعین من فتاوی الشیخ حسین	مولینا و محدث حسین بن محسن الانصاری الخرجی لہذا ایمانی نزل بہو اللمتونی ۳۳۴ھ		قلمی ۳۳۴ھ	۱۱۲	
<p>تقیح کتابت متفاوت۔ طو لا کہیں حوا پانچ کہیں ساڑھے پانچ انچہ کہیں اس سے بھی کم و بیش۔ عرضاً طو ل کی نسبت تفاوت بہت زیادہ ہے۔ سطور کی تعداد بھی یکساں نہیں ہے۔ مختلف الخط و مختلف القلم۔ طالب علمانہ انداز پر بیشتر توالف کے قلم کی لکھی ہوئی ہے۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ کاغذ انگریزی۔ کہیں سفید کہیں لنگین بعض رسائل کے آخر میں سبز کتابت ۳۳۴ھ اور بعض میں ۳۳۵ھ تحریر ہیں کرم خودگی و پیوند کاری سے محفوظ ہے۔ چند مسائل متفننہ کا مجموعہ ہے۔ حضرت توالف سے کچھ مختلف مسائل کی نسبت استفسار ہوا ہے۔ حکے جوابات قرآن و حدیث سے دے گئے ہیں۔ ہر سوال و جواب کو علیحدہ عنوان سے رسالہ کی صورت میں ترتیب دی ہے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب بہت مسائل کا مجموعہ بن گیا۔ پوری کتاب ۱۱ جلد و غیر منقسم ہے۔ ہر جلد میں متعدد رسائل رکھے گئے ہیں۔ جلد ہذا میں صرف سات رسائل ہیں۔ باستناد و کے پانچ رسائل</p>							

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہذیب	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس سالہ میں ان احادیث نبویہ کو جمع کیا ہوا جسکی تحقیق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی ہو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بقابلہ اپنے سماع کے اسی تحقیق کے معترف ہوئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ صفحہ ۵ باب الصلوٰۃ اخرج الطبرانی فی الاوسط من طریق محمد بن عمر عن ابی سلمہ عن ابی ہریرۃ۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۱۲۔ عن عائشہ کانت غشی فی خفت واحد وتقول لا حفظ ابو ہریرۃ (جلال سیوطی کے متعلق فن تفسیر کا نمبر ۲۵۶ دیکھا جائے)					
۴۸۱۲	۵۵۴	اتمام الخشوع بوضع یمن علی الشمال بعد الركوع مع الرسالتین	مولینا ابی اسماعیل یوسف بن قاضی محمد حسن انصاری الولود ۱۲۸۵ھ		مطبوعہ کرزن گرٹ دہلی	۲۹	
		کتاب ہذا میں اس امر کا بیان کیا گیا ہے کہ رکوع کے بعد ار سال یدین یا رفع یدین یا وضع یدین کونسا امر بہتر ہے۔ ہر ایک کے متعلق احادیث ذکر کی گئی ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی نزل الفرقان وانزل المیزان۔ ختم صفحہ ۱۹ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ اس کتاب کے آخر میں دو رسالے منسلک تھیں اور بھی ہیں۔					
		مولینا ابی اسماعیل کی ولادت ۲۸ جمادی الثانی روز جمعہ ۱۲۸۵ھ ہجری مطابق ۱۸۶۸ء قریہ خانپور ضلع ہزارہ میں ہوئی۔ اولاً اپنے والد ماجد اور اخین کے زیر تعلیم و تربیت رہے۔ ۱۳۰۱ھ میں تحصیل علوم کی غرض سے افغانستان کا سفر کیا۔ مولوی عبد الکریم قوی صادق پوری کی خدمت میں دو سال کے قریب رہ کر علوم دینیہ کی تکمیل کی۔ ۱۳۰۳ھ کے آخر میں وطن مالوف واپس پھنچے۔ مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی شیخ حسین مینی سے علم حدیث کی تکمیل کر کے اجازت کا ملہ حاصل کی۔ اتفاقاً پرہیزگاری آپ کی بہت بڑی ہوتی ہے۔ یہ پتانہیں چلا کہ آپ اس وقت تک لذائذ حیات سے حصہ پارہے ہیں یا نعمائے اخروی پر فائز ہو گئے۔ اس سالہ کے اول میں آپ کے تلمیذ خاص مولوی حفظ الرحمن سہوانی نے آپ کا مختصر ترجمہ ضبط کیا ہے					

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>ابو عبد اللہ کے اکابر ہمارے ہیں۔ نصف فیقعدہ سہ شنبہ کے روز ۳۰۳۳ ہجری میں شہر بطیکو میں پیدا ہوئے۔ ائمہ مسلمین میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ۳۰۳۴ ہجری میں مکہ معظمہ کی طرف سفر کیا۔ تین سال الیٰ ذر ہر دی کی معیت میں وہاں مقیم رہے۔ چارج ادا کئے۔ پھر بغداد چلے آئے اور تین سال وہاں قیام کر کے فقہ اور حدیث کی تکمیل کی۔ اس مدت میں وہاں کے بڑے بڑے علمائے جمہورت ہوئے۔ ابی الطیب طبری ابو اسحاق شیرازی سے بھی اتفاق ملاقات ہوا۔ ابو بکر خطیب اسی اور یہ خطیب کے روایت کرتے ہیں۔ اس کے بعد کتب میں مراجعت کی۔ وہاں کے قاضی مقرر ہوئے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حلب میں بھی عہدہ قضا پر مامور ہوئے۔ ابو عمر بن عبد البر جو کتاب استیعاب کے مصنف ہیں ان کے شاگرد ہیں۔ مصنفات ان کے بہت ہیں چند کتب میں زیادہ مشہور یہ ہیں۔ التفتی۔ احکام الفصول فی احکام الاصول۔ التعلیل والتجریح فیمن بروی عنہ استیاری فی الصحیح ۹۱۱ رجب شب شنبہ سنہ مذکور الصدر کو مغرب دعا کے درمیان شہر مرتہ میں وفات پائی۔ ان کے بیٹے قاسم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ باجہ اندلس کے شہروں میں سے ایک شہر کا نام ہے۔ اسی کی طرف ان کی نسبت کیجاتی ہے</p> <p>(ابن خلکان)</p> <p>اس کتاب مطبوعہ کی پہلی جلد میں مؤلف کا سنہ وفات ۹۲۷ھ لکھے ہیں جو صاحب کشف الظنون اور ابن خلکان کی تحقیق کے خلاف ہیں۔</p>			
۷۴۲۱	۵۵۳	عین الاصابہ فی ہند کہ عائشہ علیہ الصلوٰۃ	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد اسی	اشافعی الشافعی ۱۱۱۱ھ	قلمی ۱۳۳۳ھ	۱۲	
		<p>تعلیق کتابت ۴۶۷ - ۴ - ۱۲ - ۱۳ - خط نسخ و تعلیق معمولی کا عقد انگریزی سفید۔ کتابت صرف سیاری سے۔ مولوی عبدالغفر تیرا جکوٹی کے قلم کی لکھی ہوئی ہے۔ کہیں کرم خوردہ و چونڈا کہیں۔</p> <p>مختصر سالہ ہے۔ کیا ب۔ مؤلف رحمہ اللہ نے اپنی مؤلفات کی فہرست میں اس رسالہ کا بھی ذکر کیا ہے۔</p>					

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۱۶	۵۴۷	المنقی شرح موطا الجزء الثانی	القاسمی ابی الولید سلیمان بن یحییٰ بن سعد بن برنہ الشیباجی المالکی الماکی المتوفی ۴۷۴ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۳۱ھ	۳۱۹	
		دوسرا حصہ ہے کتاب الجنازہ سے باب العلل فی المدلے تک -					
"	۵۴۸	المنقی شرح موطا الجزء الثالث	ایضاً		۱۳۳۲ھ	۳۶۰	
		تیسرا حصہ ہے - باب ہدی الحرم سے ولیمہ تک -					
"	۵۴۹	المنقی شرح موطا الجزء الرابع	ایضاً		"	۳۰۸	
		چوتھا حصہ ہے کتاب اسلاق سے باب السوس انیکون اثنین نقد کے ختم تک -					
"	۵۵۰	کتاب المنقی شرح موطا الجزء الخامس	ایضاً		"	۲۹۰	
		پانچواں حصہ ہے بیع الطعام بالطعام سے باب القضاء فینہ: جہ مع امراتہ رجلا کے ختم تک -					
"	۵۵۱	کتاب المنقی شرح موطا الجزء السادس	ایضاً		"	۳۹۱	
		چھٹا حصہ ہے - باب القضا فی المغبوض سے میراث السابہ کی تہائی تک -					
"	۵۵۲	کتاب المنقی شرح موطا الجزء السابع	ایضاً		"	۳۳۴	
		ساتواں حصہ ہے کتاب المکاتب سے ختم کتاب تک -					

نمبر جوہر	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		شریک من عبد اللہ عن سماء عن جابر بن سمرہ ان الی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمہ اللہ یجوز ویجوز دینہ۔ اس حصہ کا لفظی ترجمہ اردو بھی اس کتاب کے آخر میں ہے۔ جو مولوی ابوالقاسم بناری کے اہتمام سے ہوا ہے۔ اور وہی اس حصہ کے طبع کرانے کے بھی باعث ہیں۔					
		ابن ابی شیبہ آٹھویں طبقے میں ہیں۔ کوفہ کے رہنے والے۔ موالی بنی عباس میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ایسوجہ سے انکو عیسیٰ کہتے ہیں۔ فن حدیث کے امام مانے گئے ہیں۔ تہذیب و ترتیب میں بھی اپنے ہم عصرون سے ممتاز ہیں۔ کتاب مصنف میں احادیث اور اقوال صحابہ اور فتاویٰ تابعین فقہی ترتیب جمع کئے ہیں ہر مسئلہ کا ماخذ اسی میں موجود ہے۔ اس کتاب کے علاوہ اور بھی تصنیفات انکے ہیں۔					
		شریک بن عبد اللہ قاضی کوفہ ہشیم ابن المبارک ابن عینیہ وغیرہم انکے اساتذہ میں ہیں اکثر انہیں لوگوں سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ امام بخاری۔ امام مسلم۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ ابو ذر عہ۔ اور بہت سی خلافت نے مستندین۔ اور ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ماہ محرم ۲۵۰ھ پچیس ہجری میں انتقال فرمایا۔					
		(طبقات اہل خانہ)					
۳۵۹۰	۵۴۵	تبیئۃ الخلفین	امام احمد ابو حنیفہ	بن محمد انقیہ	بسمہ قندی	۵۳۵ھ	۵۹۸
		تقیع کتابت مع جدول ۵۵ * ۳۱۶	انچہ۔ خط نسخ معمولی کا	خداگریزی۔ نام کتاب پر تہجری جدول			
		اور باریکا۔ ابواب کو سرخی اور عبارت کو سیاہی سے لکھا ہے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ پوری کتاب میں کسی جگہ پوند کاری اور کرم وغیرہ کا کچھ اثر نہیں ہے۔ اس کتاب سے غرض اخلاق کی درستی اور احکام شرعیہ کی پابندی اور عادات سدیدہ صاحبین کا اظہار جسکو مولف نے بطریق مراد کتب احادیث سے اپنے اساتذہ کے اسناد سے جمع کیا ہے۔ اور پچانوین باب پر ترتیب دی ہے۔ ہر جگہ آپکو غتہ سے تعبیر کرتے ہیں					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا سیلی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۳۰۰	۵۴۰	الآلی المصنوعہ فی الارادۃ المستعینۃ اجز الاول	ابو الفضل - لیل الدین عبد المنان بن ابی بکر بن عبد الشافعی المتوفی ۱۱۹۹ھ	۱۱۹۵ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۶ھ	۲۵۲	
		اس کتاب میں مؤلف نے موضوعات ابن جوزی کا اقتقاد و اختصار کیا ہے۔ دو حصوں پر کتاب کی تقسیم کی گئی ہے یہ پہلا حصہ ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ صحت الحق و مبطل الباطل و معلی الصدق و مذل الکاذب الی اسفل سافل۔ اس حصہ کو کتاب التوحید سے شروع کیا ہے۔ مناقب بلدان و ایام پر ختم ہے۔ ۱۱۹۵ھ ہجری میں اس کتاب کی تالیف شروع ہوئی اور ۱۱۹۵ھ ہجری میں تالیف سے فرغت پائی۔					
۴۳۰۱	۵۴۱	الآلی المصنوعہ فی الاحادیث الروضیۃ الجزء الثانی	العلی	۱۱۹۵ھ	۱۱۹۵ھ	۱۱۹۵ھ	۱۱۹۵ھ
		یہ دوسرا حصہ ہے کتاب الطہارۃ سے آخر کا ہے کتاب مؤلف کا ترجمہ قرآن نمبر ۱۵۶ یراقہ دیا۔					
۴۳۹۱	۵۴۲	لیل الامانی فی توجیح مقدمۃ القسطلانی	سید عبدالہادی بن خلدون المشہور بنجا الاسیاری	۱۱۹۵ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۶ھ	۱۴۱	
		حاشیہ ہے مقدمہ قسطلانی کا جو صحیح بخاری کی شرح ہے۔ محشی نے صرف مقدمہ ہی کا تحشیہ کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ احسن ما سنہل بہ طوابع مفید ما ت الحمد بٹ حمد اللہ القدیم الذی نزلہ حسن الحمد بیت۔ پہلی جلدی الاولی بارہ سو تراسی ہجری کو تحشیہ تمام ہوا۔ مؤلف مدرسہ جامع ازہر مصر کے اعلیٰ درجہ کے متعلین میں سے ہیں۔					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عسقلانی اور ان کے شاگرد سخاوی کی تصانیف میں۔ مؤلف شکر اللہ سعید نے بہت بڑا کام کیا جو آخر کتاب میں وضع حدیث کے اسباب اور علامات اور بعض امور مشہورہ کی تردید اور اسکے سوا اور بھی چند فوائد ذکر کئے ہیں جو بہت مفید ہیں۔ آغاز صفحہ ۸ قال الامام العالم العامل والجمہد الکامل محدث عصرہ و بركة دھره سیدنا و مولانا ابو عبد اللہ الشیخ محمد بن السید درویش الحوت بغدادی اللہ بרכתہ و رضوانہ الحمد للہ الذی رفع مراتب اهل السنة والحدیث و نشر ذکرہم الجمیل فی التقدیم والحدیث۔ خاتمہ صفحہ ۲۹۶۔ والحمد للہ رب العالمین۔					
		مؤلف بیروت میں ۱۲۹۸ ہجری میں پیدا ہوئے۔ شافعی المذہب تھے۔ پھلے شیخ عبد اللطیف جو بیروت کے مفتی تھے علم حاصل کیا۔ پھر ۱۳۲۸ ہجری میں دمشق پہنچ کر علوم و فنون کی تکمیل کر کے ۱۳۳۱ ہجری میں بیروت واپس آئے۔ ۱۳۳۶ ہجری تک کتب خانہ کے مطالعہ میں متغرق رہے۔ پھر تدریس تصنیف میں ایسے مشغول ہوئے جس سے انکی بڑی شہرت ہو گئی۔ بیروت کے اہل علم سے شمار کئے جاتے ہیں۔ آسمانوں ذی ج سنہ مذکور الصد کو بیروت میں وفات پائی۔ اس کتاب کی ابتدا میں مولانا قاسم ابو الحسن الکستی نے اسکا حال قلمبند کیا ہے۔ جو مختصر ترجمہ کیا گیا۔					
۳۸۶۸	۵۳۹	سنن الدارقطنی مع التعلیق المغنی	الامام الحافظ ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن محمد بن البغدادی الدارقطنی		مطبوعہ مطبع النصارى بیٹلی ۱۳۱۰ھ	۵۵۲	
		یہ کتاب ابن بشران کی روایت سے ہے۔ بعض دوسرے نسخے ابو طاهر و رقانی کی روایت سے بھی ہیں۔ تمام نسخوں میں سوا اسکے کہ تقدیم و تاخیر اور نے الجملہ زیادتی و نقصان رواۃ میں تفاوت ہے اصل حدیث میں کوئی اختلاف نہیں اول سنن حدیث قلتین کا ذکر ہے جس میں کثرت طرق اسناد سے کام کیا ہے۔ حدیث میں مشہور کتاب ہے۔ ہر صفحہ کے تحت میں مولوی شمس الحق عظیم آبادی کی شرح					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		دکھائی ہی۔ خاتمہ میں لکھتے ہیں کہ ماہ ربیع الاول ۵۴۷ھ ہجری کے پہلے جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ اس رسالہ کو لکھنا شروع کیا اور نماز عصر کی تھوڑی دیر بعد ختم کر دیا۔ مآقال ابتدا فی تعلیق هذه الکوا سة المبارکة بعد صلوة الجمعة الی بعد صلوة العصر اول جمعة من ربیع الاول سنة اربع وخمسين وسبع مائة۔ آغاز صفحہ ۴۲۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم وبعد فقد سألنی۔					
		مؤلف علیہ الرحمہ کے آبا و اجداد اندلس کے رہنے والے ہیں انکے والد قاہرہ میں چلے آئے تھے وہیں ۲۴ ربیع الاول ۵۴۷ھ کے دن سات سو تیس ہجری۔ مؤلف کا تولد ہوا۔ ایک سال کے ہونے پہلے کہ انکے والد نے قضا کی۔ تائید الہی سے علوم و فنون کی طرف توجہ کی تحصیل علوم کی غرض سے دمشق و مصر و حلب وغیرہ کا سفر کیا اور طلب حدیث میں بہت کوشش کی بہت سے حفاظ عصر سے سماع حدیث کا اتفاق ہوا بالخصوص ابن سیالین سے ایک زمانہ تک تدریس و افتا کا کام انجام دیا۔ جوانی کے ہی زمانہ میں تصنیف شروع کر دی تھی اس کام میں اپنے ہم عصر و پیروں سے لے گئے۔ مصنفات انکے بہت ہیں۔ چند کتابیں جو زیادہ مشہور ہیں وہ یہ ہیں۔ شرح بخاری۔ شرح عمدہ۔ دو شرح منہاج۔ شرح تہنیہ۔ شرح حادوی ۱۶ ربیع الاول ۵۴۷ھ سال آٹھ سو چار ہجری قاہرہ میں وفات پائی۔ اور باب النضر کے باہر عرش صوفیہ میں اپنے والد کے پاس مدفون ہوئے۔ (شذرات الذہب وغیرہ)					
۴۲۰۵	۵۳۸	اسنی المطالب فی احادیث مختلفہ المراتب۔	ابو عبد اللہ الشیخ محمد بن السید درویش الموت المتوفی ۱۲۶۶ھ	۱۲۶۵ھ	مطبوعہ بیروت ۱۳۱۹ھ	۲۹۴	
		اس کتاب میں زیادہ تر موضوع اور ضعیف حدیثوں کو حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کیا ہے۔ اور کتر دوسری قسم کی حدیثیں جو از قبیلہ حسن یا صحیح ہیں انکو بھی لائے ہیں۔ ماخذ اس کتاب کا ابن حجر					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۴۱۲	۵۳۷	کشف الکریۃ فی حال اہل الغربۃ	الشیخ الحافظ زین الدین ابن الفرج عبد الرحمن بن رجب حبشی البغدادی رحمۃ اللہ الشیخ المشہور ابی البرکات المتوفی ۷۹۵ھ		مطبوعہ قاہرہ ۱۳۰۰ھ	۳۲	

مختصر رسالہ ہے۔ اس حدیث کی شرح بیان کی گئی ہے۔ بدء الاسلام غریبا وسیعود غریبا کما بدء
فطوبی للغرباء لفظ غریب کے معنی میں بہت تفہیم کیا ہے اور ہر معنی کو مقصود پر منطبق کر کے دکھایا ہے۔ اغار صفحہ
الحمد للہ رب العالمین حمد اکثر اطیباً مبارکاً فیہ خاتمہ صفحہ ۳۰۔ والحمد للہ رب العالمین۔
مؤلف علیہ الرحمہ ربیع الاول کے مہینے ۱۵۷۷ھ ہجری میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ فضلاء دمشق و مصر وغیرہ
محب علوم کر کے مہارت تائید پیدا کی۔ طبقات النجباء معروف طبقات ابن رجب مشہور تالیف آپ کی ہے۔
اسکے سوا اور بھی مصنفات ہیں جو تفصیلاً اسی کتاب مطبوعہ کے پہلے صفحہ میں مؤلف کے ذکر میں مسطور ہیں
رجب کے مہینے سنہ مذکور الصد شہر دمشق میں وفات پائی۔ اور باب صغیر میں قریب قبر حضرت معاویہ
رضی اللہ عنہ کے مدفون ہوئے۔
(الذراکمانہ فی اعیان الماتۃ الثامنہ)

اکلام علی سنتہ الجمعۃ	سراج الدین عمر بن علی	مطبوع			
قبلہا و بعدہا	بن احمد بن محمد الانصاری اشافعی الاندلسی ثم مصری المعروف بحافظ ابن الملحق المتوفی ۷۸۵ھ				

مختصر رسالہ پانچ صفحہ کا ہے جو مجموعہ نمبر ۱۹۶ فن متفرق میں شامل ہے۔ جمعہ کو قبل اور بعد کی سبب
جو اختلاف ہے کہ دو رکعت پڑھنا چاہیے یا چار رکعت۔ مؤلف نے اس رسالہ میں احادیث سے تفصیلی حجت

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ انکشف	الإمام سیوطی				
		چوتھا رسالہ ہے۔ اس حدیث کے متعلق گفتگو ہے۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یمکت فی قبرہ الف سنة۔					
۳۹۷۱	۵۳۵	مناہل الصغافی تخریج احادیث الشفا	ایضاً		مطبوعہ	۸۶	
		اس کتاب میں ان احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔ جو کتاب الشفا فی تعریف حقوق المصطفیٰ میں مذکور ہیں۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اذا وعد وفى واذا اوعد عفا۔ (امام سیوطی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ کے تحت میں لکھا گیا)					
۴۰۱۳	۵۳۶	شرح البرزخ	ابو سعید السلی		مستطی	۱۳۲	
		تقریباً کتابت مع جدول ۷ + ۳۰ - اچھے - سطر ۱۹ - خط نسخ پاکیزہ اور خوشخط - مختصر لوح طلائی - جدول تمام کتاب پر طلائی و نیلگون - صفحہ دوسرا ورق اول سطر تیرہویں پر ایسی پیوند کاری ہے جسکی وجہ پوری سطر از کار رفتہ ہے۔ دوسرے اور تیسرے ورق میں بھی اسی سطر کے محاذی ایسا ہی نقصان موجود ہے۔ باقی تمام کتاب کرم خوردہ اور پیوند کاری ہے۔ لیکن عبارت میں معتد بہ نقصان نہیں ہے۔ غور کرنے سے پڑھ لی جاسکتی ہے کہ کتابت سیاہی و سرخی سے کی گئی ہے۔ کاتب کا نام اور سنہ کتابت تحریر نہیں۔ اول و آخر صفحہ پر بڑی بڑی مھرون کے نشان ہیں۔ جو پڑے نہیں جاتے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی خلق الموت والحیوة للشریعة۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۲ واللہ اعلم۔ مضامین کتاب کا ذکر اور مؤلف کا بیان نمبر ۵۱ پر تحریر ہو چکا ہے۔					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبہ	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۴ جمادی الاولیٰ بارہ سوئتالیس ہجری ہندہ حدین میں ہوئی۔ بارہ سال کی عمر میں قرأت قرآن مجید سے فارغ ہوئے۔ تیرہویں سال میں والد کے انتقال کے بعد قرۃ مرادہ میں تحصیل علوم کے خیال سے تشریف لے گئے علامہ شیخ حسن بن عبدالباری الابدلی حسینی سے علم فقہ اور حدیث کی تحصیل کی۔ اور انہیں کے فیض صحبت سے جملہ مکرم و محاسن سے متخلی ہوئے۔ اسکے بعد ملوف میں مراجعت کی۔ چندے قیام کے بعد شہر زبید پہنچے وہاں علامہ سید سلیمان بن محمد بن عبدالرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر بن مقبول الابدلی سے اہانت ستہ کا دور کیا۔ ہر سال مکہ معظمہ تشریف لیجاتے اور شرف زیارت بیت اللہ سے مشرف ہوتے۔ علامہ حافظ محمد بن ناصر حسینی الحارثی بھی کتب احادیث پڑھی۔ ان تینوں مشائخ کبار نے آپکو اجازت کاملہ شاملہ خاصہ و عامہ تحریر فرمائی۔ ان حضرات کے علاوہ علامہ قاضی محمد بن محمد بن شوکانی سے بھی آپکو اجازت حاصل ہوئی۔ مذہباً آپ شافعی تھے ہندوستان کی خوش قسمتی سے آپ بلندہ بھوپال منبر اہل و عیال ایک مدت تک نہایت اغراز و احترام کے ساتھ سکین گزین رہے۔ اور یہاں کے بہت سے فضلاء علم حدیث میں آپسے فیضیاب ہوئے۔ نواب صدیق حسن خان مرحوم مولوی سید ذولفقار احمد بھوپالی۔ مولوی محمد ابراہیم آروی۔ مولوی شمس الحق ڈیانوی۔ مولوی تلمطف حسین غلام آبادی۔ مولوی سید عبدالحی بیلوی بھی آپکے تلامذہ میں ہیں۔ ان رسائل کے علاوہ اتحہ المرضیہ۔ البیان فی تحقیق الشاذ و المعطل وغیرہا آپکے مولفات میں ہیں۔ دسویں جمادی الاخری شب چہارشنبہ تیرہ سو ستائیس ۱۲۷۴ھ ہجری بھوپال میں انتقال فرمایا۔</p> <p>(ملعہ طامن السیرۃ المحقرۃ لابن المؤلف)</p>					
		رفع الیدین فی الدعا	محمد بن عبدالرحمن بن سلیمان بن یحیی الزبیدی الیہانی				
		<p>تیسرا سالہ ہی۔ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کا ذکر کیا گیا ہے۔</p> <p>(مؤلف کتاب کا حال معلوم نہیں ہوا)</p>					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>وعلل وغیرہ کے بڑے مبصر تھے۔ تصانیف نافعہ انکے کثیر ہیں۔ معاجم ثلثہ اشہر مصنفات میں ہیں۔ سو برس دس مہینے زندہ رہے۔ ماہ شوال یا آخر ذیقعدہ تین سو ساٹھ (۳۶۰) ہجری شنبہ کے روز اصفہان میں وفات پائی۔</p> <p>(تاریخ یافعی - ابن خلکان)</p>
		غنیۃ الامعی	مولوی الحاج ابوالطیب محمد شمس الحق بن شیخ امیر علی اعظم آبادی				
							<p>یہ پچھلا سالہ ہجری۔ حدیث شریف کے متعلق کچھ مباحث لکھے ہیں</p> <p>حضرت مولف کی ولادت ۲۷ ذیقعدہ ۱۲۴۳ ہجری عظیم آباد پٹنہ میں ہوئی۔ آپ کا نام ڈیا نوان صلیح عظیم آبادی ہے۔ ابتدائی تعلیم حافظ اصغر علی رامپوری سے پائی۔ اسکے بعد مولوی راحت حسین تھوئی و مولوی عبد الحکیم شیخپوری سے علم کی تحصیل کی۔ مولوی فضل اللہ صاحب بھی آپکے اساتذہ میں ہیں۔ ۱۲۹۳ ہجری میں مولانا قاضی بشیر الدین صاحب قنوجی سے فاتحہ فرغ پڑھا۔ حدیث کی تکمیل مولانا ذر حسین صاحب دہلوی۔ مولانا شیخ حسین عربی۔ علامہ احمد بن عیسیٰ نجدی ثم المکی۔ علامہ احمد مغربی ثم المکی سے کی۔ انکے علاوہ دیگر علما سے بھی فوائد متکاثرہ حاصل کر کے سند و اجازت پائی۔ آپ کو علم حدیث میں زیادہ شغف اور اہل حدیث سے سجد و بستی تھی۔ آپکے مصنفات میں غایۃ المقصود شرح سنن ابی داؤد۔ اعلام اہل العصر باحکام رکعتی الفجر۔ القول الحق فی غایۃ الامعی۔ التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی وغیرہم مشہور تاریخ وفات آپ کی تحقق نہیں ہوئی۔</p> <p>(تذکرہ علماء حال اردو)</p>
		التحفة المرضیۃ فی حل بعض المسکلات الحدیثیہ	الشیخ حسین بن محمد الانصاری				
			ایمانی نزل بوفال المتوفی ۱۳۴۴ھ				
							دوسرا سالہ ہجری۔ جامع ترمذی کے بعض کلمات کی تحقیق کی گئی ہے۔

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۸۶۹	۵۳۴	المعجم الصغير جند رسائل	الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی الطبرانی المتوفی ۳۲۰ھ		مطبوعہ مطبع النصارى لیل	۲۸۸	

منجد صاحب منہ کے یہ تیسری کتاب ہے۔ مجمع کبیر واسطہ اسکے علاوہ ہیں۔ مولف نے اس کتاب میں اپنے
ان شیوخ کو جسے صرف ایک ایک حدیث نقل کی ہے۔ حروف تہجی کی ترتیب سے لکھا ہے۔ آخر میں
کچھ عورتوں کے نام بھی لکھے ہیں جسے سماع حدیث کیا ہے۔ کتاب کا ختم اس حدیث پر ہے۔

حد ثنا سمانہ بنت محمد بن موسی بن بنت الوضاح بن حسان الانباریہ بالانبار قال حد
ابی محمد بن موسی قال حد ثنا محمد بن عقبہ السدوسی قال حد ثنا محمد بن حمران قال حد ثنا
عطیة الداعن المحکم بن الحارث سلمی سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
يقول من اخذ من طريق المسلمين شيئا طوقه الله يوم القيمة من سبيع ارضين سمعت صليحه
بنت ابي نعيم الفضل بن وكنين يقول سمعت ابي يقول القرآن كلام الله تعالى غير مخلوق
آما ز کتاب صفحہ ۲ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم اخبرنا امام الحافظ ابو القاسم
سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی رحمہ اللہ۔ قال هذا اول كتاب فوائد مشائخي لادين
كنت عنهم بالامصار خرجت عن كل واحد منهم حديثا واحدا وجعلت اسماءهم على
حروف المعجم۔ اس کتاب کے آخر میں چار رسالے اور نظم ہیں جنکا تعلق بھی فن حدیث سے ہے۔
طبرانی۔ شہر طبریہ میں جو ملک شام سے ہے دو سو ساٹھ سالہ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اولاً طبریہ میں تحصیل
علم کی پھر تینتیس برس علم کی غرض سے بیت المقدس جمص۔ مدین۔ مین۔ مصر وغیرہ کے سفر میں
گزارے۔ ایک ہزار شیوخ سے استفادہ کیا۔ ابو ذرہ دمشقی اور ان کے اقران ان کے اساتذہ میں ہیں۔
علم حدیث میں بڑی قدرت پیدا کی۔ حافظہ وسیع رکھتے۔ رجال حدیث کو خوب پرکتے۔ ابواب

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		پوری کتاب سال کے تمام مہینوں کے اعمال و اذکار و فضائل پر جگہ ثبوت حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ حال ہی۔ یہ نام نہ صرف ماہ محرم و ماہ صفر کے متعلق ہے۔ اس نسخے کے علاوہ چند نسخے کامل قلمی مطبوعہ جو نمبر ۳۱۷ فن حدیث سے نمبر ۳۲۰ تک درج ہیں کتب خانہ میں موجود ہیں آغاز الحمد للہ الذی جعل اوقات مبارکات مواسم الخیرات والبرکات و متابع لا اهل النسك والعبادات تربح فیہا تجارا لنقم و تنصاعف لہم اجورہم۔ ختم۔ هذا کلامہ و حیث ختم بالصلوۃ علی النبی علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام ختمنا بہ الکلام واللہ اعلم۔ شیخ علیہ الرحمہ محرم کے مہینے ۹۵۸ ہجری میں پیدا ہوئے۔ شیخ اولیا تاریخ ولادت ہی۔ ابتداً عمر طلب علم و عبادت حق کی طرف متوجہ ہوئے۔ پھلے قرآن شریف و فارسی کی چند کتابیں اپنے والد کے پڑھ کر صرف و نحو عربی میں مصباح و کافیہ تک اُنہیں سے پڑھا۔ بارہ برس کی عمر تھی کہ شرح شمسہ و شرح عقائد پڑھتے تھے۔ پندن سال کی عمر میں مختصر و مطول سے فراغت پائی۔ اُسکے بعد حفظ قرآن شریف اور تمام کتب درسیہ پر عبور کیا۔ ساٹ برس تک علماء رادار النہر سے بھی استفادہ رہا۔ پھر فوق اتہی نے رہبری کی حریم محترمین کی طرف متوجہ ہوئے۔ بہت مدت ان مقامات متبرکہ میں قیام فرمایا۔ فضلاء عظام اور اولیاء کرام سے صحبیت رہی۔ فن حدیث کی کامل طور پر تکمیل فرمائی۔ اور اس علم شریف کی اشاعت پر کمر باندھ ہی۔ علاوہ اپنی اولاد کے بہت سے لوگوں کو تدریس و افادہ سے استفادہ فرمایا۔ مصنفات انکے چھوٹے بڑے تقریباً ایک سو ہونگے۔ شعر گوئی کا بھی ذوق رکھتے تھے پانچواں اشعار آپ کے بیان کئے جاتے ہیں۔ سال ایک ہزار باون ہجری میں عالم قدس کی طرف کوچ فرمایا۔ فخر عالم تاریخ وفات ہی۔ قبر قد مبارک دہلی میں ہی۔					
		(اخبار الاخیار۔ آثار الکرام)					

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	بیان کیا گیا ہے۔ شروع صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی فضل العرب ببعثہ نبیہم سید البشر نبیاً وانزل احسن الکتاب بلغتهم قرآناً عربیاً۔ اس کتاب کی تالیف سے مدینہ منورہ میں ۲۵۔ رجب ۱۲۹۷ھ کو فراغت ہوئی۔ خاتمہ میں لکھتے ہیں املت تبیینہ فی یومہ الثالث الخامس والعشرين من شهر رجب الفرد سنہ ۱۲۹۱ھ بالمدینۃ الشریفۃ علی ساکنہا افضل الصلوٰۃ وازکی السلاہم والحمد للہ اولا وآخراً وظاہراً وباطناً۔ اس کتاب مطبوعہ میں موافک کا سنہ وفات ۱۲۹۷ھ تحریر ہے جو تحقیق کے خلاف ہے۔ بیطیح ولایت کی جگہ ادا کی پکا نام لکھا ہے۔ یہ بھی غیر صحیح۔ موافک علیہ الرحمہ فشاۃ المہرانی میں جو مصر و قاہرہ کے درمیان ہے۔ کیا رہ جادی الاولیٰ ۱۲۵۷ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ کردنی الاصل ہیں۔ سلف انکے رازیان کے رہنے والے تھے۔ والد انکے چنانکہ عراق عرب کی طرف آگئے تھے۔ اسیوجہ سے عراقی کہے جاتے ہیں۔ بڑی مرتبہ کر شخص میں حفاظ حدیث اور اکابر علمائین انکا شمار ہے۔ تمام علوم نحو و لغت فقہ و اصول و فرائض و غیرہ پر کمال قدر رکھتے۔ سب زیادہ علم حدیث کی طرف توجہ فرماتی اور انہیں ایسا ملکہ پیدا کیا کہ شیوخ ہم عصر سبکی و علای و ابن کثیر وغیرہم شاخوان ہوئے اور حافظ العصر کے لقب سے مشہور کیا۔ متعدد حج ادا کئے۔ مدون حرمین شریفین کی مجاورت کی تحصیل علوم کی غرض سے بیت المقدس و شام وغیرہ کا سفر کیا۔ فن حدیث میں مولفات بہت ہیں۔ الفیہ انکی مشہور کتاب ہے۔ شرح الفیہ۔ نظم اقتراح۔ تخریج احادیث احیا۔ تھکہ شرح ترمذی۔ انکے سوا چھوٹی بڑی کتابیں اور بہت تالیفات ہیں۔ انکی اسی برس کی عمر ہی شب چار شنبہ دوسری شعبان سنہ مذکور الصدر کو حام کرنے کے بعد انتقال فرمایا۔ انکا تذکرہ انکا					
ما ثبت ہائے فی ایام	شیخ ابو الجود عبد بن سید	مستفی				
السنۃ۔ نام تمام	محدث دہلوی الشافعی					
یہ نام تمام کتاب ہے۔ تقریباً پانچ ورق ہو گئے نمبر ۴۴ کے مجموعہ میں جو فن تاریخ میں لکھا گیا ہے شامل ہے						

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۷۰	۵۳۱	تخریج احیاء العلوم للخرائی ناقص الطرفین	علامہ شیخ الاسلام بن علی بن حجر المتوفی ۸۵۲ھ		مکمل	۸۸۲	

تقیع کتابت طولا ۱/۴ - عرضا پونے چار سے چار انچ تک - خط نسخ - کاغذ دہلی - کرم خروہ اور پیوند کا زیادہ ہے - اول سے ناقص اور آخر سے ناتمام - لفظ حدیث سرخی سے باقی عبارت سیاہی سے لکھی ہے - ناتمام ہونے کی وجہ سے کاتب کا نام معلوم نہیں ہوا -

اس کتاب میں تمام احادیث احیا کی تخریج کی ہے - جملہ احادیث احیا کو ترتیب حروف تہجی برعایت حروف دوم جمع کیا ہے - ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ چند اوراق اول سے اور کچھ قدر آخر سے گئے ہوئے ہیں اس لئے کہ ابتدائی صفحہ میں احادیث حروف الف مع تاہ فوقانی سے لکھی ہیں - اور آخر میں احادیث حروف یا تحتی مع شروع ہا ہوز تک موجود ہیں - جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدا میں صرف احادیث اصف مع الف و با نہیں ہیں اور آخر میں صرف احادیث حروف یا مع بقیہ ہا ہوز و حرف یا کی کمی ہے - اس میں شبہ نہیں کہ اس کتاب میں مخرج جزاء اللہ خیرا نے بڑا کام کیا ہے - ابتدائی صفحہ کتاب بڑا کا اس عبارت سے شروع ہوتا ہے اتی جابرئیل بقدر یقال لیا الکف فاکلت منه اکلہ فاعطیت قوۃ الذلایں رجلا فی الجماعی ابو نعیم فی الحلیۃ من طریق عطاء بن یسار عن ابی ہریرۃ بعد سفیان بن وکیع عن ابیہ عن صفوان بن سلیم صفحہ دوم ورق ۹۶ سطر ۳ میں لکھتے ہیں ذکرہ الخرائی ہکذا وقال شیخنا لم اجده بهذا السياق وانشأ الی حدیث مہونہ بنت سعد -

آخر صفحہ کے ختم کی عبارت ہے حدیث یا ہادہ فود و اعی اللہ الحدیث احمد والطبرانی

(ابن حجر عسقلانی کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۳۵۴ کے تحت بیان کیا گیا)

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ و پائسہ	تعداد نسخہ	کیسبیت
		تفہیم کتابت	۶ + ۱۲ + ۱۰ - ۲۵	کافہ دہلی - خط معمولی طابعت	کرم اور پوڈاری کاکین		
		اثر نہیں۔ ورمیان کتاب کے بعض اوراق پر ریغین کا دھبہ ہے۔ پوری کتاب میں ابواب کو کمین سرخی					
		کمین سیاہی سے لکھا ہے کمین جگہ سادہ چھوڑی ہے۔ کاتب کا نام عبد الرحیم ہے۔ یہ کتاب نسخہ مرقومہ					
		۲۶۴ سے منقول ہے۔ سنن ابی داؤد جو حدیث میں بڑی مستند و مشہور کتاب ہے۔ حافظ ذکی الدین					
		مذری نے نہایت تہذیب و شایستگی سے اس کو مختصر کیا ہے اور اس مختصر کا نام مجتبے رکھا ہے۔ امام جوزجانی					
		مجتبے کی تہذیب اسی روش پر کی ہے جیسا کہ مذری نے سنن ابی داؤد میں اسبۃ بعض مقام پر					
		جہاں مذری نے سکوت کیا یا تصحیح حدیث کے متعلق کچھ ذکر نہیں کیا ان مقامات کو اس کتاب میں بہت					
		و تشریح کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اسی نے یہ کتاب مجتبے کی شرح بھی لکھی ہے خطبہ میں ذکر کرتے ہیں۔					
		دکان الامام العلامة الحافظ ذکی الدین المذہبی فدا احسن فی اختصار آراءہ و فیض ینبہ ہذا یتبہ					
		شعوما ہذا ہو یہ اصل و زدت علیہ من الکلام علی علل سکت عنہا اولم یکملوا والنہر					
		الی تصحیح احادیث لم یصبروا الکلام علی متون مشککہ لم یقتر مغلوا و زیادۃ صالحة فی الباب					
		لم یشر الہا وبسط الکلام علی مواضع جلیلة لعل الناظر المجتہد لا یجد ہا فی کتاب سواہ۔					
		شروع کتاب صفحہ ۲ ربنا آتانا من لدنک رحمة وھئ لنا من امرنا رشدا الحمد للہ رب العالمین					
		والعاقبة للمتقین پہلا باب یہاں سے ہے۔ باب الوخصہ۔ قال الشیخ شمس الدین بن القیم					
		رحمة اللہ بعد قول حافظ ذکی الدین فی قولہ جابر رضی اللہ عنہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ					
		وآلہ وسلم ان نستقبل القبلاہ بول۔ حج کے موقع پر کہتے ہیں۔ باب افراد الحج قال الشیخ					
		عف کلہم الحافظ ذکی الدین علی حدیث عائشہ قال والاحادیث الصحیحة صریحہ بابا					
		اہلنا وکلا بعمرة کتاب الفرائض کو کہتے ہیں باب فی میراث ذوی الارحام ذکر حدیث					
		فہیہ الحال وارث من لا وارث لہ و تکلم المذہبی فی رجۃ الی قولہ و یجزل ان یردد بہ					

نمبر پڑا	نمبر کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعاتی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۵۶۵	۵۲۹	شرح کتاب محبتی مختصر سنن ابی داؤد الامام العلامة محمد بن ابی المشور بن قیس الجوزی الحنبلی المتوفی ۳۸۰ھ	قلمی	۱۲۹۷ھ	۵۰۰	

نمبر ترتیب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۴۲۸	۵۰۷	سلطان الاذکار من احادیث سیدالابرار	نواب سید نواز الحسن خان عرف نور میان خلف نواب صدیق حسن خان المتوفی	-	مطبوعہ آلہ آباد ۱۳۱۸ھ	۱۷۶	-
<p>ملخص ہے کتاب عمل الیوم واللیلہ کا جو حافظ احمد بن محمد معروف بابن اسنی المتوفی ۳۹۴ھ کی تالیف ہے مؤلف نے بحذف اسناد اسکی تلخیص کی ہو۔ اس کتاب میں اشغال واذکار احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بحوالہ راوی بیان کئے ہیں اور ذکر کے اوقات بھی مضبوط کیے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی لا یبلغ غایة حمد انسان وان کان له الف فدر فی کل فدر الف لسان۔ خاتمہ صفحہ ۱۷۶ تقریب عندها مغفرة ونحن ندقّب ما توقّب۔ مؤلف کا ترجمہ نمبر ۵۰۹ پر تحت کتاب الجوائز والصلات من جمع الاسامی والصفات لکھا گیا۔</p>							
۳۴۳۸	۵۰۸	التبییح للافظاء الجامع الصحيح	الشیخ بدر الدین ابو عبد اللہ محمد بن بہادر بن عبداللہ الزری الشافعی۔ المتوفی	۷۸۸ھ	قلمی ۵۸۵ھ	۷۰	-
<p>تقطیع کتابت طولاً وابعاداً مختلف پونے پانچ انچہ سے سو پانچ انچہ تک۔ سطر ۲۷۔ خط اور کاغذ عرب۔ تقریباً پوری کتاب کے حاشیہ پر کرم خوردگی کا اثر اور پیوند کاری ہو۔ عبارت متن سرخی سے اور شرح سیاہی سے لکھی ہو ناصر الدین بن جن نامخ اسکے کاتب ہیں۔ یہ نسخہ باعتبار قدامت تحریر اور خوبی خط اور صحت کتابت کے بیجا بل ہو۔ ابتدائی صفحہ میں متعدد عبارات میں علما کرام کی مع تحظ و مواہر کے لکھی ہوئی ہیں جسے ظاہر ہوتا ہو کہ اکثر اہل علم کے مطالعہ میں یہ کتاب رہی ہو۔ خاتمہ کتاب کے بعد بھی آخر صفحہ کتاب اور حاشیہ پر عربی عبارت لکھی گئی ہو۔ جو بوجہ محو ہوجانے حروف کے صاف طور پر پڑھیں نہیں آتی مگر جہاں کہیں عبارت پڑھی جا سکتی ہو اس سے بھی بہت دانیٰ مصنوع کی تائید ہوتی ہے۔</p>							

نمبر جدول	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
		امام شافعی رحمہ اللہ نسباً ہاشمی ہیں آپ کا نواد مبارک سنہ ۱۵۰ھ قمری میں ہوا ہے۔ کہتے ہیں جس روز امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی وفات ہوئی ہو وہی روز انکی پیدائش کا ہے۔ سما قال السنا عہ					
		جو حنیفہ اول شب نفل کرد شافعی آخر شب از مادر بزاد					
		انہیں اختلاف ہو کہ آپکی پیدائش کی جگہ غزہ ہو۔ یا مستقلان یا مین۔ صحیح یہ ہے کہ غزہ میں جو ملک شام کے تعلقات سے ہے آپ پیدا ہوئے۔ اور دو سال کی عمر میں مکہ مکرمہ لائے گئے۔ یہیں نشو و نما ہوا۔ آپکے مناقب و فضائل سجد ہیں۔ بڑے بڑے لوگوں نے مستقل کتابیں آپکے مفاخرین لکھی ہیں۔ سات سال کی عمر ہی کہ قرآن شریف حفظ کر چکے تھے۔ پندرہ سال کی عمر میں موطا امام مالک رحمہ اللہ تمام و کمال ازبر تھا۔ اور اسی عمر میں مسلم بن خالد زہبی مفتی مکہ کی اعازت سے فتویٰ بھی دینے لگے۔ اسکے بعد مدینہ منورہ تشریف لائے گئے۔ اور امام مالک رحمہ اللہ کی خدمت میں کچھ زمانہ تک رہ کر فیضیاب ہوئے۔					
		۱۹۸ھ میں بغداد چلے آئے۔ دو سال وہاں قیام کا اتفاق ہوا اسکے بعد مکہ منظمہ مراجعت فرمائی۔ اور زمانہ وفات تک یہیں قیام فرما رہے۔ آپ کی ذات مقدس مجمع تھی علوم کتاب اللہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کلام و آثار صحابہ رضی اللہ عنہم۔ اختلاف اقوال علما۔ معرفت کلام عرب لغات عربیہ وغیرہ۔ اشعار عربیہ بھی بہت سے آپکے مشہور ہیں۔ تمام علماء اہل حدیث و فقہ و اصول و لغت و نحو۔ آپکی فقہانہ۔ ثنائیت۔ امانت۔ عدالت۔ زہد۔ ورع۔ عفت۔ حسن سیرت علقہ پر متفق ہیں۔ بڑے بڑے فضلاء اکابر آپکے تلامذہ میں ہیں۔ امام احمد حنبل رحمہ اللہ عنہ بھی آپکے شاگرد ہیں۔ ماہ رجب کی آخر تاریخ جمعہ کے روز مصر میں انتقال فرمایا۔ اور اسی دن قراۃ صفرے میں مدفون ہوئے۔ ربیع بن سلیمان مرادی کہتے ہیں کہ جب میں امام موصوف رحمہ اللہ کے جنازہ نماز ہو کر واپس ہوا تو شہباز کا چاند بیٹھ دیکھا۔					
		(ابن خلکان)					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کی وجہ یوں کہتے ہیں ولما الغرض للکلام علی الخطبۃ لا ینفائی علم الحدیث وذلک شئی آخر وراثت الایہم البدایہ بشرح الاحادیث وان انشاء اللہ فی الاجل و سہل فسا تکلّم علیہا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اس شرح کا آغاز اس عبارت سے ہے۔ الحمد للہ العظیم سلطانہ العظیم فضلہ واحسانہ۔ سنو سی اپنی شرح میں زیادہ شیخ ابی سے اور کم کم شرح قاضی عیاض اور قرطبی اور نووی سے نقل کرتے ہیں اور ان شرح کے کلام نقل کرنے کے بعد اپنی طرف سے لفظ قلت کے ساتھ بیان مفصل کرتے ہیں۔ اس شرح میں بھی شروع مذکورہ کے اشارہ کیواسطے چار حرف مقرر کئے ہیں۔ ب سے ابی ع سے۔ قاضی عیاض۔ ط سے قرطبی ح سے امام نووی سنو سی نے صحیح مسلم کے خطبہ کی بھی شرح لکھی ہے۔ اس وجہ سے پہلی جلد کتاب ذیل میں کتاب الایمان سے پھلے یہ بہت تمام کیا گیا ہے کہ شروع صفحہ میں متن صحیح مسلم اور اسکے ذیل میں خط جدولی کے فاصلہ سے شرح سنو سی لکھی گئی ہے کتاب الایمان سے آخر کتاب تک تمام جلدوں میں متن حاشیہ پر اور صفحہ کتاب کے صدر میں شرح ابی اور ذیل میں بفاصلہ خط جدولی شرح سنو سی لکھی گئی ہے۔ آغاز شرح سنو سی صفحہ ۲۔ الحمد للہ الواسع الجود والکریم۔ اس مطبع میں اس کتاب کی ساتھ جلدوں میں تقسیم کی ہے۔ یہ پہلی جلد ہے۔ شروع کتاب سے بحث احادیث السبعین الفاک کے ختم تک۔					
۳۳۸۰	۵۲۰	شرح صحیح مسلم حال المتین الکمال الاکمال وکمال کمال الکمال۔ الخیر الثانی الکمال التوفی ۸۲ھ و امام ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن یوسف السنو سی التوفی ۸۹۵ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۴ھ	۲۵۱			
دوسری جلد ہے۔ کتاب الطہارۃ سے باب علوۃ الخوف کے ختم تک۔							

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مدینہ منورہ چھپکر تفتہ فی الدین پیدا کیا۔ زہد و ورع اور عدل و انصاف انکا مشہور ہے۔ انکے مناقب میں علمائے بہت سے مصنفات ہیں۔ خلافت کے زمانہ میں زکی پوشاک جہین قبا اور عمامہ اور قمیص اور پاجا اور چادر اور ٹوپی اور موزے تھے۔ اسکی قیمت کا تخمینہ صرف بارہ درہم کا ہوا۔ اور قبل خلافت کے انکا حالہ مبارک ایک ہزار درہم سے کم نہ ہوتا تھا۔ مرض کی حالت میں انکا کپڑا بہت میلا ہو گیا تھا۔ انکی بی بی فاطمہ بنت عبد الملک سے کہا گیا کہ اس کپڑہ کو دوہو ڈالنا چاہئے۔ جواب دیا گیا کہ اس کپڑہ کے علاوہ دوسرے کپڑا نہیں ہے۔ حضرت انس اور بربع بن سیرہ اور سائب بن زید اور سعید بن اسیب وغیرہم رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ دو برس پانچ مہینے خلافت کر کے چاس برس کی عمر میں رجب کے مہینے ۱۰ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔ ریاض یافعی۔ شذرات الذهب					
۳۳۸	۵۱۹	شرح صحیح مسلم حالہ اکمال الاکمال و مکمل الاکمال۔ الحجز والاو	الشیخ الفقیہ القاضی ابی عبد اللہ محمد بن خلفہ توفی ۸۲۴ھ	الابی المالکی المتوفی ۸۲۴ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ	۳۰۹۰	
		صحیح مسلم کی دو شرحیں ہیں۔ ایک شرح ابی ہریرہ صحیح ترمذی۔ ابی نے شروع اربعہ سے اخذ کیا ہے۔ شرح مازری۔ شرح عیاض۔ شرح قرطبی۔ شرح نووی۔ اور اپنی شرح میں ان چاروں شرح کے کلام نہ بظہر قصاً معاً ذکر کئے ہیں اور جان ان شرحوں کے کلام میں تنقید وغیرہ معلوم ہوئی ہے اسپر تنبیہ کر دی ہے۔ بانخصوص اکمال کے اخلاق میں زیادہ ہستام کیا ہے جو قاضی عیاض کی معنفہ ہے۔ ان چاروں شروع کے اشارہ کے واسطے چار حرف مقرر کئے ہیں۔ م۔ سے امام مازری۔ ع۔ سے قاضی عیاض۔ ط۔ سے قرطبی۔ و۔ سے نووی۔ صحیح مسلم کی شرح کتاب الایمان سے شروع کی ہے۔ خطبہ کی شرح نہیں لکھی۔ دیباچہ میں					

نمبر و جزو	نمبر سرائ	نام کتاب	نام مصنف	تقریباً قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			سلطان مصطفیٰ خان بن سلطان محمد کے نام پر جو سلاطین عثمانیہ سے ہے۔ کتاب کو معنون کیا ہے۔			
			آغاز کتاب صفحہ ۲ حملہ لمن لعلی مسار اولی السلام۔ و رفع اعلام فضل القضاء و فیصل الحکم۔			
			خطبہ تمام کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ حدثنا والدی مراد العمري الموصلي القرشي قال حدثنا نجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۳۲ و قد نجز ما جرت عجلہ مسأرة القلم الی قول والحمد لله رب العالمین			
			والصلوة والسلام علی محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔			
			مؤلف کی حالت معلوم نہیں ہوئی۔ کتاب کے ختم ہو جانے کے بعد یہ عبارت لکھی ہو العبد المذنب عبد الباقی العمري صلی اللہ علیہ وسلم			
۳۳۷۷	۵۱۸	مسند عمر بن عبد الغزیز الجزء الاول والثانی	الامام العادل المستورین عمر بن عبد الغزیز بن ابی العاص المستوفی سنہ ۱۰۸ھ	مطبع ٹونک	۷۳	
			اس کتاب میں ابو بکر محمد بن محمد بن سلیمان باغندی متوفی ۳۱۲ھ نے روایات عمر بن عبد الغزیز کو جمع کیا ہے اور دو حصہ بن منقسم کر کے جز اول و ثانی سے معنون کیا ہے۔ آخرین ایک مختصر رسالہ بعنوان التسلیق علی مسند عمر بن عبد الغزیز بطریق استخراج احادیث مسند مذکور منقسم ہے جس کے مؤلف کا نام نہیں لکھا ہے۔ عبارت آغاز کتاب صفحہ ۲۔ الجزء الاول من مسند امیر المؤمنین عمر بن عبد الغزیز رحمہ اللہ			
			جمع ابی بکر محمد بن محمد بن سلیمان الباغندی۔ ختم کتاب صفحہ ۴۴ عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بحملہ ان لیستقبل بہ القبلة ان الناس یكوهون ذلک۔			
			امیر المؤمنین و امام العادلین ابو حفص عمر بن عبد الغزیز بن مروان الاموی خلفا بر راشدین پانچویں خلیفہ اور تابعین میں سے چوتھے طبقہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ گورے چٹے آدمی جسم کے نحیف۔ ڈاڑھی بہت خوبصورت رکھتے تھے۔ پیشانی میں کرکین میں گھوڑے کے سیم سے کچھ شکستگی پہنچتی تھی جس کا اثر موجود رہا۔ ابو اسحق بنی امیہ کہے جاتے تھے۔ صغریٰ میں کلام مجید دخل کیا۔ پھر مصر سے اپنے والد کی اجازت سے			

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>مؤلف علیہ الرحمہ چہ سو تراسی ہجری قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ فقہ اور ہنر میں کامل مہارت رکھتے تھے۔ گویا قانونین امام تھے۔ حدیث میں بھی بڑی دستگاہ تھی۔ ہمیشہ کتب بینی اور تدیس میں مشغول رہتے۔ کچھ مدت دیار مصر کے قاضی بھی رہے۔ متعدد کتب نادرہ انکے مصنفات ہیں۔ غریب القرآن۔ مختصر ابن الصلاح۔ البحر النقی۔ تخریج احادیث الہدایہ۔ کفایہ فی مختصر الہدایہ۔ مختصر المحصل۔ ماہ محرم ۵۸۵ھ ہجری میں وفات پائی۔ علامہ سیوطی نے اپنی کتاب حسن المحاضرہ میں انکی وفات ۵۷۵ھ ہجری میں لکھی ہے۔ تاج عمر عثمانی در رکامہ میں اور حاجی خلیفہ کشف الطون میں ۵۸۵ھ میں انکی وفات قرار دی ہیں۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ (الدرر الکامہ)</p>
۳۲۲۳	۵۱۵	الاتحافات السنیہ فی الاحادیث القدیہ	الشیخ محمد المدنی علیہ السلام القرن الثانی عشر	۱۱۹۱ھ	مطبوعہ حیدرآباد ۱۳۲۳ھ	۲۳۹	
							ایک نسخہ مطبوعہ اس کتاب کا نمبر ۴۸۹ پر مع کیفیت کتاب و مؤلف کتاب تحریر ہو چکا ہے۔ فلینظر
۳۲۵۴	۵۱۶	کتاب الاسماء والصفات	الامام الحافظ ابو بکر احمد بن حسین علی بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ السہبکی الحنبلہ ۵۵۸ھ		مطبوعہ الآباء ۱۳۱۳ھ	۳۶۴	
							اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ نمبر ۴۴۶ پر مع مضامین کتاب و ترجمہ مصنف لکھا گیا ہے۔
۳۳۴۸	۵۱۷	رسالہ عبدالباقی	مولانا عبدالباقی بن ابی الموصلی القرشی		قلمی	۳۲	
							<p>تقطیع کتابت ۵ ۱/۴ ۳۰ - انچہ - خط اور کاغذ عرب - کسی جگہ پونہ کاری اور کرم کا اثر نہیں۔ کتاب سرنی اور سیاہی سے۔ کتاب کا نام تحریر نہیں صرف اس حدیث کی الراحمون برحمہم الرحمن بن باریک و نعالے ارجوا من فی الامراض ببر حکم من فی السماء تفصیل و تحقیق سے شرح لکھی ہے۔</p>

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>۱ امام بخاری علیہ الرحمہ آخر عمر میں جب نیشاپور آئے تہن تو امام مسلم نے اُن سے ملاقات کی اور بیشتر انکی خدمت میں آکر رفت رکھی طلب علم کی غرض سے اقطار و انخاف کا سفر کیا۔ اور بڑے بڑے ارباب فن حدیث سے سماع حدیث کا اتفاق رہا۔ خراسان میں بھی اور اسحق بن راہویہ وغیرہا سے رہے میں محمد بن مهران حال او ابی حسان سمعی وغیرہا سے۔ عراق میں امام احمد بن حنبل اور عبد اللہ بن مسلمہ قیتی وغیرہا سے۔ حجاز میں سفید بن منصور اور ابی مصعب وغیرہا سے۔ مصر میں عمر بن سواد اور جرطلہ بن یحیی وغیرہا سے۔ اپنے زمانہ کے اکابر علما اور حفاظ سے جو ان سے اعلیٰ درجہ میں ہیں روایت حدیث کرتے ہیں۔ انکے ہم پلہ اور جمعہ صحیح شاخ اور علما جیسے ابو حاتم رازی۔ اور موسیٰ بن ہارون اور ابو عیسیٰ ترمذی ان سے حدیث کی روایت کرتے مشائخین مذکورین کے علاوہ اور بہت سی خلائق ہے جنکا احصا اور شمار دشوار ہے۔ اس کتاب کے علاوہ اور بھی انکے مصنفات ہیں۔ سنذکیر۔ جامع کبیر۔ کتاب جمل۔ کتاب اوہام محدثین۔ کتاب تیسر۔ کتاب مسیحیسی لمہ الاظم و دواعر۔ کتاب طبقات تابعین۔ کتاب محضر مبین۔ باتفاق علما شب یکشنبہ ۲۴ شعبان ۲۶۱ھ و ۲۶۱ھ کتبہ حجری پچپن برس کی عمر میں نیشاپور میں انکی وفات ہوئی۔ دوشنبہ کے روز میدان بلکہ نیشاپور میں مدفون ہوئے۔</p> <p>(ابن خلکان و شعبۃ اللغات)</p>
۵۱۲	المبین الحسین بفہم الاربعین	ملا علی بن سلطان محمد زیدی انحفی المکی اللہ فی ۱۲۸ھ	۱۰۱۰ھ ۱۳۲۸ھ	مطبوعہ مصر ۲۳۷		<p>اربعین نووی کی بسط و تفصیل کے ساتھ شرح لکھی ہو۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ ما لہدی جعل الاعمال و الاوقات اعتبارا دلائل نام۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۲۳۲ من الساعة التي هي اخت القیامة</p> <p>(ملا علی قاری کا ترجمہ فن تجوید نمبر ۱۰۳ پر تحریر ہو چکا)</p>

نمبر موجودا	نمبر شرا	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تسلی	تعداد صفحات	کیفیت
		مختصر کتاب ہو۔ کتب احادیث صحیح اور اقوال اہل فلاح سے ماخوذ ہو۔ کیفیت موت اور حالات برزخہ کو بیان کیا ہو۔ حدیث نقل کرنے کے بعد مؤلف جان بطریق شرح کچھ لکھتے ہیں تو قال رضی اللہ عنہ سے شروع کرتے ہیں۔ مختصر خطبہ لکھنے کے بعد باب بدر الموت سے ابتدا کی ہے۔ خطبہ کا آغاز یہ ہے۔ الحمد للہ الذی خلق الموت والحیوة للشریعة والصلوة علی رسولہ محمد الذی قال موتوا قبل ان تموتوا بأطریفة۔ کیفیت موت ختم کرنے کے بعد باب ملاقات الارواح للیث کے یہاں سے شروع کیا ہو۔ اخرج ابن ابی الدنیا عن ثابت البنانی قال بلغنا ان المیت اذا مات احتق اہلہ واقاربہ الذین تعدوا من الموتی فله وافرہ بهم وھم افرح بہ من المسافر اذا قدم الی اہلہ قال رضی اللہ عنہ افاد الحدیث ان ادراج الموتی یتلاحقون ویفرحون بملأ قانقر۔ آخر کتاب میں باب فی بیان مدة البرزخ یہاں سے شروع کیا ہو۔ اخرج المحکم الترمذی فی نوادر الاہل الحدیث عن محمد بن محمد بن ثعلبی بن ہلال عن لیث عن مجاہد عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما الشفاعة یوم القیة لمن عمل الکبائر من امتی۔ خاتمہ کتاب فہذا یدل ان بعثہ علیہ السلام کان فی الف السادسة فزیادة المدة انما ھی ستون سنة من الالف السادسة ومن ہذا یزید البرزخ لہذہ الامة الی قریب من الالف والخمسمائة واللہ اعلم اس کتاب کا ایک نسخہ خوشخط بخط نسخ نمبر ۵۳۸ فن حدیث پر برج ہے۔ مؤلف کتاب کی تحقیق نہیں ہوئی نسخہ ہذا کے آخر میں یہ عبارت لکھی ہو قد وقع الفراغ من تسوید ہذہ الرسالة الیہیونۃ المسماة بترجہ البرزخ فی علم الحدیث من تصنیف افاضل الدھر واکابر العصر ابو سعید سلیمی۔ وقت الظہر ناسخہ وعشرین من شہر رمضان من ید الضعیف الرجی الی رحمة اللہ تعالیٰ سراج احمد بن محمد مرشد بن محمد ارشد بن محمد فرخ شاہ بن خواجہ محمد سعید بن مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم بسلام اللہم اغفر لکاتبہ					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا خطی	تعداد صفحات	کیفیت
		اصلاح الفاظ - کتاب التفسیر - کتاب النحل - کتاب اعراب القرآن - کتاب الانوار - کتاب المسائل والحوایات - کتاب المسیر والقتال - غیر ذلک - سنہ وفات میں اس کے اختلاف بری - شروع رجب ۱۲۸۲ھ - دہ ہجری یا اکثر یا شترین ناگہانی موت سے انتقال فرمایا - دفعہ چہارم ماری اور ہیشہ شش ہو گئی - رسی حالت میں راہری ملک بٹا ہوئے - بعض مورخین نے دوسری طرح بھی انکی موت بیان کی ہے - (تاریخ یا فنی)					
۲۷۶۱	۵۰۹	الجواز والصلوات من جمیع الاسامی والصفات مولانا السید نور الحسن نواب صدیق حسن خان المؤلف ۱۳۳۶ھ	۱۲۹۷ھ	مطبوعہ دہلی ۱۲۹۷ھ	۴۹۰		
		اس کتاب کی تالیف سے اصل غرض تو تعلیم ہے - تسمیہ اولاد میں اس امر قدیمہ کی جو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مذکور ہیں - اور سلف صالح کے معمول بہا ہیں - مؤلف نے اس غرض کے ضمن میں دوسرے متفرق امور ات بھی آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ سے ذکر کئے ہیں - چونکہ ان باتوں کے بیان میں بہت سی حدیثیں لائی گئی ہیں اسی مناسبت سے یہ کتاب فن حدیث میں درج کی گئی - سب سے پہلے اس کتاب میں خداوند عالم کے اسرار حسنہ اور صفات علیا بہت تحقیق و تفصیل سے بیان کر گئے ہیں - اسکے بعد نبیائے علیہم السلام جو کتاب عزیز میں مذکور ہیں - پھر حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسرار مبارک - اسکے پیچھے صحابہ کرام اور اہل بیت عظام اور ملوک اسلام کے اسرار مذکور ہیں - ان امور کے تذکرہ میں تبعا اور بہت سی مفید باتیں آگئی ہیں - (مصنف رحمہ اللہ کا حال اس سے قبل نمبر ۴۷۵ پر تحریر ہو چکا)					
۲۷۸۴	۵۱۰	شرح برزخ ابو سعید سلمی	۱۲۰۱ھ	خطی	۹۲		
		تفہیم کتابت ۱/۵۵ - ۱/۴۴ - ۱/۳۷ - ۱/۳۶ - خط نستعلیق طبع البطلانہ - کتاب کرم خوردہ اور پوڈیکا مکتب مولانا سراج احمد - جو حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی اولاد سے ہیں -					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ اسلامی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>مذہب شافعی رکھتے۔ ایک مدت تک حلب میں وقعت وقت دار کے ساتھ گزراں کی۔ پھر دمشق کی سکنی اختیار کر لی۔ مصنفات انکے بہت ہیں مثلاً انکے کتب ذیل زیادہ مشہور ہیں۔</p> <p>الکفیه۔ تسهیل الفوائد فی النحو۔ کتاب الضرب فی معرفۃ لسان العرب الکافیۃ الشافیہ۔ کتاب الخلاصہ۔ کتاب العین مع شرح۔ سبک النظم وفک المحتم۔ احوال الاعلام بتلیث الکلام۔ ناہ شعبان چہ سو بہتر ہجری میں دمشق میں انتقال فرمایا۔ اور روحہ قرب الموفقین مدفون ہوئے۔ (شذرات المذہب)</p>
۲۶۰۱	۵۰۸	تأویل مختلف الحدیث فی الروایۃ علی اعداد اہل الحدیث	ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبة الدینوری المروزی	اللفوی۔ المتوفی ۲۶۵ھ	مطبوعہ مصر ۲۸	۲۶۵	۴۶۴
							<p>اس کتاب میں ان احادیث کو جو ظاہر مختلف اور متناقض معلوم ہوتی ہیں جمع کیا ہے۔ اور انکی تطبیق و وجہ سے بیان کی ہے۔ بعض احادیث مشکل یا متشابہ پر جو باہمی النظر میں شبہات وارد ہوتے ہیں انکے جوابات عمدہ طریق سے دئے گئے ہیں۔ جو مخالفین کے واسطے سکنت ہیں۔ ابتدا میں فہرست مضامین شامل ہے۔ شروع قال الامام ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبة رحمہ اللہ تعالیٰ۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقلۃ للمتقین الذ خاتمہ۔ وانما اراد انہ یعلون الشر وھو لا یملہ۔ الی آخرہ</p> <p>ابن قتیبة کو فہ یا بغداد میں دو سو تیرہ ہجری میں پیدا ہوئے۔ انکو دینوری بھی کہتے ہیں اس لئے کہ دیور کا قاضی رہی ہیں۔ باپ انکے مروزی تھے۔ بہت بڑے فاضل اور اعلیٰ درجہ کے نحوی اور لغوی تھے۔ بغداد میں انکی سکونت رہی۔ اسٹی بن راہویہ اور ابی حاتم سجستانی اور ابی اسحق زیادی اور دوسرے اسی طبقہ کے لوگوں سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے انکے بیٹے احمد اور ابن درستیہ فارسی نے روایت کی ہے۔ کتاب المعارف اور ادب الکاتب انکی مشہور کتابیں ہیں۔ انکے سوا اور بھی انکے تصانیف ہیں۔</p> <p>غریب القرآن الکریم۔ غریب الحدیث۔ حیون الاخبار۔ مشکل القرآن۔ مشکل الحدیث۔ طبقات الشعرا۔</p>

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ و تلی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب ہبہ - کتاب وجدان - کتاب علل - کتاب کف - کتاب مبسوط تحصیل علوم - سفر بلا و صحبت مشائخ سے فراغت حاصل کر کے وطن اصلی بخارا میں قیام فرمایا۔ اور مدت تک حدیث شریف اور دیگر علوم کی تدریس و تعلیم میں مشغول رہے۔ اتفاقاً بخارا کا حاکم بعض وجوہ سے مخالف ہو گیا۔ اس وجہ سے انکو بخارا چھوڑنا پڑا۔ اور اہل بصرہ کی اسناد عا پر عمر قند کی طرف متوجہ ہوئے۔ جب عمر قند کے قریب قریہ خرتنگ میں پہنچے۔ تو معلوم ہوا کہ عمر قند کے رہنے والوں میں بھی انکے قیام عمر قند میں اختلاف ہو۔ چند روز اسی قریہ میں قیام فرمایا۔ اور لوگوں کے حالات سن کر سخت ملول و پریشان ہوئے۔ ایک روز بعد نماز تہجد دعا فرمائی اللہم قد ضاقت علی الارض بما رحبت فاقبضنی الیک بالآخر اسی قریہ میں بیمار ہو گئے اور شبہ غرہ شوال ایک سو ستادین ہجری میں انتقال فرمایا۔ (اشعۃ اللغات)					
۲۶۹۲	۵۰۴	شواہد النبویہ و تصحیح لشکات البیاض صحیح	الشیخ جمال الدین محمد بن ابی بن مالک الطائی البغدادی الحنوی المتوفی ۷۶۲ھ	مطبوعہ مطبع انوار احمدی لکھنؤ ۱۳۱۹ھ	۱۵۲		
		مختصر شرح صحیح بخاری کی ہے۔ مؤلف نے اس کتاب میں جامع صحیح کے کلمات صعبہ اور اعراب مشککہ کی تشریح و تفسیق کی ہے۔ آیات قرآنیہ اور کلام فصحاے عرب کو بطریق شواہد سند میں پیش کیا ہے۔ چونکہ یہ کتاب پرانے اور کرم خوردہ نسخہ سے منقول ہو کر طبع کی گئی ہے باوجود کوشش تصحیح و تصحیح پڑھنے میں ایسی دشواری پیش آئی جسکی وجہ سے کہیں کہیں باض چھوڑی گئی ہے۔ مؤلف کی کنیت ابن مالک ہے۔ نحو میں افسیہ انکا مشہور کتاب ہے۔ چہ سو یا چہ سو ایک ہجری میں پیدا ہوئے۔ ایمان کی طرف انکی نسبت کی جاتی ہے۔ یہ مقام اندلس کے شہروں میں سے ہے۔ علوم متعارفہ کو بہت سے فضلا سے حاصل کیا۔ عربیت اور قرأت میں امام فن تھے۔ لغت اور علم حدیث میں بھی کامل دستگاہ رکھتے۔ اشعار عربیہ پر بہت بڑی نظر ہے۔ بڑے عقل و صاحب وقار متقی و پرہیزگار شخص تھے۔ فروعاتین					

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۶۶	۵۰۶	خیر الکلام فی قرۃ خلف الامام مع قرۃ العینین رفع الیدین بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ	الامام الحافظ ابو عبد اللہ محمد		مطبوعہ مصر ۲۰ ۱۳۵ھ	۲۶	
<p>اس جلد میں دو کتابیں ہیں۔ متن میں خیر الکلام۔ حاشیہ پر قرۃ العینین۔ دونوں کتابیں امام بخاری کی تصنیف ہیں۔ خیر الکلام۔ اس کتاب میں اُن احادیث کو جمع کیا ہے جنہیں فاتحہ خلف امام پڑھنے کا ثبوت ہے۔ امام بخاری کی تحقیق کی بنا پر بھی مسلک رائج ہے۔ قرۃ العینین۔ اس کتاب میں رفع الیدین کے باب میں حدیثیں جمع کی ہیں۔ اور اس کی عدم رفع پر ترجیح دی ہے۔</p> <p>امام بخاری کی کنیت ابو عبد اللہ اور نام محمد باب کا نام اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ ہے۔ جمعہ کے روز بعد نماز عصر ۱۳ یا ۱۶ شوال ایک سو چورانوے ہجری کو بخارے میں پیدا ہوئے۔ اسی مناسبت سے بخاری کہے جاتے ہیں۔ بلکہ بخاری ان کی ذات اور ان کی کتاب جامع صحیح کیواسطے بمنزلہ علم کے ہو گیا ہے۔ اور انکو جعفری بصرہ جیم بھی کہتے ہیں۔ اسلئے کہ جد اعلیٰ انکے مغیرہ مجوسی تھے۔ یہاں جعفری کے ہاتھ پر شرف ہلال ہوئے۔ اسوقت بخارا کا حاکم تھا۔ فن حدیث میں مفتدا اور محدثین میں امیر المؤمنین فی الحدیث شمار کئے جاتے ہیں۔ ناصر لا حدیث ابن بویہ انکا لقب ہے۔ خط حدیث اور کثرت اطلاع طرق اور فہم معانی کتاب وسنت میں بے نظیر تھے۔ اعلیٰ درجہ کا ذہن پایا تھا۔ وقت نظر۔ قوت اجتہاد و زہد و ورع میں مثل نہیں رکھتے تھے۔ صغریٰ سن میں نابینا ہو گئے تھے۔ مگر اپنی مان کی دعا سے پھر بینا ہو گئے۔</p> <p>قرأت اور سماع حدیث کی غرض سے بلاد اسلام میں بہت سفر کئے۔</p> <p>ایک بار اسی اشخاص سے روایت حدیث کی ہے۔ مدینہ منورہ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس تاریخ کبیر تالیف کی۔ اور جامع صحیح کو سولہ برس کی مدت میں مسجد حرام میں تصنیف کیا۔</p> <p>حلا وہ ان دونوں کتابوں مجلد ہذا کے اور بھی انکے مضامین ہیں۔ کتاب اب مفرد۔ برآلوالدین تاریخ اوسط۔ تاریخ صغیر۔ خلق افعال عباد۔ کتاب انصاف۔ جامع کبیر۔ مستند کبیر۔ کتاب الاشرہ</p>							

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۱۵	۵۰۵	تذکرۃ الموضعات	العلامة الحافظ ابو الفتح محمد بن طاهر بن علی بن احمد المقدسی		مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ	۱۲۰	
<p>اس کتاب میں ان احادیث کو جمع کیا ہے جنکے راوی جوئے ضعیف - بے اعتبار - متروک القول ہیں - ابتدا سے حرف حدیث کے اعتبار سے حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب کیا ہے - ہر حدیث گمنام کے بعد بتایا گیا ہے کہ اسکا راوی اس حیثیت کا ہے - کتاب کے آخر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے - وجد فی نسخۃ القرآن ما نصہ آخر کتاب التذکرۃ للحافظ ابی الفضل بن طاهر المقدسی وکان الفراغ منه فی ثانی ربیع الثانی من شہور ۸۶۶ھ والحمد للہ علیہ بذالعبدا الفقیر الحقیر الی اللہ تعالیٰ عبد الرحمن بن محمد بن حسن بن محمد الطوسی المالکی الاثرہری غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمن دعالہ بالمغفرة - مولف رحمہ اللہ چٹپی شوال چار سو اڑھیس ۱۲۲۳ھ ہجری بیت المقدس میں پیدا ہوئے - علم حدیث میں بڑے پایہ کے شخص تھے - حدیث صحیح اور مقیم کے پرکھنے اور معرفت رجال حدیث میں بڑی قدرت رکھتے - حدیث شریف کی طلب میں بلاد شام اور مصر اور حجاز اور عراق اور فارس وخراسان وغیرہ کے بہت سے سفر کئے ہیں - اعلیٰ درجہ کے خطاط اور زود نویس تھے - قرأت حدیث میں تیزی اور سرعت انکی مشہور ہے - شعر گوئی کا بھی ذوق رکھتے تھے - کثیر التصانیف ہیں - انکے بعض مصنفات کمال آسایہ ہیں - الیواقیت المصباح - ذخیرۃ الحفاظ - تحکۃ الکامل لابن عدی - تراجم البحر - والتعذیل للدارقطنی - اطراف الغریب کتاب اطراف حدیث مالک بن انس - کتاب رواۃ انس بن مالک - کتاب اطراف احادیث ابی حنیفہ - معجم البلدان - کتاب موافقات البخاری وسلم - کتاب صفۃ التصوف - اکشف عن حدیث الشہاب وغیرہم - حج اور عمرہ بھی کثیرۃ التعداد ان سے ادا ہوئی - آخری حج کی واپسی ربیع الاول کو ہینے کے ختم جمعہ کے روز پانوساتھ ہجری میں وفات پائی - اور چرانے مقبرہ بغداد میں جو جانب غربی ہو مدفون ہو - (ابن خلکان وغیرہ)</p>							

نمبر وجود نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ پاشلی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>احادیث صحیحہ کے ساتھ خلط کر دیا چونکہ یہ امر سخت قبیح اور اکبر بکارتین سے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب امور ات کا ذہن منسوب کئے جائیں اس ضرورت سے سخاوی رحمہ اللہ نے اس کتاب کو لکھا۔ اور احادیث صادقہ کو کا ذہن سے میسر کر دکھایا۔ انکی اس کتاب میں تطویل ہو گئی تھی اس لئے شیبانی رحمہ اللہ نے مختصر اسکا کتاب ہذا کو چار روز میں کیا۔ اور کہیں کہیں اپنی طرف سے قلت کے ساتھ کچھ بڑھایا۔ جمرات کے دن ۱۲۔ رمضان المبارک نو سو چھ مین فراغت پائی۔ مگر ابھی تک اس میں کئی قدر بقیہ بھی رہ گیا۔ جسکو انھوں نے اس کے بعد مقام زبید محروسہ۔ جوین کے متعلقات سے ہے پورا کر دیا۔</p> <p>آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی رفع بعض خلقہ علی بعض فی الدرجات۔ خاتمہ صفحہ ۲۵۱۔ قال مولانا غفر اللہ ذنوبہ واستغفروہ فرغت من اختصار فی اربعۃ ایام آخرھا فضی یوم الخلیفۃ الثانی عشر من شہر رمضان سنۃ ست وستمائة سوی احرف بسیرۃ الحقہا بعد ذلک وذلک ہذا بنید المحروسۃ من الجن الملبون الی آخر العارۃ۔</p> <p>عبدالرحمن شیبانی چوتھی محرم آٹھ سو چھ ہجری میں جمرات کے دن مقام زبید محروسہ جوین کے متعلقات سے ہے پیدا ہوئے۔ اسی سن میں انکے والد زبید محروسہ سے چلے گئے۔ جنکو شیبانی نے پھر نہیں دیکھا۔ اپنا دادا اشرف الدین اسماعیل شافعی کے زیر تربیت پرورش پائی۔ اور انہیں کی دعا سے نفع اٹھایا۔ بڑے ثقت۔ صالح۔ عابد۔ متواضع شخص تھے۔ اخبار و آثار کے حافظ۔ علم حدیث کے ماہر۔ بہت سے فضلاء سے اخذ علوم کیا۔ بڑے بڑے اکابر ان کے شاگرد ہوئے۔ ہمیشہ اپنے گھر اور مسجد میں عبادت اور تدریس حدیث میں مشغول رہے۔ انکے مصنفات متعدد ہیں منجملہ انکے یہ کتابیں زیادہ مشہور ہیں۔ تیسرے اصول الی جامع الی مسباح المشکوۃ۔ غایۃ المطلب۔ عظم المنہ فیما یغفر اللہ الذنوب ویوجب بہ الجنۃ۔ بغیۃ المستفید یا خیرید قرۃ ایمون فی اخبار المؤمنین رسولہ شریف نبوی۔ کتاب المعراج وغیرہ۔</p> <p>(تہذبات الذہب)</p>

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیسٹ
		نصیحة المسلمین باحادیثہ خاتم المرسلین	لم اقف				
		کتاب الادب والرفاق مشکوٰۃ شریف سے حدیثیں منتخب کر کے لکھی ہیں۔ اس رسالہ کے مصنف نے اپنا نام نہیں لکھا۔					
		الرسالہ السنیہ فی الصلوٰۃ	امام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ				
		اس رسالہ میں احادیث جمع کی گئی ہیں جنہیں زجر و توبیخ ہے۔ ان لوگوں پر جو ارکان نماز میں امام کی پورے طور پر تسبیح یا رکوع و سجود طمانیت سے نہیں کرتے۔ (امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ رسالہ امام احمد کے تحت بیان کیا گیا ہے)					
		کتاب الصلوٰۃ	شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن ابی العزوف بابن قیم الجوزی المتوفی ۷۵۱ھ				
		یہ کتاب چند سوالات کے جواب میں ہے جو تارک نماز وغیرہ کے متعلق استفسار کیا گیا ہے۔					
		الواہل الصیباں لکلم الطیب	ایضاً				
		یہ کتاب فضیلت ذکر و ذکر اور دوسرے بیانات میں ہے جو اسی کو قریب ہیں۔ مصنف کا ترجمہ فی تفسیر ص ۶۷ پر کیا گیا ہے					
۲۹۱۴	۵۰۴	تفسیر الطیب من بحیث فیما یرور السنۃ الناس الشیبانی الشافعی المشہور بالمربع الزبیدی المتوفی ۷۴۲ھ	۹۰۶ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۴ھ	۲۵۴		
		یہ کتاب ملخص و مختصر ہے کتاب المقاصد الحسنہ کا جو شیخ ابی عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن سخاوی متوفی ۷۹۰ھ کی تالیف ہے۔ اس کتاب کی ترتیب ادائل حروف حدیث پر کی گئی ہے۔ مقاصد حسنہ کی تالیف کا سبب یہ تھا کہ لوگوں نے ایسی باتوں کی نسبت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کی جو بالکل بے عمل تھیں اور انکو					

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						تین سو اڑتیس ۳۸۸ھ ہجری میں انکے والد سعید نے وفات پائی۔ علم اور حفظ حدیث میں اپنے زمانہ کے امام تھے۔ امام داقلنی کے شاگرد ہیں۔ شنبہ نسبت اور کتاب المؤلف والمختلفہ انکے مصنفات ہیں۔ انکے علاوہ انکے اور بھی تالیفات نافع ہیں۔ سہ شنبہ کی شب ساتویں ماہ صفر چار سو نو ۳۸۸ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔ اور سہ شنبہ کے روز مدفون ہوئے۔ (ابن خلکان)
	اصول الایمان	محمد بن عبد الوہاب	نجدی۔ المتوفی ۱۲۰۶ھ			
						اس کتاب میں ایمان و اسلام و کبار کے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔
	فضل الاسلام	ایضاً				
						اس رسالہ میں دین اسلام کی فضیلت کا ذکر ہے۔
	کتاب الکبار	ایضاً				
						اس رسالہ میں کبار گناہوں کی تفصیل مذکور ہے۔
						محمد بن عبد الوہاب نجدی۔ گیارہ سو پندرہ ۱۱۵۰ھ ہجری نظام عثمانیہ میں جو بلاد نجد سے بے پیدا ہوئے اور وہیں نشوونما پایا۔ قرآن شریف پڑھنے کے بعد اپنے والد سے علم پڑھا۔ حنبلی مذہب رکھتی تھے۔ حج کرنے کے بعد جب مدینہ منورہ گئے ہیں تو وہاں شیخ عبد اللہ بن ابراہیم نجدی سے بھی کسب علم کیا۔ اپنے والد کے ہقتال کے بعد دعوتِ خلق اور وعظ کی طرف متوجہ ہوئے۔ نجد سے عمان تک لوگ انکے متبع ہو گئے۔ پھر وہاں سے حجاز و یمن کی طرف بھی اپنا اثر پھیلا یا۔ ان مقامات کے علاوہ غالباً انکا اثر متعدد یمنین ہوا۔ عام و خاص میں عقائد کے باب میں بہت متم ہیں۔ نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب (اتحاف السبل) میں بہت تفصیل کے ساتھ انکے حالات لکھے ہیں۔ اور ان امور سے حوا کی طرف مٹوب میں برتیت ظاہر کی ہے۔ بارہ سو چہ ۱۲۰۶ھ ہجری میں انکا انتقال ہوا۔

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		سبعیہ لجامۃ من المتأخرین منهم القاضي عز الدين بن جماعة والامام ابو امامة بن النفاثر والعلامة سراج الدين عمر بن علي الانباري والمغني بدر الدين محمد بن عبد الله الزركشي وعند كل منهم ما ليس عند الآخر من الفوائد والزوائد واسعها عبارة واخلصها اشارة كتاب ينفعنا سراج الدين الا انه اطاله بالتركيز فجاء في سبع مجلدات ندر ايت له تحفه في مجلدة لطيفة احل فيها بكتير من مقاصد المطول وتنبيهاته فرايت تلخيصه في قدر ثلث حجمه مع الاثر والتحصيل مقاصده فمن الله بذلك ثم تنبعت عليه الفوائد الزوائد من تخاليف المذكورين معه ومن يخرج احاديث الهداية في فقه الحنفية لاهامام جمال الدين الزيلعي لانه ينبه فيه على ما يحتج به مخالفوه وارجوا الله ان تم هذا التبع ان يكون حاو بالحل ما يستدل به الفقهاء في مصنفها تقصير في الفروع و هذا مقصد جليل - ابك نسخة قلمی اسکا اسی فن کے نمبر ۶۰ پر درج ہو۔ (ابن حجر رحمہ اللہ کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۴۱۵ پر تحریر ہو چکا)					
۲۹۱۹	۵۰۳	مجموعہ شرح الربیعین نودی وغیرہ	محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف المشهور بالامام النودی - المتوفی ۷۶۶ھ		مطبوعہ دہلی الانباری	۱۱۸	
		یہ وہ شرح ہو جسکو خود امام نودی نے اپنی اربعین پر لکھی ہے مشہور کتاب ہو۔ (امام نودی کا ترجمہ اسی فن کے نمبر ۴۳۵ پر لکھا گیا)					
		عمدة الاحکام من کلام خیر الانام	الامام الحافظ عبد الغنی المصری المتوفی ۸۰۹ھ				
		اس کتاب میں صحیحین کی وہ حدیثیں جمع کی ہیں جو احکام عبادات و معاملات کے متعلق ہیں۔ امام و حافظ ابو محمد عبد الغنی بن سعید علی بن الازدی مصری آخر و یقعدہ تین سو تیس یا تینیس ہجری میں پیدا ہوئے					

نمبر ۱۹	نمبر ۲۰	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							منسوب بہین مجلس و غلامین سوا لاسی کہ جابات بہمت ہی ندرت کے ساتھ دیتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ سنی اور شیعہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی بابت مناقشہ ہوا بالآخر انکو جابسین نے حکم قرار دیا اور عین مجلس و غلامین پیکر اپنا اپنا مدعا ظاہر کیا۔ آپ کو کیا وجہ جواب فرمایا کہ من ببنہ فی بیتہ جس سے ہر شخص اپنے مدعا کے موافق کامیابی سمجھ گیا۔ انکے محاسن شمار سے زیادہ ہیں شب جمعہ بارہ رمضان المبارک پانسو ستانوے ہجری میں بغداد میں انتقال فرمایا۔ اور باب حرب میں نہ فون ہوئے۔ جو جسکی طرف انکی نسبت کی جاتی ہو ایک مشہور تمام کا نام ہے۔ (ابن خلکان)
۲۹۱۸	۵۰۲	التلخیص البحر فی تخریج احادیث الرازی لکبر	حافظ ابی الفضل شہاب الدین بن علی بن حجر العسقلانی	۸۱۲ھ	مطبوعہ ۱۳۱۴ھ	۴۱۴	الفارسی ہلی
			ثم المعمری المتوفی ۸۵۲ھ				
							یہ کتاب فن حدیث میں نہایت عمدہ اور مستند ہو گیا اس فن کا بڑا فائدہ ہے۔ جس قدر محدثین اور فقہا مؤلف کے بعد ہوئے ہیں سب کا سرمایہ ہے۔ اس کتاب کی ترقیب ابواب فقہ کے اسلوب پر ہو ہر باب کی حدیث کو جمیع طرق اور بیان علل سے نہایت خوبی و اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔ اس کتاب میں تخریج احادیث فتح العزیز علی کتاب البحر ہے۔ جو امام فروزی رافعی شافعی کی بہت بڑی شرح ہے کتاب دجیر پر۔ اور وجیز امام غزالی رحمہ اللہ کی تصنیف ہے۔ فروغ میں موافق مذہب امام شافعی۔ جسکو انھوں نے بسیط اور وسیط اپنی دونوں کتابوں سے اغذ کیا ہے۔ جسکی نسبت کہا گیا ہو کہ اگر امام غزالی پیغمبر ہوتے تو کتاب وجیز انکی پیغمبری کے واسطے بجائے معجزہ کے ہوتی۔ تخریج احادیث فتح العزیز میں تخریج کی ایک جماعت نے متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ مؤلف نے ان تمام کتابوں کے فوائد و تعلقات حدیث اخذ کر کے مع زوائد جامع اور انفع اس کتاب کو بنا دیا ہے۔ جیسا کہ خود خطبہ میں لکھتے ہیں۔
							اماً بعد فقد وقف علی تخریج احادیث شرح الوجیز للامام ابی القاسم الرازی یتکون اللہ

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۰۴	۵۰۱	اخبار اہل الروسخ فی الفقه والتجديت بقدر المنوخ من الحديث	شیخ الامام العلامة جمال الدین ابن الفرج عبد الرحمن بن ابی علی بن محمد بن زکی المتوفی ۷۵۹ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۲ھ	۸	

مختصر کتاب ہے۔ بطریق رسالہ کیسٹل احادیث پر مشتمل ہے جن میں ظاہراً ایک دوسری کی ناسخ و منسخ معلوم ہوتی ہیں جیسے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے بارہ میں حضرت خذیفہ اور حضرت جابر کی روایت میں بظاہر ناسخیت و منسخیت مفہوم ہوتی ہے۔ روى خذیفه قال رايت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اتى سبأ طمته قوم فبال وهو قائم۔ وروى جابر ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم نهى ان يبول الرجل قائماً۔ اس رسالہ میں مصنف علیہ الرحمہ نے اسی قسم کی احادیث سے بحث کی ہے اور انہیں منقط یا صحت و ضعف وجہ وجہ سے بیان کیا ہے۔ بعض علما نے جو حدیث ناسخ و منسخ میں خلط کیا ہے اُس پر تنبیہ بھی کی ہے۔

مصنف علیہ الرحمہ محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہیں۔ پانسو آٹھ یا دس ہجری میں تقریباً پیدا ہوئے۔ پانسو چودہ ہجری میں ان کے والد نے وفات پائی۔ بغداد کے رہنے والے ہیں۔ حنبلی مذہب رکھتے تھے۔ اپنے زمانہ کے علامہ اور علم حدیث میں بڑے پایہ کے شخص ہوئے ہیں۔ وخط گوئی میں کامل دست گاہ رکھتے۔ علم حدیث میں ان کے تصانیف بہت زیادہ ہیں۔ علم تواریخ میں کتاب تنظیم فی تاریخ الامم جو ط کتاب ہے۔ موضوعات حدیث میں بڑے حجم کی کتاب انکی مشہور ہے۔ علاوہ اسکے دیگر فنون میں بھی ان کے مصنفات کثیر ہیں تصنیف کی نسبت مبالغہ سے کہا گیا ہے کہ روز ولادت سے وقت انتقال تک نہ اجزا روزانہ کا حساب پڑتا ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو اس کثرت سے لکھا ہے کہ تراشہ اقلام کی نسبت جگہ بڑا انبار جمع ہو گیا تھا۔ وصیت فرمائی تھی کہ میرے غل موت کا پانی ہنیں سے گرم کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اس پر بھی تراشہ اقلام باقی رہ گئی۔ بہت سے اشعار لطیف بھی انکی طرف

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		منتخب کنز العمال	شیخ علاء الدین علی الشہو بالمستی المندی بن حاتم بن عبد الملک بن قاضی المتوفی ۹۷۵ھ				
		<p>مؤلف رحمہ اللہ نے پہلے کتاب جمع البحار مع مولفہ علائہ سید علی کو مرتب و مہوب کر کے کنز العمال کے ساتھ موسوم کیا۔ پھر کنز العمال کا انتخاب کر کے منتخب کنز العمال نام رکھا۔ یہ منتخب جلد مجلدات مسند امام احمد مرقومہ سابق کے حواشی پر ہے۔ عبارت ابتدائی حاشیہ صفحہ ۲ الحمد للہ الذی سول علی عبادہ حفظ الکتاب والسنة (شیخ علی مستقی کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۶۲ م پکھا گیا)</p>					
۲۸۸۸	۴۹۹	المستقی	الامام احمد بن محمد بن حنبلہ بن علی بن الجارود المتوفی ۲۴۱ھ		۱۳۱۵ھ مطبوعہ حیدرآباد	۵۰۴	
		<p>یہ کتاب گویا استخراج ہے صحیح ابن خزمیہ پر لیکن بہین صرف اسکے اصول احادیث پر اکتفا کیا گیا ہے۔ چونکہ مستقی نام رکھا گیا۔ اس کتاب میں ہر حدیث کی برابر حاشیہ پر حروف تہجی سے کتب ناخوذ عنہا کا اشارہ کیا گیا ہے۔ مثلاً ط سے موطا۔ حم سے مسند امام احمد فتح سے بخاری۔ م سے مسلم۔ و سے ابوداؤد۔ علی بن القیاس کتاب کو اس حدیث پر تمام کیا ہے۔ اخلاؤنا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکیم ابن عبد اللہ بن نافع حدیث ہم فال حدیثنا ہشام بن سعد عن زید بن اسلم عن ابیہ ان معاً ورفی رضی اللہ عنہ لما قدم المدینۃ حاکماً حاکماً عبد اللہ بن عمر فقال له معاویہ حاجتک ما ابا عبد اللہ فقال له حاجتی عطاء المحرین فانی رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حین جاءہ سبی لم یبدء باول منہم۔ مؤلف علیہ الرحمہ کے تفصیلی حالات معلوم نہ ہو سکے۔ اسی مطبوعہ کتاب کے</p>					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ پتلی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>مصاحب خاص رہو جب تک کہ امام شافعیؒ نے مصر کا سفر کیا۔ ہنگام سفر فرمایا کہ بعد اومین امام احمدؒ سے زیادہ متقی اور فقیہ دوسرا میں نہیں چھوڑا۔ ہزار ہا احادیث کے حافظ تھے۔ انکے زمانہ میں کوئی ان سے زیادہ حفظ حدیث نہوا۔ بڑے بڑے مشائخ اور علما جیسے بخاری اور مسلم اور ابو ذرہ اور ابو داؤد سجستانی ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ شربس فقر کی حالت میں گزار دے۔ کوئی شے لیکر قبول نہیں کی جس اور توکل اور استغنا اور فرح و تقویٰ کے متعلق جو حکایات انکے مشہور ہیں ان سے ثابت ہو کہ بڑے پایہ اور عالمی مرتبہ کے شخص تھے۔ ابو ذرہ سے منقول ہے کہ میری آنکھ نے امام احمدؒ جیسا شخص نہیں دیکھا کسی نے پوچھا کہ علم میں۔ فرمایا کہ علم و زہد و فقہ میں۔ نہایت خوبصورت میانہ قد کے آدمی تھے۔ ریش مبارک میں بھدی کا ہلکا خضاب فرماتے۔ سیقدر و اثر ہی میں سیاہ بال بھی باقی تھے۔ خلیفہ معتمد نے بہت زور دیا کہ امام خلقِ مسلمان کے قائل ہو جائیں مگر یہ عدم خلق کے قول پر جے رہے اگرچہ اس انکار پر تازیانی لگانے لگے۔ مجبوس بھی کہتے گئے۔ لیکن اپنے قول سے نہ ہٹے۔ آخر اسی حالت میں قید خانہ میں وفات پائی۔ علاوہ اس سند کے امام کے اوپر بھی مصنفات ہیں۔ تفسیر قرآن نہایت مبسوط۔ کتاب الزہد۔ کتاب النسخ و المنون۔ مشک کبیر۔ مشک صغیر۔ کتاب حدیث شعبہ۔ کتاب فضائل صحابہ۔ کتاب التلیخ۔ کتاب الاثر بہ و غیر ہم۔ امام رحمہ اللہ کے دو فرزند تھے۔ عالم و کامل۔ ایک صالح دوسرے عبداللہ انہیں عبداللہ کے نام سے امام کی کنیت ہو۔ صالح اصفہان کے قاضی تھے ۲۶۶ھ میں وہیں وفات پائی۔ عبداللہ کی وفات ان کے بعد ہے۔ امام رحمہ اللہ کی وفات جمعہ کے دن ۱۲۔ یا ۱۳۔ ربیع الاول اور بعض کے نزدیک ربیع الآخر ۲۴۱ھ بغداد میں واقع ہوئی۔ اور باب حرب بن مرفون ہوئے۔ نماز جنازہ میں آٹھ لاکھ مرد اور ساٹھ ہزار عورتیں شریک تھیں۔ جس دن آپنے وفات پائی۔ بیس ہزار نصاریٰ اور عیسائی یہود مسلمان ہوئے۔</p>
							(ابن خلکان وستان المحدثین وغیرہا)

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۷۵۷	۴۹۴	مسند امام احمد بن حنبل کنز العمال (الخبر الثانی)	امام محمد بن قدام الزاہری ابو عبد اللہ محمد بن حنبل الشیبانی مروی بہتوفی ۲۲۴ھ		مطبوعہ مصر	۵۴۴	
		دوسرا حصہ ہے مسند عبد اللہ بن عمر سے شروع اور مسند ابو ہریرہ کے ختم پر ختم ہے۔					
۲۷۵۸	۴۹۵	مسند امام احمد بن حنبل الخبر الثالث	ایضاً		۵۰۳		
		تیسرا حصہ ہے مسند ابی سعید خدری سے شروع اور مسند مکیان پر ختم ہے۔					
۲۷۵۹	۴۹۶	مسند امام احمد بن حنبل الخبر الرابع	ایضاً		۴۴۷		
		چوتھا حصہ ہے مسند زبیر بن جراح سے شروع اور حکیم بن معاویہ البہری کی حدیث پر ختم ہے۔					
۲۷۶۰	۴۹۷	مسند امام احمد بن حنبل کنز العمال (الخبر الخامس)	ایضاً		۴۵۶		
		پانچواں حصہ ہے حدیث بھڑ بن حکیم سے شروع اور حدیث نوفل الاشجعی پر ختم ہے۔					
۲۷۶۱	۴۹۸	مسند امام احمد بن حنبل کنز العمال (الخبر السادس)	ایضاً		۴۵۶		
		چھٹا حصہ ہے حدیث مقداد بن اسود سے شروع اور خاتمہ کتاب فی احادیث تفرقہ پر ختم ہے۔					
		<p>امام احمد کی ولادت ربیع الاول ۲۴۱ھ ہجری میں شہر بصرہ میں ہوئی یا مرو میں پیدا ہوئے۔ اور</p> <p>حالت شیر خوار میں بغداد آ گئے۔ صحیح یہ ہے کہ آپ کا نسب عدنان شیبانی مروزی سے ثابت ہے۔</p> <p>بغداد میں نشو و نما پایا۔ اور اسی دیار میں طلب علم و تحصیل حدیث میں مصروف رہے۔ سند اور روایات</p> <p>حدیث کی غرض سے۔ کوفہ و بصرہ و مکہ و مدینہ و شام وغیرہ میں سفر کیا۔ اور ان مقامات</p> <p>علماء مشائخ سے کتابت و سماع حدیث سے فائدہ حاصل کیا۔ کہتے ہیں کہ امام شافعی کے شاگرد اور</p>					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد و صفحہ	کیفیت
		انتقال کیا۔ ابن خلکان میں تفصیلی حالات انکے لکھے ہیں۔					
۲۶۵۶	۴۹۳	مسند امام احمد بن حنبل کنز العمال الجزء الاول	امام الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن حنبل الشیبانی المروزی قوفی	مطبوعہ مصر	۴۶۶		
<p>اس کتاب کی تصنیف و تسوید خود امام علیہ الرحمہ نے کی ہے۔ لیکن ترتیب و تہذیب اپنی حیات میں نہ کر سکے۔ امام کی وفات کے بعد ابو عبد الرحمن عبد اللہ انکے صاحبزادہ نے مرتب کیا۔ اس ترتیب میں دو امر آنے واقع ہو گئے۔ ایک تو احادیث کی زیادتی کی گئی۔ دوسرے متفقہ شیک نہیں ہوئی اہل مدینہ کو اہل شام میں اور اہل شام کو اہل مدینہ میں خلط کر دیا۔ کیسے قدر زیادتی ابو بکر قطیعی سے بھی جو اس کتاب کے راوی ابو عبد الرحمن عبد اللہ سے ہیں ہو گئی ہے۔ بعض محدثین نے اس کتاب کو دوسری ترتیب سے بھی مرتب کیا ہے۔ لیکن وہ مرتب شدہ مفقود ہے۔ یہ کتاب اٹھارہ مسند پر مشتمل ہے۔</p> <p>اول مسند عشرہ بشرہ۔ دوسری مسند اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تیسری مسند ابن مسعود جو تھی مسند ابن عمر۔ چوتھیں مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص و ابی رثمہ۔ چھٹے مسند حضرت عباس اور پسران بزرگ آنکے۔ ساتویں مسند عبد اللہ بن عباس۔ آٹھویں مسند ابی ہریرہ۔ نویں مسند بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دسویں مسند ابی سعید خدری۔ گیارہویں مسند جابر بن عبد اللہ انصاری۔ بارہویں مسند میمان۔ تیرہویں مسند مدنیان۔ چودھویں مسند کوفیان۔ پندرہویں مسند بصریان۔ سولھویں مسند شامیان۔ سترہویں مسند انصار۔ اٹھارہویں مسند حضرت عائشہ مع مسند دیگر نساء۔ پوری کتاب کی ایک سو بہتر جز تقسیم ہے۔ اس طبع میں پوری کتاب کے چھ حصوں میں طبع کیا۔ مشہور ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ نے اس میں بعض کلمے بھی قول ہر کس مع زیادات ابو عبد الرحمن عبد اللہ چالیس ہزار حدیثیں ہیں مجلہ پہلا حصہ اول مسند مسند ابو بکر رضی اللہ عنہ جو اٹھویں زمانہ خلافت میں منبر پر بیان فرمائی ہے مسند عبد اللہ بن مسعود پر اس حصہ کو ختم کیا ہے۔</p>							

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ اسلامی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۵۵۴	۴۹۶	موطار الامام محمد بنی السفر الاول والثانی	ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن تومرت المغربی	المرغی المتون	مطبوعہ اسلامی جزائر	۷۵۱	

مشہور تواریخوں میں اس کتاب کا کہیں بہتہ نہیں معلوم ہوتا۔ بہت کتب خانوں کی فہرستوں میں بھی یہ کتاب معلوم نہ ہو سکی۔ مقدمہ کتاب ہذا سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت جزائر کے خزانہ قدیمی میں یہ کتاب پائی گئی۔ مغربی یا انڈسی خط کی لکھی ہوئی تھی۔ موطار امام مالک رحمہ اللہ کا اختصار ہے۔ بجز اسانید۔ ترتیب مضامین میں بھی تصرف کیا گیا ہے۔ کہیں زیادتی و تفصیل کو بھی دخل دیا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ کتاب اسلوب عمدہ اور ترتیب مناسب پر بنائی گئی ہے۔ دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ حصہ اول کو سفر اول اور حصہ ثانی کو سفر ثانی سے معنون کیا۔ فہرست مفصل دونوں حصوں کی کتاب کے آخر میں موجود ہے۔ حصہ اول کی ابتدا اوقات نماز سے اور خاتمہ کتاب التذکرہ پر کیا گیا ہے۔ دوسرے حصہ کو کتاب الضحایا سے شروع اور کتاب الجامع پر ختم کروایا ہے۔ ہر کتاب کو بسم اللہ اور درود سے جداگانہ عنوان پر لکھا ہے۔ آغاز صلے اللہ علی محمد وعلی آلہ وسلم تسلیما۔ فی الاوقات۔ عن ابن شہاب عن عمر بن عبد العزیز اخر الصلوۃ الخ۔ خاتمہ۔ مکان یا قی قباء۔ مآشیاً وراکباً۔

تولف عاشورہ کے روز چار سو پچاسی ہجری میں جیل سوس میں جو بلاد مغرب میں رہ پیدا ہوئے۔ اور وہیں نشوونما پایا۔ نسب ابن محمد بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما پر منبتی ہوتا ہے۔ طلب علم کی غرض سے بلاد مشرق کا سفر کیا۔ امام غزالی وغیرہ سے بھی عراق میں ملاقات رہی ہے۔ مکہ مکرمہ میں بہت مدت تک قیام کیا۔ علم شریعت و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اصول فقہ وغیرہ میں اچھی مہارت پیدا کی تھی۔ اعلیٰ درجہ کے متقی اور عبادت گزار تھے۔ دینیوی سامان بہت کم رکھتے تھے۔ مغربی اور عربی دونوں زبانوں میں نہایت فصیح تھے۔ فحالفین شرع پر بید ہر کہ انظار حق کر دیتے تھے۔ پانسو چوبیس ہجری میں

نمبر خود انبرشتا	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعاتی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>کیا ہے اور اکثر جگہ شرحین تمام کرنے کے بغیر تحقیق مطالب کو بعنوان مسئلہ لکھا ہے جس میں نوی طریق سے مطالب کی تحقیق کی ہو۔ جیسا کہ عبارت فیل خطبہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ الباب الاول فی ذکر اربعین احادیث صنفہ الامام النووی مع شرحین لہ و ما کان من غیر شرحین ذکر اسہ عند المسئلۃ و ذکر بعد التبیہات جواہر نفیسة فی سلاک عبارة ملخصة جامعہ للمعانی النفیسة۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب خمس ہر می کتاب کا حصہ ہو اس لئے شروع میں لکھتے ہیں۔ اما بعد المقصد الثانی فی احادیث منقولة من کتب الاحادیث و فیہ ابواب۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مقصد اول پہلے مذکور ہو چکا ہو۔ باب اول میں اربعین نووی کی شرح ہے جیسا کہ عبارت منقوله مابقی سے واضح ہو چکا صفحہ ۱۹۰ پر اس باب کے خاتمہ میں رسالہ حصول الرفق باصول الرزق جو جلال الدین سیوطی کی تصنیفات میں سے اسکی حدیثین نقل کی ہیں۔ لکھتے ہیں خاتمہ هذا الباب فی احادیث منقولة من مختصر اسہ حصول الرفق باصول الرزق للشیخ جلال سیوطی رحمہ اللہ۔ اس رسالہ سے جو حدیثیں نقل کی ہیں وہ تقریباً اڑھائی ورق میں لکھی ہیں۔ اس کے بعد لکھتے ہیں صفحہ ۱۹۶ پر۔ باب فی شعب الایمان میں شرح نقابہ للشیخ جلال سیوطی۔ اس باب میں تقریباً تین ورقوں پر کتاب تمام لکھی ہے جو جلال الدین سیوطی نے خود نقایہ کی شرح لکھی ہو حدیثین نقل کیں اس کے خاتمہ پر لکھتے ہیں۔ اتمی کلام شرح النقابہ للشیخ جلال سیوطی رحمہ اللہ۔ اسی عبارت پر اس کتاب کو ختم بھی کر دیا ہو۔ آغاز کتاب۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی رسولہ وعلیہ وعلیہ و خلیلہ و خاہ خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ اس کتاب میں احادیث منقولة اربعین نووی کو شرحی سے لکھا ہو۔ اور شرح یہاں سے۔ شایع کی تحقیق نہیں ہوئی نہ تو اس کتاب میں کہیں ذکر ہے نہ دوسرے طریق سے معلوم ہو سکا۔ کاتب کا نام اور سنہ کتابت تحریر نہیں۔</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا طبعی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ وصحبہ وسلم۔</p> <p>ابوبکر حازی کا سال ولادت ۵۴۴ھ یا ۵۴۵ھ ہے۔ بڑے متقی اور صالح شخص تھے۔ ابتدائی تعلیم چھلان میں ابوالوقت عبدالاول السجری۔ ابوالعلماء الہدانی۔ شہر دار بن شیر دیہ۔ اپنی ذرہ وغیرہم کی خدمت میں پائی پھر بغداد۔ توسل۔ واسط۔ بصرہ۔ صہبان۔ حجاز وغیرہ کا سفر کیا۔ اس سفر میں نامور فضلا اور معروف و مشہور علما سے جملہ فنون کی تحصیل و تکمیل کی۔ تمام علوم میں حدیث شریف کا مذاق اپنر غالب رہا۔ اور اسی فن شریف میں زیادہ توغل کیا۔ احفظ الناس فی الحدیث مشہور ہوئے۔ احوال رجال اور اسانید کے بھی بڑے ماہر تھے۔ آخرین بغداد میں متوطن ہوئے۔ وہاں مذہب شافعی پر تعلق پیدا کیا۔ زہد و تعبد ریاضت میں بھی جستید وقت مشہور تھے۔ افسوس کہ ایسے باکمال شخص نے عین جوانی میں جام مرگ نوش کیا۔</p> <p>شہر بغداد میں ۱۸ جمادی الاول ۵۸۴ھ میں پانچویں چریک اہل کولبیک کہا۔ مکرنا ز جان ہوئی۔</p> <p>بند حضرت جنید بغدادی کے پھلو میں مدفون ہوئے۔ آپ کے مصنفات میں یہ کتابیں معدود ہیں۔</p> <p>عجا لہ المبتدی فی الانساب۔ المومنین و المختلف فی اسما البلدان۔ التاخر و المنسوخ۔ سلسلہ الازہار۔</p> <p>حازم آپ کے اصدا و میں ہیں۔ اسی مناسبت سے آپ حازمی مشہور ہوئے۔</p> <p>در طبقات للصبکی۔ تذکرۃ الحفاظ لذہبی وغیرہا اس مطبوعہ نسخہ کے اول میں مصحح کتاب کی کم توجہ سے مصنف کا سال وفات ۵۱۴ھ غلط تحریر ہے۔</p>					
۲۳۱۹	۴۹۱	شرح اربعین النوویہ	لم اقف	مطبعہ	۲۰۴		
		<p>تعلیق کتابت ۵ * ۳ - ۱۲ - خطہ تعلیق طالب العلمانہ - کر مخزودہ بہت ہی - اور لقی</p> <p>پیوند کاری جو کہ میں حاشیہ پر اور کہیں درمیان میں - بعض جگہ پیوند کاری کے سبب پڑتے ہیں وقت</p> <p>چوتھی ہو - امام نووی نے جو یہاں لکھیں احادیث مختلف مضامین کی جمع کی ہیں اور اربعین نووی کے نام</p> <p>مشہور ہیں - مولف نے انکی شرح لکھی ہے - اس شیخ میں شرحین نووی سے مطلب احادیث کو ظاہر</p>					

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ و پتہ	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۱	۲۸۹	الاتحافات السنیہ فی الاحادیث القدسیہ	الشیخ العلامة محمد الحدادی	۱۹۱۱ء	مطبوعہ دائرۃ المعارف لکھنؤ دکن ۱۳۳۲ھ	۲۳۹	
<p>اس کتاب میں احادیث قدسیہ کو جو باسانید جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہیں (کتاب جمع الجوامع) وغیرہ سے جمع کیا ہے۔ تین ابواب اور خاتمہ پر کتاب مرتب کی گئی ہے۔ پہلے باب میں وہ حدیثیں لکھی ہیں جنکا آغاز لفظ (قال) کے ساتھ ہے۔ دوسرے باب میں ایسی حدیثیں ہیں جو لفظ (یقول) سے شروع ہوئی ہیں۔ تیسرے باب کی احادیث میں اس قسم کا کوئی خاص التزام نہیں۔ اس باب میں احادیث نبویہ کو حروف ہجاء کی ترتیب سے جمع کیا ہے۔ ان احادیث کے درمیان میں کلام الہی یعنی حدیث قدسی بھی مذکور ہے۔ خاتمہ میں لفظ قدسی کی تحسیوت قرآن شریف اور حدیث قدسی کا فرق بیان کیا ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی انزل اہل الحدیث منازل الابرار خاتمہ صفحہ ۲۳۹۔</p> <p>وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔</p> <p>(حضرت مولف بارہویں صدی کے فضلا میں ہیں انکا مفصل ترجمہ دیکھا نہیں گیا)</p>							
۲۲۳۵	۲۹۰	الاعتبار فی بیان النسخ والمسنوخ من الآثار	الامام الحافظ ابی بکر محمد بن موسیٰ عثمان بن سعید عثمان بن عطاء بن یحزیم الحارثی الشافعی المتوفی ۵۸۴ھ		مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن	۲۲۸	
<p>اس کتاب میں ان حدیثوں کو جمع کیا ہے جو باہم نسخ و مسنوخ ہیں۔ اس قسم کی احادیث لکھنے سے پہلے نسخ کے معنی بشرط نسخ۔ علامات نسخ۔ وجہ ترجیح وغیرہ کی تفصیل ہے۔ کتاب باوصف قلیل حجم ہونے کے بعد نافع اور مفید ہے۔ ابتداء کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الکبیر المتعال۔ خاتمہ صفحہ ۳۴۷ طاعتہ</p>							

نمبر شرا	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۲۴	۴۸۸	المعتصر من المختصر من مشکل الآثار	القاضی ابوالحسن یوسف بن صلاح الدین ابوالبرکات موسیٰ الحنفی	مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن ۱۶	۴۶۷	<p>ابو نعیم اعلیٰ علامہ محدثین اور اکابر حفاظ و دین سے ہیں۔ تین سو چونتیس ۳۲۴ ہجری میں آپکا تولد ہوا۔ لڑکپن ہی سے سعادت و رشد کے آثار آپ میں نمودار تھے۔ شاخ محمد ثانی نے آپکو ہونہار و دیکھ کر چھ سال کی عمر میں تبرکاً اجازت حدیث عطا کی یہ خصوصیت آپ ہی کے ساتھ مختص ہے۔ کلمہ زمانہ نے آپکے لڑکپن میں عجیب و غریب تفاول کا تخم جہاڑا تھا خدا کے فضل سے وہ نثر اور ہوا۔ آپنے جوان ہو کر علم حدیث وغیرہ کو اس تحقیق و خوبی سے اجداد مشائخین سے حاصل کیا کہ اخلاص المحدثین وقت مانے گئے۔ بڑے بڑے حفاظ فن کا آپکی طرف رجوع ہوا آپکے وفور علم قوت خط۔ علو اسناد کی بنا پر کثرت سے محدثین آپکے حلقہ تدریس میں داخل ہوئے۔</p> <p>بیشمار اہل علم نے آپسے استفادہ کیا۔ خلیب بغدادی جو بہت بڑے شخص ہیں آپ ہی کے اخلاص تلامذہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ آپکے مصنفات میں یہ کتابیں معدود ہیں۔ کتاب معرفۃ الصحابہ۔ المستخرج علی البخاری۔ دلائل النبوة۔ المستخرج علی المسلم۔ تاریخ اصہبان۔ کتاب صفۃ الجہت۔ کتاب لطب فضائل الصحابہ۔ کتاب المعتقد۔ رسائل مختصرہ۔ چوبتر سال کی عمر میں ۲۰ محرم الحرام چار سو بیس ۴۲۰ ہجری میں دار آخرت کا سفر کیا۔ اصہبان عراق عجم میں مشہور شہر اور دار السلطنت ہے۔</p> <p>(ابن خلکان۔ تذکرۃ الحفاظ)</p>
۲۲۲۴	۴۸۸	المعتصر من المختصر من مشکل الآثار	القاضی ابوالحسن یوسف بن صلاح الدین ابوالبرکات موسیٰ الحنفی	مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن ۱۶	۴۶۷	<p>مشکل الآثار مصنفہ امام طحاوی متوفی ۳۲۱ ہجری۔ فن حدیث میں مطول اور مشہور کتاب ہے۔ قاضی ابولید سلیمان باجی متوفی ۴۷۴ ہجری نے اسکو مختصر کیا۔ یہ کتاب اس مختصر کا اختصار ہے۔ ابواب فقہیہ کے اندر ہر کتاب کی ترتیب رکھی گئی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ احمد اللہ حمد التلیق بجلال ذالہ خاتمہ صفحہ ۴۶۷ واللہ مسئلہ التوفیق کتاب کے آخر میں فہرست ابواب بھی مضمر ہے۔</p> <p>(اس کتاب کے نزاع کا ترجمہ معلوم نہیں ہوا)</p>

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ عثمانی	تعداد صفحات	کیفیت
					<p>سنہ کیا۔ حدیث کی تحصیل و سماعت بغداد۔ بصرہ۔ شام کے علما کی خدمت میں کی۔ علم حدیث۔ اخبار تواریخ کے بہت بڑے عالم تھے۔ اکثر محدثین کبار ان سے روایات کرتے ہیں تاریخ بیہد و فیات علما میں ان کے بہت سے مصنفات ہیں۔ ماہ ذی القعدہ تین سو بیس ہجری سفر حج میں (عرج) میں جو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مابین ایک مقام کا نام ہے انتقال فرمایا۔ عرج ایک اور قریہ کا نام بھی ہے جو نواحی طائف میں واقع ہے۔ دوالابی غنہ اور نسخہ دال و دونوں کے ساتھ مستعمل ہے۔ دوالاب کی طرف نسبت ہے۔ ایک قریہ ہے۔ متعلقات رتے سے۔ (انساب السعانی۔ ابن خلدون) اس مطبوعہ نسخہ کے اول میں جو ابو بشر کی وفات ۳۱۲ ہجری میں لکھی ہے کتاب و فیات الاعیان اور انساب سعانی وغیرہ کی تصحیح کو خلاف ہے۔</p>
۲۲۲۲	دلائل النبوة	ابو نعیم الحافظ اکبر بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن محمد بن الاصبہانی المتوفی ۳۳۴ھ	مطبوعہ ۱۳۲۰ھ دارۃ المعارف حیدرآباد دکن	۲۳۳	
	<p>کتاب احادیث میں معتبر کتاب ہے۔ اس کتاب میں خاص وہ حدیثیں ہیں جو جناب سرور کائنات افضل مخلوقات صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے فضائل و خصائص۔ دلائل اور معجزات۔ حالات نبوت وغیرہ کے باب میں وارد ہیں۔ پوری کتاب بیستین فصلوں پر منقسم ہے۔ اول صفحہ کی عبارت میں تقریباً نصف صفحہ کے قدر بیاض ہے۔ جبکہ معذرت صحیح نے اس طرح لکھی ہے: حیث كانت النسخة المنقولة عنها قد مية الخط المكتوبة سنة (۶۰۳) عتیفہ جداً فی اکثر صفحاتها بیاضات و نقائص و لم یجد نسخة اخری كاملة فبقی البیاضات و النقائص فی بعض المواضع علی حالها۔ عبارت آخر صفحہ ۲ الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۲۳۳ و کان ابراہیم علیہ السلام اشبه الناس بی خلقاً و خلفاً۔</p>				

نمبر نمبر ۱۵	نمبر شمار	نام کتاب	نام مؤلف	الاصنف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>۲۰۱۵ حصہ ۱۔ ۱۵ نمبر شمار سے آخر کتاب تک ۱۵ حصہ دوم صفحہ ۲ ذکر العجرات الی ودعت عند انقاد کتبہ۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۲۸۴ فی الجواب شریعتہ لہجہ البیت۔</p> <p>(سیوطی رحمہ اللہ کے متعلق فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر تحریر ہو چکا)</p>
۲۲۲۰	۲۸۵	کتاب الکفی والاسماء المجلد الاول	الامام ابو بشر محمد بن اسمعيل حامد بن سعد الرازی الوراق الدولابی المستوفی شمسہ		مطبوعہ دارۃ المعارف حیدرآباد دکن ۲۲۲۰	۲۰۲	
							<p>اس کتاب میں مصنف بہ کرام اور اکثر ان رواۃ کے اسما و کنیت کی تشریح ہے جو حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی ہیں۔ رواۃ حدیث کی کنیت واسم لکھنے کے بعد ان کے بعض مرویات بھی لکھے ہیں۔ کتاب میں سب سے پہلے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک اور کنیت کی تحقیق کی ہے۔ یہ بھی بتایا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ نام رکھنا تو جائز ہے مگر کنیت کے ساتھ نام نہ کرنا ناجائز۔</p> <p>سلسلہ بیان میں حروف تہجی کی ترتیب کا لحاظ رکھا ہے۔ پوری کتاب کے دو حصہ کئے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے حروف الف سے حرف سین کے ختم تک۔ عبارت آغاز حصہ اول صفحہ ۲ و صلی اللہ علیہ وسلم</p> <p>محمد و علی آلہ و صحبہ وسلم خاتمہ حصہ اول صفحہ ۲۰۲ و اذا اثمتن من الی قول و صحبہ وسلم</p>
ایضاً	۴۸۶	کتاب الکفی والاسماء المجلد الثانی - مع الفہرست	ایضاً		ایضاً	۱۷۱ ۹۴	
							<p>دوسری حلیہ ہے حروف اشین البجہ سے حرف یاء کے ختم تک۔ عبارت ابتداء صفحہ ۲ و صلی اللہ علیہ وسلم</p> <p>سیدنا محمد و آلہ و صحبہ وسلم خاتمہ صفحہ ۱۷۱ و لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم</p> <p>آخر میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔</p> <p>ابو بشر رحمہ اللہ کی پیدائش ۷۰۰ میں ہوئی۔ انکی ولادت کی تاریخ کبھی نہیں گئی ۲۶۰ ہجری میں مصر کا</p>

نمبر کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
					<p>امام ابو داؤد رحمہ اللہ ایک تلمیذ ہیں پیدائش ہوئی۔ فارسی الاصل ہیں۔ آخر میں بصرہ کی سکونت اختیار کر لی۔ ان کے بڑے بڑے محدثین جیسے شعبہ۔ ہشام۔ ابن عون وغیرہم سے بہت روایات کرتے ہیں۔ توفی ۲۵۱ھ</p> <p>تھے۔ بڑی سے بڑی حدیث اول سے آخر تک پوری یاد رکھتے۔ اس خصوصیت میں ہم عصر محدثین میں معروف و مشہور تھے۔ تیس ہزار حدیث یاد تھیں۔ ایک ہزار شیخ سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان کے کثرت کو گونے سے انتفاع پایا۔ علمائے محققین نے بجا انکی تعریف و توثیق کی ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ چالیس ہزار احادیث ان کے قلب بند گئی ہیں۔ اسی سال کی عمر پائی۔ دو سو تین یا چار ہجری میں انتقال فرمایا۔ یہ ابو داؤد وہ ہیں جنکی کتاب صحیح مستدرک معدود ہے۔ صاحب کتاب سنن ابو داؤد بہت مؤخر ہیں۔</p> <p>بستان الحمدین انساب السعانی۔ الطیالسی کی نسبت انساب السعانی میں اس طرح تحریر ہے۔ بفقرہ الصلیاء المہملۃ والیاء المنقوطة بنفطین من تحتہا وفي آخرها السلب المہملۃ هذه النسبة الى الطیالسی وہی التي يكون فوق العامۃ۔</p>
۲۲۱۹	۴۸۴	انخصائص الکبریٰ انجز الاول	ابن الفضل جلال الدین بن ابی بکر السیوطی شافعی المتوفی ۹۱۱ھ	مطبوعہ دار المعاد ۲۸۶ حیدرآباد دکن ۱۳۱۹ھ	
					<p>اس کتاب میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات مخصوصہ معجزات باہرہ۔ انخصائص خاصہ احادیث صحیحہ جمع کئے ہیں۔ اس موضوع میں اس کتاب کو خاص خصوصیت حاصل ہے۔ پوری کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ پہلا حصہ ہے۔ شروع کتاب کے باب غزوة الاسود کے ختم تک عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی اطلع فی سماء النبوة سراجاً لامعاً وقمرًا منيرًا۔ خاتمہ حصہ اول صفحہ ۲۸۰ فتواری احاطنا عن کتبنا۔ اس کتاب کا نام انخصائص لہنبویہ بھی ہے۔</p>
ایضاً	۴۶۴	انخصائص الکبریٰ انجز الثانی	ایضاً	ایضاً ۳۲۰ھ	۳۰۴

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۳۰	۴۸۱	القول المسدد فی الذب عن المسند لمام احمد	ابی الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد المعروف بابن حجر عسقلانی المتوفی ۷۵۲ھ	۵۸۱ھ	مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۹۳۱ھ	۱۰۴	
<p>بعض محدثین کے نزدیک مسند امام احمد رحمہ اللہ میں کچھ حدیثیں ایسی بھی ہیں جنکو غیر صحیح یا موضوع کہا جاتا ہے۔ حافظ عراقی متوفی ۷۵۸ھ یا ۷۵۹ھ نے اس قسم کی نو حدیثیں جمع کی تھیں۔ ابن حجر نے اس کتاب میں علاوہ انکے پندرہ حدیثیں اور زیادہ کر کے چوبیس احادیث کا مجموعہ جمع کیا ہے۔ اور اس پوری تعداد احادیث متعلق گفتگو کی ہے۔ اس کتاب کے ختم ہونے کے بعد ایک رسالہ اور بھی ہو جو صفحہ ۴۹ سے شروع ہوا ہے اور (ذیل القول المسدد فی الذب عن المسند لمام احمد) کے نام سے موسوم ہے۔</p> <p>یہ رسالہ مولوی صبغۃ اللہ مدرسی نے ۱۲۷۹ھ ہجری میں تالیف کیا ہے۔ اس رسالہ میں اس قسم کی بائیس حدیثیں اور زیادہ کی ہیں جو ابن حجر سے رکنی تھیں۔ آغاز عبارت کتاب ابن حجر صفحہ ۲ الحمد للہ المحکم فلا ینوجه علیہ الا انتقاض لاحکامہ ابتداء عبارت رسالہ مولوی صبغۃ اللہ صفحہ ۴۹ قال الشیخ الامام والخبیر الامام الخ (ابن حجر کا ترجمہ نمبر ۴۳۵ کے تحت میں لکھا گیا)</p>							
۲۲۲۱	۴۸۲	مسند ابی داؤد الطیالسی ابن داؤد بن الجارود	الامام الحافظ ابی داؤد الطیالسی المتوفی ۲۴۰ھ		مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۹۲۱ھ	۳۹۲	
<p>مسند معتبر کتاب ہے۔ دو ہزار سات سو ستر (۲۶۷۷) حدیثوں کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب کا مسند اول مسند ابی بکر ہے۔ سب سے پہلے حدیث اس میں یہ ہے حد ثنا شعبۃ قال حد ثنا ابن المغیرہ قال سمعت علی بن ربیعہ الاسدی الخ آخر کی حدیث یہ ہے جو خبر کتاب کا خاتمہ ہے۔ حد ثنا یونس قال حد ثنا ابوداؤد قال حد ثنا سفیان الثوری الخ۔</p>							

نمبر موجود	نمبر کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
		فارغ ہونے کے بعد کتب فارسیہ اور مختصرات عربیہ پڑھنا شروع کیا۔ دسویں سال شرح ملا پڑھنے کی			
		نوبست پانچویں۔ چودھویں سال نکاح ہوا۔ پندرہویں سال والد ماجد سے بیعت کی اور علوم متعارفہ کی خواندگی			
		بھی پوری ہو گئی۔ سترہویں سال حضرت والد ماجد سے اجازت بیعت و ارشاد حاصل ہوئی۔ اور اسی سال			
		اسکے والد کی رحلت بھی ہو گئی۔ والد ماجد کی وفات کے بعد تقریباً دس سال درس کتب دینیہ و عقلیہ			
		مواظبت فرمائی۔ ۱۱۳۳ھ ہجری کے آخیر میں بیت اللہ تشریف لے گئے۔ ایک سال حرمین محترمین میں قیام			
		فرمایا۔ شیخ ابو طاہر مدنی اور دیگر علما و مشائخ کبار حرمین مطہرین سے علوم ظاہری و باطنی کا استفادہ کیا			
		شیخ ابو طاہر مدنی رحمۃ اللہ نے خرقہ جامعہ بھی آپ کو پہنایا۔ ۱۱۴۵ھ کے شروع میں وطن میں مراجعت فرمائی			
		مدت اربعہ ہدایت و ارشاد خلافت میں مصروف رہے۔ اوقات گرامی کو شبانہ روز علوم دینیہ اور			
		فن حدیث کی ترویج و تعلیم میں مشغول رکھتے۔ بڑے بڑے فضلاء و مشائخ کو آپ کے فیض صحبت سے علوم ظاہر			
		و باطن میں تبحر تام حاصل ہوا۔ ہم عصر علما ہمیشہ آپ کی ثنا خوانی و قدردانی کرتے۔ آپ کے چار فرزند ہر ایک مجتہد			
		اور فرید و ہر حقے۔ بہت سی کتابیں چھوٹی بڑی عربی فارسی آپ کے تصانیف میں ہیں۔ بعض مصنفات کے			
		اسماء یہ ہیں۔ حجة البالغہ۔ ازالۃ الخفاء عن خلافت الخلفاء۔ مصنفی شرح فارسی موطا۔ موسی شرح عربی موطا۔			
		فیوض الحرمین۔ انسان العین فی مشائخ الحرمین۔ نوز البکیر فی اصول التفسیر۔ قول الجلیل۔ ہدایات۔ الطاف			
		القدس۔ تاویل المحدث۔ مقالہ جنسیہ فی النصیحة والوصیہ۔ عقد الجدید فی احکام الاجتہاد و التعلیل			
		الصفات فی بیان سبب الاختلاف۔ نزہۃ المحزون۔ لمعات۔ سطعات۔ المقدمة السنیہ فی ہتفا			
		الفرقة السنیہ۔ فتح الرحمن ترجمہ فارسی سنن۔ انکسار العارفین۔ خیر کشیر۔ شفا القلوب۔			
		فتح الخیر۔ قرۃ العینین فی تفصیل الشیخین۔ البدۃ النبیۃ۔ الزہراوین۔			
		۱۱۶۶ھ ہجری میں آپ کی وفات ہوئی۔			
		(اشخاص الشہداء المتقین۔ وغیرہ)			

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا تملی	تعداد صفحات	کیفیت
		تصانیف میں از انجملہ یہ کتابیں زیادہ مشہور ہیں۔ شرح المنہاج۔ شرح جمع البوامع تیفج علیٰ بخاری البحر فی الاصول۔ سلاسل الذہب فی الاصول۔ شرح استنبیۃ البرہان فی علوم القرآن۔ تخریج احادیث تفسیر القرآن لے سونہ مریم۔ تیسری رجب و زکیہ شنبہ۔ سات سو چار سو ۹۴ ہجری کو مصر میں ہفت سال ہوا اور قرآنہ صغرے میں مدفون ہوئے۔ (شدات الذہب جن المحاضرہ)					
۲۱۱۱	۴۷۹	المصنوعات الکبیر	ابو علی بن سلطان محمد الہروی المتوفی ۱۰۱۸ھ		مطبوعہ مجتبیٰ دہلی ۱۳۱۵ھ	۱۱۲	
		اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ نمبر ۴۴۰ پر مع کیفیت تحریر ہو چکا۔ اس مطبوعہ نسخہ میں تملی نسخہ کی نسبت ابتداء کچھ زیادتی دیکھی جاتی ہے۔ باقی تمام باتوں میں اسی کے موافق ہے۔ (ابو علی قاری متعلق نمبر ۴۴۰ پر لکھا گیا)					
۲۲۴۱	۴۸۰	شرح تراجم ابواب صحیح بخاری	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی المتوفی ۱۷۶۹ھ		مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۳۲۳ھ	۱۵۱	
		یہ کتاب صحیح بخاری کے صرف ترجمہ ابواب کی شرح میں لکھی گئی ہے۔ جس سے ترجمہ باب اور مطالب احادیث میں پوری پوری مطابقت دکھائی ہے۔ کتاب باوجود خفصہ راجید مفید ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ۔ الخ خاتمہ صفحہ ۱۲۶۔ و آخر دعوانا ان الحمد لہ رب العالمین۔ آخر میں مفصل فہرست مضامین کتاب وغیرہ لکھی ہے۔					
		حضرت شارح رحمۃ اللہ کا اسم گرامی احمد اور عرف شاہ ولی اللہ ہے۔ مذہباً حنفی۔ شرباً نقشبندی نسباً فاروقی ہیں۔ سلسلہ نسب آپکا تین واسطہ سے خلیفہ ثانی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ملا ہے۔ ولادت آپکی چوتھی شوال چار شنبہ بعد نماز صبح قبل طلوع آفتاب ۱۲۷۵ھ میں ہوئی۔ عظیم الدین تاریخی نام ہے۔ پانچ سال کی عمر میں مکتبی تعلیم شروع ہوئی۔ ساتویں سال آپکے والد ماجد نے نماز پڑھوائی۔ اور روزہ رکھنے کا بھی امر فرمایا۔ اسی سال کے ختم پر قرآن عظیم بھی ختم کر چکے۔ قرآن شریف سے					

نمبر موجودا نمبر شرا	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ عالمی	تعداد صفحات	کیفیت
					صفحہ ۱۶- الفائدۃ السادۃ سنة ندر الحدیث ویندرج فہ عند اہلہ قول الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفعلاہ و تقریرہ صفحہ ۴۴ الفصل الرابع فی ذکر الامام الاعظم ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ و طرف من مناقبہ السنیۃ و سیرۃ الخضریہ صفحہ ۶۱۶- الفصل الخامس من النصول السنۃ فی ذکر شی من طریقۃ تأسس الاحکام و الفعلا علی ماخذها من الاحادیث الصحیحہ آخر عبارت صفحہ اخیر تم قیل الوضوء مرۃ رکن والثانیہ والثالثۃ سنة وفیل الثانیہ سنة والثالثۃ نفل وقیل- اسکی بعد و در قول پر عربی و فارسی عبارت میں کچھ فوائد متفرقہ لکھے ہیں۔
					خواجہ پارسا علیہ الرحمہ بڑے مرتبہ کے شخص اور کمال ظاہری و باطنی سے آراستہ ہیں۔ بہت زمانہ مجاہدہ اور ریاضت میں گزارا۔ بالآخر حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت سے شرفیاب ہوئے۔ اور مدتوں خدمت بابرکت حضرت خواجہ صاحب میں حاضر رہے۔
					دوسری مرتبہ جب خواجہ صاحب نے حجاز کا سفر کیا تو یہ بھی ہجرا ہی میں تھے۔ خواجہ صاحب کی نظر خاص انکی جانب تھی۔ اسیوجہ سے خلیفہ دوم کسے جاتے ہیں۔ بہت سے کرامات اور خوارق عادات انکے مشہور ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت خواجہ صاحب قدس سرہ کی معیت میں حج ادا کیا تھا۔ دوسری مرتبہ ماہ محرم ۸۲۲ ہجری میں۔ مزارات متبرکہ کی زیارت کے قصد سے بخارا سے سفر کیا۔ بسف اور بغانیان اور ترمذ و ہرات و بلخ جوتے ہوئے مکہ محترمہ میں پہنچے۔ ارکان حج ادا کرنے کے بعد سخت مرض میں مبتلا ہو گئے یہاں تک کہ طواف و داع عاری میں مبتلا ہوا کیا۔ اسی حالت میں مدینہ منورہ کی طرف روانگی فرمائی۔ ۸۳۳ ہجری
					سنہ مذکور چار شنبہ کے روز مدینہ پاک میں داخل ہوئے حضور قدس سرہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بہت بشارتیں حاصل ہوئیں۔ یہاں قیام کو ایک ہی روز گزارا تھا کہ چنبشہ کے روز تتر برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ مولینا شمس الدین بخاری رومی اور اہل مدینہ اور اہل قافلہ نے نماز جنازہ پڑھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قبہ مبارک کے قریب مدفون ہوئے۔ تاریخ وفات کسی نے اس طرح لکھی ہے ۸۳۵

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>شاحب کشف الظنون اس کتاب کے تحت میں صرف اس قدر لکھتے ہیں۔ للشیخ احمد الرومی اس کتاب کے</p> <p>آخر میں یہ عبارت تحریر ہے۔ نسخہ مجالس الا برار من تصنیف ملا سعد روحی طاب اللہ</p> <p>نראה وجعل الحنفیة منواه۔ واللہ اعلم بحقیقة الحال۔</p>
۱۹۵۱	۴۷۷	الفصول الستہ	محمد بن محمد بن محمد بن الحنفی	مکتبی	۲۹۱		
			البخاری المعروف بخواجه				
			پارسیا۔ المتوفی ۸۴۲ھ				
							<p>تعلیق کتابت طولا مختلف چہ سات انچہ کے درمیان عرضا چار انچہ کے مابین۔ سطور ۱۸۔ کاغذ متن</p> <p>دہلی۔ کاغذ ۵۰ سنہ ۱۰۱۰ء۔ اورانی بوجہ اثر کرم مشبک۔ جابجا پیوند کاری ہو۔ جس سے بعض جگہ پر تو</p> <p>بھی دشواری خط نستعلیق پڑتی ہے۔ کتابت سیاہی و سرخی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کتاب درمیان سے</p> <p>کچھ ناقص آخر سے ناتمام ہے۔ صفحات ۱۱۔ ۵۰۔ ۶۱۔ ۹۲۔ ۱۰۷۔ ۱۲۷۔ ۱۳۸۔ ۱۸۳۔ ۱۹۹</p> <p>۲۰۳۔ ۲۴۵۔ ۲۷۱۔ کی رکابین ٹھیک نہیں ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مقامات سے</p> <p>ایک یا دو یا اس سے بھی زیادہ ورق گئے ہوئے ہیں۔ کتب خانہ میں دوسرا نسخہ نہیں ہے جس سے</p> <p>کتاب کی ٹھیک حالت معلوم ہو سکے۔ چہ قصوں پر اس کتاب کی ترتیب ہو۔ یہی وجہ تسمیہ اس کتاب</p> <p>کی ہو۔ احکام مجتہد فیہ کے ماخذ کو امین بتایا گیا ہے اور احادیث سے مذاہب کی تطبیق و کملانی</p> <p>گئی ہو۔ اس ضمن میں مجتہدین کے محاسن و مناقب بھی بیان کروئے ہیں۔ بالخصوص حضرت امام ابوحنیفہ</p> <p>رحمہ اللہ کے حالات میں زیادہ بسط کیا ہو۔ کتاب کی خوبی میں کوئی شبہ نہیں۔ فہرست مطبوعہ کتب خانہ</p> <p>خدیویہ۔ اور کتب خانہ پٹنہ میں بھی یہ کتاب نہیں ہو۔ ظاہر کیا اب معلوم ہوتی ہو۔ آفاذ کتاب صفحہ ۱۱</p> <p>الحمد للہ الذی امرنا و ہدانا و ارشدنا الی ما ینصلحنا فی اخرتنا و الا نأخذہ و نعود بہ</p> <p>مرحمتہ الجمل و فتنۃ العلم صفحہ ۲۔ الفصل الاول فی ذکر طریقۃ احتجاج القوم بالاثبات</p>

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ تعلیمی	تعداد صفحات	کیفیت
		رسالہ ذکر شرب و طعام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ترجمہ فارسی صحیح مسلم - ترجمہ فارسی ترمذی - کحل العینین فی روایہ النیرین - رسالہ در فضیلت ذکر خفی وغیرہ - ۳۱۳ ہجری حجہ روز چہشنبہ بارہ سوئس ہجری لکھنؤ میں وفات ہوئی - تابوت لکھنؤ سے لا کر آپ کے والد ماجد کے حلیہ میں دفن کیا - آپ کے دو بزرگ خدام حسین - سراج الرحمن - تین لڑکیاں - بی بی حضرت بیگم - بی بی ام القیوم - بی بی جوہر آرا بیگم تھیں - (تذکرہ کالمان - مولفہ حافظ احمد علی خان افسر علی کتب خانہ ریاست ہند احمدیہ مولفہ ابو الخیر الشیخ احمد کی)					
		دوسری شرح ابو الطیب - عربی مولفہ مولینا محمد ابو الطیب بن عبد القادر السندی مولد المذنی طوٹا و انجفی مذہب کی ہو - یہ شرح بڑے ربط و ضبط کے ساتھ لکھی گئی ہو - عبارت ابتدائی صفحہ ۲ الحمد للہ الذی شہید ارکان الدین الحنفی بکتابہ المبین عبارت ختم صفحہ ۵۵۳ لاطفاء المناسبات بالذکار - (اس مولف کے ترجمہ پر آگاہی نہیں ہوئی)					
		میسری شرح (قوت القندی) عربی - مولفہ جلال الدین سیوطی متوفی ۸۹۹ھ - ترمذی شریف کی یہ مشہور و مقبول شرح ہو - عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ علی فضلہ العظیم - عبارت ختم صفحہ ۵۵۴ ہجری و ضم علی جواب الامم - (جلال الدین سیوطی کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر تحریر ہو چکا)					
		چوتھی شرح (عارضۃ الاحوذی) عربی - یہ شرح حاشیہ پر ہو - مولفہ الامام الحافظ القاضی ابی بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی المعافری الاندلسی الاشبیلی المالکی المتوفی ۵۴۳ھ - جامع ترمذی کے تمام شروح میں یہ شرح بڑی معتبر اور متعارف ہو - آغاز حاشیہ صفحہ ۳ - بعد عبارت الحاقی الحمد للہ مبلغ الحمد اذ لا یتطبیح العبد ختم صفحہ ۵۵۴ واقامت فی شرقی وغربی واللہ اعلم - ابن العربی کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۵۰۳ کے تحت میں لکھا گیا - حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں ابن العربی کا سال وفات ۵۴۳ھ لکھا ہو - یہ تحریر صاحب کشف الظنون کی ابن خلکان کی تصریح کے خلاف ہو - وفیات الاعیان میں ۵۴۳ھ میں ابن العربی کی وفات تحریر ہو -					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							جس کا نام عون الودود ہے۔ شاح نے علاوہ تشریح رموز متن کے روات کی بھی تحقیق کی ہے۔ طلباء کے واسطے مفید اور نافع شیع ہے۔
۲۰۶۱	۴۷۴	مجموعہ الشرح الاربعہ بجامع الاسترمدی الریع الاول	حضرت نولینا شاہ سراج شاہ محمد مرشد سرہندی شہ الرفوری المتوفی ۱۲۳۰ھ والشاحین لآخر	مطبوعہ نظامی ۱۲۹۹ھ	۵۵۴		
							اس مجموعہ میں چار شرحیں ہیں۔ ایک فارسی۔ تین عربی مفصلہ تحت ہیں۔ شرح فارسی۔ اور دو شرح عربی متن میں۔ ایک عربی شرح حاشیہ پر ہے۔ اس مجلد میں چاروں شرحیں صرف ایک ریع کی ہیں۔ شرح شروع کتاب سے ابواب الصلوٰۃ کے ختم تک۔ یہ مجموعہ صاحبزادہ عبدالوہاب خان خلف نواب محمد علی خان مرحوم والی ٹونک کے اہتمام سے طبع ہوا ہے۔ اس مجلد کے دو ٹائٹل پیج رکھے گئے ہیں۔ پہلے ٹائٹل پیج سال طبع ۱۳۰۶ھ اور دوسرے ٹائٹل پیج پر ۱۲۹۹ھ تحریر ہیں۔ سب سے پہلے شرح فارسی ہے۔ یہ شرح ترجمہ کے انداز پر لکھی ہے۔ مترجم دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ صحیح مسلم کے ترجمہ کے بعد ۱۵ ذی الحجہ ۱۲۲۰ھ ترمذی شریف کا ترجمہ شروع کیا۔ ۱ اور ۱۶ ذی الحجہ ۱۲۲۲ھ میں فراغت ہوئی۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اظهر ذاتہ القدم باخراج الکائنات من العدم۔ عبارت ختم صفحہ ۵۵۴۔ تمام کشتند ابوابے کہ در حکم نماز بودند۔
							شاہ سراج احمد ۱۷ شعبان بارہ سو چتر ۱۲۷۶ھ سرہند میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد کے ہمراہ رامپور آئے۔ بڑے فاضل اور صاحب نسبت تھے۔ تمام علوم میں عموماً۔ اور عظیم حدیث میں خصوصاً کامل و متبحر تھے۔ تالیفات کا زیادہ ذوق تھا۔ ان کے مولفات میں چند کتابیں معدود ہیں۔ سیر المرشدین یہ کتاب حضرات مجددیان کے انساب میں جو۔ ہاوم لذات دار الغرور فی ترجمہ شرح الصدور۔

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۰۹۵	سنن ابو داؤد (جلد اول)	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث بن اسحق بن شبر	۲۶۸	مطبوعہ مجتہائی دہلی ۱۳۷۱ھ		امین و مامون کو روانہ علم حدیث پڑھایا کریں تو میں سچے ممنون ہو گا۔ امام علیہ الرحمہ نے نہایت تشرف اور کرامت سے جواب دیا کہ العلم یؤتی ولا یأتی علم ایسی چیز نہیں کہ کسی کی طرف جاوے بلکہ کسی طرف طالبین آتے ہیں۔ ہارون رشید نے بنظر انصاف اسکی تصدیق کی اور اپنی جسارت کی معافی چاہی۔ بالآخر دونوں فرزندوں کو امام علیہ الرحمہ کی خدمت میں بھیج دیا۔ امام رحمہ اللہ نے انکو دوسرے طلباء پر بھی ترجیح نہیں دی یکساں معاملہ و برتاؤ رکھا۔ باوجود کمال متانت و وقار کے اہل۔ اولاد۔ خدم کے ساتھ حسن اخلاق و تواضع میں اتباع سنت اور طریق صحابہ کرام کو موعی رکھتے۔ جعفر بن سلیمان خلیفہ عباسی نے بعض مغترین کی بدگواہی پر جو خلیفہ کی نسبت امام کی جانب سے کی گئی تھی اعتماد کر کے امام علیہ الرحمہ کے برہنہ بدن پر سیہ قدر تازیانے لگائے اور ہاتھ اس سختی کے ساتھ کھینچا کہ شانہ اپنے مفصل سے جدا ہو گیا۔ ایسوجہ سے آپ نماز میں ہاتھ نہیں باندھ سکتے تھے بلکہ ارسال فرماتے۔ بعض تلامذہ نے جبہ حقیقت حال منکشف نہ ہوئی ارسال یدین کو امام کے مذہب پر حل کیا نفس الامر میں ضم یدین امام کا مذہب ہی۔ نہ ارسال۔ چنانچہ موطا میں روایت ضم یدین موجود ہے۔ جو اسی یا نو سے برس کی عمر پائی۔ بیع الاول کے عشرہ اول کے آخر ایک سو اناسی ہجری میں وفات پائی۔ بعض ناقلین نے ۱۶۹ھ کی بھی روایت لکھی ہے۔ بقیہ مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے۔
						(اشعث اللغات۔ تاریخ ابن خلکان وغیرہ)
۲۰۹۶	سنن ابو داؤد (جلد اول)	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث بن اسحق بن شبر	۲۶۸	مطبوعہ مجتہائی دہلی ۱۳۷۱ھ		امین و مامون کو روانہ علم حدیث پڑھایا کریں تو میں سچے ممنون ہو گا۔ امام علیہ الرحمہ نے نہایت تشرف اور کرامت سے جواب دیا کہ العلم یؤتی ولا یأتی علم ایسی چیز نہیں کہ کسی کی طرف جاوے بلکہ کسی طرف طالبین آتے ہیں۔ ہارون رشید نے بنظر انصاف اسکی تصدیق کی اور اپنی جسارت کی معافی چاہی۔ بالآخر دونوں فرزندوں کو امام علیہ الرحمہ کی خدمت میں بھیج دیا۔ امام رحمہ اللہ نے انکو دوسرے طلباء پر بھی ترجیح نہیں دی یکساں معاملہ و برتاؤ رکھا۔ باوجود کمال متانت و وقار کے اہل۔ اولاد۔ خدم کے ساتھ حسن اخلاق و تواضع میں اتباع سنت اور طریق صحابہ کرام کو موعی رکھتے۔ جعفر بن سلیمان خلیفہ عباسی نے بعض مغترین کی بدگواہی پر جو خلیفہ کی نسبت امام کی جانب سے کی گئی تھی اعتماد کر کے امام علیہ الرحمہ کے برہنہ بدن پر سیہ قدر تازیانے لگائے اور ہاتھ اس سختی کے ساتھ کھینچا کہ شانہ اپنے مفصل سے جدا ہو گیا۔ ایسوجہ سے آپ نماز میں ہاتھ نہیں باندھ سکتے تھے بلکہ ارسال فرماتے۔ بعض تلامذہ نے جبہ حقیقت حال منکشف نہ ہوئی ارسال یدین کو امام کے مذہب پر حل کیا نفس الامر میں ضم یدین امام کا مذہب ہی۔ نہ ارسال۔ چنانچہ موطا میں روایت ضم یدین موجود ہے۔ جو اسی یا نو سے برس کی عمر پائی۔ بیع الاول کے عشرہ اول کے آخر ایک سو اناسی ہجری میں وفات پائی۔ بعض ناقلین نے ۱۶۹ھ کی بھی روایت لکھی ہے۔ بقیہ مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے۔
						(اشعث اللغات۔ تاریخ ابن خلکان وغیرہ)
۲۰۹۷	شرح عون ابو داؤد	الانوری اجستانی المتوفی ۲۶۸ھ	۲۶۸	مطبوعہ مجتہائی دہلی ۱۳۷۱ھ		امین و مامون کو روانہ علم حدیث پڑھایا کریں تو میں سچے ممنون ہو گا۔ امام علیہ الرحمہ نے نہایت تشرف اور کرامت سے جواب دیا کہ العلم یؤتی ولا یأتی علم ایسی چیز نہیں کہ کسی کی طرف جاوے بلکہ کسی طرف طالبین آتے ہیں۔ ہارون رشید نے بنظر انصاف اسکی تصدیق کی اور اپنی جسارت کی معافی چاہی۔ بالآخر دونوں فرزندوں کو امام علیہ الرحمہ کی خدمت میں بھیج دیا۔ امام رحمہ اللہ نے انکو دوسرے طلباء پر بھی ترجیح نہیں دی یکساں معاملہ و برتاؤ رکھا۔ باوجود کمال متانت و وقار کے اہل۔ اولاد۔ خدم کے ساتھ حسن اخلاق و تواضع میں اتباع سنت اور طریق صحابہ کرام کو موعی رکھتے۔ جعفر بن سلیمان خلیفہ عباسی نے بعض مغترین کی بدگواہی پر جو خلیفہ کی نسبت امام کی جانب سے کی گئی تھی اعتماد کر کے امام علیہ الرحمہ کے برہنہ بدن پر سیہ قدر تازیانے لگائے اور ہاتھ اس سختی کے ساتھ کھینچا کہ شانہ اپنے مفصل سے جدا ہو گیا۔ ایسوجہ سے آپ نماز میں ہاتھ نہیں باندھ سکتے تھے بلکہ ارسال فرماتے۔ بعض تلامذہ نے جبہ حقیقت حال منکشف نہ ہوئی ارسال یدین کو امام کے مذہب پر حل کیا نفس الامر میں ضم یدین امام کا مذہب ہی۔ نہ ارسال۔ چنانچہ موطا میں روایت ضم یدین موجود ہے۔ جو اسی یا نو سے برس کی عمر پائی۔ بیع الاول کے عشرہ اول کے آخر ایک سو اناسی ہجری میں وفات پائی۔ بعض ناقلین نے ۱۶۹ھ کی بھی روایت لکھی ہے۔ بقیہ مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے۔
						(اشعث اللغات۔ تاریخ ابن خلکان وغیرہ)

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فے الاحکامات - زیاد بن عبد الرحمن کی روایت سے لکے ہیں۔ امام محمد کو پوری موطا کی بلاد اسطہ امام مالک سے سماعت ہو۔ اس کتب خانہ میں اسی کتاب موطا امام محمد کے چند نسخے قلمی و مطبوعہ نمبر ۴۱۶ سے باسٹنار نمبر ۴۱۵ نمبر ۴۱۷ تک موجود ہیں۔ اس کتاب کے شروع میں التعلیق المسجود ہے جسکو مولوی عبدالحی صاحب لکنوی متوفی ۱۲۷۴ھ نے بطریق تحشیہ موطا تالیف کیا ہے۔ ناظرین کتب حدیث کے واسطے یہ کتاب بصیرت افزا ہے۔					
		امام مالک رحمۃ اللہ کی ولادت باسعادت میں ۹۴ھ ہجری سے ۹۷ھ ہجری تک مختلف اقوال ہیں۔ ابن خلکان ۹۵ھ ہجری کے قائل ہیں۔ زمانہ حل اپکا تین سال تک رہا ہو۔ امام علیہ الرحمۃ کا تیج تابعین میں ہونا تو متفق علیہ ہے۔ بعض نے تابعین میں بھی محسوب کیا ہو۔ مناقب و محاد آپ کے بیشمار ہیں۔ اکابر علما نے مستقل کتابیں اس باب میں تالیف کی ہیں۔ سیوطی رحمۃ اللہ کی کتاب تزیین الارکان مناقب الامام مالک اس مضمون میں بڑی تفصیل و بسط کے ساتھ ہو۔ پڑے بڑے ائمہ و فضلاء آپ کی جلالت شان۔ تقدم علم - خطا احادیث - فخرت - ورع و تقویٰ کے معترف ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ کا قول ہے۔ لولا مالک و ابن عیینہ لذهب علم اهل الحجاز۔ اذ ذکر العلماء فمالک البختم الثاقب ائمہ اعلام - نافع بن ابی نعیم - زہری - نافع مولیٰ بن عمر - محمد بن المنکدر و غیر ہم - من التابعین و تیج تابعین سے قرآنہ - سماع علم حدیث کا اتفاق ہوا ہو۔ ابن جریر - سفیان ثوری - سفیان بن عیینہ - اوزاعی - شعبہ - لیث بن سعید - ابن مبارک - شافعی - ابن وہب - انکے سوا اور بہت سے طوائف علما نے امام علیہ الرحمۃ سے حدیث کی سماعت کی ہو۔ حدیث شریف کی تعظیم و احترام میں نہایت کوشش فرماتے۔ حدیث کے درس و تدریس کا سلسلہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہایت ادب و وقار کے ساتھ رکھا تھا۔ ایک مرتبہ یارون رشید روضہ منورہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی غرض سے مدینہ طیبہ گئے اور امام علیہ الرحمۃ سے ملاقات کے بعد استدعا کی کہ اگر آپ تکلیف فرما کر					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>صورت میں تھی انکی وفات کے بعد انکے منتخب تلامذ نے اپنی اپنی استعداد و لیاقت کے موافق جدا جدا ترتیب دی۔ اسبوجہ سے تقدیم و تاخیر و زیادتی و نقصان کے عتبار سے اسہن بہت ہی نسخ و اختلاف پیدا ہو گیا۔ صاحب کتابان الحدیث لکھتے ہیں کہ موطا کے پندرہ یا سولہ مختلف نسخے متعدد روایات دیا رعب میں مروج ہیں۔ صاحب کشف الظنون نے گیارہ نسخوں کی تعداد بیان کی ہے۔ زیادہ تر مشہور و متعارف اس زمانہ میں وہ موطا ہے جو یحییٰ بن یحییٰ المصمودی اندلسی متوفی ۳۲۷ھ کی روایت سے ہے۔ اسبوجہ سے مطلق موطا کے اطلاق پر بھی استہداج ہوتا ہے۔ اسکی ابتداء یہ ہے۔ وقوت الصلوۃ حدثنا یحییٰ بن یحییٰ انا مالک بن انس عن ابن شہاب ان عمر بن عبدالعزیز اخر الصلوۃ یوماً نسخہ ذالامام محمد بن حسن الشیبانی المتوفی ۱۵۹ھ ہجری کی روایت سے ہے۔ اور یہ موطا امام محمد کے نام سے مشہور ہے۔ امام محمد جی طرح امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں امام مالک رحمہ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی تین برس کامل رہی ہیں اس موطا کی ابتداء یہاں سے ہے۔ قال محمد بن الحسن اخبرنا مالک بن انس عن یزید بن زیاد مولیٰ دینی ہاشم عن عبد اللہ بن رافع اس کتاب میں امام محمد نے علاوہ ان مرویات کے جو امام مالک کے طریق سے حاصل ہوئے۔ اور اخبار بھی جو دوسرے شیوخ کے مرویات سے سموغ ہوئے ہیں شامل کر دیے ہیں۔ موطا یحییٰ میں یہ بات نہیں ہے بلکہ صرف مرویات من طریق مالک ہی ہیں۔ اس زمانہ میں ہندوستان میں درس و تدریس میں یہی دو کتابیں موطا کی مقبر و متداول ہیں۔ فضلاء زمانہ موطا یحییٰ کو جب قدر و مقبر و موقوف سمجھتے ہیں۔ موطا امام محمد کو اس عتبار کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی التعلیق لمحمد میں لکھتے ہیں کہ نظر انصاف موطا امام محمد کو یحییٰ کے موطا پر بہت وجہ سے فضیلت ہے۔ چنانچہ انھوں نے چند معقول وجوہ اسکی ترجیح پر قائم کی ہیں من شاء مزید الاطلاع فلینظر ہذا یحییٰ نے امام مالک سے موطا کی تمام و کمال سماعت نہیں کی کہ کتاب الاعکاف کے کچھ ابواب۔ باب خروج العکف الی العید۔ باب قضاء الاعکاف۔ باب الکراج</p>

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس فن میں اس کتاب کا آجانا ناموزونیت نہیں رکھتا عبارت ابتدائی صفحہ ۴ الحمد للہ الحنان المذان خاتمہ صفحہ ۳۴۶ لکنہ بحسن الفعل خبیث الطبع انتہی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ دیوبند رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر ج ۱					
۱۹۷۹	۴۷۰	رسالہ فی حدیث فطر الحاجم والمجوم	لکھنؤ	فلسی	۱۸		
		تعلیق کتابت ۱۵۰ ۳۰۰ ۳۰۰ ۲۰۰ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سیما ہی و سرخی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کرمچوردگی کا اثر قلیل۔ اوراق آب رسیدہ۔ چونکہ کاری سے محفوظ۔ مختصر رسالہ کی۔ حدیث، افکار الحاجم والمجوم کے متعلق بہت سے کتب احادیث کے روایات نقل کئے ہیں۔ اور اس حدیث کی صحت و عدم بحث کی ہے۔ ۱۔ ابتدا صفحہ ۲۔ صلے اللہ علیہ سیدنا محمد وآلہ خاتمہ صفحہ ۱۸ من المجوم انتہی۔ (مؤلف نے اس رسالہ میں اپنا کچھ پتہ نہیں دیا)					
۲۰۷۴	۴۷۱	الموطا امام مالک بروایت یحییٰ	امام دارالہجرۃ ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر الحمیری الکوفی المدنی۔ المتوفی ۱۷۹ھ	مطبوعہ مجتہبائی دہلی ۱۳۰۶ھ	۳۹۲		
		اس کتاب کی پوری کیفیت اگلے نمبر کے تحت میں تحریر ہے۔					
۲۰۸۳	۴۷۲	الموطا امام مالک بروایت امام محمد رحمہ اللہ مع التعلیق لمجد	ایضاً	مطبوعہ حدیثی لکھنؤ ۱۳۱۵ھ	۴۱۰		
		موطا بہت قدیمی اور مبارک و مسعود کتاب ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کی حیات تک یہ کتاب صرف مسودہ کی					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کیا ہے گراپنا نام نہیں لکھا۔ کتابت کسیتقدر سرخی سے باقی سیاہی سے۔ سترہ نمبر تک سفیدی چھوڑی گئی ہے۔ اٹھارہ سے آخر تک تعداد حدیث کا لفظ سرخی سے لکھا ہے۔ اوراق کے گوشہ پر کسیتقدر غورنگی اثر باقی ہو۔ باقی تمام کتاب اثر کرم اور پیوند کاری سے صاف ہے۔					
		مؤلف نے اس کتاب میں تیس احادیث اور دو اثر مسلسل طریق سے لکھے ہیں۔ شروع سے آخر تک تمام روایہ کو بہ ترتیب سلسلہ ذکر کیا ہے۔ شروع کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ صفحہ ۴۔ اختیار تخی الشیخۃ الصالحہ۔ ام ہانی ترمذی۔ صفحہ ۱۵۔ الحدیث التاسع عشر مسلسل بالآخذ باللیحیۃ وقول آمنابا القدر خیرہ و شرہ۔ خاتمہ کتاب یقول سمعت علی ابن ابی طالب یقول اکتف العلم بالعل فان اجابہ ولا اسر یقل قمت					
		المسلسلات					
۱۹۷۷	۴۹	لعل المرخان فی اخبار الجبال ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد سیوطی الشافعی۔ متوفی ۹۱۱ھ	مسی	۴۳			
		تقطیع کتابت ۳۰۵۔ انچہ۔ سطر ۱۵۔ خط و کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے۔ کاتب محمد بن محمود المقدسی الشافعی۔ تقریباً تمام اوراق میں کرم خوردگی کا اثر ہے۔ کہیں کم کہیں زیادہ۔ کتب خانہ میں آنے سے پہلے کہیں کتاب لیس بھیگی ہو کہ کل حرفوں کی سیاہی بھگتی ہے۔ عبارت بڑے غور اور نہایت مشکل سے پڑھی جاتی ہے۔ یہ کتاب اکام المرخان فی احکام اجماع، کا اختصار ہے جسکو قاضی بدر الدین اشبلی انحفی متوفی ۶۹۹ھ نے جنات کے اخبار و احوال میں تالیف کیا۔ پوری کتاب ایک سو چالیس ابواب پر منقسم ہو۔ ہر چند کہ اس کتاب کو فن حدیث سے زیادہ مناسبت نہیں۔ مگر کتاب کے مضامین جقدر بھی ہیں احادیث نبویہ سے ماخوذ ہیں۔ اور ہر موقع و محل پر احادیث ہی مذکور ہیں۔ اسوجہ سے					

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبع و قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فاضل شارح نواب صدیق حسن خان رئیس بھوپال کے فرزند اکبر تھے۔ رجب کی اکیسویں تاریخ بارہ سو شہتر ۱۲۷۸ھ صبح کے وقت بھوپال میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام انکا نظیر حسن ہے۔ ماہ شوال ۱۲۸۳ھ ہجری میں نواب سکندر بگم رئیسہ بھوپال کے قصر میں تقریباً بم اللہ ہوئی۔ مولوی آئی بخش فیض آبادی اور دیگر مدرسین مدرسہ سلیمانہ سے کسب علوم و فنون کیا۔ شیخ حسین بنی انصاری سے علم حدیث پڑھا۔ انقلاب زمانہ سے لکھنؤ کو قیام گاہ بنایا۔ اور وہیں مشغول علمی میں شاغل رہے۔ ماہ محرم تیرہ سو چھتیس ۱۳۳۶ھ میں وفات پائی۔ (تحائف استبلا وغیرہ)					
۱۸۲۰	۴۶۷	شرح مسند الامام اعظم ملا علی بن سلطان محمد القاسمی المتوفی ۱۰۱۲ھ	مطبوعہ مجتہبائی ۳۰۰	دہلی ۱۳۱۲ھ			
		امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ متوفی ۱۵۰ھ کے مساند کثیرہ ہیں سب کے آخر اور زیادہ معتبر وہ مسند ہے جسکے راوی حنفی ہیں۔ یہ کتاب اسی سند کی حامل متن شرح ہے۔ حضرت شارح رحمہ اللہ نے بڑی خوبی اور وضاحت کے ساتھ یہ شرح لکھی ہے۔ اہل مطبع نے اس کتاب کے نام میں کیسے قدر بڑی توجہ کی ہے (مسند امام اعظم مع شرح ملا قاری) کتاب کا نام رکھا ہے اگر بجائے اس نام کے (شرح ملا علی قاری علی مسند الامام الاعظم) ہوتا تو زیادہ موزوں تھا۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی ہدانا الی الملة الخنفیہ السمحاء خاتمہ صفحہ ۲۹۴۔ فی زمرۃ الانبیاء وارباب الولاية۔ (ملا علی قاری کا ترجمہ فن تجوید نمبر ۳۳۰ پر تحریر ہو چکا)					
۱۱۹۵	۴۶۸	جیاوہا سل ابو الفضل جلال الدین عبد بن اکمال ابنی بکیر بن محمد اسیدی الشافعی المتوفی ۹۱۱ھ	قلمی ۲۰	۱۳۰۸ھ			
		تقریب کتابت ۷۷۰ھ ۴۴۰ھ۔ سطر ۲۱۔ خط و کاغذ عرب۔ کاتب نے نسخہ مکتوبہ ۱۲۹ھ سے نقل اور غلطی					

نمبر ترتیب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							امور المستقیمات - کہتے ہیں کہ جب ابو داؤد و سنن کھتے تو انہر حادثات کہنے میں ایسی نرمی و آسانی ہوتی جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام پر لوہا - مولف کے مذہب میں اختلاف ہو بعض جنسے بعض شافعی کہتے ہیں - بغداد میں متعدد بار انکی آمد و رفت رہی - بالآخر بصرہ کی سکونت اختیار کی اور وہیں نصف شوال جمعہ کے روز دوسو پچیس ہجری میں انتقال فرمایا - بحران ایک اقلیم کا نام ہے جو سیستان کے نام سے مشہور ہے - سندھ اور ہرات کے درمیان میں واقع ہے - (ابن خلکان وغیرہ)
۱۸۲۵	۴۶۵	فتح الاعلام - شرح بلوغ المرام - البحر الزاوی	نور الحسن خان بن نواب امیر الملک علیا، سید قاسم خان بونانی القدوسی	۲۱ - جلد اول ۱۳۰۱ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۰۲ھ	۳۴۸	
							بلوغ المرام - مصنف ابن حجر عسقلانی متوفی ۷۵۲ھ کی شرح ہے - اصل متن میں احادیث احکام کو جمع کیا ہے - ساری نے عبارت متن کی وضاحت کی ہے - پوری کتاب دو حصوں پر منقسم ہے - یہ پہلا حصہ ہے - کتاب الطہارۃ سے کتاب الحج تک - ابتدا کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ عز وجل والصلوۃ والسلام علی نبیہ المرسل وبعد فہذا شرح لطیف فی فتح العلم علی کتاب بلوغ المرام خاتمہ صفحہ ۳۴۸ والا ظہر ما قالوہ لعدم الدلیل علی ایجاب الدم - واللہ اعلم -
۱۹۲۵	۴۶۶	فتح العلم شرح بلوغ المرام - البحر الزاوی	ایضاً	۲۱ - جلد اول ۱۳۰۲ھ	ایضاً	۴۰۶	
							دوسرا حصہ ہے - کتاب البیوع سے باب الذکر کے ختم تک - اور ایسی باب کے ختم پر یہ کتاب بھی ختم ہے - ابتدا صفحہ ۲ - کتاب البیوع - جمعہ دلالت علی اختلاف انواعہ وہی ثانیہ - خاتمہ صفحہ ۴۰۶ واقول عفا اللہ عنی قد تم هذا المختصر المختص من سبیل السلام بحمد اللہ تعالیٰ وعونہ الی قولہ - والصلوات الباقیات -

نمبر موجود	نمبر کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>بروایت ابو علی محمد بن احمد بن عمرو اللؤلؤی البصری - دوسرا بروایت ابو بکر بن محمد عبدالرزاق التمار البصری البصری بابن واسنہ - یہ دونوں نسخے باہم ایک دوسرے سے قریب ہیں صرف تقدیم و تاخیر کا فرق ہے - تیسرا نسخہ بروایت ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر المعروف بابن الاعرابی - اس نسخہ میں پچھلے دو نسخوں سے زیادہ تفاوت ہے - چہندوستان و بلاد مشرق میں مروج و مشہور نسخہ لؤلؤی کی روایت کا ہے - اور غدارا طحا سنن البوداوی سے متبادر و مضمون بھی یہی ہے - تینوں نسخوں میں اسی کا اختیار ہی زیادہ رکھا گیا ہے -</p> <p>دوسرا نسخہ بصری میں لؤلؤی نے ابو داؤد و تھے اسکی روایت کی ہے - لؤلؤی کی وفات کے متعلق دو قول ہیں ۳۱۹ھ و ۳۲۳ھ - پورا نسخہ دو حصوں پر منقسم ہے - جلد ہدایہ میں دونوں حصے موجود ہیں - عبارت ابتدائی صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی کتاب البہارۃ باب التخلی عن قضاء الحاجة -</p> <p>ابوداؤد و رحمہ اللہ دوسرا نسخہ ہجری میں پیدا ہوئے - محدثین میں اعلیٰ درجہ کے حافظ حدیث مانگے ہیں - حدیث شریف کی تلاش میں بہت سے بلاد کا سفر کیا - اہل عراق - اہل خراسان - اہل شام - اہل جزائر - اہل مصر سے احادیث کو لکھتے ہیں - کتاب سنن کو بغداد میں تالیف کیا - اور حضرت امام احمد رحمہ اللہ کے حضور میں پیش کیا - امام علیہ الرحمہ نے بہت پسند کیا - اور اس کتاب کو مستحسن و فرمایا - مولف سے منقول ہے کہ پانچ لاکھ حدیثیں جو بنے لکھی تھیں انہیں سے اس سنن میں صرف چار ہزار آٹھ سو احادیث جو میری نظر میں صحیح تھیں لکھی ہیں - تمام احادیث سنن سے اگر صرف چار احادیث مفصلہ ذیل پر عمل کیا جائے تو انسان کے واسطے باعتبار دین کے کفایت ہے -</p> <p>احمد بن حنبلہ رحمہ اللہ علیہ وآلہ وسلم انما الاعمال بالنیات - والثانی قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یغنیہ - والثالث قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یكون المؤمن مؤمناً حتى یرضی لہ فیہ ما یرضی لنفسہ - والرابع قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التحاول بین و الحرام بین و بین ذلک</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عربی - فارسی - ایک سو سے متجاوز ہیں - دوسری جلدی الاولیٰ	شیخ مکہ - تاریخ وفات ہے -	۹۷۵ھ	دراود المصنفین - آثار الکلام		
۱۲۸۷	۴۶۳	الجمع بین الصحیحین ناقص الطرفین	علامہ ابو محمد عبد الحق بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن حسین بن سعید لازدی الاشبیلی المعروف بابن الخراط المتوفی ۵۸۱ھ	مکمل	۵۴۶		

تفصیل کتابت ۱/۴ - ۵۴۷ - انچہ - سطور ۱۷ - خط و کاغذ عرب - عبارت معرب - کتابت سرخی و سیاہی
کتاب کا نام کتاب کے ناتمام ہونے کی وجہ سے معلوم نہیں ہوا - کرم کا کوئی اثر ظاہر نہیں - پیوند کاری بہت
قلیل ہے - اول سے ناقص آخر سے ناتمام - آخر کے دو صفحے خط نسخ کے خوشخط لکھے ہوئے ہیں - مگر
عبارت اور اوراق سابقہ سے مرتبط نہیں - صفحہ ۷۹ میں بوجہ پیوند کے چارم صفحہ کے قریب عبارت
جاتی رہی ہے - فن حدیث میں اس نام کی متعدد کتابیں ہیں - الجمع بین الصحیحین للبخاری المتوفی ۵۱۶ھ
الجمع بین الصحیحین لمحمد الجوزی متوفی ۳۸۸ھ - الجمع بین الصحیحین لاسمعیل السرخسی متوفی ۴۱۶ھ -
الجمع بین الصحیحین لابن ابی حاتم متوفی ۳۴۲ھ - الجمع بین الصحیحین لعبد الحق الاشبیلی متوفی ۵۸۲ھ وغیرہم
نسخہ ہذا اول و آخر سے ناقص و ناتمام ہے - اس نسخہ کی ابتدائی صفحہ کے گوشہ پر اسقذ لکھا ہے - (جزء
من جامع عبد الحق الاشبیلی) جلد بندی میں جو خانی کاغذ کا سادہ ورق لگا یا گیا ہے - اُس پر کسی نے
یہ عبارت لکھ دی ہے - (الجمع بین الصحیحین للشیخ عبد الحق الازدی الاشبیلی المعروف
بابن الخراط) اس قدر تحریر سے کافی اطمینان نہیں ہو سکتا کہ کتاب ہذا کو یقیناً ابن الخراط کی تصنیف کہا جا
اس وقت تک اس کتاب کا کوئی دوسرا نسخہ نہ تو اس کتب خانہ میں نہ کسی دوسری جگہ نظر سے گذرا جس سے

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اخبار المحدثی تالیف کی ہو۔ یہ کتاب ترتیب ابواب وغیرہ سے معرا ہے شیخ علی متقی نے اس کتاب کو مرتب و مہوب کیا۔ اور کچھ احادیث کا اضافہ بھی اس میں کیا ہے جو حدیثین کہ اس میں زیادہ کی گئی ہیں انہیں مانخذ و کتابین ہیں۔ جمع الجوامع عقد الدرر فی اخبار المحدث۔ حرف (ج) جمع الجوامع کے اشارہ کے واسطے اور حرف (ع) عقد الدرر کے رمز کیوں اسے مقرر کیا ہے۔ آغاز عبارت صفحہ ۲ اللہم انا الحق حقا وارزقنا اتباعہ خاتمہ صفحہ ۱۰ کالف سنة لما تعدون۔ الی قول۔ والمسلمین۔ جمعین۔					
		شیخ علی متقی رحمہ اللہ اصلاً جو پوری مولداً برہانپوری ہیں آٹھ سو پچاسی ۸۵۵ ہجری میں برہانپور میں پیدا ہوئے۔ صغر سنی میں والد بزرگوار نے آپ کو شاہ باجن چشتی برہانپوری کا مرید کر دیا۔ اور خود چند روز بعد ہی ملک بھاہوئے۔ والد کی وفات کے بعد ابتداً شباب میں ملازمت کا شوق ہوا۔ اس ذریعہ سے کچھ اموال و ہشیا جمع ہو گئے۔ اسی اثنا میں جاذب غایت آہی اور باعث ہدایت ربانی نے دستگیری فرمائی دفعۃً دنیا اور مستلح دنیا کی وقعت قلب سے اٹھ گئی۔ اور اشیاء فانیہ کی حقیقت منکشف ہو گئی ایسی دنیاوی تعلقات سے دست بردار ہو کر شیخ عبدالحکیم بن شاہ باجن کی خدمت میں پہنچے اور ان کی فیض صحبت کا میابی حاصل کر کے خاندان چشتیہ کا خرقہ خلافت پھنا۔ مگر اس رہی خلافت اور شجاعت پر کتنا نہیں کیا۔ مطلوب حقیقی کی جستجو میں ملتان کا سفر کر کے شیخ حسام الدین ملتانی کی صحبت اختیار کی۔ دو سال تک ان کے پاس رہے۔ اور فیض ظاہری و باطنی سے مستفیض ہوئے۔ اسی زمانہ میں تفسیر برصیاوی۔ کتاب علین العاکم لکرا بھی اُن سے رہا۔ ۸۵۳ ہجری میں حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ مکہ معظمہ میں اقامت گزین ہو کر شیخ ابو الحسن بکری کے فیوضات سے شہتا سے سلوک پر فائز ہوئے۔ اور حضرت شیخ کی جانب سے خرقہ قادری شاذلی۔ مدنی مرحمت ہوا کثرت ریاضت۔ غایت تقویٰ نشر علوم ظاہر و باطن کے سبب اس مقام مقدس کے تمام خاص و عام آپ کے فضل اور کمال ولایت کے معترف ہوئے۔ شیخ ابن حجر مکی مفتی حرم محترم ابتداً حال میں آپ کے استاذ تھے۔ آخر میں مرید خاص سبک خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ کے مصنفات					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ عالمی	تقدیر و تصدیق	کیفیت
		آغاز کتاب جزاویل الحمد للہ الواحد القہار الغرین الجبار الرحیم الغفار خاتمہ جزاویل ورق (۱۴۹)	الحمد للہ رب العالمین ابتداء جزر دوم ورق (۱۵۰)	الحمد للہ رب العالمین وصلوۃ علی سیدنا محمد وآلہ الطاہرین - خاتمہ جزر دوم ورق (۲۸۸) رحمہم اللہ تعالیٰ - تتمہ -	مؤلف علامہ کی کنیت ابو جعفر - لقب صدوق ہے - علمائین میں انکا مثیل مفقود ہے - جملہ فنون میں عموماً اور حدیث و فقہ میں خصوصاً متحرمانے گئے ہیں - مقام سکونت (رے) ہے - یہاں کے تمام عام و خاص انکے ساتھ عقیدہ تہذیب رکھتے - مسائل ضروریہ کی تعلیم انہیں سے حاصل کرتے - خراسان کے شیعی صحابہ بھی انہیں کے فتوے پر اعتماد و اعتبار تھا - ۳۵۵ھ ہجری میں بغداد آئے وہاں کے لوگ بھی انکو فیض علی برکات سے مستفیض ہو کر کثیر النفع ہیں قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المؤمنین میں چھوٹی بڑی کتاہیں تین سو کے قریب تمام پیغام تکے مولفات میں شمار کی ہیں (رے) میں وفات پائی - (منہی المقال) مجالس المؤمنین میں ۳۸۱ھ ہجری کو سال وفات لکھا ہے - جو صحیح اور درست ہے - مولانا سید اعجاز حسین نیشاپوری نے کتاب کشف الحجب والا ستار میں مولف کا سال وفات ۳۳۱ھ لکھا ہے جو غلط ہے - ظاہر آیا تو خود مولف کے سو قلم یا ناخین کے تصرف کا اثر ہے -		
۱۲۸۵	۴۶۲	البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان	علامہ الشیخ علی بن حماد بن عبد الملک بن قاضی خان اتقی الجوفوری المتوفی ۹۶۵ھ	۹۲۲ھ	فتلی	۱۷۰	
<p>تقیع کتابت ۵ + ۲ - انچہ - سطور ۱۱ - خط نسخ اوسط درجہ کا - کتابت سرخی و سیاہی سے - کتاب نام تحریر نہیں - تمام اوراق پر پیوند کاری و کرم خوردگی موجود - کہیں کم کہیں زیادہ - کتاب کے صفحہ ۱۷۹ پر ایک مہر چسپان ہے - جس پر یہ عبارت کندہ ہے - بر اعدای دین شد مظفر حسین -</p> <p>علامہ سیوطی نے امام مہدی آخر الزمان رضی اللہ عنہ کے حالات میں کتاب العرف الوردی فی</p>							

نمبر و کتاب	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						فیوض اہل سوال ہوا تھا۔ جواباً یہ رسالہ تالیف ہوا۔ حدیث مذکور کا ضعف مستند اقوال سے ظاہر کیا۔ ابتداً کتاب صفحہ اول الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ صفحہ ۷ پر یہ رسالہ ختم ہو گیا۔ اخیر میں کسی شخص نے تعلیم قرآن کے فضائل اور مسلمانوں کی حاجت روائی کے فوائد احادیث سے لکھے ہیں۔ (علامہ سیوطی کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر تحریر ہو چکا)
۱۱۷۸	۴۶۰	الاجوبۃ المفیدۃ علی سئلۃ العبدین	الشیخ نجم الدین بن احمد بن الشافعی من اعیان القرن الثانی	قلمی	۳۲	۱۰۸۷ھ
						تقیع کتابت ۶ + ۱/۳ - انچہ - سطر ۲۱ - خط و کاغذ عرب - کتابت سیاہی و سرخی سے - کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا - اوراق کے کناروں پر نے الجملہ کرم کا اثر دیکھا جاتا ہے - پیوند کاری سے بالکل محفوظ ہے - اس سے قبل نمبر ۴۳۵ کے مجموعہ میں اس رسالہ کی کیفیت اور مصنف کی حالت برج ہو چکی ہے - ابتداً صفحہ ۲ الحمد للہ و کفی خاتمہ صفحہ ۳۲ والیہ المرجع والمآب - اے قول اربعۃ و ثمانین والف -
۱۳۴۳	۴۶۱	عیون اخبار الرضا	ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی الکوفی	قلمی	۵۷۶	
						تقیع کتابت ۶ + ۱/۲ - انچہ - سطر ۲۱ - خط نسخ خوشخط - کاغذ کشمیری - کتابت سرخی و سیاہی سے - کاتب نے اپنا نام تحریر نہیں کیا تمام اوراق پر کثرت سے پیوند کاری ہے - باوجود پیوند کاری کثیر کے عبارت میں کسی جگہ نقص نہیں دیکھا جاتا - کرم خوردگی کا بھی کوئی اثر پایا نہیں گیا - ورق ۱۳۷ کے بعد دو صفحے سادہ ہیں - پہلے ہی کتاب کی تقسیم دو جلدوں اور ایک سوانحائیں ابواب پر کی ہے - اس نسخہ میں دو لون جلدیں جلد میں پھلی جلد ابتدائی ورق سے شروع ہو کر ورق ۱۴۹ پر ختم ہوئی - دوسری جلد ورق ۱۵۰ سے ۲۰۸ پر تمام ہو گئی - حضرت مولف نے اس کتاب کو ابی القاسم اسماعیل بن عباد کی واسطے تالیف کیا۔

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت	
		<p>مختلف عبارتیں تحریر ہیں۔ کتاب المحسن المحصین جو حدیث کے فن میں اوراد۔ اذکار۔ ادعیہ وارودہ فی الاحادیث کے بیان میں مشہور کتاب ہے مصنف کتاب نے اسکا اختصار کر کے عدۃ المحسن المحصین سے منسے کیا ہے۔ اس مختصر میں دس ابواب رکھے ہیں آلباب الاول فی فضل الذکر والدعاء۔ آلباب الثانی فی اوقات الاحیاء و احوالہا و امکنہا۔ آلباب الثالث فیما یقال فی الصباح والمساء۔ آلباب الرابع فی ما یتعلق بالطہور والمسجد۔ آلباب الخامس فی ما یتعلق بالاکل والشرب۔ آلباب السادس فیما یتعلق بالامور العلویۃ۔ آلباب السابع فیما یتعلق باحوال بی آدم۔ آلباب الثامن فیما بہم من عوارض و آفات۔ آلباب التاسع فی ذکر ورد فضلہ ولہم تحفین قتا من الاوقات۔ آلباب العاشر فی ادعیۃ صححت عنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مطلقاً وغیر مقدمات۔</p> <p>اس کتاب میں بھی اصل کتاب کے انداز پر رموز و اشارات کتب ماخوذ عنہا کے واسطے حروف مقرر کئے ہیں مثلاً صحیح بخاری کے واسطے (خ) صحیح مسلم کے واسطے (م) ابوداؤد کے اشاریکو واسطے (و) ترمذی کے واسطے (ت) علی ہذا القیاس۔ عبارت ابتدائی صفحہ اول بعد عبارت الحاشی الحمد للہ الذی جعل ذکرہ عدۃ حصن المحصین خاتمہ صفحہ ۳۰ و سلام علی عبادہ الذین اصطفے۔ (علامہ جزیری رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ فن تجوید نمبر ۹ پر لکھا گیا)</p>						
۱۱۸۷	۴۵۹	اعذب المناہل من قال انا عالم فوجاہل	علامہ شیخ جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر المتوفی ۹۱۱ھ		مسمی	۲۰		
<p>تطبیع کتابت ۴/۴ + ۴ - انجہ - سطور مختلفہ ۱۳ سے ۱۵ تاک - خط نسخ معمولی - کاغذ وہلی - کتابت صرف سیاہی سے - کتاب کا نام تحریر نہیں - مصنف سے اس حدیث کی نسبت من قال انا عالم</p>								

نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
						مختصر رسالہ ہے۔ جو جلد بالا کے آخر میں منضم ہے۔ فن فقہین بعد نمبر ۸۳۸ لکھا گیا۔
۴۵۷	الکلب الخیر الساری فی ختم مولینا علی بن ابراہیم کتاب صحیح البخاری	الستونی التحریری الشافعی	فلسفی	۵۲		
						تعلیق کتابت نم ۴ + نم ۴ - اچھے - سطر ۲۱ - خط و کاغذ عرب - کتابت سیاہی و قدرے سرخی کاتب شرف الدین و منہوری - کرمخوردگی قلیل - پیوند کاری بالکل نہیں - یہ کتاب تذکرۃ القریب سے جو شیخ الحقیق شمس الدین محمد بن احمد اندلسی متوفی ۸۱۵ھ کے مولفات میں ہے - جمع کی گئی ہے - مؤلف جب قرأت صحیح بخاری سے فارغ ہوئے تو اس کتاب کو تالیف کیا اس میں ایسے امور کا تذکرہ ہے جنکا تعلق موت و موتی - بعث و نشر - دوزخ و جنت وغیرہ سے ہے - ابتدا پر کتاب صفحہ اول - الحمد للہ الذی رسم فی جمیع مصنوعاتہ علی وجہہ و کمالہ دلیلہ خاتمہ کتاب صفحہ ۵۲ و کان الفراغ من کتابتہ قبل ظہر یوم الاثنين سابع عشر شہر محرم سنة سبعة عشر و مائة و الف علی ید افاضل العباد احوالہم الیہ الغفر شرف الدین الشرف الدین محمد من ذریۃ ولی اللہ تعالیٰ و العارف بہ سیدی عطیہ ابی الریش عمت بركاتہ - الی قولہ امین امین امین - (مؤلف کتاب کا مفصل ترجمہ معلوم نہیں ہوا)
۴۵۸	عدة حصن الحصین من کلام سید المرین	الشیخ شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد بن الجزری الشافعی السنونی	فلسفی	۳۰		
						تعلیق کتابت طولاً متفاوت ۸ - اچھے سے ساڑھے آٹھ اچھے تک - عرضاً ۶ - اچھے - سطور مختلف ۲۵ بہم تاکتہ - خط و کاغذ عرب - کتابت سیاہی و سرخی سے - کاتب نے اپنا نام تحریر نہیں کیا - اوراق کرمخوردگی کم - اثنی عشر - پیوند کاری قلیل ہے - اوراق کتاب کے علاوہ ابتدا میں چار اور ذاتی اور بھی ہیں جن پر

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اصل کتاب کی پابندی رکھی ہے۔ اسبۃ ایسے ابواب چھوڑ دیے گئے ہیں جو صحیح حدیث سے خالی تھے۔					
		آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا محمد سید المرسلین۔					
		خاتمہ صفحہ ۲۲۵۔ سبحان اللہ العظیم۔ مؤلف کتاب زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں۔ انکا تفصیلی ترجمہ کسی نے ضبط نہیں کیا ہے۔					
۲۱۵۵	۲۵۵	کتاب القراءۃ خلف الامام	الامام الحافظ ابوبکر احمد بن محمد بن علی بن محمد بن عبد المہدی المتوفی ۴۵۸ھ		مطبوعہ دہلی	۱۷۶	
		اس کتاب میں ان احادیث کو جمع کیا ہے جسے قرأت خلف امام خصوصاً سورہ فاتحہ کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔ مؤلف رحمۃ اللہ کا مسلک بھی یہی ہے کہ قرأت فاتحہ خلف امام ضروری ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ					
		کما ہوا اہلہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۶۰ و سلمہ تسلیماً۔ آخر میں فہرست مضامین بھی منضم ہے۔					
		(امام بیہقی رحمۃ اللہ کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۲۴۶ پر تحریر ہو چکا)					
۱۱۷۸	۲۵۶	الاربعین	محمد الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف الشہو باباام بن ہودۃ المتوفی ۷۶۶ھ		قلمی	۲۸	
		تفصیح کتابت ۶۶ ۱/۴ - انچہ - سطور ۱۷ - خط و کاغذ عرب۔ کتابت سیارہ و سرخی سے۔ کتاب					
		شیخ طایر حلبی۔ کرمزدگی و پیوند کاری سے محفوظ۔ اسی اربعین کا ایک نسخہ مع کیفیت کتاب و ترجمہ مصنف نمبر ۲۳۵ پر تحریر ہو چکا۔ فلینظر هناك۔					
		رسالہ طلاق	ابو الوفا بن شیخ الاسلام عمر العزفی بن شیخ الاسلام عبد الوہاب العزفی الجبلی				

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
			صحیح بن جان - البدرک علی الصحیحین للحاکم - صحیح بن خذیمہ - کتاب الحافظ الاسماعیلی - عمل الیوم واللیسہ لابن اسنی - اخیر صفحہ پر احمد ابو الخیر عثمان جمال العطار المکی الاحمدی نے لکھا ہے کہ تاج الدین قلعی سے بعض کتب حدیث کے جو اوائل لکھنا رہنمو ہیں انکو میں لکھتا ہوں - چنانچہ سند ابو بکر عبداللہ بن الزبیر عسی الجری الاسدی وغیرہ کے اوائل تقریباً نصف صفحہ پر لکھے ہیں - شیخ تاج الدین مفتی مکہ تھے - انکے پوتے شیخ عبدالکبیر بن شیخ عبدالمنعم بن شیخ تاج الدین بڑے محدث ہوئے - ۱۲۲۸ھ میں شیخ عبدالملک کا انتقال ہوا کتاب کے اول صفحہ نمائیل پیچ پر مولانا سید عبداللہ مدہر قدس سرہ کے نام سے یہ تاریخ لکھی ہوئی ہے - جاد الکرم المنعم الرزاق - وجود وجود فضله وفاق - بکبب ما للسندین اولاد علیہم قدر رضی الخلاف - و منذ بد امن فضله سبجانه - ارخت - منه هذه الاوراق - (۱۱۴۴ھ) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصنیف ۱۲۲۷ھ کی ہے - مولف کا کوئی تپا نہیں معلوم ہوا -				
۴۳۵۳	۴۵۳	زبدۃ البخاری	الفاضل عمر ضیاء اللہ	مطبوعہ مصر ۱۳۳۰ھ	۲۸۸		
		صحیح بخاری کا اختصار ہے - پوری کتاب کی احادیث بعد حذف مکررات جمع کی گئی ہیں - آغاز کتاب صفحہ ۲ - عن ابن عباس بسم اللہ الرحمن الرحیم من بن عبد اللہ خاتمہ صفحہ ۲۸۸ سبحان اللہ العظیم - مولف کتاب کا حال معلوم نہیں ہوا -					
۴۳۵۴	۴۵۴	اتحاف المسلم باحادیث الترغیب والترہیب من البخاری ومسلم	الفاضل شیخ یوسف بن اسماعیل النہدانی رئیس مدرسہ عربیہ اسلامیہ فی بیروت سابقاً	۱۳۲۲ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۳۹ھ	۲۴۰	
		یہ کتاب ایک ہزار احادیث صحیحہ کا مجموعہ ہے - مولف نے کتاب الترغیب والترہیب مولفہ حافظہ کی الذی لمنذری متوفی ۶۵۶ھ سے منتخب کی ہیں - اس انتخاب میں یہ التزام کیا ہے کہ اصل کتاب سے ان حدیثوں کو اخذ کیا ہے جو صحیحین کی دونوں کتابوں یا صرف ایک میں پائی جاتی ہیں - ترتیب توثیق					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۲۰۰	۲۵۲	اوائل کتب الحدیث	علامہ مفتی ابو عبد اللہ محمد بن عبد المحسن الشہیر تاج الدین القلعی المکی مفتی بلال الدین		مکملی	۷۱	

تقیع کتابت ۱/ ۶ ۱۳۷ - ۱۴ - سطر ۲ - خط و کاغذ عرب - کتابت سرخی و سیاہی سے - کتابت اپنا نام نہیں لکھا - تمام اوراق پر کمر خورگی کا خیف اثر ہے - باسٹنا آخر ورق کے پوند کاری کہیں پائی جاتی - ابتدا کتاب صفحہ ۶ - الحمد للہ رب العالمین - وعلیہ اتوکل وبہ استعین .. (ما بعد فہذا مآجمہ العالم العلماہ القدوة الفہامہ تاج الدین مفتی مکة المشرفہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد المحسن الشہاب القلعی من اوائل مشاہیر کتب الحدیث المنداولہ بین الاممہ فی القدیہم والحادیث - قائلاً قال الامام المحافظ - خاتمہ صفحہ ۷۱ رطب من ذکر اللہ عز وجل -

مؤلف نے کتب حدیث ذیل کے اوائل کی تھوڑی تھوڑی حدیثیں جمع کی ہیں - صحیح بخاری - صحیح مسلم - سنن ابو داؤد - سنن الترمذی - سنن نسائی - سنن ابن ماجہ - جامع مسانید الامام ابو حنیفہ - مسند الدارمی - موطا امام مالک - کتاب الآثار لامام محمد بن حسن - موطا امام محمد - سنن الدارقطنی - مسند الامام الشافعی - مسند امام حنبل المستخرج علی صحیح مسلم للحافظ ابی نعیم - سنن ابوسلم الکشی - سنن الامام سعید بن منصور - سنن الامام بن ابی شیبہ - شرح اسنہ للبغوی - مسند ابو داؤد الطیالسی - مسند عبد بن حمید الکشی - مسند الحارث بن اسامہ - مسند البراز مسند ابی یعلی - مجمعہ - کتاب الرزق الرقائق لابن المبارک - نوادر الاصول للکیم الترمذی - کتاب الدعا لابی القاسم الطبری - کتاب الاقتضاء العلم والعمل للخطیب بغدادی - تاریخ بن معین فی احوال الرجال - (وہو مرتب علی حروف الحیم) مصنف عبدالرزاق صنعانی - اسنن الکبریٰ للبیہقی - مستخرج ابی عوانہ علی صحیح مسلم - اسنن البیہقی -

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعیاتی	تعداد صفحات	کیفیت
		شرح صفحہ ۲ مجلد اول وصلى الله على سيدنا محمد الخ					
		مؤلف رحمہ اللہ سندھی الاصل ہیں۔ بہت میں جو متعلقات سند سے ایک قریہ کا نام ہے۔ پیدا ہوئے۔ اور اسی جگہ نشو و نما پایا۔ جب سن شعور کو پہنچے تشرکاء سفر کیا۔ اور وہاں کے بڑے بڑے فضلاء اور مشائخ سے علوم فنون کی تکمیل کی۔ پھر طیبہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ آخر عمر تک اسی مقدس مقام میں متوطن رہے۔ یہاں پچھلے بھی علماء حرم شریف نبوی سے علم حدیث کا استفادہ کیا۔ ہمیشہ حرم محترم میں درس تدریس ہی میں مصروف رہتی۔ صلاح و تقویٰ و فضل و کمال میں بڑی شہرت پائی۔ بہت سے مرد و زن انکے ساتھ حسن عقیدت رکھتے۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ اصول۔ معانی۔ منطق۔ عربیت وغیرہ میں بہت بڑے فاضل مانے گئے ہیں۔ بہت سے لوگ انکی منیض صحبت سے مستفید ہوئے۔ شیخ محمد حیات سندھی جو ایک مشہور فاضل ہیں انہیں کے شاگرد ہیں۔					
		تالیف کتب کی طرف بھی بہت متوجہ تھے۔ چند کتابیں انکی تالیف بیان کی جاتی ہیں۔ الحواشی استہ علی الکتب استہ۔ صحاح ستہ میں ترمذی شریف کا حاشیہ نام تام ہے۔ حاشیہ علی حاشیہ شرح جمع الجواہر۔ مع الاحوالی لابن قاسم المسماة بالآیات البینات۔ حاشیہ نفیہ علی مسند الامام احمد حاشیہ فتح القدیر باب النکاح تک۔ حاشیہ علی البیضاوی۔ حاشیہ علی الزہراوین لملا علی قاری حاشیہ علی الاذکار للنووی۔ وغیر ذلک۔ بارہ سوال کیا رہ سوار اٹیس ہجری مدینہ منورہ میں وفات پائی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بخش مبارک رکھی گئی۔ نماز جنازہ میں مرد و عورت کثرت سے شریک تھے۔ جنہ اہل بیت میں مدفون ہوئے۔ انکی وفات کے روز مدینہ منورہ کا بازار بھی بند رہا۔					
		(مسک الدردنی اعیان القرآن الثانی عشر)					

نمبر وجود	نمبر شمار	تمام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ اسلامی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>اس حکم کی تعمیل کی گئی۔ جب مکہ معظمہ پہنچے وفات پائی۔ صفا و مروہ کے درمیان مین مدفون ہوئے۔ بعض کا یہ بھی قول ہے کہ رملہ مین جو فلسطین کے مضافات سے ہے وفات ہوئی اور غرض مبارک مکہ معظمہ لائی گئی۔ جسد انتقال فرمایا تیرہ صفر و شنبہ کا روز سال تین سو تین ہجری تھا</p> <p>(حسن المحاضرہ - ابن خلکان)</p>
		زہر الربی علی المجتبے	ابو الفضل جلال الدین	عبدالرحمن بن الکاظم ابی	بن محمد سیوطی الشافعی	المستوفی ۹۱ھ	
							<p>یہ کتاب مجلہ دین مذکورین کے تمام صفحات کے آخری حصہ میں ہے۔ بطریق تعلقات و حواشی (المستوفی) اسکا انداز ہے۔ اصل متن کے بعض مشکلات کا حل شاید عنوان سے کیا ہو۔ اس کتاب کے مطالعہ سے متن کے مقامات متعثرہ کی وضاحت آسانی سے ہو سکتی ہے۔ عبارت ابتدائی الحمد للہ الذی لا یحیی منہ -</p> <p>(علامہ سیوطی کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر تحریر ہو چکا)</p>
		حاشیہ علی السنن البغویہ	امام ابی الحسن محمد بن ابی	الحنفی نزیل المدینہ المنو	المعروف بالسندی	المستوفی ۳۸ھ	
		المسمی بالمجتبے			مطبوعہ مصر	۱۲۱۳ھ	
							<p>السنن البغویہ کا حاشیہ ہے۔ جو دونوں جلدین (نمبر ۴ و ۵) کے تمام صفحات کے حواشی پر ہے اس حاشیہ میں اصل متن کا ضروری حل ہے۔ اعراب وغیرہ کی تحقیق الفاظ غریبہ کی وضاحت بڑی خوبی کے ساتھ کی ہے۔ علامہ سیوطی کے تعلقات سے اس حاشیہ میں تفصیل زیادہ ہے۔ عبارت</p>

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعیاتی	تعداد صفحات	کیفیت
-----------	-----------	----------	----------	-------	-----------	-------------	-------

خاتمہ صفحہ ۲۳۷ الا لماء واللبن آخر کتاب الاثر بہ کتاب کے آخر فہرست مضامین ابواب بھی منظم ہے۔
 امام نسائی رحمہ اللہ کسرۃ الدست میں کئی قول ہیں۔ ابن خلکان میں ۲۱۴ھ اور ۲۱۵ھ لکھے ہیں۔ حسن المجاہدین
 مسئلہ ۲۵۱ بستان الحدیث میں ۲۱۴ھ قرار دیتے ہیں۔ حفاظ حدیث اور ائمہ فقہ میں انکا شمار ہے۔ اپنے زمانہ کے
 علما اور شیوخ میں پیشوا مانے گئے ہیں۔ متعدد بلاد میں بہت سے شیوخ کبار سے استفادہ کیا۔
 پہلے سفر میں جو پندرہ سال کی عمر میں ہوا، قتیبہ بن سعید بلخی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک سال
 دو مہینے انکی فیض صحبت سے مستفید رہے۔ اسکے بعد خراسان۔ حجاز۔ عراق۔ جزائر۔ شام۔ مصر وغیرہ
 میں شاہیر مشائخ سے کسب علوم کیا۔ جلاوطن کے بعد مصر کو وطن قرار دیا۔ بہت مدت تک یہیں مقیم رہے۔
 آخر عمر ۳۱۲ھ میں مصر سے دمشق چلے آئے۔ شب روز مشغلہ حدیث و تالیف میں مصروف رہتے
 بڑے متورع اور متقی شخص تھے۔ ہمیشہ ایک روز افطار ایک روز روزہ رکھتے۔ چار بیایان ہتھ میں
 نہایت عدل سے برتاؤ رکھا تھا۔ چند کتب مؤلفہ مشہورہ انکے یہ ہیں۔ سنن کبریٰ۔ سنن صغریٰ
 جنکا صحاح ستہ میں شمار ہے۔ خصائص کبریٰ۔ سند علی۔ سند مالک۔ جب دمشق پہنچے تو وہاں اکثر
 لوگوں کا میاں اندھ بننے کی جانب دیکھا۔ بغرض ہدایت ایک روز جامع دمشق میں حضرت علی کرم اللہ
 کے مناقب اپنی کتاب خصائص کبریٰ سے بیان کرنا شروع کئے۔ اس کتاب کا ابھی تھوڑا ہی حصہ
 پڑھا تھا۔ کہ ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں بھی کچھ لکھا ہے۔
 جواب دیا۔ امایرضی معاویہ ان بجزجہ راسا براس حتی یفضل۔ یعنی مناقب تو درکنار انکے واسطے
 صاف چھوٹ جانا اور نجات پا جانا ہی کافی ہے۔ اس کھنے پر لوگوں نے تشیع کے ساتھ متم کیا۔ اور عوام نے
 بے دھڑک انیر زغہ کیا اور بے تمنا شامارنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ انکے خصیتیں پر ضرب شدید ایسی پہنچی
 جس سے ہلاکت کے قریب ہو گئے۔ خدام جامع مسجد سے اٹھا کر مکار پھیلانے۔ اسی حالت میں فرمایا
 کہ مجھے اس وقت کٹہ نظہ روانہ کر دو۔ میری آرزو ہے کہ مکہ مکرمہ یا اسکے راستہ میں میرا انتقال ہو۔ فوراً ہی

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب کے علاوہ اور بھی ان کے مؤلفات ہیں۔ الموابہب البحرلیہ فی مرویات الفقیہ محمد بن احمد عقیلہ۔ عقد الجواہر فی سلاسل الاکابر۔ ہدیۃ الحشاق الی الصوفیہ فی سائر الآفاق۔ قرۃ العین فی بیان و رد المناہج۔ مولد شریف نبوی۔ کتاب تاریخ۔ گیارہ سو پچاس ہجری مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ (سکالہ الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر)					
۱۱۹۰	۲۵۰	اسنن الصغیر المسماة بالمجتبی مع التعليقات البحر الاول	الامام الحافظ ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب بن علی بن منان بن بکر النسانی المتوفی ۳۰۳ھ		مطبوعہ مصر ۱۲۳۱ھ	۳۶۷	
		یہ کتاب معتبر و مستند کتب صحاح ستہ میں معدود ہے۔ علامہ ابن استی اسکے راوی ہیں۔ یہ کتاب (اسنن من الکبیر) کا اختصار ہے۔ اختصار کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ جب امام نسائی (اسنن الکبیر) تالیف سے فارغ ہوئے تو ایک امیر نے آپ سے استفسار کیا کہ یہ پوری کتاب آپ کی صحیح ہو یا کیا فرمایا صحیح اور حسن دونوں کی جامع ہے۔ اُس نے التماس کی کہ جب قدر اعلیٰ وجہ کی احادیث صحیحہ ہوں انکو میرے واسطے علیحدہ کر دیا جائے۔ اس ضرورت سے اصل کتاب مختصر کی گئی۔					
		اس مطبع میں یہ کتاب مع شرح مفصلہ تحت دو جلدوں میں طبع کی گئی ہے۔ یہ پہلی جلد ہے۔ ابتدا کتاب الزکوۃ کو ختم تک۔ آغاز کتاب بعد سطر الحاقی صفحہ ۳۔ تاویل قولہ عز وجل اذا قمتم الی الصلوۃ خاتمہ صفحہ ۳۶۷۔ نزکاۃ الفحل ثمر۔ آخر کتاب الزکاۃ					
۱۱۹۰	۲۵۱	اسنن الصغیر المسماة بالمجتبی مع الشرح وغیرہ البحر الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۳۷	
		دوسرا جز ہے۔ مناسک الحج سے ختم کتاب تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ باب وجوب الحج اخبارنا محمد بن					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تالیف	تعداد صفحات	کیفیت
		تطبیع کتابت $\frac{1}{4} \times 5 \frac{1}{4}$ - ۲۷ - انچ - سطر ۱۴ - خط نسخ - کاغذ سفید دہلی - کتابت سرخی و سیاہی سے -					
		پہلے ورق کا گوشہ یک قدر درین ہے - اور دو چار سو ران خفیف بھی اسی ورق میں ہیں - باقی تمام اوراق درست ہیں - ابست دانی صفحہ پر ایک چھوٹی مٹھرا احمد بن عثمان نام کی چسپان ہے - احمد ابو انخیر کی اس کے کاتب ہیں - اور منقول عنہ یحیی بن ابوب کا نسخہ ہے - جس کا منقول عنہ مولف کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ ہے - اس کتاب میں مولف نے پینتالیس امور میں اپنے مسلمات لکھے ہیں - شروع سلسلہ سے آخر تک خط ترتیب کا التزام کیا ہے - ان سلسلات کا تعلق ایسے احادیث و آثار سے بھی رکھا گیا ہے جو صوفیہ کرام یہاں مروج ہیں - جیسے خرقہ پوشی وغیرہ - ابست دانی عبارت جو دو سطر سے کچھ زیادہ ہے الحاقی ہے -					
		وہو ہکذا - قال شیخنا و استاذنا علامۃ الزمان و واسطۃ عقدۃ التی الی قولہ من فیوضہ الجزیۃ - آغاز کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی انزل من فیوض رحمۃ و بحار فیضہ سیول الحکم لا لہیہ - صفحہ ۳۴ - الحادی والعشرون الحدیث المسلسل بالشعراء اخبونا الشیخ حسن بن علی العجی اخبونا الامام - خاتمہ کتاب صفحہ ۶۶ - و رواہ الامام احمد فی مسندہ عن عماد بن محمد والحمد للہ مبداء و مختتاماً اولاً و آخراً و صلے اللہ علی سیدنا محمد سید الاولین و الاخرین و علی آلہ و صحبہ اجمعین و التابعین لہم باحسان الی یوم الدین					
		اس کتاب کے آخر اجازہ شیخ حسن عجمی کی المتوفی اللہ کا جو انھوں نے اپنے شاگرد ابی اسعد و لکھنوی لکھا ہے - منضم ہے -					
		مولف رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش اور وہیں نشو و نما پایا - حنفی المذہب اور دولت علم ظاہر و باطن دونوں مالا مال تھے - علم ظاہری میں شیخ شہاب احمد میاطی جو ابن الفنی کے ساتھ مشہور ہیں - اور شیخ حسن عجمی وغیرہا سے تلمذ رکھتے ہیں - اور علم باطنی میں سید محمد بن علی الاحمدی وغیرہ سے فیضاب ہیں -					
		ملک شام - روم - عراق - دمشق وغیرہ میں بھی سیاحت کی ہے - بہت سی غلائق نے اسے انتفاع پایا -					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تالیف	تعداد صفحات	کیفیت
		تقطیع کتابت مع جدول ۸ ۶ ۴ ۲ - انچہ - مسطور ۲۱ - خط تعلیق پاکیزہ - کتابت سرخی و سیاہی کا غذ دہلی - کاتب محمد رشید - لوح طلائی - جدول و باریکالاجوزی طلائی کر مخور و گی کا اثر نہایت خفیف - پیونکاری سے محفوظ - یہ کتاب نسخہ مسطورہ بالا کا حاشیہ ہے - مقامات سبعہ اور موقع مشککہ اصل کتاب کا تفصیل کے ساتھ حل کیا گیا ہے - عبارت ابتدائی صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی ادخل الایمان فی قلوبنا - عبارت خاتمہ صفحہ ۴ - قد فرغت عن اتمام ہذا الحواشی الی قولہ و کاتبہ مریم فی الزاب -					
		مؤلف شرح و حاشیہ مولوی حمد اللہ صاحب سندیلی کے خلف صادق ہیں - انکی ولادت کی تاریخ محقق نہیں ہوئی - ابتداءً اپنے والد ماجد اور قاضی احمد علی سندیلی سے مراتب علمی کو طے کیا - تکمیل علوم ملا باب اللہ جوہنپوری سے کی - جو انکے والد کے ارشد تلامذہ میں تھے - جلد علوم میں پوری دستگاہ کھتوہ باخصوص علوم عقلیہ میں اقران و ہشال سے فائق و سابق تھے - بہت سے اہل فضل انکے تلامذہ میں ہیں جنکے اسماء یہ ہیں - قاضی ارتضاعلی خان گوپالوی - مولوی دلدار علی بکنوی - مولوی سید محمد پسر مولوی لدائے مولوی نور اللہ فرنگی محلی - حافظ غلام میر سندیلی - قاضی جلال الدین آسیونی - مولوی محمد علی بدایونی - مولوی حسین احمد علی آبادی وغیرہم - آپ علم طب میں بھی پوری حذاقت رکھتے - شعر گوئی کا بھی مذاق تھا آپکے مولفات میں علاوہ ان دونوں کتابوں کے دوسرے مصنفات بھی ہیں - حاشیہ میرزا ہدیر علی تعلیقات میرزا ہدیر علی جلال - تعلیقات شرح سلم مولوی حمد اللہ - تکلمہ ناتمام شرح سلم مولوی حمد اللہ - چشتی رجب بارہ سوچسپس ۱۲۲۵ ہجری میں سندیلہ میں وفات ہوئی - اپنے والد کے مدرسہ کے صحن میں مدفون ہوئے -					
۱۱۹۷	۴۴۹	الفوائد الجلیلیہ فی سلسلۃ محمد بن احمد بن سعید اشعری علیہ السلام	محمد بن احمد بن سعید اشعری علیہ السلام	بغداد المکی - المتوفی ۱۱۵۰ھ	قلمی	۳۰۵	۸۲

نمبر شرا	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبی	تعداد صفحات	کیفیت
						کتاب خلافت - مذہب امام شافعی کے بڑے ناصر و مددگار ہیں۔ اسی بنا پر امام الحرمین کا قول ہو کہ تمام متبعین مذہب شافعی پر امام شافعی کا احسان ہو۔ اور امام شافعی پر بیعتی کا۔ علوم کے پھیلانے کی غرض سے نیشاپور طلب کئے گئے۔ اور سیرت سلف پر تعلیم علوم میں وہاں مشغول رہے۔ بڑے بڑے اکابر و مشائیر ان سے فیضیاب ہوئے۔ بالآخر دسویں جمادی الاول ۲۵۸ھ ہجری میں نیشاپور وفات پائی اور وہاں سے جنازہ لا کر (خسرو جرد) اپنے وطن میں مدفون ہوئے۔ بیعت جسکی طرف انکی نسبت کی جاتی ہے چند دیہات کے مجموعہ کا نام ہے۔ جیسے ہندوستان میں بارہہ۔ اور ہریانہ۔ منجملہ ان دیہات کے خسرو جرد بڑا گاؤں ہے۔ (ابن خلکان۔ بستان المحدثین۔ اشعة المعات)
۵۱۹	۴۴۷	شرح حدیث شعبۃ الایمان	مولانا حمید علی بن مولوی محمد اسد سندھی	۲۳	۲۵	۲۳
						تطبیق کتابت مع جدول ۱۴۷۷ - انجہ - سطور ۱۵ - خط نسخ و نستعلیق اوسط درجہ کا۔ کتابت مرقمی و سیاہی سے۔ کاغذ دہلی۔ عنوان کتاب پر لوح طلائی۔ پوری کتاب پر جدول و باریک لاجوردی و طلائی۔ پیوند کاری و کرم خوردگی بہت خفیف۔ کتاب کا نام تحریر نہیں۔ مختصر سالہ ہے۔ حضرت مولف نے حدیث الایمان بضع و ستون شعبۃ کی نہایت وضاحت کے ساتھ شرح لکھی ہے۔ تحقیق و ترکیب الفاظ بقاعدہ صرف و نحو تنفیج حقیقت ایمان تفسیر لفظ (شعبہ) وغیرہ کو بڑی خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ آغاز کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ اللہ ہی نور قلوبہ اشہد ان لا اله الا الله - یا ارحم الراحمین خاتمہ صفحہ ۲۳۔
۵۱۹	۴۴۸	تعلیقات شرح حدیث شعبۃ الایمان	ایضاً	۱۵	۲۳	۲۴

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب کے نام کی تصریح نہیں۔ کتب خانہ میں مسئلہ ۴ میں یہ کتاب خرید ہوئی۔ اس سے قبل کمپنیاں					
		میں ایسی تر ہوئی ہو کہ ہر صفحہ میں تقریباً نصف صفحہ کی سیاہی اُڑی ہوئی ہو۔ تمام اوراق پر پیوند کاری ہو					
		پوری کتاب پر رنجوردگی کا خفیف اثر ہے۔					
		اس کتاب میں حق سبحانہ و تعالیٰ کے اسما اور صفات کا کتاب و سنت سے بیان کیا ہے۔ عدد					
		اسما برآہمی اور ان کے فوائد و ثواب کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول پاک سے لکھا ہے۔ ایک					
		علاوہ اور بہت سے امورات کے متعلق ابواب منعقد کئے ہیں۔ اور ان میں صحیح حدیثیں لکھی ہیں۔ فن حدیث					
		میں یہ کتاب مستند و معتبر سمجھی جاتی ہو۔ شروع کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی لا الہ الاہولہ الاستغفار					
		الحسنہ۔ خاتمہ صفحہ ۲۴۳ الحمد للہ رب العالمین۔ جس شخص نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔					
		ان کی عبارت یہ ہے بلیغ مقابلتہ بحسب الطاقة بنویس اللہ فی مدۃ قدرہا ستہ و عترہ					
		بوماً من بعد صلاۃ العصر الی ما قبل الغروب فی الصدف الاول من المسجد الشریف النبوی					
		بمسأعدة السنیہ عبد اللہ بن عبد الرحمن الغلافی الی قولہ۔ وجميع مستأخريہ آمین۔					
		مؤلف علیہ الرحمہ خسرو دین جو قریہ ہے قراہنق سے ماہ شعبان ۳۸۴ھ میں پیدا ہوئے۔ فن حدیث					
		وفقہ کے اپنے زمانہ میں مقتدا مانے گئے ہیں تحقیق علوم میں بڑی توجہ فرماتے۔ اور مباحثہ اور مناظرہ					
		میں انصاف کو ہاتھ سے نہ دیتے تحصیل علم کی غرض سے عراق۔ حجاز۔ خراسان وغیرہ کا سفر کیا۔					
		حاکم نیشاپوری اور ابوطاہر محمد بن محمد زیادی۔ اور ابن فورک۔ اور ابو عبد اللہ سلمی سے روایت حدیث					
		کرتے ہیں۔ علم فقہ الی الفتح ناصر بن محمد العمری المرزبی سے حاصل کیا۔ تصانیف ان کے کثیر ہیں۔					
		بیان کیا جاتا ہے کہ اکہزار جزء کے قدر مصنفات ہیں۔ شاہیر مصنفات سے یہ چند کتابیں شمار کی جاتی ہیں					
		کتاب مبسوط۔ کتاب دلائل النبوت۔ کتاب معرفت علوم الحدیث۔ کتاب بعث و نشور۔					
		کتاب آداب۔ کتاب فضائل صحابہ۔ کتاب فضائل اوقات۔ کتاب شعب الایمان۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۷۴۵	۴۴۴	کشف الغم عن جمیع الامور (انجز الثانی)	علامہ شیخ عبدالوہاب بن احمد الشمرانی الشافعی المتوفی ۹۷۳ھ	۹۳۶ھ	مطبوعہ مصر ۱۲۸۱ھ	۳۸۹	

دوسرا حصہ ہے۔ کتاب البیوع سے ختم کتاب تک ابتداء صفحہ ۲ کتاب المیع وفيہ بیان الامر بالکسب خاتمہ صفحہ ۳۸۷ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

تولف رحمہ اللہ ۹۹۱ھ میں پیدا ہوئے۔ حضرت محمد بن الحنفیہ کی اولاد میں ہیں۔ بڑے محدث فقیہ۔ اصولی۔ صوفی۔ عابد۔ زاہد مانے گئے ہیں۔ مذہباً شافعی تھے۔ لڑکپن ہی سے نجابت اور ولایت کے آثار انکے بشرہ سے ظاہر ہوتے تھے۔ آٹھ یا نو سال کی عمر میں حفظ قرآن شریف سے فراغت پائی۔ ۹۱۱ھ میں مصر چھپے۔ ابتداء چند متون۔ منهاج۔ المغیہ۔ توضیح تلخیص۔ شاطبیہ وغیرہ یاد کئے۔ پھر علم قرأت۔ علم حدیث۔ دیگر علوم کی تکمیل کی علم حدیث کی طرف سب علوم سے زیادہ میلان طبع تھا۔ ایسوجہ سے اسکی تحصیل اور مشغلہ میں زیادہ مصروفیت رہی۔ پھر تصوف کی جانب متوجہ ہوئے۔ سجدہ نماز کیا۔ یسوں دن رات نہین سوتے۔ مکان کی چھت میں رتی باندھ رکھی تھی جسکو اس غمت سے کہ عیند کے غلبہ سے گرتے پڑیں گردن میں ڈال لیتے۔ دنیوی علانیات سے بالکل بے تعلقی کر لی تھی۔ ہمیشہ روزه رکھتے۔ اخطار کے وقت صرف ایک اوقیہ روٹی پر اکتفا کرتے۔ بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں منجملہ انکے چند کتب یہ ہیں۔ مختصر تذکرۃ العربی۔ مختصر الفتوحات۔ مختصر سنن البیہقی۔ المیہ قمیت و الجواہر فی بیان عقائد الاکابر۔ الکبریٰ الاحمر فی علوم الاشیخ الاکابر۔ کشف الغم عن جمیع الامور۔ منہج السیاحین فی اولیٰ المحدثین۔ البدر المنیر فی غریب احادیث البشیر لسنن ذیر۔ مشارق الانوار القدسیہ۔ فوائد العلماء فی علم العقائد۔ لطائف المنن والافلاک۔ لوائح الانوار القدسیہ۔ وغیر ذلک۔

۹۷۳ھ میں انتقال فرمایا۔ شعراں مصر میں ایک قریہ ہے۔ ابی شعرا کے نام سے۔ حضرت مصنف

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ اسلامی	تعداد صفحات	کیفیت
-------------	-----------	----------	----------	-------	---------------	-------------	-------

مولانا خالد المیار بکبار خاندان مجددیہ سے ہیں۔ علم ظاہر میں بھی ولایت کردستان میں دوسرا کوئی انکا ہم پایہ نہ تھا۔ علم حدیث کی یکساں کتابوں کی سند حاصل کی تھی۔ عربی فارسی دونوں زبانوں میں اعلیٰ درجہ کی نظم لکھتے۔ انکے پیر و شہداء کو باجی و فت کتے تھے۔ علماء ہندوستان میں شاہ عبدالغفر صاحب دہلوی کے معرفت تھے۔ علم ظاہری کی تعلیم کے بعد شاہ غلام علی صاحب سجادہ نشین خانقاہ منطری سے بیعت کی۔ او۔ اس خانقاہ کی آب کشی اپنے ذمہ لی۔ شاہ صاحب موصوف کے فیض صحبت بہت کچھ حاصل کر کے خرقہ خلافت اور کلاہ احازت سے ممتاز ہوئے۔ جب دہلی سے اپنے وطن پٹنچے و بان بھی ریا غنت کی۔ انکی خانقاہ میں ہمیشہ خلعت کا ہجوم رہتا۔ بہت سے خوارق و کرامات کا ان سے ظہور۔ دویم۔ عراق۔ حجاز۔ عجم وغیرہ میں صد ہا انکے خلفا ہوئے۔ امرا و رؤسا کی انکی نظر میں کوئی وقعت نہ تھی۔ اپنی دلوں کی طرف مقلقت نہونے۔ انکا سال وفات مختلف فیہ ہے۔ صحیح قول یہ ہے کہ ۱۱۴۲ھ وطن میں انتقال فرمایا۔

(خرنیۃ الاصغیا)

۵۴۴۳	کشف الغمۃ عن جمیع الامم	علامہ شیخ عبدالوہاب بن احمد الشعرانی الشافعی المتوفی ۵۴۷ھ	۵۹۳۷ھ	مطبوعہ مصر	۲۰۵	۱۲۸۱ھ
------	-------------------------	---	-------	------------	-----	-------

فہم حدیث میں نادر کتاب ہے۔ جملہ عبادات و معاملات کی احادیث کو بخلاف اسانید ابواب کتب فقہ کی ترتیب پر مرتب کیا ہے۔ اور اولہ مذاہب اربعہ کی صریح سنت بنوی اور سنت خلفاء راشدین سے جمع کئے ہیں۔ مذاہب اربعہ میں کوئی مذاہب ایسا نہیں نکلتے گا جسکی دلیل اس کتاب میں موجود نہ ہو۔ دو حصوں پر پوری کتاب منقسم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ خطبہ کتاب سے ختم باب جامع لفضائل الذکر تک۔ ابتداء کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ الذی جعل الشریعۃ المظہرۃ خاتمہ صفحہ ۲۰۵۔ واللہ رب العالمین واللہ اعلم۔

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۰۶۹	۱۴۴	تحقیق القلادہ فی غرق من اشتهر بالعلماء	عبد الوہاب المعروف بعرب زادہ	۹۲ھ	مستفی	۱۸	
<p>تطبیح کتابت ۱/۶ ۲/۶ ۳/۶ ۴/۶ ۵/۶ ۶/۶ ۷/۶ ۸/۶ ۹/۶ ۱۰/۶ ۱۱/۶ ۱۲/۶ ۱۳/۶ ۱۴/۶ ۱۵/۶ ۱۶/۶ ۱۷/۶ ۱۸/۶ ۱۹/۶ ۲۰/۶ ۲۱/۶ ۲۲/۶ ۲۳/۶ ۲۴/۶ ۲۵/۶ ۲۶/۶ ۲۷/۶ ۲۸/۶ ۲۹/۶ ۳۰/۶ ۳۱/۶ ۳۲/۶ ۳۳/۶ ۳۴/۶ ۳۵/۶ ۳۶/۶ ۳۷/۶ ۳۸/۶ ۳۹/۶ ۴۰/۶ ۴۱/۶ ۴۲/۶ ۴۳/۶ ۴۴/۶ ۴۵/۶ ۴۶/۶ ۴۷/۶ ۴۸/۶ ۴۹/۶ ۵۰/۶ ۵۱/۶ ۵۲/۶ ۵۳/۶ ۵۴/۶ ۵۵/۶ ۵۶/۶ ۵۷/۶ ۵۸/۶ ۵۹/۶ ۶۰/۶ ۶۱/۶ ۶۲/۶ ۶۳/۶ ۶۴/۶ ۶۵/۶ ۶۶/۶ ۶۷/۶ ۶۸/۶ ۶۹/۶ ۷۰/۶ ۷۱/۶ ۷۲/۶ ۷۳/۶ ۷۴/۶ ۷۵/۶ ۷۶/۶ ۷۷/۶ ۷۸/۶ ۷۹/۶ ۸۰/۶ ۸۱/۶ ۸۲/۶ ۸۳/۶ ۸۴/۶ ۸۵/۶ ۸۶/۶ ۸۷/۶ ۸۸/۶ ۸۹/۶ ۹۰/۶ ۹۱/۶ ۹۲/۶ ۹۳/۶ ۹۴/۶ ۹۵/۶ ۹۶/۶ ۹۷/۶ ۹۸/۶ ۹۹/۶ ۱۰۰/۶ ۱۰۱/۶ ۱۰۲/۶ ۱۰۳/۶ ۱۰۴/۶ ۱۰۵/۶ ۱۰۶/۶ ۱۰۷/۶ ۱۰۸/۶ ۱۰۹/۶ ۱۱۰/۶ ۱۱۱/۶ ۱۱۲/۶ ۱۱۳/۶ ۱۱۴/۶ ۱۱۵/۶ ۱۱۶/۶ ۱۱۷/۶ ۱۱۸/۶ ۱۱۹/۶ ۱۲۰/۶ ۱۲۱/۶ ۱۲۲/۶ ۱۲۳/۶ ۱۲۴/۶ ۱۲۵/۶ ۱۲۶/۶ ۱۲۷/۶ ۱۲۸/۶ ۱۲۹/۶ ۱۳۰/۶ ۱۳۱/۶ ۱۳۲/۶ ۱۳۳/۶ ۱۳۴/۶ ۱۳۵/۶ ۱۳۶/۶ ۱۳۷/۶ ۱۳۸/۶ ۱۳۹/۶ ۱۴۰/۶ ۱۴۱/۶ ۱۴۲/۶ ۱۴۳/۶ ۱۴۴/۶ ۱۴۵/۶ ۱۴۶/۶ ۱۴۷/۶ ۱۴۸/۶ ۱۴۹/۶ ۱۵۰/۶ ۱۵۱/۶ ۱۵۲/۶ ۱۵۳/۶ ۱۵۴/۶ ۱۵۵/۶ ۱۵۶/۶ ۱۵۷/۶ ۱۵۸/۶ ۱۵۹/۶ ۱۶۰/۶ ۱۶۱/۶ ۱۶۲/۶ ۱۶۳/۶ ۱۶۴/۶ ۱۶۵/۶ ۱۶۶/۶ ۱۶۷/۶ ۱۶۸/۶ ۱۶۹/۶ ۱۷۰/۶ ۱۷۱/۶ ۱۷۲/۶ ۱۷۳/۶ ۱۷۴/۶ ۱۷۵/۶ ۱۷۶/۶ ۱۷۷/۶ ۱۷۸/۶ ۱۷۹/۶ ۱۸۰/۶ ۱۸۱/۶ ۱۸۲/۶ ۱۸۳/۶ ۱۸۴/۶ ۱۸۵/۶ ۱۸۶/۶ ۱۸۷/۶ ۱۸۸/۶ ۱۸۹/۶ ۱۹۰/۶ ۱۹۱/۶ ۱۹۲/۶ ۱۹۳/۶ ۱۹۴/۶ ۱۹۵/۶ ۱۹۶/۶ ۱۹۷/۶ ۱۹۸/۶ ۱۹۹/۶ ۲۰۰/۶ ۲۰۱/۶ ۲۰۲/۶ ۲۰۳/۶ ۲۰۴/۶ ۲۰۵/۶ ۲۰۶/۶ ۲۰۷/۶ ۲۰۸/۶ ۲۰۹/۶ ۲۱۰/۶ ۲۱۱/۶ ۲۱۲/۶ ۲۱۳/۶ ۲۱۴/۶ ۲۱۵/۶ ۲۱۶/۶ ۲۱۷/۶ ۲۱۸/۶ ۲۱۹/۶ ۲۲۰/۶ ۲۲۱/۶ ۲۲۲/۶ ۲۲۳/۶ ۲۲۴/۶ ۲۲۵/۶ ۲۲۶/۶ ۲۲۷/۶ ۲۲۸/۶ ۲۲۹/۶ ۲۳۰/۶ ۲۳۱/۶ ۲۳۲/۶ ۲۳۳/۶ ۲۳۴/۶ ۲۳۵/۶ ۲۳۶/۶ ۲۳۷/۶ ۲۳۸/۶ ۲۳۹/۶ ۲۴۰/۶ ۲۴۱/۶ ۲۴۲/۶ ۲۴۳/۶ ۲۴۴/۶ ۲۴۵/۶ ۲۴۶/۶ ۲۴۷/۶ ۲۴۸/۶ ۲۴۹/۶ ۲۵۰/۶ ۲۵۱/۶ ۲۵۲/۶ ۲۵۳/۶ ۲۵۴/۶ ۲۵۵/۶ ۲۵۶/۶ ۲۵۷/۶ ۲۵۸/۶ ۲۵۹/۶ ۲۶۰/۶ ۲۶۱/۶ ۲۶۲/۶ ۲۶۳/۶ ۲۶۴/۶ ۲۶۵/۶ ۲۶۶/۶ ۲۶۷/۶ ۲۶۸/۶ ۲۶۹/۶ ۲۷۰/۶ ۲۷۱/۶ ۲۷۲/۶ ۲۷۳/۶ ۲۷۴/۶ ۲۷۵/۶ ۲۷۶/۶ ۲۷۷/۶ ۲۷۸/۶ ۲۷۹/۶ ۲۸۰/۶ ۲۸۱/۶ ۲۸۲/۶ ۲۸۳/۶ ۲۸۴/۶ ۲۸۵/۶ ۲۸۶/۶ ۲۸۷/۶ ۲۸۸/۶ ۲۸۹/۶ ۲۹۰/۶ ۲۹۱/۶ ۲۹۲/۶ ۲۹۳/۶ ۲۹۴/۶ ۲۹۵/۶ ۲۹۶/۶ ۲۹۷/۶ ۲۹۸/۶ ۲۹۹/۶ ۳۰۰/۶ ۳۰۱/۶ ۳۰۲/۶ ۳۰۳/۶ ۳۰۴/۶ ۳۰۵/۶ ۳۰۶/۶ ۳۰۷/۶ ۳۰۸/۶ ۳۰۹/۶ ۳۱۰/۶ ۳۱۱/۶ ۳۱۲/۶ ۳۱۳/۶ ۳۱۴/۶ ۳۱۵/۶ ۳۱۶/۶ ۳۱۷/۶ ۳۱۸/۶ ۳۱۹/۶ ۳۲۰/۶ ۳۲۱/۶ ۳۲۲/۶ ۳۲۳/۶ ۳۲۴/۶ ۳۲۵/۶ ۳۲۶/۶ ۳۲۷/۶ ۳۲۸/۶ ۳۲۹/۶ ۳۳۰/۶ ۳۳۱/۶ ۳۳۲/۶ ۳۳۳/۶ ۳۳۴/۶ ۳۳۵/۶ ۳۳۶/۶ ۳۳۷/۶ ۳۳۸/۶ ۳۳۹/۶ ۳۴۰/۶ ۳۴۱/۶ ۳۴۲/۶ ۳۴۳/۶ ۳۴۴/۶ ۳۴۵/۶ ۳۴۶/۶ ۳۴۷/۶ ۳۴۸/۶ ۳۴۹/۶ ۳۵۰/۶ ۳۵۱/۶ ۳۵۲/۶ ۳۵۳/۶ ۳۵۴/۶ ۳۵۵/۶ ۳۵۶/۶ ۳۵۷/۶ ۳۵۸/۶ ۳۵۹/۶ ۳۶۰/۶ ۳۶۱/۶ ۳۶۲/۶ ۳۶۳/۶ ۳۶۴/۶ ۳۶۵/۶ ۳۶۶/۶ ۳۶۷/۶ ۳۶۸/۶ ۳۶۹/۶ ۳۷۰/۶ ۳۷۱/۶ ۳۷۲/۶ ۳۷۳/۶ ۳۷۴/۶ ۳۷۵/۶ ۳۷۶/۶ ۳۷۷/۶ ۳۷۸/۶ ۳۷۹/۶ ۳۸۰/۶ ۳۸۱/۶ ۳۸۲/۶ ۳۸۳/۶ ۳۸۴/۶ ۳۸۵/۶ ۳۸۶/۶ ۳۸۷/۶ ۳۸۸/۶ ۳۸۹/۶ ۳۹۰/۶ ۳۹۱/۶ ۳۹۲/۶ ۳۹۳/۶ ۳۹۴/۶ ۳۹۵/۶ ۳۹۶/۶ ۳۹۷/۶ ۳۹۸/۶ ۳۹۹/۶ ۴۰۰/۶ ۴۰۱/۶ ۴۰۲/۶ ۴۰۳/۶ ۴۰۴/۶ ۴۰۵/۶ ۴۰۶/۶ ۴۰۷/۶ ۴۰۸/۶ ۴۰۹/۶ ۴۱۰/۶ ۴۱۱/</p>							

نمبر جو نامبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا مکتوبہ	تعداد صفحات	کیفیت
	نام تحریر نہیں کیسے قدر آب رسیدہ نیل کے دے ہے کہیں کہیں تر سے ہیں۔ کرم خوردگی کا اثر خفیف۔ حاشیہ سنے کا غذا کا ہی۔ بعض جگہ سطرون میں باض ہی۔ غالباً منقول عنہ میں نقصان ہوگا۔				
	اس رسالہ میں اُن احادیث کو لکھا ہے جو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے مالک بن انس سے روایت کی ہیں۔ اسکے علاوہ کچھ اور بھی حدیثیں زیادہ کی گئی ہیں۔ ابتداء کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ وکفی خاتمہ کتاب صفحہ ۱۶ كذلك المأمون والرشيد والمهدي والمنصور ولائنه محمد وليه على ولائيه عبد الله بن عباس - (علامہ سیوطی کے متعلق نمبر ۴۳ پر تحریر ہو چکا)				
	رموز الحافظ الیونینی علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الیونینی بحسبہ	علامہ شرف الدین ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الیونینی بحسبہ	مکتوبہ		
	یہ رسالہ مجلد بالا کے ہمراہ ہے۔ نمبر ۸ سے شروع ہو کر نمبر ۲۸ پر ختم ہوا ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔ صحیح بخاری کے روایت کو مؤلف نے جہاں حروف مفردہ کے اشارہ سے لکھا ہے اُنکے اسامی تصریح کر دیے۔ ابتداء کتاب صفحہ ۱۸ تنبیہ وارشاد روینا۔ خاتمہ صفحہ ۲۸ نقل من مقدمة شرح القسطا علی بد التعلیل الفقیر محمد بن علی الجبیری الاثر ہی الامام بجامع آقاس بجدة العمودہ وذلک فی شہر سنو ال ۴۴۵ھ۔				
	رسالہ فی بعض فروع الیونینیہ	ایضاً			
	یہ رسالہ بھی مجلد بالا کے ساتھ ہے۔ بخاری کے حاشیہ پر جو رموز حفاظ اربعہ کے اتفاق یا انفراد کے یونینی نے لکھے تھے انہیں بیان ہے (حفاظ اربعہ یہ ہیں) الحافظ ابوالقاسم علی بن الحسن بن عساکر الدمشقی۔ الحافظ ابو محمد عبد اللہ الایسی۔ الحافظ ابو ذر عبد بن احمد الہروی۔ الحافظ ابی سعد عبد الکریم بن محمد بن منصور السعفی۔				

نمبر جوڈا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						و کنت علیہ احذر الموت وحده :- فلم یبق لی شی علیہ احذر - کاتب نے اپنا نام اس طرح لکھا ہے العبد الفقیر الحفایر محمد بن عبد اللہ غلام النقری یوم الاربعاء شہر الحرم الحرام سنۃ من ہجرت صلی اللہ علیہ وسلم - (سیوطی رحمہ اللہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر تحریر ہوگا)
۱۰۶۵	۴۳۸	جمع النہایہ فی بدایہ النہر والغایۃ اشہور بختبر ابن ابن جریرہ	ابو محمد عبد اللہ بن سعد بن ابی جبرہ الازدی القری الماکی المتوفی ۲۹۵ھ	قلمی ۱۲۶۲ھ	۴۸	
						تفلیح کتابت ۴۷۷ ۱/۴ انچ - سطر ۲۵-۲۶ - خط حجازی بہ خط - کاتب کا نام تحریر نہیں - بعض اور اس کے نیچے کا کنارہ کہ یہ قدر جل گیا ہو - آئین پونڈ اور کس قدر دیکھ کا اثر ہے - اس کتاب میں دو سو بیانو ^{۲۹۲} احادیث صحیح بخاری کا اختصار ہے جن میں صرف راوی کا نام ذکر کر کے اسانید کو حذف کر دیا ہے - کاتب نے ہر حدیث کے آغاز پر تعداد دہندہ لکھ دی ہے - ابتداء کتاب صفحہ ۲ بعد سطر اساقی الحجل للہ رحمہ اللہ والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد الخیرۃ خانہ صفحہ ۴۸ - عبد ابن سعید الخدری - الی قول من شہر رمضان المبارک - مؤلف نے اس کتاب کی ضخیم شرح بھی لکھی ہے - جس کا نام (ترجمہ الفہرست) ہے جو اسی فن میں نمبر ۴۷ اور نمبر ۴۸ پر درج ہے - حضرت مؤلف کی وفات ذیقعدہ ۴۹۵ھ مصر میں ہوئی - (فہرست حدیث مصریہ) اس سے زیادہ ترجمہ کسین نظر نہیں پڑا -
	۴۳۹	الغانید فی صلاۃ الاشیا مع الرسائل الآخر	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن الکمال البکر محمد اسحاق المتوفی ۵۹۵ھ	قلمی	۳۶	
						تفلیح کتابت ۴۷۵ ۱/۴ انچ - سطر ۱۳ - خط و کا غن عرب - کتابت سرخی و سیاہی ہے - کاتب کا

تبریر و توضیحات	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تقریباً سنہ	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب ہی۔ اور مجسم کبیر مختصر سلم مختصر ابو داؤد کے علاوہ ان کے اور بھی معنفات کثیرہ ہیں۔ چوتھی ذیقعدہ شنبہ کے روز چہ سو چہین بن وفات پائی۔					(حسن الحاضرہ۔ شذرات الذہب)
		اربعون حدیثا	ابراہیم بن عمر العلوی	قسی			
		یہ آربعین بھی مجلد بالا میں ہے۔ قلیل اللفظ کثیر المعنی فہمات المضامین احادیث جمع کی ہیں۔ ابتدا صفحہ ۳۴					
		ہذا اجرہ فیہ اربعون حدیثا روایۃ ذریۃ سید المرسلین عن جد ہم خاتمہ صفحہ ۳۹					
		والہ وصحبہ وسلم۔					(مؤلف کے حالات معلوم نہیں ہیں)
		اربعون حدیثا	محمد بن احمد خضامی	۲۴ شوال ۱۱۸۸ھ	قسی		
		یہ آربعین بھی مجلد بالا کے آخر میں ہے۔ مدینہ منورہ کے فہماک میں جو احادیث وارد ہیں اس آربعین میں جمع کی ہیں۔ ابتدا صفحہ ۴۴ الحمد للہ وکفی والصلوۃ والسلام .. واجد فیہ ۱۰۰ احادیث					
		فی فضائل المدینۃ الشریفۃ خاتمہ کتاب صفحہ ۴۴ قال محمد بن احمد الخضامی قد من اللہ ذی الخلال					
		علینا الجمع ہذہ الاحادیث فہمات فی الرابع عشر من شوال سنہ سبعہ وثمانۃ و۱۰					
		الی قول۔ والحمد للہ رب العالمین۔					(حضرت مولف اربعین کی کتب میں ہیں قسماً علی حال التمام درت یا نہ درت)
۱۰۶۵	۴۳۷	نفحات اسوان	ابو الفضل جلال الدین عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد طبری	قسی ۱۱۸۸ھ	۲۴		
		الشافعی المتوفی ۵۹۱ھ					
		تطبیع کتابت ۱/۴ ۴۳۷ - انچہ ۷ سطر ۲۲ - خط و کاغذ عرب۔ کتابت سیاہی و سہنی ہے۔					
		کاتب محمد۔ کرم خوردگی کا اثر بہت خفیف۔ پیوند کاری سے محفوظ۔ مختصر کتاب ہے۔ جن لوگوں کو مرگ					
		اولاد سے خدمت پہنچتا ہے ان کے تسلیم اور علو۔ یہ مراتب کے باب میں جو احادیث وارد ہیں ان کو					
		جمع کیا ہے۔ ابتدا کتاب صفحہ ۲ لک الحمد یا من لاہ البقاء السرمہ۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۲۴					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
		الاربعین فی فضائل قلین	السید یوسف الارمیونی	مستفی			
		کتاب مسطورہ بالا کے ہمراہ جلد ہی۔ جو احادیث سورہ قل ہوا اللہ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں۔ انکو جمع کیا ہے۔ ابتداء کتاب صفحہ ۲۶ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - و صلے اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم۔ قال شیخنا الشیخ السید یوسف الارمیونی لہذا اربعون حدیثاً تتعلق بسورة الاخلاص جمعها من عدة كتب خصوصاً من کتابی شیخنا الامام ابی الفضل جلال الدین عبد الرحمن السیوطی رحمہ اللہ و هو التفسیر المأثور۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۳۳ و ملاک ذلك كماله التقوى۔ (مصنف کتاب کی تفصیل تحقیق نہیں ہوئی)					
		اربعین فی فضائل اہل بیت	زکی الدین ابو محمد عبد اللہ بن عبد القوی بن عبد اللہ السندری۔ المتوفی ۵۶۶ھ				
		یہ کتاب بھی جلد بالا کے ہمراہ ہے۔ اس اربعین میں وہ احادیث جمع کی ہیں جو خلق اللہ کی امداد کے باب آئی ہیں۔ ابتداء صفحہ ۳۴۔ قال الشیخ الامام العالم الخ خاتمہ صفحہ ۳۸ یفسد الخ لا سندری علیہ الرحمہ غرہ شعبان ۵۸۱ھ میں مصر میں پیدا ہوئے۔ مکہ معظمہ۔ دمشق۔ حران۔ اسکندریہ وغیرہ میں سماع حدیث کیا ہے۔ محدث میں حافظ حدیث مانگے ہیں۔ اس فن شریف میں انکا تبحر بہت بڑا ہوا ہے۔ غرائب و مشککات حدیث کے جاننے میں کامل تھے۔ رجال حدیث کے حالات پیدائش۔ وفات۔ جرح۔ تعدیل سے پوری واقفیت رکھتے۔ فقہ۔ علم عربیت۔ علم قرأت وغیرہ میں بے نظیر سمجھے جاتے ہیں۔ ویندار اور متوسع شخص تھے۔ شیخ تقی الدین بن فقیق العبدان کے حق میں فرماتے ہیں کان اد بن منی وانا ا علم منہ۔ کتاب الترغیب والترہیب جو مبسوط و مشہور					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبی	تعداد صفحات	کیفیت
		دسوان نمبر ہے صفحہ ۱۵۸ سے صفحہ ۲۱۹ تک اس کتاب میں اس حدیث سلسل کی شریعت ہے جو حضرت امام شہید زید بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت سے درود اللہم صلی اللہ علیہ وسلم باریک کے باب میں مروی ہے۔ پوری کتاب دو حصوں پر تقسیم ہے۔ پہلی قسم میں اس حدیث کے طرق و حفاظ کا ذکر ہے۔ دوسری قسم میں اس درود کے الفاظ کی تشریح ہے۔ آغاز صفحہ ۱۵۸ الحمد للہ الذی فتح لنا باب النظر والا اعتبار خاتمہ صفحہ ۲۱۹ ورحمہ المنع منها الی قولہ غفر اللہ لہ۔ اس کتاب کے آخر میں کاتب نے اپنا نام عبد اللہ الترمذی الکوکبانی لکھا ہے۔ اس مجموعہ کا یہ آخری نمبر ہے۔ اس کی تاملی کے بعد دو ورق اور ہیں خبر کشی شخص نے صحیح بخاری کی اپنی اسناد بد خط میں لکھی ہے۔ مولف نے کتاب میں اپنا نام نہیں لکھا۔ اب تالی صفحہ میں کاتب نے نام کتاب کے تحت میں (محمد بن احمد شمس) تحریر کیا ہے۔ تحقیق نہیں یہی کہ یہ کون شخص ہیں۔					
۱۰۶۵	۴۳۶	انہیۃ السنیۃ فی لہیتۃ السنیۃ مع الاربعینات فی الحدیث	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر محمد الیسیو الشافعی	مکتبی	۴۴		
		تقطیع کتابت ۴۴ ۱/۴ - ۱۶ - سطر ۲۵ - خط و کاغذ عرب۔ کتابت سرفی و سیاہی سے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ کتاب پیوند کاری اور کرم خوردگی سے سالم ہے۔ یہ کتاب علم ہیئت کے انداز پر جو امور علم ہیئت کے سمجھوت عنہا میں انکی تحقیق شرعی طور پر کی گئی ہے۔ مثلاً آسمان۔ عرش و کرسی لوح و قلم۔ شمس و قمر و نجوم۔ لیل و نہار۔ رعد و برق و صواعق۔ زلزلہ۔ جبال۔ بحار و غیرہ کی حقیقت جس طرح آثار و اخبار سے ثابت ہوئی ہے۔ اسکا اظہار کیا گیا ہے۔ آغاز صفحہ اول الحمد للہ الذی علما ما لم تکن تعلم خاتمہ صفحہ ۲۶ والحمد للہ رب العالمین۔ (مصنف رحمہ اللہ کا ترجمہ فن تفسیر نمبر ۲۵۶ پر لکھا)					

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>سناوی متون سنہ ۲۸۰ھ میں حدیث کی مشہور کتاب ہے۔ سناوی نے اس کتاب میں بڑا کام یہ کیا ہے کہ جو احادیث غیر صحیحہ صحیحہ کو متاخر ہو کر درجہ صحیح میں متعارف و متداول ہو چکی ہیں اور انکی نسبت شائع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف کیجاتی تھی۔ انکو تمیز کیا ہے۔ اور ان تمام احادیث کی ترتیب بیان ادانل حروف حدیث پر رکھ کر احادیث متاخرہ کو کا ذب سے علیحدہ کر دکھا رہا ہے۔ اس کتاب کے طویل ہو جانکی وجہ سے دوسرے علما نے اصل کتاب کا اختصار کیا۔ علامہ زرقانی نے بھی پہلے اس کتاب کو اصلی ترتیب پر مختصر کیا تھا۔ مگر وہ مختصر بھی انکی نظر میں مطول معلوم ہوا۔ اس وجہ سے بہتر سمجھا کہ مختصر المختصر کیا جاوے۔ اس بنا پر یہ کتاب تالیف کی۔ اس مختصر المختصر میں صرف الفاظ حدیث لکھ کر آخرین صحیح یا حسن یا ضعیف موافق انداز سناوی لکھ دیا ہے۔ علامت حدیث کے واسطے لفظ ح کو سرخی سے تحریر کیا ہے۔ عبارت بہت اسی صفحہ ۱۱۰ الحمد للہ الذی نصرہ ففاظ سنۃ نبیہ الخ خاتمہ صفحہ ۱۴۸ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم الی قول۔ والحمد للہ وحده۔</p> <p>مؤلف علیہ الرحمہ بہت بڑے فقیہ اور محدث مذہب مالکی ہیں سنہ ۵۵۰ھ میں مصر میں پیدا ہوئے۔ موطا امام مالک رحمہ اللہ کی مبسوط شرح لکھی ہے۔ جو چار جلدوں میں سنہ ۶۸۰ھ میں مصر میں طبع ہوئی ہے۔</p> <p>مواہب کی شرح بھی انکی مشہور تالیف ہے۔ انکے علاوہ اور بھی انکے مولفات ہیں۔ اپنے والد سے اور نور علی شبراہی اور شیخ محمد بابل اور شیخ محمد عجلونی و شقی اور عبد اللہ شبراوی سے علم حاصل کیا۔</p> <p>۱۱۲۰ھ میں انکی وفات ہوئی۔ (سلاک الدین فی اعیان القرن الثانی عشر۔ وغیرہ لک)</p>			
		ترجمہ سلم بن الحجاج	لما رقت علیہ السلام				
		نوان نمبر ہے۔ صفحہ ۱۵۰ سے صفحہ ۱۵۵ کے ختم تک۔ یہ رسالہ فن اسرار الرجال میں بعد نمبر ۱ لکھا گیا					
		الروض الندی	الحديث القاصي		قلمی ۱۸۲ھ		
		عز ولا سلام محمد بن احمد					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا دستی	تعداد صفحات	کیفیت
		پانچواں نمبر ہے۔ صفحہ ۴۷ کے آخری حصہ سے صفحہ ۵۲ کے تقریباً نصف اول تک یہ کتاب بھی اصول حدیث میں ہی۔ فن اصول حدیث میں رکھی گئی۔				
		اربعین۔ ملا علی قاری	ملا علی بن سلطان	مستلی		
		چہارم نمبر ہے۔ صفحہ ۵۴ سے صفحہ ۶۰ تک اس کتاب میں چالیس احادیث قلیلۃ اللفظ کثیرۃ المعنی جمع کی ہیں۔ آغاز صفحہ ۵۴ بسم اللہ الرحمن الرحیم مفتاح کل کتاب کریمہ۔ خاتمہ صفحہ ۶۰ والحمد للہ رب العالمین۔ (ملا علی قاری کا ترجمہ فن تجوید نمبر ۱۰۳ پر تحریر ہو چکا)				
		شرح اربعین النووی	الفقیہ العلامة عبد اللہ بن عبد اللہ بن احمد اشعری	قلمی ۱۱۹۹ھ		
		ساتواں نمبر ہے۔ صفحہ ۶۴ سے صفحہ ۱۰۸ تک اربعین نووی کی مختصر شرح ہے۔ فاضل شارح نے متن کی ضروری تفصیل کی ہے۔ آغاز صفحہ ۶۴۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام خاتمہ صفحہ ۱۰۸ نفار الخبیث سادس وعشرین شہر شوال سنہ ۱۱۹۹ھ اس کتاب میں متن کو سرخی شرح کو سیاہی سے لکھا ہے۔ کتاب اکثر جگہ محشی ہے۔ بعض جگہ حاشیہ کٹ بھی گیا ہے۔ (شارح رحمہ اللہ کی تفصیلی حالت معلوم نہیں ہوئی)				
		مؤخر مختصر المقاصد حسنہ	الفاضل ابی حیدر محمد بن عبد الباقی بن یوسف	مستلی		
		فی الاما حادیث المشہد	بن محمد بن علوان لازیری			
		علمیہ الاسنہ	الزقانی ابی الکلی المتوفی ۱۱۲۲ھ			
		آٹھواں نمبر ہے۔ صفحہ ۱۱۰ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۳۸ پر ختم ہوا ہے۔ کتاب المقاصد حسنہ مصنفہ علامہ				

نمبر موجودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
		تبصیر المغنیہ بتحریر المشبہ - تقریب المنج بہ ترتیب المبرج - ماہ ذی الحجہ ۱۲۵۲ھ میں قاہرہ مصر میں وفات پائی - سیوطی لکھتے ہیں کہ شہاب منصور شاعر نے مجھے بیان کیا کہ میں بن حجر کے جنازہ میں حاضر ہوا اس وقت اس کے جنازہ پر مینہ برسا - حالانکہ وہ زمانہ بارش کا نہ تھا - یہ حالت دیکھ کر میں نے اس وقت یہ اشعار کہے - فذبت السحب علی : قاضی القضاہ بالمطری : وانهدم الرکن الذی : کان مشیداً من حجر - (حسن المحاضرہ فی اخبار المصر والقاہرہ)					
		الاجوبۃ المفیدہ علی الاسئلۃ العدین	شیخ نجم الدین بن احمد بن ابی العیسیٰ الشافعی من عیان القرائن	۹۷۴ھ			
		تیسرا نمبر ہے - صفحہ ۲۴ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۶ پر تمام ہوا ہے - یہ رسالہ بھی رسالہ سابق کے ہم رنگ ہے - میت کے متعلق چند امور استفسرہ کے جوابات تحریر کئے ہیں - آغاز صفحہ ۲۴ - الحمد للہ وکفی ختم صفحہ ۳۶ - وکتبه العبد المحتاج لعناية المولى المعطى الى قوله من شہود سئلہ یہ رسالہ ۹۷۴ھ میں مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے - غالباً تالیف و تحریر کا زمانہ ایک ہی ہے - (حضرت مولف دسویں صدی کے فضلاء میں ہیں - ان کا تفصیلی حال دریا نہیچون)					
		نخبۃ افکار فی مصطلح الالفاظ	حافظ ابی الفضل شیخ الاسلام شہاب الدین ابن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ	۱۲۲۳ھ	قلمی		
		چوتھا نمبر ہے - صفحہ ۳۹ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۷ کے اول حصہ پر ختم ہوا ہے - اصول حدیث کی کتاب ہے فن اصول حدیث میں لکھی گئی -					
		تذکرہ فی علوم الحدیث	سراج الدین عمر بن علی بن احمد بن محمد الانصاری المتوفی ۸۵۲ھ	۱۲۳۴ھ	قلمی		

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ فلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		قرآن شریف اپنے ہی شہر میں پڑھا جب نو برس کے ہو گئے دمشق میں اگر کتاب تنبیہ جو شافعی مذہب کی رہی سارے چار مہینے میں یاد کر لی۔ اسکے بعد بیس برس تک علوم دینیہ کے پڑھنے میں مشغول رہا۔ اکثر شاخ سے علوم حاصل کئے۔ زیادہ تر شیخ کمال الدین مغربی سے اسے استفادہ کیا۔ مذہب شافعی کے اگرچہ بہت بڑے متفق اور مرتب ہیں لیکن کبھی تعصب کو دخل نہیں دیا۔ ہمیشہ انصاف اور حق کو پیش نظر رکھا۔ بڑے زاہد۔ صابر۔ عابد۔ شب بیدار تھے۔ دن رات میں صرف ایک مرتبہ عشا کے بعد کھانا کھاتے۔ اور ایک ہی بار سحر کے وقت پانی پیتے۔ بادشاہوں اور امرا کو بخوف و خطر امر بالمعروف و نہی عن المنکر فرماتے۔ نکاح نہیں کیا۔ دوج ادا کئے تصنیفات انکے بہت زیادہ ہیں۔ چار شنبہ کی شب چودہ ربیع الثانی ۶۷۰ھ میں اپنے شہر میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔ (شذرات الذہب)					
		الاجوبۃ عن الاسئله	حافظ ابی الفضل شیخ الاسلام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ				
		دوسرا نمبر ہے۔ صفحہ ۱۸ سے شروع ہو کر صفحہ ۲۳۳ پر ختم ہوا ہے۔ تقریباً چار ورق کی تحریر ہے۔ اس میں چند امور متعلق عالم برزخ استفسار کئے گئے ہیں۔ جنکا شافعی جواب احادیث سے ابن حجر نے لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۱۸ صدورۃ فتوے سے لے کر سبدا نا و مولانا خاتمہ صفحہ ۲۳۳ بمنہ و کرمہ آمین ابن حجر ۷۳۷ھ میں پیدا ہوئے۔ طلب علم کی غرض سے بہت سی جگہ کا سفر کیا۔ پچھلے علم ادب میں بڑی قدر پیدا کی۔ شعر گوئی میں اعلیٰ درجہ کے ناظم ہوئے۔ پھر جمع فنون میں باخصوص علم حدیث میں ایسا کمال حاصل کیا کہ اپنے زمانہ میں بیکتا شمار کئے جاتے تھے تصنیفات انکے کثیر اور مقبول ہیں منجملہ انکے چند کتابیں سیوطی نے لکھی ہیں فتح الباری شرح بخاری۔ تعلیق لتعلیق۔ تہذیب التہذیب۔ تقریب التہذیب۔ لسان المیزان۔ الاصابہ فی اصحابہ۔ الايضاح بکنت ابن الصلاح۔ رجال الاربعہ۔ النخبہ۔ شرح النخبہ۔ الاتعاب۔					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۰۶۶	۴۳۵	اربعین النووی مجروحہ	امام محمد الدین ابو ذکریا یحییٰ بن شرف المشہور بالنووی المتوفی ۶۷۶ھ		قلمی	۲۲۰	

تقلید کتابت ۱/۴ ۲/۴ ۳/۴ ۴/۴ ۵/۴ ۶/۴ ۷/۴ ۸/۴ ۹/۴ ۱۰/۴ ۱۱/۴ ۱۲/۴ ۱۳/۴ ۱۴/۴ ۱۵/۴ ۱۶/۴ ۱۷/۴ ۱۸/۴ ۱۹/۴ ۲۰/۴ ۲۱/۴ ۲۲/۴ ۲۳/۴ ۲۴/۴ ۲۵/۴ ۲۶/۴ ۲۷/۴ ۲۸/۴ ۲۹/۴ ۳۰/۴ ۳۱/۴ ۳۲/۴ ۳۳/۴ ۳۴/۴ ۳۵/۴ ۳۶/۴ ۳۷/۴ ۳۸/۴ ۳۹/۴ ۴۰/۴ ۴۱/۴ ۴۲/۴ ۴۳/۴ ۴۴/۴ ۴۵/۴ ۴۶/۴ ۴۷/۴ ۴۸/۴ ۴۹/۴ ۵۰/۴ ۵۱/۴ ۵۲/۴ ۵۳/۴ ۵۴/۴ ۵۵/۴ ۵۶/۴ ۵۷/۴ ۵۸/۴ ۵۹/۴ ۶۰/۴ ۶۱/۴ ۶۲/۴ ۶۳/۴ ۶۴/۴ ۶۵/۴ ۶۶/۴ ۶۷/۴ ۶۸/۴ ۶۹/۴ ۷۰/۴ ۷۱/۴ ۷۲/۴ ۷۳/۴ ۷۴/۴ ۷۵/۴ ۷۶/۴ ۷۷/۴ ۷۸/۴ ۷۹/۴ ۸۰/۴ ۸۱/۴ ۸۲/۴ ۸۳/۴ ۸۴/۴ ۸۵/۴ ۸۶/۴ ۸۷/۴ ۸۸/۴ ۸۹/۴ ۹۰/۴ ۹۱/۴ ۹۲/۴ ۹۳/۴ ۹۴/۴ ۹۵/۴ ۹۶/۴ ۹۷/۴ ۹۸/۴ ۹۹/۴ ۱۰۰/۴ ۱۰۱/۴ ۱۰۲/۴ ۱۰۳/۴ ۱۰۴/۴ ۱۰۵/۴ ۱۰۶/۴ ۱۰۷/۴ ۱۰۸/۴ ۱۰۹/۴ ۱۱۰/۴ ۱۱۱/۴ ۱۱۲/۴ ۱۱۳/۴ ۱۱۴/۴ ۱۱۵/۴ ۱۱۶/۴ ۱۱۷/۴ ۱۱۸/۴ ۱۱۹/۴ ۱۲۰/۴ ۱۲۱/۴ ۱۲۲/۴ ۱۲۳/۴ ۱۲۴/۴ ۱۲۵/۴ ۱۲۶/۴ ۱۲۷/۴ ۱۲۸/۴ ۱۲۹/۴ ۱۳۰/۴ ۱۳۱/۴ ۱۳۲/۴ ۱۳۳/۴ ۱۳۴/۴ ۱۳۵/۴ ۱۳۶/۴ ۱۳۷/۴ ۱۳۸/۴ ۱۳۹/۴ ۱۴۰/۴ ۱۴۱/۴ ۱۴۲/۴ ۱۴۳/۴ ۱۴۴/۴ ۱۴۵/۴ ۱۴۶/۴ ۱۴۷/۴ ۱۴۸/۴ ۱۴۹/۴ ۱۵۰/۴ ۱۵۱/۴ ۱۵۲/۴ ۱۵۳/۴ ۱۵۴/۴ ۱۵۵/۴ ۱۵۶/۴ ۱۵۷/۴ ۱۵۸/۴ ۱۵۹/۴ ۱۶۰/۴ ۱۶۱/۴ ۱۶۲/۴ ۱۶۳/۴ ۱۶۴/۴ ۱۶۵/۴ ۱۶۶/۴ ۱۶۷/۴ ۱۶۸/۴ ۱۶۹/۴ ۱۷۰/۴ ۱۷۱/۴ ۱۷۲/۴ ۱۷۳/۴ ۱۷۴/۴ ۱۷۵/۴ ۱۷۶/۴ ۱۷۷/۴ ۱۷۸/۴ ۱۷۹/۴ ۱۸۰/۴ ۱۸۱/۴ ۱۸۲/۴ ۱۸۳/۴ ۱۸۴/۴ ۱۸۵/۴ ۱۸۶/۴ ۱۸۷/۴ ۱۸۸/۴ ۱۸۹/۴ ۱۹۰/۴ ۱۹۱/۴ ۱۹۲/۴ ۱۹۳/۴ ۱۹۴/۴ ۱۹۵/۴ ۱۹۶/۴ ۱۹۷/۴ ۱۹۸/۴ ۱۹۹/۴ ۲۰۰/۴ ۲۰۱/۴ ۲۰۲/۴ ۲۰۳/۴ ۲۰۴/۴ ۲۰۵/۴ ۲۰۶/۴ ۲۰۷/۴ ۲۰۸/۴ ۲۰۹/۴ ۲۱۰/۴ ۲۱۱/۴ ۲۱۲/۴ ۲۱۳/۴ ۲۱۴/۴ ۲۱۵/۴ ۲۱۶/۴ ۲۱۷/۴ ۲۱۸/۴ ۲۱۹/۴ ۲۲۰/۴ ۲۲۱/۴ ۲۲۲/۴ ۲۲۳/۴ ۲۲۴/۴ ۲۲۵/۴ ۲۲۶/۴ ۲۲۷/۴ ۲۲۸/۴ ۲۲۹/۴ ۲۳۰/۴ ۲۳۱/۴ ۲۳۲/۴ ۲۳۳/۴ ۲۳۴/۴ ۲۳۵/۴ ۲۳۶/۴ ۲۳۷/۴ ۲۳۸/۴ ۲۳۹/۴ ۲۴۰/۴ ۲۴۱/۴ ۲۴۲/۴ ۲۴۳/۴ ۲۴۴/۴ ۲۴۵/۴ ۲۴۶/۴ ۲۴۷/۴ ۲۴۸/۴ ۲۴۹/۴ ۲۵۰/۴ ۲۵۱/۴ ۲۵۲/۴ ۲۵۳/۴ ۲۵۴/۴ ۲۵۵/۴ ۲۵۶/۴ ۲۵۷/۴ ۲۵۸/۴ ۲۵۹/۴ ۲۶۰/۴ ۲۶۱/۴ ۲۶۲/۴ ۲۶۳/۴ ۲۶۴/۴ ۲۶۵/۴ ۲۶۶/۴ ۲۶۷/۴ ۲۶۸/۴ ۲۶۹/۴ ۲۷۰/۴ ۲۷۱/۴ ۲۷۲/۴ ۲۷۳/۴ ۲۷۴/۴ ۲۷۵/۴ ۲۷۶/۴ ۲۷۷/۴ ۲۷۸/۴ ۲۷۹/۴ ۲۸۰/۴ ۲۸۱/۴ ۲۸۲/۴ ۲۸۳/۴ ۲۸۴/۴ ۲۸۵/۴ ۲۸۶/۴ ۲۸۷/۴ ۲۸۸/۴ ۲۸۹/۴ ۲۹۰/۴ ۲۹۱/۴ ۲۹۲/۴ ۲۹۳/۴ ۲۹۴/۴ ۲۹۵/۴ ۲۹۶/۴ ۲۹۷/۴ ۲۹۸/۴ ۲۹۹/۴ ۳۰۰/۴ ۳۰۱/۴ ۳۰۲/۴ ۳۰۳/۴ ۳۰۴/۴ ۳۰۵/۴ ۳۰۶/۴ ۳۰۷/۴ ۳۰۸/۴ ۳۰۹/۴ ۳۱۰/۴ ۳۱۱/۴ ۳۱۲/۴ ۳۱۳/۴ ۳۱۴/۴ ۳۱۵/۴ ۳۱۶/۴ ۳۱۷/۴ ۳۱۸/۴ ۳۱۹/۴ ۳۲۰/۴ ۳۲۱/۴ ۳۲۲/۴ ۳۲۳/۴ ۳۲۴/۴ ۳۲۵/۴ ۳۲۶/۴ ۳۲۷/۴ ۳۲۸/۴ ۳۲۹/۴ ۳۳۰/۴ ۳۳۱/۴ ۳۳۲/۴ ۳۳۳/۴ ۳۳۴/۴ ۳۳۵/۴ ۳۳۶/۴ ۳۳۷/۴ ۳۳۸/۴ ۳۳۹/۴ ۳۴۰/۴ ۳۴۱/۴ ۳۴۲/۴ ۳۴۳/۴ ۳۴۴/۴ ۳۴۵/۴ ۳۴۶/۴ ۳۴۷/۴ ۳۴۸/۴ ۳۴۹/۴ ۳۵۰/۴ ۳۵۱/۴ ۳۵۲/۴ ۳۵۳/۴ ۳۵۴/۴ ۳۵۵/۴ ۳۵۶/۴ ۳۵۷/۴ ۳۵۸/۴ ۳۵۹/۴ ۳۶۰/۴ ۳۶۱/۴ ۳۶۲/۴ ۳۶۳/۴ ۳۶۴/۴ ۳۶۵/۴ ۳۶۶/۴ ۳۶۷/۴ ۳۶۸/۴ ۳۶۹/۴ ۳۷۰/۴ ۳۷۱/۴ ۳۷۲/۴ ۳۷۳/۴ ۳۷۴/۴ ۳۷۵/۴ ۳۷۶/۴ ۳۷۷/۴ ۳۷۸/۴ ۳۷۹/۴ ۳۸۰/۴ ۳۸۱/۴ ۳۸۲/۴ ۳۸۳/۴ ۳۸۴/۴ ۳۸۵/۴ ۳۸۶/۴ ۳۸۷/۴ ۳۸۸/۴ ۳۸۹/۴ ۳۹۰/۴ ۳۹۱/۴ ۳۹۲/۴ ۳۹۳/۴ ۳۹۴/۴ ۳۹۵/۴ ۳۹۶/۴ ۳۹۷/۴ ۳۹۸/۴ ۳۹۹/۴ ۴۰۰/۴ ۴۰۱/۴ ۴۰۲/۴ ۴۰۳/۴ ۴۰۴/۴ ۴۰۵/۴ ۴۰۶/۴ ۴۰۷/۴ ۴۰۸/۴ ۴۰۹/

نمبر بروجده	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعه یا خطی	تعداد صفحات	کیفیت

104

یہ دوسرا نسخہ ہے۔ باقی بشرح سابق (حضرت مولف زمانہ حال کے فضلاء میں ہیں)

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد فہرست اول فن غریب القرآن

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۱۸۹	۷	المفردات فی غریب القرآن	الشیخ ابو القاسم حسین	محمد المعروف بالراغب	مطبوعہ مصر	۵۷۸	
				۵۵۰۶	۱۳۲۳ھ		

یہ کتاب لغات قرآن میں ہے۔ پورے قرآن شریف کے الفاظ مفردہ عربیہ لفظہ ادعیرہ غریبہ کو صرف و صرف کی ترتیب کے ساتھ جمع کر کے ان کے معانی تفصیل و شرح کے ساتھ بیان کے ہیں کشف الظنون میں اس کتاب کا نام (مفردات الفاظ القرآن) لکھا ہے۔ یہ بھی صحیح بھی معلوم ہوتا ہے۔ ابستار کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین۔ وصلوٰتہ علی نبیہ محمد وآلہ اجمعین خاتمہ صفحہ ۵۷۷ من عون اللہ و توفیقہ۔ اس کتاب کے دو نسخے قلمی نمبر ۵ و نمبر ۶ پر اور بھی موجود ہیں۔ امام راغب کی نسبت فن اصول تفسیر میں نمبر ۵ کے تحت میں تفصیل ہو چکی۔

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		لکھے ہیں و هذه الاخيرة لغزب الكتاب ومن السماء تنزل الالقاب - اس رسالہ میں بھی بسم اللہ اور سورہ فاتحہ کے متعلق تحقیق کی گئی ہے۔ شاید کتاب المعجز کو سوئے بقرے شروع کیا ہو۔ اور سورہ فاتحہ کے متعلق طلحہ بیان ہو۔ ابتدا عبارت کتاب المعجز ورق ۱۹ صفحہ ۱ و اما الادغام فی قبلة ہدی فروی عن ابی عمر و انه کان یثتم وید غم ولبس ذلک بحال - ورق ۳۳ صفحہ ۲ و قوله لا یقبل ولا یؤخذ فی موضع نصب لانه معطوف علی الخبری - ورق ۴۸ صفحہ ۲ قوله فی خروج النخل اراد به علی حذو و علی النخل قال الشیخ ابو الفتح انما اقيمت مقام علی - خاتمہ کتاب ورق ۳۳ صفحہ ۱ فیہ کثرة الاستعمال کان الهمزة لم یکن فی اولها واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب - اس کے بعد مولف کی وہ عبارت نقل کی گئی ہے جو آخر کتاب مولف نے لکھی ہے جسکی سرخی یہ ہے شکایۃ فی فصل کتبہ المصنف فی آخر الکتاب - مد					
		تعارف عبارت رسالہ ورق اول صفحہ ۲ اللہ اعلم فیہو الحقیق بالمحامد حمداً بفرق حمد کل عبارات خاتمہ ورق ۱۴ صفحہ ۲ سببنا نہ ولی الامر شاد و مرشد کل رشید شاد و هو حسبنا و نعم الوکیل -					

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>جوق جوق طلباً آتے اور انکے فیضِ تعلیم سے کامیاب ہوتے۔ بڑے بڑے نامور فضلاء انکے تلامذہ میں ہیں دمشق میں مدت تک عمدہ قضا پر مامور رہے۔ یہاں کے قیام کے زمانہ میں ہر ممکن کوشش سے بدعات خلاف شرع انہوں کے مانع رہی۔ ۱۳۹ھ تک دمشق میں قیام رہا اسکے بعد کچھ ایسے امورات پیش آئے جنکی وجہ سے مصر کی بود و باش اختیار کی۔ انکے مصنفات میں یہ کتابیں معدود ہیں۔ تفسیر مختصر۔ التواعد الکبرے والصغری۔ شجرة المعارف۔ حجاز القرآن۔ شرح الاسماء الحسنی۔ مختصر النہایہ۔ الجمع بین الجادی والنہایہ۔ الفتاویٰ الصلیبہ۔ ماہ جمادی الاول ۱۳۹ھ مصر میں وفات پائی۔ عاقل خاص۔ یہاں تک کہ سلطان وقت نے بھی انکے جائزہ کی شرکت کی۔ باب القراۃ میں مدفون ہوئے۔</p> <p>(طبقات الکبرے للسیکی۔ الکواکب الدریہ)</p>
۴۶۰۸	۹	مرآۃ المستدرکین	مولانا قطب الدین بن شاہ محمود شہریشی صاحب امر و ہوی	۱۲۹۳ھ	مطبوعہ امروہ ۱۴۹ھ	۱۴۹
						<p>اس کتاب میں صرف سورہ فاتحہ اور آخر پارہ کے متعلق بحث کی گئی ہو۔ تراکب کا حل لغو عبد عربیت۔ وجوہ اعراب کی تفصیل لغات غریبہ اور غیر مانوس کے معانی کا بیان۔ قرأت سببہ مشہورہ کی توجہ وغیرہ۔ شروع کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ المنزہ بذاتہ عن التزیب و اشارۃ الاوہام۔ ختم کتاب صفحہ ۱۶۹ بلقاءک یا رب العالمین۔</p> <p>حضرت مولف آخر تیرہویں صدی کے فضلاً مین ہیں۔ امر و ہوی کے رہنے والے۔ حدیث میں آپ کو شاہ عبدالحق صاحب کانپوری سے سند حاصل ہو تفصیلی ترجمہ آپ کا غالباً کسی نے نہیں لکھا ہو۔</p>
۴۶۲۸	۱۰	المعجز	لم تحقیق احمد المؤلف	قلمی ۱۳۱۴ھ	۴۶۶	
						<p>تعلیق کتابت ۱/۸ - ۴ - ۲۵ - خط و کاغذ عرب۔ کتابت سرخی و سیاہی سے محمود بن محمد</p>

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تہذیب و تعلیم	تعداد و صفحہ	کیفیت
		الانماہض - التلبغۃ - التلمیض - شرح النبیج - شرح الحاشیہ - شرح القامات - شرح خطب ابن سب - شرح الاضاح و التکلیف - شرح اللعہ - لباب الکتاب - شرح ابیات الکتاب - التیشاح الفضل - ترتیب اصلاح المنطق علی حروف المعجم - الاستیعاب فی الحساب -				
		۸ - ربیع الآخر شب یکشنبہ ۱۶۱۶ھ بغداد میں وفات پائی - امام احمد رحمۃ اللہ کے مقبرہ میں مدفون ہوئے - (شذرات الذہب - بغیۃ الرواہ)				
۳۲۷۵	۸	الاشارة الى الاحیاز فی بعض النوع الجاز -	سلطان اعلیٰ شیخ الاسلام ابن محمد عبدالرہمن عبدالعزیز بن عبدالسلام الشافعی الدمشقی تم مصری - ۱۰۷۵ھ	مطبوعہ عامرہ ۱۳۱۳ھ عثمان علی	۲۲۳	

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر ۶ فہرست اول فن اعراب القرآن

نمبر موجودہ	نمبر ثانی	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۰۹۵	۷	تبیان فی اعراب القرآن الجزء الاول والثانی مع کتاب سند القرآن	الامام الشیخ ابو البقاء محمد بن عبد اللہ بن حسین العکبری المتوفی ۵۶۱ھ	-	مطبوعہ مصر ۱۳۲۱ھ	۱۶۸ ۱۶۱	-

یہ کتاب علم اعراب القرآن میں ہے۔ جسکو فروغ علم تفسیر سے کہا گیا ہے۔ بعض اس علم کو بھی علم نحو سے شمار کرتے ہیں۔ اس کتاب میں ابتداء قرآن شریف سے ختم تک وجوہ اعراب و تراکیب سے بحث کی ہے۔ اس موضوع میں یہ کتاب نہایت مفید و تحسین نافع ہے۔ پوری کتاب کے دو حصے رکھے گئے ہیں۔ اس جلد میں دونوں حصے مجلد ہیں۔ پہلا حصہ سورہ فاتحہ سے سورہ اعراف کے ختم تک۔ دوسرا حصہ سورہ انفال سے آخر قرآن تک۔ ابست در حصہ اول صفحہ ۲ بعد عبارت الحمد لله الذی وفقنا لفظ کتابہ فاتحہ صفحہ ۱۶۸ اذا دخلنا فی الاصل آخر حصہ دوم صفحہ ۲ سورہ الانفال (عن الانفال) فاتحہ حصہ دوم صفحہ ۱۶۰۔ و غفل عن ذکر الغافلون۔

(اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ اسی فن کے نمبر ۶ پر بھی موجود ہے)

علامہ ابو البقاء اوائل ۵۳۸ھ بغداد میں پیدا ہوئے۔ بعض اسکے قائل ہیں کہ دکن، میں انکا تولد ہوا۔ کعبہ بغداد سے دس فرسخ آگے ایک شہر کا نام ہے۔ کذا صرح بہ فی انساب السمعانی بڑی قابلیت اور اعلم مرتبہ کے شخص۔ دینداری۔ حسن حلاق۔ تواضع۔ اور دیگر اوصاف حسنہ میں کامل الوصف ہیں۔ علوم قرآن۔ فقہ۔ لغت۔ نحو۔ عروض۔ فرائض۔ حساب وغیرہ کے امام فن۔ اور زمرہ علماء متقدمین میں شمار کئے گئے ہیں۔ علم قرأت میں ابن عساکر البطاحی۔ عربیت میں یحییٰ بن خلیف۔ فقہ میں قاضی ابی سعید۔ حدیث میں ابی فتح اور ابی زرعة المقدسی۔ انکے ساتھ ہیں۔ چچک میں انکین جاتی رہیں۔ ایسوجہ سے (غیر) کہے جاتے ہیں۔ مذہباً حنبلی تھے۔ انکے چند مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔

اعراب القرآن فی مجلدین۔ اعراب الحدیث۔ اعراب الشواذ۔ التفسیر۔ التعلیق فی الخلاف۔ التعلیق فی

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب کے نام کی بیچ اور خطبہ کتاب میں مصنف کی نسبت صرف (ابی القاسم الراغب الاصفہانی) لکھا ہے اس قدر سے مصنف کا اصل نام ظاہر نہیں ہوتا۔ تلاش کے بعد معلوم ہوا کہ اصل نام (حسین بن محمد الراغب الاصفہانی) ہے۔ سند اسکی یہ ہو کہ کشف الظنون میں (کتاب محاضرات الادب اور محاورات اشعار) کے تحت میں لکھا ہو۔ (ابی القاسم حسین بن محمد المعروف بالراغب الاصفہانی۔ مگر یہ ان سال وفات نہیں لکھا۔ دوسری جگہ اسی کشف الظنون میں (الدرجۃ الی مکرم الشریعۃ) کے تحت میں لکھتے ہیں۔ (امام ابی القاسم حسن بن محمد الفضل الراغب الاصبہانی) کے آگے یہ عبارت تحریر ہے۔ (قیل ان الامام حجة الاسلام الفراء لکھتے تھے کتاب الدرجۃ دائماً ویسبحہ سنہ ۱۰۰۰) اس عبارت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ راغب اصبہانی امام غزالی کے معاصر یا اُن سے مقدم ہیں تیسری جگہ (مفردات الفاظ القرآن) کے موقع پر تحریر کرتے ہیں۔ (کان فی اوائل المائة الخامسة اکثر المتنوع بما یطوبوع میں محاضرات الادب کے تحت میں لکھا ہو۔ (لراغب الاصفہانی المتنوفی سنہ ۱۰۰۰ مطابق سنہ ۱۰۰۰ م فہرست خدیوہ مصر یہ میں راغب اصفہانی کی نسبت بتبعیت کشف الظنون تحریر ہے (کان فی اوائل المائة الخامسة من الهجرة۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ متقدمین کو بھی شکاک طور پر علامہ راغب اصفہانی کا ترجمہ اور سال وفات معلوم نہیں ہوا۔					

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						محمد جان صاحب پنجابی - مولوی عبد اللہ صاحب - مولوی علی عباس صاحب چڑیا کوٹی - مولوی عبد القیوم صاحب - مولانا احمد گل صاحب نائب مفتی بہوپال - مولانا شیخ حسین عرب صاحب مفتی عبد الحق صاحب - مولوی عبد العلی صاحب رامپوری - مولانا محمد صاحب بارنگپوری مساجر - شیخ کمال محدث - سید محمد بن ناصر حازمی - سید محمد منظر صوفی - اس کتاب کے علاوہ آذربہی چند مولفات آپ کے ہیں - محاسن الحسنین - علی الفرائخ الی منازل البریخ الروض المظہور فی تراجم علماء شرح الصدور - (تذکرہ علماء بحال - اردو)
۲۸۴۱	۵	رسالہ فی مبادی التفسیر	ابن محمد بن خضر الدیلمی	۱۲۷۴ھ	مطبوعہ مصر ۵۲	۱۳۲۱ھ
		منظومہ فی المشاہدات				
						اس رسالہ میں تفسیر کی حد - غایت - موضوع وغیرہ کا بیان ہے - ابتداً صفحہ ۲ الحمد للہ والصلوۃ والسلام - خاتمہ صفحہ ۳۱ و علی آلہ وصحبہ وسلم - حضرت مولف آخرت میں صدی کے فضلاء میں ہیں - انکا ترجمہ کمین و یکما نہیں کیا - آخرین ایک رسالہ منظومہ ہے - جنہیں الفاظ تشابہ و مکرر کے حروف ہجا کی ترتیب پر جمع کیا ہے -
		مقدمۃ التفسیر	العلامة ابی القاسم حسین بن محمد المعروف بالراغب			اصبہا فی التوفی ۵۰۲ھ
						یہ کتاب فن تفسیر نمبر ۲۸۵ کے آخرین مجلد ہے - اس کتاب میں مباحث اصولی - اشتراک حقیقتہ و مجاز - عموم و خصوص - فرق بین استاویل والتفسیر - شرف علم التفسیر - نسخ - احکام نسخ - فرق بین النسخ والتخصیص وغیرہ کو ضروری قدر لکھا ہے - کتاب باوجود مختصراً و بجا کے مفید ہے - آغاز صفحہ ۳۹۴ - الحمد للہ علی الاثنہ خاتمہ صفحہ ۴۳۴ واللہ ولی التوفیق -

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اساتین سے یہ بھی ایک اسم ہے۔ مولف کے ادا کا نام اسپرنگ گیا۔ (ابن خلکان - بنیۃ المومنا)					
۳۳۰	۳	سندھ صفوۃ العرفان فی تفسیر القرآن	محمد فرید و حدی		مطبوعہ مسر	۱۸۱	
		یہ کتاب مولفات جدیدہ میں جو غرض اصلی اس امر کا اظہار ہے کہ عالم میں جو جو اشیاء موجود ہیں مثلاً: جوہر، خطہ، ادیان، انسان، مسلمین، کافرین، دنیا، شریعت، حکومت، جہاد وغیرہ وغیرہ۔ ان سب چیزوں کے متعلق قرآن شریف کی کیا شان ہے۔ اور اہمیں ان امور کے متعلق کس طرح بحث کی ہے۔ آخر کتاب میں جمع قرآن کا طریقہ بھی لکھا ہے۔ ابتداً صفحہ اول الحمد للہ الذی انزل القرآن من فیض رحمۃہ خاتمہ صفحہ ۱۸۱ و علی کلی عبد صالح					
		(مولف کتاب کا ایک زمانہ کے اہل علوم میں ہے)					
۵۵۲۵	۴	مرآۃ التفسیر	مولوی وجاہی سید ذوالفقار احمد بن سید النقوی البوخالی۔ بولہ ۱۲۶۲ھ	۱۴۱۳ھ	مطبوعہ آگرہ	۷۷	
		اس کتاب میں علم تفسیر کی تعریف، موضوع، غایت، مفسرین اولین صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مختصر حالات اور وفیات مذکور ہیں۔ کتاب اس موضوع میں باوجود اختصار مفید ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین و خاتم النبیین خاتمہ صفحہ ۷۳ و رکعہ الذی لا یرام آمین۔ مولف کی ولادت ۱۲۶۲ھ میں ہوئی۔ تکمیل علوم مروجہ اور تحصیل اسانید علم حدیث وغیرہ۔ فاضل دہلی موجودہ فاصلہ تحت سے فرمائی۔ مولوی عبدالخالق صاحب پنجابی۔ مولوی معزالدین صاحب۔ مولوی					

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد نمبر ۱، فہرست اول فن اصول نقشب

۹۵

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۸۹۳	۲	الانصاف	العلامة ابو محمد عبد الله بن محمد السيد البطليوسي النخعي المتوفى ۵۲۱ھ		مطبوعہ ۱۹۱۹ء مصر	۱۳۶	

قرآن شریف کے بعض کلمات کے معانی و مصداقین میں باہم علماء میں جو خلاف ہوا ہر اس کتاب میں اسباب خلاف کو تفصیلاً و عدداً ذکر کیا ہے۔ اور اسباب خلاف کی آٹھ وجہ لکھی ہیں۔

اشترک الاناظور المعانی۔ التھیقہ والجاز۔ الافراد والکریب۔ الخصوص والعموم۔ الروایۃ والنقل۔ الایتما و فیما لا نفس فیہ۔ الاناشخ والمفوخ۔ الاباثۃ والتوسیع۔ ہر وجہ کے ذکر کے واسطے ایک ایک باب منعقد کیا ہے۔ اس ضرورت سے پوری کتاب آٹھ ابواب پر تقسیم ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ مسلیخ الذخیر و مسووع القسم۔ خاتمہ صفحہ ۱۳۱ والحمد للہ رب العالمین۔

مولف کی ولادت ۴۴۴ھ بطلیوس میں (اندلس میں ایک جزیرہ کا نام ہے) ہوئی۔ علم لغت۔ ادب کے بقیہ عالم تھے۔ طریقہ تعلیم و تفسیر نہایت احسن تھا۔ طلباء انکے فیض علمی سے اقتباس کرتے ہمیشہ لوگوں کا اجتماع و ازدحام انکے پاس رہتا۔ سکونت قیام کی جگہ بلنسیہ (یہ بھی اندلس کے متعلقات میں سے ہے) قائم کی تھی۔ انکے چند مصنفات مفیدہ کے اسماء ہیں۔ کتاب المثلث دو جلدوں کتاب الاقضاء فی شریع ادب الکتاب لابن قتیبہ۔ شرح سقط الرندلابی العسار المعری۔ کتاب فی الحروف الخمسہ۔ ص۔ ض۔ طاء۔ دال۔ اس کتاب میں اشیاء غریبہ کا ذکر ہے کتاب المحلل فی شرح ابیات الجمل۔ المحلل فی اغالیط الجمل۔ شرح الموطا۔ شرح دیوان البتینی۔ کلام منظوم بھی اسکا نہایت احسن ہے۔ تبرکاً و بیت تحریر کئے جاتے ہیں۔ اخوال العلم حی خالد بعد موتہ و ادعہ الہ تحت الزاب ربیم۔ و ذوالجہل میت و هو مات علی الذری۔ یظن من لا حجاب و هو عا۔ یم۔ نصف جب ۵۲۱ھ بلنسیہ میں وفات پائی۔ سید بکر بن سکون یاد بھیڑا۔

تہذیب

شیراز

نام کتاب

تاریخ

تصنیف

تعداد صفحات

کیفیت

اس کتاب میں مراد کی ایک نوزاد اور تہذیب پرست بکومت کیا ہے۔ بہت دین

نرسات بوب لا عریضات سے شہادت ہے۔

سیدہ علیہ السلام۔ چار دہائی۔ جس سے قوس سیرت و سیرت کے پتہ۔ تم صفحہ ۱۰۰۔ و سیدہ

سیدہ سیرت۔ و سیرت بوب لا عریضات

بموجب سیدہ سیرت و سیرت کے پتہ

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ اللہی اودع جواہر المعانی الضیائیہ صفحہ ۳۳ والمراد بالحنان العرب القراءة بالطباع والاصوات السلیفۃ خاتمہ صفحہ ۱۳۴ وعلی اهل طاعتك اجمعین۔ والحمد لرب العالمین۔					
	مقدمہ الجوزیہ	الشیخ محمد بن محمد الجوزی الشافعی۔ المتوفی ۵۳۳ھ		مطبوعہ دہلی		
	یہ کتاب فن حدیث نمبر ۵۵۶ پر ہمراہ کتاب (اتمام الخشوع بوضع الیمین علی الشمال بعد الکرع) لکھی گئی ہے۔					
	المقدمۃ الجوزیہ	ایضاً		مطبوعہ دہلی		
	یہ رسالہ فن حدیث میں مجموعہ نمبر ۵۵۹ پر لکھا گیا۔					
۵۰۲۲	۱۰۴	نہایت القول المفید فی علم التجوید مع الفہرست	الشیخ محمد بن نصر الجوزی الشافعی من القرن الرابع عشر	۵۰۵ مطبوعہ المطبعۃ المیسیحیہ ۱۳۳۲ھ	۱۶ ۲۴۰	
		نافع کتاب ہے۔ مسائل تجوید کو شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے۔ اس فن کی چوبیسین معتبر کتابوں سے				

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>شراح رحمہ اللہ۔ علامہ جزری کے بیٹے ہیں۔ انکی ولادت شب جمعہ رمضان المبارک ۱۱۷۵ھ دمشق میں ہوئی۔ طبقات قراہین انکا شمار ہے۔ اس فن کے ماہرین سے علم تجوید کی سند حاصل کی۔ انکی وفات کی تاریخ نہیں ملی۔ کہتے ہیں کہ احمد بن الجزری نے اپنے والد کے انتقال کے تھوڑے روزانہ بعد وفات پائی۔</p> <p>(النور الساطع)</p>
۴۳۱۶	۱۰۲	اتحاف العباد فی معرفۃ النطق بالصناد	الفاضل الادیب السید محمد نوافذی حامد البیسی	۱۳۲۳ھ	مطبوع	۳۶	
							<p>اس رسالہ کو مولف نے تین ابواب پر تقسیم کیا ہے۔ پہلے باب میں مخارج حروف کا عموماً ذکر کیا ہے۔ دوسرے باب میں حرف ضاد کا خصوصاً بیان کیا ہے جو اس رسالہ کا مقصود اصلی ہے۔ تیسرے باب میں یہ ظاہر کیا ہے کہ برقت سیر نہ ادا ہونے ضاد کے نکلنے سے عسکت و فساد نماز کا حسب تصریح ائمہ اربعہ کیا حکم ہے۔ مولف نے اس رسالہ کو سلطان عبد الحمید خان کے نام پر مفعول کیا ہے۔ ۱۳۲۲ھ میں اسکو جمع کیا اور ۱۳۲۳ھ میں اسکی ترتیب اور تمییز سے فارغ ہوئے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲</p> <p>الحمد لله الذی جعل اللسان دلیلاً علی الجنان خاتمہ صفحہ ۳۶ و علی آلہ واصحابہ و صحبہ وسلم۔</p> <p>(مولف کتاب نئے کوگون میں ہیں)</p>
۴۸۰۰	۱۰۳	شرح المقدمة الخجریہ	ملا علی بن سلطان محمد تھانی المتوفی ۱۲۱۷ھ	۱۲۶۹ھ	قلمی	۱۳۴	
							<p>تفصیل کتابت ۹ * ۵ * ۵ - سطر ۱۱ - خط معمولی طالب علمانہ۔ کتابت صرف سیاہی سے۔ کاتب کا نام تحریر نہیں۔ تمام اوراق پر کرم خوردگی کے چھوٹے چھوٹے سوراخ ہیں۔ چونکہ کاری سے کتاب بالکل خالی ہے۔ مقدمہ جزریہ کی شرح ہے۔ شراح رحمہ اللہ نے بہت تناسب و اعتدال کے ساتھ اس شے کو لکھا ہے۔ نہ خات مختصر۔ اور نہ زیادہ طویل۔ متن کے اختصار و سچیدگی ان کو نہایت بسط و تفصیل کے ساتھ شرح کیا ہے۔</p>

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		تتبیح کتابت مع جدول - ۸ × ۴ - انجی - سطر ۹ - کاغذ دہلی - جدول شجرف و نیل - باریک نیل - خط نسخ معمولی عرب - کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا - کرم خورگی اور پیوند کاریکا کوئی اثر نہیں - فن قرأت میں مشہور منکومہ ہے - ایک سو سات ابیات اس میں ہیں - چند فصول مفصلہ ذیل پر منقسم ہے - فصل فی بیان مخارج الحروف - فصل فی بیان صفات حروف - فصل فی بیان التجوید فصل فی بیان ترقیقات - فصل فی بیان الرآت - فصل فی بیان اللامات فصل فی بیان المتذبرات - فصل فی بیان الطآت - فصل فی بیان تنوین و نون فصل فی بیان المدمات - فصل فی بیان معرفة الوقوف - ابتداء صفحہ اول سے بقولہ راجعی عفورب سامعی : محمد بن الجزری الشافعی : - خاتمہ صفحہ ۲۶ سے والحمد لله لہا ختام : ثم الصلوۃ بعدہ والسلام : علی النبی احمد وآلہ وصحبہ وناجی آخر کتاب میں کاتب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب نامہ عدنان تک لکھا ہے - اس کتاب کے متعدد نسخے قلمی و مطبوعہ اور ہی ہیں جو جلد اول میں درج ہیں - (علامہ جزری رحمۃ اللہ کا ترجمہ اس سے قبل نمبر ۹۴ پر تحریر ہو چکا)					
۳۰۴۹۰	۱۰۱	الحواشی المفیدۃ فی شرح المکرم	علامہ ابوبکر احمد محمد بن الجزری	۸۰۴ھ	مطبوعہ مصر	۹۴	
		المولود		۸۰۹ھ	۱۳۰۹ھ		
		المقدمۃ الجزریہ کیا شرح ہے - شارح نے اس کتاب کے الفاظ کا حل اور معانی کا ایضاً تفصیل کے ساتھ کیا ہے - ابتداء صفحہ ۳۴ الحمد لله المتعال فی جلال قدسہ ... و بعد فان اولی ما تصف فیہم الهمم العوال - کلام اللہ الکبیر المتعال - خاتمہ صفحہ ۶۴ قال المصنف وقد فرغت من تالیفہ بمر الحجاب من غرة شهر رمضان المعظم سنہ ست و ثمانیۃ مائۃ ہدیۃ الہدیۃ من احوال فرہان من البلاد الرومیۃ - الی قول - وآلہ وصحبہ وسلم -					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ابن الطاهر اسمعیل بن خلف الہندلسی ۴۔ کتاب الہادی للامام ابی عبد اللہ محمد بن سفیان القیروانی ۵۔ کتاب الہدایہ للامام المقرئ المفسر ابی العباس المہدوی ۶۔ کتاب الوجیز للامام ابی علی الحسن بن علی الاہوازی ۷۔ کتاب تلخیص العبارت للامام ابی علی الحسن بن بلیمۃ الہواری القیروانی ۸۔ کتاب الکافی للامام ابی عبد اللہ محمد بن سیرین الرعینی الاشہبلی ۹۔ کتاب التبصرۃ للامام ابی محمد مکی بن ابی طالب الغفرانی الہندی ۱۰۔ کتاب التجرید لابن الفحام ۱۱۔ کتاب الغایہ لابن العلاء الہمدانی ۱۲۔ کتاب المہمبہ للامام سبط الخیاط ۱۳۔ کتاب المجتبأ للامام عبد الجبار بن احمد بن عمر الطرسوسی ۱۴۔ کتاب الامر شاد للامام ابی الطیب عبد المنعم بن غلبون ۱۵۔ کتاب الاعلان للامام ابی القاسم عبد الرحمن بن یوسف الصفراوی ۱۶۔ کتاب المذکرۃ للامام ابی المحسن ظاہر بن غلبون الحلبی ۱۷۔ کتاب الکامل للامام ابی القاسم یوسف بن علی بن جبارۃ الہذلی المغربي ۱۸۔ کتاب المسند للامام ابی طاہر احمد بن سواک البغدادی - مؤلف کتاب ہاشم نے منظومہ شیخ المنصور بن عمادۃ العرفان در الدرر الدامع فی قرۃ نافع - شواہد الطیبۃ المنصور بن الفخر الساطع علی الدرر الدامع لابن بری المغربي التاری فی قرۃ نافع مؤلفہ ابو زید عبد الرحمن ابن القاضی الفاضل المغربي کی کتابوں کے حوالے دیتے ہیں - ابن القاضی کو صفحہ ۲۵۵ میں خاتمہ المحققین علی الغفر یاد کیا ہے -					
۲۵۵۴	۱۰۰	المقدمۃ الجزریہ منظومہ	ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف الجزری الشافعی الدمشقی المتوفی ۳۳۵ھ	فلسفی	۲۷		

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنيف	مطبوعه قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الواسطی - ۳۷ - کتاب الکفایة الكبرى للإمام أبی العز المذکور - ۳۸ - کتاب غایة الاختصار للإمام المحافظ علی الهمدانی - ۳۹ - کتاب الاقناع للإمام أبی جعفر احمد بن علی بن البادش الغرناطی - ۴۰ - کتاب الغایة للإمام أبی بکر احمد بن الحسين بن المهران - ۴۱ - کتاب المصباح للإمام أبی الکرم المبارك الشهرزوری - ۴۲ - کتاب الکامل للإمام أبی القاسم یوسف بن علی بن الجساسة الهذلی المغربي - ۴۳ - کتاب المنتهی للإمام أبی الفضل الخراسانی - ۴۴ - کتاب الاشارة للإمام أبی نصر منصور بن احمد العراقي - ۴۵ - کتاب المغید للإمام أبی عبد الله محمد بن ابراهیم الحضرمی - ۴۶ - کتاب الکنز للإمام أبی عبد الله الواسطی - ۴۷ - کتاب الکفایة للإمام المذکور - ۴۸ - کتاب الشمع للإمام أبی عبد الله محمد بن احمد الموصلی - ۴۹ - کتاب جمع الاصول للإمام أبی الحسن علی بن ابی محمد بن ابی سعید الديوبانی - ۵۰ - کتاب روضة التقرب للإمام المذکور - ۵۱ - کتاب عقد اللائح للإمام أبی حیان محمد بن یوسف الاندلسی - ۵۲ - وله منظومة فساها غایة المطلوب فی قرأة یعقوب - ۵۳ - کتاب الشریعة للإمام شرف الدین هبة الله بن عبد الرحیم - ۵۴ - القصیدة المحصورة للإمام أبی الحسن علی بن عبد الغنی الحضرمی الاسکندر - ۵۵ - کتاب التکملة للإمام أبی الحسن علی بن ابراهیم الکتانی - ۵۶ - کتاب البستان لابن جندی - ۵۷ - کتاب جمال القراء و کمال الاقراء للإمام علم الدین السخاوی - ۵۸ - مفردة یعقوب للإمام أبی محمد عبد الباری الصعیدی -					
		بسم الله الرحمن الرحيم					
		الحمد لله - ذکر اسماء الکتب التي نقل منها قرأة السبعة الامام الشاطبی رحمة الله -					
		۱ - کتاب التیسر لابن عمرو الثاني - ۲ - وجامع البیان له - ۳ - کتاب العنوان للإمام					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنيف	مربط بعلوم	اتحاد وافتخار	کیفیت
١٠٠	١٠٠	للامام ابي الفاسم عبد الرحمن القرطبي	١١	كتاب الروضة للامام ابي عمرو احمد بن			
١٠١	١٠١	عبد الله الطلمنكي الاذني نزيل فرطية	١٢	كتاب المجتبا للامام عبد الجبار			
١٠٢	١٠٢	بن عمر الطرسوني	١٣	كتاب تلخيص العبارات للامام ابي علي الحسن بن بليمة البغوي			
١٠٣	١٠٣	الفيرواني	١٤	كتاب التذكرة للامام ابي الحسن طاهر بن غلبون الحلبي	١٥	كتاب	
١٠٤	١٠٤	الروضة للامام ابي علي الحسن بن محمد بن ابراهيم البغدادي المالكي	١٦	كتاب الجمع			
١٠٥	١٠٥	في العشرة لابي الحسين نصر بن عبد العزيز بن احمد الفارسي	١٧	كتاب الجزية ومقر			
١٠٦	١٠٦	يعقوب للامام ابن الفجاء	١٨	كتاب التلخيص للامام ابي معشر الطبري الشيرازي			
١٠٧	١٠٧	كتاب الروضة للامام شريك بن اسماعيل موسى المعدل	١٩	كتاب الاعلان			
١٠٨	١٠٨	للامام ابي القسم عبد الرحمن بن يوسف الصفراوي	٢٠	كتاب الارشاد للامام			
١٠٩	١٠٩	ابي الطبيب عبد المنعم بن غلبون الحلبي	٢١	كتاب الوحي للامام ابي علي الحسن			
١١٠	١١٠	بن علي الاصولي	٢٢	كتاب السبعة للامام ابي عجاها القمي البغدادي	٢٣	كتاب	
١١١	١١١	المستنبر للامام ابي طاهر احمد بن سوار البغدادي	٢٤	كتاب المبهج	٢٥	وكتاب	
١١٢	١١٢	الايجاز للامام سبط الخياط	٢٦	كتاب ارادة الطالب	٢٧	وكتاب تبصرة المبتدي	
١١٣	١١٣	لسبط الخياط ايضا	٢٨	كتاب المذهب للامام ابي منصور محمد بن احمد بن علي الخياط			
١١٤	١١٤	نعم كتاب جامع للامام ابي الحسن علي بن محمد بن علي بن فارس الخياط	٢٩	كتاب			
١١٥	١١٥	التذكار للامام ابي الفتح عبد الواحد بن شبط البغدادي	٣٠	كتاب المفيد			
١١٦	١١٦	للامام ابي نصر احمد بن مشرور بن عبد الوهاب البغدادي	٣١	كتاب الكفاية			
١١٧	١١٧	لسبط الخياط المذكور	٣٢	كتاب الموضح	٣٣	وكتاب المفتاح للامام ابي منصور	
١١٨	١١٨	محمد بن خيوذة العطار	٣٤	كتاب الارشاد للامام ابي الغر محمد بن الحسين القلا			

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		احرف فاقرا و ما تیسر منہ حشرنا اللہ فی زمرة ہو کلام الائمة امین رب العالمین و صلی علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم خاتمہ کے بعد تین آیتوں کے متعلق صفحہ ۲۵۶ سے صفحہ ۲۶۵ تک بحث کی ہو۔ کاتب نے خاتمہ اس طرح لکھا ہو غفرہ الفقہ الحنفی المحتاج الی رحمة ربہ الغفور السید مصطفیٰ بن حسن بن عبد الکریم الیذر وی من النواحی من ایح ابل غفر اللہ لہ ولوالدیہ					
		تمت الكتاب بعون الملائک الوهاب فی سنہ تسع وسبعین ومائة الف سنہ ۱۱۷۹ھ فی جمادی الآخر فی العشر الاول یوم الاحد وقت الضحی فی از میر فی مدرسہ چومزادہ هو المفتی - صفحہ ۲۶۶ سے صفحہ ۲۷۰ تک ان کتب کی اور مؤلفین کے ناموں کی فہرست ہو۔ جن کتابوں قراۃ العشر شمس الدین محمد بن الجزری نے اور قراۃ السبعہ امام شاطبی نے تالیف کی ہو۔ چونکہ ان فہرستوں سے بہت سی نادرت کتابوں کا پتہ چلتا ہو اسلئے بعضیہا یہاں نقل کی جاتی ہو۔					
		بسم اللہ الرحمن الرحیم					
		الحمد للہ ذکر اسماء الکتاب التي نقل منها قراۃ العشر لشمس الدین محمد بن الجزری رحمہ اللہ - ۱۔ کتاب التیسیر للامام الحافظ ابی عمر عثمان الدانی - ۲۔ کتاب مفردہ یعقوب لہ - ۳۔ کتاب جامع البیان لہ ایضاً وهو یشتغل علی نیف وخمس مائة طرق - ۴۔ کتاب الشاطبیہ للامام العلامة ولی اللہ ابی القاسم الشاطبی - ۵۔ کتاب العنوا للامام ابی الطاهر اسمعیل بن خلف الاندلسی - ۶۔ کتاب الہادی للامام ابی عبد اللہ محمد بن سہیان القیروانی - ۷۔ کتاب الکافی للامام ابی عبد اللہ محمد بن شیعہ الرعیتی الاشبیلی - ۸۔ کتاب الہدایہ للامام المقرئ المفسر ابی العباس المہدوی - ۹۔ کتاب التبصرۃ للامام ابی محمد مکی بن ابی طالب القیروانی ثم الاندلسی - ۱۰۔ کتاب القامد					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بعضہا علیہ شیخہ الاسلام الشیخ احمد البقری المصری چند حرف پڑھے نہیں گئے، جامع الانہر					
		الی ان ینصرہم اللہ فلا غالب لکم وکذا قرأت بمضمنہا علی الشیخ عبد اللہ بن یوسف					
		المذکور الی قولہ المفلحون وسندہ تقدم وسند الشیخ البقری معلوم من سندہ لشیخ					
		محمد بن ابی الفاسم وقد تقدم - وکذا قرأت بمضمنہا علی الشیخ حسن البصری نزیل دمشق					
		السامری الی قولہ وَإِنْ بَأْتُوکُمْ أَسَآرَہٗ - قرء الشیخ حسن علی الشیخ علی المنصوری مؤلف					
		شواہد الطیبہ والتحریر السبعہ - وقرء المنصوری علی الشیخ سلطان المراحی رتقم کا نام					
		نہیں پڑا گیا، وقرء الشیخ سلطان علی سیف الدین البصیر - وقرء سیف الدین علی تجانہ					
		بالتاء لا بالذال - وقرء التجانہ علی ناصر الدین الطبلہ وی - وقرء المنصوری ایضاً بشرا					
		املسی وبالشیخ محمد بن القاسم البقری - وقرء ابنہ املسی ومحمد بن البقری علی عبد الرحمن					
		الیمنی بسند محمد بن ابی القاسم البقری - اسکے بعد قرآن شریف کو شروع کیا ہے ابتداء من					
		سورة الفاتحة الی آل عمران - قال رحمہ اللہ اذا ابتدی باول الفاتحة او غیرہا من السور					
		یحییٰ لكل القراء اثنی عشر وجہاً - ابتدا سورة المائدة الی الاعراف صفحہ ۷۷ قولہ تعالیٰ					
		يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ فَبِکُلِّ شَیْءٍ عَلَیْہِمْ اِلٰی قَوْلہٗ وَاَنْتُمْ حُرْمٌ فِیْہِ لِلّٰہِ زَرْق					
		بلہ تکبیر بحسب الترتیب احد و عشرون وجہاً - ابتداء صفحہ ۱۲۲ من سورة الرعد					
		لی مریم - وان تعجب تعجب قولہم الی قولہ اعنا قہم فیہ بخلاف اثنا عشر وجہاً					
		الاول الی الرابع اذ عام تعجب - ابتداء صفحہ ۱۸۶ من سورة ص الی الاحقاف					
		قولہ تعالیٰ - وَقَالَ الْکَافِرُوْنَ - الی کَشٰی عَجَاب - فیہ للہ زرق ثانیۃ اوجہ ثلاثہ					
		عے تفہیم الرائۃ احد ہا طول البدل والین -					
		خاتمہ صفحہ ۲۵۶ - قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان هذا القرآن انزل علی سبعۃ					

نمبر موجود انمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	تصنيف	مطبوعه	تعداد صفحات	كيفيت
						<p>ابن سندی کتوبین صفحہ ۳۰ - انی قرأت بمضمن الطیبة ختمته من اول القرآن الى آخره علی شیخ الجماعة بدمشق الشام سنہ خمس واربعین ومائۃ الف سنہ ۷۵۰ھ شیخ مصطفیٰ بن احمد الخلیجی وقرء شیخ مصطفیٰ بمضمنہا علی شیخہ محمد بن القاسم البقری واخبرہ انه قرء علی عبدہ الیمانی قرء عبد الرحمن بن علی بن غانم القدسی علی عبد الحق بن محمد السیناطی و محمد بن ابرہیم السموینی وابن محمد علی الشہاب احمد بن اسد الامیوطی وقرء الامیوطی علی ناظمہا علی السنۃ ابی الخیر محمد بن الجزری المقرئ الشافعی باسانیدہ علی ائمۃ القراء العشرۃ عن رجالہم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن امین الوحی جبرائیل علیہ السلام عن اللہ تبارک وتعالی - وسندی من شیخنا الازمیری ہوانی قرأت علیہ بقسطنطنیہ بمضمن الطیبة من اول القرآن الى آخره وكان ختم یوم الثلاثا آخر شهر المحرم عام ثمان واربعین ومائۃ الف سنہ ۷۸۰ھ فی ملاء من القراء وعامۃ الناس فی جامع السلطان ابابن بیدرحمۃ اللہ تعالیٰ قرء لہزمیری بذلک علی شیخہ شیخ المشائخ القراء بالدولۃ العثمانیۃ عبد اللہ بن محمد بن یوسف الشہیر بیوسف نادرہ واخبرہ انه قرء بذلک علی ابيه الشیخ محمد بن یوسف واخبرہ انه قرء بمضمنہا علی تلمیذ والدہ الشیخ یوسف الشیخ محمد الشہیر بامام جامع نشاخی بکسر النونین کسر النانیۃ علی مقتضیہ القواعد العربیۃ وسکونہا علی ما تقتضیہ لغت العجم واخبرہ انه قرء علی الشیخ یوسف المذکور وقرء الشیخ یوسف علی الشیخ الامام محمد بن جعفر الشہیر باولیاء افندی وقرء محمد بن جعفر علی الشیخ احمد المسیری المصری وقرء المسیری علی ناصر الدین الطبلادی - علی شیخ الاسلام ذکر بالانصار ی - علی الشہاب احمد بن اسد الامیوطی علی الامام شمس الدین ابن جرزی - وکذا اقرا</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا کتب خانہ	تعداد صفحات	کیفیت
		کیا گیا ہے حضرت مصنف کے بیٹے کی روایت سے یہ کتاب مروی ہو۔ آخر حاشیہ صفحہ ۲ الحمد للہ ذی المذنب والطول خاتمہ حاشیہ صفحہ ۱۵۴ عمداً ورسولاً وسلاماً - مصنف رحمۃ اللہ کا سال وفات کشف الطنون میں ۸۹۷ھ تحریر ہیں۔ مرآۃ الجنان میں علاوہ اس کتاب کے کتاب التذکرہ کو بھی اسکے مصنفات ہیں لکھا ہے۔ اس سے زیادہ انکا حال کہیں دیکھا نہیں گیا۔					
۲۶۷۹	۹۸	الکلمات الحسان فی الشیخ محمد نجیب الدین السبکی جمع القرآن بن نجیب جبین	مطبوعہ مصر ۱۳۳۳ھ	۷۲			
		یہ کتاب مصنفات جدیدہ ہیں ہے۔ بہمن جمع قرآن کے معنی اور اس کی کیفیت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جس قدر مصاحف امصار میں بھیجے تھے انکی حالت حروف سبعہ کی نسبت الی نزل علیہ القرآن واراد ہوا ہے۔ انکی تحقیق وغیرہ۔ ابتداء کتاب صفحہ ۲ الحمد للہ الذی وفق عبادہ لعبادۃ - خاتمہ صفحہ ۷ من لا یعرف العز والشرف (حضرت مصنف نور گوں مین ہیں)					
۳۰۰۸	۹۹	تمرین الطلبة البرۃ الخیرہ ہاشم بن محمد الغربی الکنا وجوہ قراءۃ النامۃ البشیرۃ	قلمی ۱۳۵۹ھ	۲۷۰			
		تعلیق کتابت مع جدول ۵ x ۱۳۳۰ اپنی ۲۳۳ - خط نسخ مثل خط مغربی۔ کل کتاب کیسے بوقت پانی میں ایسی تر ہوئی ہو کہ حرفوں کی سیاہی بجگتی ہو۔ بعض جگہ عبارت پڑنی نہیں جاتی۔ ہر صفحہ میں جدول سرخ ہے۔ اور عبارتیں بھی کہیں کہیں سرخی سے لگی ہیں۔ سرخی کی لکھی ہوئی عبارت بالکل صاف ہو۔ چند جگہ گرم کا اثر ہے۔ کاتب سید مصطفیٰ۔ اس کتاب میں وجوہ قرأت ائمہ عشرہ کو وضاحت کے ساتھ لکھا ہو۔ ابتداء صفحہ اول وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین نحمدک اللہم فیاض النعم والصلوۃ والسلام علی سید الاوصیاء علیہ آله وصحبہ والمقدم من العرب والعجم وبعد فیقول اخضر العری الى مولای ما انتہ بن محمد المغربی الماکلی نعمدہ اللہ برحمۃ -					

نمبر جوہد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا مکتبی	تعداد صفحات	کیفیت
		۱۵ سنہ راج وجوہ الجمعہ الاکبر صفحہ ۲۴۱ وفی قولہ تعالیٰ کذبوا بآیات ربہم عبارت ختم صفحہ ۷۹۳ وفی الرابعہ کذلک واللہ ودی					
۲۸۹۶	۹۶	تاریخ القرآن و احصاء	موسیٰ بن جبار اللہ و متوفی	۵۱۳۳ھ	مطبوعہ ۱۳۳۳ھ	۳۸	پیرس بورخ
		مختصر کتاب ہو۔ قرآن شریف کے جمع ہونے اور کتابت کی حالت جو زمانہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھی اسکو مختصر کے ساتھ لکھا ہے۔ اور اس کے ساتھ تعلیم قرآن و علوم دینیہ کی ترغیب بھی قبلند کی ہے۔ آخر صفحہ ۲ ربّ الشرح لی صدیقی و لبرلی امری خاتمہ صفحہ ۳۸ و صحبہ جمعہ					
		الی یومہ اللہین					
۲۷۱۳	۹۷	المکرم فی التواتر من القراءات	الامام العالم العلامة سرہ الدین		مطبوعہ مصر ۱۳۲۶ھ	۱۵۵	
		السبع و تخریر مع الکافی	ابی حفص عمر بن قاسم بن محمد				
		الانصار علی المقرئ المصری					
		اس کتاب میں قراءات سبع متواترہ کا بیان ہے۔ اور ائمہ قرأت یا ان کے رواۃ میں جو باہمی خلاف ہو اسکی تفصیل ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲ بعد عبارت الحساقی الحمد للہ حق حمدہ و صلاۃ و سلامہ علی محمد خاتم النبیین وآلہ و صحبہ اجمعین۔					
		عالم محمد خیاب خلفہ۔ عبارت خاتمہ صفحہ ۵۴ خاتم النبیین وآلہ و صحبہ اجمعین۔					
		مصنف کتاب کا سال وفات اور ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔					
		اکمافی	الاستاذ ابی عبد اللہ				
			محمد بن شیخ الریثی				
			سید ابی الامام السی المتوفی				
		یہ کتاب نسخہ متذکرۃ بالا کے حاشیہ پر ہے۔ اس کتاب میں مسائل تجویہ کا مضابطہ استیعاب کے تحت					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبی	تعداد صفحات	کیفیت
							منظومہ و منشورہ معروف و متداول ہیں۔ اتنے بڑے عابد تھے کہ کبھی سفر و حضر میں قیام لیل اور دو شنبہ جمعرات کا روزہ قضا نہیں ہوا۔ ابن روزنکے علاوہ ہر مہینے میں تین روزے التزام کھاتے تھے۔ مذہب شافعی تھے۔ اس کتاب کے علاوہ ان کے مصنفات بدیعہ اور مشورہ میں یہ کتابیں ہیں۔ النشر - التقریب - الدرۃ - التبیح علی البیہر - التہذیب فی علم التجوید - کتاب فی مخارج الحروف - کتاب فی اسماء الرجال القراءات - کتاب فی علم الرسم - کتاب فی طبقات القراء - المحسن المحصن - عدۃ المحسن - جۃ المحسن - المسند الاحمد علی مسند الاولیۃ فی احادیث الاولیۃ - ہستی الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب - الکاشف فی اسرار رجال السنۃ المختار فی فقہ الشافعی - انکے علاوہ علم طلب - تصوف وغیرہ میں بھی انکے تالیفات ہیں۔ شہر ربیع الاول ۸۳۳ھ شہر ازہر میں وفات پائی۔ اور یہیں مدفون ہوئے۔ جزری - جزیرہ ابن عمر کی طرح فصاحت و بلاغت سے مہتمم حاصل سے تین دن کی راہ ہے۔ حسن بن عمر بن خطاب ثعلبی نے آباد کیا تھا۔ (شذرات الذہب - شرح الطلیبۃ النشر لابن قاسم محمد - یا قوت حموی)
۲۴۶۸	۶۵	النور الازہر فی شرح تجوید الکبر	العلامة الشيخ عبد اللطیف بن الشيخ جمال بن الشيخ	سراج النہروانی	مکتبی	۷۹۳	
		ناتمام					تفصیل کتابت مع جدول ۵ × ۲ ۱/۲ - سطور ۱۵ - خط نسخ نفیس خوش قلم - کاغذ کشمیری - کتابت برقی - دست باہی سے صفحہ ۲۹۱ تک جدول اور باریک شجرہ فی - باقی اوراق سادہ صفحہ ۴۰ تک روغن ریوی کا کسیتہ اثر ہے۔ پوری کتاب کے کنار و پیر آب رسیدگی پائی جاتی ہے۔ کہیں کہیں خفیف کرم خوردگی دیکھی جاتی ہے۔ آخر سے کتاب ناتمام ہے۔ تقریباً دو چار ورق کی کمی معلوم ہوتی ہے۔ ابست امین دو چوٹی مہرین امام الدین نام کی ثبت ہیں۔ اس کتاب میں وجہ (الجمع الکبیر) جو فن قرأت کا مصطلح کلمہ ہے تفصیل و تشریح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ابست اصفیٰ اول الحمد لله الذی شرح صدور القرآن

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
		<p>کتاب کا نام مدلل نظر ہو۔ کشف الظنون وغیرہ میں اس نام کی کوئی کتاب نہیں۔ کتاب ہدایہ میں وقف اور وصل کے متعلق بحث ہے۔ قرآن شریف میں جن مقامات پر ایک کو دوسرے پر ترجیح ہے ان مقامات کو لکھ کر وقف یا وصل کو بدلائل ثابت کیا ہے۔ ابتداء کتاب صفحہ اول الحمد للہ المفہم الصمد ورنجد المجرى والسنہ بہ لطفامن عندہ ابتداء سورة الصافات صفحہ ۱۵۸ لواحد المشارق مدارج ابتداء سورة قاف صفحہ ۱۲۴ ق۔ کوئی۔ ولو جعل قماکان والقرآن معطوفاً علیہ فلا یوقف خاتمہ کتاب صفحہ ۲۳۱ ابوحاتمہ وابوبکر والاخفش لا یقفون الى آخر السورة بقول جمیع الکلمات فی جواب واحدا .. بسم اللہ الرحمن الرحیم لا وقف لصحة لعطف وانتساق الکلمات .. واحدا واللہ اعلم۔</p> <p>جس جگہ کتاب میں باطن ہے وہاں کلمے لگا دیے ہیں۔ خاتمہ کی عبارت ہے۔ تمام شدہ مدلل دربلدہ مقدسین بطہر منور۔ متبرکہ۔ السعۃ بھرت حمیر صاننا من جمیع الآفات بیدضعف عباد خادم الاخا ویم محمد علی غفر اللہ لہ ولوالدہ حسن الیہما والیہ۔ از کتاب سید حسن علی نقل برآوردہ درین کار بخشیدن کتاب برائے نقل بہ توجہات ولی اولاد علی مرید سید آل نبی مہربانی بسیار بحال این ضعیف عباد و میفرمایند۔</p> <p>کسی نے کتاب کے نام کو مٹایا ہے۔ مگر پڑھا جاتا ہے۔ حاشیہ پر شجرف سے یہ عبارت تحریر ہے۔</p> <p>رقائم این مدلل اصح واکمل تاریخ دوازدهم ماہ جمادی الثانی جلوس شاہ عالم بادشاہ ۳۲۱ مطابقت ۱۲۰۵</p> <p>بروز چہار شنبہ وقت اشراق تحریر یافت۔</p>					
۲۴۷۵	۹۴	طیبة النشر فی القراءات العشر	ابو الخیر علامہ شمس الدین	۹۹ھ	قلمی ۲۶۶ھ	۱۸۴	
		و منظومہ ،	بن محمد بن علی بن یوسف				
		الجزیری الشافعی الکدشی					
		المتوفی ۸۳۳ھ					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عدم وجود امامہ میں جو باہمی اختلاف ہو ان ائمہ و رواۃ کے اسماء گرامی بھی لکھے ہیں۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ بعد سطر اسیاقی اما بعد حمد اللہ رب العالمین خاتمہ صفحہ ۳۸ خمس کلمات ذکر و یا بالبقرۃ۔ کتاب کی تمامی کے بعد کاتب نے یہ عبارت لکھی ہے کتبہ الفقیر زین الدین لنفسہ ولمن شاء اللہ بعدہ۔ سنہ ۶۳۰ھ۔ حاشیہ پر یہ کلمہ بھی لکھا ہے۔ بلغ مقابلتہ علی اصلہا۔					
		ابن الفاضل دلقا کی ولادت کے متعلق علامہ شہاب الدین قسطلانی۔ النور الساطع میں جو ضرور الامح قطع ہے۔ لکھتے ہیں ولاد فی ثالث رجب سنۃ ۵۸۰ عشر و ثمان مائة۔ کشف الطنون میں حاجی خلیفہ قرۃ العین کے تحت میں تحریر کرتے ہیں لابن الفاضل ابی البقاء علی بن عثمان المقرئ المتوفی فی احدی و ثمان مائة۔ ان دونوں بیانون میں بین اختلاف ہے۔ ممکن ہو کہ اس اختلاف کا نشانہ بن کر سوچو۔ اسی کتاب النور الساطع میں لکھتے ہیں کہ ابن الفاضل کے پردادا کا نام بعض نے بجائے احمد کے حسن بیان کیا ہے۔ ابن الفاضل فن قرۃ میں مقدمہ لقرآن نے جاتے ہیں۔ اس فن میں۔ اسماعیل کفّی سیدوی۔ ابن ابی الحوافر۔ برجی۔ البرہان الصالحی وغیرہ انکے اساتذہ میں ہیں۔ انکے مصنفات میں شرح الشاطبیہ۔ شرح الرائیہ۔ شرح قصیدۃ العلو یہ۔ وغیرہ ہیں۔					
۱۸۲۶	۹۳	مدلل	لم اقف	قلمی ۱۲۰۵ھ	۲۳۱		
		تعیین کتابت ۱/۶ ۴۶۶۶۶ - ۲۱ - نہایت کرم خوردہ و پیونڈ کار۔ خط نسخ معمولی۔ کاتب محمد علی۔ صفحہ ۳۸ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۲۰۱ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۳۱ - میں کہیں سطرون میں خالی جگہ بھی چوڑی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اصل منقول عنہ میں اس قسم کا نقصان ہو گا۔ صفحہ ۶۶ تک کرم کا اثر زیادہ ہے۔ صفحہ ۴۸ سے صفحہ ۶۱ تک پیونڈ کاری میں عبارت تھوڑی تھوڑی کٹ گئی ہے۔ ۱۲۰۵ھ میں اسی حالت سے خریدی ہوئی ہے۔ اس کتاب کے نام اور مصنف کے اسم کی تحقیق نہیں ہوتی۔ صرف خاتمہ پر کاتب نے (تمام شدہ دل) تحریر کیا ہے جس سے					

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تالیف	تعداد صفحات	کیفیت	
					تالیفات کا بھی بڑا اہتمام تھا تقریباً ساٹھ کتابیں ان کے مولفات میں ہیں۔ انگریز البیتہ فی شرح البیتہ الودیۃ فقہ شافعی میں انکی مشہور تصنیف ہے۔ عالم تصوف میں بھی انکا مذاق بہت بڑا ہوا ہے۔ اعلیٰ درجہ کے عابد و زاہد اور مذہب شافعی تھے آخر عمر میں نابینا ہو گئے لیکن اس حالت میں ہی تدریس و افتا کا کام برابر جاری کیا سو برس کے قریب عمر پائی۔ ان کے اقوال و امثال اکثر ان کے سامنے ہی فوت ہو گئے۔ ان کے زمانہ میں مصر و اہل ان کے اتباع شارب کئے جاتے تھے۔ اور ان کے بعد ان کے اتباع کے اتباع رہے۔ ۱۸۶۶ء میں منصب قضا کو بھی قبول کیا۔ مدت تک اس عہدہ پر مامور رہے۔ کشف الطنون جلد اول صفحہ ۳۵۴ مطبوعہ مصر ۱۲۴۲ھ میں انکا سن وفات ۹۱۰ھ لکھا ہے۔ اور اسی کتاب مطبوعہ لندن ۱۸۴۲ء میں ۹۲۶ھ کو سن وفات قرار دیا ہے۔ فہرست خدیو مصریہ میں بھی ۹۲۶ھ ہی تحریر ہیں۔ الکوالب الدریۃ فی تراجم سادۃ، فیسیہ میں لکھتے ہیں: ہما لک سندہ نبی و عتس بن و نسع مآدہ۔ ظاہراً معلوم ہوتا ہے کہ کشف الطنون مطبوعہ مصریہ میں جو ۹۱۰ھ تحریر ہیں وہ ناخین کی کم تو بھی کا ثمرہ ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (الکوالب الدریۃ فی تراجم سادۃ الصوفیہ وغیرہ)			
۱۱۷۸	۹۲	قرۃ العین	العلامة ابو البقاء علی بن عثمان بن محمد بن احمد بن الحسن الفاضل العذری المعروف بابن الفاضل ابغدادی المتوفی سنہ ۸۸۰ھ	۴۰	۴۰			
					تقیع کتابت ۶ ۱/۴ ۳۵۰ - سطور ۲۵ - خط و کاغذ عرب - کتابت سرخی و سیاہی سے - کتاب زمین الدین - تمام اوراق پر کسی قدر کرمخوردگی کا اثر ہے - پیوند کاری قلیل - اس کتاب میں امانہ - فتح - جمع بین الفقہین کے متعلق بحث ہے - تمام سور قرآنیہ کے جن کلمات میں امانہ وغیرہ کے مواقع ہیں انکو ذکر کیا ہے - اور قرار کے اختلاف کو بھی دکھایا ہے - ائمہ فن قرأت میں وجود و			

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
		جامع از ہرین قرآن عظیم کے درس میں جب قدر استفادہ ہوا اسکو بالاستیعاب نقل کر دیا ہے اسکے علاوہ بعض جگہ اپنی طرف سے ہی لفظ (قول) سے کچھ بیان کیا ہے۔ اس تفسیر کے حصص کی تقسیم موافق اعداد پارہائے قرآن شریف تیس حصوں پر معلوم ہوتی ہے۔ منجملہ تیس حصوں کے دوسرے حصے سے چٹے حصے تک صرف پانچ حصے ہم ٹھنچے ہیں باقی نہیں مل سکے۔ ہر حصہ کی ابتداء میں ہر صفت کلمات قرآن مجید حروف تہجی کی ترتیب سے لکھی گئی ہے۔ یہ دوسرا حصہ ہے۔ دوسرے پارہ کی تفسیر میں عبارت آغاز صفحہ ۱ سیقول السفہاء من الناس الخ					
۵۰۰۳	۳۳۳	تفسیر القرآن حکیم الجزء الثالث	الید محمد رشید رضا منشی محلہ المناء		مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۳۷۶	
		تیسرا حصہ ہے۔ تیسرے پارہ کی تفسیر میں۔ آغاز صفحہ ۲ تلک الرسل فضلنا الخ					
ایضاً	۳۳۴	تفسیر القرآن حکیم الجزء الرابع	ایضاً		ایضاً	۴۸۴	
		چوتھا حصہ ہے۔ چوتھے پارہ کی تفسیر میں۔ آغاز صفحہ ۲ کل الطعام کان حلالاً لبني اسرائيل الخ					
ایضاً	۳۳۵	تفسیر القرآن حکیم الجزء الخامس	ایضاً		ایضاً	۴۷۶	
		پانچواں حصہ ہے۔ پانچویں پارہ کی تفسیر میں۔ آغاز صفحہ ۲ والمحصنت من النساء					
ایضاً	۳۳۶	تفسیر القرآن حکیم الجزء السادس	ایضاً		۱۳۲۵ھ	۴۹۲	
		چھٹا حصہ ہے۔ چھٹے پارہ کی تفسیر میں۔ آغاز صفحہ ۲ لا يحب الله الهجر بالسيوء الخ تولف اسی زمانہ کے ممتاز لوگوں میں ہیں۔ اخبار محلہ المنار کے اڈیٹر بھی معلوم ہوتے ہیں۔					

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا سلی	تعداد صفحات	کیفیت
		چوتھا جز ہے۔ سورہ فافر سے ختم قرآن شریف تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ سورہ غافر و شعی سورہ المؤمن خاتمہ صفحہ ۲۰۲۔ تہذیب محمد اللہ و عونہ یوم الثلاثاء المبارک الی قول من ہجرته علیہ الصلوٰۃ والسلام					
۵۰۱۶	۳۲۸	سبیل الرشوق فی علم النسخ والمنسوخ منظوم مترجم	مولوی عبدالکریم ٹونکی	۱۲۹۳ھ	مطبوعہ علوی	۲۶	
		مختصر رسالہ ہے۔ بطریق ارجوزہ۔ جس قدر کلام ناسخ و منسوخ قرآن شریف میں واقع ہے۔ مؤلف نے بہت اختصار کے ساتھ اسکا انضباط کیا ہے۔ عربی عبارت کے تحت میں لفظی ترجمہ فارسی زبان میں لکھ دیا ہے۔ چار باب پر اس رسالہ کو مرتب کیا ہے۔ پہلے باب میں اُن سُوَر کا ترتیباً ذکر ہے جہاں نزول مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ہوا ہے۔ دوسرے باب میں انقسام سُوَر با حقبار ناسخ و منسوخ ذکر ہے۔ تیسرے باب میں احکام نسخ وغیرہ کو لکھا ہے۔ چوتھے باب میں آیات عام مخصوص بعض کی تفصیل ہے۔ مؤلف نے اس رسالہ کو ٹونک میں تالیف کیا ہے۔ اور نواب محمد علی خان رئیس وقت کے نام نامی پر مضمون کیا ہے۔ ابتدائی خطبہ عبارت شریف میں لکھا ہے۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ جل شانہ و عزہ سلطانہ الخ خاتمہ صفحہ ۲۶					
		منازلت رحمتہ من السماء الی قول واصحابہ اجمعین۔					
		مؤلف رحمۃ اللہ زمانہ حال کے فضلا میں معدود ہیں۔					
۵۰۰۳	۳۲۹	تفسیر القرآن حکیم	السید محمد بشیر رضا	۱۳۲۵ھ	مطبوعہ مصر	۴۸۸	
		انجیر آثانی	منشی مجاہد الدین				
		یہ تفسیر بہت بسط و تفصیل کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ مؤلف کو اپنے استاد شیخ محمد عبیدہ متوفی ۱۳۲۳ھ سے					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
۵۰۲۳	۳۲۳	حاشیہ الصادق علی تفسیر المجاہدین	العلامة الشيخ احمد بن محمد الصادق الخوئی المالکی المتوفی ۱۲۴۱ھ	۱۲۲۸ھ	مطبوعہ عصر ۱۲۲۸ھ	۲۵۶	
تفسیر مجاہدین کا حاشیہ ہے۔ محشی رحمۃ اللہ نے یہ حاشیہ الفتوحات لآئیمہ سے بخش کیا ہے۔ جو تفسیر مجاہدین کا مطول حاشیہ اور شیخ سلیمان بن عمر شافعی المشہور باجل المتوفی ۱۲۰۴ھ کا مولف ہے۔ اس حاشیہ میں جل کے حاشیہ کو کچھ وائد مطالب اور فوائد مفیدہ کا بھی ضمیمہ کیا گیا ہے۔ ابتداء میں فاضل محشی نے تفسیر مجاہدین کی سند بھی اپنی مفصل تحریر کی ہے۔ اس مطبع میں اس حاشیہ کے چار حصے رکھے گئے ہیں۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ خطبہ کتاب سورہ مائدہ کے ختم تک عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی انزل الفرقان مصداقاً لما بین یدیه۔ ختم صفحہ ۲۵۶ فالمراد بالشئ الموجود الممكن۔							
		حاشیہ الصادق علی تفسیر المجاہدین	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۹۳	
	ایضاً	۳۲۵	دوسرا حصہ ہے۔ سورۃ انعام سے سورۃ اسراء کے ختم تک۔ ابتداء صفحہ ۲ سورۃ الانعام سمیت	ایضاً	ایضاً	۲۹۴	
		۳۲۶	بذلک ختم صفحہ ۲۹۴ و مدد نامن مدۃ آمین۔	ایضاً	ایضاً	۲۹۴	
	ایضاً	۳۲۶	حاشیہ الصادق علی تفسیر المجاہدین الجز الثانی	ایضاً	ایضاً	۲۹۴	
			تیسرا حصہ ہے۔ سورہ کہف سے سورہ زمر کے ختم تک آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الاول الاخر الباطن	ایضاً	ایضاً	۳۰۴	
	ایضاً	۳۲۷	الظاہر۔ ختم صفحہ ۲۹۴ لتزول الحجاب عنہم۔	ایضاً	ایضاً	۳۰۴	
		۳۲۷	حاشیہ الصادق علی تفسیر المجاہدین الجز الرابع	ایضاً	ایضاً	۳۰۴	

نمبر جوہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
		اور سورۃ الانفال سے سورۃ یوسف کی تمامی تک تیسرا جز ہے۔					
۴۷۹۶	۳۲۲	باب التاویل فی معانی التشریل مع معالم التشریل الجزء الرابع والخامس	الشیخ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن خلیل	۵۲۵ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۳۲ھ	۲۶۳ و ۲۵۲	
اس جلد میں چوتھا اور پانچواں جز ہے۔ چوتھے جز کی ابتدا سورہ رعد سے ختم سورہ انبیاء تک پانچواں جز سورہ الحج سے سورہ الفاطر تک۔							
ایضاً	۳۲۳	باب التاویل فی معانی التشریل مع معالم التشریل الجزء السادس والسابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۳۴ و ۲۴۴	
اس جلد میں چھٹا تا دسواں جز ہے۔ چھٹے جز کو سورہ یس سے شروع کیا ہے اور خاتمہ سورہ القمر کے ختم پر ہے۔ ساواں جز سورہ الرحمن سے آخر کلام مجید تک رکھا گیا ہے۔							
مؤلف رحمۃ اللہ ۶۷۸ھ بغداد میں پیدا ہوئے۔ خانقاہ ساطیہ دمشق میں خازن کتب تھے اسبوجہ سے خازن کے لقب سے مشہر ہیں اور اسی خانقاہ میں صوفیانہ طرز پر بود و باش رکھتے۔ مذہب اشاعی اور علمائے فاضل اہل ہین۔ صلاح و تقویٰ اور حین اخلاق میں اعلیٰ درجہ کی فضیلت رکھتے۔ اس تفسیر کے علاوہ انکے اور بھی مصنفات ہیں۔ مقبول المتقول۔ اس کتاب کی دس جلدیں ہیں جو مسند الشافعی و احسن الصحاح استہ والموطا والدرقطنی دس کتابوں سے جمع کی گئی ہے۔ سیرت نبویہ میں ایک مطول کتاب لکھی ہے۔ شرح عمدة الکرام وغیرہ۔ آخر جب یاسر شعیب ۱۲۷۸ھ حلب میں وفات پائی۔ شیخی شیعہ مجسمہ کسورہ و یار شناعہ تختانی و حارثہ کے ساتھ نسبت ہے۔ شیخہ کی طرف سے حلب بغداد کے متعلقات سے بہت رشذرات الذہب الکرام							

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ اسلامی	تعداد صفحات	کیفیت
		بہت ہی تقریباً کوئی ورق پیوند کاری سے خالی نہیں۔ بعض جگہ پیوند کاری ایسی بھی ہو جہاں پڑھنے میں دشواری ہوتی ہے۔ شیخ عثمان احمد کے قلم سے لکھی ہوئی ہے۔ بہت بڑے فاضل جو بارہویں صدی کے اعیان میں ہیں۔ بگرام کے رہنے والے۔ قرآن شریف کو سُرخی اور تفسیر کو سیاہی سے لکھا ہے۔ غالباً لکھنے کے بعد قابلہ کی نوبت نہیں بچتی۔ اس وجہ سے بعض بعض مقام پر غلطی کا اشتباہ ہوتا ہے۔ اس تفسیر کا ایک نسخہ مطبوعہ نمبر ۲۵۶ کے بعد مع کیفیت کتاب لکھا گیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ وصلے اللہ علیہ خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین۔ اخبرنا عبد اللہ الثقہ بن المأمون اللہوی قال اخبرنا ابی قال اخبرنا ابو عبد اللہ محمود بن محمد الرازی قال اخبرنا عمار بن عبد المجید اللہوی قال اخبرنا علی بن اسحاق السمرقندی عن محمد بن مروان عن الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس قال الباء بواء اللہ وبجاء۔ خاتمہ صفحہ ۳۲ فخر اللہ عند ذلک فکانما الشط عن عفال۔ الی قول۔ بأرحم الراحمین آمین۔ حضرت عبداللہ بن عباس کا ترجمہ نمبر ۲۵۶ کے بعد تحریر ہو چکا۔					
	۳۱۹	الدر المنثور فی التفسیر المأثور	ابو الفضل جلال الدین	پانچ جز ثمان	عبدالرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد بسطوی الشافعی المتوفی ۷۹۵ھ	۱۳۸	نستلی
		تفصیل کتابت ۶۶۹۔ انچہ۔ خط نسخ کا غز عرب۔ سطر ۲۵۔ کتابت سحر علی تفسیر میں خوشنویس جو کتب خانہ ہذا کے ملازم ہیں۔ تفسیر درنثور کا مقوڑا صاحبہ جو سورہ و انعام کے چوتھے رکوع کے آخری چند آیات سے شروع ہوا ہے اور اسی سورہ کے ختم پر ختم ہو گیا ہے۔ اس کتاب قلمی جلد میں جو نمبر ۱۲۳۳ فن تفسیر سے نمبر ۱۳۰ تک درج ہیں شاید کچھ کچھ کی کمی کی غرض سے یہ حصہ نقل ہوا ایک نسخہ کا اس سبب برحق مصر اس تفسیر کا نمبر ۱۵۱ سے نمبر ۲۵۶ تک مع کیفیت تفسیر و حالت مصنف۔					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد نسخہ	کیفیت
				<p>فاضل بابلی کچہ زمانہ بخارا رہ کر خوارزم شاہ کے پاس چلے گئے۔ شیخ علوم شہی۔ اتھی۔ کی تحصیل میں بڑی کوشش کے ساتھ مشغول ہوئے۔ ان علم میں اس قدر ترقی کی کہ حسبہ تون اور عجمیون پر غالب آئے۔ پھر علم طب کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس فن کو بھی بڑی تحقیق کے ساتھ حاصل کیا۔ انہیں قنون کے زمانہ تحصیل میں اس حد تک سے ذمہ بھی پڑا۔ جب سن بلوغ کو پہنچے جو کچھ پڑھا تھا سب سے سرے سے پھر پڑھا۔ اور سب کو ضبط کر کے دقت و تامل کی نظر سے دیکھا۔ اور اس قدر محنت کی کہ شب کا سونا تک چھوڑ دیا۔ جدوجہد کو طاقت انسانی کی حد تک پہنچا دیا۔ اس کا علم و کمال ایسا نہیں کہ مختصر ہی بیان ہو سکے۔ بہت سے اہل تواریخ نے انکی تفصیلی حالات ضبط کئے ہیں یہاں ضرورتاً بقدر ضروری تحریر کیا گیا۔ مصنفات انکے خرد و کلام تقریباً سو سے کم نہیں ہونگے۔ کتاب الشفا نجات۔ اشارات۔ قانون وغیرہ اشر مصنفات میں ہیں۔ اٹھاون سال کی عمر میں ماہ رمضان روز جمعہ ۲۸ ۴۷ھ ہمدان میں انتقال ہوا۔ اور وہیں مدفون بھی ہیں۔ بعض اصنفان تین وفات کے قائل ہیں۔ قول اول صحیح ہے۔</p> <p>(تاریخ الحکماء۔ ابن خلکان وغیرہ)</p> <p>کسی شاعر نے تاریخ وفات اس طرح لکھی ہے کہ آن حکیمی کہ ابوعلی سینا ست ہزار و ہجہ سال و بنا ست ہزار سال مولود او دل بینا ہر گفت قابل ابوعلی سینا ہر سال نقاش باخلاف عباد ہر ہر لغت زیب جنت ہا۔</p> <p>دیگر منبع فیض ابوعلی سینا ہر شمع آماز عدم بوجود ہر شفا کرد کسب جملہ علوم ہر در تکر کرد این جہان ہر شیخ کی تاریخ ولادت اور سال وفات میں مورخین نے کی قدر اختلاف کیا ہے۔ معتبر کتابوں میں سال ولادت ۳۵۷ھ اور سال وفات ۴۲۸ھ تحریر ہے۔</p>			
۴۶۴۵	۳۱۸	تفسیر ابن عباس المسببہ تنویر التفسیر	سیدنا عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب المتوفی ۶۸ھ قبل ۶۹ھ قبل ۶۸ھ	قلمی ۱۱۶۶ھ	۴۳۶		
		<p>تقطیع کتابت مع جدول ۸۷۱۳۸۸ - سطر ۲۴ خط نسخ طالب علمانہ - کاغذ وہلی - کر محض وہ ہے - مگر کم بیونہ</p>					

نمبر پورا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا مکتبہ	تعداد صفحات	کیفیت
۴۳۰۴	۳۱۶	بلوغ الملول بـ تفسیر لقد جار کم الرسول	السید احمد رافع الحسینی الاعلیٰ الحنفی الططاوی	شهر رمضان ۱۳۰۵ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۰۵ھ	۲۰	
<p>اس تفسیر کا نام (حمد الادبہ بخاتمة التوبہ) بھی ہے۔ مولف نے اس تفسیر میں سورہ توبہ کے دونوں جز آیتوں کی بڑی تفصیل سے تفسیر کی ہے۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الذی ارسل رسولہ۔ خاتمہ صفحہ ۱۰ واکمل سزاہم آمین مولف کتاب علامہ محمد الانبالی شیخ الجامع الازہر کے تلامذہ میں ہیں۔ بہرہ کی تک بقایا تائید ہے۔ سیکے بعد کی انکی حالت تحقق نہیں ہوئی۔</p>							
۴۱۶۱	۳۱۷	تفسیر سورتی الاخلاص والغلغلی مع ترجمہ اردو وتحشیہ عربی۔	الشیخ الرئیس ابی العسین بن عبد اللہ الشہید بابینا المتوفی ۷۲۸ھ		مطبوعہ ۱۳۱۱ھ شمس المطابع البلی	۹۵	
<p>اس کتاب میں سورہ قل هو اللہ اور قل اعوذ برب الغلغلی کی تفسیر کی گئی ہے۔ اس تفسیر کا رنگ اور تفسیر و نئے جدا ہے۔ یہیں مطالب قرآن کو مسائل عقلیہ کے انداز پر بیان کیا ہے۔ فلسفی و فلسفی و جمیع علمائے کام لیا ہے۔ اپنے رنگ کی نئی تفسیر ہے۔ حاشیہ پر فلسفی ترجمہ اردو میں لکھا ہے کہ میں علمائے کتب بیان میں سمجھتا ہوں کہ یہی گئی ہے۔ عربی عبارت میں تشبیہ بھی حاشیہ پر کیا گیا ہے۔ مترجم اور محشی اسکے مولوی ابی القاسم محمد عبد الرحمن ہیں۔ جو مدرسہ قاسم العلوم دہلی کے مدرس ہیں۔</p> <p>شیخ کا تولد ماہ صفر ۱۲۸۷ھ میں ہوا۔ اسکے والد ابتداء میں بلخ کے عامل تھے۔ نوح بن منصور کے زمانہ میں بخارا آ گئے۔ وہاں ایک گاؤں کے جھکوا چرہن (کتنے ہیں عامل ہو گئے۔ ستارہ نام عورت نکاح کیا۔ اُسے شیخ۔ اور محمود و ولڑکے پیدا ہوئے۔ کچھ زمانہ کے بعد چرہن سے بخارا چلے آئے۔</p> <p>یہاں شیخ کی تعلیم شروع ہوئی۔ دس سال کی عمر میں علاوہ قرآن مجید کے۔ ادب۔ ہندسہ۔ حساب بھی خط کر لیا۔ حیرت افغان سے ابو عبد اللہ باہلی بخارا تشریف لائے۔ شیخ نے اُسے اقلیدس مجسطی بھی</p>							

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	منظوم یا سلی	تعداد صفحات	کیفیت	
				بسمی جلد ہے۔ سورہ مریم سے سورہ فاطر کے ختم تک۔ آغاز صفحہ ۲۔ ہذا سورہ مکہ ختم صفحہ ۴۶۲				
۳۲۰۱	۳۱۳۳	ازادہ الرحمن فی تفسیر قرآن الجزء الرابع مع مجموعہ تفسیر المناجات	ابن عابد بن عبد الرحمن بن مبارک بن عبد الرحمن بن عمر المتوفی ۸۵۷ھ	۱۵ مرتبہ الاول ۳۵ مرتبہ	۴۶۲ ۱۹۱ ۳۰			
				چوتھی جلد ہے۔ سورہ یس سے آخر قرآن تک۔ ابتدا صفحہ ۲۔ تفسیر سورہ یس وہی مکہ بالجاء خاتمہ صفحہ ۴۵۵۔ آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین				
				مولف نے تفسیر ختم کرنے کے بعد دو رسالے آخر کتاب میں الحاق کئے ہیں۔ پہلے کا نام مجمع تفسیر، کرمان اس میں ان الفاظ عربیہ کی حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ تشریح کی ہو۔ جو اس تفسیر میں آئے ہیں۔ اور اسکے علاوہ کتب صحاح ستہ حدیث میں جو الفاظ ضعیف المعنی مذکور ہیں ان کے معانی اور محاورات ہی کتب معتبرہ لغت لکھ دیے ہیں۔ دوسرے رسالے کا نام کتاب روتی المناجات ہے۔ اس میں مولف نے بعض کرامات اور مناقب اپنے اور حالات شرف زیارت حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھے ہیں اور اپنے زمانہ کے شیوخ اور اولیاء کے مقالات جو اس تفسیر کی فضیلت کے متعلق آگور ویا میں منسوخ ہو چکے ہیں جمع کئے ہیں۔				
۳۲۳۲	۳۱۱۵	سیر الاخلاص فی تفسیر قرآن الحاج محمد الفوزی	۱۴ مرتبہ ۱۳ مرتبہ	۱۳۰۹ ۱۳۰۹	۶۹			
				سورہ اخلاص کی تفسیر ہے۔ شرح وسط کے ساتھ لکھی گئی۔ مولف نے اس تفسیر میں معجزات احوال نقل کئے ہیں آٹھ مقالات پر کتاب کو مرتب کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی وجب علی العوام والخواص الخ خاتمہ صفحہ ۶۹۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ آمین۔ (حضرت مولف نوگو کوئٹہ ہیں)				

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبہ	تعداد صفحات	کیفیت
۴۲۸۱	۳۱۱	المجاہد الحسن فی تفسیر القرآن الجزء الاول	الشیخ ابی زید عبد الرحمن بن محمد بن مخلوف النعمانی الجزائری۔ المتوفی ۸۷۶ھ یا ۸۷۵ھ (کشف المكنون)	۱۵ سربیل لاہ مطبوعہ انجمن ۱۳۲۵ھ	۵۴۴	
<p>مطلوبہ تفسیر ہے۔ اکثر بیانات امین تفسیر ابن عطیہ سے ماخوذ ہیں۔ ابن عطیہ کے کلام کی تلخیص بکثرت کے بعد تفصیل بیانات کی غرض سے مصنف نے خود بھی زیادتی کی ہے۔ ابن عطیہ کے اشارہ کلام کے اسطے حرف ہیں اور اپنے بیانات کے لئے حرف (ت) بجائے قلت کے مقرر کی ہے۔</p> <p>تحقیق اعراب وغیرہ میں صفاقسی سے جو تفسیر ابن حیان اندلسی کا مختصر ہے اخذ کیا ہے۔ اسکی علامت حرف (ص) کے ساتھ رکھی گئی ہے۔ مؤلف اس تفسیر میں جہان ابن حیان سے بھی نقل کرتے ہیں تو بواضع صفاقسی کے۔ اس تفسیر میں بہت سے مقامات، براہادیت بھی نقل کی ہیں جو نووی اور تذکرہ قرطبی اور مصابیح بغوی وغیرہ سے منقول ہیں۔ چار جلدوں پر کتاب کی تقسیم ہے۔ یہ پہلی جلد ہے۔ خطبہ کتاب سورۃ نعام کے ختم تک۔ شروع صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین وصلوات ربنا۔ الی آخرہ ختم صفحہ ۵۴۴ ومظہرہ والعلق الصبلہ</p>						
ایضاً	۳۱۲	المجاہد الحسن فی تفسیر القرآن الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۰۰
<p>دوسری جلد ہے۔ سورۃ اعراف سے سورۃ کہف کے ختم تک۔ عبارت آنا از صفحہ ۲ سورۃ الاحزاب مکہ۔ ختم صفحہ ۴۰۰ وسلم تسلیاً</p>						
ایضاً	۳۱۳	المجاہد الحسن فی تفسیر القرآن الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲۶۲ -

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکان	تعداد صفحات	کیفیت
۴۱۸۹	۳۰۹	تفسیر القرآن الحکیم الجزء الرابع مع الفہرست	السید محمد رشید رضا منشی مجلہ المآ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۸ھ	۲۸ ۲۸۲	
<p>اس تفسیر کے کل پانچ حصے کتب خانہ میں آئے ہیں جو نمبر ۳۲۹ سے نمبر ۳۳۳ تک مع کیفیت درج ہیں یہ چوتھا حصہ مکر ہے۔ اس تفسیر کی تفصیلی حالت اوراق آئینہ نمبر ۳۳۹ پر تحریر ہے۔</p>							
۴۱۵۰	۴۱۰	تفسیر سورۃ یوسف سببہ نقاط	صاحبزادہ سید علی عیان ابن صاحبزادہ سید علی حسین رامپوری المتوفی تقریباً ۱۲۹۹ھ		قلبی، ۱۹، خوری ۱۹۱۴ء	۹۶	
<p>تفصیح کتابت ۱/۴ x ۱/۳ خط ۹۔ خوشخط نسخ عالیٰ مسلم۔ آیات شجرف سے عرب اور تفسیر سیما ہی سے بلا اعراب لکھی ہے۔ کاتب مرزا محمد باقر کشمیری ملازم کتب خانہ سرکاری۔ سورۃ یوسف کی سببہ نقطہ مختصر تفسیر ہے تفسیر سواطع الالہام مولفہ فیضی سے بالکل علیحدہ جانشک دیکھا گیا (سواطع الالہام) کی عبارت کا کوئی لفظ نہیں پایا تفسیر کو جناب نواب سید محمد کلب علیخان صاحب بہادر خلدہ آشتیان کے نام نامی پر معنون کیا ہے۔ ابتدا صفحہ ۲ الحمد لله الملائک السلام الواحد له ملک السماء والسطوح مرسل الرسل والروح۔ خاتمہ صفحہ ۹۴ لقوم یومنون۔ لله ورسوله والموعود علی الدوام کمل الامم والکلام۔ مولف تفسیر۔ عالی جناب نواب سید علی محمد خان صاحب بہادر خیران آباد کی اولاد میں تھے۔ رامپوری میں پیدا ہوئے۔ مولوی حافظ محمد رضا خاں۔ مولوی ارشد حسین صاحب مرحوم۔ اور مفتی سعد اللہ صاحب مرحوم سے عربی کتابیں پڑھیں۔ طب میں حکیم ابراہیم خان لکنوی سے استفادہ کیا۔ تقریباً ۱۲۹۸ھ میں کعبۃ اللہ کو گئے۔ مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ اور حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار کے متصل دفن ہوئے اس تفسیر کا ایک نسخہ نمبر ۶۶ پر آدر بھی ہے۔</p>							

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تالیف	تعداد صفحات	کیفیت
۳۸۸۶	۳۰۶	الفواحش الآتیہ المفاتیح الغیبیہ - الجزر الاول	الامام العالم الربانی الشیخ نعمت اللہ بن محمد النجوانی شہیر بابج	۹۰۲ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۵۷۹	
<p>یہ تصنیف مختصر اللفظ و کثیر المعنی حقائق و وقایع سے پر ہے۔ عبارت بہت صاف اور فصیح۔ مضامین میں نہایت تناسب۔ کہا گیا ہے کہ تصنیف کے وقت مصنف نے دیگر تصانیف کی طرف رجوع نہیں کیا۔ دو حصوں پر پوری تفسیر منقسم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ سورہ فاتحہ سے سورہ مومنون کے ختم تک۔ شروع صفحہ ۲ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا ختم صفحہ ۵۷۹ واپس وراء الله مرعی و منتهی</p>							
ایضاً	۳۰۷	الفواحش الآتیہ و المفاتیح الغیبیہ - الجزر الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۸۰	
<p>دوسرا حصہ ہے۔ سورہ نور کے شروع سے ختم قرآن تک۔ شروع صفحہ ۲ لا یتخفی علی من تنور الخ ختم صفحہ ۵۸۰ و علی العلماء الغمام - حضرت مصنف و سون صدی کے فضلاء میں ہیں۔ ایک تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔</p>							
۳۹۶۹	۳۰۸	الجواب المفید فی الرد علی مدعی التحریف علی کتاب الائتاف	الشیخ یوسف احمد نضر الدجوی		مطبوعہ مصر ۱۳۳۱ھ	۲۷۷	
<p>یہ کتاب عیسائیوں و غیرہ کے رو میں ہے۔ جو کلام اللہ میں تحریف کے قائل ہیں۔ صاحب کتاب نے دلائل عقلیہ اور براہین قاطعہ سے انکے بدعومات کی تردید کی ہے۔ اور قرآن و اسلام کی حقیقت کو بڑے شد و واضع کیا ہے۔ آغاز صفحہ ۲ لک الحمد ربنا نقدی من تشاء خاتمہ صفحہ ۲۷۷ و علی آله و صحبہ و سلمہ۔ ابتداء میں بہت سی تفریضیں علماء کرام کی اس کتاب کے متعلق تحریر ہیں۔</p>							
<p>حضرت مولف اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔ بعض قرائن سے معلوم ہوا کہ اس کتاب تک سال تالیف و سال طبع یعنی ۱۳۳۱ھ</p>							

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
		نام کتاب میں مشارکت ہو اور مضامین و معنی میں مختلف۔ مگر تعجب یہ ہے کہ اس کتاب کے متعلق کچھ نہیں تکلم فیہ علی آیات المتکررة بالکلمات المتفقة والمختلفة التي یفصل المحدثون التطرق منها الی عیدہا واجاب منها یہ شان تو اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ ایک ہی کتاب ہے حقیقۃ الحال عند اللہ المتعال۔					
		حضرت مصنف اصہبان کے رہنے والے اور خطیب دسے مشہور ہیں۔ ابن عباد کے نامور تلامذہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ لغت اور ادب میں زیادہ دستگاہ رکھتے۔ ابن عباد کا قول ہے کہ اصہبان میں تین قوموں جاگت۔ حلاج۔ اسکاف میں تین شخص بڑے اہل علم ہوئے۔ حاکم۔ ابو علی المرزوقی۔ حلاج ابو منصور زنا شدہ۔ اسکاف ابو عبد اللہ الخطیب۔ انکے مصنفات میں علاوہ اس کتاب کے اور بھی چند کتابیں ہیں۔ مبادی اللغة۔ شواہد سیمویہ۔ نقد الشعر۔ لطف التذییر فی سیاسات الملوک وغیرہ۔ (بیتہ الوفاء) اس کتاب میں سال و ذات نہیں لکھا ہے۔					
۳۸۶۵	۳۰۴	احکام القرآن الجزء الاول	الامام الحافظ القاضی ابی محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی المعافری الاندلسی الاشبیلی المالکی المتوفی ۵۴۱ھ	۵۴۱ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۳۱ھ	۴۵۶	
		یہ تفسیر پورے قرآن کی استیعاباً نہیں ہے۔ بلکہ جملہ سور قرآنہ سے صرف ان آیات کو منتخب کیا ہے۔ جسکو فی الجملہ ہی احکام سے تعلق ہے۔ آیات احکامیہ کی تفسیر لکھنے کے بعد اختلاف مذہب کو بھی تفصیلاً بیان کیا ہے۔ پوری کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ یہ پہلا حصہ ہے۔ سورہ فاتحہ سے سورہ رعد ختم تک۔ شروع صفحہ ۲۔ سورہ الفاتحہ فیہا خمس آیات۔ خاتمہ صفحہ ۴۵۲ وقد تقدم بیانہ۔					

نمبر موجودہ نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ یا علمی	تعداد صفحات	کیفیت
						حضرت مولف اس زمانہ کے اکابرین میں معلوم ہوتے ہیں۔ انکے متعلق پوری تحقیق نہیں ہوئی۔
۳۸۸	۳۰۰	الفتوحات الربانیہ فی تفسیر مولانا محمد عبدالغفر زکیم	۱۳۲۷ھ	مطبوعہ	۲۵۲	
		ماوردی القرآن من الاوامر ابن عمر راسم بن حسین والنواہی لآئیمہ الجزالہ بن عبدالرحیم				
						یہ مکر نسخہ ہے۔ ایک نسخہ اسکا ح کیفیت نمبر ۲۶۵ و نمبر ۲۶۶ پر درج ہے۔
ایضاً	۳۰۱	الفتوحات الربانیہ فی تفسیر فی القرآن من الاوامر والنواہی الآئیمہ۔ الجزالہ	ایضاً	ایضاً	۳۵۴	
						موفق شرح سابق۔
۳۸۷	۳۰۲	عین الاعیان فی تفسیر القرآن العلامہ شمس الدین محمد بن حمزہ بن محمد بن محمد رومی الغفری المتوفی ۷۳۴ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۳۷۶	
						یہ تفسیر صرف سورۃ فاتحہ کی ہی بڑی تفصیل و تحقیق کے ساتھ تالیف ہوئی ہے۔ حضرت مولف نے اولاً بطریق مقدمہ چند ابواب میں تفسیر کی تعریف۔ ضرورت تفسیر۔ موضوع تفسیر بطل کے ساتھ لکھا ہے۔ اسکے ساتھ ایک باب اس امر کی وضاحت کے واسطے بھی منعقد کیا ہے کہ تفسیر کے واسطے کن علوم کی احانت و امداد کی ضرورت ہے کتاب اس خوبی کے ساتھ بنائی گئی ہے کہ اسکے پڑھنے پر ہانے سے علم تفسیر پر کامل بصیرت ہو سکتی ہے۔
						آغاز صفحہ ۲ سربن آمتاباً ما انزلت خاتمہ صفحہ ۳۷۶ والحمد لله رب العالمین
						علامہ غفری کی ولادت ماہ صفر ۷۵۱ھ میں ہے۔ علامہ اسود شایع منفی۔ علامہ اقصرائی کے شاگرد ہیں
						شیخ اکمل الدین وغیرہ بھی مصر میں پڑھا ہے۔ عالم عامل اور بے بدل فاضل ہیں۔ خصوصاً علوم عربیہ میں
						پوری دستگاہ رکھتے۔ جب تک مصر میں رہی مذاکرہ و مباحثہ علمی میں علمائے کے ساتھ مشغول رہی۔ کلاماً و معنیاً

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	صفحات	کفایت
		<p>مشاقی پیداکلی - فنون جزیئہ - شعر - معانی عروض و قافیہ - تاریخ - لغت - طب - انشا وغیرہ میں اپنا حدیث نہیں رکھتا تھا۔ ایک موقع پر خود اپنے نسبت لکھا ہے کہ غم کہ فزون و فزون دارم و انوار چرخ و منون دارم و این کالبدم ز خاک مند است و پو در برین مویزایو مان دارم۔ جب اسکی جوہر قابلیت کا اظہار بارگاہ اکبری میں ہوا تو ۹۹۷ھ میں اکبر بادشاہ نے طلب فرما کر مورد عیادت فرمایا۔ تقرب و مصابحت کے ساتھ اختصاص حاصل ہوا۔ دربار اکبری سے ملک الشعر کا خطاب پایا۔ پہلے تخلص فنی رکھا۔ آخر میں اسکے ساتھ فیاضی بھی بڑھادیا۔ ۹۹۹ھ میں بطریق سفارت راجہ علی خان والی خاندیس کے پاس بھیجا گیا۔ وہاں سے فارغ ہو کر برہان شاہ والی احمد نگر کے پاس اسی خدمت پر مامور کیا گیا ۱۰۰۲ھ میں اس کام سے فرغت پا کر پایہ سریر اکبری پر معاودت کی۔ اسکی نسبت اتحاد و بے دینی کے نئے بہت مشہور ہیں۔ منتخب التواریخ میں ملا عبداللہ در بایونی نے بھی اس باب میں کسے قدر خامہ فرسائی کی ہے۔ حقیقت حال عالم الغیب و الشہادۃ پر روشن ہے۔ اسکے مرض موت میں اکبر بادشاہ خود عیادت کو گئے۔ اور اسکا سر اپنے زانو پر رکھا۔ آخر ایک ہزار چار سبھی میں اس دار فانی سے کوچ کیا۔ (داثر الکلام - منتخب البیان)</p>					
۳۶۸۲	۲۹۸	قدسی الفرخ تفسیر الم نشرح	الحاج محمد الفوزی	۱۲۹۷ھ	مطبوعہ مصر	۵۰	
		<p>سورۃ الم نشرح کی مفصل تفسیر ہے۔ شروع صفحہ ۲ الحمد للہ الذی شرح - ختم صفحہ ۵۰ صبح و مساء میں حضرت مولف زمانہ حال کے فضلا میں ہیں۔ انیسویں ذی الحجہ ۱۲۹۷ھ مسجد اقصیٰ میں اس تفسیر کے تمام فراغت پائی۔</p>					
۳۸۸۴	۲۹۹	العقد الجلیل فی تشریح التنبیل	حضرت آکاہ باشا		مطبوعہ مصر ۱۲۳۳ھ	۱۸۴	
		<p>اس کتاب میں کوئی تفسیری شان نہیں ہے۔ صرف آیات و کلمات مکرر قرآنیہ کو بحوالہ سور قرآن جمع کیا ہے۔ آماز صفحہ ۴ سورۃ الفاتحہ الحمد للہ رب العالمین - خاتمہ صفحہ ۱۸۲ اَللّٰہُ اَکْبَرُ</p>					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا مکتبی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>لکھا ہے۔ قرآن شریف کی اس آیت و للہ الاسماء الحسنیٰ کو لاکھ حدیث شریف سے ثابت کیا کہ اسد جل شانہ کے واسطے ننانوے اسماء حسنہ ہیں۔ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ شمار کیا ہے۔ مع ترجمہ فارسی عبارت ابتدائی صفحہ ۳ والی قسمت ان التوجہ لک ما اغفلہ ابو جعفر رضی اللہ عنہ جو ابو جعفر بہت سے فضلاء کی کنیت ہو۔ نہ معلوم کونسے ابو جعفر مراد ہیں۔ عجب نہیں کہ ابو جعفر نجاش جو بڑے نحوی مصر کے رہنے والے ہیں مراد ہوں۔ انکی وفات ۳۳۸ھ ہجری میں ہوئی۔ ختم عبارت آخر صفحہ ۲۸۴ فصل فی الاسماء المضاعفة۔ (مصنف کتاب کی تحقیق نہیں ہوئی)</p>
۳۵۴۳	۲۹۶	انوار الفرقان و ازہار القرائن	مولانا شیخ غلام شہید	فلسفی	۸۶۳		
		الریج الاول	المدعو بالشفیعی بن شیخ عطاء اللہ لکنوی التتوی				
							<p>تقطیع کتابت طو لا مختلف کہیں ۸ انچہ کہیں اس سے کم و بیش۔ عرضاً تقریباً ۴ انچہ سطور ۱۲ تک ۲۳ تک۔ صفحہ ۶۶۹ تک۔ خط نسخ عمدہ ایک قلم سے لکھا ہوا ہے۔ اسکے بعد آخر کتاب تک خط نسخ مختلف ہو اکثر اوراق کتاب پر خوشی ہوئی تعلیق بخیر خط میں تحریر ہیں۔ جنکا کاتب دوسرا شخص معلوم ہوتا ہے۔ تمام اوراق پر دیک کا زیادہ اثر پایا جاتا ہے۔ ۱۲۹۱ء میں کتاب بحالت کدائی ضریہ ہوئی ہے۔ آیات قرآنیہ شخرف سے معرب تفسیر سیاہی سے غیر معرب لکھی ہے۔ کاتب نے اپنا نام آخر کتاب پر اس عنوان تحریر کیا ہے۔ (مکتبہ محمد التفات مبارز خانی تحریر فی التیارخ پانزدہم شہر ربیع الثانی روز یکشنبہ یکمین ہر روز برآج در قصبہ لاہر پور در حویلی متبرکہ مولوی صاحب قبلہ علی غلیم الدین خان باتا سید سال کتابت نہیں لکھا ہے۔ اسی آخری ورق پر ایک عربی قطعہ تعلیق خط میں تحریر ہے جس سے ظاہر نکلتے ہیں۔ اس قطعہ سے یہ امر قیہ نہیں ہوتا کہ ۱۱۱۱ء تا لیک کے سنہ ہن یا کتابت کے۔ قطعہ یہ ہے۔</p> <p>سیفتم بشری ان هذا العامہ بنادی علی قولی وذلك سيفتم فعليك شيخ الفوم لله ختمه</p>

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		حاشیہ الفقہیہ - بارہ شوال ۱۳۱۸ھ جری مطابق ۱۹۰۰ء ام اصغمان مین انتہا سال فرمایا - صاحب خلاصۃ الاثر لکھتے ہیں کہ آپ کا جنازہ طوس میں پھنچا گیا۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ (خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر - الکشاف القوری)				
۴۳۸۲	۲۹۵	کتاب التبصیر فی علم التفسیر ناقص الطرفین	لم اقف	قلمی	۲۸۴	
		تقیع کتابت ۱۴۰۶ھ - ۱۴۰۷ھ - سطور ۱۵ - خط نسخ قدیم بطریق عرب کا غزوہ دہلی - اوراق پونڈکار - دیکھ خورہ صفحہ ۱۰۶ پر دو سطر کی عبارت بقدر ثلث سطر کے رقعہ دوزی کی وجہ سے پوشیدہ ہو گئی کتابت صرف سیاری سے ہے - بعد کتابت فصول و آیات وغیرہ پر سرخی سے قلم پیرا گیا ہے - کتاب کے نام تمام ہونے کے سبب کاتب کا نام معلوم نہ ہو سکا - اس کتاب میں قدیمی رسم خط کے موافق دال مہملہ پر نقطہ دیا گیا ہے - مثلاً لفظ - خدا - پدر - بیامزد - ترسد - باشد - بدکار وغیرہ میں ہر جگہ دال پر نقطہ ہے - کاف بیانہ کو یا کے ساتھ لکھا ہے (کے) لفظ اپنے بغیر ہائے ہوز کے تحریر ہے - یہ طرز تحریر اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ کتاب ہذا کا خط بہت قدیم ہے - یہ کتاب اول سے ناقص آخر سے نام تمام ہے - ابتدائی ورق کی عبارت کو اصل کتاب سے چندان مناسبت بھی نہیں ہے - ظاہر اچھا ورق کسی دوسری کتاب کا معلوم ہوتا ہے - صفحہ ۳۳ سے اصل کتاب کی عبارت مفہوم ہوتی ہے - صفحہ ۶ میں نام کتاب کے متعلق لکھتے ہیں وسمیتہ کتاب التبصیر فی علم التفسیر اس کتاب کا جسد حصہ مجلد ہذا میں ہے ہمیں قرآن شریف کی تفسیری شان تو معلوم نہیں ہوتی - صرف اجناس و انواع اسماء عربیہ کی تحقیق - اوزان ابواب افعال کا بیان - اور تفصیل کہ ثلاثی ہے یا رباعی صحیح ہے یا معتل - مہوز ہے یا مضاعف وغیرہ عربی لغات کا ترجمہ فارسی زبان میں تحقیق ترجمہ میں آیات قرآنیہ سے استدلال وغیرہ وغیرہ - کتاب کو متعدد ابواب و فصول پر منقسم کیا ہے پچھلی فصل میں اسماء حسنہ آئی کا شمار اور ان کا ترجمہ فارسی میں				

نمبر موجود انمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	و۔ سن۔ الی السلام۔ و۔ م۔ الی المحيط بالانبیاء بالعلم عبارت خاتمہ صفحہ ۶۵۸ واللہ العاصم تم بحمد اللہ رب الارباب والصلوٰۃ علی محمد وآلہ والاھیاب ختم تفسیر کے بعد صفحہ ۶۵۸ سے صفحہ ۶۶۶ تک مصنف کتاب نے بعض فوائد وصیت کے طریق پر عربی عبارت میں لکھے ہیں جسکا محصل یہ ہے کہ تفسیر کے ظاہر و باطن میں فرق ہو۔ مفسرین کو تاویل و تفسیر بالرائے کرنا چاہئے۔				
	مصنف کتاب کا نام محمد لقب بہار الدین ہے۔ بعدک یا قزوین میں ماہ ذی الحج ۹۵۳ھ ہجری مطلقاً ۱۵۴۶ء میں پیدا ہوئے۔ صغر سنی میں والد ماجد کے ہمراہ بلا و عجم میں آکر شغلا علمی میں مشغول ہوئے علوم دینیہ کی تکمیل اپنے والد سے پوری کی عقلی علوم میں ملا عبد اللہ یزدی۔ ملا علی۔ ملا نقض حکیم صدر الشریعہ گیلانی۔ حکیم عابد الدین محمود انکے اساتذہ ہیں۔ تھوڑی مدت میں تمام علوم میں پوری مہارت اور کامل دستگاہ حاصل ہو گئی۔ لیاقت علمی میں علماء ہمعصر سے انکایا یہ بلند ہو گیا۔ شیخ علمی کی وفات کے بعد شیخ الاسلامی کا منصب پایا۔ کچھ زمانہ اس کام پر مامور رہے۔ پھر شوق تجرید و سیاحت پیدا ہوا۔ تمام امور کو خیر باد کہہ کر حج بیت اللہ کا قصد کیا۔ حج سے فارغ ہو کر زمانہ دراز تک حجاز۔ عراق۔ شام۔ مصر۔ وغیرہ قیام رہا۔ ان مقامات کے ارباب اہل کمال اور صوفیہ اہل وجد و حال کے صحبت رہی۔ اور انکے خوان احسان سے بہت کچھ پایا۔ جملہ علوم میں آپ کو ملکہ کامل حاصل تھا۔ شاہ عباس صفوی کو آپکے ساتھ خاص ارادت تھی۔ اکثر علوم میں آپکے مضامین جلیلہ موجود ہیں۔ عربی۔ فارسی نظم کلام میں بھی پوری قدرت حاصل تھی۔ بعض مولفات کے اسماریہ ہیں۔ التفسیر المسنی بالعرۃ الوثقی۔ الصراط المستقیم۔ التفسیر المسنی بعین الحیات۔ التفسیر المسنی بالجبل المستنیر فی مزیایا الفرقان البسین۔ مشرق الشمین۔ شرح الایضین۔ التاج العباسی فارسی۔ مفتاح الفلاح۔ الزبدۃ فی الاصول۔ التہذیب فی النحو۔ المختص فی البینۃ۔ الرسالۃ الملکیہ۔ خلاصۃ الحساب۔ الخلاء۔ تشریح الافلاک۔ الرسالۃ الاسطرلابیہ۔ حاشی انکشاف حاشی البیضاوی۔ حاشیہ علی خلاصۃ الرجال۔ درایۃ الحدیث۔ الفوائد الصمدیہ فی علم العربیہ۔				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۴۷۹	۲۹۴	تفسیر عالمی	الشیخ بہار الدین محمد بن حسین بن عبد الصمد العالمی - المتوفی ۱۰۲۸ھ		قلمی	۶۶۲	

تفصیل کتابت ۴/۵ ۲ ۱/۲ ایچ۔ سطور ۲۴۔ کاغذ کشمیری باریک۔ صفحہ ۱۵ تک خط ایران شفیعا کی
اسکے ہندو تخلیق گہڑا ہوا خط ہے۔ کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ پیوند کاری خفیف۔ اثر کرم قلم پایا جاتا ہے۔
مختصر تفسیر ہے۔ تصوف کے رنگ میں لکھی گئی ہے۔ اکثر مقامات پر مراد قرآن کو مصطلحات صوفیہ پر
محمول کیا ہے۔ اس تفسیر میں نہ تو کتاب کا کوئی خاص نام ہے نہ مصنف کی تصریح ابتدائی صفحہ پر کسی نے
(تفسیر عالمی) لکھ دیا ہے۔ جس سے قباور ہوتا ہے کہ علامہ بہار الدین عالمی کی تصنیف ہو۔ اس شاہد کی
ناید ہی کتاب کے صفحہ ۱۹ کی عبارت سے ہی ہوتی ہے۔ وہی ہکذا وقد سمعت شیخنا المولے
نور الدین عبد الصمد قدس اللہ روحہ الغری عن ابیہ اذہ کان بعض الفقراء الخ۔
عبد الصمد۔ علامہ بہائی کے دادا کا ہی نام ہے۔ عجب نہیں کہ شیخنا عبد الصمد ہی ہوں۔ کتب توارخ میں
علامہ بہائی کے تصانیف میں چار تفسیریں لکھی ہیں۔ عروۃ الوثقی۔ الصراط المستقیم۔ عین الحیوۃ۔
جبل المتین فی مزیاء الفرقان السبین۔ یہ امر تو یقینی ہے کہ یہ تفسیر عروۃ الوثقی تو ہے نہیں۔ اس لئے کہ
کتاب کشف الحجب والاستار میں عروۃ الوثقی کا آغاز اس عبارت سے لکھا ہے الحمد للہ الذی
انزل علی عبدہ کتاباً الہیاً الخ ظاہر ہے کہ تفسیر ہر ایک عبارت اسکے مغائر ہے۔ باقی تفصیل ثلثہ
سطورہ بالا اس وقت تک کہیں دیکھی نہیں گئیں نہ کتاب کشف الحجب والاستار میں انکا ذکر ہے۔
ایسی حالت میں تفسیر ہر ایک کو کسی خاص نام کے ساتھ سے نہیں کیا جاسکتا۔ عبارت آغاز صفحہ اول الحمد للہ
الذی جعل مناظم کلامہ مظاہر حسن صفاۃ وطوالہ صفاۃ مطالع نور ذاتہ الخ
عبارت صفحہ ۴۵ سورۃ الشعراء بسم اللہ الرحمن الرحیم ط۔ اشارۃ الی الطائف

نمبر جودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صفحہ ۵۳۱ (جلد ہشتم) و شرف و کرم و باریک و توحید					
		الدر اللقیط من البحر المحیط	الامام تاج الدین ابی محمد بن عبدالقادر بن احمد بن کتوم بن احمد بن محمد بن سلیم بن ابی الحنفی النخوی المتوفی ۵۷۹ھ				
		<p>یہ کتاب بھی البحر المحیط مسطورہ سابق کے آٹھون جلدوں کے آخر حصص حاشی پر ہے کتاب ماسبق اور کتاب کے مابین خط جدولی فاصل رکھا گیا ہے۔ یہ تفسیر بھی البحر المحیط کی تلخیص ہے۔ ابن حیان نے جو اپنی کتاب البحر المحیط میں ابن عطیہ و علامہ زمخشری کے کلام کی تردید کی ہو تفسیر نڈا میں صرف انہیں مباحث پر اختصار کیا گیا ہے۔ حرف ع ابن عطیہ کے واسطے حرف ش زمخشری کے لئے حرف ح ابن حیان کی علامت رکھی ہے۔ عبارت آغاز حاشیہ صفحہ ۲ جداول الحمد للہ الذی انزل القرآن وجملہ حجة عبارت خاتمہ حاشیہ صفحہ ۵۳۲ جلد آٹھون واللہ اعلم بالصواب</p> <p>حضرت مولف رحمۃ اللہ کا تولد آخری ذی الحجہ ۸۲ھ ہجری میں ہوا۔ ابی حیان کے اخ تلامذہ میں ہیں زمانہ دراز تک انکی صحبت میں علوم کی خدمت کی۔ انکے علاوہ بہار بن النحاس۔ علامہ سروجی وغیرہ کے فیض علمی سے بھی مستفیض ہوئے۔ تمام علوم فنون میں عموماً اور نحو۔ فقہ۔ لغت میں خصوصاً مہارت تام رکھتے نظم کلام بھی پوری قدرت حاصل تھی۔ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ چند مصنفات کے اسماء یہ ہیں۔ الجمع بین العباب والحکم (فی اللغۃ)، شرح الہدایہ (فی الفقہ)، الجمع المتناہ فی اخبار اللغویین والنجاہ (عشر مجلدات)، شرح کافیہ۔ شرح شافیہ (لابن الحاجب)، شرح الفصح۔ الدر اللقیط من البحر المحیط (مجلدات) التذکرہ (ثلاث مجلدات)، رمضان المبارک ۴۹ھ ہجری طاعون میں انتقال ہوا۔</p> <p>(بغیۃ الوعاہ)</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اسمائے مصنفات					
		<p>البحر المحیط فی التفسیر - النہر منقشرہ - اتحاف الاریب بما فی القرآن من الغریب - التذیل والتکمیل فی شرح التفسیر یہ مطول کتاب ہے۔ اسکا مختصر الارشاد ہے۔ عربی زبان میں ان دو کتابوں سے مطول دوسری کتاب انکے مصنفات میں نہیں ہے۔ التخیل شرح التہلیل - الاسفار المخلص فی شرح سیدہ سیدہ للصغار - التجرد لا کما کتاب سیدہ - التذکرہ فی العربیہ - اربع مجلدات کبار - التقریب مختصر المغرب - التدریب فی شرح المبدع فی التفسیر - غایۃ الاحسان فی النحو - شرح الشذائی مسئلہ کذا - فی النحو - الارضانی فی الضم والطاء - عقد اللالی فی القراءات علی وزن الشاطبیہ - الحلل الحالیہ فی اسانید القرآن العالیہ - شجۃ الاندلس الابیات الوافیہ فی علم القافیہ - منطق الخرس فی لسان الفرس - الادراک لسان الازراک - انوار فی اشغما المنہاج - وغیرہ - (لئے الوفاء - ذکر کائنات)</p>					
		النہر المسد من البحر	امام اشیر الدین ابی عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن الازہری الفراء فی المشہور ابی حیا المتوفی				
		<p>یہ کتاب البحر المحیط مرقومہ بالا کے تمام جلدوں کے اول حصص حواشی پر ہے۔ یہ تفسیر بھی ابی حسیان متقدم الذکر کی تالیف ہے۔ البحر المحیط کا اختصار کیا گیا ہے۔ اس مختصر میں بعض جدید فوائد اصل کتاب سے کچھ زیادہ بھی تحریر ہیں۔ اسی کتاب کے خطبہ میں حضرت مولف لکھتے ہیں فانی لما صنعت کتاب الکبیر المسمیٰ بالبحر المحیط فی علم التفسیر عجز عن قطعہ لطولہ السأبح وقلبت له عن افتنا صہا البارج منه والسأبح فاجريت منه نفراً آخری عیونہ الخ عبارات شروع حاشیہ صفحہ ۲ (جلد اول) بعد عبارات الحاتی بحمدك اللهم استغفر وبنورك استوفهم - عبارت خاتمہ حاشیہ</p>					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۷۹	۲۹۳	البحر المحیط - البحر الثامن مع الفہرست	الامام شیر الدین ابی عبد محمد بن یوسف بن علی بن حبیب الاندلسی الغرناطی البجانی المشہور بابی حیا متوفی ۵۸۵ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۸ھ	۵۳۲	
<p>اتھوان جزوی - شروع صفحہ ۲ ختم و کتاب المبین ختم صفحہ ۵۳۲ و سلم تسلسلاً کثیراً۔</p> <p>علامہ ابو حیان طحطاش میں (غرائط) ایک شہر کا نام ہے ۴۵۲ھ آخر ماہ شوال میں پروردگار عدم سے منہ نہ چوہ جلوہ افروز ہوئے۔ اد اہل عمر میں ابی جعفر بن الطباع سے قرأت اور ابی الحسن لابندی اور ابی جعفر بن زبیر وغیرہما سے عربیت کی تکمیل کی۔ ذکاوت و فراست اپنے ساتھ لیکر آئے تھے۔ ان فنون کی چند روزہ تدریس تمام علوم عربیہ میں عموماً اور صرف و نحو میں خصوصاً امام فن مانے گئے۔ اندلس - آفریقہ - اسکندریہ مصر - حجاز وغیرہ میں سارے چار سو شیوخ سے سماعت حدیث کا اتفاق ہوا۔ مشرق و مغرب کے اکثر محدثین سے اجازت حدیث حاصل ہوئی۔ تفسیر - ادب - تاریخ - لغت - علم رجال - معرفت طبقات وغیرہ میں مہارت تامہ اور یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ انکی ہمہ دانی کا شہرہ دور دور تک پہیل گیا۔ بڑے بڑے لوگوں نے انکی شاگردی کا فخر حاصل کیا۔ انکی حیات میں انکے تلامذہ ائمہ اور اشیاء کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ دن رات مشغلہ علمی میں مستغرق رہتے۔ تدریس یا تحریروں یا لیلیٰ یا مطالعہ کتب۔ کبھی کبھی نظم کلام کی طرف بھی توجہ فرماتے۔ انکے مولفات میں منظومات بھی ہیں۔ مذاہب اہل انظار ہر طرف مائل تھے۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بیحد خلوص و محبت رکھتے۔ رقت قلبی بہت بڑی ہوئی تھی۔ نہایت خستہ و بکا کے ساتھ قرآن شریف کی قرأت کرتے۔ بہت سی کتابوں کے مولف ہیں ۱۸ صفر ۴۵۲ھ قاہرہ میں وفات پائی۔ اور مقبرہ صوفیہ میں مدفون ہوئے۔</p>							

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۳۳۷۹	۲۸۷	البحر المحیط - الجزا ثانی مع الفہرست	الامام اشیر الدین ابی عبد محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن تیمان الاندلسی انفرطی الجیانی الشہوبابی حیان المتوفی ۷۵۵ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۹ھ	۵۲۴ ۸	
		دوسرا جزو ہے - شروع صفحہ ۲ لبس البیان تو لو ا ختم صفحہ ۵۲۴ تقدیر تفسیر مثل هذا -					
ایضاً	۲۸۸	البحر المحیط - الجزا الثالث مع الفہرست	ایضاً		ایضاً	۵۲۲ ۸	
		تیسرا جزو ہے - شروع صفحہ ۲ کل الطعام ختم صفحہ ۵۲۲ موضع هذا الضمیر					
≈	۲۸۹	البحر المحیط - الجزا الرابع مع الفہرست	ایضاً		ایضاً	۵۲۳ ۸	
		چوتھا جزو ہے - شروع صفحہ ۲ لجنہ انشد الناس ختم صفحہ ۵۲۳ وتخطب بمبادئہ وغایاتہ					
≈	۲۹۰	البحر المحیط - الجزا الخامس مع الفہرست	ایضاً		ایضاً	۵۵۰ ۸	
		پانچواں جزو ہے - شروع صفحہ ۲ برأۃ من اللہ ختم صفحہ ۵۵۰ والتأیید والاعانة					
≈	۲۹۱	البحر المحیط - الجزا السادس مع الفہرست	ایضاً		ایضاً	۵۱۸ ۸	
		چھٹا جزو ہے - شروع صفحہ ۲ سبحان الذی اسرے ختم صفحہ ۵۱۸ معدول عن الفجرۃ					
≈	۲۹۲	البحر المحیط - الجزا السابع مع الفہرست	ایضاً		ایضاً	۵۲۸ ۸	

نمبر جوڈا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						مختصر رسالہ ہے جو کتاب متذکرہ بالا کے آخر صفحہ ۳۹۳ سے شروع ہو کر صفحہ ۴۲۱ پر ختم ہو گیا ہے فن اصول تفسیر میں نمبر ۵ کے بعد لکھا گیا ہے۔
۳۳۷۹	۲۸۶	البحر المحیط مع التفسیرین الآخرين الجزء الاول مع الفہرست	الامام اشیر الدین ابی عبد اللہ محمد بن یوسف بن علی بن ابن حیان الازدی الغزنوی الجبائی الشہوبابی حیان المتوفی ۴۵۰ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۸ھ	۸۹۸	
<p>بہت بڑی تفسیر ہے۔ آٹھ ضخیم جلدوں میں تمام ہوئی ہے۔ اس تفسیر میں ترتیب بیان اس طرح رکھی ہے۔ اولاً آیہ قرآنی کے متعلق کلمات مفردہ کی تحقیق قبل ترکیب لفظاً لفظاً لغت وقواعد نحو سے بیان کی ہے۔ علم لہجہ و بیان کے مسائل بھی قدر ضروری لکھے ہیں جس لفظ کے دو معنی یا اس سے زیادہ ہوتے ہیں وہ تمام معانی اول ہی ذکر میں بیان کر دیے جاتے ہیں تاکہ آئندہ جس مقام پر جو نئے معانی چسپان نہ کیں وہی مقصود سمجھا جائے۔ اس نتیجہ کے بعد تفسیر آیہ میں شان نزول بیان نہج۔ مناسبت ماقبل و مابعد ذکر قرأت شاذہ و مستعلیہ۔ اقادیل سلف و خلف وغیرہ تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ تفسیر معانی قرآنیہ میں بڑے بڑے مفسرین خصوصاً ابن عطیہ و زحہری سے مباحثہ و رد و قدح کیا گیا ہے۔ نسخہ ہذا جلد اول سوا پارہ کی تفسیر ہے۔ شروع صفحہ ۲ بعد عبارت الحمد لله مبدئی صہود المعارف الربانیۃ فی مرایا العقول خاتمہ صفحہ ۴۹۸ و اخس اتی بنحسب شہ کے آخر میں اس تفسیر کی تالیف شروع ہوئی ہے۔ تمام جلدوں کے آخر میں فہرست مضامین منضم ہو آٹھوں جلدوں کے حاشی پر دو تفسیریں مفضلہ مابعد اور بھی ہیں۔</p>						

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>کے ساتھ بیان کیا ہو۔ زیادہ تر تشابہات کے معانی میں زور دیا ہے۔ آیات مشابہات کے معانی میں جو اور لوگوں نے تاویل کی ہو اسکی تفسیر کی ہو۔ آیات کی تفسیر لکھنے کے بعد جو امور زیادہ قابل تشریح ہیں انکو سوال وجواب کے ساتھ مصرح کر دیا ہو۔ آخر کتاب میں بعض بعض جگہ بیاض پر اصل نسخہ منقول عنہما ہیں ان مقامات پر بیاض ہی تھا جو مجتبہ قائم رکھا گیا۔ آغاز صفحہ ۳ الحمد للہ علی نعمہ واحسانہ خاتمہ صفحہ ۳۹۲۔ ثبت قول و عمل۔</p> <p>مؤلف کتاب مسلک معتزلی۔ لقب قاضی القضاۃ ہیں۔ اس مذہب میں یہ لقب انکے خصوصیات سے ہو مقرر کیا گیا۔ جو بن طبقہ میں انکا شمار ہے۔ پہلے ابی اسحاق بن عیاش کی شاگردی کا فخر پایا پھر بغداد کا سفر کیا۔ شیخ ابی عبد اللہ کے زیر تربیت رہ کر مدت دراز تک علوم و فنون کی خدمت کی۔ بالآخر فائق اقران اور فرید زمانہ مشہور ہوئے۔ رئیس المعتز لہ شیخ العلما علم اہل ارض تسلیم کئے گئے۔ مدت العمر تدریس و تالیف میں مستغرق رہے۔ کفر ارض کے اکثر حصہ میں انکے تصنیفات مروج و معتد ہیں۔ تالیفات کی مقدار چار لاکھ اوراق تک بیان کی گئی ہے۔ انکے تالیفات کے مختلف شعبے ہیں۔ علم کلام۔ اس فن میں بعض کتب مصنف کے اسماء یہ ہیں۔ کتاب الخلاف والوفاق۔ کتاب المبسوط۔ کتاب الحجیۃ۔ شرح الاحول۔ شرح المقالات۔ علم اصول الفقہ۔ اس فن کی تالیفات میں نہایت عمدہ۔ مع شرح مشہور ہیں۔ خلائیات۔ اس فن میں کتاب فی الخلاف بین اشیخین۔ تالیف کی ہے۔ علاوہ انکے مواعظ۔ جوابات مسائل۔ فی الفقہ۔ صلی الخلفین۔ اور دیگر علوم و فنون میں بہت سے مصنفات ہیں۔ جتنا شمار متعذر ہے۔ ۱۵۴۷ء یا ۱۵۴۸ء</p> <p>رے میں انکی وفات ہوئی۔ (مقتبس من الورق الاول لهذا الكتاب نقل فيه من كتاب المنية والاهل في شرح كتاب الملل والنحل)</p>
		مقدمۃ التفسیر	العلامة ابی القاسم حسین بن محمد المعروف بابی الاعرج البغدادی المتوفی سنة ۵۵۰ھ				

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		عصر معلّٰی شعبہ نورین دفن کئے گئے۔ اس کتاب کی ابتدا میں حضرت مصنف کا حال تحریر ہے یہ ضروری ترجمہ اُسی سے اخذ کیا گیا۔					
۳۱۴۸	۲۸۴۲	الاصراط المستقیم	الشیخ الفاضل احمد زینی	۱۱۱۱ھ تقریباً	مطبوعہ مصر ۲۰۱۳ھ	۲۰۰	
		نادر مدرسۃ القبة الخدیوۃ	ادارۃ العلوم العربیۃ الدینیہ				
		نئے رنگ کی تفسیر ہے اُن آیات قرآنیہ کو جمع کیا ہے جنکا تعلق اعتقادات۔ عبادات۔ آداب و محاکم اخلاق کے ساتھ ہے۔ ہر آیت کے پتہ و نشان کی غرض سے صفحات کے داہنی بائیں جانب سورۃ نام بھی لکھے ہیں۔ پوری کتاب کی تین اقسام پر تقسیم ہے۔ پہلی قسم میں اُن آیات کو جمع کیا ہے جو حق سبحانہ و تعالیٰ کے وجود و صفات اور مسرت رسل پر وال ہیں۔ دوسری قسم میں وہ آیات ہیں جنکا تعلق عبادات سے ہے۔ تیسری قسم میں آداب فاضلہ اور اخلاق کاملہ کے متعلق آیات لکھی ہیں۔ آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم خاتمہ صفحہ ۳۶۶ واللہ ولی الرشد والسموات حضرت مولف زمانہ حال کے اکابرین میں ہیں ۱۱۱۱ھ کے بعد اس کتاب کی تالیف ہوئی عباس علی باشا ثانی کے نام پر کتاب کو معنون کیا ہے۔					
۳۲۸۱	۲۸۵	تنزیل القرآن عن الطائغ مع مقدمۃ التفسیر	قاضی القضاۃ عماد الدین ابی الحسن عبد الجبار بن احمد بن عبد الجبار بن احمد بن انجیل الہدانی المعتزلی	۱۱۱۱ھ تقریباً	مطبوعہ مصر ۲۰۱۳ھ	۳۳۶	
		یہ تفسیر مذہب معتزلہ کے موافق لکھی گئی ہے۔ اس تفسیر میں محکم و متشابہ کی تفصیل اور ان دونوں کا فرق و جہت					

نمبر موجودا	نمبر شا	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		آپ لا ولد ہی تھے۔ صاحب ترجمہ کی غور و پرداخت میں کمی نہیں کی۔ انکی تعلیم و تہذیب کی طرف نہایت سعی و کوشش سے متوجہ ہوئے۔ اور تحصیل علوم میں انکی ہر قسم کی مدد کی جسکایہ اثر ہوا کہ حصد بنایا آہی پندرہ سال کی عمر سے پہلے ہی جملہ علوم رسمہ فقہ۔ حدیث۔ تفسیر۔ نحو۔ لغت وغیرہ سے فارغ ہو گئے۔ آپکی طینت میں اکتساب فضائل کا مادہ خلق و ولایت تھا۔ علوم ظاہری کی تحصیل و تکمیل کے بعد طرق صوفیہ کی طرف میلان پیدا ہوا بہت مشائخ کبار کی خدمت میں حاضر ہو کر انکے فیض کمال سے حصہ لیا۔ زیادہ					
		حضرت سید احمد بن ادریس سے کامیابی حاصل ہوئی اور انہیں سے طرق غمہ نقشبندیہ قادریہ شاذلیہ۔ جدیریہ۔ میرغنیہ کو اخذ کیا۔ طریقہ میرغنیہ انکے جد امجد سید عبدالسیر غینی کا طریق ہے۔					
		یہ بڑے مرتبہ اور جامہ بست کے شخص ہیں۔ انکے متاخر و کرامات مشہور ہیں۔ عجائب الآثار میں علامہ دیکر کیا آ کے انکے بہت سے فوائد بھی بیان کئے ہیں۔ محبوب انہیں کا لقب ہوا سوجہ سے کہ مخلوق سے کنارہ کشی کر کے یحوی و علیحدگی اختیار کی تھی۔ اسی خاندانی برکت سے صاحب ترجمہ بھی فضل و کمال کے ساتھ تصنف					
		ہیں۔ اپنے اکابرین کی طرح انکو بھی دنیا اور اہل دنیا سے نفرت رہی۔ ہمیشہ ذکر الہی میں مصروف رہتے۔ اوراد واذکار میں اوقات صرف کرتے۔ مصر۔ بلاد سودان۔ آسیوط وغیرہ کا سفر بھی کیا۔ بعض مقامات کے سفر میں انکے پیروں میں ہمراہ رہے۔ سفر کے زمانہ میں جن جن مقامات میں قیام ہوا وہاں انکے لوگوں کو حیدر آپ کے ساتھ حسن اعتقاد رہا۔ بہت سے اشخاص حلقہ مریدین میں داخل ہوئے۔ اس تفسیر کے علاوہ بہت سی کتابیں اور کئی					
		آپ کے مصنفات میں ہیں۔ بعض کے اسماء یہ ہیں۔ رحمۃ الاحد فی اقترا اثر رسول الملک الصمد۔ الوعد الشہین فی تعمیر اعصار رمضان الشہین۔ شرح مشکوٰۃ الانوار بجدہ عبدالعزیز غینی۔ الفوائد البسیۃ فی حل الفاظ الآجریہ شرح البیقونیہ نتیجۃ البعید من ہول یوم الوعد والوعید۔ الفیوضات الالہیہ مع الشرح۔ وغیر ذلک۔					
		بائیس شوال یکشنبہ ۱۲۶۸ھ کو طائف میں رحلت فرمائی۔ سید عبداللہ محبوب کی مسجد میں نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ پھر وہاں سے آپکا تابوت مکہ مکرمہ لایا گیا۔ یہاں مکرر نماز ہونے کے بعد دوشنبہ کے روز بعد نماز					

نمبر خود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ پٹائی	تعداد صفحات	کیسٹ
		بعض قبیلہ عروص وغیرہ	سید ابن ابی شیبہ	بعض قبیلہ کتابوں کے نام ہیں	بعض قبیلہ کتابوں کے نام ہیں	بعض قبیلہ کتابوں کے نام ہیں	بعض قبیلہ کتابوں کے نام ہیں
		یسئلو ذلک عن المہیض کی بحث میں کہتے ہیں۔ مجاہد حائضہ کے متعلق میرا ایک جامع رسالہ					
		جسمین احکام اور نوا کی پوری بحث اور تحقیق ہو۔ صفحہ ۳۰۰ میں ولایات اللہ الفہم منکم					
		تفسیر میں کہتے ہیں کہ امام فخر رازی نے اس آیت سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت کی ہے					
		میں نے ان کے رد میں علیحدہ مفصل رسالہ لکھا ہے۔ ابتداء کتاب صفحہ اول۔ اعلیٰ ان ہنا فائدہ لایا					
		قبل الشروع فی المفہوم من الامت ثائرة الیہا خاتمہ صفحہ ۵۶۶ شمر علی تقدیر التخصیص					
		لا یبعد التعمیم لفہم العلة فہم الباقی فہم الباقی۔ الی قول شمسہ ۱۳۶۵					
		مفسر علام اردبیل متعلقہ ازربجیان کے رہنے والے ہیں۔ علام اہل تشیع میں بڑے فضل و کمال کے					
		شخص اور صاحب مقامات و کرامات ہیں۔ زہد و ورع میں نظیر نہیں رکھتے۔ ان کے اشار نفس کی					
		حکایتیں مشہور ہیں۔ ایک بار نوارج کوفہ میں شدت کا قحط پڑا۔ گھر میں جو لانج تھا سب فقر کو دیدیا					
		بیوی ناراض ہوئیں تو مسجد کوفہ میں اعتکاف میں بیٹھ گئے۔ دوسرے دن ایک شخص کسی غلہ کے اونٹ					
		بھر کر آپ کے مکان پر لایا اور کہا صاحب خانہ مسجد میں معتکف ہیں انھوں نے غلہ بیجا کر کے بکھیر دیا					
		مشکلہ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے استئذان پر حاضر ہو کر دریافت کرتے تھے اور جواب ملتا تھا۔					
		شاہ عباس صفوی نے بنت بلایا گرا نکار کیا۔ علوم عقلی و نقلی شیخ زین الدین شہید ثانی کے تلامذہ					
		عراقین اور علماء مشاہیر مقدسہ سے پڑھے۔ مولینا جمال الدین محمود کے حلقہ درس میں مولینا عبداللہ زیدی					
		اور مولینا میرزا جان باغوی کے ہم سبق تھے۔ مولینا جمال الدین محمود۔ جلال الدین و واقعی کے شاگرد و شاگرد					
		آپ کے تصانیف میں مجمع الفائدہ والبرہان فی شرح ارشاد الاذہان۔ کتاب رتبۃ السبیلان فی شرح					
		احکام آیات القرآن۔ کتاب حدیقۃ الشیعہ فی تفصیل احوال النبی والائمہ۔ اثبات الامامہ فارسی					
		روضات الجنات نے بیان کئے ہیں۔ آپ علامہ شیخ بہائی علیہ الرحمہ کے جمعہ ہیں۔ آپ کا انتقال					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد نسخہ	کیفیت
		السواد مولفہ اقل خلق اللہ عمر بن عبد الرحمن المدعو بسراج اصلم احوالہ فی الدار سالہ صفر سنہ ثلاث واربعین و سبعمائة کتاب کتاب فی عبارت کہی ہو و قد کتب کتاب الکشف عن الکشاف من اولہ الی آخرہ علی ید من لا یدلہ علی نفسہ ولا یعرف ایومہ خیر ام امسہ و هو الفقیر الحقیر المذنب المحتاج الی عفو ربہ الرؤف معروف البغدادی بلغہ اللہ اقصی الامانی وخلصہ من السجن الجسائی بخطہ ہرارة فی عشرین من شہر شوال ختم بالسعادة والغنم والظفر والاقبال عام احدی و عشرین و ثمان مائة - محشی علام جملہ علوم میں عموماً - اور عربیہ میں خصوصاً فاضل بے بدل ہیں حضرت قوام الدین شیرازی کے خاص شاگرد ہیں - عالم جوانی سینتیس یا اترتیس برس کی عمر میں راہی ملک بقا ہوئے - (ست ذرات المذنب)					
۳۰۴	۲۸۲	زبقة السبایان فی آیات احکام القرآن	احمد بن محمد الاروبیلی الازرجیانی المتوفی ۹۹۳ھ	۱۲۶۸ھ	قلمی	۵۶۶	
		تقطیع کتابت ۴ x ۶ - انچہ سطر ۲۱ خط نسخ معمولی مختلف اقسام - یہ نسخہ کسی جگہ بے احتیاطی سے رہا کہ آب رسیدہ ہو گیا - اور کنارے کتاب کے جلے ہوئے ہیں - دیکھا کہ ابھی اثر ہی - صفحہ ۱۶۹ کے بعد کتاب خمس کا ایک ورق اور کتاب الحج کے ابتدا کے دس بارہ ورق کم ہیں - آیات احکامیہ کی تفسیر اسی بنا پر مولف نے فتویٰ انداز پر کتاب کی تقسیم کی ہو - تمام کتاب میں سولہ ابواب ہیں - کتاب الطہارت کتاب الصلوۃ - کتاب الزکوۃ - کتاب خمس - کتاب الحج - کتاب الجہاد - کتاب الامر بالمعروف کتاب الکاسب - کتاب البیج - کتاب الدین - کتاب الکفاح - کتاب المطاعم و المشارب - کتاب الموارث - کتاب الحدود - کتاب الجنایات - کتاب القضا - ہر باب کے متعلق اُسکے مناسب آیات احکام لکھ کر تفسیر کرتے ہیں - مذاہب اربعہ اہل سنت سے بھی بحث کی ہے کتب یوں کے حوالوں میں					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		صاحب ایضاح وغیرہ کے کلام کو اپنے بیانات میں سند پیش کرتے ہیں مگر زیادہ تر علامہ طیبی متوفی ۱۲۳۳ھ کے حاشیہ کثافت سے استناد کرتے ہیں بعض جگہ لکھتے ہیں قال شیخنا الفاضل رحمۃ اللہ صفحہ ۲۳۳ میں لکھا ہے شیخنا شیخ الاسلام شہاب الحق والدین ابو حفص عمر السہروردی انکی وفات ۱۲۳۲ھ میں ہوئی۔ عجب نہیں کہ جن مقامات پر شیخنا لکھا ہو وہاں بھی حضرت شہاب الدین سروردی ہی مراد ہوں اور حضرت محشی کو انکے خاندان سے خاص انتساب ہو۔ بعض جگہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی حوالہ دیتے ہیں اور انکو امام اور امام السلام لکھتے ہیں۔ ابتدا کتاب صفحہ اول الحمد للہ الذی انار الاعیان بنور الوجود ابتدا سورہ مائدہ صفحہ ۳۵۱ العقد العهد الموثق وذلك لان المعقود من الحبل اقوى ابتدا سورہ بنی اسرائیل صفحہ ۵۸۷ سبحان علم للتبلیغ الظاہر من اطلاقہ لہینا وفي الفضل انه علم للتبلیغ ابتدا سورہ الشعراء صفحہ ۷۳۵ والمعنی آیات هذا المؤلف من الحرف المبسوطة تلخیص المعنی علی الوجہین من الحبل علی الرسول ابتدا سورہ الصافات صفحہ ۸۲۶ بطوائف الملائکۃ اراد ان یمین وجہ الجمع بالالف والتاء لان الملائکۃ علیہم السلام ليسوا اناثا ابتدا سورہ ق صفحہ ۹۸۰ الکلام فی ق نحو فی ص سواء بسواء وقد مر هنالك بيان وجه الاستواء بما فيه صفحہ ۸۹۸ سورہ حم سجدہ کا نام سورۃ الاقوات لکھا ہے۔ صاحب اتقان نے اس سورۃ کا نام فصلت اور سورۃ المصابیح لکھا ہے ارشاد القاری فارسی مولفہ ابراہیم بن المصطفی القاری نے بھی اقوات نام لکھا ہے۔					
		قولہ وھو الدین عند اللہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں صفحہ ۲۵۵ وكان قد حققته فی بعض التعالیق علی مسئلۃ التكلیف بالمحال یہ پتہ نہیں چلا کہ یہ تعلیقات متعلقات کتاب کی صورت میں ہیں یا کیا۔ صفحہ ۱۱۳۲ قال الشارح فی آخر الكتاب فرغ من نقله عن					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۲۵	۲۸۱	الکشف عن الکشف	العلامة سراج الدین عمر بن عبد الرحمن بن عمر البهبهانی الکفانی القزوینی الفارسی المتوفی ۷۴۵ھ	۷۴۳ھ	قلمی ۸۲۱ھ	۱۱۳۳	

تفصیل کتابت مع جدول ۸ × ۵ ۱/۲ خط ہر اوقاف نہایت خوشخط۔ کتاب کے ٹائٹل پر نہایت ہی نادر کام کا ایک دائرہ بنا ہے۔ اس دائرہ میں عجمی نقاشی طلائعی اور لاجوردی بہت اعلیٰ قسم کی ہے۔ نصف دائرہ پیوندکاری میں جاتا رہا ہے۔ جس قدر دائرہ باقی ہے اس میں سفیدہ سے بخط ثلث یہ عبارت درج ہے: سلطان ملوک العرب ظل اللہ فی العالمین معین الدینا والدین شاہ رخ بہادر خان خلد سہ ملکہ و جلالہ و سلطانہ، عجب نہیں کہ شاہ رخ مرزا نے اس کتاب کو لکھوایا ہو۔ یہ امیر تیمور کا چوتھا فرزند سمرقند میں ۱۴۱۲ھ بمطابق ۱۴۹۷ھ مطابق ۱۳۷۷ء میں پیدا ہوا۔ اور مقام فشاور و علاقہ رے۔ ۲۵۔ ۲۶ فروری ۱۴۵۵ھ مطابق ۱۵۱۲ھ میں انتقال کیا۔ اکثر برس کی عمر ہوئی۔ بیانیس سال حکومت کی۔ پانچ بیٹے چھوڑے۔

اتح بیگ ابوالحسین مرزا۔ مرزا بائسفر۔ سیور خاص۔ محمد چوخی (بہل کی ڈکتری) صفحہ اول پر نہایت باریک لوح طلائعی اور لاجوردی کام کی ہے۔ کل کتاب پر طلائعی اور لاجوردی جدول ہر جگہ لفظ قولہ کو طلا سے لکھ کر کثافت کی عبارت کو شجرہ سے اور کشف کی عبارت کو سیاہی سے لکھا ہے تمام سورتوں کے نام طلا سے لکھے ہیں۔ ہر سورت کو حمد و نعت پر ختم کیا ہے۔ البتہ اخیر پارہ میں یہ التزام مل نہیں ہے۔ پندرہ پاروں پر پھیلی جلد صفحہ ۵۸ پر ختم کی ہے۔ اور سوون بنی اسرائیل سے دوسری جلد شروع ہوئی دونوں جلدیں ایک جگہ مجلد ہیں۔ دوسری جلد کے ٹائٹل پر بھی مثل اول جلد کے لوح بنائی ہے مگر اس میں نام نہیں ہے۔ اور شروع تفسیر جلد دوم پر بھی لوح ہے۔ پوری تفسیر کثافت مولفہ جابر اللہ محمود زمرشری متوفی ۷۲۵ھ کا عمدہ حاشیہ ہے۔ حضرت محشی ماہرین فن جیسے سکاکی۔ ابن الناجب۔ ابوالعلاء الہمدانی۔ صاحب تفسیر جبر

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							اسکا پایہ بہت بڑا ہوا ہے۔ درس و تدریس کے زمانہ میں جب تک کہ مدرسہ نظامیہ جامع دمشق۔ شام وغیرہ میں سلسلہ رہا ہے بہت بڑی شہرت اور نام آوری حاصل ہوئی ہے۔ دور و دراز سے جوق جوق لوگ انکی شہرت منکر مستفید ہوتے۔ آخر میں عبادت۔ زہد۔ تنہائی کو زیادہ محبوب رکھتے مختلف فنون میں بہت سی مضامین تصنیف فرمائی ہیں۔ اشر مصنفات میں یہ کتابیں معدود ہیں۔ کتاب الوسیطہ والتبسط والوجیز۔ کتاب الخلاصہ۔ احیاء علوم الدین۔ مستصفی۔ المنحول۔ المنحل۔ تہاتہ الاعلا سفہ حکاک النظر۔ معیار العلم۔ المقصد الاسنی فی شرح اسرار اللہ فی مشکوٰۃ الانوار۔ المنقذ من الضلال۔ حقیقۃ القولین۔ کیمیائے سعادت۔ چودہ جلدی، الآخرہ و شنبہ کے روز شنبہ ۱۰۸۵ھ طوس میں وفات پائی۔ (طبقات اسکی وغیرہ)
۲۷۰۴	۲۷۸	جواب اہل العلم والایمان	امام تقی الدین علی بن ابی طالب ابو العباس احمد بن عبد الجبار بن عبد السلام بن عبد الجبار بن النضر بن محمد بن النضر بن علی بن عبد السلام بن تیمس الحرانی۔ المتوفی ۷۲۸ھ		مطبوعہ مصر ۱۳۲۵ھ	۶۰۰	
							امام ابن تیمیہ سے سوال کیا گیا ہے کہ احادیث میں وارد ہے کہ سورۃ قل هو اللہ احد۔ ثلث قرآن کے برابر ہے۔ اس طرح سورۃ الزلزۃ کو نصف قرآن اور سورۃ فیل یا ایہا الکافرون کو ربع قرآن کی برابر فرمایا گیا ہے۔ انکے علاوہ اور بھی بعض آیات کی فضیلت مذکور ہے۔ اس تفسیر میں فضیلت سے کیا مراد ہے حالانکہ قرآن شریف تمام آیتیں ہونے میں برابر ہے۔ اس کتاب میں ابن تیمیہ نے اس سوال کا مدلل اور محقق جواب تفصیل کے ساتھ لکھا ہے آغاز صفحہ ۲ مسئلہ شیخ الاسلام

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ہارونی نے جواباً طبعین سے کہا کہ اگر قاضی صاحب بعینہ اپنی اس تقریر کا اعادہ کر دیں تو میں ان کے دعوے کو تسلیم کئے لیتا ہوں۔					
		علاوہ اس کتاب کے اسکے اور بھی مصنفات کثیرہ ہیں۔ ماہ ذیقعدہ شنبہ کے روز ۲۳ ۱۲۰۳ھ بغداد میں وفات پائی۔ اسکے بیٹے حسن نے نماز جنازہ پڑھائی۔ پہلے اپنے مکان میں دفن ہوئے۔ پھر مقبرہ باب حرب میں منتقل کئے گئے۔ باقلانی نسبت بمع باقلا کی مناسبت سے کی گئی ہے۔ (ابن خلکان)					
۲۷۰	۲۷۵	تفسیر القرآن العظیم المسی	الشیخ ابی محمد سہیل بن عبد اللہ		مطبوع مصر	۲۰۴	
		بالتفسیر التستری	التستری المتوفی ۳۲۵ھ		۱۳۲۶ھ		
		یہ مختصر کتاب ہے تمام قرآن کی بالاستیعاب تفسیر نہیں ہے۔ تمام سور قرآنیہ کی بعض بعض آیات کو لیکر تفسیر کیا ہے۔ شیخ ابو یوسف احمد بن محمد بن قیس انجری نے ۲۷۵ھ ہجری میں علامہ تستری سے اس کی سماعت کی ہے۔ انہیں کی راویت سے یہ تفسیر مروی ہوئی۔					
		آغاز صفحہ ۲۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ خاتمہ صفحہ ۲۰۴ واللہ سبحانہ وتعالیٰ علہم					
		علامہ تستری اکابر اولیاء اور اعظم مشائخ میں ہیں۔ ابن الاثیر اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ ۲۰۰ھ ۱۲۰۳ھ					
		اچھا تولد تسترین ہوا (ستر درستان میں ایک شہر کا نام ہے) خوارق و کرامات و ریاضات شاقہ میں اپنے وقت کے شیوخ میں حدیث النظمیر مانے گئے ہیں۔ علوم حقیقت اور دقائق طریقت میں آپ کی مہارت و وسعت					
		بہت بڑی ہوئی ہے۔ سلوک میں اپنے مامون محمد بن سوار سے مجاز ہیں انہیں کے حسن تعلیم و فیض صحبت سے					
		مدارج قصوے پر پہنچے۔ ان کے فوائد مشہورہ میں یہ اقوال ہیں۔					
		الناس ینام اذا ما نوا انتبهوا فاذا انتبهوا اندموا واذا اندموا لم یستفهموا					
		ما من ساعة الا والله یطلع فی القلوب فأتی قلب وجد فیہ غیوۃ سلط علیہ العبد					
		اصول طریقنا سبعة التمسك بالكتاب والاقتداء بالسنة واكل الحلال وكف					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مراجعة علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		فی المحکم والمتشابہ - خاتمہ حصہ دوم صفحہ ۲۰۷ و عفل عن ذکرہ الخافلون					
		(علامہ سیوطی کا ترجمہ اس سے پہلے نمبر ۲۵۶ پر تحریر ہو چکا)					
		اعجاز القرآن	القاضی ابوبکر محمد بن ابی بن محمد بن جعفر بن القاسم المعروف بالباقلانی البصری المتوفی ۴۵۳ھ				
		<p>یہ کتاب الاتقان فی علوم القرآن متذکرہ بالا کے دونوں حصوں کے حاشیہ پر ہے۔ اس کتاب کا تعلق علم اعجاز القرآن سے ہے جو فروع فی تفسیر سے شمار کیا جاتا ہے۔ قرآن شریف کا اعجاز جن جہوں میں ثابت ہوتا ہے انکو بسط کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ اور سنا الفین کے اقوال کی تردید نہایت قوت کے ساتھ کی ہے جو قرآن شریف کی نسبت کہتے تھے ان هذا السمر مبین۔ اساطیر الاولین۔ لولتاء لقلنا مثل هذا۔ وغیر ذلک۔ اس موضوع خاص میں یہ کتاب نہایت حسن و خوبی کے ساتھ تالیف ہوئی ہے۔ آماز حاشیہ صفحہ ۲ حصہ اول الحمد للہ المذہب علی عبادہ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۲۰۸ حصہ دوم وهو حسبی وحسبک ونعم الوکیل۔</p> <p>قاضی باقلانی نوطناً بغدادی۔ علماً و حید زمانہ ہیں۔ اعتقاداً امام ابو الحسن الاشعری کے پابند اور ان کے مذہب کے سخت مؤید ہیں۔ علم کلام میں ان کا پایہ بہت بڑا ہوا ہے۔ اس فن میں انکو امام سمجھا جاتا ہے۔</p> <p>جودت استنباط اور سرعت جواب میں او حد زمانہ مانے گئے ہیں۔ مباحثہ اور مناظرہ میں یدِ بطول رکھتے۔ انکی وسعتِ تقریر کے مقابل خصمِ مقابلہ کی تاب نہ لا سکتا۔ ایک روز ابی سعید ہارونی سے کسی مسئلہ میں مناظرہ ہوا۔ بڑی یرر زور اور طویل تقریر کرنے کے بعد حاضرین سے خطاب کیا کہ اگر ہارونی صرف میرے اس کلام کو بچنے بیان کر دیوں تو میں یرر دوسرے جواب کا اُن سے طالب نہیں۔</p>					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		بلا خوف و خطر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی واسطے حبۃ بندہ کرنا مذہبی۔ اور اجراء سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچ کر کوشش کی۔ جو لوگ دنیوی لذات کو لغو آخری پر مقدم سمجھیں وہ انکی اس دینداری اور حق پرستی سے کد رہیں اور لوگوں کو ایسا متبع دیکھ کر انہیں حد سے شعلہ بجا اتھام و ثمت کے و جہنم سے انکے دامن عصمت کو مٹا دیا۔ جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ دمشق کے قلعہ میں دو سال سے زیادہ محبوس رکھے گئے۔ اور آخر میں مقتدر مجبور کئے گئے کہ قلم و دوات وغیرہ لے کر یاس نہیں چھوڑا گیا۔ بالآخر حالت محبوسی میں ۲۸ ذیقعدہ دو شنبہ کی شب سن متذکرہ بالا میں وفات پائی۔ (مرآۃ الجنان - فوات الوفاات وغیرہ)				
۲۸	۲۴	الاتقان فی علوم القرآن الجزء الاول والثانی مع اعجاز القرآن	ابو الفضل جلال الدین ابن بن الکمال ابی یوسف محمد بن الشافعی المتوفی ۵۹۰ھ	۸۷۰ھ نہرست خدیوہ ۱۳۱۷ھ	۲۰۲ ۲۰۸	مطبوعہ مصر
		نادر اور بدیع المثل کتاب ہے۔ انواع علوم قرآن میں ایسی مہذب اور جامع الفوائد کتاب ہے جسے تصنیف نہیں ہوئی۔ علامہ بدر الدین زرکشی متوفی ۷۹۷ھ نے اس موضوع پر جو البرہان فی علوم القرآن تالیف کی ہے۔ اور نینائیس انواع پر اسکو مرتب کیا ہے۔ ہر جہد کہ بڑی شاندار کتاب ہے مگر سیوطی کی یہ کتاب اس سے فائق ہے۔ سیوطی نے اپنی اس کتاب میں ان تمام انواع کو درج کر کے ایک مستند بہ اضافہ کیا ہے۔ تمام انواع کی تعداد اسی سے زیادہ قائم کی ہے۔ علامہ سیوطی نے ایک بڑی تفسیر لکھی ہے جو مجمع البحرین کے نام سے موسوم ہے۔ کتاب الاتقان کو بطریق معتدثہ سے تالیف کیا ہے۔ پوری کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ نسخہ ہر ایک دو فون سے اول دوسرا مجلد ہیں۔ آغاز حصہ اول صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب۔ ختم حصہ اول صفحہ ۲۰۲ بل متبع الدلیل ابتداء حصہ دوم صفحہ ۲ النوع الثالث والآخر				

نمبر موجو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد نسخہ	کیفیت
۲۸۳۵	۲۴۳	تفسیر سورۃ الاخلاص	شیخ ابی العباس تقی الدین المشہور بابن تیمیہ حرانی المتوفی ۷۲۸ھ		مطبوعہ معمر ۱۳۷۲ھ	۱۴۰	

سورۃ اخلاص کی تفسیر بڑی تفصیل و وضاحت کے ساتھ لکھی ہے۔

امام ابن تیمیہ دس یا بارہ ربیع الاول کے دو شنبہ کے دن ۶۶۱ھ میں بلدہ حران میں پیدا ہوئے۔ اور وہیں نشو و نما پایا۔ اہل تاتار کے جور و فساد کی وجہ سے ۶۷۶ھ میں انکے والد انکا اور دوسری گھر والوں کو حران سے لیکر دمشق چلے آئے۔ یہاں بڑے بڑے علماء و فضلاء سے جیسے مجد الدین بن عساکر اور یحییٰ ابن صیرفی۔ اور قاسم بن اربلی اور انکے سوا بہت کچھ کبار سے روایت و سماعت حدیث کا اتفاق ذہن و ذکاوت خدا داد سے تمام علوم و فنون میں تبحر کامل پیدا کیا جس علم و فن کی طرف توجہ کی جہاز نام حاصل ہوئی۔ قوت حافظہ استقدر بڑی ہوئی تھی کہ یاد کیا ہو کہ یہی فراموش نہوا۔ تھوڑی سی عمر میں فتویٰ اور تدریس میں شہرت پیدا ہو گئی۔ دن رات تالیف و تصنیف میں مستغرق رہتے۔ صاحب مرآۃ الجنان کہتے ہیں کہ انکے مصنفات دو سو سے زیادہ بیان کئے گئے ہیں۔ بعض دوسرے مؤرخین نے اس سے زیادہ تعداد لکھی ہے۔ صاحب فوائد الوفیات لکھتے ہیں کہ میرے علم میں متقدمین و متاخرین سے کوئی شخص ایسا کثیر التصانیف نہیں ہے۔ بڑی بات قابل مدح یہ ہے کہ جو کچھ لکھتے تھے اکثر حافظہ کی قوت سے لکھتے کتابیں پاس نہوتین۔ محبوبی کو زمانہ میں تالیف کا زیادہ اتفاق رہا۔ وہاں کوئی کتاب وغیرہ پاس نہ تھی۔ مذہباً جنسلی تھے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں بڑے سرگرم رہتے۔

زہد و ورع۔ حلم و تواضع۔ شجاعت و کرم۔ جنت و صیانت۔ اخلاص و حسن قصد وغیرہ میں یکجا قوت مانے گئے ہیں۔ انکے زمانہ میں بدعات و حوادث کا بید شیعور ہو گیا تھا۔ سلاطین و رعایا عام و خاص سب کے سب منکرات میں مبتلا تھے لہذا شمس اللہ۔ ایسے نازک اور آشوب کے زمانہ میں

نمبر کتاب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب ہذا احمد علی صاحبی کے اہتمام سے طبع ہوئی ہے۔ شروع کتاب کے پہلے ایک صفحہ بطریق مقدمہ النثر لکھا ہے۔ انہیں تحریر کرتے ہیں کہ مولف کے حالات کے متعلق بننے بہت سی کتب تواریخ وغیرہ دیکھیں مگر اطلاع نہیں پائی۔ ساتویں صدی کے اعیان میں مین ۱۲۱۱ء تک موجود تھے۔ اس لئے کہ اسی سال میں انہوں نے اپنے ایک شاگرد کو اجازت اپنے ہاتھ سے لکھو دیا ہو۔ جسکی نقل بعینہ اس کتاب کے آخر میں موجود ہے۔				
۲۸۳۷	۲۷۲	النبیان فی قسام القرآن شمس الدین ابی عبد اللہ بن ابی بکر الخنسی المعروف بابن القیم الجوزی المتوفی		طبع ۱۲۱۱ھ مکہ مکرمہ	۱۵۷	
<p>اس کتاب میں ان آیات کا بیان اور تفسیر ہے جنہیں قسم واقع ہوئی ہو۔ شروع صفحہ ۱۵۷ استعین والحمد للہ رب العالمین۔ ختم صفحہ ۱۵۷ والحمد للہ رب العالمین حافظ ابن تیم جوزی لقب ابن شمس الدین اور کنیت ابو عبد اللہ اور نام محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن حریر بن قیم ہے۔ دمشق کے رہنے والے ہیں ۱۱۹۱ھ میں پیدا ہوئے۔ فروعات میں جنہی مذہب کے تابع تھے۔ بہت سے اکابر علماء سے اخذ علم کیا ہو۔ ابن تیمیہ کے ارشد تلامذہ اور متبعین میں ہیں۔ تلمذہ علوم میں دستگاہ کمالی رکھتے تھے۔ مدرسہ صدریہ میں ایک زمانہ تک تدریس کا کام کیا۔ اور جوزیہ مدتوں امام رہے۔ کثیر التصانیف اور بڑے عابد و تہجد گزار ہیں۔ متعدد حج ادا کئے۔ مدتوں مجاور مکہ معظمہ رہے۔ بہت سے لوگوں نے اسے اخذ علم کیا۔ تصانیف انکے مشہور و متداول ہیں۔ شب پانچشنبہ ۲۳ رجب ۱۱۵۸ھ میں انتقال فرمایا۔ جامع جراح میں نظر کے بعد نماز جنازہ پڑھی گئی اور مقبرہ باب صغریٰ میں مدفون ہوئے۔</p>						

نمبر موجودہ	نمبر شا	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ فلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب کی صورت میں طبع کی گئی۔ اس تفسیر میں پہلے مقدمہ التفسیر ہے، اس میں قرآن شریف کی خوبیاں اور وجوہ تفسیر مذکور ہیں۔ اسکے بعد سورہ فاتحہ کے اسما بیان کر کے بسم اللہ کی تفسیر مع سورہ فاتحہ شروع کی اور آخر میں افعال عباد میں گفتگو تفصیل کے ساتھ کی گئی ہے۔ پھر حضرت زینب و زید رضی اللہ عنہما کے قصہ کے متعلق تحقیق لکھی ہے۔ ان بیانات کے ضمن میں بعض دیگر مسائل اختلافیہ کا بھی حل کیا گیا ہے۔					
		عبارت آغاز صفحہ ۲ حمد لمن علیہ الامینین بالقلم خاتمہ صفحہ ۱۰۲ والحمد للہ رب العالمین					
		شیخ محمد عبدہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۵۸ھ میں پیدا ہوئے۔ جامع ازہر میں تمام علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل کی زیادہ تر سید جمال الدین معروف بانفانی کے فیض تعلیم سے پایا۔ علماء مشاہیر میں بڑے فضل و کمال کے شخص اور مرجع خاص عام تھے۔ جملہ علوم میں کامل دستگاہ اور ضمیمہ ضائف تفسیر میں بڑی قدرت رکھتے۔					
		رئیس مدرسہ جامع ازہر اور تمام اطراف و اکناف مصر کے مفتی مشہور ہیں۔ تمام عمر تدریس و افتاء میں بسر کی اسکے علاوہ ان کے مؤلفات میں شرح نہج البلاغۃ - کتابہ فی التوحید بھی بیان کی گئی ہے۔					
		آٹھویں جمادی الثانیہ ۱۳۲۳ھ اسکندریہ میں رحلت فرمائی۔ وہاں سے مصر جنازہ لایا گیا۔ اوپر میں مدفون ہوئے۔					
		(تاریخ الاستاذ الامام الشیخ محمد عبدہ - الجزر الثالث)					
۲۸۴۰	۲۷۱	حج القرآن	الامام ابی الفضل احمد بن محمد بن انظر بن النجار		مطبوع مصر ۱۳۲۰ھ	۱۰۴	
			انحفی من اعیان القرن				
		مؤلف نے اس کتاب میں ان آیات کا شمار کیا ہے جنہ ہر فرقہ اسلامیہ نے اپنے اپنے مذہب پر حجت و استدلال پکڑا ہے۔ نفیس اور کارآمد کتاب ہے۔ شروع صفحہ ۳۵ الحمد للہ الذی الی آخر ختم صفحہ ۹۵ الطیبین المتقین۔ الی آخر۔					
		مؤلف علامہ ہاتون صدی کے فضلا میں ہیں۔ ان کا ترجمہ باوجود تفتیش و جستجو کہیں دیکھا نہیں گیا۔					

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		ایضاح مفصل - ابن حجاب - حیوۃ الحیوان - دوسری وغیرہ کتب اور اہل کتب کے حوالے دیئے ہیں۔ کتاب ہذا کے صفحہ ۷ میں لکھتے ہیں کہ شرح المواقف پر مبنی حواشی لکھے ہیں۔ صفحہ ۲۷ میں لکھتے ہیں کہ اسم اللہ کی تحقیق میں ایک رسالہ لکھو گا۔ صفحہ ۵۵ کے بعد چند ورق کم۔ صفحہ ۱۵۱ کے بعد بعد ایک ورق کم۔ یہ صفحہ ۳۲ - صفحہ ۲۲۴ - صفحہ ۳۷۷ میں بھی اپنے حواشی شرح المواقف کا ذکر کیا ہے۔ صفحہ ۸۴ میں بحث ایمان اور تصدیق میں لکھتے ہیں کہ ایمان بہت مباحث ہیں۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ ایک علیحدہ رسالے میں اسکو لکھو گا۔ کتب خانہ کی فہرست تفسیر نمبر ۸۴ پر بھی ایک نسخہ ہے۔ مگر خطبہ نہیں ہو اسکا ایک نسخہ بلا خطبہ کتب خانہ خدیویہ میں بھی ہے۔ ابتدا صفحہ اول الحمد للہ الذی انزل آیات دینا وحکاماتہ من ام الکتاب و آخر متشابہات و افضل الصلوٰۃ و اكمل التسلیات علی سیدنا محمد الموبد بالخیرات المعجزات البہارات خاتمہ صفحہ ۸۳۷ قوالہ من الجنة والناس اما من جہۃ الجنة فبا اعتبارہ انہ یجعل فی الخواطر النجس لہم النار و ایصال حضرت محشی علام کا مفصل ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔					
۲۸۹۰	۲۶۹	کتاب النسخ و المنسوخ علامہ ابو جعفر احمد بن محمد بن اسماعیل بن یونس المرادی المعروف بابن النخاس النعمانی المصری المتوفی سنہ ۳۳۸ قبل	مطبوعہ مصر ۱۲۳۳ھ	۲۷۴	۱۰		
		اس کتاب میں پہلے نسخ کے معنی - اصل لفظ کی تحقیق - اسکا اشتقاق - ناسخ و منسوخ کے تعلم کی ترغیب نسخ و بدلہ کا فرق لکھ کر آیات ناسخ و منسوخ کو سور قرآن کی ترتیب کے ساتھ معدود کیا ہے۔ اس موضوع میں یہ کہ اب نہایت تحقیق کے ساتھ تالیف ہوئی ہے۔ کتاب کے اول میں فہرست ابواب بھی منضم ہے۔ آیات صفحہ - بعد عبارت الحاقی نبتاً فی هذا الكتاب الخ خاتمہ صفحہ ۲۷۶ و لا تأسف فیہا۔					

نمبر شمارہ	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
	الباب الاول فیما ورد فی سورة البقرة خاتمة صفحہ ۳۵	افضل الصلوٰۃ والسلام مولف سلمہ اللہ تعالیٰ اسی زمانہ کے فضلا میں ہیں۔ انکی حیات ہی میں یہ کتاب طبع ہوئی ہے۔				
۲۶۷	اسند القرآن اجتہاد محمد بن ابی بکر عبداللہ الرازی	عقلمی ۱۳۱۶ھ	۳۵۸			
	تقیع کتابت ۱۰۹۴ - سطر ۱۹ - خوشخط تعلیق کاغذ رب ویزر - نوشتہ محمد نظیر الدین خان رامپوری ولد امام ندین خان سادہ کار خوش نویس المتوفی ملازم کتب خانہ ہذا یہ نسخہ کتب خانہ کے فن تفسیر القرآن کے نمبر ۶ کے نسخہ سے نقل ہوا ہے۔ سوال و جواب بہ لفظ فان قبل و قلنا اور سورتون کے نام قرمز سے لکھے ہیں۔ باقی کتاب کے حالات کے لئے فن تفسیر کا نمبر ۲۶۳ ملاحظہ کیا جائے۔					
۲۷۸	حاشیہ الکا زونی علی التفسیر البیضاوی	الفاضل ابی الفضل القرطبی العبد یقنی الخلیف المشہور بکا زونی المتوفی فی حدود سنة ۹۹۰ھ السید الحق الدواعی	عقلمی	۸۳۸		
	تقیع کتاب ۱۱۰۸ - انچہ - تقیع کتابت ۸۰۸ - سطر ۲۶ - کرم خوردہ - پیوند کار کثیر خط مایقر ناقص - نستعلیق قدیم - کاتب کا نام تحریر نہیں ہے - پیوند کاری سے اکثر جگہ حروف چھپ گئے ہیں کاغذ بو سیّدہ - حاشیہ معمولی کاغذ بادامی کانیا لکھا گیا ہے - دیکھ نے بہت اثر کیا ہے۔ تفسیر بیضاوی جو مؤلفہ فاضل ناصر الدین عبد اللہ بن عمر البیضاوی المتوفی ۶۸۵ھ کی مشہور کتاب ہے۔ اسکا یہ نہایت لطیف اور دقیق حاشیہ ہے۔ حضرت محشی نے اس میں بڑے بڑے حقائق اور نکات بھرے ہیں۔ بیضاوی پر اور بہت عوامی ہیں اگر جس تحقیق اور تدقیق کے ساتھ یہ حاشیہ لکھا گیا ہے دوسرا اسکا ہم پہ نہیں ہو سکتا۔ مصنف نے اس حاشیہ میں شرح مختصر تفارانی - شرح الموقف شہرستانی - امام غزالی - طوابع - کتب صحاح - رضی - تقی الدین سبکی - حاشیہ الثمینیہ تصیریفات					

نمبر کتاب	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد صفحات	کیفیت
		بین آپ گیارہویں امام مانے گئے ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت کی تاریخ مختلف فیہ ہے۔ ۳۱۰ھ چشتی ربیع الاول یا ربیع الآخر ۳۱۲ھ مدینہ منورہ میں آپ کا تولد ہوا۔ آپ نہایت خوش خصال۔ بدیع الجمال عابد زاهد۔ کریم الاخلاق مجسم اشفاق۔ فصیح بلیغ۔ علم و حلم سے موصوف مردت و فتوت کے ساتھ معارف و یافوت۔ امانت۔ جرأت۔ شجاعت میں فرد کامل تمام اوصاف کمالیہ میں اپنے اکابرین کے قدم بقدم آپ کے کمالات و کرامات کا احصاء قدرت بشری سے باہر ہے۔ آپ کے مناقب و محامد میں بڑی بڑی کتابیں تصنیف ہیں۔ ربیع الاول یا جمادی الاول ۳۱۲ھ یا ۳۱۱ھ سرمن رائے میں (جو آپ کی سکونت کا مقام ہے) انتقال فرمایا۔ اور آپ سے والد علی شان کے پھلو میں مدفون ہوئے۔ ابن خلکان وغیرہ					
۲۵۵۶	۲۶۵	الفوائد الربانیہ فی تفسیر ما ورد فی القرآن من الاموال والنواہی لا تفسیر الخ	مولانا عبدالغفران حکیم	۱۳۲۲ھ	مطبوعہ	۳۵۲	
		تفسیر ما ورد فی القرآن من الاموال والنواہی لا تفسیر الخ	ابن عمر اسم بن حسین عبدالحکیم	۱۳۲۵ھ	۲		
		نہایت تحقیق و تنقید کے ساتھ آیات احکامیہ کی تفسیر لکھی ہے۔ تفسیر معتبرہ اور احادیث مشہورہ سے مستفاد و استنباط کیا ہے۔ پوری کتاب یکے دو جلدوں میں تقسیم ہے۔ پہلی جلد میں ان آیات کی تفسیر ہے جو اوامر و تنہیہ کے متعلق ہیں۔ جلد ہذا پہلی جلد ہے۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲۔ الحمد للہ الذی اجتب بقدر تبحر و خلفہ فلا تراء عبارت ختم صفحہ ۳۵۱ بحقوق حمد و شکر آمین۔ دونوں جلدوں کے اول میں فہرست ابواب منظم ہے۔					
۲۵۵۶	۲۶۶	الفوائد الربانیہ فی تفسیر ما ورد فی القرآن من الاموال والنواہی لا تفسیر الخ	مولانا عبدالغفران حکیم	۱۳۲۲ھ	مطبوعہ	۳۵۲	
		تفسیر ما ورد فی القرآن من الاموال والنواہی لا تفسیر الخ	ابن عمر اسم بن حسین عبدالحکیم	۱۳۲۵ھ	۲		
		دوسری جلد ہے۔ اس میں آیات قرآنیہ کی تفسیر ہے جن کا تعلق نواہی و تنہیہ سے ہے۔ ابتدائی صفحہ ۲					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیسٹ
		پورے قرآن کی تفسیر شبہ زیادہ تر بیان اس میں احادیث سے کیا گیا ہے۔ بعض مقام پر سابق ولائ کے ارتباط کو بھی زیادہ بتاوا نہیں کیا گیا۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ الواحد لا حول ولا قوت الا باللہ لا حول ولا قوت الا باللہ خاتمہ صفحہ ۳۷۳۷ لا حول ولا قوت الا باللہ تبارک وتعالیٰ فیہ۔					
		مولانا قاسمی علیہ الرحمۃ و آلہ التثانیہ میں تفسیر نے الحدیث صحیح المذہب مشہور ہیں۔ اس تفسیر کے علاوہ اس کے مضامین میں اور بھی کتب ہیں۔ ان کا سال وفات اور تفصیلی ترجمہ معلوم نہیں ہوا۔ کتاب منہی افعال فی احوال الرجال انکی نسبت اس قدر تحریر ہے۔					
		تفسیر القرآن المنسوب الی سیدنا امام السن المتوفی ۲۶۰ھ ۲۶۰ھ	سیدنا امام ابو محمد حسن بن علی بن محمد بن علی بن ابن جعفر الصادق بن محمد باقر بن علی بن ابی طالب بن محمد				
		یہ تفسیر کتاب مرقومہ بالا کے حاشیہ نمبر ۲۶۵ تک ہے۔ اس کے بعد حاشیہ پر بھی وہی تفسیر ہے جو متن میں ہے۔ ساسل پورے قرآن کی تفسیر کا وجود تو تمام دنیا میں آج کسی جگہ نہیں پایا جاتا۔ صرف سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آیہ ومن یکتہمہا فأنہ أشقر قلبہ تک ہے۔ پہلے پارہ کے پاؤ پارہ تک تو زیادہ بسط و تفصیل ہے اس کے بعد ازاں بیان بدل گیا ہے۔ کتاب کشف الحجب والاستار میں اس تفسیر کی نسبت لکھتے ہیں فی هذا التفسیر مختلفون منهم من جزم بانہ موضوع ومنہم من ذهب الی انہ معتدل صحیحہ وقد طال السید محمد باقر الامام الحسینی الکلام فیہ شروع حاشیہ صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین خاتمہ حاشیہ صفحہ ۲۶۵ الاما التقط منہا					
		سیدنا حضرت امام عسکری رضی اللہ عنہ۔ آپ کا اسم مبارک حسن۔ اور لقب عسکری ہے۔ ائمہ اثنا عشر					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
				<p>حضرت مولف رحمۃ اللہ کا ہیکل یہ نہیں چلا کہ کسی صدی کے فضلا میں ہیں۔ کشف الظنون میں حاجی خلیفہ کا بیان انکی نسبت نہایت مضطرب کے ساتھ ہے۔ مسئلہ القرآن واجوبہا کے تحت میں لکھتے ہیں شمس الدین ابی بکر محمد بن ابی بکر الرازی۔ صاحب مختار الصحاح۔ المتوفی سنہ ۴۶۰ وستمائة (۶۶۰) کتاب الصحاح کے موقع پر تحریر کیا ہے واختصرہ الشیخ الامام محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی وافق فراغه عشية يوم الجمعة سنة ستين وسبع مائة ۴۶۰ جس مقام پر غریب القرآن کے مؤلفین کو نام بنام لکھا ہے وہاں کی عبارت یہ ہے۔ وابو عمرو الزاهد الامام زین الدین محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی صاحب مختار الصحاح۔ وفرغ من تعليقه فسنه ثمان وستين وستمائة (۶۶۰) فرست آصفیہ حیدر آباد میں مولف مختار الصحاح کی وفات ۹۴۲ ہجری میں لکھی ہے۔</p> <p>اكتفاء القنوع بما هو مطبوع میں مختار الصحاح کے مولف کو اس طرح لکھا ہے۔ مختار الصحاح اختصرہ محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی فرغ من تلخيصه ۴۶۰ م ۱۳۵۹ م ضمیمہ فرست کتب عربیہ قلمی مرتبہ سرچارلس روپن نمبر ۸۵ پر مختار الصحاح کے بیان میں لکھا ہے کہ روسین کی تحقیق سے مولف کی حیات ۴۵۰ تک پائی جاتی ہے۔ اور ابو وارث کے نزدیک وفات (۶۸۰) میں ہوتی ہے۔ انہیں فاحش اختلافات کی بنا پر مولف تفسیر زاد کا تفصیلی ترجمہ معلوم نہ ہو سکا۔</p>			
		اسئلہ القرآن واجوبہا	الشیخ محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی صاحب مختار الصحاح				
		یہ نسخہ فن اعراب القرآن میں کتاب نمبر ۷ کے حاشیہ پر ہے۔					
۲۵۳۲	۲۶۶۴	تفسیر القرآن مع تفسیر المنہج	الفاضل الاجل علی بن ابی حمزہ بن ہاشم ابی الحسن		مطبوعہ طران	۳۷۳	۱۳۱۵ھ

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبع و یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کاتب کا نام اور تاریخ کتابت تحریر نہیں۔ اوراق پر کرم خوردگی اور آبرسیدگی کا اثر زیادہ ہو۔ بوجہ گنگنی کے اوراق اکثر جگہ پھٹ گئے ہیں مگر عبارت میں کوئی غلطی نہیں آیا۔ کتاب کے اول و آخر صفحہ پر دو محرمین بیضاوی حافظ احمد محمدی ۱۳۹۹ ہجری نام کی ثبت ہیں صفحہ (۱۶۲، ۱۶۳) کی پہلی سطریں کٹ گئی ہیں شروع کتاب سے صفحہ ۲۵۶ تک سورتوں کے نام کی جگہ چھوٹی ہو۔ صفحہ ۲۵۷ سے سورتوں کے نام ختم ہونے سے لکھے ہیں					
		مختصر تفسیر ہے۔ سوال و جواب کے طریق پر مطالب قرآنی کی تفسیر لکھی ہو۔ بان موسے زیادہ سوال و جواب پوری تفسیر میں درج ہیں۔ خطبہ میں لکھتے ہیں کہ اس تفسیر کے اکثر مطالب کتب علماء سے منقول ہیں بعض خاص فوائد ایسے بھی ہیں جنکا القامحائب اللہ مجبور ہوا ہے۔					
		اس تفسیر میں جہان مسائل ادب۔ لغت۔ نحو وغیرہ کے بیان کی ضرورت پڑی ہو۔ زجاج۔ مسبرد۔ جرہری۔ ازہری۔ امرار القیس۔ مقاتل وغیرہ کے کلام سے توشیح کرتے ہیں۔ دقائق ومعانی کے بیان میں کشاف۔ ابن قتیبہ۔ سیدنا حضرت ابن عباس وغیرہ کے بیانات کو سند پیش کرتے ہیں۔					
		عبارت ابتدائی صفحہ ۲ قال المفتقر الی رحمة الله ربہ ومغفرته۔ محمد بن ابی بکر بن عبد القادر الرازی عفی الله عنه وغفر له ولجميع المسلمين۔ اس قلمی نسخہ میں اس عبارت کے بعد یہ لکھا ہو ہذا مختصر جمعت فیہ الخ وذا یسیراً۔ نسخہ مطبوعہ میں بعد قول ولجميع المسلمين کے الحمد لله رب العالمین۔ ہذا مختصر الخ تحریر ہے صفحہ ۱۳۶ میں فاذا اقبل الله لباس الجحیم کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ باتیں علم بیان کے دقائق ہیں۔ جنکو تفصیل سے روضة الفماجہ میں میز لکھا ہے عبارت خاتمہ صفحہ ۲۸۳ لان الثقلین هو الجنسان الموحون فان بنسبنا حقوق الله لله والله اعلم وصلى الله على سيدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔					
		ایک مطبوعہ نسخہ اس کتاب کا فن اعراب القرآن میں کتاب بہار کے حاشیہ پر بھی ہے					

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نصفین	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۲۲۴۲	۲۹۶	امام ابو الیمان فی کشفہ بعض اسرارہ القرآن حضرت شیخ اکبر اللہوی	۵۶/۲	مطبوعہ رحیم آباد ۱۳۱۰ھ	۳۵۸	
<p>سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ مولف نے اس تفسیر میں فلسفہ اور تصوف کا رنگ اختیار کیا ہے۔ خود فرماتے ہیں کہ میں اپنے کلام میں مفسرین کا کلام مخلوط نہیں کیا بلکہ مواہب جعفری کی جانب سے جو فیضان ہوا اسی کو قلمبند کیا ہے۔</p> <p>شروع صفحہ ۲ وصلی اللہ علیہ المصطفین۔ ختم صفحہ ۳۵۸ و اعلیٰ درجات رحمہ اللہ۔ ابتداء میں چند اوراق مولفہ مولنا عبداللہ احمد حسنی امینی اہلی کے حضرت مولف اور حضرت شیخ اکبر کے محققہ حالات میں منظم ہیں۔</p> <p>علامہ قنوی۔ ابوالعالی انکی کنیت ہے۔ علوم ظاہری اور کالات باطنی دونوں کے جامع ہیں۔ مولنا روم قدس سرہ کے معاصر اور صحبت ہیں۔ شیخ سعید الدین جموی سے بھی اکثر یکجا رہی ہے۔ مولنا قطب الدین شیرازی علم حدیث میں انکے شاگرد ہیں۔ شیخ مویذ الدین جندی۔ مولنا شمس الدین ابوبکی۔ شیخ فخر الدین عراقی۔ شیخ سعید الدین فرغانی بھی انکی تربیت و صحبت سے فیضیاب ہوئے ہیں۔ خواجہ نصیر الدین طوسی سے اکثر مناظرہ کا اتفاق رہا ہے۔</p> <p>اس تفسیر کے علاوہ اور بھی ایسے مصنفات ہیں۔ مفتاح الغیب۔ نصوص۔ نفحات الہیہ۔ شرح حدیث الدعین سہ کشف الاستار جو آہر الحکم۔ المستخرجات الموروثہ من جامع الکلم ۶۲۲ میں انکی وفات قنوی</p>						
۲۳۳۵	۲۹۳	اسئلہ القرآن واجوبہا شیخ محمد بن ابی بکر بن عبدالقادر الرازی صاحب		قلمی	۲۸۳	
<p>تقطیع کتابت ۱/۵ * ۲ ۱/۸ انچ۔ سطر فی صفحہ ۱۹۔ کاغذ باریک دہلی۔ خط نسخ معمولی۔ کتابت سیاہی</p>						

نمبر چودا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>پوری قرآن شریف کی تفسیر ہے دو جلد و نیز منقسم۔ پہلی جلد سورۃ فاتحہ سے سورۃ کہف کے خاتمہ تک۔ شروع اس تفسیر کا صفحہ ۲ الحمد للہ المانزۃ بذانہ خم صفحہ ۵۱۷ و یستغفرون لا حتی یستقیظ اس جلد کے صفحہ اول پر ۱۲۷۸ میں مطبوع ہونا اور ختم جلد کے آخری صفحہ پر ۱۳۵۸ میں مطبوع لکھا ہے۔ دوسری جلد سورۃ مریم کے شروع سے آخر کلام عجیب تک اس جلد کا سال طبع ۱۳۰۶ھ لکھتے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲ کہ فی بعض قال السدی الخ ختم صفحہ ۵۱۸ مفاہیج دارالسلام اس سے قبل نمبر ۲۵۷ پر حضرت مولف رحمۃ اللہ کا ترجمہ لکھا گیا ہے۔</p>
۸۲۹۹	۲۶۱	تفسیر سورۃ الفاتحہ	مولوی محمد عاشق ساکن پھلت۔ شاگرد ولی اللہ	قلمی	۱۲		
							<p>تقیع کتاب ۳/۱۱ ۷۸۱۱ انجہ کتابت ۸ × ۴ انجہ سطر ۱۹ خط متعلیق مہولی۔ کاغذ نہایت باریک انگریزی۔ آغاز کتاب الحمد لمن احاط بحیثم المحامد اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً۔ والصلوۃ والسلام علی من صارا محمداً بحکال مطہریۃ لولی الثنا بارزاً و کامناً۔ عبارت خاتمہ هذا ما اطلع علیہ الفقیر الی رحمۃ ربہ الکریم من علوم فائتحة القرآن العظیم بفیض الولی الرحیم و الحمد للہ اولاً و آخراً۔</p> <p>اس تفسیر میں اہل دلائل کے طریق پر عقلی بحث کی ہے۔ کتاب میں کیجک مصنف نے اپنا نام نہیں لکھا ہے۔ اس کتب خانہ میں فن سلوک عربی میں نمبر ۳۷۴ پر ایک کتاب تقریر اخیر الکثیر ہے۔ اس کا مصنف محمد عاشق ہے۔ اور شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ کا شاگرد بھی ہے۔ اس کتاب میں یہ تفسیر بھی جلد تھی اور خاتمہ کی عبارت میں بفیض الولی الرحیم سے یہ خیال پیدا ہوا کہ غالباً اسکے مولف بھی محمد عاشق ہیں۔ دونوں کتابوں کی کتابت اور عبارت کا اسلوب بھی یکساں ہے۔</p>

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ علمی	تعداد صفحات	کیفیت
		معلوم ہوتا ہے کہ آیات شجرہ سے بعد کو لکھے ہیں۔ خاتمہ کی عبارت کے کنارہ پر کسی نے لکھا ہے۔ فی دلائل سلطنت احمد انکو دکن۔ مگر یہ خط اور سیاہی بالکل غیر ہے۔ اس کتاب کے اول صفحہ پر مھر نملور احمد محمدی ۱۲۳۱ھ اور مھر محمد شکور ۱۲۳۶ھ کی ثبت ہے۔ دوسری مھر کے اوپر یہ شعر ہے جمادے چند ادم جان خریدم بحمد اللہ بے ارزان خریدم فاز یور مؤلف نے تین تفسیریں لکھی ہیں۔ ایک کا نام بسیط۔ دوسری کا نام وسیط تیسری کا نام وجیز تینوں کے مجموعے کا نام حاوی ہے مصنف اپنے زمانہ میں نحو اور تفسیر میں استاد مانے گئے ہیں۔ لوگوں کا اتفاق ہے کہ انکی تصانیف مقبول اور نہایت احسن ہیں۔ امام غزالی نے بھی اسے مصنفات میں تین کتابوں کے اسماء وجیز وسیط اسی مؤلف کی کتابوں کے نام پر رکھے ہیں۔ علاوہ ان تفاسیر کے انکی مشہور تصانیف میں سے اسباب نزول القرآن۔ تحفہ فی شرح اسماء اللہ الحسنى اور شرح دیوان ابی الطیب السبئی بھی ہے۔ ابو اسحق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی نیشاپوری صاحب تفسیر ثعلبی کے شاگرد ہیں۔ جنگی وفات باخلافت روایات ۲۲۷ یا ۲۳۷ھ میں ہوئی ہے (ابن خلکان) کتب خانہ ہدایم فن تفسیر عربی میں نمبر ۲۲۳ پر الوسیط بین الوجیز والبیط کا ایک عن حصہ موجود ہے۔ جنپانیر کو آجکل چپانیر کہتے ہیں۔ بیسی پریڈنسی پریچ محکم ضلع میں واقع ہے۔ محمود شاد بیقرہ نے رمثونی ۱۱۷۵ھ اسکے فتح کر کے ایک قلعہ بنالیا۔ اور اسکو دار السلطنت قرار دیا اور عالیشان مسجد بنائی۔ اٹھارہویں صدی عبسوی سے بالکل ویران ہے۔ مگر مسلمانوں کے آثار قدیمہ تکستہ حالت میں باقی ہیں۔					
۲۰۵۲	۲۹۰	تفسیر مدارک التنزیل و حقائق التاویل المجلد الاول والثانی	حافظ الدین عبد اللہ ابن احمد بن محمد السنغری	۱۱۷۵ھ ۱۱۷۵ھ	مطبوعہ مسٹر ۱۱۷۵ھ	۵۱۷ ۵۱۸	

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
-----------	-----------	----------	----------	-------	----------------	-------------	-------

نام نہیں لکھا ہے صفحہ نمبر ایک حدیث کے اسناد میں کہتے ہیں۔ اخبارنا الاستاد الامام ابو طاهر محمد بن محمد بن عیسیٰ الزیادی رحمہ اللہ قرأت علیہ فی شہور سنہ تسع واربع مائتہ۔ قال حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب الحافظ المعروف بابن اخزم قال اخبرنا ابو احمد محمد بن عبد الوہاب قال حدثنا ^{جعفر} بن عون عن هشام بن عروہ عن ابيه عن عبد الله بن ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عبد الله كويكنا نام نہیں لکھا ہے صفحہ ۴ پر ابتدا تفسیر شروع کی ہے۔ بسم الله۔ ای ابدؤا وافتحوا بسم الله نینا وتبرکوا والله اسم فخر به الباری سبحانہ یجری فی وصفہ حجری الاسماء الاعلام لا یرف ^{له} استغاث فی معناه والعبارة التي بها يقصد انتهى۔ ابتدا پارہ دوم سیقول السفهاء من الناس یعنی مشرکی مکہ و یهود المدینہ انتہی ابتدا پارہ سوم تلك الرسل۔ یعنی جماعۃ الرسل۔ ابتدا سورۃ المائدہ یا ایہا الذین آمنوا اوفوا بالعقود۔ ای بالعہود الموکدۃ الی عاہدتموها مع الله والناس ثم ابتدا کلاما آخر فقال انتهى۔ ابتدا سورۃ یونس الر۔ انا الله امری۔ انتہی۔ ابتدا سورۃ بنی اسرائیل سبحان برأۃ له من سوء۔ الذی اسرے بعدہ۔ سید محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ انتہی ابتدا سورۃ الشرح قسم قسم الله بطوله و سنأه و مملکہ۔ ابتدا سورۃ والصفات والصفات صفاً یعنی صفو الملائکۃ فی السماء انتہی۔ ابتدا سورۃ ق۔ ق۔ یعنی ما هو کائن انتہی خاتمہ والناس عطف علی قوله لوسواس المعنی من شر لوسواس ومن شر الناس کانه امران بیستغذ من شر الجن ومن شر الناس خاتمہ صفحہ ۱۲۸۵ وفد و فزع الفراغ من تحریر لهذا التفسیر یوم الاربعاء حادی عشر شہر میلاد النبی البشیر النذیر علیہ صلوۃ الله العلیٰ الکبر سئہ علی ید الفقیہ المحتاج لعفو الله الغنی لمغنی صنع الله بن عطاء الله الحسینی السلام غفر ذنوبہما۔ تم خاتمہ کے بعد شجرہ و بخط نسخ یہ عبارت ہے۔ وقد فرغ من اتمام کلام الله هذا الفقیہ فی دار السلطنتہ جینا یوم الاحد سابع عشرین شہر عمر الحرام سنۃ ثمان و سبعین و تسعمائة الهجرہ ۱۲۸۵

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ	تعداد نسخہ	کیفیت
		ایک رسالہ تصنیف کیا ہے۔					
		احمد نگر بی پی سیڈنی میں ایک ضلع کا نام بھی ہے اور شہر کا نام بھی ہے۔ دکن کے شہروں میں اس کا تیسرا نمبر ہے۔ ۱۷۹۴ء میں احمد نظام شاہ نے اس کو آباد کیا۔ چاند بی بی انجک کی الاک تھی ۱۷۳۶ء میں شاہجہان نے اس کو فتح کیا۔ مسلمانوں کی حکومت کے زوال کے بعد مرہٹوں کا قبضہ ہوا۔ ۱۸۰۳ء میں انگریزوں نے فتح کیا۔ مگر پھر پیشوا کو واپس کر دیا۔ ۱۸۱۷ء میں پونا کے معاہدہ کے بعد انگریزوں کے قبضہ میں آیا۔ مسلمانوں کے آثار قدیمہ بکثرت ہیں۔ اکثر مساجد میں گورنمنٹ کے دفاتر ہیں یا یورپین کی ہو دو باش ہے کلکٹر کا دفتر مسجد میں ہے۔ جس کی تعمیر سو لوہوین صدی عیسوی میں ہوئی تھی جیل اور ہسپتال بھی مساجد میں ہیں نہین معلوم مسجد صیول کس مسجد کا نام تھا۔ (امپریل کزنیر نٹر) دکن میں ایک مقام کا نام بندرجول ہے۔ عجب نہین کہ جامع صیول سے یہی مراد ہو اور کتابت میں غلطی کی ہو۔					
۱۸۴۸	۲۵۹	الوجیز فی تفسیر القرآن العزیز	ابو الحسن علی بن احمد بن محمد بن علی بن متوئیہ الواحدی النیسابوری المتوفی جمادی الآخر ۲۶۸ھ	قلمی	۹۷۷ھ	۱۲۸۵	
		تقیع کتاب ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰ - ۱۰۰۱ - ۱۰۰۲ - ۱۰۰۳ - ۱۰۰۴ - ۱۰۰۵ - ۱۰۰۶ - ۱۰۰۷ - ۱۰۰۸ - ۱۰۰۹ - ۱۰۱۰ - ۱۰۱۱ - ۱۰۱۲ - ۱۰۱۳ - ۱۰۱۴ - ۱۰۱۵ - ۱۰۱۶ - ۱۰۱۷ - ۱۰۱۸ - ۱۰۱۹ - ۱۰۲۰ - ۱۰۲۱ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۳ - ۱۰۲۴ - ۱۰۲۵ - ۱۰۲۶ - ۱۰۲۷ - ۱۰۲۸ - ۱۰۲۹ - ۱۰۳۰ - ۱۰۳۱ - ۱۰۳۲ - ۱۰۳۳ - ۱۰۳۴ - ۱۰۳۵ - ۱۰۳۶ - ۱۰۳۷ - ۱۰۳۸ - ۱۰۳۹ - ۱۰۴۰ - ۱۰۴۱ - ۱۰۴۲ - ۱۰۴۳ - ۱۰۴۴ - ۱۰۴۵ - ۱۰۴۶ - ۱۰۴۷ - ۱۰۴۸ - ۱۰۴۹ - ۱۰۵۰ - ۱۰۵۱ - ۱۰۵۲ - ۱۰۵۳ - ۱۰۵۴ - ۱۰۵۵ - ۱۰۵۶ - ۱۰۵۷ - ۱۰۵۸ - ۱۰۵۹ - ۱۰۶۰ - ۱۰۶۱ - ۱۰۶۲ - ۱۰۶۳ - ۱۰۶۴ - ۱۰۶۵ - ۱۰۶۶ - ۱۰۶۷ - ۱۰۶۸ - ۱۰۶۹ - ۱۰۷۰ - ۱۰۷۱ - ۱۰۷۲ - ۱۰۷۳ - ۱۰۷۴ - ۱۰۷۵ - ۱۰۷۶ - ۱۰۷۷ - ۱۰۷۸ - ۱۰۷۹ - ۱۰۸۰ - ۱۰۸۱ - ۱۰۸۲ - ۱۰۸۳ - ۱۰۸۴ - ۱۰۸۵ - ۱۰۸۶ - ۱۰۸۷ - ۱۰۸۸ - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - ۱۰۹۲ - ۱۰۹۳ - ۱۰۹۴ - ۱۰۹۵ - ۱۰۹۶ - ۱۰۹۷ - ۱۰۹۸ - ۱۰۹۹ - ۱۱۰۰ - ۱۱۰۱ - ۱۱۰۲ - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴ - ۱۱۰۵ - ۱۱۰۶ - ۱۱۰۷ - ۱۱۰۸ - ۱۱۰۹ - ۱۱۱۰ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۲ - ۱۱۱۳ - ۱۱۱۴ - ۱۱۱۵ - ۱۱۱۶ - ۱۱۱۷ - ۱۱۱۸ - ۱۱۱۹ - ۱۱۲۰ - ۱۱۲۱ - ۱۱۲۲ - ۱۱۲۳ - ۱۱۲۴ - ۱۱۲۵ - ۱۱۲۶ - ۱۱۲۷ - ۱۱۲۸ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۰ - ۱۱۳۱ - ۱۱۳۲ - ۱۱۳۳ - ۱۱۳۴ - ۱۱۳۵ - ۱۱۳۶ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - ۱۱۳۹ - ۱۱۴۰ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۲ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۴ - ۱۱۴۵ - ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۰ - ۱۱۵۱ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۴ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۶ - ۱۱۵۷ - ۱۱۵۸ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۰ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۴ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۶ - ۱۱۶۷ - ۱۱۶۸ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۳ - ۱۱۷۴ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۶ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۸ - ۱۱۷۹ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۴ - ۱۱۸۵ - ۱۱۸۶ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۸ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۰ - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۲ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۴ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۶ - ۱۱۹۷ - ۱۱۹۸ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۲ - ۱۲۰۳ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۶ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۸ - ۱۲۰۹ - ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۲ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۴ - ۱۲۱۵ - ۱۲۱۶ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۰ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۲ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۴ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶ - ۱۲۲۷ - ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۰ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۲ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۴ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۶ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۲ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۴ - ۱۲۴۵ - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۰ - ۱۲۵۱ - ۱۲۵۲ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۴ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۶ - ۱۲۵۷ - ۱۲۵۸ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۲ - ۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۶ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۸ - ۱۲۶۹ - ۱۲۷۰ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۲ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۴ - ۱۲۷۵ - ۱۲۷۶ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ - ۱۲۸۱ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۴ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۶ - ۱۲۸۷ - ۱۲۸۸ - ۱۲۸۹ - ۱۲۹۰ - ۱۲۹۱ - ۱۲۹۲ - ۱۲۹۳ - ۱۲۹۴ - ۱۲۹۵ - ۱۲۹۶ - ۱۲۹۷ - ۱۲۹۸ - ۱۲۹۹ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۱ - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳ - ۱۳۰۴ - ۱۳۰۵ - ۱۳۰۶ - ۱۳۰۷ - ۱۳۰۸ - ۱۳۰۹ - ۱۳۱۰ - ۱۳۱۱ - ۱۳۱۲ - ۱۳۱۳ - ۱۳۱۴ - ۱۳۱۵ - ۱۳۱۶ - ۱۳۱۷ - ۱۳۱۸ - ۱۳۱۹ - ۱۳۲۰ - ۱۳۲۱ - ۱۳۲۲ - ۱۳۲۳ - ۱۳۲۴ - ۱۳۲۵ - ۱۳۲۶ - ۱۳۲۷ - ۱۳۲۸ - ۱۳۲۹ - ۱۳۳۰ - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۴ - ۱۳۳۵ - ۱۳۳۶ - ۱۳۳۷ - ۱۳۳۸ - ۱۳۳۹ - ۱۳۴۰ - ۱۳۴۱ - ۱۳۴۲ - ۱۳۴۳ - ۱۳۴۴ - ۱۳۴۵ - ۱۳۴۶ - ۱۳۴۷ - ۱۳۴۸ - ۱۳۴۹ - ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۲ - ۱۳۵۳ - ۱۳۵۴ - ۱۳۵۵ - ۱۳۵۶ - ۱۳۵۷ - ۱۳۵۸ - ۱۳۵۹ - ۱۳۶۰ - ۱۳۶۱ - ۱۳۶۲ - ۱۳۶۳ - ۱۳۶۴ - ۱۳۶۵ - ۱۳۶۶ - ۱۳۶۷ - ۱۳۶۸ - ۱۳۶۹ - ۱۳۷۰ - ۱۳۷۱ - ۱۳۷۲ - ۱۳۷۳ - ۱۳۷۴ - ۱۳۷۵ - ۱۳۷۶ - ۱۳۷۷ - ۱۳۷۸ - ۱۳۷۹ - ۱۳۸۰ - ۱۳۸۱ - ۱۳۸۲ - ۱۳۸۳ - ۱۳۸۴ - ۱۳۸۵ - ۱۳۸۶ - ۱۳۸۷ - ۱۳۸۸ - ۱۳۸۹ - ۱۳۹۰ - ۱۳۹۱ - ۱۳۹۲ - ۱۳۹۳ - ۱۳۹۴ - ۱۳۹۵ - ۱۳۹۶ - ۱۳۹۷ - ۱۳۹۸ - ۱۳۹۹ - ۱۴۰۰ - ۱۴۰۱ - ۱۴۰۲ - ۱۴۰۳ - ۱۴۰۴ - ۱۴۰۵ - ۱۴۰۶ - ۱۴۰۷ - ۱۴۰۸ - ۱۴۰۹ - ۱۴۱۰ - ۱۴۱۱ - ۱۴۱۲ - ۱۴۱۳ - ۱۴۱۴ - ۱۴۱۵ - ۱۴۱۶ - ۱۴۱۷ - ۱۴۱۸ - ۱۴۱۹ - ۱۴۲۰ - ۱۴۲۱ - ۱۴۲۲ - ۱۴۲۳ - ۱۴۲۴ - ۱۴۲۵ - ۱۴۲۶ - ۱۴۲۷ - ۱۴۲۸ - ۱۴۲۹ - ۱۴۳۰ - ۱۴۳۱ - ۱۴۳۲ - ۱۴۳۳ - ۱۴۳۴ - ۱۴۳۵ - ۱۴۳۶ - ۱۴۳۷ - ۱۴۳۸ - ۱۴۳۹ - ۱۴۴۰ - ۱۴۴۱ - ۱۴۴۲ - ۱۴۴۳ - ۱۴۴۴ - ۱۴۴۵ - ۱۴۴۶ - ۱۴۴۷ - ۱۴۴۸ - ۱۴۴۹ - ۱۴۵۰ - ۱۴۵۱ - ۱۴۵۲ - ۱۴۵۳ - ۱۴۵۴ - ۱۴۵۵ - ۱۴۵۶ - ۱۴۵۷ - ۱۴۵۸ - ۱۴۵۹ - ۱۴۶۰ - ۱۴۶۱ - ۱۴۶۲ - ۱۴۶۳ - ۱۴۶۴ - ۱۴۶۵ - ۱۴۶۶ - ۱۴۶۷ - ۱۴۶۸ - ۱۴۶۹ - ۱۴۷۰ - ۱۴۷۱ - ۱۴۷۲ - ۱۴۷۳ - ۱۴۷۴ - ۱۴۷۵ - ۱۴۷۶ - ۱۴۷۷ - ۱۴۷۸ - ۱۴۷۹ - ۱۴۸۰ - ۱۴۸۱ - ۱۴۸۲ - ۱۴۸۳ - ۱۴۸۴ - ۱۴۸۵ - ۱۴۸۶ - ۱۴۸۷ - ۱۴۸۸ - ۱۴۸۹ - ۱۴۹۰ - ۱۴۹۱ - ۱۴۹۲ - ۱۴۹۳ - ۱۴۹۴ - ۱۴۹۵ - ۱۴۹۶ - ۱۴۹۷ - ۱۴۹۸ - ۱۴۹۹ - ۱۵۰۰ - ۱۵۰۱ - ۱۵۰۲ - ۱۵۰۳ - ۱۵۰۴ - ۱۵۰۵ - ۱۵۰۶ - ۱۵۰۷ - ۱۵۰۸ - ۱۵۰۹ - ۱۵۱۰ - ۱۵۱۱ - ۱۵۱۲ - ۱۵۱۳ - ۱۵۱۴ - ۱۵۱۵ - ۱۵۱۶ - ۱۵۱۷ - ۱۵۱۸ - ۱۵۱۹ - ۱۵۲۰ - ۱۵۲۱ - ۱۵۲۲ - ۱۵۲۳ - ۱۵۲۴ - ۱۵۲۵ - ۱۵۲۶ - ۱۵۲۷ - ۱۵۲۸ - ۱۵۲۹ - ۱۵۳۰ - ۱۵۳۱ - ۱۵۳۲ - ۱۵۳۳ - ۱۵۳۴ - ۱۵۳۵ - ۱۵۳۶ - ۱۵۳۷ - ۱۵۳۸ - ۱۵۳۹ - ۱۵۴۰ - ۱۵۴۱ - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۳ - ۱۵۴۴ - ۱۵۴۵ - ۱۵۴۶ - ۱۵۴۷ - ۱۵۴۸ - ۱۵۴۹ - ۱۵۵۰ - ۱۵۵۱ - ۱۵۵۲ - ۱۵۵۳ - ۱۵۵۴ - ۱۵۵۵ - ۱۵۵۶ - ۱۵۵۷ - ۱۵۵۸ - ۱۵۵۹ - ۱۵۶۰ - ۱۵۶۱ - ۱۵۶۲ - ۱۵۶۳ - ۱۵۶۴ - ۱۵۶۵ - ۱۵۶۶ - ۱۵۶۷ - ۱۵۶۸ - ۱۵۶۹ - ۱۵۷۰ - ۱۵۷۱ - ۱۵۷۲ - ۱۵۷۳ - ۱۵۷۴ - ۱۵۷۵ - ۱۵۷۶ - ۱۵۷۷ - ۱۵۷۸ - ۱۵۷۹ - ۱۵۸۰ - ۱۵۸۱ - ۱۵۸۲ - ۱۵۸۳ - ۱۵۸۴ - ۱۵۸۵ - ۱۵۸۶ - ۱۵۸۷ - ۱۵۸۸ - ۱۵۸۹ - ۱۵۹۰ - ۱۵۹۱ - ۱۵۹۲ - ۱۵۹۳ - ۱۵۹۴ - ۱۵۹۵ - ۱۵۹۶ - ۱۵۹۷ - ۱۵۹۸ - ۱۵۹۹ - ۱۶۰۰ - ۱۶۰۱ - ۱۶۰۲ - ۱۶۰۳ - ۱۶۰۴ - ۱۶۰۵ - ۱۶۰۶ - ۱۶۰۷ - ۱۶۰۸ - ۱۶۰۹ - ۱۶۱۰ - ۱۶۱۱ - ۱۶۱۲ - ۱۶۱۳ - ۱۶۱۴ - ۱۶۱۵ - ۱۶۱۶ - ۱۶۱۷ - ۱۶۱۸ - ۱۶۱۹ - ۱۶۲۰ - ۱۶۲۱ - ۱۶۲۲ - ۱۶۲۳ - ۱۶۲۴ - ۱۶۲۵ - ۱۶۲۶ - ۱۶۲۷ - ۱۶۲۸ - ۱۶۲۹ - ۱۶۳۰ - ۱۶۳۱ - ۱۶۳۲ - ۱۶۳۳ - ۱۶۳۴ - ۱۶۳۵ - ۱۶۳۶ - ۱۶۳۷ - ۱۶۳۸ - ۱۶۳۹ - ۱۶۴۰ - ۱۶۴۱ - ۱۶۴۲ - ۱۶۴۳ - ۱۶۴۴ - ۱۶۴۵ - ۱۶۴۶ - ۱۶۴۷ - ۱۶۴۸ - ۱۶۴۹ - ۱۶۵۰ - ۱۶۵۱ - ۱۶۵۲ - ۱۶۵۳ - ۱۶۵۴ - ۱۶۵۵ - ۱۶۵۶ - ۱۶۵۷ - ۱۶۵۸ - ۱۶۵۹ - ۱۶۶۰ - ۱۶۶۱ - ۱۶۶۲ - ۱۶۶۳ - ۱۶۶۴ - ۱۶۶۵ - ۱۶۶۶ - ۱۶۶۷ - ۱۶۶۸ - ۱۶۶۹ - ۱۶۷۰ - ۱۶۷۱ - ۱۶۷۲ - ۱۶۷۳ - ۱۶۷۴ - ۱۶۷۵ - ۱۶۷۶ - ۱۶۷۷ - ۱۶۷۸ - ۱۶۷۹ - ۱۶۸۰ - ۱۶۸۱ - ۱۶۸۲ - ۱۶۸۳ - ۱۶۸۴ - ۱۶۸۵ - ۱۶۸۶ - ۱۶۸۷ - ۱۶۸۸ - ۱۶۸۹ - ۱۶۹۰ - ۱۶۹۱ - ۱۶۹۲ - ۱۶۹۳ - ۱۶۹۴ - ۱۶۹۵ - ۱۶۹۶ - ۱۶۹۷ - ۱۶۹۸ - ۱۶۹۹ - ۱۷۰۰ - ۱۷۰۱ - ۱۷۰۲ - ۱۷۰۳ - ۱۷۰۴ - ۱۷۰۵ - ۱۷۰۶ - ۱۷۰۷ - ۱۷۰۸ - ۱۷۰۹ - ۱۷۱۰ - ۱۷۱۱ - ۱۷۱۲ - ۱۷۱۳ - ۱۷۱۴ - ۱۷۱۵ - ۱۷۱۶ - ۱۷۱۷ - ۱۷۱۸ - ۱۷۱۹ - ۱۷۲۰ - ۱۷۲۱ - ۱۷۲۲ - ۱۷۲۳ - ۱۷۲۴ - ۱۷۲۵ - ۱۷۲۶ - ۱۷۲۷ - ۱۷۲۸ - ۱۷۲۹ - ۱۷۳۰ - ۱۷۳۱ - ۱۷۳۲ - ۱۷۳۳ - ۱۷۳۴ -					

نمبر موجودہ	نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		احقر عباد اللہ عبد اللہ بن محمد بن حسین الامام مجامع صیول وقہ اللہ عن الفساد والہول فی دار السلطنة احمد نگر الہوال والمخطر یوم السبت الثامن .. احدی وستین وتسعمائة ہجری -					
		یہ حاشیہ نہایت مختصر ہے۔ بعض سورتوں میں چند ہی کلموں پر حاشیہ لکھا ہے۔ بعض پر نہیں ہی لکھا۔ معلوم ہوتا ہے ناقل نے صرف یہاں سے نقل کی ہے بعد کو کسی صاحب نے محشی کے نام کی جگہ سرخی ہر ہر حاشیہ کے آگے لفظ (منظ) لکھ دیا ہے۔ اکثر جگہ طار نقطہ ہو کہیں کہیں نہیں ہی ہے۔ اس طرح سرخی سے سورتوں کے نام اور پاروں کے نام بھی لکھے ہیں۔ لفظ (منظ) سے شبہ ہوتا ہے کہ شاید محشی کا نام منظر الدین ہو اور کتاب کا نام حواشی منظر یہ ہو۔ مگر خانہ پر صاف نام منظر الدین پڑھا جاتا ہے مؤلف کا کوئی حال تذکرہ میں نہیں ملا۔ اس حاشیہ میں صفحہ ۲۷۳ پر فرید الدین عطار کا یہ شعر لکھا ہے ۵ ویدہ باید سبب سوراخ کن بہت بہا بر کند از رخ و بون - عطار کی وفات ۷۲۳ ہجری میں ہوئی ہے۔ اس لئے یہ مؤلف ان کے بعد کا معلوم ہوتا ہے۔ ایک قلمی فارسی نظم کتاب کتب خانہ مدرسہ دیوبند کی مفتی محمد سعد اللہ صاحب مرحوم کی وقفی کتابوں میں سے دیکھی گئی۔ اس میں نصاب فارسی چند رسائل میں منجملہ ان کے ایک کا نام نصاب الاخوان نظر ہے۔ کل انیس ترشہ ہن اسکا استدائی شعر ہے - نامہ بر نام کردگار جہان پد کوست اللہ رحم و رمن - اخیر کا شعر ہے - سان شش بود ہشت صد ہفتاد و کرد نظر مستداین نوشتہ عیان - معلوم نہیں یہ دونوں ایک ہی مؤلف ہیں یا جدا جدا۔ نصاب الاخوان کا مصنف اپنا استناد نصاب النبیان ابو الفراء ہی کو لکھتا ہے۔ اسکے علاوہ ابن حدیث میں جو کتاب (المفاتیح فی حل المصاحج) ہے۔ اسے شاح منظر الدین احسن بن محمود بن الحسن الزبائی ہیں۔ اور نصف اول آٹھویں سہری کے بیان میں معدود ہیں کیا عجیب ہے اس حاشیہ کو بھی یہی محشی ہوں۔ اسی حاشیہ کے صفحہ ۷۲ میں مؤلف لکھتا ہے کہ لفظ مس کے متعلق سرخی					

نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ مقام و سال	تعداد نما	کیفیت
نمبر ۱۰۷	خط عرب نہایت معمولی۔ کتاب پیوند کار تب رسیدہ۔ غالباً اول کا ایک، بمغضہ نہیں ہو۔ عبارت ابتدائی صفحہ ۲ علی مذہب الاسماعیۃ القائلین بأن اسماء اللہ توفیقیۃ ولعل بہدیف ذہب الی ما اختارہ الغزالی من ان التوقیفی هو اسم الذات لا اسماء الصفات، صفحہ ۱۳۶۔ بعد سے قریب یون پارہ کے تحت حاشیہ کے اوراق نہیں ہیں۔ ابتداء سورہ مائدہ یا ایھا الذین آمنوا اور فوالعقود قال ابن جریرؒ ہذا خطاب لاهل الکتاب وقال آخرون سواء مط۔ سند العناجر۔ العنا الدلو العظم جبل نشید فی اسفلہا ثم نشید الیہ العراق وہی خضبنا ن مرتضیٰ ثمان علی راس الدلو ابتداء سورۃ یونس صفحہ ۱۸۵ اتفقو علی ان الروح واحدہ لیس بآیۃ وطۃ وحدۃ آیہ۔ اما الروح لا یشکل تقاطع الہی التي بعده بخلاف طۃ ابتداء سورۃ نبی ستریں صفحہ ۲۵۱ وقد يستعمل علمالہ۔ یعنی یجعل عدلاً حسبما للتذکرہ جہنم الکلمۃ من المشرق واللف والنون والحجلیۃ ابتداء سورۃ الشرح نمبر ۴۳ کراہۃ العود الی آخرہ لم یثبت هذه الروایۃ وقولہ کل هذه العود مبنى علی ان بدل الھصل فی الحروف التجویج کا العلم المشدیدۃ عدل عنہما الی الفتح ابتداء سورۃ والصافات صفحہ ۴۰۵ علی مراتب باعتبار ہمالی یعنی باعتبار مراتبہم فی القرب من اللہ تعالیٰ بغرض علیہم المعارف المعروفۃ بالنسبۃ فی الذات ولا نہایۃ لہ ابتداء سورۃ ق صفحہ ۴۹ انتہاء تنجیہ ہم الخ اضراب عن مقدّر والتقدیر والغزلان المجید انا ارسلناک نذیرا الیوم فکذا ذرۃ او فلم ننہ عن قوۃ اخیر کا صفحہ ۵۶۲ بالکل کٹ گیا ہو۔ خاتمہ کی عبارت صرف استقر پڑھی پائی ہے۔ ان یراد۔ اطائفۃ والجباۃ کہ قول العرب ان ناساً من الجن حفدوا۔ ای ان ساعۃ رجلاۃ من الجن خاتمہ کتاب پر پوری عبارت نہیں پڑھی جاتی۔ جس قدر عبارت موجود ہے وہ یہ ہو۔ حواشی المطبعہ النسوب الی الموئی اہ علم الاكمل مظهر الدین طاب ثراہ الی قولہ بسید نا محمد					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کینیت
							مشہور تفسیر ہے۔ مؤلف نے اس میں وجہ اعراب و قرأت اور دقائق علم بدیع مناسب طور پر لکھے ہیں تاویلات میں بھی بڑی خوبی سے کام کیا ہے۔ پوری کتاب اقوال اہل سنت و جماعت سے پُر ہے۔ اہل بدعت و ضلالت کے ہفوات سے کلیۃً احتراز و اجتناب ہے۔
							ابتداءً صفحہ ۲ الحمد للہ المنزہ بذاتہ عن اشارۃ الاوہام۔ ختم صفحہ ۶۰۱ و یجاول العقول و هو رد علیہ من۔ اس تفسیر کے دو نسخے کمال مطبوعہ۔ ایک صرف نصف اول مطبوع۔ ایک قلمی نسخہ سو نو مومنوں سے آخر قرآن تک نمبر ۱۸۴ سے نمبر ۱۸۷ تک اور نمبر ۲۰۱ سے نمبر ۲۰۳ تک اور بھی درج ہیں۔ حافظ الدین امام ابو البرکات النسفی شافعی کے رہنے والے ہیں۔ شافعی بفتحتین و قیل بکسر الہین ماوراء النہر میں ایک شہر کا نام ہے تمام علوم و فنون میں امام وقت تسلیم کئے گئے ہیں۔ علی الخصوص علم فقہ میں تو اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ فقہ میں شمس الامۃ محمد بن عبد الستار الکروی۔ حمید الدین الصری۔ بدر الدین خاں زانو کے شاگرد ہیں۔ مصنفات عالیہ اور تالیفات معتبرہ انکے سارہ دنیا کے نیچے موجود ہیں۔
							کنز الدقائق جو فقہ میں مشہور متن ہے انہیں کا مؤلف ہے۔ اسکے علاوہ ذاتی اور اسکی شرح کافی فقہیروں نے۔ اسکی شرح کشف الاسرار اصول میں۔ ان کے سوا اور بھی مولفات ہیں جو اکابر علماء و فقہاء کے مطرحة الانظار ہیں جو اہر المغنیہ میں لکھتے ہیں کہ حافظ الدین دو اماموں کا لقب ہے۔ ایک محمد بن محمد بن نصر البخاری۔ جن سے ابو العلام نے ساعت کی ہے۔ دوسرے ابو البرکات عبد اللہ النسفی۔ انکی وفات سنہ ہجری میں ہوئی۔ مگر قاسم بن قطلوبغا اپنے رسالہ سیمی الاصل فی بیان الوصل میں لکھتے ہیں کہ نسفی کی وفات سو و س ہجری کے بعد ہے۔ (الفوائد البہیہ فی تراجم الخفیہ)
۱۰۲۸۶	۲۵۸	الحاشی المنظرہ علی تفسیر البہیہ ناوی	علامہ منظر الدین	مستطبی	۵۶۶		
							تطبیع کتاب ۱/۴ ۸۸ ۵۳ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰

نمبر مرتبہ جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	گہ نسبت
		روفق افروز تھے انکو لوگ لیکر حضور میں حاضر ہوئے۔ آپ نے اپنا لعاب دہین انکے منہ میں ڈال دیا۔ اور فرمایا یا اللہ اسکو حکمت تعلیم کر۔ علم حدیث۔ تفسیر۔ فقہ۔ تاویل۔ شعر۔ حساب۔ فرائض۔ عین تمام لوگوں کو کچھ فو قیت رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقدمات پیدار میں انکو طلب کر لیتے اور انکی راے کے موافق عمل کرتے۔ حضرت جبریل علیہ السلام کو دو مرتبہ انھوں نے دیکھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے انکو بصرہ کا حاکم بنایا تھا۔ مگر قبل شہادت حضرت علی کے یہ وہاں سے چلے آئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہر ایک صفت میں بحیثیت ایک بڑے سردار کے شریک تھے۔					
		جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے والد اور والدہ اور خالہ اور خالہ زادین اور عبد اللہ بن جعفر اور معاذ بن جبل اور ابی ہریرہ اور معاویہ بن ابوسفیان اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اور انکے سوا بہت سے لوگوں سے انھوں نے روایت کی ہے۔ اور ان سے انکے بھائی کثیر بن عباس اور انکے بیٹے علی بن عبد اللہ اور محمد بن عبد اللہ اور انکے پوتے محمد بن علی اور بیٹے عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس اور انکے غلام عکرمہ اور کرب رضی اللہ عنہم اور بہت سے اور اصحاب جیسے عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک اور ابو الطفیل اور ابو صالح التمان۔ علاوہ انکے اور بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔					
		جب عبد اللہ بن زبیر اور عبد الملک بن مروان کے درمیان فتنہ واقع ہوا تو حضرت ابن عباس مع محمد بن حنفیہ کے طائف تشریف لے گئے۔ وہاں جا کر بیمار ہو گئے اور وہیں شریا اکثر برس کی عمر میں ۶۸ ۶۹ یا ۷۰ یا ۷۱ میں۔ اور بعض نے اور یہی اختلاف بیان کیا ہے انتقال فرمایا۔ اور محمد بن حنفیہ انکے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت انکی عمر تیرہ یا پندرہ سال کی تھی۔ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ اسی کے متعلق یہ ابیات فرماتے ہیں۔					
		ان یاخذن اللہ من عینی نورہما	وفی فی صہادم کما لسیف مائتہ	وفی لسانی وقلبی منہما نور	قلبی ذکی وعقلی عذر ذکی		
				تمتہ التہذیب۔ ارداعا			

نمبر جلد	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف سنہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اسی حالت میں بروغۃ المقیاس میں جو انکی سکونت کا مقام تھا شب جمعہ وقت سحر ۱۹ مجادی الاولیٰ سنہ مذکورۃ الصدر کو وفات پائی۔ باب القراءۃ کے باہر خوش قوصوں میں مدفون ہوئے۔ درث ازیبہ جس الجہز					
		تنویر المقیاس تفسیر سیدنا ابن عباس	جبرائیل بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب المتوفی ۶۸ھ قبل ۶۹ھ وفی سنہ ۶۹ھ				
		یہ پوری تفسیر تمام جلدوں درالمنثور متقدم الذکر کے حاشیہ پر ہے۔ اس کتاب میں اس تفسیر کا نام تنویر المقیاس لکھا ہے۔ کشف الظنون میں ہی اس طرح ہے۔ مطبع محمدی میں یہ کتاب سنہ ۱۲۸۵ھ میں طبع دی گئی ہے۔ وہاں تنویر الاقتباس کے ساتھ نامزد کیا ہے۔ یہ تفسیر نہایت موجز و مختصر ہے۔ باوجود حجم قلیل ہونے کے کثیر المعنی اور تمام تفاسیر کا لب لباب ہے۔ قرآن شریف کے مراد اور معانی کو اس طرح کھولا ہے کہ سید طرح کی وقت و دشواری باقی نہیں رہتی۔ اس فصاحت و بلاغت سے ایسے اختصار کے ساتھ قرآن شریف کے معانی و مراد کا حل کرنا اسی تفسیر کے ساتھ مختصر ہے۔ ابی صالح کی اسناد کے ساتھ یہ تفسیر مشہور ہوئی ہے کشف الظنون میں حاجبا خلیفہ تنویر المقیاس فی تفسیر ابن عباس کے تحت میں لکھتے ہیں۔ کلابی طاهر چچ بن یحییٰ بن یعقوب الغیور و ذآبادی الشافعی المتوفی ۸۱۷ھ یہ تحقیق راوی تحقیق سے بہت دور معلوم ہوتی ہے۔ اس تفسیر کا ایک مطبوعہ نسخہ نمبر ۱۷۳ پر۔ اور ایک قلمی نسخہ نمبر ۳۱۹ پر بھی درج ہے۔					
		سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس قریشی ہاشمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ انکی کنیت ابن العباس ہے۔ انکو لوگ جبر اور بحر کہتے تھے۔ اس لئے کہ انکا علم بہت وسیع تھا جبرائیل علیہ السلام سے مشہور ہیں۔ سیدنا حضرت عباس کی اولاد میں یہ سب سے بڑے ہیں۔ سیدنا حضرت خالد بن ولید کی خالہ کے بیٹے ہیں۔ انکے سنہ ولادت میں اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ ہجرت سے تین برس قبل پیدا ہوئے جب یہ پیدا ہوئے اسوقت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اہل بیت مکہ میں شعبان کی					

نمبر جوڑا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ و یا قلمی	تاریخ و جلد	کیفیت
۱۳۴۷	۲۵۱	الدر المنثور فی تفسیر بالماثور مع تنویر المقیاس الخزانة	ابو الفضل جلال الدین ابن ابن الکمال ابی بکر بن محمد اشافعی (توفی ۵۹۱ھ)	۵۹۱ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۱۷ھ	۲۸۰	
		یہ تفسیر مختص ہے۔ ترجمان القرآن کا حضرت مولف علیہ الرحمۃ نے پہلے قرآن شریف کی مفصل و مطول تفسیر تیار کی تھی اور اس میں اسانید کتب مخرج منها بھی مذکور تھے۔ اس تفسیر کی طرف طویل و حجم کثیر ہونے کی وجہ سے اعلیٰ علم کی زیادہ رغبت نہیں دیکھی گئی۔ اس ضرورت سے اسکا اختصار کیا گیا۔ اس مختصر تفسیر میں صرف متون احادیث و آثار مع حوالہ کتب مذکور ہیں۔ پوری تفسیر چھ حصوں پر مشتمل ہے۔ جلد ہذا پہلا حصہ ہے۔ اس میں پوری سورہ بقرہ کی تفسیر ہے۔ مع تفسیر سورہ فاتحہ۔ عبارت شروع تفسیر صفحہ ۲ النمل للہ الذی احب انتم صفحہ ۴۷۹ و خواتیم سورہ البقرہ					
۱۳۴۸	۲۵۲	الدر المنثور فی تفسیر بالماثور الخزانة الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۵۰	
		دوسرا حصہ ہے۔ سورہ آل عمران سے آخر سورہ مائدہ تک۔ شروع صفحہ ۲۔ اخراج ابن الضمیریں الخ ختم صفحہ ۲۵۰ واللہ سمیع البعباد۔					
۱۳۴۹	۲۵۳	الدر المنثور فی تفسیر بالماثور الخزانة الثالث	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۵۷	
		تیسرا حصہ ہے۔ سورہ النعام سے آخر سورہ ہود تک۔ شروع صفحہ ۲۔ اخراج ابن الضمیریں الخ ختم صفحہ ۳۵۷ عما تعلمون۔					
۱۳۵۰	۲۵۴	الدر المنثور فی تفسیر بالماثور الخزانة الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳۷۳	
		چوتھا حصہ ہے۔ سورہ یوسف سے آخر سورہ یحییٰ تک شروع صفحہ ۲۔ اخراج الخافس الخ ختم صفحہ ۳۷۳ واللہ تعالیٰ اعلم					

نمبر چودا نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف نسخہ	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
						<p>پوری تفسیر مجلدات مسطورہ بالا کے حاشیہ پر ہی جسکی طرف ہر جلد میں اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ تفسیر بڑے رجا و ضبط و تفصیل و تنقیح کے ساتھ تالیف ہوئی ہے۔ زیادہ تر تفسیر کبیر معنفہ امام رازی متوفی ۷۴۰ھ ہجری سے ماخوذ ہے۔ گویا اس تفسیر کبیر کا اختصار ہی تفسیر کشاف وغیرہ سے ہی مطالب اخذ کئے ہیں۔ تفسیر کبیر کے حاشیہ لفظیہ و معنویہ مسائل۔ اعتراضات وغیرہ کی بڑی خوبی سے تہذیب کی ہے۔ مواقع مشککات کا حل نہایت آسانی کے ساتھ کیا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے غرائب لطائف نکات قرآن شریف کو تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ تفسیر شروع کرنے سے پہلے چند مقدمات منقذہ کئے ہیں جنہیں فضیلت قرآن۔ فضائل قاری ذکر قرأت سبعہ۔ معانی مصحف و قرآن کیفیت جمع قرآن۔ ثبوت قدم کلام اللہ وغیرہ نہایت تحقیق کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ فہرست آصفیہ میں اس تفسیر کا سال تصنیف ۷۲۸ھ لکھتے ہیں۔ اکتفار القنوع کی عبارت اس کتاب کی تالیف کی نسبت یہ ہے وضعہ نحو سنۃ ۵۷۲۸ھ ۱۳۲۷م اس تفسیر کا ایک کامل نسخہ مطبوعہ ایران نمبر ۱۵۴ پر بھی درج ہے۔</p> <p>علامہ نیشاپوری بڑے پایہ کے شخص ہیں۔ اس تفسیر کے علاوہ ان کے تواریف اور بھی ہیں۔ شافعیہ ابن حبان کی شرح بھی لکھی ہے۔ انیسویں ایسے بڑے شخص کے ترجمہ کی طرف اہل تواریخ نے توجہ نہیں کی۔ اسکا تفصیلی حال کسی تاریخ میں نظر نہیں پڑا۔ علامہ جلال الدین سیوطی بقیۃ الوعاہ میں صرف اس قدر لکھتے ہیں الحسن بن محمد النیدہ ابوریٰ لہ تفسیر علی القرآن سماہ غرائب القرآن و غرائب الفرقان و هو فہرذ اذکر فی خطبۃ تفسیرہ المشہور بالانظام الاخرج صاحب شرح الشافعی فی التصریف و هو مشہور متداول۔ لم اقف علی ترجمتہ۔ انہی صاحب کشف الطنون کو بھی اسکا سال رحلت دریافت نہیں ہوا۔ فہرست خدیو مصریہ فہرست آصفیہ اکتفار القنوع وغیرہ میں یہ تفسیر موجود ہے۔ مگر صاحب تفسیر کا نہ تو سال وفات تحریر ہو نہ محل مفعیل ترجمہ۔</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۳۷۳	۲۴۹	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن المجید المجلد التاسع عشر	امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۲۰ھ		مطبوعہ مینیہ مصر ۱۳۲۲ھ	۱۳۲	
		<p>بانیسویں جلد ہے۔ ایک حصہ ہے۔ انیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر شروع تفسیر میں صفحہ ۲ المقول فی تاویل قوله تعالیٰ تبارک الذی شروع تفسیر حاشیہ سورة الملك الخ ختم تفسیر میں صفحہ ۱۳۲۔ آخر تفسیر مرسلات ختم تفسیر حاشیہ واللہ اعلم بالصواب</p>					
۲۵۰		تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن۔ المجلد الثلاثون	ایضاً		ایضاً	۲۰۴	
		<p>تیسویں جلد ہے۔ ایک ہی حصہ ہے۔ تیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر شروع تفسیر میں صفحہ ۲ القول فی تاویل قوله تعالیٰ لعمریک یسألون شروع تفسیر حاشیہ سورة النبا ختم تفسیر میں صفحہ ۲۰۴ تسلیماً کثیراً ختم تفسیر حاشیہ وصحبہ اجمعین الخ۔</p> <p>امام طبری علیہ الرحمہ دو سو چوبیس ہجری آمل طبرستان میں پیدا ہوئے۔ تفسیر۔ حدیث فقہ۔ تاریخ وغیرہ میں امام بن مانے کے تین مسائل اجتہاد میں کسی مجتہد کے مقلد نہیں۔ بلکہ خود مرتبہ اجتہاد رکھتے ہیں اور زمرہ مجتہدین میں شمار کئے گئے ہیں۔ ابن طرار انہیں کے مذہب کے مقلد متعدد کتابیں مختلف فنون میں تصنیف کی ہیں۔ نقل روایات میں ثقہ سمجھے جاتے ہیں۔ انکی مصنفہ تاریخ اصح التواریخ مانی گئی ہے۔ ۲۶۰ شوال شعبہ کے آخر دن میں انتقال فرمایا۔ یکشنبہ کے روز سنہ مقدم الکر بغداد میں مدفون ہوئے۔ ابن حککان</p>					
		غرائب القرآن وغرائب القرآن	العلامة نظام الدین حسن بن محمد بن حسین النعمانی السیستانی بوری المعروف بنظام الدین من فضلاء القرن الثامن	۲۶۰ھ			

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>اٹھارہویں جلد ہے۔ ایک حصہ ہے پچیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر۔ ابتدا تفسیر میں صفحہ ۱۱۲</p> <p>القول فی تاویل قوله تعالیٰ الیہ یرد شروع تفسیر حاشیہ الیہ یرد عالم الساعۃ</p> <p>ختم تفسیر میں صفحہ ۸۷۔ آخر تفسیر الجاثیۃ ختم تفسیر حاشیہ واختم صما سلف</p>
۱۳۷۳	۲۲۶	تفسیر الطبری المسمیٰ بجامع البیان فی تفسیر القرآن المجید	امام ابو جعفر جریر الطبری	المؤلف	مطبع مینیہ مصر	۱۱۲	۱۱۳
							<p>اٹھارہویں جلد ہے۔ ایک حصہ ہے چوبیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر۔ شروع تفسیر میں صفحہ ۲</p> <p>القول فی تاویل قوله تعالیٰ حم نزل شروع تفسیر حاشیہ سورۃ الاحقاف مکہ ختم</p> <p>تفسیر میں صفحہ ۱۱۲ لیس لہا اولہ ختم تفسیر حاشیہ ہوا للحکیم العلیہ</p>
	۲۲۷	تفسیر الطبری المسمیٰ بجامع البیان فی تفسیر القرآن المجید	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۲۸	
							<p>بیسویں جلد ہے۔ ایک حصہ ہے۔ ستائیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر۔ ابتدا تفسیر میں صفحہ ۲</p> <p>القول فی تاویل قوله تعالیٰ فالو اذ لک ابتدا تفسیر حاشیہ قال فما خطبکم ختم تفسیر میں صفحہ ۱۲۸</p> <p>آخر تفسیر سورۃ الحديد ختم تفسیر حاشیہ والیہ المرجع والمآب</p>
	۲۲۸	تفسیر الطبری المسمیٰ بجامع البیان فی تفسیر القرآن المجید	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۹۸	
							<p>اکیسویں جلد ہے۔ ایک حصہ ہے۔ اٹھائیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر۔ ابتدا تفسیر میں صفحہ ۲</p> <p>القول فی تاویل قوله تعالیٰ جل نناء ولقد سمع اسماء قد سمع اللہ ابتدا تفسیر</p> <p>حاشیہ سورۃ المجادلہ ختم تفسیر میں صفحہ ۹۸ آخر تفسیر سورۃ التہیم ختم تفسیر حاشیہ ہارون علیہ السلام</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تتمہ تفسیر	مطلبہ	تفسیر	تفسیر
							چودھویں جلد ہے۔ صرف ایک ہی حصہ ہے۔ اکیسویں پار کی تفسیر ہاشمیہ پر۔ ابتدا تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قوله تعالى ولا تجادلوا
							اہل الکتاب ختم تفسیر متن صفحہ ۹۲ علی اللہ یسیرا۔ ختم تفسیر حاشیہ علی اللہ یسیرا۔
۱۳۴	۲۴۲	تفسیر الطبری لمسی جامع لیبنا	امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	مطبوع مینہ	۹۵		
		فی تفسیر القرآن الجوز الثانی	المتوفی ۳۱۰ھ	۱۳۲			پندرہویں جلد ہے۔ ایک ہی حصہ ہے۔ بائیسویں پار کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر شروع تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قوله تعالى ومن یقنت ابتدا تفسیر حاشیہ ومن یقنت ختم تفسیر متن صفحہ ۹۵ ونظما یقنی برسالة ختم تفسیر حاشیہ من المکرمین الخ
۱۳۵	۲۴۳	تفسیر الطبری لمسی جامع لیبنا	ایضاً	ایضاً	۱۲۸		
		فی تفسیر القرآن الجوز الثالث					سولہویں جلد ہے۔ ایک ہی حصہ ہے۔ تیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر۔ ابتدا تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قوله تعالى وما انزلنا ابتدا تفسیر حاشیہ وما انزلنا علی قومہا ختم تفسیر متن صفحہ ۱۲۸ واحد فی الآیة ختم تفسیر حاشیہ التي بنہم
۱۳۶	۲۴۴	تفسیر الطبری لمسی جامع لیبنا	ایضاً	ایضاً	۷۴		
		فی تفسیر القرآن الجوز الرابع					سترہویں جلد ہے۔ اس میں بھی ایک ہی حصہ ہے۔ چوبیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر شروع تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قوله تعالى انك میث ابتدا تفسیر حاشیہ فمن اظلم ختم تفسیر متن صفحہ ۷۴ استحقاقہ بہ منہ ختم تفسیر حاشیہ بضالۃ المر للعبد
۱۳۷	۲۴۵	تفسیر الطبری لمسی جامع لیبنا	ایضاً	ایضاً	۸۷		
		فی تفسیر القرآن الجوز الخامس					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قی	تعداد صفحات	کیفیت
		صفحہ ۲۔ القول فی تاویل قوله تعالى ذكره اقرب للناس ابتداء تفسیر حاشیہ سودۃ الانبیاء الخ ختم تفسیر متن صفحہ ۱۳ من بغاۃ البصیر ختم تفسیر حاشیہ بر بجمہ					
۱۳۷۳	۲۳۸	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزاء الثانی	امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری		مطبع مینیہ مصر	۱۳۲	۵۱۳۲۱
		تیار ہو بن جلد ہے۔ صرف ایک ہی حصہ ہے۔ اٹھارہویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر شروع تفسیر متن صفحہ ۲۔ القول فی تاویل قوله جل ثناؤه قد افلح شروع تفسیر حاشیہ سودۃ المومنون ختم تفسیر متن صفحہ ۱۳۲ او بصیر ختم تفسیر حاشیہ واللہ اعلم۔					
//	۲۳۹	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزاء الثانی	ایضاً	ایضاً	۱۰۳		
		بارہویں جلد ہے۔ ایک ہی حصہ ہے۔ انیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر ابتداء تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قوله تعالى وقال الذين شروع تفسیر حاشیہ وقال الذين لا یرجون ختم تفسیر متن صفحہ ۱۰۳ وعصیتهم رسولہ ختم تفسیر حاشیہ بن انتم قوم یختلون					
//	۲۴۰	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزاء الثانی	ایضاً	ایضاً	۹۵		
		تیرہویں جلد ہے۔ اسیں ہی ایک ہی حصہ ہے۔ بیسویں پارہ کی تفسیر۔ اس طرح حاشیہ پر شروع تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل قوله تعالى فما كان شروع تفسیر حاشیہ فما كان جواب قومہ ختم تفسیر متن صفحہ ۹۵ من حد ودھا ختم تفسیر حاشیہ واللہ یعلم ما فی صدور					
//	۲۴۱	تفسیر الطبری المسمی بجامع البیان فی تفسیر القرآن الجزاء الثانی	ایضاً	ایضاً	۹۲		

نمبر جزء	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ پبلی	تعداد صفحات	کیفیت
							من آیت اولے - پارہ چوتھا - دوسرے حصہ میں بقیہ تفسیر پارہ چوتھا حاشیہ پر پہلے حصہ میں تیسرے پارہ - دوسرے حصہ میں چوتھے پارہ کی تفسیر ہے - شروع تفسیر متن حصہ اول صفحہ ۲ - القول فی تاویل شروع تفسیر حاشیہ تلک الرسل ختم تفسیر متن حصہ دوم صفحہ ۲۱۰ من خلقہ ختم تفسیر حاشیہ غفوراً شحیماً
۱۳۷۳ھ	۲۳۱	تفسیر الطبری المسمی بحامد البیان فی تفسیر القرآن الجزائری	امام ابو جعفر محمد بن یحییٰ الطبری	المتمم فی التفسیر	مطبع مینیہ مصر	۲۰۲ ۱۸۲۰	
							پہنچتی جلد سب سے - اس میں بھی دو حصے ہیں موافق تصریح بالا - پہلے حصہ میں پانچویں - دوسرے حصہ میں چھٹے پارہ کی تفسیر ہے - اس طرح حاشیہ پر ابتر عبارت تفسیر متن حصہ اول صفحہ ۲ - القول فی تاویل ابتدای عبارت تفسیر حاشیہ والمحصنات ختم تفسیر متن حصہ دوم صفحہ ۱۸۲ قال المنافقون ختم تفسیر حاشیہ
۱۳۷۳ھ	۲۳۲	تفسیر الطبری المسمی بحامد البیان فی تفسیر القرآن الجزائری	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۹۵ ۱۵۴	
							پانچویں جلد ہی - اس میں بھی دو حصے ہیں حسب تصریح بالا - پہلے حصہ میں ساتویں - دوسرے حصہ میں آٹھویں پارہ کی تفسیر ہے - اس طرح حاشیہ پر شروع تفسیر متن حصہ اول صفحہ ۲ القول فی تاویل قوالہ لتجدن - الخ شروع تفسیر حاشیہ لتجدن ختم تفسیر متن حصہ دوم صفحہ ۱۵۴ ولا عجبا بآلہ ختم تفسیر حاشیہ خیر المکرمین
۱۳۷۳ھ	۲۳۳	تفسیر الطبری المسمی بحامد البیان فی تفسیر القرآن الجزائری	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۵۲ ۱۳۴	
							چھٹی جلد ہے - اس میں بھی دو حصے ہیں - پہلے حصہ میں نویں - دوسرے حصہ میں دسویں پارہ کی تفسیر ہے - اس طرح حاشیہ پر شروع تفسیر متن حصہ اول صفحہ ۲ - القول فی تاویل قوالہ قال الملاء - شروع تفسیر حاشیہ قال الملاء ختم تفسیر متن حصہ دوم صفحہ ۱۳۴ کما نوا نسعة ختم تفسیر حاشیہ ما ینفقون

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد نسخہ	کیفیت
		بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ طبری نے تفسیر کو پہلے بڑی شرح و بسط کے ساتھ مایفیکھا پھر اس خیال سے کہ ایسی بڑی کتاب کے پڑھنے پر پائے کیواسطے عمر طویل کی ضرورت ہو اختصار کیا۔ علماء متاخرین میں سے کسی نے منصور بن نوح سامانی کے واسطے فارسی میں بھی اسکا ترجمہ کیا ہے۔ اس ترجمہ کی جلد اول نہایت خوشخط۔ مطلقاً مذہب اس کتب خانہ میں ہی موجود ہے۔ مطبع سینیہ مصر میں پوری تفسیر باغیا تعدادیس پارہ تیس حصوں میں طبع ہوئی ہے۔ چونتیس جلد ہیں جلد ہے۔ متن میں تفسیر طبری۔ حاشیہ تفسیر نیشاپوری جو غرائب القرآن اور غائب الفرقان کے نام سے موسوم ہے جلد ہر حصہ اول ہے۔ اس حصہ میں تفسیر طبری متن میں تفسیر نیشاپوری حاشیہ پر۔ دونوں تفسیریں پارہ اول کی پہلی شرح تفسیر طبری صفحہ ۲ بعد سطر الحاقی الحجل للہ الذی حجبت الالباب بدانکہ حکمہ خاتمہ صفحہ ۴۲۷۔ دونوں اما اسلف غیوہا۔ آغاز تفسیر نیشاپوری حاشیہ صفحہ ۲ الی اللہ الکریم خاتمہ حاشیہ صفحہ ۴۲۷ وکل بعملہ محرمی۔					
۱۳۷۳	۲۲۹	تفسیر الطبری السنۃ بجام البیان فی تفسیر القرآن الجزء الثانی	امام ابو جعفر بن ابی طبری بلمتونی سنۃ ۵۳۱		مطبع سینیہ مصر ۲۸۳ ۱۳۷۱ھ		
		دوسری جلد ہے۔ اس میں دوسرے پانچ کی تفسیر حسب تصریح بالا ہے۔ اس طرح حاشیہ پر عبارت شروع تفسیر متن صفحہ ۲ القول فی تاویل عبارت شروع تفسیر حاشیہ صفحہ ۲ سیقول السفہاء عبارت ختم تفسیر متن صفحہ ۲۸۳۔ الذین قبلك عبارت ختم تفسیر حاشیہ صفحہ ۴۲۷ واذک المرسلین					
ایضاً	۲۳۰	تفسیر الطبری السنۃ فی تفسیر القرآن الجزء الثانی	ایضاً		ایضاً	۲۳۱ ۲۳۰	
		تیسری جلد ہے۔ اس میں دو حصہ ہیں۔ موافق تصریح بالا حصہ اول میں تیسرے پارہ کی تفسیر ہے۔					

المجلد الثانی فہرست کتب عربیہ بعد از ۲۲۴ فہرست اول و تہتیں

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	نسخہ تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۵۲۲	۲۲۷	فہرست تفسیر الطبری المسبح جامع البیان فی تفسیر القرآن مع فہرست تفسیر نیشابوری المسبح بقرآن در غائب الفرقان	مولانا محمد زہری العمادی	۱۳۲۱ھ	مطبع مینیہ مصر ۱۳۲۱ھ	۹۲	۵

مطبع مینیہ مصر میں ۱۳۲۱ھ ہجری میں تفسیر طبری مسبح جامع البیان فی تفسیر القرآن اور اُس کے حاشیہ پر تفسیر نیشابوری مسبح بقرآن الفرقان طبع ہوئی ہے۔ دونوں تفسیروں میں مطالب عالیہ اور مسائل خامضہ کثرت سے تحریر ہیں۔ انہیں تفصیلی نظر کرنے کے واسطے زیادہ تلاش کی ضرورت ہے۔ آسانی کی غرض سے یہ مستقل فہرست بقید صفحہ و مسطرہ دونوں تفسیروں کی بنائی گئی ہے جس میں سہولت کے ساتھ غرض مطلوب حاصل ہو سکتی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ فہرست بنانے والے نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ اس فہرست میں کوئی خاص ترتیب نہیں رکھی گئی ہے۔ اصل فہرست کی سرخیان جس ترتیب و تہذیب کے ساتھ لکھی ہیں ان کا پتہ بقید صفحہ بتایا گیا ہے۔

۱۳۷۳	۲۲۸	تفسیر الطبری المسبح جامع البیان فی تفسیر القرآن مع تفسیر النیشابوری بقرآن	الامام ابی جعفر محمد بن محمد المعروف بابن جریر بن بن خالد الطبری المتوفی ۲۵۵ھ	مطبوعہ ۱۳۲۱ھ مینیہ مصر	۲۲۷		
------	-----	--	---	---------------------------	-----	--	--

یہ تفسیر تفسیر ابن جریر کے نام سے بھی مشہور ہے۔ بے مثل اور بڑے پایہ کی کتاب ہے۔ مبصرین و محققین اس کو اجل و عظم التفسیر سمجھتے ہیں۔ علامہ نووی اس کی نسبت فرماتے ہیں۔ اجمعت الامۃ علی انہ تصنیف متل نفسی الطبری مفسرین اقدمین کے اقوال کی توجیہ بڑی تحقیق و تنقیح کے ساتھ لکھ کر قول راجح کی ترجیح بیان کرتے ہیں۔ اکثر مقامات پر آیات سے استنباط بھی کیا ہے۔ مسائل لغویہ بخوبی سمجھ کر تحریر کیے ہیں۔

تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تاریخ تصنیف	نام کتاب	نام مصنف	تاریخ تصنیف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تاریخ تصنیف
تحت نمبر ۲۰۰	کتاب الآثار السلویة	نادر طرس حکیم	۸۰۷	تفلی	۱۹۲	مقاصد القلائع	۱۹۲	مقاصد القلائع	۱۹۲	مقاصد القلائع
۱۷۹	کتاب آباء اہل المدينة الحبائل	ابونصر الفارابی متوفی ۳۲۰ھ	۷۸۳	مطبوعہ	۱۸۳	مقالات فلسفہ تدبیر	۱۸۳	مقالات فلسفہ تدبیر	۱۸۳	مقالات فلسفہ تدبیر
۱۹۶	کتاب باب الفتح لمعرفہ	عبدالہادی بخارا بیری	۸۰۰	مطبوعہ	۸۰۳	مقالہ الاسکتوفی البطل	۸۰۳	مقالہ الاسکتوفی البطل	۸۰۳	مقالہ الاسکتوفی البطل
	احوال الروح					ایضاً		ایضاً		ایضاً
۱۸۲	کتاب السار والسم	ارسطو حکیم	۷۸۷	تفلی	۸۱۵	مقالہ فی الامانہ المبتدئہ فی الجہ	۸۱۵	مقالہ فی الامانہ المبتدئہ فی الجہ	۸۱۵	مقالہ فی الامانہ المبتدئہ فی الجہ
۲۰۹	کتاب الفلک للقرن ثانی	المارکسیر مستحکم	۸۳۰	مطبوعہ	۸۱۳	مقالہ فی الاجرام احادیث	۸۱۳	مقالہ فی الاجرام احادیث	۸۱۳	مقالہ فی الاجرام احادیث
۱۷۵	کتاب المسدود والمعاد	الشیخ یوحنا سینا متوفی ۳۲۸ھ	۷۷۷	تفلی	۸۳۹	مقالہ فی الفروض ابجد الطبیعیۃ	۸۳۹	مقالہ فی الفروض ابجد الطبیعیۃ	۸۳۹	مقالہ فی الفروض ابجد الطبیعیۃ
۱۸۳	کتاب من کلام افلاطون	افلاطون حکیم	۷۸۹	تفلی	۷۷۹	مقالہ فی الحجج المبتدئہ لہاضی	۷۷۹	مقالہ فی الحجج المبتدئہ لہاضی	۷۷۹	مقالہ فی الحجج المبتدئہ لہاضی
تحت نمبر ۲۲۰	کتاب الملتقطات لافلاطون	حکیم ابونصر الفارابی متوفی ۳۲۰ھ	۸۳۱	تفلی	۷۷۹	مقالہ فی الحجج المبتدئہ لہاضی	۷۷۹	مقالہ فی الحجج المبتدئہ لہاضی	۷۷۹	مقالہ فی الحجج المبتدئہ لہاضی
	الحکیم الامی					مبدأ زمانیا		مبدأ زمانیا		مبدأ زمانیا
تحت نمبر ۲۲۰	کتاب النفس	ارسطو حکیم	۸۰۷	تفلی	۸۱۳	مقالہ فی الحکیم	۸۱۳	مقالہ فی الحکیم	۸۱۳	مقالہ فی الحکیم
۲۱۱	کشف العلل عن وجوب الوجود	مولوی رحیم افندہ بکری	۸۳۱	مطبوعہ	۸۱۹	مقالہ فی رسالہ فی الفج	۸۱۹	مقالہ فی رسالہ فی الفج	۸۱۹	مقالہ فی رسالہ فی الفج
	والا متناع					ہندو		ہندو		ہندو
۲۱۰	کلام المہین فی تحریر السراجین	مولوی عبدالحکیم متوفی ۳۲۰ھ	۸۳۱	مطبوعہ	۷۹۶	مقالہ فی الحکیم	۷۹۶	مقالہ فی الحکیم	۷۹۶	مقالہ فی الحکیم
۱۹۸	باب الاسرار	امام رازی متوفی ۳۲۰ھ	۸۰۱	مطبوعہ	۷۸۰	مقالہ فی الحکیم	۷۸۰	مقالہ فی الحکیم	۷۸۰	مقالہ فی الحکیم
۲۲۱	لمأذا ولان	محمد علی زین الدین	۸۳۱	مطبوعہ		مقالہ فی الحکیم		مقالہ فی الحکیم		مقالہ فی الحکیم
۱۸۵	باب الطبیعیۃ مع مراتب البجوات	بہمنار	۷۹۱	مطبوعہ		مقالہ فی الحکیم		مقالہ فی الحکیم		مقالہ فی الحکیم
	و کتاب الخطابۃ					مقالہ فی الحکیم		مقالہ فی الحکیم		مقالہ فی الحکیم
۱۸۸	المباحث المشرقت	امام رازی متوفی ۳۲۰ھ	۷۹۳	تفلی		مقالہ فی الحکیم		مقالہ فی الحکیم		مقالہ فی الحکیم
۱۹۳	مرادی الفلسفہ التمدید	ابونصر الفارابی متوفی ۳۲۰ھ	۷۹۷	مطبوعہ		مقالہ فی الحکیم		مقالہ فی الحکیم		مقالہ فی الحکیم
تحت نمبر ۲۲۰	فصل فی کتاب النفس	ارسطو حکیم	۸۰۳	تفلی		مقالہ فی الحکیم		مقالہ فی الحکیم		مقالہ فی الحکیم

تحت مبر	نام كتاب	نام مصنف	تحت مبر	نام كتاب	نام مصنف	تحت مبر	نام كتاب	نام مصنف	تحت مبر
١٤٣	رساله في الحج	ابن علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٤٤٥	تفلي	تحت مبر	٢١٩	رساله في وصف العقول	شيخ الاستراني	٨٢٠
تحت مبر	رساله في خطه بصحت	ايضا	٤٨١	تفلي	تحت مبر	٢١٩	ايضا	ايضا	٨١٠
تحت مبر	رساله في الذكر	ايضا	٤٤٥	تفلي	تحت مبر	٢١٩	رساله كيشي في الارواح	محمد الكبتي	٨٢١
ايضا	رساله في ذكر اسباب الرعد	ايضا	٤٤٣	تفلي	تحت مبر	٢١٩	رساله كيشي في الارواح	ابن علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٤٨١
تحت مبر	رساله في الرعد من قتال	افلاطون حكيم	٨١٣	تفلي	تحت مبر	٢١٩	رساله كيشي في الارواح	ابن علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٤٨١
	ان الانسان افادات فالت						رساله قاطب خير رياس	ابن علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٨٣٢
تحت مبر	رساله في سر العنبر	ابن علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٤٤٣	تفلي	تحت مبر	٢١٩	رساله قاطب خير رياس	ابن علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٨٣٢
تحت مبر	الرساله في سره الشيخ	علامه ابو عبيد الجرحاني	٨١٨	تفلي	تحت مبر	٢١٩	رساله قاطب خير رياس	ابن علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٨٣٢
تحت مبر	رساله في نقل النفس	حكيم ابو يوسف يعقوب	٨٢٣	مطبوع	تحت مبر	٢١٩	رساله قاطب خير رياس	ابن علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٨٣٢
تحت مبر	رساله في العقل	ابن علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٤٤٦	تفلي	تحت مبر	٢١٩	رساله قاطب خير رياس	ابن علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٨٣٢
تحت مبر	رساله في فوائد متفرقة	لم اقف	٨٢٠	تفلي	تحت مبر	٢١٩	رساله قاطب خير رياس	ابن علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٨٣٢
ايضا	رساله في الكمال الخاص	محمد بن طاهر الجرجاني	٨١٤	تفلي	تحت مبر	٢١٩	رساله قاطب خير رياس	ابن علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٨٣٢
ايضا	رساله في المسائل الطبيعية	لم يصح المؤلف باسمه	٨١٤	تفلي	تحت مبر	٢١٩	رساله قاطب خير رياس	ابن علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٨٣٢
تحت مبر	الرساله في مسائل متفرقة	حكيم ابو نصر العارابي	٨٣٩	تفلي	تحت مبر	٢١٩	رساله قاطب خير رياس	ابن علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٨٣٢
		متوفى ٣٣٩هـ					رساله قاطب خير رياس	ابن علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٨٣٢
ايضا	الرساله في مسائل العقل	ايضا	٤٤٩	تفلي	تحت مبر	٢١٩	رساله قاطب خير رياس	ابن علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٨٣٢
تحت مبر	رساله في النفس ناقص	ايضا	٤٤٩	تفلي	تحت مبر	٢١٩	رساله قاطب خير رياس	ابن علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٨٣٢
تحت مبر	رساله في النفس	لم اقف	٨٢٣	تفلي	تحت مبر	٢١٩	رساله قاطب خير رياس	ابن علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٨٣٢
تحت مبر	رساله في وجود العشق	ايضا	٨٢٠	تفلي	تحت مبر	٢١٩	رساله قاطب خير رياس	ابن علي سينا متوفى ٣٢٨هـ	٨٣٢

ردیف	نام کتاب	نام مصنف	ردیف	نام کتاب	نام مصنف	ردیف	نام کتاب	نام مصنف	ردیف	نام کتاب	نام مصنف
۱۴۴	رساله نقار النفس	شیخ بوعلی سینا متوفی ۴۳۵هـ	۴۸۱	تحت نمبر ۱۴۴	رساله القصص	شیخ بوعلی سینا متوفی ۴۳۵هـ	۴۸۱	تحت نمبر ۱۴۴	رساله نقار النفس	شیخ بوعلی سینا متوفی ۴۳۵هـ	
تحت نمبر ۲۳۲	الرساله تحصیل السعاده	حکیم ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹هـ	۸۳۸	تحت نمبر ۲۳۲	الرساله المخصوص	ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹هـ	۸۳۸	تحت نمبر ۲۳۲	الرساله تحصیل السعاده	حکیم ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹هـ	
ایضاً	الرساله تذکیر فیما یصح و فیما لا یصح	ایضاً	۸۳۵	تحت نمبر ۲۳۲	ایضاً	ایضاً	۸۳۵	تحت نمبر ۲۳۲	الرساله تذکیر فیما یصح و فیما لا یصح	ایضاً	
	من احکام النجوم	ایضاً	۸۳۴	تحت نمبر ۲۳۲	ایضاً	ایضاً	۸۳۴	تحت نمبر ۲۳۲	من احکام النجوم	ایضاً	
ایضاً	الرساله التثبیہ علی سبل السعاده	ایضاً	۸۳۸	تحت نمبر ۱۴۳	الرساله الفل و الانفعال	الشیخ بوعلی سینا متوفی ۴۳۵هـ	۴۴۳	تحت نمبر ۱۴۳	الرساله التثبیہ علی سبل السعاده	ایضاً	
	الحوادث	ایضاً	۴۸۲	تحت نمبر ۱۴۴	ایضاً	ایضاً	۴۸۲	تحت نمبر ۱۴۴	الحوادث	ایضاً	
ایضاً	الرساله التعلیقات	ایضاً	۸۳۵	تحت نمبر ۲۳۲	الرساله فی اثبات المعارف	حکیم ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹هـ	۸۳۹	تحت نمبر ۲۳۲	الرساله التعلیقات	ایضاً	
تحت نمبر ۲۳۲	رساله ثابت من منزه	ثابت بن قرة متوفی ۳۵۵هـ	۸۱۹	تحت نمبر ۲۳۲	رساله فی انقسام الصور	لم یصح المؤلف باسمه	۸۱۵	تحت نمبر ۲۳۲	رساله ثابت من منزه	ثابت بن قرة متوفی ۳۵۵هـ	
تحت نمبر ۲۳۲	الرساله الجمع بن الرئيس	حکیم ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹هـ	۸۳۴	تحت نمبر ۲۳۲	رساله فی بحث المیوکل	قاضي محمد بن محمد بن یزید	۸۳۲	تحت نمبر ۲۳۲	الرساله الجمع بن الرئيس	حکیم ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹هـ	
تحت نمبر ۲۳۲	رساله المحرود	شیخ بوعلی سینا متوفی ۴۳۵هـ	۸۱۸	تحت نمبر ۲۳۲	والصوره			تحت نمبر ۲۳۲	رساله المحرود	شیخ بوعلی سینا متوفی ۴۳۵هـ	
ایضاً	رساله الخضر فی انبأ واجب الوجود	ابوعبد الله الخضر	۸۲۱	تحت نمبر ۲۳۲	رساله فی نقار النفس	محقق طوسی	۸۲۳	تحت نمبر ۲۳۲	رساله الخضر فی انبأ واجب الوجود	ابوعبد الله الخضر	
				تحت نمبر ۱۹	ایضاً	ایضاً	۸۰۲	تحت نمبر ۱۹			
تحت نمبر ۲۳۲	رساله الرویا	ابو طه حکیم	۸۰۵	تحت نمبر ۱۴۵	رساله فی تحقیق الاجسام الطبیعیه	الشیخ بوعلی سینا متوفی ۴۳۵هـ	۴۴۸	تحت نمبر ۱۴۵	رساله الرویا	ابو طه حکیم	
ایضاً	الرساله الیاسات المذنبه	حکیم ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹هـ	۸۳۸	تحت نمبر ۱۴۵	رساله فی تحقیق المکان	ابو یوسف سلامه شریعت دہلوی	۸۲۸	تحت نمبر ۱۴۵	الرساله الیاسات المذنبه	حکیم ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹هـ	
تحت نمبر ۲۳۲	الرساله للشیخ الرئيس فی جواب ابن ریحان بصری	شیخ بوعلی سینا متوفی ۴۳۵هـ	۸۱۹	تحت نمبر ۱۴۵	رساله فی تحقیق المبدأ الاول	ایضاً	۴۴۹	تحت نمبر ۲۳۲	الرساله للشیخ الرئيس فی جواب ابن ریحان بصری	شیخ بوعلی سینا متوفی ۴۳۵هـ	
				تحت نمبر ۱۴۵	الرساله فی تحقیق النبوته	ایضاً	۴۴۴	تحت نمبر ۲۳۲			
۱۹۴	رسائل الشیخ الرئيس	ایضاً	۸۰۰	تحت نمبر ۱۴۵	رساله فی تحقیق المبدأ الاول	ایضاً	۴۴۹	تحت نمبر ۲۳۲	رسائل الشیخ الرئيس	ایضاً	
تحت نمبر ۱۴۵	رساله طبیبیہ	الشیخ بوعلی سینا متوفی ۴۳۵هـ	۴۴۸	تحت نمبر ۱۴۵	رساله فی تحقیق النبوته	ایضاً	۴۴۴	تحت نمبر ۱۴۵	رساله طبیبیہ	الشیخ بوعلی سینا متوفی ۴۳۵هـ	
تحت نمبر ۲۳۲	رساله طاهر ہمدانی	بابا طاهر ہمدانی	۸۱۳	تحت نمبر ۱۴۵	رساله فی تزیین النفس	ایضاً	۴۴۶	تحت نمبر ۲۳۲	رساله طاهر ہمدانی	بابا طاهر ہمدانی	
تحت نمبر ۱۴۵	الرساله العرشہ	الشیخ بوعلی سینا متوفی ۴۳۵هـ	۴۴۵	تحت نمبر ۱۴۵	رساله فی الکلیس	ایضاً	۴۴۵	تحت نمبر ۱۴۵	الرساله العرشہ	الشیخ بوعلی سینا متوفی ۴۳۵هـ	
تحت نمبر ۲۳۲	الرساله عبون المسائل	حکیم ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹هـ	۸۳۸	تحت نمبر ۱۴۵	رساله فی حال النفس و قلوبها	ایضاً	۴۴۸	تحت نمبر ۲۳۲	الرساله عبون المسائل	حکیم ابونصر الفارابی متوفی ۳۳۹هـ	

تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف
فہرست عربی								
۱۸۹	حاشیہ الشمس البارغہ	ملا نظام الدین مہالوی متوفی ۱۱۶۱ھ	۱۸۳	تقاسی	۱۸۳	تحت نمبر ۲۰۱	ارسطو حکیم	۸۰۶
۲۰۲	حاشیہ الصدرا	مولوی ابوالکلامی متوفی ۱۲۱۱ھ	۸۲۲	مطبوع	۸۲۲	تحت نمبر ۲۰۲	شیخ بوعلی سنا متوفی ۳۲۸ھ	۱۴۳
۲۲۳	حاشیہ علی شرح حکمۃ العین للعلامہ شمس الدین مرک البخاری	ابو الحسن السیالکونی	۸۳۳	مطبوع	۸۳۳	۲۰۳	الافق البین	میر باقر داماد متوفی ۱۲۱۱ھ
۱۸۰	حاشیہ علی شرح ہدایۃ الحکمۃ المعروف بالصدرا	ملا عماد الدین التتانی	۱۸۵	تقاسی	۱۸۵	۲۱۳	امواج العلوم	ملا جلال الدین الدوانی متوفی ۱۲۱۱ھ
۲۱۴	حاشیہ علی شرح ہدایۃ الحکمۃ المعروف بالمیندی	میر ہاشم الیلانی متوفی ۱۲۱۱ھ	۸۳۵	تقاسی	۸۳۵	۱۸۴	تجربہ مقالات ارسطو	صدرا شیرازی متوفی ۱۲۱۱ھ
۱۴۸	حاشیہ فخر علی المیندی	فخر الدین اسیر آبادی	۱۸۲	مطبوع	۱۸۲	۱۹۹	التحذیر اسلامیہ فی تحقیق الحق والاطال الاقاویل	حکیم عبدالکریم خاں
۱۴۲	حاشیہ الکفوی علی حاشیہ الارادی	السید محمد الکفوی بن الحاج حمید	۱۴۳	مطبوع	۱۴۳		الرودیہ	راہپوری متوفی ۱۲۱۱ھ
۲۰۳	الحق البین فی شرح الافق البین	مولوی طہور الحسن امیری متوفی ۱۳۳۲ھ	۸۲۶	تقاسی	۸۲۶	تحت نمبر ۱۸۴	تفسیر الروبار	شیخ بوعلی سنا متوفی ۳۲۸ھ
۲۰۵	حاشیہ متفرقات البین	مولوی محمد طیب علی متوفی ۱۳۳۲ھ	۸۲۸	تقاسی	۸۲۸	۱۹۳	تقریب شرح نحوہ علی ذہب الذکورہ لبس نحوہ الالمانی	۱۹۸
۲۰۸	خاصۃ الطبیۃ البحر الاقل	الفاضل اسماعیل حنین ماشا	۸۳۰	مطبوع	۸۳۰	تحت نمبر ۲۰۱	تقلید الی العنبر	ابو الفرج العراقي متوفی ۳۳۵ھ
۱۶	الدروس الاولیہ فی الطبیۃ الطبیۃ	ابن جسن مسلم	۱۹۲	مطبوع	۱۹۲	۱۹۵	انقراہ المرصۃ فی بحر الرمال	حکیم ابو نصر الفارابی متوفی ۳۲۹ھ
تحت نمبر ۲۰۱	رسالہ ابو نصر الفارابی	حکیم ابو نصر الفارابی متوفی ۳۲۰ھ	۸۲۰	تقاسی	۸۲۰	۲۱۶	حاشیہ الافق البین	مولانا فضل حق حرادی متوفی ۱۲۱۱ھ
تحت نمبر ۲۰۲	رسالہ الاسولہ مع الایوبہ	ارسطو حکیم	۸۱۳	تقاسی	۸۱۳	۱۸۱	حاشیہ شرح حکمۃ العین	باقر بن غلام مصطفی الجانی
تحت نمبر ۲۰۳	رسالہ افلاطون فی الروسی	افلاطون حکیم	۸۳۱	تقاسی	۸۳۱	۱۹۰	حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ مولانا	بیرک شمس الدین
	من قال بتلاشی الانسان							

نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف
۸۷	فرائض السلطان	لم یصح المولف باسمه	۷۷۲	فتاویٰ	۳۲	میزان العمل	امام غزالی متوفی ۵۰۵ھ	۷۵۲	مطبوعہ	۷۵۲	مطبوعہ
۵۱	فلسفۃ الاسلام و مدیتہ القرآن الجزء الاول	احمد بدوی - مولود ۱۸۰۲	۷۵۷	مطبوعہ	۸۱	التأسیسۃ شجرہ کتاب انگریزی	مرعوم حافظ نجیب	۷۶۹	مطبوعہ	۷۶۹	مطبوعہ
۵۲	ایضاً الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۰	النظام والاسلام	شیخ طغادہ جوهری	۷۵۶	مطبوعہ	۷۵۶	مطبوعہ
۳۶	فلسفۃ العمر	مولانا صالح حسنی حاد	۷۵۴	مطبوعہ	۵۵	واسطۃ السلوک فی بیان المالوک	السلطان ابوحمزہ موسیٰ الحادی	۷۵۹	مطبوعہ	۷۵۹	مطبوعہ
۳۷	کتاب الاخلاق	شیخ ابن العربی متوفی ۷۳۵ھ	۷۵۰	مطبوعہ	۳۲	الوسیلۃ الفاخرۃ فی الذنب والآخرۃ	علی متقی متوفی ۷۷۵ھ	۷۶۷	فتاویٰ	۷۶۷	فتاویٰ
تحت نمبر ۳۸	کتاب الادب فی الدین	امام الغزالی متوفی ۵۰۵ھ	۷۵۳	مطبوعہ	۷۸	الهدایۃ الادی الالاسلامیۃ للماووک والامراۃ فی الدار والدار	السید مصطفیٰ الالبانی	۷۶۸	مطبوعہ	۷۶۸	مطبوعہ
۷۷	کتاب التبیین ترجمہ کتاب فرانسیسی	مترجم عبدالغنی العریسی	۷۶۷	مطبوعہ							
۳۵	کتاب الخیالۃ	الشیخ بابا الدین العالی متوفی ۷۳۹ھ	۷۳۹	مطبوعہ							
۳۳	الحکم الروحانیۃ فی الحکم الیونانیۃ	استاد ابو الفتح علی متوفی ۷۳۸ھ	۷۳۸	مطبوعہ							
۳۸	مدوۃ النفوس	علی الالبانی متوفی ۷۵۲ھ	۷۵۲	مطبوعہ							
۶۰	المدینۃ والاسلام	محمد فرید وحیدی	۷۶۱	مطبوعہ							
۷۵	المرآۃ الجدیدہ	قاسم امین بک	۷۶۷	مطبوعہ							
۵۳	معنی النحیات ترجمہ کتاب انگریزی	محبوب و یح افندی البستانی	۷۵۸	مطبوعہ							
۷۴	مناہج الادب الجزء اول والثانی	مولانا امین بک و اصفا	۷۶۶	مطبوعہ							

نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف	نمبر کتاب	نام کتاب	نام مصنف
۳۶	بدایة السداية	امام غزالی متوفی ۵۰۵	۴۰	تکلی	۴۲	الدولة والجماعة مترجم	مترجم محمد بن النجيب	۴۲	مطبوعه	۴۲	مطبوعه
۳۸	التبر المسبوك في فضاء الملوك	ايضا	۴۱	مطبوعه	۴۳	من الفقه التركي	محرر في المولى	۴۳	مطبوعه	۴۳	مطبوعه
۳۹	التبر المسبوك في فضاء الملوك	علي الاجازي	۴۲	مطبوعه	۴۴	رسالة في الصلوات	لم تصح المولى باسم	۴۴	تکلی	۴۴	مطبوعه
۴۰	تخریج الوصايا من	مولانا علي حسن خلف نواب	۴۳	مطبوعه	۴۵	ريضة المختار و روضة المختار	مترجمين جان متوفی ۵۲۵	۴۵	مطبوعه	۴۵	مطبوعه
۴۱	خبايا الزوايا	صديق حسن خان المولى	۴۴	مطبوعه	۴۶	رياض الخليل في سياحة	الشيخ خزل خان	۴۶	مطبوعه	۴۶	مطبوعه
۴۲	التدبير المتمر في الحديث	فريس ميخائيل	۴۵	مطبوعه	۴۷	الانسان في البحر الاول	والثاني	۴۷	مطبوعه	۴۷	مطبوعه
۴۳	مع التمثال في البحر الاول	ايضا	۴۶	مطبوعه	۴۸	سكردان السلطان	شهاب الدين التمساني	۴۸	مطبوعه	۴۸	مطبوعه
۴۴	تربية النفس بالنفس	مولانا صالح حمدي حماد	۴۷	مطبوعه	۴۹	الباسنة الشرعية في الرضا	ابن تيمية الحراني متوفی ۷۲۸	۴۹	مطبوعه	۴۹	مطبوعه
۴۵	ترجمة كتاب نبي	مترجم	۴۸	مطبوعه	۵۰	طالع الاستبصار	عبد الرحمن الكواكبي	۵۰	مطبوعه	۵۰	مطبوعه
۴۶	الترجمة ترجمه كتاب	محمد الباعلي	۴۹	مطبوعه	۵۱	عقود الصالحين في بيان	الشيخ محمد بن نوري	۵۱	مطبوعه	۵۱	مطبوعه
۴۷	المعبر	ايضا	۵۰	مطبوعه	۵۲	حقائق الزوايا	مترجمين	۵۲	مطبوعه	۵۲	مطبوعه
۴۸	تهذيب الاخلاق	ابن مكيه متوفی ۷۲۸	۵۱	مطبوعه	۵۳	عطية النساء	مولانا علي فكري	۵۳	مطبوعه	۵۳	مطبوعه
۴۹	الحامدة الاسلاميه وارباب	رفيق بك الخادم	۵۲	مطبوعه	۵۴	عفة الاولاد	سليم خوري	۵۴	مطبوعه	۵۴	مطبوعه
۵۰	حيات الروجين	مولانا عبد اللطيف مظهر	۵۳	مطبوعه	۵۵	عقود الصالحين في بيان	الشيخ محمد بن نوري	۵۵	مطبوعه	۵۵	مطبوعه
۵۱	الحياة القوية في النور الثاني	امين حمدي	۵۴	مطبوعه	۵۶	عقود الصالحين في بيان	الشيخ محمد بن نوري	۵۶	مطبوعه	۵۶	مطبوعه
۵۲	حياتنا الازلي	مولانا صالح حمدي حماد	۵۵	مطبوعه	۵۷	عقود الصالحين في بيان	الشيخ محمد بن نوري	۵۷	مطبوعه	۵۷	مطبوعه
۵۳	لذة انبياء قوت في	علي طريف الاعظمي	۵۶	مطبوعه	۵۸	عقود الصالحين في بيان	الشيخ محمد بن نوري	۵۸	مطبوعه	۵۸	مطبوعه
۵۴	كاس الكون	ايضا	۵۷	مطبوعه	۵۹	عقود الصالحين في بيان	الشيخ محمد بن نوري	۵۹	مطبوعه	۵۹	مطبوعه

رقم الكتاب	نام کتاب	نام مصنف	تاریخ تصنیف	تاریخ کتب	نام کتاب	نام مصنف	تاریخ تصنیف	تاریخ کتب
۸۲۸	اکام النفاس	میلوی عبدالحی کهنوی منوی	۳۸۳	مطبوع	تحت نظر ۳۸۱	اعلام المومنین عن البالمین	ابن القیم الجوزی متوفی ۷۵۱	۳۸۶
۳۸۲	تحت نظر	ابطال دعوی الاجماع علی تحریم	علامه شوکانی	۳۱۸	مطبوع	۶۸۵	اناشدہ اللغات فی حکم طلاق	ابن القیم الجوزی متوفی ۷۵۱
۳۸۳	مطلق الملع	مولانا الحسن خطیب الازهر	۳۳۳	مطبوع	تحت نظر ۷۵۳	الافاضه فی بیان احکام الاسترخاض	مولانا الحسن خطیب الازهر	۳۳۳
۳۸۴	تحت نظر	احکام ذوی الانصاف فی	مولانا الحسن الشیر الدما	۳۳۵	مطبوع	۸۰۳	اهتمت بالواقف الی الاقتداء	الشیخ طیب الاشری
۳۸۵	تحت نظر	اشهدا عینین	شیخ علی باصبرین	۳۶۳	مطبوع	۶۸۶	ایضاح الغوامض فی شرح مشکا	علامه محمد بن حسن الخلی
۳۸۶	تحت نظر	احسن النایات	محمد سعید عبد الغفار	۳۶۹	مطبوع	۸۱۲	الجزء الاول	ابن النجم المصری متوفی ۷۷۴
۳۸۷	تحت نظر	احکام الادقاف	الامام اخشاف متوفی ۷۷۴	۳۳۶	مطبوع	۸۱۳	الجزء الثاني	ابن النجم المصری متوفی ۷۷۴
۳۸۸	تحت نظر	الاحکام الشرعی فی احوال الشعب	قدوسی باشا متوفی ۱۳۰۶	۳۴۵	مطبوع	۸۱۴	الجزء الثالث	ابن النجم المصری متوفی ۷۷۴
۳۸۹	تحت نظر	الاحکام السلطانی	ابن النجم المصری متوفی ۷۷۴	۳۴۶	مطبوع	۸۱۵	الجزء الرابع	ابن النجم المصری متوفی ۷۷۴
۳۹۰	تحت نظر	اختلاف الفقهاء	ابن جریر الطبری متوفی ۳۲۰	۳۴۱	مطبوع	۸۱۶	الجزء الخامس	ابن النجم المصری متوفی ۷۷۴
۳۹۱	تحت نظر	ارشاد الخلق الی العمل بخیر البرق	جمال الدین دمشقی	۳۴۹	مطبوع	۸۱۷	الجزء السادس	ابن النجم المصری متوفی ۷۷۴
۳۹۲	تحت نظر	اسرار التسلیة الاسلامیة	ایوب الیمانی آفندی	۳۲۶	مطبوع	۸۱۸	الجزء السابع	ابن النجم المصری متوفی ۷۷۴
۳۹۳	تحت نظر	اسرار الصلوة	عبدالحی نسیانی متوفی ۱۲۹۵	۳۹۳	مطبوع	۸۱۹	الجزء الثامن	ابن النجم المصری متوفی ۷۷۴
۳۹۴	تحت نظر	احکام الاله بترجیح مسئلة	مولانا الحسن خطیب الازهر	۳۳۵	مطبوع	۸۲۰	الجزء التاسع	ابن النجم المصری متوفی ۷۷۴
۳۹۵	تحت نظر	الاستحسان فی الصلوة	الفاضل احمد بک حسینی	۳۳۵	مطبوع	۸۲۱	الجزء العاشر	ابن النجم المصری متوفی ۷۷۴
۳۹۶	تحت نظر	اسرار المساجد البیعة والحدود	جمال الدین دمشقی	۳۹۳	مطبوع	۸۲۲	الجزء الحادي عشر	ابن النجم المصری متوفی ۷۷۴
۳۹۷	تحت نظر	احکام البیعة	الفاضل احمد بک حسینی	۳۳۵	مطبوع	۸۲۳	الجزء الثاني عشر	ابن النجم المصری متوفی ۷۷۴
۳۹۸	تحت نظر	الاعلام بقواعد الاسلام	ابن النجم المصری متوفی ۷۷۴	۳۶۹	مطبوع	۸۲۴	الجزء الثالث عشر	ابن النجم المصری متوفی ۷۷۴

قد اوصى ابا عبد الله

[illegible]

رقم الكتاب	نام مصنف	رقم الكتاب	نام مصنف	رقم الكتاب	نام مصنف	رقم الكتاب	نام مصنف
٢٩	اربعه حقا المانوس	٢٥٠	علامه محمد الدين الغفر آبادي	٢٥٠	فلسي	٢٥٠	تحت مبر
٣٨	الغنية السيوطي	٢٣٩	جلال الدين السيوطي	٢٣٩	فلسي	٢٣٩	تحت مبر
٣٤	الغنية العراقي	٢٣٨	عبد الرحيم العراقي متوفي سنة ١٢٥٥	٢٣٨	فلسي	٢٣٨	تحت مبر
٣٢	الغنية المجلد	٢٣٦	عمر اعترشي	٢٣٦	فلسي	٢٣٦	تحت مبر
٣١	الغنية الخليل	٢٣٥	ابن كثير متوفي سنة ١٤٤٣	٢٣٥	فلسي	٢٣٥	تحت مبر
٣٠	الغنية في مصطلح	٢٣٩	مقتضى الحسيني	٢٣٩	مطبوع	٢٣٩	تحت مبر
٢٩	آثار الحديث	٢٣٥	متوفي سنة ١٢٠٥	٢٣٥	فلسي	٢٣٥	تحت مبر
٢٨	تكملة في علوم الحديث	٢٣٨	ابن الملقن متوفي سنة ١٢٥٥	٢٣٨	فلسي	٢٣٨	تحت مبر
٢٧	تكملة في علوم الحديث	٢٣٥	ابن الوزير متوفي سنة ١٢٥٥	٢٣٥	فلسي	٢٣٥	تحت مبر
٢٦	تكملة في علوم الحديث	٢٣١	طاهر بن احمد الجزائري	٢٣١	مطبوع	٢٣١	تحت مبر
٢٥	تكملة في علوم الحديث	٢٣٢	علامه المولف باسم	٢٣٢	فلسي	٢٣٢	تحت مبر
٢٤	تكملة في علوم الحديث	٢٢٩	علامه زرقاني متوفي سنة ١٢٢٩	٢٢٩	فلسي	٢٢٩	تحت مبر
٢٣	تكملة في علوم الحديث	٢٣٠	مولوي عبد الحميد	٢٣٠	مطبوع	٢٣٠	تحت مبر
٢٢	تكملة في علوم الحديث	٢٣١	علامه ابن اصلاح متوفي سنة ١٢٣١	٢٣١	فلسي	٢٣١	تحت مبر
٢١	تكملة في علوم الحديث	٢٣٨	ابن الخليلي متوفي سنة ١٢٣٨	٢٣٨	مطبوع	٢٣٨	تحت مبر
٢٠	تكملة في علوم الحديث	٢٣٢	عبد الله الماكي	٢٣٢	مطبوع	٢٣٢	تحت مبر
١٩	تكملة في علوم الحديث	٢٣١	علامه المولف باسم	٢٣١	مطبوع	٢٣١	تحت مبر
١٨	تكملة في علوم الحديث	٢٣٨	علامه المولف باسم	٢٣٨	مطبوع	٢٣٨	تحت مبر
١٧	تكملة في علوم الحديث	٢٣١	علامه المولف باسم	٢٣١	مطبوع	٢٣١	تحت مبر
١٦	تكملة في علوم الحديث	٢٣٨	علامه المولف باسم	٢٣٨	مطبوع	٢٣٨	تحت مبر
١٥	تكملة في علوم الحديث	٢٣١	علامه المولف باسم	٢٣١	مطبوع	٢٣١	تحت مبر
١٤	تكملة في علوم الحديث	٢٣٨	علامه المولف باسم	٢٣٨	مطبوع	٢٣٨	تحت مبر
١٣	تكملة في علوم الحديث	٢٣١	علامه المولف باسم	٢٣١	مطبوع	٢٣١	تحت مبر
١٢	تكملة في علوم الحديث	٢٣٨	علامه المولف باسم	٢٣٨	مطبوع	٢٣٨	تحت مبر
١١	تكملة في علوم الحديث	٢٣١	علامه المولف باسم	٢٣١	مطبوع	٢٣١	تحت مبر
١٠	تكملة في علوم الحديث	٢٣٨	علامه المولف باسم	٢٣٨	مطبوع	٢٣٨	تحت مبر
٩	تكملة في علوم الحديث	٢٣١	علامه المولف باسم	٢٣١	مطبوع	٢٣١	تحت مبر
٨	تكملة في علوم الحديث	٢٣٨	علامه المولف باسم	٢٣٨	مطبوع	٢٣٨	تحت مبر
٧	تكملة في علوم الحديث	٢٣١	علامه المولف باسم	٢٣١	مطبوع	٢٣١	تحت مبر
٦	تكملة في علوم الحديث	٢٣٨	علامه المولف باسم	٢٣٨	مطبوع	٢٣٨	تحت مبر
٥	تكملة في علوم الحديث	٢٣١	علامه المولف باسم	٢٣١	مطبوع	٢٣١	تحت مبر
٤	تكملة في علوم الحديث	٢٣٨	علامه المولف باسم	٢٣٨	مطبوع	٢٣٨	تحت مبر
٣	تكملة في علوم الحديث	٢٣١	علامه المولف باسم	٢٣١	مطبوع	٢٣١	تحت مبر
٢	تكملة في علوم الحديث	٢٣٨	علامه المولف باسم	٢٣٨	مطبوع	٢٣٨	تحت مبر
١	تكملة في علوم الحديث	٢٣١	علامه المولف باسم	٢٣١	مطبوع	٢٣١	تحت مبر

تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام کتاب	نام مصنف
۴۹۳	تحت نمبر	منتخب کتب الرجال الجوزانی	۱۶۸	مطبوع	۵۵۹	الموطا امام مالک بن انس	ایضاً	۲۲۶	مطبوعہ	۲۲۶	ایضاً
۴۹۵	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الثالث	ایضاً	ایضاً	۴۹۶	موطا الامام المہدی	ایضاً	۱۶۶	مطبوعہ	۱۶۶	مطبوعہ
۴۹۶	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	۴۹۷	السفر الاول والثانی	ایضاً	-	-	-	-
۴۹۷	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	۴۹۸	تحت نمبر	ایضاً	۱۶۷	مطبوعہ	۱۶۷	مطبوعہ
۴۹۸	تحت نمبر	ایضاً - الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	۴۹۹	تحت نمبر	ایضاً	۱۶۸	مطبوعہ	۱۶۸	مطبوعہ
۴۹۹	تحت نمبر	ایضاً - الجزء السابع	ایضاً	ایضاً	۵۰۰	تحت نمبر	ایضاً	۱۶۹	مطبوعہ	۱۶۹	مطبوعہ
۵۰۰	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الثامن	ایضاً	ایضاً	۵۰۱	تحت نمبر	ایضاً	۱۷۰	مطبوعہ	۱۷۰	مطبوعہ
۵۰۱	تحت نمبر	ایضاً - الجزء التاسع	ایضاً	ایضاً	۵۰۲	تحت نمبر	ایضاً	۱۷۱	مطبوعہ	۱۷۱	مطبوعہ
۵۰۲	تحت نمبر	ایضاً - الجزء العاشر	ایضاً	ایضاً	۵۰۳	تحت نمبر	ایضاً	۱۷۲	مطبوعہ	۱۷۲	مطبوعہ
۵۰۳	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الحادي عشر	ایضاً	ایضاً	۵۰۴	تحت نمبر	ایضاً	۱۷۳	مطبوعہ	۱۷۳	مطبوعہ
۵۰۴	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الثاني عشر	ایضاً	ایضاً	۵۰۵	تحت نمبر	ایضاً	۱۷۴	مطبوعہ	۱۷۴	مطبوعہ
۵۰۵	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الثالث عشر	ایضاً	ایضاً	۵۰۶	تحت نمبر	ایضاً	۱۷۵	مطبوعہ	۱۷۵	مطبوعہ
۵۰۶	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الرابع عشر	ایضاً	ایضاً	۵۰۷	تحت نمبر	ایضاً	۱۷۶	مطبوعہ	۱۷۶	مطبوعہ
۵۰۷	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الخامس عشر	ایضاً	ایضاً	۵۰۸	تحت نمبر	ایضاً	۱۷۷	مطبوعہ	۱۷۷	مطبوعہ
۵۰۸	تحت نمبر	ایضاً - الجزء السادس عشر	ایضاً	ایضاً	۵۰۹	تحت نمبر	ایضاً	۱۷۸	مطبوعہ	۱۷۸	مطبوعہ
۵۰۹	تحت نمبر	ایضاً - الجزء السابع عشر	ایضاً	ایضاً	۵۱۰	تحت نمبر	ایضاً	۱۷۹	مطبوعہ	۱۷۹	مطبوعہ
۵۱۰	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الثامن عشر	ایضاً	ایضاً	۵۱۱	تحت نمبر	ایضاً	۱۸۰	مطبوعہ	۱۸۰	مطبوعہ
۵۱۱	تحت نمبر	ایضاً - الجزء التاسع عشر	ایضاً	ایضاً	۵۱۲	تحت نمبر	ایضاً	۱۸۱	مطبوعہ	۱۸۱	مطبوعہ
۵۱۲	تحت نمبر	ایضاً - الجزء العشرون	ایضاً	ایضاً	۵۱۳	تحت نمبر	ایضاً	۱۸۲	مطبوعہ	۱۸۲	مطبوعہ
۵۱۳	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الحادي والعشرون	ایضاً	ایضاً	۵۱۴	تحت نمبر	ایضاً	۱۸۳	مطبوعہ	۱۸۳	مطبوعہ
۵۱۴	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الثاني والعشرون	ایضاً	ایضاً	۵۱۵	تحت نمبر	ایضاً	۱۸۴	مطبوعہ	۱۸۴	مطبوعہ
۵۱۵	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الثالث والعشرون	ایضاً	ایضاً	۵۱۶	تحت نمبر	ایضاً	۱۸۵	مطبوعہ	۱۸۵	مطبوعہ
۵۱۶	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الرابع والعشرون	ایضاً	ایضاً	۵۱۷	تحت نمبر	ایضاً	۱۸۶	مطبوعہ	۱۸۶	مطبوعہ
۵۱۷	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الخامس والعشرون	ایضاً	ایضاً	۵۱۸	تحت نمبر	ایضاً	۱۸۷	مطبوعہ	۱۸۷	مطبوعہ
۵۱۸	تحت نمبر	ایضاً - الجزء السادس والعشرون	ایضاً	ایضاً	۵۱۹	تحت نمبر	ایضاً	۱۸۸	مطبوعہ	۱۸۸	مطبوعہ
۵۱۹	تحت نمبر	ایضاً - الجزء السابع والعشرون	ایضاً	ایضاً	۵۲۰	تحت نمبر	ایضاً	۱۸۹	مطبوعہ	۱۸۹	مطبوعہ
۵۲۰	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الثامن والعشرون	ایضاً	ایضاً	۵۲۱	تحت نمبر	ایضاً	۱۹۰	مطبوعہ	۱۹۰	مطبوعہ
۵۲۱	تحت نمبر	ایضاً - الجزء التاسع والعشرون	ایضاً	ایضاً	۵۲۲	تحت نمبر	ایضاً	۱۹۱	مطبوعہ	۱۹۱	مطبوعہ
۵۲۲	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الحادي والثلاثون	ایضاً	ایضاً	۵۲۳	تحت نمبر	ایضاً	۱۹۲	مطبوعہ	۱۹۲	مطبوعہ
۵۲۳	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الثاني والثلاثون	ایضاً	ایضاً	۵۲۴	تحت نمبر	ایضاً	۱۹۳	مطبوعہ	۱۹۳	مطبوعہ
۵۲۴	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الثالث والثلاثون	ایضاً	ایضاً	۵۲۵	تحت نمبر	ایضاً	۱۹۴	مطبوعہ	۱۹۴	مطبوعہ
۵۲۵	تحت نمبر	ایضاً - الجزء الرابع والثلاثون	ایضاً	ایضاً	۵۲۶	تحت نمبر	ایضاً	۱۹۵	مطبوعہ	۱۹۵	مطبوع

ردیف	نام کتاب	نام مصنف	ردیف	نام کتاب	نام مصنف
۵۳۴	کشف الکرب فی حال الالتماس فی البرکات عبدالرحمن بن ابی	متوفی ۲۰۰	۳۴۵	مجموعه الشرح الاربعه - جامع الترمذی الریح الاول	شاه سراج احمد سرمدی - لا اموری متوفی سنه ۱۵۲
۵۳۳	کشف مشکل حبیب الرحمن	الامام الجوزی متوفی ۵۹۵	۳۴۴	تحت مبر	عقصر خضر القاصد - علامه درقانی متوفی ۱۱۲
۳۳۲	کشف القم عن جمیع الامه	عبدالوهاب الشحرانی متوفی ۱۲۱	۳۴۳	تحت مبر	فی الاحادیث المشهوره علی الاله
۵۳۰	الجزء الاول	۵۹۵	۳۸۲	مستدق دواود الیاسی	سلیمان الیاسی متوفی ۱۵۸
۳۳۳	ایضاً - الجزء الثاني	۱۲۱	۳۹۳	مستدام احمد الجزء الاول	امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱
تحت مبر ۵۳۱	تحت مبر	۲۰۰	۳۹۴	ایضاً الجزء الثاني	ایضاً
۵۳۰	الکتاب علی سنه اجماعه	۲۰۰	۳۹۵	ایضاً الجزء الثالث	ایضاً
۵۳۰	الکتاب علی صنوعه فی احادیث	۲۱۱	۳۹۶	ایضاً الجزء الرابع	ایضاً
الموجوده الجزء الاول	۵۹۵	۳۹۶	ایضاً الجزء الخامس	ایضاً	
۵۳۱	ایضاً - الجزء الثاني	ایضاً	۳۹۸	ایضاً - الجزء السادس	ایضاً
۳۶۹	قطب المرجان فی اخبار الجن	علامه سبطی متوفی ۱۳۵	تحت مبر ۵۳۳	المستدام الشافعی	الامام الشافعی متوفی ۲۴۵
تحت مبر ۵۳۲	ثبت بالنسبه فی الامم	شاه عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۱	۵۲۶	المستدام الشافعی	ایضاً
۵۱۲	المعین المعین بفهم الالبین	علی مادی متوفی سنه ۱۸۵	۵۱۸	مستدق عمر بن عبدالعزیز	امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز متوفی سنه ۱۸۸
۳۴۶	مجالس الابرار و سالك السالكين	احمد الروی ۱۵۲	۳۸۸	المقصر من المقصرين	ابو البرکات یوسف ۱۶۲
۵۳۲	جمع الزوائد و فیہ الفوائد	علی ابی بنی متوفی ۴۹۹	۵۳۳	المجمع الصغیر	سلیمان الطبرانی متوفی ۲۰۳
الجزء الرابع من تجسير	۵۸۰	۵۳۵	۵۳۵	متايل الصغیر	جلال الدین سبطی متوفی ۲۰۶
خمسة عشر جزء	۱۵۰	۱۶۰	تحت مبر ۳۹۲	تحت مبر	تحت مبر
۵۳۳	مجموعه الشرح الاربعه - جامع الترمذی الریح الاول	شاه سراج احمد سرمدی - لا اموری متوفی سنه ۱۵۲			

تاريخ	نام كتاب	نام مصنف	تاريخ	نام كتاب	نام مصنف	تاريخ	نام كتاب	نام مصنف
٢٢٥	عقل ابو موسيٰ	ابن ابي شيبة	١٢٣	كتاب الاسماء والصفات	الحافظ احمد بن حنبل	١٢٣	قلمى	١٢٣
٢٤٣	عزل الودود	ميدوى محمد بن جاني	١٣٩	كتاب الاسماء والصفات	ابن ابي شيبة	١٨٤	مطبوع	١٨٤
٥٥٣	عين الاصاب في استدراك	علامه سيد على متوفى ١٢٥٠	٦١٤	كتاب الرزق على ابي حنيفة	ابن ابي شيبة	١١٢	قلمى	١١٢
٥٢٣	تحت نهر	غنية الامامى	٢٠٣	من المصنف لابن بكر	العيسى متوفى ١٢٢٢	١٢٢	قلمى	١٢٢
٣٢٩	الغاية في خلاصة الاسماء	علامه سيد على متوفى ١٢٥٠	١١٤	كتاب الهيات	الامام اشيباني متوفى ١٢٥٠	١٤١	مطبوع	١٤١
٣٧٥	فتح العلم بترجى لمبلغ	فارس بن خال بن عبد الله متوفى ١٢٣٢	١٣٣	كتاب الصلوة	ابن القيسم الجوزى	١٤٧	مطبوع	١٤٧
٣٧٧	ايضاً	ايضاً	١٥٠	كتاب الصلوة	احمد المروزي	٢٢٢	مطبوع	٢٢٢
٣٤٤	الفصول الستة	خواجہ پیرا متوفى ١٢٥٠	١٥٣	كتاب الصلوة	متوفى ١٢٥٠	٢٢٢	مطبوع	٢٢٢
٥٠٣	فضل الاسلام	محمد بن عبد الوهاب بنجدى	١٤٥	كتاب القراءات خلفه	الحافظ احمد بن حنبل	١٣٣	مطبوع	١٣٣
٣٣٩	المغناة الجليله في مسئلة	محمد بن عتيق الكلى متوفى ١٢٥٠	١٢٤	كتاب القرب في	زين الدين العراقي متوفى ١٢٥٠	٢٠٠	مطبوع	٢٠٠
٥٠٦	قرة العيون برفع الميرين	امام بخارى متوفى ١٢٥٠	١٤٩	كتاب القرب في	ابن الاعرابي احمد بن ياد	٢٣٠	قلمى	٢٣٠
٣٨١	الفتيل المسد في الارب	علامه حجر عسقلاني متوفى ١٢٥٠	١٥٨	كتاب الكبار	محمد بن عبد الوهاب	١٤٥	مطبوع	١٤٥
٥٦٣	نحت لمبر	القول المسد في الذب	٢٣٦	كتاب الكنى والاسماء	ابو بشر الدولابي متوفى ١٢٥٠	١٧٠	مطبوع	١٧٠
٥٥٨	الكشاف عن حقائق السنن	علامه طبري متوفى ١٢٥٠	٢٢١	ايضاً	ايضاً	١٧٠	مطبوع	١٧٠

نمبر تحت	نام کتاب	نام مصنف	نمبر تحت	نام کتاب	نام مصنف	نمبر تحت	نام کتاب	نام مصنف	
تحت نمبر ۳۳۹	روزہ الحافظ البونینی علی صحیح الامام البخاری	علامہ شرف الدین البونینی	۱۱۸	تفہیم	۴۸۰	شرح تراجم ابواب صحیح بخاری	تساوی فی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۷۷ھ	۱۵۶	مطبوع
۳۵۳	زبدۃ الجحاری	الفاضل عمر ضیاء الدین	۱۳۳	مطبوعہ	۴۳۷	شرح حیات شہیدہ الامامین مولانا حیدر علی سنہ ۱۲۵	متوفی ۱۲۲۵ھ	۱۲۵	تفہیم
تحت نمبر ۳۵۱	نہر الربیع علی الجلیلی	علامہ سبطی متوفی ۱۳۰	۱۳۰	مطبوعہ	۵۱۹	شرح صحیح مسلم کمال وکمل - الجزء الاول	محمد ابوشامہ سنہ ۱۲۲۷ھ و محمد السیدی متوفی ۱۲۹۵ھ	۱۸۹	مطبوع
۵۲۷	سلطان الاذکار من احادیث سیلاب الار	نور الحسن خاں حلف نواب صبیح حسن خاں متوفی ۱۲۳۷ھ	۱۹۴	مطبوعہ	۵۲۰	ایضاً - الجزء الثانی	ایضاً	۱۹۰	ایضاً
۳۵۰	اسرار الصغیر المسج بالبخاری - الجزء الاول	الامام السامانی متوفی ۱۲۸	۱۲۸	مطبوعہ	۵۲۱	ایضاً - الجزء الثالث	ایضاً	۱۹۱	ایضاً
					۵۲۲	ایضاً - الجزء الرابع	ایضاً	ایضاً	ایضاً
					۵۲۳	ایضاً - الجزء الخامس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴۵۱	ایضاً - الجزء الثانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۵۲۴	ایضاً - الجزء السادس	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۵۲۹	مسنن الدار قطنی	الامام الدار قطنی	۲۰۹	مطبوعہ	۵۲۵	ایضاً - الجزء السابع	ایضاً	۱۹۲	ایضاً
۴۶۳	سنن ابی داؤد جلد اول و دوم	امام ابو داؤد السجستانی متوفی ۲۴۵ھ	۱۳۱	مطبوعہ	۵۲۹	شرح کتاب مجتہ ابن قیم الجوزی متوفی ۱۳۵۰ھ	۱۹۵	تفہیم	
					۴۶۷	شرح مسند الامام الاعظم امام القاری متوفی ۸۵۳ھ	۱۳۲	مطبوعہ	
۴۷۳	سنن ابی داؤد و حاکم	ایضاً	۱۳۹	مطبوعہ	۵۰۷	شواہد التوفیق محمد الطائی الحمایمی متوفی ۱۲۷۳ھ	۱۸۰	مطبوعہ	
تحت نمبر ۴۳۵	شرح اربعین فودی	العلامہ عبد المہادی	۱۱۲	تفہیم					
۵۰۳	شرح اربعین فودی	الامام الذہبی متوفی ۷۴۸ھ	۱۴۳	مطبوعہ	۵۵۸	الطیبی	علامہ طبری متوفی ۴۵۵ھ	۲۲۱	تفہیم
۴۵۱	شرح اربعین الخویری	لم یعرف	۱۶۴	تفہیم	تحت نمبر ۵۵۳	البحار النافذ عبد الستار عمری	۲۱۹	مطبوع	
۵۱۰	شرح برزخ	ابو سعید سلی	۱۸۲	تفہیم	۴۵۸	عدة الحصن الحصین محمد الجوزی الشافعی متوفی ۱۲۵۰ھ	۱۳۵	تفہیم	
۵۲۶	شرح الرزخ	ایضاً	۲۰۶	ایضاً	تحت نمبر ۵۰۳	عبد الامام من کلام خاندان عبد الغنی مصری متوفی ۱۷۸۰ھ	۱۷۸	مطبوعہ	

حدیث عربی -									
ردیف	نام کتاب	نام مصنف	ردیف	نام کتاب	نام مصنف	ردیف	نام کتاب	نام مصنف	ردیف
۵۲۸	التعقیق لافاظ الجامع الصحيح	بدرالدین الزکری الشافعی متوفی ۹۳۳ھ	۱۹۳	تقلي	۵۳۰	حاشیه منج المصنف فی مسائل الاقوال	لم اقص	۱۰۰	تقلي
۵۲۵	بنیه الغاطین	ابواللیث السمرقندی متوفی ۳۴۵ھ	۲۱۳	تقلي	۵۸۲	الخصائص الکبری الجزء الاول	علاء الدین علی بن یحیی متوفی ۶۰۰ھ	۱۵۹	تقلي
۵۱۱	جامع الصحیح المشهور مسلم	المسلم النیشابوری متوفی ۲۶۱ھ	۱۸۳	مطبوع	۵۸۳	ایضاً الجزء الثاني	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۳۸	جمع النہای فی باب الجرد القائمه المشهوره مختصر ابن ابی جریر	ابو محمد عبد الله بن ادریس المقرئ المالکی متوفی ۲۹۵ھ	۱۱۷	تقلي	۵۰۶	خیر الحکام فی قراءۃ خلف الامام و صحابی متوفی ۲۵۶ھ	۱۷۹	مطبوع	۱۷۹
۳۴۲	الفتح بین الصحیحین	علامہ ابن الخراط متوفی ۳۸۰ھ	۱۳۰	تقلي	۴۸۰	دلائل النسبۃ	ابو نعیم الاسبغانی متوفی ۳۳۰ھ	۱۶۱	مطبوع
۵۰۹	الجواز و الصلا من جميع الاسامی و الصحاح	نور الحسن خاں بن نواب صدر حق حسن خاں متوفی ۱۳۳۶ھ	۱۸۲	مطبوع	تحت نبر ۴۳۹	الرسالة السنية فی الصحاح امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	۱۷۶	مطبوع	تقلي
۵۱۳	الجواهر الفخفی فی الرد علی المتبعين الجزء الاول	علامہ علی بن عثمان بن ابی بکر من مصنفه ابن الزکریا متوفی ۵۵۵ھ	۱۸۶	مطبوع	تحت نبر ۴۳۹	رسالة فی بعض فروع من الامام ابو الوفاء العریضی خللی	۱۷۸	تقلي	تقلي
۵۱۲	ایضاً الجزء الثاني	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۴۴۰	رسالة فی مسائل العمامه دعوى القاری متوفی ۱۰۱۳ھ	ایضاً	تقلي	ایضاً
۳۶۸	حیا و السلسل	علامہ سیوطی متوفی ۸۹۳ھ	۱۳۳	تقلي	۵۱۷	رسالة عبد الباقي المجيد	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۵۱	حاشیه علی السنن لصحیح ابن الحسن محمد المعروف بالسدي متوفی ۳۵۱ھ	۱۳	مطبوع	تحت نبر ۵۳۳	رفع الیدین فی الدرس محمد بن عبد الرحمن الزیدي المیسانی	۲۰۵	مطبوع	مطبوع	مطبوع

رقم الكتاب	مؤلف الكتاب	موضوع الكتاب	نوع الكتاب	رقم الكتاب	مؤلف الكتاب	موضوع الكتاب	نوع الكتاب
١٨١	ابو محمد عبد الله بن سالم النوري	اخلاف الحديث	مطبوع	١٨١	ابو محمد عبد الله بن سالم النوري	اخلاف الحديث	مطبوع
٢٠٣	شيخ حسين اليمسائي	اربعون حديثاً	مطبوع	٢٠٣	شيخ حسين اليمسائي	اربعون حديثاً	مطبوع
١١١	سراج الدين عمر المرعي	اربعين النووي	قلمى	١١١	سراج الدين عمر المرعي	اربعين النووي	قلمى
١٤٨	القيصر انى الشيباني	اربعين في فضائل	مطبوع	١٤٨	القيصر انى الشيباني	اربعين في فضائل	مطبوع
١٢٠	عبد الوهاب المعروف	اربعين في طوائف المسلمين	قلمى	١٢٠	عبد الوهاب المعروف	اربعين في طوائف المسلمين	قلمى
٢٠٩	مولوى محمد الحسن الحنفي	اصول الايمان	مطبوع	٢٠٩	مولوى محمد الحسن الحنفي	اصول الايمان	مطبوع
١٢٥	مولانا جعفر علي السندلي	اعقاب النصارى	قلمى	١٢٥	مولانا جعفر علي السندلي	اعقاب النصارى	قلمى
١٤٣	حجر الصغلا في المصري	الاعتبار في بيان النصارى	مطبوع	١٤٣	حجر الصغلا في المصري	الاعتبار في بيان النصارى	مطبوع
١٤٤	الربيع الزبيدي سوني	اعقاب النصارى من اثار	مطبوع	١٤٤	الربيع الزبيدي سوني	اعقاب النصارى من اثار	مطبوع
١٤٥	مدر الدين الزركلي	اعقاب النصارى من اثار	قلمى	١٤٥	مدر الدين الزركلي	اعقاب النصارى من اثار	قلمى

المجلد	نام کتاب	نام مصنف	المجلد	نام کتاب	نام مصنف
	کتاب فی اعراب القرآن عربی		۴۵۳	احکام المسلم باحادیث القریب والترغیب من الخاری وسلم	شیخ یوسف البهانی
۸	الاشارة الى الایمان فی بعض انواع الحجاز	عبدالغنی الدمشقی المصري المتوفی ۷۶۰ھ	۱۰۰	مطبوعه	۱۳۲
۵	بتیان فی اعراب القرآن الجزء الاول والثانی	محمد الدین عبد اللہ الکبری متوفی ۷۶۱ھ	۹۹	مطبوعه	۱۶۳
۹	مرآة المسترآن	قطب الدین مروہدی	۱۰۱	مطبوعه	ایضاً
۱۰	المعجز	لم یحقق اسم المؤلف	۱۰۱	قلمی	۲۱۸
	کتاب فن غریب القرآن عربی				
۰	المعربات فی غریب القرآن	ارغب اصبہانی متوفی ۱۰۵ھ	۱۰۵	مطبوعه	۷۶۱
	کتاب فن استخراج آیات القرآن عربی				
۸	دلیل الحیران فی الكشف عن آی استرآل	الحاج صالح طنم	۱۰۷	مطبوعه	۱۱۰
۹	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۱۱۱
	فن حدیث عربی				
۵۶۱	احکام المرحان فی احکام الحان	القاصی مالدین الدمشقی ابن المسی متوفی ۷۶۰ھ	۲۶۳	مطبوعه	۱۲۰
۵۰۱	احکام الروح فی الفقه والمسئله	ابن الجوزی متوفی ۷۵۰ھ	۱۸۲	مطبوعه	۱۸۲

تجويد	نام کتاب	نام مصنف	تجويد	نام کتاب	نام مصنف	تجويد	نام کتاب	نام مصنف
	کتاب فن تجويد عربي		٩٣	مَدَّلْ لَنْ	لم اقف على اسم المؤلف	٤٩	تقلي	
١٠٥	اتحاد العباد في معرفة	محمد نواز فندي نابسي	٩٢	مطبوع	المقدمة الجزرية منظومة	محمد الجزري الدمشقي متوفى ١٠٣٥	٩٠	تقلي
	النطق بالصاد			تحت مبر	المقدمة الجزرية	ايضاً	٩٣	مطبوع
٩٦	تاريخ القرآن والمصاحف	موسی جبار الله ومنتوفه	٨٣	مطبوع	المقدمة الجزرية	ايضاً	ايضاً	ايضاً
٩٩	تربيت الطلبة البررة الخيرة	هاشم بن محمد المغربي المالكي	٨٢	تقلي	المكره فيما تات من القرائات	المقرى المصري	٨٣	مطبوع
	في دجوه قراءة الائمة لعشرة				الصبح وحرر			
١٠١	الحواشي النعمه في شرح	احمد الجزري المولود	٩١	مطبوع	النور الازهر في شرح	عبد اللطيف السنرواني	٨٢	تقلي
	المقدمه	سنة ١١٨٠			الأكبر			
٩١	رساله في احكام النون	زكريا انصاري متوفى	٤٤	تقلي	نهاية القول المفيد في	الشيخ محمد بن نوري الجرجسي	٩٣	مطبوع
	الساكنه والتنوين	سنة ٩٢٤			علم التجويد	الشافعي من علماء القرن الرابع عشر		
١٠٣	شرح المقدمة الجزرية	ملا علي قاري متوفى سنة ١٠٤٠	٩٢	تقلي				
٩٣	طبعة النشر في القرائات	محمد الجزري الدمشقي	٨٠	تقلي				
	العشر منظومه	متوفى ٨٣٣			الانصاف	عبد الله الطليوي النحوي	٩٥	مطبوع
٩٢	قرة العيس	ابو البقاء علي المعروف	٤٨	تقلي		متوفى ٥٢١		
		بابن العاصم البغدادي			رساله في مبادئ التفسير	محمد الخضرى اليمياطي	٩٤	مطبوع
		متوفى سنة ١١٥٥			مرآة التفسير	ذوالفقار احمد النقوي	٩٦	مطبوع
تحت مبر ٩٩	الكافي	الانيسلي الاندلسي متوفى	٨٣	مطبوع		المولود سنة ١٢٧٤		
		سنة ١١٤٥			مقدمه صفوة العرفان	محمد بن زيد وحدي	٩٦	مطبوع
٩٨	الكلمات الحسان في	الشيخ محمد نحيث المطبعي	٨٢	مطبوع	في تفسير القرآن			
	الحروف السبعة وجميع				مقدمة التفسير	اغيب اصبا في متوفى ١٠٢٠	٩٤	مطبوع
	القرآن				ايضاً	الشيخ محمد الخضرى اليمياطي	٩٤	ايضاً

[illegible]

تفسيره في	نام كتاب	نام مصنف	تفسيره في	نام كتاب	نام مصنف
٢٨٥	آية القرآن من لطائف	ابن الحسن البصري في التفسير	٣٦	حج القرآن	احمد الرازي بن عيان
تحت تفسير	تفسير القياس تفسير سينا	عبد الله بن عباس متوفى ١٢	٢٨١	القرن السابع	٣٠ مطبوع
٢٨٦	ابن عباس	٢٨	٢٥٨	الكويتي المظهر على التفسير	عالمه مظهر الدين
تحت تفسير	جامع البيان	ابن جرير طبري متوفى ٣١٠	١	البياض	١٥ قلمي
٢٨٧	جواب العلم والبيان	ابن تيمية متوفى ٧٢٨	٣٨	الدر المنثور في التفسير	علامته لسوطي متوفى ٩٠٥
٣٠٠	الجزء المنيف في الرد	بوسع احمد فخر الدين	٦٥	الجزء الاول	١٠ مطبوع
٢٨٨	على معنى التخريف في	الكتاب الشريف	٢٥٢	ايضا الجزء الثاني	ايضا
٢٨٩	جواهر القرآن	ابي حاتم محمد بن حنبل متوفى ٢٤١	٢٥٣	ايضا الجزء الثالث	ايضا
٣١١	الجواهر الحسان في تفسير	عبد الرحمن بن جرير متوفى ٤٦	٢٥٤	ايضا الجزء الرابع	ايضا
٣١٢	القرآن الجزء الاول	متوفى سنة ٥٠	٢٥٥	ايضا الجزء الخامس	ايضا
٣١٣	ايضا الجزء الثاني	ايضا	٢٥٦	ايضا الجزء السادس	ايضا
٣١٤	ايضا الجزء الثالث	ايضا	٣١٩	ايضا الجزء السابع	ايضا
٣١٥	ايضا الجزء الرابع	ايضا	٣٠٣	درة التفسير في غرر الآثار	الخطيب الكافي متوفى ٦١٠
٣١٦	ايضا الجزء الخامس	ايضا	٣٠٤	الدر اللطيف من التفسير	احمد بن عبد القادر متوفى ٥٢٩
٣١٧	حاشية الكادري في	الخطيب الكادري متوفى ٦٤	٢٨٢	زبدة البيان في آيات الحكمة	احمد بن عبد الله بن سبي متوفى ٣٢٢
٣١٨	على التفسير البياض	متوفى في سنة ٣٣٠	٢٨٣	العترة	٣٢٣
٣١٩	حاشية الصاوي على	احمد بن عيسى متوفى ٤٣٠	٢٨٤	سبل الرسخ في علم التلخيص	سبل الرسخ في علم التلخيص
٣٢٠	تفسير الجلالين الجزء الاول	٤٣	٢٨٥	سواطح الالهام	ابو الفتح خضري متوفى ٥٨٠
٣٢١	ايضا الجزء الثاني	ايضا	٢٨٦	الصراط المستقيم	احمد زياتي
٣٢٢	ايضا الجزء الثالث	ايضا	٢٨٧	اعتقاد السالكين في شأنا الزواجر	آكامه ياشا
٣٢٣	ايضا الجزء الرابع	ايضا	٢٨٨	٢٨٩	٥٩ مطبوع

رقم	نام كتاب	نام مصنف	نام كتاب	نام مصنف	رقم	نام كتاب	نام مصنف
٢٣٠	تفسير الطبري المسمى بجامع البيان في تفسير القرآن الجزر الثالث والرابع	ابن جرير الطبري المتوفى سنة ٢٢٠	تفسير الطبري المسمى بجامع البيان في تفسير القرآن الجزر السابع والآخرون	ابن جرير الطبري متوفى سنة ٢٢٠	٢	مطبوعه	٢٣٠
٢٣١	ايضاً - الجزر الخامس والسادس	ايضاً	ايضاً - الجزر الثامن والآخر	ايضاً	٣	ايضاً	٢٣١
٢٣٢	ايضاً - الجزر السابع والثامن	ايضاً	ايضاً - الجزر التاسع والآخر	ايضاً	ايضاً	ايضاً	٢٣٢
٢٣٣	ايضاً - الجزر التاسع والآخر	ايضاً	ايضاً - الجزر العاشر والآخر	ايضاً	ايضاً	ايضاً	٢٣٣
٢٣٤	ايضاً - الجزر الحادي عشر والثاني عشر	ايضاً	ايضاً - الجزر الثاني عشر والثاني عشر	ايضاً	٤	ايضاً	٢٣٤
٢٣٥	ايضاً - الجزر الثالث عشر والرابع عشر	ايضاً	ايضاً - الجزر الخامس عشر والسادس عشر	ايضاً	ايضاً	ايضاً	٢٣٥
٢٣٦	ايضاً - الجزر السادس عشر والسابع عشر	ايضاً	ايضاً - الجزر الثامن عشر والتاسع عشر	ايضاً	ايضاً	ايضاً	٢٣٦
٢٣٧	ايضاً - الجزر العاشر عشر	ايضاً	ايضاً - الجزر الحادي عشر والثاني عشر	ايضاً	٥	ايضاً	٢٣٧
٢٣٨	ايضاً - الجزر الثاني عشر والثاني عشر	ايضاً	ايضاً - الجزر الثالث عشر والرابع عشر	ايضاً	٥	ايضاً	٢٣٨
٢٣٩	ايضاً - الجزر الخامس عشر والسادس عشر	ايضاً	ايضاً - الجزر السابع عشر والثامن عشر	ايضاً	٥	ايضاً	٢٣٩
٢٤٠	ايضاً - الجزر التاسع عشر والعاشر	ايضاً	ايضاً - الجزر الحادي عشر والثاني عشر	ايضاً	٥	ايضاً	٢٤٠
٢٤١	ايضاً - الجزر الثاني عشر والثاني عشر	ايضاً	ايضاً - الجزر الثالث عشر والرابع عشر	ايضاً	٥	ايضاً	٢٤١
٢٤٢	ايضاً - الجزر الخامس عشر والسادس عشر	ايضاً	ايضاً - الجزر السابع عشر والثامن عشر	ايضاً	٥	ايضاً	٢٤٢
٢٤٣	ايضاً - الجزر التاسع عشر والعاشر	ايضاً	ايضاً - الجزر الحادي عشر والثاني عشر	ايضاً	٥	ايضاً	٢٤٣
٢٤٤	ايضاً - الجزر الثاني عشر والثاني عشر	ايضاً	ايضاً - الجزر الثالث عشر والرابع عشر	ايضاً	٥	ايضاً	٢٤٤
٢٤٥	ايضاً - الجزر الخامس عشر والسادس عشر	ايضاً	ايضاً - الجزر السابع عشر والثامن عشر	ايضاً	٥	ايضاً	٢٤٥
٢٤٦	ايضاً - الجزر التاسع عشر والعاشر	ايضاً	ايضاً - الجزر الحادي عشر والثاني عشر	ايضاً	٥	ايضاً	٢٤٦
٢٤٧	ايضاً - الجزر الثاني عشر والثاني عشر	ايضاً	ايضاً - الجزر الثالث عشر والرابع عشر	ايضاً	٥	ايضاً	٢٤٧
٢٤٨	ايضاً - الجزر الخامس عشر والسادس عشر	ايضاً	ايضاً - الجزر السابع عشر والثامن عشر	ايضاً	٥	ايضاً	٢٤٨
٢٤٩	ايضاً - الجزر التاسع عشر والعاشر	ايضاً	ايضاً - الجزر الحادي عشر والثاني عشر	ايضاً	٥	ايضاً	٢٤٩
٢٥٠	ايضاً - الجزر الثاني عشر والثاني عشر	ايضاً	ايضاً - الجزر الثالث عشر والرابع عشر	ايضاً	٥	ايضاً	٢٥٠

فہرست کتب و تفصیل عربی

[illegible]

جس جملہ پر تھوڑا توقف کرنا ہو تو اسکے بعد ایک چھوٹا تو لکھتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ توقف کے لئے اور نقطہ لکھ کر اس طرز

لکھتے ہیں و اور اس سے بھی زیادہ توقف کے واسطے دو نقطے دئے جاتے ہیں اس طرز :-

جس کے ختم پر ایک نقطہ۔ یا پھول یا خط عرضی اس طرح — کیسپدیتے ہیں۔

جس لفظ کے نیچے خط عرضی اس طرح — کنچا ہو، حصر یا تاکید کا فائدہ دیتا ہے۔

۹۔ جس جملہ کے آخر میں یہ نشان ہو وہ جملہ استہساہ ہوتا ہے۔

۱۰۔ اظہار حسرت۔ تنہا۔ تعجب یا مذہب اور مذاک کے موقع پر یہ نشان بنایا جاتا ہے۔

اگر کوئی عبارت مکرر نقل کی جاتی ہے تو اسکے امتیاز کے واسطے دو داڑھیج اس عبارت سے پہلے اور دو مکوس اور اس عبارت کے بعد

اس طرح لکھے جاتے ہیں۔ در

۱۲۔ یہ ہندسہ حاشیوں کی عبارت کے آخر میں بیانے حد کے کہا جاتا ہے۔ اس لئے کہ لفظا حد کے مدد بھی بارہ بین۔ اس سے یہ

اشارہ ہوتا ہے کہ یہاں عبارت کی حد ہو گئی۔



ع - علامت، عیسوی و علامت مصرعہ۔

ء یا عو - عطف کا اشارہ۔

عم - علیہ السلام کا اختصار۔

ف - علامت فائدہ اور علامت فارسی۔

ق - علامت قیل۔

لا - الے - اس سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ اس قدر عبارت بیکار ہے۔

م - علامت مسیحی اور علامت متن۔

مح - محال کا مختصر۔

مص - مصنف کا مختصر۔

مط - مطلوب یا مطلب کا اختصار۔

معط یا مو - معطوف کا مخفف۔

مقص - مقصود یا مقصد کا اختصار۔

موض - موضوع کا مخفف۔

ھ - علامت ہجری و علامت ہندی۔

کہیں جملہ کے دونوں طرف دو خط قوسی کہتے ہوتے ہیں۔ اس طرح () اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ ان دونوں

خطوں کے درمیان کا جملہ معترضہ ہے۔

لفظ۔ آٹھ لے کا اختصار۔

ج۔ جواب یا جواز کی علامت۔

خ۔ یہ حرف جس فقرہ پر ہو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ فقرہ یہاں سہواً لکھا گیا ہے دراصل نوحہ ہے۔ اسی وجہ سے دم، اسکے بعد لکھتے ہیں۔ جو مقدم سے کنایہ ہوتا ہے۔

ح۔ رحمہ اللہ یا رحمۃ اللہ علیہ کا مخفف ہے۔

رض یا رض۔ رضی اللہ عنہ کا مخفف ہے۔

ز۔ اور الے۔ جس عبارت پر لکھے ہوں اُن سے یہ غرض ہوتی ہے کہ ان دونوں کے درمیان کی عبارت زائد ہے۔

س۔ سوال کی علامت۔

ش۔ شرح کی علامت۔

شہ۔ شارح کا مخفف۔

ح۔ علامت حذف عبارت۔

ص۔ صورت شک میں یہ علامت بھی لکھی جاتی ہے۔ اور اسکو ضبہ بھی کہتے ہیں۔

صح۔ لفظ کی صحت کی علامت

صف۔ صفحہ کا اختصار۔

صلعم یا ض۔ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مخفف۔

ضبہ۔ استفہام و شک کی علامت۔

ظ۔ ظاہر کی علامت۔

کتاب لمیہ وغیرہ میں کتاب کے اصطلاحات و اشارات کی تفسیر

اصطلاحات کتابت

پارچکا - صفحہ کے کناروں پر جدول سے قبل ایک اور باریک خط ہوتا ہے۔
جدول - ہر صفحہ پر عبارت کے گرد اگر دشجرف وغیرہ سے جو خط کھینچا جائے۔
دندان موش - بین السطور سونے یا رنگ سے جو کام بشکل دندان بنایا جاتا ہے۔
کاغذ افشانی یا زرافشانی - وہ کاغذ چسپرنے کی باریک باریک بیجیان پڑی ہوں۔
لپسہ - وہ کاغذ چسپرنے کا پانی پھرا ہوا ہو۔

لوح - کتاب کا پھلا صفحہ چسپرب زریارنگ سے نقش و نگار کا کام کیا گیا ہو۔

اشارات کتاب

آہ یا آخ - الے آخرہ کا مخفف۔

ایضاً یا - ایضاً کی علامت۔

پست - اسے شروع فقرہ پر لکھتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ پھلا فقرہ تمام ہو کر بیان سے دوسرا جملہ شروع ہوا۔

بط - باطل کا مخفف۔

کتاب خانہ پر صرف ہوئے ہیں۔

جولائی ۱۸۸۹ء میں منشی امیر احمد صاحب میٹائی نے موجودات لی تو کل کتابوں کی تعداد نو ہزار تین سو ستالیس تھی۔ لیکن اب ۳۰ ستمبر ۱۹۲۷ء تک کل تعداد کتب چوبیس ہزار ایک سو پندرہ ہی۔ ان میں نو ہزار چونتیس قلمی۔ اور پندرہ ہزار ایک سو ستابودہ نسخے ہیں۔

جناب حکیم محمد جہل خانہ صاحب بڑی نے اس کتابخانہ میں بہت سی اصلاحیں کیں اور بہت سی کتابیں لایا اب جمع کیں۔ جلد اول فہرست کتب عربی تیار کرائی اور ۱۹۰۲ء میں اسکو شائع کیا۔

اب یہ جلد دوم فہرست کتب عربی ہے جسکا حضور میں پیش کر نیکا اختیار حاصل کرنا ہوا۔ اس فہرست میں یہ جلد مست ہے کہ کتاب کی قیطع، اسکی سطر و ہکا شمار اور خط کی حالت بھی لکھی ہے۔ اسکے ساتھ کل کتاب کے مضامین کا خلاصہ بھی کر دیا ہے۔ فوائد کتاب کے حالات کو بھی لکھا ہے۔

یہ فہرست برٹش موزیم کی فہرست کے نمونہ پر ہندوستان میں پیش اول ہی۔ اور صرف فہرست کے مطالعہ سے کتاب کے مضامین بہ آسانی تر شخص حاوی ہو سکتا ہے۔ اس ترتیب میں ہزاروں ورق کتابوں کے الٹا پڑے۔ یہ سب کام مولوی محمد نبی صاحب رجسٹر کتاب خانہ نے تنہا کیا ہے۔ اور امید ہے کہ یہ خدمت دربار میں شرف قبول پائیگی۔

فہرست
حافظ احمد علی خان نانکھڑی کتاب خانہ
حکیم جنوری ۱۹۰۷ء

سید محمد کریم اللہ خان صاحب بہادر نے اپنی تصویر آئینہ بخش مصوٰی کی بنائی ہوئی نواب شہسوار صاحب کلان بنارس کو دی تھی۔

حضرت نواب سید محمد سعید خان صاحب درجنیت آرام گاہ نے ریاست کے کل دفاتر اور محکوم کو منظم کیا۔ حسابات سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۲۵۹ھ سے ۳۰ ستمبر ۱۸۵۵ء تک ایک لاکھ چار سو نو اسی روپے سوا آٹھ آنے کی کتابیں خرید ہوئیں۔ حکومت ہند کو بھی تلاش کتابوں کی تھی۔ چنانچہ جنت آرام گاہ نے۔ تاریخ ہمایون نامہ۔ اکبر نامہ۔ تاریخ خزانۃ العالم۔ تاریخ نادری۔ خلاصۃ التواریخ۔ تاریخ خان جانی۔ اور تاریخ مجمع محفل ۲۰ رمضان ۱۲۶۲ھ کو صدر بورڈ آف گرہ مشرعیے سن کو بیجیدین۔ اس سال کے حساب میں روانگی کے مصارف درج ہیں۔ ہمایون نامہ۔ تاریخ خان جانی اور مجمع محفل اب بھی نایاب ہیں۔

عہد حضرت نواب سید محمد یوسف علی خان بہادر فردوس مکان میں ۱۸۵۵ء سے ۱۸۶۵ء تک دو ہزار سات سو ستاون روپیہ زکوس آنے کی کتابیں خرید ہوئیں۔

حضرت نواب سید محمد کلب علی خان بہادر خلد آشتیان کے عہد میں ۱۸۶۴ء سے ۱۸۸۶ء تک تینتالیس ہزار چھ سو آٹھ روپے تیرہ آنے نو پانی خرید کتب میں صرف ہوئے۔

ان مذکور بالا عہد حکومت میں ایک یہ بھی طریقہ جاری تھا کہ شخص بھی کسی قسم کی کتاب پیش کرتا تھا انعام و عنایات سے بہت کچھ عطیہ ملتا تھا۔ نواب جعفر علی خان عرف پیارے صاحب شمس آباد والے اپنے باپ سے ناراض ہو کر بغیر کسی تعارف کے ایام نوجوانی میں حضرت خلد آشتیان کے حضور میں حاضر ہوئے۔ تاریخ غازی مصوٰی کی۔ دو ہزار روپے عطا ہوئے۔ اور تین سو روپے ماہانہ مقرر کر دیئے۔ دو سال تک وہ حاضر و دربار رہے۔ سرکاری مکان رہنوی کو ملا۔

حالیچا۔ دراصل اس کتاب خانہ کو حضور نے درج کمال پہنچایا حضور ہی کے عہد میں عمارت بنی۔ اور ۱۰ دسمبر ۱۸۹۲ء کو اسکا افتتاح فرمایا۔ کتابیں باقاعدہ رکھی گئیں بجٹ مقرر ہوا۔ اور باقاعدہ کام ہونے لگا۔

حضور کے عہد دولت میں ۱۸۸۹ء سے ستمبر ۱۹۲۷ء تک چار لاکھ اٹھائیس ہزار ایک سو چتیس روپے چودہ آنے دس پائی

محل - قلعہ کی غارتیں - مسجدین - کثیری فیصل - فرید پور کا قلعہ - یہ اس عہد کے تمدن کی زندہ یادگار ہیں - جگہ ذکر بریلی - ہڈاؤن اور بجنور کریٹر مشہور ہیں موجود ہیں۔

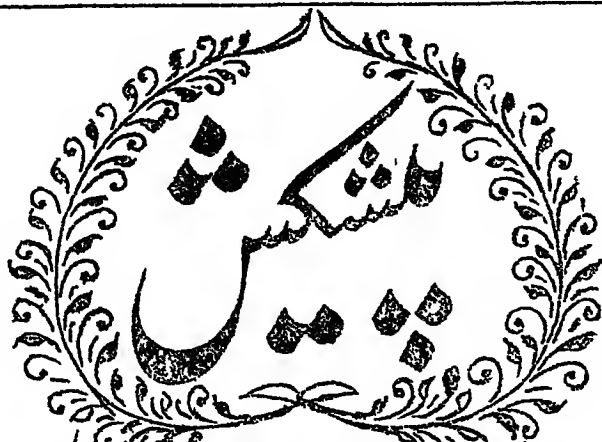
امروہہ کی سدووالی مسجد مغزالدین کی قباد نے بنائی - گرانسکی مرست نواب غفران آباد نے کرائی - یارنج اصغری امروہہ اسپر شاہ ہے۔

اسی طرح دربار کے امرا میں حافظ الماک حافظ رحمت خان دیوان گل ہیں - سردار خان کمال زئی - اور شیخ سعادت اللہ بدلیونی بخش الماک محمد سعادت اللہ خان بہادر کے لقب سے بخشی فوج ہیں - راجہ کنور سین بخشی دوم ہیں - راجہ مان رائے بریلوی دیوان کل کے پیشکار ہیں - راجہ کلیان چند دیوان سلطنت ہیں - دولا ساہ خراچی ہیں جس نے چندوسی کو آباد کیا - راجہ بخت مل بدووالے چکلمہ داری کی بدولت راجہ بنے۔

اطبا میں حکیم سید احمد گیلانی طبیب خاص - حکیم فیض محمد - مولوی سید داہم علی وغیرہ حاضر ہیں -

اس قسم کے سامان حکومت، دولت کے ساتھ صندور کوئی کتاب خانہ بھی ہوگا - مگر اس وقت کوئی فہرست پیش نظر نہیں ہے - جس سے مفصل حالات معلوم ہوں - تاہم بعض آثار سے کچھ تسامات ملتے ہیں - نواب غفران آباد کے محلج اخیر وقت تک حکیم سید احمد گیلانی تھے - کتاب خانہ میں عجائب المخلوقات کا ایک ہنایت نادر مصوٰر نسخہ ہے - اسپر حکیم سید احمد گیلانی کے بیٹے احمد شفیع کی عمر ہے اور یہ عبارت ہے کہ یہ نسخہ مجھے ورثہ ملا ہے - جبکہ دربار کے فضلا کے ہاں ایسی نادر کتابیں موجود ہیں تو خود دربار میں کیا کچھ نہ ہوگا۔

سنت نواب سید محمد فیض اللہ خان بہادر کے عہد کی ملی ترقیان تو رامپور کی درو دیوار سے عیان ہیں - ایک محلہ کا نام ہی سہی جہان مولانا بحر العلوم اپنے ایک ہزار طلباء کے ساتھ رہتے تھے - فتاوا سے عالمگیری کے بعض مسائل میں علما کو گفتگو ہے - آپ نے ان تمام شکوک کو رفع کر لیا - اور فتاوا سے فیض اللہ خانی کے نام سے یہ کتاب مدون ہوئی - مصوٰر بھی ملازم تھے - نواب



بجنور لامع النور۔ باسط الاثر فی الامان۔ ناشر العدل والاحسان محمد سید سلطان
 چانڈاری۔ جامع علوم و فنون مغربی و مشرقی علی حضرت امیر الامرا۔ والاحباب
 فرزند ولی پروولت انگلشیہ نخلص الدولہ ناصر الملک۔ ہر پائین عالیجناب اب
 سر سید محمد حاکم علی خان بھادر مستعد جنگ۔ جی سی ایس۔ آئی جی۔ سی آئی
 ای جی سی۔ وی۔ او۔ فرمانروائے دارالریاست رامپور و ام ملک و قبا نام

عالیجناب

حضور کے مورث اعلیٰ نواب غفران آباد سید علی محمد خان صاحب بہادر نے روہیکھنڈ میں اسلامی حکومت کا نشان نصب کیا۔
 اور اس ویران ملک میں ہر طرف تہذیب و تمدن کے بان لگا دیئے جا بجائے اور پل بنائے۔

ابھی چتر کے قلعہ پر ڈیڑھ کروڑ روپیہ صرف کر دیا۔ جنرل کننگھم اسکے ویرانہ کا حال اپنی رپورٹ میں لکھ چکے ہیں۔ گو تھینہ سے اختلاف ہو۔
 بسولی میں بچہ قلعہ۔ سرے۔ جامع مسجد۔ دریا سے سوت کا پل۔ سوت کے کنارے مقابر شیش محل۔ ادسیت کا قلعہ شہر نہا۔
 کرت پور کی شہر نہا۔ بچہ تالاب اور محلات (جنگل ڈھیر بھی موجود ہیں) عالیجناب سید بیسپور کا قلعہ۔ آفولہ بن سید احمد کے

نمبر درجہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
۵۰۰۲	۱۷۸	افضل الصلوٰۃ عبد السادة	افضل الکامل شیخ یوسف بن اسماعیل البهانی رئیس محکمہ حقوق بیروت		مطبوعہ مصر	۲۷۸	
<p>اس کتاب میں متعدد روایات مختلف صلوٰۃ جمع کئے گئے ہیں۔ جامعین کی تفصیل اور ہر صلوٰۃ کی فضیلت کا بھی ذکر ہے۔ کتاب کی تقسیم دو قسموں اور ایک خاتمہ پر کی گئی ہے۔ قسم اول میں فضائل و فوائد صلوٰۃ کا ذکر ہے۔ دوسری قسم میں شہرہ و شریف مختلف الفاظ و عبارات سے جمع کئے ہیں۔ آخری درود و ہر جو سنید سلطان الشیخ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے۔ خاتمہ میں سات تصانیف لکھے ہیں۔</p> <p>ابتداء صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین حمداً تقفون بحکمۃ البالغۃ۔</p> <p>مؤلف رحمۃ اللہ اسی زمانہ کے فضلاء میں ہیں۔</p>							
۵۲۷۲	۱۷۹	جالبۃ الارباب فی نظم جالبۃ الکرب	لم یصرح المؤلف باسمہ		مطبوعہ عجمیہ ۱۳۰۰ھ	۲۲۲	
<p>منسجم کتاب ہے۔ اس میں شہدار بدر و آحد کو حروف ہجاء کی ترتیب پر نظم کیا ہے۔ ان اسرار مبارک کو درود و وظائف کے طور پر حاجت برآری کے واسطے پڑھا جاتا ہے۔ ابتداء صفحہ ۲۔ باسم المہین السیدہ امیہ حضرت مولف نے کتاب میں اپنے نام کی تصریح نہیں کی ہے۔</p>							

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	لصیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		مؤلف نے طبقہ کے لوگوں میں ہیں۔ انکے حالات منضبطہ کہیں دیکھے نہیں گئے۔					
۴۸۳۱	۱۷۵	الصیغۃ الکاملہ مترجم ترجمہ فارسی	حضرت ابن العابدین وید الساجدین امام علی بن الحسین رضی اللہ عنہما الشہید		مستل	۳۴۶	
		تعلیق کتابت مع جدول ۳۳۳ + ۲ - اپنہ - سطر ۱۰ - خط نسخ - خوشخط - کاغذ کشمیری - پہلے اور دوسرے صفحہ لوح - بیل - دوزان موش - تمام اوراق پر جدول طلانی ہی - متن سیاری و سفیدہ - ترجمہ سرفی سے لکھا ہی - کاتب کا نام اور سن کتابت تحریر نہیں - اوراق کرم کے اثر سے محفوظ ہیں - بعض بعض جگہ رقمہ دوزی ہوئی ہو -					
		کتاب کی کیفیت اور امام چارم رفقہ اللہ عنہ کا ترجمہ نمبر ۱۵۷ کے تحت میں لکھا گیا - اس نسخہ کے آخر میں سابق نسخہ سے کچھ عبارت زیادہ ہی - آغاز صفحہ ۲ - حدیثنا السیدنا کاجل بحکم اللہین بوجاء المشرف خاتمہ صفحہ ۳۴۶ - ما انت اھلہ و تذکر ما ترید -					
۴۹۲۸	۱۷۶	الصیغۃ الثانیۃ السجۃ مولانا محمد بن حسن علی بن محمد المعروف بالبحر العالمی المتوفی ۱۰۷۹ھ		۱۰۵۳ھ	مطبوعہ مصر ۱۳۲۳ھ	۳۲۲	
		ایک قلمی نسخہ اس دعا کا نمبر ۱۵۵ پر مع کیفیت کتاب و حالات مؤلف لکھا گیا ہی -					
۴۹۱۵	۱۷۷	الصیغۃ المحمیدیۃ الختمۃ الاخری مولانا ابراہیم بن محمد لکھنؤی		۱۸۶	مطبوعہ		
		اس کتاب میں ادویہ ماثورہ کو جنکا تعلق اوقات مخصوصہ سے ہے یا بلا قید وقت میں جمع کیا ہے - آغاز صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی نور بنور قدرۃ ارجاء افضیۃ الامکان ختم صفحہ ۱۷۶ - ولا قبال علیہ تعالیٰ عن صدق - مؤلف کی حالت معلوم نہیں ہوئی -					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الاسم وباری النسم و مظہر الوجود من العدم۔ عبارت ختم صفحہ ۱۶۔ وردت بابہ الاخبار و نطق بصدہ ذلک القرآن الحمید۔ آخر کتاب میں یہ عبارت تحریر ہو۔ تمت فی ظہرہ یوم الاحد ۱۷ رمضان کسر الشیطان سنہ ۹۹۹ ہجری۔ خاترہ یہ تاریخ کتابت ہجری ۹۹۹ کے بعد جو نعتا (بشراوہ) تحریر ہے مسجد میں نہیں آتا۔					
		رسالہ افعال الاعمال	الشیخ رئیس ابی علی حسین ابن عبد اللہ الشیرازی المتوفی ۴۲۸ھ	متمی			
		نمبر ۲ ہے۔ فن حکمت میں لکھا گیا۔ اس کتاب کے چند نسخے اور بھی فن حکمت میں موجود ہیں۔					
۳۳۳۴	۱۷۴	شفا الاسلامیہ لآلام البدن ما تقدم ما تاخر من الذنوب والآثار مع بلوغ القصد والتمام	العالم الاعظم ابی عبد اللہ محمد بن شیخ الاسلام ابی سید جعفر الکاتبی ہجری		مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۲۵ھ	۴۳ ۵۲	
		یہ دونوں کتابیں ایک ہی مجلد میں ایک ہی مؤلف کی تالیف ہیں۔ پہلی کتاب میں منافع طرق۔ اوقات استغفار کے بیان کئے گئے ہیں۔					
		دوسری کتاب میں قبائح ایسی اشیاء کے مذکور ہیں جن سے ملائکہ کلام نفرت کرتے ہیں۔ اُن سے اجتناب اور احتراز کو بتلایا گیا ہے۔					
		دونوں کتابوں کا ماخذ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کلام ائمہ کبار ہے۔ شریع کتاب اول صفحہ					
		الحمد للہ الذی لا یغفر عن ذنوب العصاة من عبیدہ سواہ۔ خاتمہ کتاب اول صفحہ ۴۷ و الحمد					
		رب العالمین محمد اللہ و حسن عونہ و توقیفہ۔ آخر کتاب دوم صفحہ ۲۔ الحمد للہ المذہب عن الحکم					
		والصوریۃ والمثال۔ خاتمہ کتاب دوم صفحہ ۲۔ آمین و آخر دعا ان الحمد للہ رب العالمین					

تحریر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا شملی	تعداد صفحات	کیفیت
		بڑے مفتی مانے جاتے تھے۔ سنہ ایک ہزار چودہ ہجری میں مصر میں انکی وفات ہوئی ہے۔ خلاصۃ الاثر میں انکے حالات قلبند کئے ہیں۔					
		مجموعہ ادعیہ	لم یصرح المؤلف باسمہ				(
		نمبر ۱ ہے۔ اس کتاب میں دعائیں بطریق مناجات۔ حرف الف سے حرف میں تک ترتیباً درویشاً مذکور ہیں۔ آغاز صفحہ ۳۸۔ دعاء حرف الالف الھی اسک مبداء الاسماء و ببدک ملکوت الارض والسماء۔ خاتمہ صفحہ ۶۶۔ انک المغنی المجید ذوالغنی الحمید۔					
		ماتہ الفوائد ناقص	لم یصرح المؤلف باسمہ				
		یہ نیز النبی ہے۔ یہ کتاب آخر سے فقہی منجملہ ایک سو فوائد معروف تیس مذکور ہیں۔ مؤلف نے اس کتاب میں فضائل ہسم اللہ۔ سون فائزہ۔ سون تیس۔ سون ملک وغیرہم۔ اسکے علاوہ کچھ اعمال بھی لکھے ہیں۔					
		آغاز صفحہ ۷۰۔ الحمد للہ رب العالمین للسائق بحمدہ۔ خاتمہ ۱۵۰۔ وہو السیاح العلیم وما یفیع۔ اس عبارت کے آگے فقرہ بوجہ پویند کاری نہیں پڑا جاسکتا۔					
۳۸۴	۱۳۳	مجموعہ منافع سور القرآن	لم یصرح المؤلف باسمہ	قلمی ۹۹۹ھ	۳۲		
		مقتطع کتابت خط ۵۴۵ خط ۱۔ انچہ۔ سطر ۲۱۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سرخی و سیاہی سے خط نسخ و تعلیق					
		کاتب کا نام تحریر نہیں۔ کرم خوردہ اور پویند کار زیادہ ہے۔					
		اس مجلد میں دو نمبرز ہیں۔ نمبر ۱۔ منافع سور القرآن۔ اس میں تمام سور قرآن کے ابتدا سے آخر تک منافع اور خاصیات اور طریقہ خواندگی لکھے ہیں۔					
		خطبہ میں لکھتے ہیں کہ کتاب مجموع الرائق کا یہ ایک شعبہ ہے جو صرف پہلے باب پر مشتمل ہے۔ اس میں منافع قرآن کریم اور وحی عظیم لکھے ہیں۔ مجموع الرائق کا پتہ نہیں چلا کہ کس شخص کی تصنیف ہے۔ اور باب اول کے علاوہ باقی ابواب میں کس قسم کے مضامین ہیں۔ شروع صفحہ ۲۔ الحمد للہ خالق					

نمبر جوڈا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب کا نام تحریر نہیں۔ اور اوراق کرم خوردہ و پیوند کار ہیں۔					
		اس مختصر رسالہ میں مولف نے اسرار حسنے باری تعالیٰ عز اسمہ وغیر اسرار حسنے جو زیادہ مشہور نہیں ہیں جمع کئے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم علیہم۔ خاتمہ صفحہ ۱۹۔ بال نعم المولیٰ ونعم النصیر۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔					
۲۶۸۵	۱۶۲	مجموعہ شرح نظم و میاٹی	مولانا ابوالعباس احمد بن عیسیٰ بنوسی نساآفکار منشأ اعرف برزرق	قلمی ۱۲۷۷ھ	۱۵۰		
		تعلیق کتابت ۴ + ۳۔ اچھے۔ سطر ۱۳۔ کاغذ دہلی۔ کتابت سُرخِ سیاحی سے۔ کتابت نے اپنا نام نہیں لکھا۔ تمام اوراق پر پیوند کاری اور کرم کا اثر ہے۔					
		اس مجموعہ میں تین نمبر ہیں نمبر ۱۔ شرح نظم و میاٹی۔ مولانا نور الدین سے بہ و میاٹی نے اسرار حسنے حق جل و علا کو نظم کیا ہے۔ شاح رحمہ اللہ نے ان ابیات کے جن میں اسرار حسنے منظوم ہیں صرف فوائد و خاصیات لکھے ہیں۔ شرح معانی و تنقیح الفاظ سے کچھ بحث نہیں کی۔ خطبہ سے پھلے کچھ عبارت لگائی۔					
		جس کا آغاز یہ ہے۔ قال الشیخ الفقیہ الامام العالم العارف الفاضل العالم الے قول وارضنا آمین۔ شروع کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم التواب۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۳۷۔ علیہ صلوق اللہ نفس سلامہ۔ ورضوانہ والاآل ما دامت باقیاً۔ صفحہ ۳۸ کے بعد رکاب شیک نہیں معلوم ہوتی اور مضمون بھی چپان نہیں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کچھ اوراق گئے ہوئے ہیں۔ ناظم رحمہ اللہ اور شارح علام کے حالات تفصیلی دریافت نہیں ہوئے۔					
		عجب نہیں کہ ناظم و میاٹی مصری ہووین۔ جس کا نام محمد بن یوسف ہے۔ خفی مذہب رکبتے تھے اور بہت					

نمبر پورا	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا نسخہ	تعداد صفحات	کیفیت
۲۹۴۰	۱۴۹	المسلوۃ الکبریٰ الشریفۃ المشہورۃ بالذلال للفقہ سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی المتوفی ۵۶۱ھ	غوث الاعظم علی المرتضیٰ	تصنیف	مطبوعہ ۲۳ استانبول	۳۲۰	

اس کتاب میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے متعدد درود شریف جو اپنے توفیق میں جمع فرمائے ہیں آغاز صفحہ ۲۔ لقا جاء کدر رسول من الفسک غریز علیہ۔ ختم و آخر دعواہم ان الحمد للہ رب العالمین۔

حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی نسبت جبل در بحر جرم و سکون یا تے تختانی کی طرف کی جاتی ہے جسکو جیلان و گیلان بھی کہتے ہیں۔ تولد شریف اسی مقام میں ۸۰۸ھ یا ۸۰۹ھ ہجری میں ہوا۔ اسی باپ ۱۰۱۰ھ امام السالین حضرت امام حسن بن امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہیں۔

کنیت بکلی ابو محمد ہے۔ والد بزرگوار کا نام نامی ابو صالح۔ اور والدہ شریفہ کا اسم مبارک ام ابیخراطلہ بنت ابی عبد اللہ الصوفی ہے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں ۸۸۸ھ ہجری میں بغداد شریف لائے۔ اور وہاں کے اشہلخ۔ ائمہ اعلام ائمہ۔ علماء برکت۔ اعیان دین سے ملاقات فرما کر تحصیل علوم کی طرف توجہ فرمائی۔ پھر قرآن عظیم کو روایت و ترویج کے ساتھ پڑھا۔ پھر اعلام حدیثین سے استماع حدیث اور جمیع علوم اصول۔ فروع۔ مذہب۔ خلافا۔ تکمیل فرمائے۔ اور ان علوم و فنون میں ایسا کمال پیدا کیا کہ جمیع علماء بغداد بلکہ کافہ علماء بلاد پر سبقت لے گئے حتیٰ حاکم العلل فی العلل و صدام مرجع الجمع فی الجمع اسکے بعد حق جل و علا نے اپنے فضل و کرم سے مرتبہ قطبیت کبرئے اور ولایت غلطی عطا فرما کر آپ کے کمال کے مخلوق پر ظاہر فرمایا جس سے قبول عظیم اور عظمت تمام قلوب خاص عام میں پیدا ہو گئی۔ اقطار ارض اور آفاق عالم سے فقہاء۔ علماء۔ صلحاء۔ فقرائے طلباء۔ آپ کی طرف دوڑے اور حسب استعداد حضور کے در اقدس سے فیض پائے ہوئے۔ آپ کے مناقب و کمالات لا تعد ولا تحصى ہیں۔ علاوہ کتب تواریخ و سیر کے علماء کرام نے

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کشف النقاب عن انساب الامام العلامہ مولانا الاربعۃ الاقطاب سید عبدالقادر بن محمد طبرک احسنی الہی			مطبوعہ	۱۶	
		چوتھا نمبر ہے۔ فن تاریخ میں لکھا گیا۔					
۴۷۳۷	۱۶۸	خراتۃ الصلوۃ سید عطار الدین حسینی الخصاری	در عمدہ شاہ عالم پادشاہ	مکتبی		۲۲۰	
		<p>تعلیق کتابت مع جدول $\frac{1}{4} \times 4 \times 32$ - انچ - سطر - ۹ - خط فسخ و شحذ و نہایت پاکیزہ غالباً مولف نے خود لکھا ہے۔ کاغذ دہلی۔ کتاب کے پہلے دو صفحوں پر لوح اور دندان موش اور تمام کتاب پر جدول طلائی ہر درود کے ختم پر گول آیت طلانی بنی ہوئی ہے۔ کتابت سُرخ و سیاہی سے۔ تقریباً تمام اوراق کے حواشی پر پیوند کاری خفیف اور آب رسیدگی و کرم خوردگی کا اثر ہے۔</p> <p>اس کتاب میں مولف نے بہت سے درود مختصر و موجز عبارت میں کتب معتبرہ اور کلام ثقات سے مستنبط کر کے جمع کئے ہیں۔ اور ہر درود کا آخر حروف تہجی کی ترتیب پر ردیف وار ہے۔</p> <p>شروع کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی قبل صلوۃ حبیبہ عن کل قائل - صفحہ ۸۹ - اللہم صل علی محمد و علی آل محمد بعدد امواج البحور - صفحہ ۲۰۵ - اللہم صل علی محمد و عمر الفاروق العادل -</p> <p>خاتمہ کتاب صفحہ ۲۱۱ - اللہم اعنہ و وفقہ لما تحب و ترضی بعفوک یا اکریم الاکرامین و یا ارحم الراحمین آمین -</p> <p>کتاب کے ختم ہونے کے بعد تین ورقوں پر خط نسخ معمولی میں دعا و استجابات تحریر ہے۔</p> <p>مولف شاہ عالم بادشاہ کے وقت میں ہیں۔ انکی تفصیلی حالت کہیں دیکھی نہیں گئی۔</p>					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>بڑے مفتی اور پرہیزگار مشہور تھے۔ اکابر علماء سے علم حاصل کیا انکے اساتذہ میں مفتی مکی افندی اور قاضی مدینہ بھی ہیں۔ انہیں قاضی صاحب کی لڑکی سے نکاح بھی ہوا۔</p> <p>حرم شریف نبوی میں مشغول تدریس رہتے۔ فتاویٰ نویسی کا کام بھی فرماتے تھے۔ اس یوجہ سے مفتی مدینہ کہے جاتے ہیں۔ علم فقہ اور معرفت و قائل اور تحریر اس سلسلہ و اجوبہ میں بڑی قدرت رکھتے۔ فتاویٰ الاسعدیہ انکی تالیفات میں ایک ضخیم کتاب ہو۔ جہیں بہت سے فتاویٰ جمع کئے گئے ہیں۔ بلاد حجاز میں یہ کتاب بہت مشہور و مستداول ہو۔ اس کتاب کے علاوہ کتب فقہ وغیرہ پر بہت سے مختلف حواشی انکے ہیں۔</p> <p>سال گیارہ سو سولہ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔</p> <p>(الروضة النذیہ فی تراجم سلسلۃ الطاہرۃ الاسعدیہ)</p>
		الغیر الطالع فی ذکر السیف القاطع	العلامة الفاضل شیخ محمد ابی الہیمن مفتی انجفیہ بحلب	مطبوع	۱۴		<p>دوسرا نمبر ہے۔ اس رسالہ میں السیف القاطع جسکا دوسرا نام السرمسعون والدر المکنون بھی ہو مؤلف سید احمد محی الدین الحسینی حسنی۔ مؤلف نے اس حزب کے فوائد و شروط خواندگی وغیرہ بہت بسط کے ساتھ لکھے ہیں۔ آغاز صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا محمد امان الخاتین۔ خاتمہ صفحہ ۱۱۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔</p> <p>مؤلف کا حال معلوم نہیں ہوا۔</p>
		الروضة النذیہ فی تراجم سلسلۃ الطاہرۃ الاسعدیہ	العالم الجلیل مصطفیٰ افندی رشیدی الدقی بن سید	مطبوع	۱۶		<p>تیسرا نمبر ہے۔ جو فن تیاریج میں لکھا گیا۔</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا ملی	تعداد صفحات	کیفیت
		مؤلف رحمہ اللہ کا سین وفات اور تفصیلی حالات دریافت نہیں ہوئے۔					
۲۰۷۵	۱۶۶	دلائل الخیرات مترجم	شیخ اکمل ابی عبد اللہ محمد بن سلیمان بن ابی کبر المجذولی السلاوی الشافعی الحسنی المتوفی ۸۷۵ھ وقیل ۸۵۴ھ		مطبوع	۲۱۷	
		اس دعا کے متعدد نسخے اس سے قبل لکھے گئے ہیں۔ یہ نسخہ دو ترجموں کے ساتھ فارسی۔ اردو مترجم ہے۔ مترجم اسکے مولوی وحاجی محمد عبدالحق ہیں۔					
۲۵۱۶	۱۶۷	مجموعۃ الکتاب المسلسل متضمن للجزب المسبب بالمطبوع والجوہر المکنون	مولینا سید اسعد المدنی مفتی مدینہ منورہ المتوفی ۱۶۱۷ھ وغیر ذلک		مطبوع ۱۳۰۹ھ فی المطبعة الخیرتیہ	۳۲	
		اس مجموعہ میں چار نمبر ہیں۔ نمبر ۱ کتاب مسلسل ہے۔ اس سالہ میں مؤلف نے حزب السرمصون کو فتح فائدہ و طریقہ خواندگی لکھا ہے۔ یہ حزب سید احمد الرفاعی متوفی ۸۷۵ھ ہجری کی طرف منسوب ہے۔ جو مؤلف کے اجداد فاسدہ میں ہیں۔ ایسوج سے پہلے اس کتاب میں مؤلف نے اپنا نسب پوری و ماری ذکر کیا ہے اور آخر میں سید صاحب موصوف کے حالات لکھے ہیں۔ شروع کتاب صفحہ ۲۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا رسولنا ونبیننا و مولینا محمد اعظم المرسلین۔ خاتمہ کتاب صفحہ ۲۶۔ هذا الختم المبارك لمن خواننا المسلمين و صلے اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ اجمعین و الحمد للہ رب العالمین۔ مؤلف رحمہ اللہ مدینہ منورہ میں ایک ہزار چاس ہجری میں پیدا ہوئے۔ عالم باعمل اور فاضل اجل ہیں۔					

نمبر موجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ پتلی	تعداد صفحات	کیفیت
		کتاب کی کیفیت اور مولف کی حالت نمبر ۱۵۶ پر لکھی گئی ہے۔					
۱۸۸۵	۱۶۵	تنبیہ الامام فی بیان موطا امام عبد الجلیل بن محمد بنینا محمد علیہ افضل الصلوٰۃ بن احمد بن خطوم المرادی وازی کی ہمدان نصف		تفہیم	۱۳۵ھ	۳۵۸	
<p>تطبیع کتابت مع جدول ۵ - ۱/۳ - انچه - سطر ۱۹ - خط نسخ کا قد سفید و بی - کتابت سرخی و سیاہی ایہ سن بن عبد الرحمن الزماوی اسکے کاتب ہیں - تمام کتاب پر شجر فی جدول - کرم کا اثر خفیف اور پوند کا - خوش ہے۔</p> <p>مولف نے اس کتاب میں ایک لاکھ حدیث محدوۃ الاسانید سے صلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمع کیا ہے - بڑی خوبی یہ ہے کہ صلوٰۃ ہی کے اندر فضائل صلوٰۃ فضائل محبت - حسب و نسب - اسرار طاہرہ - صفات عالیہ - فضائل مختصہ - مناقب کاملہ - اخلاق شریفہ - شامل لطیفہ کیفیت معراج بآں معجزات - تذکرہ ولادت باسعادت جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - انکے سوا اور بہت بیانات نہایت ایجاز اختصار کے ساتھ بیان کئے ہیں - پوری کتاب بہت بڑی ہے - یہ نصف اول ہے - اس نصف میں عدد صلوٰۃ دو ہزار نو سو اٹالیس مسطور ہیں -</p> <p>مولف نے اس کتاب کا اختصار بھی کیا ہے - اس مختصر کا نام - تذکرہ اہل الاسلام فی الصلوٰۃ علی خیر الانام رکھا ہے - آغاز کتاب صفحہ ۲ - الحمد للہ الذی نرتین سماء الاذکار بالصلوٰۃ علی النبی المختار صفحہ ۱۷۶ - اللہم صل وسلم علی سیدنا و مولینا محمد و علی آل سیدنا محمد و الذی دعا الخلیفۃ عند خلق الامر ارجی - خاتمہ صفحہ ۳۵۷ - ان الذی فرض علیہ القران لرادک المعاد صلی اللہ علیہ وسلم انتھی النصف الاول من کتاب تنبیہ الامام فی الصلوٰۃ علی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام -</p>							

[illegible]

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
۱۹۳۱	دعائے اثنا عشریہ مع دعائے اطوسی	ابو جعفر خواجہ نصیر الدین محمد بن محمد بن حسن الطوسی المتوفی ۶۷۲ھ		قلمی	۹۷	

تقسیم کتابت مختلف ابتدائی حصہ مع جدول ۴ ۱/۸ + ۲ - انچہ - حصہ دوم میں مع جدول ۶ ۱/۴ + ۳ - انچہ -
اسی طرح سطور بھی یکساں نہیں ہیں۔ اس مجلد میں دو حصے رکھے گئے ہیں۔ پہلے حصہ میں پانچ سطور۔ دوسرے
حصہ میں سات سطور ہیں۔ حصہ اولین جدول طلالی و سرخ و سنرو نیلگون سے مجدل ہے۔ اور سطور پر لپٹ
نقرتی ہے۔ دوسرے حصہ میں صرف جدول طلالی و نیلگون ہے۔ خانہ میں نہایت خوشخطی سے کتابت
کی گئی ہے۔ عصمت اللہ خان صاحب معروف بقاضی اسکے کاتب ہیں کاغذ مشن کشمیری۔ حاشیہ بادامی
کاغذ کا ہے۔ پیوند کاری اور اثر گرم خفیف ہے۔

اس مجلد میں دو دعائیں ہیں۔ پہلی دعائے اثنا عشریہ کے نام سے۔ دوسری دعائے اطوسی کے ساتھ
موسوم ہے۔ دعائے اطوسی کے دوسرے قلمی نسخے جو دیکھے گئے ہیں انکے اعتبار سے یہ دعا مختصر و مختلف عبارت
ابتداءً دعا اول صفحہ ۲ - اللهم انت الاول - ختم صفحہ ۵۸ لتسليماً کثیراً اکتبوا۔ آغاز دعا دوم
صفحہ ۵۹ - اللهم صل على النبي الا محي العربی - خاتمہ صفحہ ۹۶ - وآله جمعین میچون عصمت اللہ
محقق طوسی گیارہ جادوی الاول ۵۹۷ ہجری کو طوس میں پیدا ہوئے۔ علوم عقلیہ میں فرید الدین داماد کے
شاگرد ہیں جبکو حسند الدین سرخی سے تلامذہ ہے اور سرخی بہمنیار کے شاگرد ہیں۔ جو شیخ الرئیس کے تلامذہ
سے ہے۔ علوم نقلیہ اپنے والد سے حاصل کئے۔ یہ سید فضل اللہ راوندی کے شاگرد ہیں محقق موصوف
تمام علوم عقلیہ میں عموماً اور ریاضیات میں خصوصاً یکتا نے زمانہ ادراک حکیم وقت تھے۔ ہلاکو خان کی صحبت
میں بڑے اختصار اور اعزاز کے ساتھ رہے۔ مذہب اثنا عشریہ کے بڑے معین اور مقتدا مانے گئے ہیں۔
مصنفات انکے کثیر ہیں۔ چند کتب مشہور یہ ہیں۔ تجرید علم کلام میں۔ تجرید علم منطق میں۔ اساس لاقتباس

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
							<p>اٹھا کر ان کے دولنگہ پر بٹھایا۔ جب عمر شریف بن تیز کو بچپنی تو بوجہ قحط سالی کے عیال داری کی تخفیف کی غرض سے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب سے آپ کو لے لیا اور خود بنفس نفیس انکی تربیت پرورش میں مصروف ہوئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلعت نبوت سے ممتاز ہوئے تو مردوں میں سب سے پہلے آپ نے شرف اسلام پایا۔ اس وقت عمر شریف تیرہ سال کی تھی۔ آپ کے فضائل و مناقب حالات سجد و سجاب ہیں۔ کتب مناقب و سیر آپ کے حالات و اوصاف سے پُر ہیں۔ ضرورت مقامی کے لحاظ سے اس قدر پرکتفا کیا گیا۔</p> <p>چالیسویں سال ہجرت میں ۲۱ رمضان المبارک کو کوفہ میں ابن بلجم کی ضرب شمشیر سے آپ نے شہادت پائی اور بیرون کوفہ نجف اشرف میں مدفون ہوئے۔ (کفایت الطالب)</p>
۱۰۹۲	۱۶۲	مجموعہ اوراد یوم ولیل مع پنج سون	لم یصرح الجامع بآ	مفسر	۳۲۹		<p>بطریق بیان ہے۔ قطع کتابت مع جدول ولوح۔ صفحہ اول ۸ × ۳ ۱/۲ - اچھے - صفحہ دوم ۴ × ۳ ۱/۲ - اچھے - ہر ورق کے پہلے صفحے پر لوح - بیل - دندان موش - جدول طلائی اور نگین جو دوسرے صفحے پر لگا ہوا ہے۔ ستارہ لوح باقی تمام امورات موجود - خط نسخ خوشخط - سطر ۱۵ - کاغذ کشمیری کتابت سُرخ و سیاہی سے - کاتب کا نام تحریر نہیں - پیوند کاری اور اثر کرم ہے۔</p> <p>اس مجموعہ میں پنج سورہ - ادعیات جو ہر نماز کے بعد پڑھی جائیں - اعمال بعض شہور - اعمال شب قدر - جشن کبیر و صغیر - دعا و صلح وغیرہ ہیں - ہر عمل کے ساتھ اسکا طریقہ اور سند بھی منقول ہے۔ جامع نے اپنا نام اور حال نہیں لکھا۔</p>

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ یا تعلیمی	تعداد صفحات	کیفیت
		کجاہی۔ اسی پر کتفا کیا گیا۔ عبارت آغاز۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا مولیٰ الموحشین عبارت ختم۔ وہی ص ۴۴۔					
۲۰۱۱	۱۹۱	دھار اصباح مع شرح فارسی	جناب امیر المومنین الغالب حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الشہید		مطبوعہ طران ۱۳۱۷ھ	۷۲ ۵۵	
		یہ کتاب اگرچہ مطبوعہ ہے۔ مگر متن اور شرح دونوں کی ابتدائی ورق پندرہ کوح۔ پیل۔ وندان موشن طلانی بنے ہوئے ہیں۔ تمام کتاب پر علاوہ سرخ و نیلگون جدول کے طلانی جدول بھی بنائی گئی ہے۔ اصل متن کو دو خط سے لکھا ہے۔ کوئی۔ نسخ۔ کوئی خط کا انداز شارج نے اس قرآن شریف سے اخذ کیا ہے جو حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب کے دست مبارک سے خط کوئی مین لکھا ہوا ہے۔					
		دہا ختم کرنے کے بعد مولانا زین العابدین الشریف الصفوی بن فتح علی بن عبد الکریم الخوی نے فارسی اسکی شرح لکھی ہے۔ لفظی ترجمہ اور ضروری حل کیا ہے۔ ۱۳۱۷ھ ہجری میں تحریر شرح سے فراغت پائی ہے۔					
		شارح کی تحقیق کے موافق دہاند کو رجناب امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کی تالیف ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲۔ یا من ولع لسان الصباح بنطق۔ عبارت ختم صفحہ ۷۰۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ الطاہرین۔					
		ایک نسخہ خوشخط اس دہا کا مجموعہ نمبر ۱۹۲۔ اسی فن میں منضم ہے۔					
		حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب کرم اللہ وجہہ تیرہ رجب سن تیس ہجری قبل ہجرت وسط خانہ کعبہ میں عالم ارواح سے عالم اجسام میں رونق افروز ہوئے۔ آپ کے والد ابو طالب نے					
		علی نام رکھا اور کہا ۵ سمیتہ بعلی کے یدوم لہ عز العلو و فخر العزاد و مہ					
		اس اثنا میں حضور اکرم سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور مولود مسعود کو کنار مبارک					

نمبر موجودہ	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		امام جواد رضی اللہ عنہ دسویں رجب جمعہ کے روز ۱۹۵ھ ہجری میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ اور بعض نے پانچویں یا آئینہ سن رمضان المبارک روز سہ شنبہ مذکور کو تاریخ ولادت باسعادت قرار دی ہو۔					
		نہایت حسین اور خوش رو تھے۔ تمام صفات و خصال میں اپنے آباؤ اجداد کی طرح متصف اور انسان کامل تھے آپ نوین امام۔ اور وارث علم نبوت شمار کئے جاتے ہیں۔					
		ایک مرتبہ یحییٰ بن اکثم قاضی بغداد نے استخانا آپ سے بطریق مناظرہ مسائل مشککہ دریافت کئے۔ آپ نے بے تکلف اور بلا تامل ہر سوال کا ایسا شافی جواب دیا جس سے حاضرین کو سخت حیرت ہوئی خلیفہ مامون کے اصرار سے جب قاضی مذکور کے سامنے یہ مسئلہ آپ نے پیش کیا۔ رجل نظر الی امرأۃ اوّل النهار کانت حراماً ثم حلت لہ عند ارتفاعہ ثم حرمت علیہ الظہر ثم حلت لہ عند العصر ثم حرمت عند المغرب ثم حلت لہ عند العشاء ثم حرمت علیہ نصف اللیل ثم حلت لہ عند الفجر۔ قاضی حیران رہ گئے۔ اور کچھ جواب نہ دے سکے۔ آخر امام ہمام نے ہی اسکا حل فرمایا اور خوب تشریح و تفصیل سے اس مسئلہ کا جواب سمجھایا۔ خلیفہ مامون نے اسی مجلس میں اپنی دختر ام الفضل کو آپ کے کالج میں دیدیا۔ اور مدۃ الحیات عن سلوک اور نیک برتاؤ کرتا رہا۔ مامون کے انتقال کے بعد اسیکے بیٹے مامون نے ام الفضل کے ذریعہ سے پوشیدہ طور پر امام علیہ الرحمہ کو زہر دیدیا۔					
		دسویں رجب یا پانچویں ذی الحجہ سال ہجری ۲۰۱ھ یا ۲۰۲ھ میں آپ نے بغداد میں شہادت پائی۔ کاظمین میں مدفون ہوئے۔					
		(تاریخ آل مجاد فارسی)					
۱۸۰۰	۱۹۰	حرز ثانی	امہ اہل بیت	متلی			
		یہ حرز بھی جملہ امورات میں حرز اول کے مشابہ ہے البتہ طو لا گیزا یادہ اور عرضا کس قدر کم ہو۔ باقی امورات میں یکسان ہو۔ مؤلف کے نام کی تصریح نہیں۔ فرستہ قدیم میں مؤلف کے خانہ میں (امہ اہل بیت)					

تاریخ	نام کتاب	نام مصنف	تاریخ	نام کتاب	نام مصنف	تاریخ	نام کتاب	نام مصنف
۳۹۳	مطهره القوس و روض الطوب	سید طن الرضا علی متوفی ۱۰۸۰	مطبوعه	۴۱	آفتاب و عباد افراگنه	حسنی بکایک	۶۶۱	مطبوعه
۳۹۳	مقامات	شیخ ابن عربی متوفی ۶۹۸	مکتبی	۳۳	الاستیجاب بنور السراج	السید احمد البغیثی	۶۳۶	مطبوعه
۳۸۳	مکاشفة القلوب	محمد یحیی المولف باسند ۶۰۶	مطبوعه	۴۰	الاحتجاب ترجمه کتاب	مترجم مصحح افندی	۶۴۵	مطبوعه
۳۷۲	منهاج العابدین	ابو حامد محمد الغزالی متوفی ۵۰۵	مکتبی	۹۸	ادب الاسلام	ابو ایوب	۶۳۳	مطبوعه
۳۰۳	المنهج الاصل فی ترجمه محمد الاابدل من علماء القرن الثالث عشر	۶۰۶	مطبوعه	۸۳	ادب الاسلام	ایضاً	۶۶۱	ایضاً
۳۸۱	مواقع النجوم	شیخ ابن عربی متوفی ۶۰۵	مطبوعه	۹۷	ارشاد المحتاج	محمد ابن الکریمی	۶۶۲	مطبوعه
۳۰۱	المواهب السریة فی مناقب النقیبندیه	محمد امین الکریمی ۶۳۵	مطبوعه	۸۵	اسرار الحكماء	یاقوت المستعصمی متوفی ۶۸۹	۶۶۱	مطبوعه
۳۰۶	مواهب المومنین من احوال الیومین من جمال الدین الدمشقی	۶۲۸	مطبوعه	۸۶	الامثال الحکیمه	ایضاً	۶۶۱	مطبوعه
۳۰۲	انوار السالکین	محمد امین کسکائی ۶۲۰	مکتبی	۹۶	انظام هر دو حقه	جمال الدین انطیسی	۶۶۳	مطبوعه
۳۹۲	تذکره السالکین	عبد الملک البابی ۶۱۰	مطبوعه	۶۳	ایک ترجمه کتاب انجیری	عرب احمد اسمعیلی	۶۶۶	مطبوعه
۳۹۳	الفاصل فی المناقب	محمد المدا الفیاضی ۶۲۰	مطبوعه	۶۴	ابن الامکان	خطاطی جوهری	۶۶۶	مطبوعه
۳۷۵	انوار القرب	احمد المومنی ۶۸۵	مکتبی					
۳۱۱	بایة الالکین الی صراط الیومین	محمد یحیی المولف باسند ۶۲۲	مکتبی					

فصل آخر

رقم الكتاب	نام کتاب	نام مصنف	تاریخ تصنیف	تاریخ کتبه	نام کتاب	نام مصنف	تاریخ تصنیف	تاریخ کتبه
۳۸۸	شرح عقیده الراهبه	احمد الناصی	۶۱۳	مطبوعه	کتاب التفکر والاعتبار	ابو حامد محمد الخزالي متوفی ۴۳۲	۴۳۲	کتبی
۳۸۵	شرح عقیده الیهیه	ذین الدین الحدادی متوفی ۱۰۳۱ھ	۶۰۸	مطبوعه	کتاب الشیخ ابوسعید الی	ابوالخیر ابوسعید	۴۳۶	کتبی
۳۸۶	شرح نظم التذکر	شیخ غلام نقشبند کهنوی متوفی ۱۰۲۶ھ	۶۰۲	کتبی	کتاب الشیخ ابوسعید الی	ابوالخیر ابوسعید	۴۳۶	کتبی
۳۸۲	شرح الثقلین القادریه	محمد حسین	۶۰۵	کتبی	کتاب الکمنه	شیخ ابن عربی متوفی ۷۳۳ھ	۷۱۲	کتبی
۳۸۰	شواهد صدیقی	لم یخرج الی کتبنا باسمه	۶۰۲	کتبی	کشف وجوه الفکر	عبدالرزاق الکاشفی	۴۳۱	کتبی
۳۷۰	الصیغ فی ذلک	ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ	۶۲۱	مطبوعه	کلمات ذوقیه	لم یصحح المؤلف باسمه	۴۳۵	کتبی
۳۶۹	طبائعت الکواکب من اهل	شباب الدین الشرجی	۶۰۳	مطبوعه	لطائف المنن الاخلاق	عبدالوہاب الشیرازی	۷۸۶	مطبوعه
۳۶۸	المعوق والاطماع	متوفی ۸۹۳ھ	-	-	کتاب الشیخ ابوسعید الی	ابوالخیر ابوسعید	۴۳۶	کتبی
۳۰۶	الحدیث فی نظم وجاه	سید احمد المغربی متوفی ۱۲۵۳ھ	۶۰۸	مطبوعه	کتاب الشیخ ابوسعید الی	ابوالخیر ابوسعید	۴۳۶	کتبی
۳۱۳	غیث المودع العلیه	ابن عبدالمغزی متوفی ۱۰۳۲ھ	۶۳۲	مطبوعه	مجموعه تذکره النواص	شیخ ابن عربی متوفی ۷۳۳ھ	۷۲۱	کتبی
۳۱۵	غنیة المطالعین	حضرت غوث اعظم گیلانی	۶۳۶	مطبوعه	مجموعه رسائل الآلیمه	ایضاً	۷۰۹	مطبوعه
۳۷۸	فتح الرحمن شرح رساله	تذکره انصاری متوفی ۱۰۸۶ھ	۶۸۶	کتبی	مجموعه رسائل حلیه الاقبال	ایضاً	۷۱۱	کتبی
۳۷۹	الفتح الجبین فی تیسلس	طیبه الدین الفتوری	۶۲۵	مطبوعه	مجموعه رسائل حلیه الاقبال	ایضاً	۷۱۱	کتبی
۳۹۱	الفتوح الربانیه فی المناظر	محمد علی الکیسانی	۷۱۶	مطبوعه	مجموعه رسائل حلیه الاقبال	ایضاً	۷۱۱	کتبی

رقم الكتاب	نام مصنف	نام کتاب	نام مصنف	رقم الكتاب	نام مصنف	نام کتاب	نام مصنف	رقم الكتاب
٣٩٥	ديوان ابن المارضي	ابن القارض متوفى سنة ٦٨١	فلسفي	٦٨١	فلسفي	٣٨٤	الرسالة الكرسية	شيخ ابن عربي متوفى سنة ٦١٢
تحت نمبر ٣٩٥	رسالة الابرار	شيخ شهاب الدين محمد بن متوفى سنة ٦٩٣	فلسفي	٦٩٣	فلسفي	٣٨٣	الرسالة بالذخيرة	ابو حامد محمد بن محمد بن متوفى سنة ٦٠٤
تحت نمبر ٣٩٥	رسالة الى فخر الدين الرازي	شيخ ابن عربي متوفى سنة ٦٨٩	فلسفي	٦٨٩	فلسفي	٣٨٤	رسالة الزهرة النبوية	مصطفى الحسني
تحت نمبر ٣٩٥	رسالة الابرار	ايضا	فلسفي	٦٨٩	فلسفي	٣٨٣	رسالة الابرار	شيخ ابن عربي متوفى سنة ٦١٢
تحت نمبر ٣٩٥	رسالة اول بعثت آيات	ايضا	فلسفي	٦٨٩	فلسفي	٣٩٤	رسالة الاسرار ونبذة	شاه عبد الحق محدث دہلوي متوفى سنة ١٠٩٢
ايضا	رسالة الحب	ايضا	ايضا	ايضا	ايضا	٣٨٩	السمط الجيد	عفي الدين القاشي متوفى سنة ٦١٣
ايضا	رسالة المحررات	ايضا	ايضا	ايضا	ايضا	٣٠٨	ايضا	ايضا
تحت نمبر ٣٩٥	رسالة شيخ الاكبر	ايضا	فلسفي	٦٨١	فلسفي	٣٠٥	السيف الراني على الحق	محمد دالكي
ايضا	ايضا	ايضا	ايضا	ايضا	ايضا	٣٢٤	ايضا	ايضا
تحت نمبر ٣٩٥	رسالة صفات	عائذ علي بن عبد الله	فلسفي	٦٢٣	فلسفي	٣١٠	الشجرة الكرسية	محمد بيبي المولف باسر
تحت نمبر ٣٩٥	رسالة الصلوة	شيخ ابن عربي متوفى سنة ٦٨٨	فلسفي	٦٨٨	فلسفي	٣١٠	احوال القديس	محمد بيبي المولف باسر
تحت نمبر ٣٩٥	رسالة طاهر محمد بن	بابا انار محمد بن	فلسفي	٦٣٥	فلسفي	٣٨٨	شجرة الكارون	شيخ ابن عربي متوفى سنة ٦٠٥
تحت نمبر ٣٩٥	رسالة قاتل العترة	شيخ ابن عربي متوفى سنة ٦٩٠	فلسفي	٦٩٠	فلسفي	٣٨٨	شجرة الكارون	شيخ ابن عربي متوفى سنة ٦٠٥
٣٩٦	الرسالة القشرية	عبد الكريم القشيري متوفى سنة ٦٨٣	مطبوع	٦٨٣	مطبوع	٣٨٣	شرح الحكم العطائية	علامه شرف الدين متوفى سنة ٦١٢
تحت نمبر ٣٩٦	رسالة في معاني	شيخ ابن عربي متوفى سنة ٦٩١	فلسفي	٦٩١	فلسفي	٣٠٠	شرح اصول الحكم	شيخ ابوالقاسم متوفى سنة ٦٩٠
تحت نمبر ٣٩٦	رسالة في معاني	ايضا	مطبوع	٦٠٨	مطبوع	٣٠٩	ايضا	كمال الدين الكاشي متوفى سنة ٦٣٠

[illegible]

تحت نمبر	نام كتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام كتاب	نام مصنف	تحت نمبر	نام كتاب	نام مصنف	تحت نمبر
٢٥٥	محل	امام فخر الدين رازي متوفى سنة ٦٠٦ هـ	٢٢٥	الملل والنحل	ابن حزم الظاهري متوفى سنة ٥٤٢ هـ	٢٢٥	مطبوع	٥٥٢	مطبوع
٢٢٣	تحت نمبر	فخر الاجية الجليلية لدهن الدعوات الصالحة	٦٢٩	مطبوع	تحت نمبر	٢٢٨	ابن	محمد بن عبد الكريم الشهرستاني متوفى سنة ٥٥٥ هـ	٥٥٥
٢٢٢	تحت نمبر	عنه رونق المجالس	٥٩٠	مطبوع	٢٢٤	منظومة لامية	احمد الجرازي متوفى سنة ٥٨٩ هـ	٥٥٣	فتلى
٢٢٢	المذهب الروافى	عبد الله اباجي	٦٣٥	مطبوع	٢٣٤	نزهة جويده	محمد بن مصطفى	٦٢٠	مطبوع
٢١٤	المراجعات الريحانية	محمد حسين النجفي	٦٢٩	مطبوع	٢٥١	نثر الامالى على نظم الامالى	عبد الحميد بن داود متوفى سنة ١٢٢٢ هـ	٦٣٨	مطبوع
٢٢٢	المسامرة بشرح المسامرة	كمال الدين محمد	٥٤٢	مطبوع					
٦٢٩	ايضا	ايضا	٥٩٥	ايضا	٢٣٠	نبات الموحدين في بيان اصول الدين	احمد التوميني	٦٣٦	مطبوع
٢٠٥	ايضا	ايضا	٦٢٢	ايضا					
٢٤٠	مشاعر	صدر الدين تيرازي متوفى سنة ٥٩٥ هـ	٥٩٥	مطبوع	٢٣٠	نجوم الممتدين	يوسف النبهاني	٦٣١	مطبوع
					٢٦٥	ايضا	ايضا	٦٦١	ايضا
٢٢٢	مطالع الانظار شرح	محمود الاصمعي في متوفى سنة ٥٩٩ هـ	٥٦٠	فتلى	٢٤٢	فقه فلسفة دارون	محمد رضا الصبهي	٦٤٢	مطبوع
	طالع الفوار				٢٥٤	فقه المحصل	محمود بن يوسف متوفى سنة ٥٩٦ هـ	٥٨٥	فتلى
تحت نمبر	معالم في اصول الدين	امام فخر الدين رازي متوفى سنة ٦٠٦ هـ	٦٠٢	مطبوع	٢٨٦	فقه النصارى الكافية	جمال الدين الدمشقي	٦٠٨	مطبوع
٢٥٥	مراجعات الحقول	سيد مرتضى قزويني	٦٤٢	مطبوع	٢٥٢	التواضع	ميرزا محمد دم متوفى في سنة ٩٩٥ هـ	٥٨٢	فتلى
٢٢٦	مفتاح السعادة	غياث الدين آقاي	٦٢٠	مطبوع	تحت نمبر	٢٦٣	يا قوت الموعظة والموعظة	عبد الرحمن الجبري متوفى سنة ٥٩٤ هـ	٥٩١
٢٠٠	مقاصد التوحيد	الامام النووي متوفى سنة ٦٢٠ هـ	٦٢٠	مطبوع					
٢٢٩	مقالة الاحباب	مولوي محمد طيب متوفى سنة ١٢٣٣ هـ	٥٥٤	مطبوع					

ردیف	نام کتاب	نام مصنف	تجزیه	نام کتاب	نام مصنف	تجزیه	ردیف
۳۳۲	شرح المسار	قاسم بن قطلوبغا متوفی ۸۴۹ھ	مطبوعه	تحت نظر فن متفرق فارسی	عقد الجدید	شاه ولی اللہ دہلوی متوفی ۱۱۶۷ھ	۶۶۳
۳۳۳	شرح المواقف	میر سید نور علی متوفی ۱۱۶۷ھ	مطبوعه	عقد ثلاثی	علی الغزالی من اعراق العرب السلاوس	۴۵۳	مطبوعه
۳۴۶	شواہد الحق فی الاسخاٹہ سید الخلق	شیخ یوسف بن ہانی	مطبوعه	۴۶۰	۴۳۱	۴۳۲	مطبوعه
۳۳۵	الصارم القرضات	مولوی طیب مکی متوفی ۱۲۳۳ھ	مطبوعه	۵۴۵	۴۶۹	۴۶۵	مطبوعه
۳۳۹	الصلب والفساد	رشد رضا غنشی المنار	مطبوعه	۴۳۶	۴۳۹	علم الیقین	سید احمد افندی ۶۴۱
۳۶۰	الصواعق المحرقة	ابن حجر امین متوفی ۷۷۹ھ	مطبوعه	۶۴۰	۴۵۹	غایۃ المامول فی تتمۃ مناہج الوصول فی تحقیق علم غیب الرسول	سید احمد برہنجی متوفی ۶۵۲
۳۳۶	الصولۃ الحادۃ	مولوی طیب مکی متوفی ۱۲۳۳ھ	مطبوعه	۵۴۵	۳۶۹	فتح علی الحمید بنہم خلاصۃ التوحید	عبد المومن الوفا فی ۶۵۰
۳۶۹	ایضاً	ایضاً	۶۴۳	۳۵۵	۶۳۵	فتح الوہاب فی رد شبه المراتب	عبد الخلیف ۶۳۵
۳۶۱	الظفر الحامی علی الجیب الملکی	مولوی فضل حق رامپوری مولود ۱۲۴۸ھ	مطبوعه	۶۵۳	۳۵۶	فرقان القلوب	ابوالسری الرفائی ۵۴۲
۳۶۲	الجمالیۃ الفاضلۃ	عبد الستار عمر پوری	مطبوعه	۶۵۱	۳۰۱	فصل المقال فیما یرکبہ والشریۃ من الاتصال	ابن الرشید متوفی ۵۹۵ھ
۳۶۹	عزیم المثل	عبد اللہ الملکی	۶۰۳	۳۲۵	۶۲۳	الفصول الہدی فی ہدیین الامۃ	عبد الحسین العالمی ۶۲۳
۳۶۰	عرشۃ	صدر الدین شیرازی متوفی ۹۰۳ھ	مطبوعه	۵۹۵	۳۶۲	الغیر الاصغر	ابن مسکویہ متوفی ۶۲۳ھ ۵۹۱
۳۶۸	العقائد الوثنیۃ	محمد طاهر التتیر	مطبوعه	۶۲۵	۳۶۲	سائل الدین	۵۸۹

رقم الكتاب	اسم الكتاب	اسم المؤلف	اسم الناشر	اسم الناشر	اسم الناشر	اسم الناشر	اسم الناشر	اسم الناشر	اسم الناشر
٢٤٥	رسالة الاعتقادات	محمد باقر المجلسي في سنة ١١١٣	٥٨٣	مطبوع	٢٥٠	ايضا - البحر والشاني	ايضا	ايضا	ايضا
٢٤٦	رسالة في ايمان ونجون	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٤٣	مكتبي	٣٨٥	سفير الاسلام الى اسائر محمد شيريد وحدي	١١٠٤	مطبوع	مطبوع
٢٤٧	رسالة في تفسير جبر	ميرزا محمد باقر السبكي	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	سفينة النجاة	محسن الكاشي متوفى سنة ١١٩١	٥٧٦	مكتبي
٢٤٨	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	سلطان المحرين	ملا نور الدين درهم بوري	٥٥١	مكتبي
٢٤٩	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	تكملة في السوال الجيب في الرد	احمد علي لمجي	٥٩٣	مطبوع
٢٥٠	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	علي اهل الصليب	علي اهل الصليب	٥٩٣	مطبوع
٢٥١	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٥٢	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٥٣	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٥٤	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٥٥	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٥٦	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٥٧	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٥٨	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٥٩	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٦٠	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٦١	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٦٢	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٦٣	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٦٤	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٦٥	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٦٦	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٦٧	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٦٨	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٦٩	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٧٠	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٧١	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٧٢	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٧٣	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٧٤	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٧٥	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٧٦	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٧٧	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٧٨	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٧٩	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٨٠	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٨١	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٨٢	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٨٣	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٨٤	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٨٥	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٨٦	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٨٧	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٨٨	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٨٩	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٩٠	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٩١	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٩٢	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٩٣	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٩٤	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٩٥	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٩٦	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٩٧	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٩٨	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٢٩٩	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٠٠	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٠١	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٠٢	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٠٣	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٠٤	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٠٥	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٠٦	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٠٧	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٠٨	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٠٩	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣١٠	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣١١	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣١٢	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣١٣	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣١٤	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣١٥	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣١٦	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣١٧	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣١٨	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣١٩	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٢٠	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٢١	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٢٢	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٢٣	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٢٤	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٢٥	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٢٦	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٢٧	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٢٨	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٢٩	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٣٠	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٣١	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٣٢	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٣٣	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٣٤	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٣٥	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٣٦	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٣٧	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٣٨	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٣٩	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٤٠	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٤١	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٤٢	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٤٣	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٤٤	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٤٥	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٤٦	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٤٧	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٤٨	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٤٩	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٥٠	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٥١	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٥٢	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٥٣	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٥٤	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة ١٢٠٨	٦٧٤	مكتبي	٣٣٩	ايضا	ايضا	٥٩٣	مطبوع
٣٥٥	رسالة في تفسير جبر	محقق دواني متوفى سنة							

ردیف	نام کتاب	نام مصنف	نام کتاب	نام مصنف	ردیف	نام کتاب	نام مصنف	ردیف	نام کتاب	نام مصنف
۳۳۱	حسام الحریز	مولوی علی نقی خان دیوبند	۶۳۳	مطبوعہ	۳۱۵	الدین الاسلام البحر الدار	مولانا محمد حسین النجفی	۶۲۹	مطبوعہ	۳۳۱
۳۳۲	منوفی مسئلہ	۳۱۶	ایضاً	۳۱۶	ایضاً	۳۱۶	ایضاً	۳۱۶	ایضاً	۳۳۲
۳۳۳	حسن العقیدہ	شاہ ولی اللہ دیوبند	۶۱۱	مطبوعہ	۳۳۳	دین اللہ	الدکتور محمد رفیع	۶۳۳	مطبوعہ	۳۳۳
۳۳۴	متوفی مسئلہ	۳۳۴	۳۳۴	۳۳۴	۳۳۴	الدخیرۃ فی الحاکمۃ	علامہ الدین علی الطوسی	۵۰۰	مطبوعہ	۳۳۴
۳۳۵	تحت تبر خاتون الایمان	شیخ زین الدین الشہید	۶۷۶	مطبوعہ	۳۳۵	روشرح رسالہ قسویہ	المصباح المولف باسمہ	۶۱۱	مطبوعہ	۳۳۵
۳۳۶	التثانی متوفی مسئلہ	۳۳۶	۳۳۶	۳۳۶	۳۳۶	ایضاً	ایضاً	۳۳۶	۳۳۶	۳۳۶
۳۳۷	التحقیق الباری فی امر الایمان	السید ابو الہدیٰ	۶۳۰	مطبوعہ	۳۳۷	ایضاً	ایضاً	۳۳۷	۳۳۷	۳۳۷
۳۳۸	الظاہرہ	الصیادی	۳۳۸	۳۳۸	۳۳۸	ایضاً	ایضاً	۳۳۸	۳۳۸	۳۳۸
۳۳۹	خلاصۃ التحقیق فی فضلیۃ	شیخ عبدالجواد القایاتی	۶۳۰	مطبوعہ	۳۳۹	رسالہ اثبات الخبیثۃ	شیخ احمد مجدد الف ثانی	۶۱۲	مطبوعہ	۳۳۹
۳۴۰	المصدقین	۳۴۰	۳۴۰	۳۴۰	۳۴۰	متوفی مسئلہ	۳۴۰	۳۴۰	۳۴۰	۳۴۰
۳۴۱	خلاصۃ التزیج الدین	شیخ محمد شمس	۶۳۸	مطبوعہ	۳۴۱	رسالہ التہلیل	ایضاً	۶۱۳	مطبوعہ	۳۴۱
۳۴۲	خلاصۃ الحرم فی علم الکلام	سلمان جلی من اعیان	۶۱۵	مطبوعہ	۳۴۲	رسالہ جمال دوائی	جمال الدین دوائی متوفی	۶۱۴	مطبوعہ	۳۴۲
۳۴۳	القرن الرابع عشر	۳۴۳	۳۴۳	۳۴۳	۳۴۳	۳۴۳	۳۴۳	۳۴۳	۳۴۳	۳۴۳
۳۴۴	خیر الکلام	مولوی فصیح اللہ	۶۳۹	مطبوعہ	۳۴۴	رسالہ حرز الایمان	ملا محمود چندی متوفی	۶۱۵	مطبوعہ	۳۴۴
۳۴۵	درۃ التحقیق فی فصرۃ	مولوی محمد فخر الدین آبادی	۵۹۳	مطبوعہ	۳۴۵	ایضاً	ایضاً	۶۱۶	مطبوعہ	۳۴۵
۳۴۶	المصدقین	متوفی مسئلہ	۳۴۶	۳۴۶	۳۴۶	ایضاً	ایضاً	۶۱۷	مطبوعہ	۳۴۶
۳۴۷	الدرة الثمینیۃ	ملا عبدالحکیم بکلوٹی	۶۲۵	مطبوعہ	۳۴۷	رسالہ وقیح	مولوی نور الدین ناسبی	۶۱۸	مطبوعہ	۳۴۷
۳۴۸	متوفی مسئلہ	۳۴۸	۳۴۸	۳۴۸	۳۴۸	ایضاً	ایضاً	۶۱۹	مطبوعہ	۳۴۸
۳۴۹	الدرة الفخریۃ علوم	امام ابو حامد محمد الغزالی	۵۷۶	مطبوعہ	۳۴۹	رسالہ عقائد صوفیہ	صوفی فیروز	۶۲۰	مطبوعہ	۳۴۹
۳۵۰	الآخزہ	متوفی مسئلہ	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	رسالہ فی الاعتقاد	ابن جریر الطبری متوفی	۶۲۱	مطبوعہ	۳۵۰
۳۵۱	دلائل القیاس فی النیب	مولوی عبدالقادر	۶۵۱	مطبوعہ	۳۵۱	۳۵۱	۳۵۱	۳۵۱	۳۵۱	۳۵۱

[illegible]

[illegible]

ردیف	نام کتاب	نام مصنف	ردیف	نام کتاب	نام مصنف	ردیف	نام کتاب	نام مصنف	
۷۹۳	منها على المتعال	محمد الزبيطي	۳۵۸	مطبوع	۳۴	حاشية على شرح السبط	محمد المقرئ البقري	۵۱۰	مطبوع
۸۳۴	مينة المصلي	سيد الدين كاشغري	۳۹۰	مطبوع	۳۹	سراجي	سراج الدين محمد السجادي	۵۰۲	مطبوع
۶۵۰	المواكب العابد في توضيح	عبد الهادي	۳۳۳	مطبوع	۳۱	اشتبك	ايضا	۵۱۰	مطبوع
	الكواكب الدريه								
۷۰۷	مواهب السديد	عبد القادر الكروي	۳۰۷	مطبوع	۳۹	شرح السراج	احمد ابن كمال الشافعي	۵۰۳	مطبوع
۷۵۲	محرم المصنف	احمد نوري افندي	۳۳۳	مطبوع	۳۷	شرح السراج	خيا الشافعي	۵۰۰	مطبوع
۷۲۷	فصل في الحساب	عمر التامي	۳۱۹	مطبوع	۳۸	شرح المفرد	عبد الملك السبي	۵۰۲	مطبوع
۷۳۰	نور الايمان	مولوي عبد الحكيم كشميري	۳۱۷	مطبوع	۳۵	كتاب الفرائض	لم يصح الميولف باسمه	۵۰۶	مطبوع
	متوفى ۱۲۵۵ هـ								
۷۷۵	سماية الزين شرح فريز	محمد نوري الشامي	۳۳۹	مطبوع	۳۳	مجموع الكلائي	محمد الزبير بن شافعي	۳۹۷	مطبوع
۸۳۹	النهر الفاضل	عبد القادر بن كرمي	۳۹۲	مطبوع	۳۵	مختصر فرائض شافعي	مولوي محمد بن شافعي	۳۹۸	مطبوع
۹۸۸	واقعات الفقيين	عبد القادر افندي شافعي	۳۵۵	مطبوع	۳۶	نظم المذنب في عمل الناس	احمد المالك من علماء القرن	۳۹۹	مطبوع
	الوجيز الجبر الاول	ابو حامد محمد النزال	۳۹۷	مطبوع			الناشر		
	متوفى ۱۲۵۵ هـ				۳۲	ايضا	ايضا	۵۰۷	ايضا
۷۰۳	ايضا الجبر الثاني	ايضا	ايضا	ايضا	۳۰	نور السراج	محمد الهادي	۵۰۵	مطبوع
۷۳۳	براية المصالح الى مسنة	محمد سيد شافعي	۳۳۳	مطبوع					
	حيث يفتي الاسلام								
فن اصول الفقه عربي									
۱۳۸	الاحكام في اصول الاحكام	علي الاودي	۵۳۱	مطبوع					
	المحرر الاول								
۱۳۹	ايضا الجبر الثاني	ايضا	۵۳۲	ايضا					
۱۵۰	ايضا الجبر الثالث	ايضا	ايضا	ايضا					
۱۵۱	ايضا الجبر الرابع	ايضا	ايضا	ايضا					
فن فرائض عربي									
۵۰۹	نصير الشيرازي	قلم	۵۰۹	مطبوع	۱۳۹	ايضا الجبر الثاني	ايضا	۵۳۲	ايضا
۵۰۸	ايضا الجبر الثاني	مطبوع	۵۰۸	مطبوع	۱۵۰	ايضا الجبر الثالث	ايضا	ايضا	ايضا
۵۰۸	ايضا الجبر الثاني	مطبوع	۵۰۸	مطبوع	۱۵۱	ايضا الجبر الرابع	ايضا	ايضا	ايضا

ردیف	نام کتاب	نام مصنف	تکمیل	ردیف	نام کتاب	نام مصنف	تکمیل
۴۲۲	مطبوعه الخیری البحر التاسع والاعشر وثلثون	ابن یحییٰ الخیری متوفی ۳۰۳	مطبوعه ۳۱۲	۴۲۳	المدونة الکسب	عبد الرحمن البقیة الساکلی متوفی ۱۹۱ هـ	مطبوعه ۳۰۶
۴۲۱	تفقیق الاسماء الجبل الاول	احمد بن محمد سعید	۳۲۲	۴۲۴	مرشد الانام	محمد الجردانی	مطبوعه ۳۶۸
۴۲۲	ایضا الجبل الثانی	ایضا	ایضا	۴۲۵	مختصر الحقایق مشیخ	ابو اسیم الله ری	۳۳۹
۴۵۹	مجمع الضمائر	ابن محمد قائم البغدادی	۳۴۰	۴۲۶	کثر الدقایق النصف الاول		
۴۶۳	مجموعه فتاویٰ ابن تیمیہ	امام ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸	مطبوعه ۳۶۹	۴۲۷	مشیر الغرام السکنی	اشیخ ابن جری متوفی ۵۹۹ هـ	۳۱۵
۴۶۵	ایضا جلد ثانی	ایضا	۳۶۰	۴۲۸	اشرف الامکان		۳۲۲
۴۸۲	مجموعه شرح الاسماء	محمد بن عبد بنی تونی	۳۶۸	۴۲۹	منشی المحتاج الی معرفة معانی الفاظ المنهاج	محمد الشرنوبی متوفی ۶۱۵ هـ	مطبوعه ۳۲۵
۴۹۸	مجموع المسائل	امام ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸	۳۹۳	۴۳۰	البحر الاول		
۴۳۸	المحیط البرهان البحر الاول	برهان الدین البخاری متوفی ۶۱۶ هـ	۳۳۰	۴۳۱	ایضا البحر الاول		
۴۳۹	ایضا البحر الثانی	ایضا	۳۴۱	۴۳۲	ایضا البحر الثانی		
۴۳۰	مختصر التدریسی	احمد القدوری متوفی ۷۲۸	۳۹۰	۴۳۳	ایضا البحر الثالث		
۴۳۱	مختصر الزنی	ابو الیاس زنی متوفی ۷۲۸	۳۶۵	۴۳۴	ایضا البحر الرابع		
۴۳۲	مختصر الوفا	صید الشریعہ علیہ متوفی ۷۲۸	۳۲۵	۴۳۵	مفتاح القایح نزه الدرة	صبغة الله موسوی	۳۱۶
۴۳۳	ایضا	ایضا	۳۲۶	۴۳۶	المنظومة الجبل الاول		
۴۴۰	المدونة الکبریٰ البحر الاول	عبد الرحمن البقیة الساکلی متوفی ۱۹۱ هـ	۳۶۶	۴۳۷	ایضا الجبل الثانی		
۴۴۱	ایضا البحر الثانی	ایضا	۳۶۸	۴۳۸	مقدمات ابن رشد	القاضی ابن رشد متوفی ۵۲۰ هـ	مطبوعه ۳۶۶
۴۴۲	ایضا البحر الثالث	ایضا	ایضا	۴۳۹	مقدمه لطیفه	ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸	۳۱۳
				۴۴۰	طی القضاة عن قضاة البینات	محمد قائم البغدادی	۳۸۲
				۴۴۱	مختصر الخالق علی البحر الاول	ابن عابدین متوفی ۱۳۵۲ هـ	۳۶۸

رقم الكتاب	نام كتاب	نام مصنف	نام كتاب	نام مصنف	رقم الكتاب	نام كتاب	نام مصنف
٨١١	القول الجامع في الطلاق	محمد الطيبي بن نجيب	٣٤٣	مطبوع	٤١٣	مطبوع	٣٠٤
	البدعي والمتنايل						
٨١٤	كتاب اسرار الحج	ابو حامد محمد بن علي بن مكي	٣٨٣	مطبوع	٤١٣	مطبوع	٣٠٤
٩٥٩	كتاب الامم من جبر السلاج	الامام الشافعي متوفى سنة ٢٥٠	٣٥٦	قلمى	٤١٥	مطبوع	٣٠٨
٩٦٣	كتاب الامم الجبر الاول	ايضا	٣٦٢	مطبوع			
٩٦٣	ايضا. المجسم الثاني	ايضا	٣٦٣	ايضا	٤١٦	ايضا	٣٠٩
٩٦٥	ايضا. الجبر الثالث	ايضا	ايضا	ايضا			
٩٦٦	ايضا. الجبر الرابع	ايضا	ايضا	ايضا	٤١٧	ايضا	
٩٦٧	ايضا. الجبر الخامس	ايضا	٣٦٣	ايضا			
٩٦٨	ايضا. الجبر السادس	ايضا	ايضا	ايضا	٤١٨	ايضا	٣١٠
٩٦٩	ايضا. الجبر السابع	ايضا	ايضا	ايضا			
٩٧٠	كتاب النجاة	الامام الشافعي متوفى سنة ٢٥٠	٣٨٠	مطبوع	٤١٩	مطبوع	٣١١
٩٧١	كتاب النجاة	ظاهر البخاري متوفى سنة ٢٥٥	٣٥٣	قلمى			
٩٧٢	كتاب الدواين	الامام النووي متوفى سنة ٦٧٠	٣١٩	قلمى	٤٢٠	قلمى	٣١٢
٩٧٣	كمال الدواين	ابو العباس احمد الشافعي	٣٢٣	قلمى			
٩٧٤	نسخ النجاة	متوفى سنة ٦٧٠			٤٢١	مطبوع	٣١٣
٩٧٥	كتاب النجاة	ابو بكر محمد بن علي بن مكي	٣٠٣	مطبوع			
٩٧٦	كتاب النجاة	ابو بكر محمد بن علي بن مكي	٣٠٣	مطبوع			
٩٧٧	كتاب النجاة	ابو بكر محمد بن علي بن مكي	٣٠٣	مطبوع			
٩٧٨	كتاب النجاة	ابو بكر محمد بن علي بن مكي	٣٠٣	مطبوع			
٩٧٩	كتاب النجاة	ابو بكر محمد بن علي بن مكي	٣٠٣	مطبوع			
٩٨٠	كتاب النجاة	ابو بكر محمد بن علي بن مكي	٣٠٣	مطبوع			
٩٨١	كتاب النجاة	ابو بكر محمد بن علي بن مكي	٣٠٣	مطبوع			
٩٨٢	كتاب النجاة	ابو بكر محمد بن علي بن مكي	٣٠٣	مطبوع			
٩٨٣	كتاب النجاة	ابو بكر محمد بن علي بن مكي	٣٠٣	مطبوع			
٩٨٤	كتاب النجاة	ابو بكر محمد بن علي بن مكي	٣٠٣	مطبوع			
٩٨٥	كتاب النجاة	ابو بكر محمد بن علي بن مكي	٣٠٣	مطبوع			
٩٨٦	كتاب النجاة	ابو بكر محمد بن علي بن مكي	٣٠٣	مطبوع			
٩٨٧	كتاب النجاة	ابو بكر محمد بن علي بن مكي	٣٠٣	مطبوع			
٩٨٨	كتاب النجاة	ابو بكر محمد بن علي بن مكي	٣٠٣	مطبوع			
٩٨٩	كتاب النجاة	ابو بكر محمد بن علي بن مكي	٣٠٣	مطبوع			
٩٩٠	كتاب النجاة	ابو بكر محمد بن علي بن مكي	٣٠٣	مطبوع			

[illegible]

رقم الكتاب	نام مصنف	نام كتاب	نام مصنف	رقم الكتاب	نام مصنف	نام كتاب	رقم الكتاب	نام مصنف
٦٣٠	علي بن احمد الكركي	٣٢٢	تسلي	٨٠٢	سعد الشيمس	١١٢٨	عبد القادر البوريني البشبي	٣٦٥
٦٣١	رسالة حكم قراة الحاكم	٣٢٠	فلسفي	٦٩٩	السعيديات في احكام العباد	١١٢٩	محمد سعيد مدرس الاربر	٣٩٣
٦٣٥	رسالة في طلب اليمن	٣١٤	فلسفي		النصف الاول		الشريف	
ايضا	رسالة في اطمن الطاعون	ايضا	ايضا	٤٠٠	ايضا	النصف الثاني	ايضا	ايضا
٦٣٥	رسالة في الطلاق المعلق	٣١٦	فلسفي	٤٥١	سيف اهل العدل	١١٣٠	ابراهيم السمنودي	٣٣٣
	الابرار			٦٣٥	شيخ الازهار في فقه المذاهب	١١٣١	ابو الحسن عبد الله بن مفتاح	٣٣٦
ايضا	رفع النشا	٣١٥	ايضا	٦٥١	شرح مختصر الوفاة	١١٣٢	مولوي عبد العلي برجندي	٣٣٣
٦٤٠	رمز المحتاج شرح كثر الدقائق	٣٥٨	فلسفي	٤٩٠	شرح مفصلات شرح الوفاة	١١٣٣	المصنف المولف باسمه	٣٥٦
	المجلد الثاني	٣٥٥		٦٥٢	شرح الوفاة - جلد ثالث	١١٣٤	صدر الزكي عبد الله بن مفتاح	٣٣٩
٦٣٨	رموز الكنوز منظوم	٣٢٤	فلسفي	٨٣٨	ايضا		ايضا	٣٩١
٦٣٣	الروضة البهية شرح المصنف	٣٣٣	فلسفي	٦٩٤	تمهيد الادل		علي المحرر بطلي	٣٩٢
	لا مضممة	٣٩٦		٦٥٨	الصارم المسلول على		ابن تيمية المحرر في مفتاح	٣٥٥
٤٥٨	روضة المحتاجين	٣٣٩	مطبوع		شاه الرسول			
٦٣٦	الروض المربى شرح	٣٣٠	مطبوع	٨٠٩	الطرق الحكيمه		ابن تيمية المحرر في مفتاح	٣٤٢
	نار المستقيم			٨٣٢	الملاحة الواضحة الى البنية		مولانا محمود مفتاحي و مشق	٣٨١
٦٥٣	زبدة القضايا	٣٣٦	مطبوع		الراجح			
٦٣١	رحمة المعاند	٣١٩	فلسفي	٦٦٢	عجالة المحتاج الى توجيه		ابن الملقن مفتاحي	٣٦٠
٦٥٠	اسعاف في كشف ما في شرح	٣٥٢	مطبوع	٤٥٦	عمدة البيان في معرفة نوحى		عبد الطيف المرادى	٣٣٤
	الوقاية - المجلد الاول	٣٣٠			الاعيان		مفتاحي	٣٩٠
٦٣٣	ايضا - المجلد الثاني	٣٨٢	ايضا	٤٠٠	عين البشارة		مولانا محمد نور اكورى	٣٣١

رقم الكتاب	نام کتاب	نام مصنف	نام کتاب	نام مصنف	رقم الكتاب	نام کتاب	نام مصنف	رقم الكتاب	نام کتاب	نام مصنف
٨٠١	بجاء الردايات في الاديان والبسات	محمد سليم البنا	المجلد الثاني	٨٠٢	مطبوع	٨٠٣	مطبوع	٨٠٤	مطبوع	٨٠٥
٨٠٢	المحاضرة في الفقه	ابو بكر محمد ادي متوفى في	٨٠٣	مطبوع	٨٠٤	مطبوع	٨٠٥	مطبوع	٨٠٦	مطبوع
٨٠٣	نظم القواعد في مجلد اول	حدود سنة	٨٠٤	مطبوع	٨٠٥	مطبوع	٨٠٦	مطبوع	٨٠٧	مطبوع
٨٠٤	ايضا مجلد دوم	ايضا	٨٠٥	مطبوع	٨٠٦	مطبوع	٨٠٧	مطبوع	٨٠٨	مطبوع
٨٠٥	حاشية الردية البهية	احمد التتبي	٨٠٦	مطبوع	٨٠٧	مطبوع	٨٠٨	مطبوع	٨٠٩	مطبوع
٨٠٦	حاشية مترج وقايع	مولوي محمد خازن	٨٠٧	مطبوع	٨٠٨	مطبوع	٨٠٩	مطبوع	٨١٠	مطبوع
٨٠٧	حاشية وقايع الرواية	ملا مشه وخباني	٨١٠	مطبوع	٨١١	مطبوع	٨١٢	مطبوع	٨١٣	مطبوع
٨٠٨	الحاشية على تحفة المحتاج	عبد الحميد الشرواني و احمد	٨١١	مطبوع	٨١٢	مطبوع	٨١٣	مطبوع	٨١٤	مطبوع
٨٠٩	الجزء الاول	السيادي	٨١٢	مطبوع	٨١٣	مطبوع	٨١٤	مطبوع	٨١٥	مطبوع
٨١٠	ايضا الجزء الثاني	ايضا	٨١١	مطبوع	٨١٢	مطبوع	٨١٣	مطبوع	٨١٤	مطبوع
٨١١	ايضا الجزء الثالث	ايضا	٨١٢	مطبوع	٨١٣	مطبوع	٨١٤	مطبوع	٨١٥	مطبوع
٨١٢	ايضا الجزء الرابع	ايضا	٨١٣	مطبوع	٨١٤	مطبوع	٨١٥	مطبوع	٨١٦	مطبوع
٨١٣	ايضا الجزء الخامس	ايضا	٨١٤	مطبوع	٨١٥	مطبوع	٨١٦	مطبوع	٨١٧	مطبوع
٨١٤	ايضا الجزء السادس	ايضا	٨١٥	مطبوع	٨١٦	مطبوع	٨١٧	مطبوع	٨١٨	مطبوع
٨١٥	ايضا الجزء السابع	ايضا	٨١٦	مطبوع	٨١٧	مطبوع	٨١٨	مطبوع	٨١٩	مطبوع
٨١٦	ايضا الجزء الثامن	ايضا	٨١٧	مطبوع	٨١٨	مطبوع	٨١٩	مطبوع	٨٢٠	مطبوع
٨١٧	ايضا الجزء التاسع	ايضا	٨١٨	مطبوع	٨١٩	مطبوع	٨٢٠	مطبوع	٨٢١	مطبوع
٨١٨	ايضا الجزء العاشر	ايضا	٨١٩	مطبوع	٨٢٠	مطبوع	٨٢١	مطبوع	٨٢٢	مطبوع
٨١٩	حاشية على شرح نهج الطالب	ملا مشه وخباني	٨٢٠	مطبوع	٨٢١	مطبوع	٨٢٢	مطبوع	٨٢٣	مطبوع
٨٢٠	الحاشية على شرح نهج الطالب	محمد الكردى متوفى ١١٩٥ هـ	٨٢١	مطبوع	٨٢٢	مطبوع	٨٢٣	مطبوع	٨٢٤	مطبوع

[illegible]

نمبر جو	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		اس کتاب میں ناسخ و منسوخ کے اقسام۔ احکام۔ شمار بڑی تشریح کو ساتھ ہی علم ناسخ و منسوخ میں یہ کتاب نہایت خوش اسلوبی و تفصیل کے ساتھ تالیف ہوئی ہے۔ ابتداء حاشیہ صفحہ ۲ بعد عبارت الحاقی الحمد للہ الذی ہدانا لاینہ خاتمہ حاشیہ صفحہ ۳۴۷ وآلہ وصحبہ وسلم حضرت مولف رحمۃ اللہ کا مقام سکونت بغداد ہے۔ تفسیر علم نحو و عربیہ میں حفظ النکس ہیں ابی بکر الطیسی سماعت کی ہے۔ حلقہ مدرسہ انکا جامع مذکور تھا۔ ابوالحسن علی بن ابی اسحاق الطائفی انہیں کہے شاگرد ہیں تفسیر و نحو میں اس کے آدھے مصنفات ہیں۔ رجب ۱۲۸۵ھ میں رحلت ہوئی (بغیۃ الوعاہ)					
۲۷۰۳	۲۷۷	جواہر القرآن	امام حمزہ الاسلامی حنفی محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۴۰۵ھ		مطبوعہ مصر ۱۲۲۹ھ	۱۹۲	
		نفیس کتاب ہے۔ قرآن شریف کے اندر جو خوبان اور نفاس ہیں انکا اظہار کیا ہے۔ بیان کیا ہے کہ قرآن شریف ایک بحر محیط ہے جس سے انواع و اقسام کے جواہر نکلتے ہیں۔ قرآن شریف ہی سے تمام علوم دینیہ کا انشعاب ہے۔ تین اقسام پر کتاب کو مرتب کیا ہے فقہ المقدمات والسوابق وقسم فی المقاصد وقسم فی اللواحق مقصود و شروع کرنے سے پہلے حضرت مولف رحمۃ اللہ نے مضمناں کتاب کی مفصل فرست لکھی ہے۔ عبارت آغاز صفحہ ۲ الحمد للہ رب العالمین خاتمہ صفحہ ۱۸۶ الرؤف الرحیم۔					
		امام غزالی رحمۃ اللہ ۴۰۵ھ طوس میں پیدا ہوئے۔ انکے والد طوس میں غزلی عیوف یعنی کبر استی کرخت کرتے تھے ایسوجہ سے انکو غزالی کہتے ہیں بعض نے انتساب کی وجہ یہ بھی لکھی ہے کہ غزالہ کے رہنے والے ہیں۔ جو طوس میں ایک قریہ کا نام ہے۔ بڑے پایہ کے شخص ہیں۔ انکے تبحر کو موافقین و مخالفین سب نے تسلیم کیا ہے۔ طائفہ شافعیہ میں عدیم المثل مانے گئے ہیں۔ علما نے بڑی شرح و بسط کے ساتھ انکے حالات میں خاصہ فرسائی کی ہے۔ علوم عقلیہ و نقلیہ میں انکی قیوت تبحر کا نظیر بہت کم ملے گی تصنیف میں					

نمبر وجود	نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	تصنیف	مطبوعہ قلمی	تعداد صفحات	کیفیت
		الاذی وتجنب المعاصی والتوبة واداء الحقوق۔					
		انکے غایت ورع و زہد و رجوع خلق کی وجہ سے تشرکے بعض فقہاء و غیر خلافت ہو گئے۔ جسکا انجام یہ ہوا کہ یہ بصرہ چلے آئے اور وہیں کی سکونت اختیار کی۔ انکے مصنفات نفیسہ میں علاوہ اس تفسیر کے وقائع الحمین۔ مواظبا العارفين۔ جوابات اہل الیقین وغیر ذلک ہیں۔					
		تیرا اسی سال کی عمر میں ۲۸۳ھ کو بصرہ میں وفات پائی۔ ابن خلکان نے ۲۴۳ھ اور ۲۸۳ھ علی اختلاف النقل سینہ وفات لکھا ہے۔ (الکواکب الدریہ۔ ابن خلکان)					
۲۶۰	۲۶۱	اسباب النزول۔ المشہور	امام ابی الحسن علی بن احمد		مطبوع مصر	۳۲۸	
		اسباب نزول القرآن۔ مع	ابن محمد بن عبد الواحدی		۱۳۱۵ھ		
		کتاب النسخ والنسخ	الینا بوری المتوفی ۴۸ھ				
		اس کتاب میں آیات و سور قرآنہ کے اسباب نزول جو سلف سے منقول ہیں۔ باسانید بیان کرے					
		امام برہان الدین ابراہیم بن عمر الجعفری متوفی ۳۲۲ھ ہجری نے اس کتاب کا اختصار بھی کیا ہے۔ اصل کتاب سے صرف اسانید حذف کر دیے ہیں۔ باقی کسی قسم کی زیادتی نہیں کی۔					
		آغاز بعد سطر الحاقی صفحہ ۲	الحمد لله الکریم الوہاب ہادئ الاحزاب خاتمہ صفحہ ۳۷۷				
		ولهذا المحدث طریق فی الصلحین (اس سے قبل نمبر ۲۵۹۔ التفسیر الوخیر کے تحت میں حضرت مولف کا ترجمہ تحریر ہو چکا)					
		النسخ والنسخ من القرآن	ابن ابی القاسم بن عبد اللہ				
		ابن عمر بن علی بن عمر بن علی	المتوفی ۳۱۵ھ				
		المتوفی ۳۱۵ھ					
		نہ کتاب نسخہ متذکرۃ بالاس کے حاشیہ پر ہے۔ اول سے آخر تک تمام اوراق کے حواشی پر اسکو لکھا ہے۔					